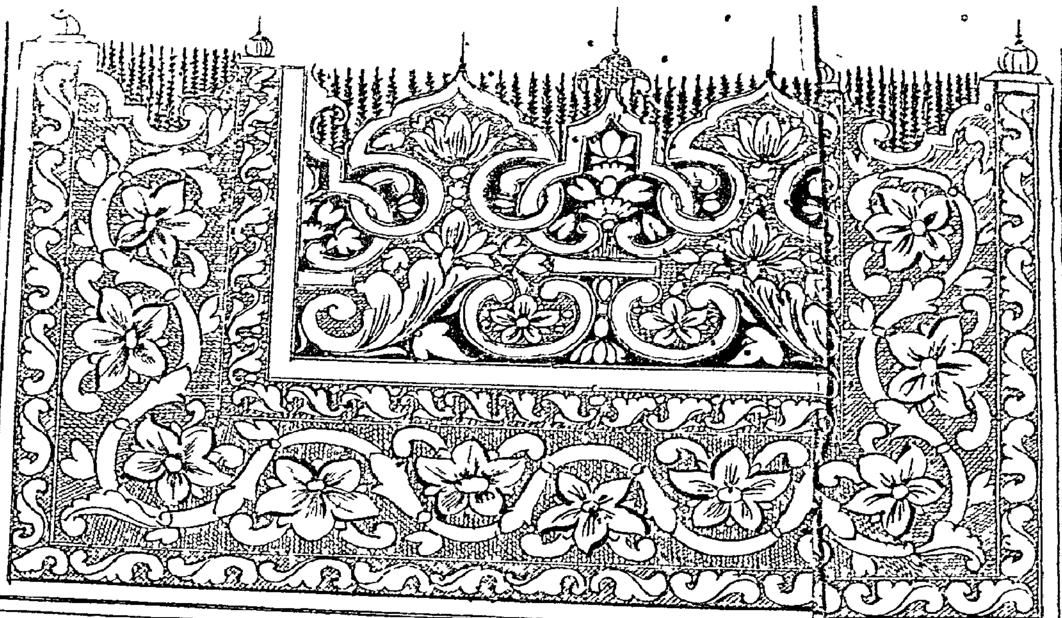
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیہدینا الی الصراط المستقیم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بعد اسکے [illegible] قطب الدین شاہجہان آبادی عرض کرتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف علم حدیث میں عجب نافع کتاب ہی کہ ہر مضمون کی حدیثیں اسمین مندرج ہیں اور اسکا ترجمہ [illegible] علیہ میری استاد بزرگوار مولانا مخدومنا مکرمنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی کی نی بیچ زبان ہندی کی بین السطور [illegible] لکہا تہا لیکن کاتبون سی اسکی صحت مین فرق آنی لگا پہر جناب موصوف کی ایسی رائی ہوئی کہ اگر یہہ بطور شرح کی لکہا جاوی تو بہتر ہی اسلیے [illegible] اسکا عبارت عربی سی علحدہ کر لکہا اور فائدی مختصر مناسب مقام کی شروح مشکوٰۃ وغیرہ سی مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبد [illegible] اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ کی اور سوائی انکی بہی زیادہ کرکر خدمت عالی مین عرض کی اور جناب ممدوح نی بہی کچہہ فائدی لکہی تہی تبرکا ان [illegible] ہی اور نام اسکا مظاہر حق رکہا گیا کہ یہین تاریخ اسکی نکلتی ہی یا اللہ اسکو مقبول فرما اور ہم سبکو اس سی دارین مین فائدہ مند کر اور سند اس کتاب مستطاب [illegible] یہہ ہی کہ پڑہی یہہ کتاب ضعیف العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین [illegible] الدہلوی غفر اللہ لہما نی حضرت مخدومی معظمی مکرمی مولوی محمد اسحق رحمہ اللہ سی اور انہون نی پڑہی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور انکو اجازت ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور انکو شیخ ابو طاہر مدنی سی اور انکو شیخ ابراہیم کردی سی اور انکو شیخ احمد قشاشی سی اور انکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سی اور انکو سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سی اور انکو شیخ محمد سعید معروف بمیرکلان سی کہ اپنی وقت مین شیخ مکہ کی تہی اور انکو سید نسیم الدین میرک شاہ سی اور انکو اپنی والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سی اور انکو اپنی عم عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین یحیی شیرازی الحسنی سی اور انکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرہی [illegible] سی اور انکو علامہ عصر امام الدین مبارک شاہ ساوجی صدیقی سی اور انکو مولف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سی یا اللہ [illegible] سبکو بخش اور خطائین ہماری معاف فرما حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل [illegible]



رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

ای پروردگار میری تو آسان کر شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے اور تمام کر ساتہہ خیر کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف کرتی ہین ہم اوسکو اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی
اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی ف تعریف پاک پروردگار کی جیسیکہ چاہیی آدمی سی نہین ادا ہو سکتی ہی اس لیی مصنف نی اوس سے
مدد چاہی اور اوسمین جو قصور ہوا اوس سی بخشش چاہی وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور پناہ مانگتی ہین ہم
ساتہہ اللہ کی برائیون نفسی اپنی اور برائیون عملون اپنی کی سی ف کہ حمد ساتہہ ریا کی نہو یا برائی عملونسی کلام باطل اور غفلت ذکر
اللہ تعالی کی سی یا سستی اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہی مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ
جسکو ہدایت کیا اللہ نی پس نہین گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً
تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَّلِلدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَّاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ
اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَجُھِلَ مَکَانُھَا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو
واسطی نجات کی وسیلہ واسطی درجات کی ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول وسکی
ایسی کہ بہیجا اونکو اوس حالت مین کہ رستی ایمان کی مٹ گئی تہی نشان اونکی اور بجہہ گئی تہی روشنی اونکی اور سست ہو گئی تہی رکن اونکی
اور نا معلوم ہو گیا تہا مکان اونکا ف رستی ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو اونکی ہین علما وغیرہ اور مراد انکی
نشان مٹ جانی سی اور بجہہ جانی سی اور سستی ارکان سی یہہ ہی کہ اچہی باتون اور حسن اخلاق پر جو یہہ لوگ لوگونکو تعلیم فرماتی تہی اوسکو
لوگون نی چہوڑ دیا تہا اور نا معلوم ہونا مکان انکا یہہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتی تہی فَشَیَّدَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَّعَالِمِھَا
مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَائِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا پس مضبوط اور بلند کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نشان اونکی

ہزار حدیثین لکہین تہین اور بخاری نی وہ سب حدیثین یاد پڑہنی شروع کین کہ ہمنی اپنی لکہی ہوئی کو اونکی یاد سی صحیح کرنا شروع کیا بعد اوسکی بخاری
نی کہا کہ تم یون گمان کرتی ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نی کہا کہ مینی اوس وقت یقین کیا کہ یہہ شخص ہونہار ہی کہ کوئی اسکی
برابری نہین کریگا اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہہ ہی کہ ایکدن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹہی ہوئی تہی اسحاق بن راہویہ کی
یارون اور شاگردون نی کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجۂ اعلی کو پہونچین
ہون اور نہین پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالی بی شبہہ اور بی وسواس و بی تامل وسیل کریا اور احتیاج پوچہنی کسی عالم کی نہو کہ
یہہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اسکی وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہہ بات اونکی بیچ دل کی رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب
بخاری کا اونکی دلمین مقرر ٹہرا اور چہہ لاکہہ حدیثون مین سی کہ نزدیک بخاری کی موجود تہین اونمین تاکن اونی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ بہت
صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہین بسبب خوف طول کی نہین لائی محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنی
بخاری کی واسطی ہر حدیث کی غسل کرتی اور دو رکعت نماز کی پڑہکر حدیث لکہتی اور سولہ برس کی مدت مین یہہ کتاب تمام کر چکی اور اونکی زندگی مین لوگون
نی اونسی سند بیواسطہ نوی ہزار آدمیون نی کی اور بخاری کی وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد تہا اوسنی محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف
دی کہ میری بیٹونکو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میری گہر آکر پڑہا جایا کرو بخاری نی کہا کہ یہہ علم حدیث ہی اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تمکو غرض ہی اپنی بیٹونکو میری مجلس مین بہیجو موافق اور طالب علمونکی پڑہین اوس نی کہا اگر اسطرح سی ہی پس چاہیی کہ جسوقت
میری بیٹی پڑہین اوسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازہ پر چوبدار کہڑی رہین کہ کسیکو آنی ندین مین ہی منع قبول کرتی کہ جس مجلس مین میری
بیٹی ہون اوسی مجلس مین موچی جولاہی اونکی برابر بیٹہین بخاری نی یہہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری
امت اسمین شریک ہی کسیکو اسمین تخصیص نہین آخر اوس امیر کو یہہ بات بری لگی اور دلمین کینہ رکہا نکالنی انکی کی اور بعضی عالمون ظاہر
بین کو اپنی ساتہہ رفیق کیا اون عالمون نی بیچ اجتہاد بخاری کی طعن کرنا شروع کیا تو اونکی منشا ہی اور ایک محضر تیار کر کی بخاری کو بخارا
نکالدیا اور جب بخاری بخارا سی نکلی جناب الہی مین دعا کی کہ یا الہی ان لوگونکو مبتلا کر آخر ایک مہینا نگذرا ہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ
کا حکم ہوا کہ اوسکو گدہی پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال وسکا برا ہوا چنانچہ یہہ احوال بخاری کا کتاب بستان مین لکہا ہی اور حریث ابن ورقہ
عالم کہ شریک اوس امیر کی بخاری کی نکالنی مین تہا وہ بہی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتے اوسکی ناموس پہنچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس
امیر کی نکالنی بخاری کی مین تہا اوسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہانسی نیشاپور مین گئی اور اوس جگہہ کی امیر کی
بہی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گانو خرتنگ کی پہونچی کہ چہہ کوس ہی سمرقند سی اوسی جگہہ اونکی وفات ہوئی عید رمضان کو اور سال ہجرت کی دو سو
چپن مین اور عمر اونکی باسٹہہ برس کی ہوئی اور استاد اونکی بہت ہین اور بڑی استاد اونمین اسحاق راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تہی اور خطیب ابو بکر بغدادی ساتہہ سند اپنی کی عبد الواحد طراوی سی نقل کرتا ہی عبد الواحد نی کہ دیکہا مینی خواب
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ جماعت اصحاب کی کہڑی ہین اور انتظار کرتی ہین سلام علیکم کہا حضرت پر حضرت نی جواب میری
سلام کا دیا مینی پوچہا یا رسول اللہ اس جگہہ ٹہرنی کا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمعیل کی کتنی دنون کی خبر مرنی بخاری کی
پہونچی مجہتک پس مینی تلاش کی پایا مینی وقت مرنی اوسکا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکہا مینی چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی
نی اپنی ترجمہ مین یہہ لکہا ہی اور یہہ بہی احوال لکہا ہی کہ جسوقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اوسکی سی آتی تہی اور وہی خوشبو مدت تک

مثل تبر او نکی سی معلوم ہوتی تہی اور بہت لوگون نی خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتی ہین کہ ای ابو زید کبتک تو کتاب شافعی کا درس کہی گا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ ڈری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمہاری قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہی فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام الحرمین سی بہی یسطرح کا خواب نقل ہی اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتہی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابین ہین واسطی درازی کلام کی نہین لکہین **وَاَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ** اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کی **ف** احوال مسلم کا یہہ ہی کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہی اور کنیت انکی ابو الحسین اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا نیشاپور ہی پیدایش انکی دوسو چار ہجری مین اور ایک قول مین دوسو چہہ مین اور ابو حاتم راضی اور ترمذی اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سی روایت کہتی ہین اور یہہ خود بہی محدث ہین اور ابو حاتم راضی نی مسلم کو خواب مین دیکہا اور انکا احوال اونہین سے پوچہا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی جنت کو مجہپر مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی زغفی نی بہی بعد وفات انکی ایک شخص ثقہ کو خواب مین دیکہا اور پوچہا تجکو کسچیز سی نجات ہوئی کہا اسبب اسچیز کی کہ ہاتہہ میرے مین ہی اور وہ جزء تہا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور ہے کہ ایکدن مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نی مسلم سی پوچہا اوسوقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنی گہر مین آئی اور ایک ٹوکرا بہرا ہوا کہجور کا اپنی پاس رکہا اور اوس حدیث کو ڈہونڈہنا شروع کیا اور ایک ایک کہجور کہانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اوس حدیث کے ڈہونڈہنی کے شغل مین تمام وہ ٹوکرا کہجور کا ختم کیا دہیان نرہا اور یہی سبب ہوا اونکی مرنیکا اور وفات اونکی اتوار کی رات چوبیسوین رجب کے سال دوسو اکسٹہہ ہجری مین اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا اسکی اور بہی بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر اور جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی اور کتاب الوحدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکی بہی ہین **وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِيِّ** اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کی **ف** احوال مالک کا یہہ ہی کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نی بیچ تجرید الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نہین دیکہا مینی کسیکو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ مین لیکن حضرت کی زمانہ مین پیدا ہو چکا تہا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان سی اور اور صحابیون سی اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نی بیچ شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر پر دادا مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتہہ ساری غزوئمین سوا بدر کی فقط اتنا ہی ذکر کیا ہی اور کہین کچہہ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہی اور پیدایش امام مالک کے بیچ سال ترانوین ہجری کی ہی اور مدت حمل انکی دو برس یا تین برس لکہی ہی اور امام مالک بیچ طلب حدیث کی حرص بہت رکہتی تہی اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تہا اور ابتدا زمانہ طلب حدیث کے مین کچہہ اپنی پاس مایہ نرکہتی تہی گہر کی کڑیان اوکہاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابونمین خرچ کین اور بعد اسکی دنیا نی ازبس ہجوم کیا اور فتوح بہت سے ہوئی اور حافظہ انکا نہایت قوی تہا کہ اونہین کا قول ہی کہ جس چیز کو مین اپنی حافظہ مین یاد رکہتا تہا پہر اوسکو کبہی نہ بہولتا تہا اور پہلی بیٹہنا انکا واسطی تعلیم کرنی حدیث کی ستر[ہ] برس کی عمر مین تہا اور نقل ہی کہ جسدنوئمین یہہ پہلی ہی حدیث بیان کرنیکو بیٹہی اون دنونمین ایک بڑی عمدہ زادی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ اوسکی غسل دینی کی واسطی آئی اور جب غسل دیتی مین ہاتہہ اوس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنی لگی کہ یہہ عورت مرنیوالی کیا زنا کرنیوالی تہی دینی کہنی کی ساتہہ ہاتہہ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا بہتیرا ہی جدا کرتی تہی ہاتہہ اوسکا

شرمگاہ سی جدا ہوتا تہا آخر بڑی مشکل پڑی لاچار یکو رجوع کی طرف عالمون اور فاضلون کی کسی نی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالکؒ کی رجوع کی امام مالک نی یہہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اوسی اسی کوڑی ماری تب غسالہ کا ہاتہہ شرمگاہ میت کی سی جدا ہوا اوسیوقت سی انکی عظمت کمال علم کی لوگونکی نزدیک ثابت ہوئی اور انہون نی اپنی ہاتہہ سی ہزار حدیثین لکہی تہین دارقطنی نی کہا یہہ اتفاق کسی محدث کو نہین ہوا اور تمام عمر انہون نی بیچ حرم مدینہ کی استنجا نہین کیا باہر حرم کی جاتی تہی مگر حالت بیماری کی مین یا ضرورت کی مین لاچاری کو اوسی جگہہ جاتی تہی اور کتاب موطا کو قریب ہزار کی آدمیون نی اونسی سنی اور سند کی بعد اوسکی یہہ کتاب موطا بہت پہیلی اور لوگ فیضیاب ہوئی واللہ اعلم وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ اور مانند ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کی ف کنیت امام شافعی کی ابوعبداللہ اور نام اونکا محمد اور نسب اونکا اسطرحسی ہی کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتی تہی کسواسطی کہ انکا جد اعلی مطلب تہا اور مطلب بہائی تہا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اوسکی اولاد مین امام شافعی ہین اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہی جد آنحضرتؐ کا ہی اور شافع نی ملاقات آنحضرتؐ سی کی ہی اور باپ شافع کا کہ نام اوسکا سائب تہا دن بدر کی نشان بردار تہا بنی ہاشم کا قریش کیطرف سی اور اوسی لڑائی مین قیدیون مین پکڑا آیا اور بدلا دیکر چہوٹا اور پہر مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑہ سو ہجری کی بیچ غزہ کی ہوئی اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول مین بیچ منا کی اور اونکو مکہ مین لیگئی اور نشو و نما اوسی جگہہ پایا اور سات برس کی عمر مین قرآن تمام یاد کرلیا اور جب دس برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سی کہ اوس زمانہ مین مفتی تہی پڑہی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اوسوقت کی علمائی اونکو اذن دیا فتوی دینی کا اور بعد اسکی اونہون نی کوچ کیا مدینہ کیطرف اور امام مالک کی صحبت مین رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سی نقل ہی کہ ابتدا مین مجکو شوق شعر کا بہت تہا اور بہت شعر یاد کیی تہی مینی کہ ایکدن کعبہ کی سایہ مین بیٹہا تہا مین اور میری نزدیک کوئی نہ تہا پیچہی سی ایک آواز آئی کہ مینی خبر سنی کہ کوئی کہتا ہی یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو مضبوطی کو اور چہوڑ تو شعر پڑہنی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلی بالغ ہونی سی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب مین دیکہا کہ فرماتی ہین ای لڑکی کہا مینی لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تمہاری قوم مین کا فرمایا کہ نزدیک میری آ اور موہنہ کہول پس مین نزدیک گیا اور اپنا موہنہ کہولا مین نی آنحضرتؐ نی لعاب اپنی موہنہ کا میری موہنہ مین ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دی اللہ تعالی بیچ تیری پس بعد اوس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پہر امام شافعی کہتی ہین کہ جب مین امام مالک کے پاس پہونچا میری باتین اونہون نی سنین اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی مینی کہا نام میرا محمد ہی جب کہا اونہون نی ای محمد تقوی کر اور ڈر خدا سی اور بچتا رہ گناہون سی کہ تجکو اللہ تعالی بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کی اور مین مدت تک اون پاس رہا جب تحصیل علم سی فارغ ہوا اور پروانگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت رخصت کرنیکی اونہون نی مجسی کہا ای جوان حقتعالی نی بیچ دل تیری کی نور ڈالا ہی پس اس نور کو بسبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سی اور عبدالعزیز دراوردی سی اور سوا انکی بہت خلق سی روایت کرتی ہین اور امام شافعی سی امام احمد حنبل اور ابو ثوری اور مزنی روایت کرتی ہین اور سوا انکی اور بہی امام شافعی سی روایت کرتی ہین اور جسوقت کہ امام مالک سی رخصت ہوئی بیچ بغداد کی پہونچی دو برس اوس جگہہ ٹہہری اور وہانکی عالمون سی حدیث اور فقہ لی پہر وہانسی مکہ مین آئی پہر دوبارہ بغداد کو گئی بعد اوسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم و تعلم مین مشغول ہوئی اور کتابین تصنیف کین چنانچہ بیچ اصول دین کی چودہ کتابین تصنیف کین اور بیچ فروع

فروع دین کی سو کتاب سے زیادہ لکھین اور امام احمد سی نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیثاین سی اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل
نہ جانتا تہا جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تہا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کی سی نقل ہی کہ امام شافعی نی کتاب اوسط امام اعظم
کے مجہ سی بطریق عاریت کی لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کی دو سو چار ہجری مین اور راوی
روز عصر کی بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ نِ الشَّیْبَانِیِّ اور مانند ابی عبد اللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی ف احوال انکا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد ابن حنبل بن ہلال بن اسد بن
ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن انس بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھی بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد اور ورع
انکو بیچ عبادت کی بہت تہا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی وہی جگہہ کی بعد اسکی واسطی سننی حدیثون
کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرون کیطرف گئی اور حدیثین لکھین اور سنین عالمون اور شہرونکی سی اور
روایت کرتی ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکی اور علما سی بہی اور انسی بہی بہت
[illegible]ن کرتی ہین مانند محمد بن اسمعیل بخاری کی اور مسلم بن حجاج قشیری کی اور ابو زرعہ اور ابو داود سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق بن راہویہ نی انکی حق مین
[illegible] کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی درمیان خدا کی اور بندون خدا کی اور امام شافعی نی انکی حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین میں نے
[illegible]نہین چہوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سی اور احمد بن سعید دارمی نی کہا ہی کہ نہین دیکہا مینی کسی
[illegible]ان کو کہ بہت یاد رکہنی والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سی اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند ہے مشہور ہی درمیان محدثین کی
[illegible] حدیثین اوسمین زیادہ ہین تیس ہزار سی اور ابو داود سجستانی سی نقل ہی کہ کہا صحبت مین بیٹہا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت
ہے آخرت کی کسواسطی کہ انکی مجلس مین ذکر سوا امور دین کی نہ تہا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نی فقر اختیار کیا اور ستر برس وسیہہ صبر کیا
اور کسی سی کچہہ قبول نہ کرتی تہی او محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر حسن بن عبد العزیز کیواسطی بطریق میراث کی لاکہہ اشرفی سونکی کسی
جانور پر لادکر بیچ بغداد کی بہیجی اور حسن بن عبد العزیز نی اوسمین سی تین تہیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل کیواسطی
بہیجین اور کہا کہ اے ابو عبد اللہ یہہ مجکو میراث مین بوجہہ حلال پہونچا ہی اسکو لیجیی اور اپنی اہل و عیال پر خرچ کیجیی امام احمد بن حنبل نے
فرمایا کہ اسکی مجکو کچہہ حاجت نہین اور ایک اشرفی بہی اوسمین سی قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اون سی بیچ مقدمہ صبر کی اور
توکل کی اور استغنا کی اور تقوی کی اور پرہیزگاری کی بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کی ایک سو چونسٹہہ ہجری مین ہی اور
وفات انکی بہی بیچ بغداد کی دو سو اکتالیس مین جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کی واللہ اعلم وَاَبِی عِیْسٰی مُحَمَّدِ
بْنِ عِیْسَی التِّرْمِذِیِّ اور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کی ف اور احوال ترمذی کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام
انکا محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتہہ زیر ت کی ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کی اور یہہ بہی بڑی محدثون
مین ہین اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اوپر بڑی علم انکی کی اور اوس کتاب مین اونہون نی کتنی باتین لازم پکڑی
ہین ایک تو یہہ کہ جو حدیث صحابیون سی اونکو پہونچی ہی اون صحابیونکا نام بیان کر دیتی ہین تا کہ مشہور اور متواتر اور احاد ہونا حدیث کا معلوم
ہو جاوے اور دوسری یہہ کہ اس کتاب مین اونہون نی یہہ بہی لازم کیا ہی کہ مذاہب اختلاف علما کا بیان کیجیی اور تیسری یہہ کہ ہر جگہہ راوی کا احوال
قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتی ہین اور حدیث کا بہی حال بیان کر دیتی ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہے یا غریب ہے یا منکر ہی اور یہہ تین باتین باستثنے

اور کتابون صحاح ستہ مین نہین اور ترمذی کو واسطی حضرت تک تین سی کم نہین اور ایک حدیث مین تین واسطی ہین سو جس حدیث مین تین واسطی
ہون پیغمبر تک اوس حدیث کو ثلاثی کہتی ہین اور نہایت سی نہایت واسطی دس ہین دس سی زیادہ نہین اور بہت سی علماسی یہ بہی
حدیث کرتی ہین مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کی اور سوا انکی اور
انسی بہی بہت لوگ روایت کرتی ہین مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کی اور سوا انکی اور ترمذی نی کتاب اپنی تصنیف کر کر علما
حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو بہجوائی اور سبہون نی پسند کی اور اونکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ اوسمین بیان حضرت کی سیر کا
اور حضرت کی بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور پیدایش ترمذی کی دو سو نو مین ہجرت سی بیچ شہر ترمذ کی اور وفات اونکی
بیچ دو سو اناسی کی واللہ اعلم وَاَبِیْ دَاؤدَ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیْ اور مانند ابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی کے
اور احوال ابو داود کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو داود اور نام انکا سلیمان اشعث ابن اسحق بن بشیر اور سجستان کی رہنی والی اور اپنی وطن سی
واسطی طلب علم کی اور حدیث کی نکلی اور بہت جگہہ پہری اور علما عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرہ کی حدیث سنی اور اجازت
لی اکثر بڑی بڑی علماسی اور مجتہدین سی حدیث کرتی ہین مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کی اور
سوا انکی سی اور انسی بہی بہت سی علما روایت کرتی ہین مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوا انکی اور ابو داود بیچ بصرہ کے
رہی اور وہان سی بغداد مین بہی پہونچی اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگون نی سند کتاب سنن ابو داود کی انسی کے
اور امام احمد کی روبرو کتاب انکی پڑہی اونہون نی بہت پسند کی اور ابو داود نی نقل کی کہ پانچ لاکہہ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی علماسی
مینی لکہین اور اون حدیثون مین سی ایک ہزار چہہ سو حدیثین نکالکر اس کتاب مین لکہین کہ نہایت صحیح ہین اور اون سب حدیثون کی جگہہ چار حدیثین
کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی مجملا ان چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ
تیسری لا یکون المومن مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتہی ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینہما مشتبہات الی اخر الحدیث اور ابو بکر خلال نی
انکی ثنا مین کہا ہی کہ ابو داود پیشوا تہی بیچ زمانہ اپنی کی اور منصف اور پرہیزگار تہی اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکہتی تہی اور
کتاب انکی ابو داود بہت خوب کتاب ہی حق حدیث مین مانند اسکی اور کتاب نہین لکہی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کی اور پیدایش ابو داود
کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولوین شوال کو وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبِ النَّسَائِیْ اور ابی عبد الرحمن احمد
بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی
نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کی اور پیدایش انکی دو سو چودہ مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی
بہت شہرون مین پہری اور بڑی بڑی عالمونکو پایا اور حدیثین سندکین اور بیچ خراسان کی اور حجاز اور عراق کی اور جزیرہ کی اور شام اور مصر
کی علماسی تحصیل علم کی کی اور پہلی پہل گئی طرف قتیبہ بن سعید کی اوس وقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تہی ایک برس دو مہینی اون کے
پاس ہی اور یہ شافعی مذہب تہی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داودی ہمیشہ
رکہتی تہی صوم داودی یہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نرکہنا باوجود اس روزہ رکہنی کی انمین قوت جماع بہت تہی کہ چار عورتین
انکی نکاح مین تہین ہر عورت کی ہان ایک ایک رات رہتی اور حرمین بہت تہین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کر کر فارغ ہوئی ایک امیر کہ انکی
وقت مین تہا اوسنی ان سی پوچہا کہ کتاب تمہاری ساری صحیح ہی انہون نی کہا کہ نہین بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر نی ان سی التماس کیا کہ ان

ان سب حدیثوں مین سی جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کی نہایت صحیح ہوں اونکو میری واسطی جدا لکہیں پس اسواسطی سنن مجتبی انہوں نے تصنیف کے
اور سبب انکی وفات کا یہہ ہی کہ انہون نی ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کی تصنیف کے اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کی بیت
مجمع کی اوس کتاب کو پڑہین تاکہ آدمی اوس جاگہہ کی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کی مذہب نواصب کا رکہتی تہی وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑی سی وہ کتاب
ایکدن وہان مسجد کی مجمع مین انہون نی پڑہی کہ ایک شخص نی اوس مجمع مین سی پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی بہی کچہہ تمنی تصنیف کیا ہی
نسائی نی جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر بسر نجات پاوی اونکی مناقب کہان ہین اور بعضون نی لکہا ہی کہ یون کہا کہ معاویہ کے
مناقب میری نزدیک صحیح نہین ہوئے یہ بات سننی سے اونکو لوگون نی خوب مارا یہانتک مارا کہ ادہ موئی ہوگئی آخر اونکی خادم اونکو اوٹہا لائے
گہر مین اوسوقت انہون نی یہ کہا کہ اسیوقت مجکو مکہ کیطرف لیچلو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کی مرون کہتی ہین کہ بموجب کہنی اونکی لیگئی بعد
پہونچنی کی مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین بیچ کی دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کی دفن کیا واللہ اعلم وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ
مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیْ اور ابی عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کی **ف** احوال ابن ماجہ کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبداللہ
نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنی والی قزوین کی اور قوم انکی ربیعی منسوب بہ ربیعہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کی
اور یہہ بہی ایک مقتدا اہتے اور حافظ حدیث کی اور ثقہ تہی اور امام مالک کی یارون سی حدیثین سنین اور بہت شہرونمین پہری واسطی طلب حدیث کی اور
انکی کتاب کو بہی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل رکہا ہی اور اونکی کتنی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نی انکی کتاب کو صحاح ستہ مین
داخل نہین کہا کسواسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اوس کتاب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ فضیلت قزوین کی لوگون نی حدیثین بہت
نقل کی ہین لیکن محدثونکی نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دوسو نون کی اور وفات انکی دوسو تہتر مین دن پیر کی بائیسوین
رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیْ اور ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی **ف** احوال دارمی کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا عبداللہ بن
عبدالرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہہ بہی ایک بڑی محدث ہین اور
عالم ہین اور تعریف کیی گئی ساتہہ زہد کی اور پرہیزگاری کی اور انکی کتاب بہی بہت اچہی کتاب ہے حدیث کی کتابونمین اور روایت کہتی
ہین ابن ماجہ سی اور حبان ابن ہلال سی اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سی اور اوس سے بہی روایت کرتی ہین بڑے محدثین مانند مسلم کی
اور ترمذی کی اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دوسو پچپن مین اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بن بخاری کے
پاس بیٹہا تہا کہ خبر مرنی عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی پہونچی اوسوقت محمد بن اسمعیل نے سر اپنا نیچی جہکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑہا اور انسو اون کی رخسارون پر بہی واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِیْ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی
کی **ف** احوال دارقطنی کا یہہ ہی کہ ابو الحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تہا
ساتہہ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث
کئی سندون کر لاتا ہی اور اس سی روایت کرتی ہین ابو نعیم اور ابو بکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبداللہ
نیشاپوری پیدایش انکی بیچ بغداد کی تین سو پانچ مین یا چہہ مین اور وفات بہی انکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدہ کی بائیسوین ذی قعدہ
کو تین سو پچاسی مین اور یہہ بہی بہت پہری ہین ملکون مین واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط مین
اور مصر مین اور سوا انکی شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کی پیش سے ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اوس محلہ کر نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی مین قطن کہتی ہین روئی کو یہہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کی دارقطن کہلاتا تہا اور بعضی روایت مین وفات انکے آٹہوین ذی قعدہ جمعرات کیدن واللہ اعلم وَاَبِیْ بَکْرٍ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ الْبَیْہَقِیّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی **ف** احوال بیہقی کا یہہ ہی کہ کنیت اونکی ابو بکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی یہہ بہی ایک پیشوا اور مقتدا تہی اہل حدیث مین اور اونکی کتابین تصنیف بہت ہین نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون اونکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب البعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کی مہینی سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی بیچ نیشاپور کی چارسو چہپن ہجری مین واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْعَبْدَرِیّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کی **ف** اور احوال رزین کا یہہ ہی کہ کنیت انکی ابو الحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبد الدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس مین یہہ جو مذکور ہوئی تیران شخص ہین پیشوا حدیث کی انہون نی اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کی روایت کی ہین پس مشکوۃ والی نی انکی کتابون سی نقل کر کر نام اوس کتاب والی کا لکہہ دیا ہی اور سوا انکی اور ونسی ہی نقل کی ہین لیکن کم جیسیکہ آگی کہتا ہی مصنف وَغَیْرِہِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُوَ اور سوا انکی اور وہ کم ہین **ف** اور احوال بعضی غیر اونکا یہہ ہی اون غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب اونکا محی الدین اور کنیت اونکی ابو زکریا اور نام اونکا یحیی بن شرف حزامی ساتہہ جا حطی کی زیر کی اور زی سی منسوب ہے طرف حزام کی کہ نام اونکی ایک جد کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کی اوسکی طرف ہی اور کبہی اوسکو نواوی بہی کہتی ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوو کی چہہ سو اکتیس ہین محرم کی پہلی عشرہ مین اور وفات انکی بدہ کی رات چودہوین رجب کو چہہ سو ستتر مین اور بعضی ان غیر مین ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابو الفرج نام اونکا عبد الرحمن بن علی بغدادی حنبلی صدیقی مشہور ہا ابن جوزی نسبت سے ایک مکان کیطرف کہ اوسکو فرضۃ الجوز کہتی ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کی اور مختار تہا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمون مین پیدایش انکی بیچ پانسو ستر کی ہجرت سی اور وفات انکی پانسو ستانوین ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا ہی اور اقوام شیطانی کا ہی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ مبتدعین کی خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ ایکدن درمیان سنی اور شیعہ کی جہگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابو بکر کی اور حضرت علی کی یہانتک کہ آپسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر کو حکم ابن جوزی کی دونو راضی ہوئی اور اون دنونمین حکومت تہی شیعونکی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطی وعظ کہنی کی چڑہی تہی کہ اوسیوقت ایک شخص نے اون دونونمین سی پوچہا کہ من افضل الصحابۃ یعنی کونسا بہتر ہی صحابیونمین سی اونہون نی دونون فرقونکی رعایت کر کر جواب دیا واسطی خوف ایذا کی اور جواب یہہ کہا کہ اَفْضَلُ صَحَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِنْتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ افضل صحابہ رسول اللہ کی وہ ہی کہ بیٹی اوسکی بیچ گہر اوسکی تہی پہر جلدی اس کہنی کی ابن جوزی وہانسی چل کہڑی ہوئی تا کوئی پوچہنا احوال مفصل کا نہ کری اور وہ دونو فرقہ خوش ہو کر اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیگئی یعنی سنی نی جانا کہ بیٹی حضرت ابو بکر کی بیچ گہر رسول خدا کی تہی فضیلۃ اونہین کو ہی اور شیعون نی جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گہر حضرت علی کی تہی فضیلت اونہین کو ہی غرض کہ دونونمین سی اوسوقت رفع شر ہوگیا وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْہِمْ

كَانِّيْ اَسْنَدْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ وَاَغْنَوْنَا عَنْهُ اور تحقیق جسوقت کہ نسبت
کے مینے حدیث طرف انکی گویا کہ سند پہنچادی مینے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ اونہون نی فراغت حاصل کی سند سی اور بے
پرواکر دیا ہمکو سند سی ف اگر کوئی کہی کہ مصابیح والی پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتی تہی وہ بات تو اب بہی
باقی رہی کہ مشکوۃ والی نی فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اوسکا مصنف نی یہہ جواب دیا
وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْاَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ اَثَرَهُ فِيْهَا اور بیان کیا مینے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب
مصابیح نی کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مینے نقش قدم اونکی بیچ اوسکی ف لفظ کتاب جو سرخی سی لکہتی ہین وہ شامل
ہوتا ہی کتنی مطالب کو اور باب مین خاص ایک قسم کا مطلب ہوتا ہی جیسیکہ کتاب الطہارۃ اوسمین کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہین باب
الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والی نی کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والی کی ذکر کیی ہین وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلَاثَةٍ اَوَّلُهَا مَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَاِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ
دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مینے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کی پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نی یعنی بخاری اور مسلم نے
یا ایک نے اون دونومین سی اور کفایت کیا مینے ساتہہ اون دونون کی اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کی غیر بخاری اور
مسلم کی واسطی بلند ہونی درجہ بخاری اور مسلم کی بیچ روایت حدیث کی ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سی حدیث آئی ہو اوسکو
متفق علیہ کرکر کہا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سنی مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سی اوسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ
نہین کہتی وَثَانِيْهَا مَا اَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلٰى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ
مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَاِنْ كَانَ مَاثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا انکو سوا
بخاری و مسلم کی پیشواؤن ذکر کیی گیو نمین سی اور تیسری فصل وہ جسمین کہ مشتمل ہو اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سی ساتہہ محافظت کرنیکی اوپر
شرط کی اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سی ف یعنے تیسری فصل مشکوۃ والی نی بڑہائی ہی اور مصابیح کی سواسطی کہ مصابیح مین دو ہی
فصلین ہین اور مصابیح والی نی یہہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین سی لائی اور اوسکی نزدیک صحاح وہ ہی کہ بخاری اور مسلم مین حدیث
ہو اور دوسری فصلمین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسان انکی نزدیک اوسکی یہہ ہی کہ سوا بخاری اور مسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابوداود اور نسائی
کی اور غیر اونکی اور اوسکو حدیث حسان کہتا ہی یہہ اصطلاح اوسکی نزدیک ہی اور محدثون کی نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والے
نی کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوی بلکہ بعضے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کے اور غیر اونکی کہ مناسب باب کے ہون ہی
لایا ہے اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کی بہی لایا ہی یعنے اول مین نام راوی کا صحابی ہو یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکہا ہی وَاِنَّكَ
اِنْ فَقَدْتَ حَدِيْثًا فِيْ بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ اُسْقِطُهُ اور تحقیق اگر تو نپاوی کوئی حدیث بیچ ایک باب کی پس یہہ بسبب تکرار کی موقوف کیا مینی
اوسکو ف یعنے ایک حدیث بیچ ایک باب کی بیچ کتاب مصابیح کی ہی اور وہ حدیث اوسی باب مین بیچ مشکوۃ کی نہین ہی تو بسبب مکرر ہونے
حدیث کی صاحب مشکوۃ نی موقوف کی یعنی ایک ہی جا ذکر کی وَاِنْ وَجَدْتَ اٰخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوْكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ اَوْ مَضْمُوْمًا
اِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِيْ اهْتِمَامٍ اَتْرُكُهُ وَاُلْحِقُهُ اور اگر پاوی تو اور حدیث کہ بعض اوسکا چھوڑا ہوا ہی اوپر اختصار
کے یا ملا گیا ہی طرف اوسکی بقیہ اوس حدیث کا پس یہہ بسبب باعث اہتمام کی چھوڑ دیا ہے اوسکو اور ملا دیا ہے

اوسکو **ف** یعنی وہان کوئی امر باعث ترک در الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہہ ہے کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی
مناسب اوسکی نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کی ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کے پس جہان ان دونو بابون مین سی ایک بات پائی جائیگی
اوسکو مختصر بیان کرونگا اور اس باتمین تابع مصابیح والیکا ہونگا اور جہان ان دونو باتون مین سی نہ پاؤنگا ساری حدیث بیان
کرونگا اگرچہ مصابیح والی نی اختصار کیا ہوگا وَاِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْاَوَّلِ
وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ اَنِّيْ بَعْدَ تَتَبُّعِيْ كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ
اِعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کی بیچ دو فصلون کی یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل
اول کی اور ذکر اون دونو کا بیچ فصل دوسری کی پس جان کہ یہہ بات نہین صادر ہوئی بسبب غفلت اور بہولنی کی بلکہ بتحقیق بعد تلاش کرنے
میرے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کی اعتماد کیا مینی اوپر صحیحین شیخین کی اور متن اونکی **ف** یعنے مصابیح والی
نے جو ٹہرایا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری و مسلم کی لائی اور دوسری مین غیر بخاری و مسلم کی اور مینی بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری
اور مسلم کیطرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثون فصل دوسری کو بخاری و مسلم کیطرف نسبت کیا ہی تو سبب یہہ ہے کہ مینی چارون کتابون
ذکر کی گئیون مین تلاش کیا اگر اونکو پایا تو نسبت شیخین کیطرف کی اگرچہ مصابیح والی نی غیر اونکی طرف نسبت کی ہو اور اگر انکو نہ پایا تو انکیطرف
نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والی نی انکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہے کہ چار کتابون مین تلاش کی مجہپر شبہہ کسیکا نہین وارد ہوسکتا ہی بلکہ
قصور مصابیح والی کا ہی کہ چوک گیا وَاِنْ رَاَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْاَحَادِيْثِ
اور اگر دیکہی تو اختلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہہ بسبب مختلف ہونی سندون حدیث کی ہی **ف** یعنے مصابیح والی نی اور طرح
لفظ حدیث کی روایت کیے ہین اور مینی اور طرح تو یہہ بسبب اختلاف سندونکی ہی کہ مصابیح والے کو ایک سند سی وہ لفظ پہنچی اور مجہی اور سند سے
اور طرح وَلَعَلِّيْ مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيْلًا مَا تَجِدُ اَقُوْلُ
مَا وَجَدْتُ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْاُصُوْلِ اَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيْهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ
اِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ لَا اِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ مین نہین
خبردار ہوا اوپر اوس روایت کی کہ لایا ہے اوسکو شیخ راضی ہو الله اوس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہتا ہون مین کہ نہین پائی مینی یہہ روایت یعنی جو کہ مصابیح
والی نی ذکر کی ہی بیچ کتابون اصول کی یا پایا مینی خلاف اس روایت کے اصول مین پس جسوقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کی پس نسبت کر
قصور کو طرف میرے واسطی کم دانگی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری الله قدر اونکی بیچ دونو جہانکی پاکی ہی واسطے الله کی اس سے **ف** مراد کتب
اصول سی اس جگہہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی اور پاکی ہی واسطی الله کی اس سے یعنی پاک ہے شیخ نسبت قصور
سے اور یہہ کہنا میرا اوسکی حق مین خاص الله ہی کی لیے ہے نہ واسطی کسی اور امر کی رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَ
اَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ رحمت کری الله اوس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکی خبردار کری ہمکو اوپر اسکی اور راہ بتا دی ہمکو راہ صواب
کے **ف** خبردار کر دی اوپر اسکی یعنی اوپر ہونی اوس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہی اور مینی نہین پائی ہی اصول مین پس
ہمکو خبردار کر دی یعنی ہماری زندگی مین ہمسی کہہ دی اور بعد ہماری ہماری کتاب مین لکہہ دیویا اوسکی حاشیہ مین لکہہ دے وَلَمْ اٰلُ
جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ

اور نہین قصور کیا مینی کوشش مین بیچ کہودنی اور ڈہونڈنی کی موافق وسعت کے اور طاقت کی اور نقل کیا مینی یہہ اختلاف جیسا کہ پایا
مینی **ف** یعنے جیسا کہ دیکہا مینی اصول مین اوسیطرح نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مینی ساتہہ تقلید شیخ رح کی یہہ جواب ہے سوال مقدمکا
اگر کوئی کہی ایتہون نی آرام طلبی چاہی کتابونمین خوب تلاش نکی اگر خوب تلاش کرتی تو کہین وسکا کہوج پاتی تو اسکا جواب مصنف نی
کہا کہ مینی اپنی طرف سی کچہہ قصور نہین کیا تلاش کرنی مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ
اَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کیطرف اوسکی شیخ رضی اللہ عنہ نی غریب ہے یا ضعیف سی یا سوا ان دونونکی بیان کیا مینی سبب اوسکا اکثر اور جس چیز
کو نہین اشارہ کیا طرف اوسکے اونمین سے کہ بیچ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی مینی شیخ کی بیچ چہوڑ دینی اوسکیکی مگر بیچ کتنی جگہون کی واسطے
کسے غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی نی مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثونکو کہ یہہ غریب ہے یا ضعیف ہی یا شاذ ہی یا منکر تو مشکوۃ
والی نی اپنی کتاب مین سبب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاذ ہونیکا بیان کر دیا اور جس جگہہ مصابیح والی نی مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف
ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والی نی بالکل اوسکو چہوڑ دیا ہی مگر بعضی جاہی بسبب بعضے غرض کی بیان کر دیا اسواسطی کہ بعضی لوگ اوس
حدیث مین کلام اور طعن کہتی تہی ساتہہ ضعیف اور باطل ہونی کی انہون نی ترمذی وغیرہ سی نقل کیا کہ یہہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب
اور ضعیف یہہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی انکو انشاء اللہ تعالی بیان کر دینگی وَرُبَّمَا تَجِدُ
مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ
اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضے جگہہ پاویگا کہ نام کتابکا نہین ذکر کیا مینی جسمین حدیث کی اور یہہ اسواسطی ہی کہ نہین
خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنوالی اوسکیکی پس چہوڑ دی مینی اوس جگہہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکیکی پس ملادی اوسکو ساتہہ اوس حدیث
کے نیک دے ہی اللہ تجکو بدلا اور نام رکہا مینی اس کتابکا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی ہین
چراغ کو اور مشکوۃ کہتی ہین طاقچہ کو جسمیں چراغ رکہی جاتی ہین بیچ طاق کی اسیطرح کتاب مصابیح رکہی ہوئی ہی اس
مشکوۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصُدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین
اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کی اور تمام کرنی پر اور سب امور پر اور مدد کرنیکا اور ہدایت کرنیکا اور
بچانی کا یعنی خطا سی اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مینی اوسکا وَاَنْ يَنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون
یہہ کہ نفع دی مجکو بیچ زندگی کی اور پیچہے مرنیکی اور سب مسلمان مردونکو اور مسلمان عورتونکو کفایت ہی مجکو اللہ اور
اچہا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت اوپر بندگی کی مگر ساتہہ اللہ کی کہ غالب ہی حکمت والا ؛
ف نفع دینا زندگی مین یہہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگونکی سکہانی کی اور موافق حدیثونکے
عمل کرنیکے اور فائدہ پیچہے مرنیکی یہہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونے

فصل اب بعد اسکے پہلی حدیث مین مشغول ہونی سی کتنی باتین جاننا چاہیی کہ حدیث پڑہنے مین
کام آوینگے اور موجب ہوینگے زیادتی سمجہہ کو ایک بات اونمین سے ہے ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

چاہیے کہ اول حدیث کو معلوم کرنی حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتی ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو معنے قول و فعل کی ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت و شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہین دندان مبارک حضرت کا جنگ احد مین
شہید ہوا یا مثل اسکی اور معنی تقریر کی یہہ ہین کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت اوسپر
مطلع ہوئی اور اوس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہین یہہ بہی داخل حدیث کی ہی اور تقریر حضرت کی صحبت
[illegible] اور بعضون کی نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بہی حدیث کہتی ہین پس جو حدیث کہ حضرت تک پہونچی اوسکو حدیث
مرفوع کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ حدیث یا کیا یہہ کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہین ابن عباس سے یہہ حدیث مرفوعاً آئی
ہے یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک پہونچی اوسکو حدیث موقوف کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہہ بات ابن عباس نے یا تقریر
کی ابن عباس نے یا کہین یہہ حدیث موقوف ابن عباس پر ہی اور جو حدیث تابعین تک پہونچی اوسکو مقطوع کہتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہین بعد اسکی یہہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث
کو کہتی ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سے نہ رہ جاوے اوسکو حدیث متصل کہتی ہین اور اگر ایک رہ جاوے
اوسکو منقطع کہین گی اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اوسکو معضل کہینگی اور اگر سر سے ہی راوی رہ جاوین خواہ ایک یا کئی اوسکو معلق
کہتے ہین اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اوسکو مرسل کہتی ہین جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حدیثین باعتبار سند کی تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلی مرتبہ ہے اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم
کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین سند کہ مصنف سے آنحضرت تک ساتہہ نقل کرنی راویون صاحب عدالت
کے اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہنچانی حدیث کی پہونچانیوالا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بہی ہو اور معنی عدالت
کے یہہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو کہ جہوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اوس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
چہوٹی گناہون پر بہی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کی سے اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسی کام بہی اوس سے نہوتی ہون کہ لوگون
نزدیک ہلکا ہو جیسی ننگی سر بازار مین چلی جانا یا بازار مین ایک کونی مین بیٹہہ کر پیشاب کرنا یا رستی مین جاتی ہوئی طعام یا کچہہ چیز کہا لینا
ان باتون سے بہی احتراز کرتا ہو اور معنے ضبط کی یہہ ہین کہ ہشیار ہو تا کہ یاد رکہے الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ بہولے
اور نہ شک کری وقت سننی کی اور نہ وقت پہنچانیکی اور اسیطرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت تک متصف ان صفات کریمہ ایسا شخص
جو نقل کری اوسکو حدیث صحیح کہتی ہین پس یہہ صفتین اگر پوری اومین پائی جاوین اوسکو صحیح لذاتہ کہتی ہین اور اگر کچہہ قصور اومین ہو اور
کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اوسے صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اوسکو حسن کہتی ہین اور حدیث ضعیف وہ ہے
کہ یہہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین انمین سے ایک یا زیادہ اونمین سے مفقود ہو اور راوی اوسکا عدالت یا ضبط نہ رکہتا ہو
اور حدیث مین اگر راوی اوسکا ایک ہے کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتی ہین اور اگر دو ہو وین اوسکو عزیز کہتی ہین اور اگر زیادہ
دو سے ہو وین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہین اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہنچی کہ عقل کی نزدیک محال ہو جہوٹ بولنا
اونکا اوسکو متواتر کہتی ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اون حدیث
کے کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نے اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووی اور

اور مسایل منکر کی معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کی لیی کہ عوام کو انکا سمجہنا ہی مشکل ہوگا اسپر اکتفا کیا اور یہہ اقسام حضرت
شیخ عبد الحق رح کی ترجمہ مین سی لکہی ہین اور وہ کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداود اور نسائی اور
ابن ماجہ اور بعضو نکی نزدیک بدلی ابن ماجہ کی موطا امام مالک لی ہی پس سوای بخاری و مسلم کی چار کتابون باقی مین طرح طرح کی حدیثین ہین صحیح
بہی اور حسن بہی اور ضعیف بہی چنانچہ اونکی مضمون نی بیان کر دیا ہی **ف** پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی
سو احوال حضرت عمر کا یہہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سی پہلی امیر المومنین کہی مشہور ہوئی
اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی نسب مین کعب بن
لوی کی اور وجہہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تہا جہگڑنی لگی یہودی
نی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع آنحضرت کیطرف اسواسطی تہی کہ وہ یہودی سچا تہا اور جانتا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سچی کو سچا کرین گی رو رعایت کسیکی نہ کرین گی اور منافق نفسہ کہ اصل جہوٹا تہا، وہ نین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
سردار تہا اور یہودی رشوت لیکر سچی کو جہوٹا کر دیتی تہی اور جہوٹی کو سچا اسواسطی وہ منافق یہودیون کیطرف لیجاتا تہا کہ رشوت دیکر اپنا مطلب
جیت جاونگا آخرش کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی نہوا
ساتہہ حکم آنحضرت کی باہر نکلکر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ مین قضا کرتی تہی اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر پاس
کہ حمیت اسلام کی کرکر مجکو سچا کرین گی اور میرا حق ثابت کرین گی آخر دونون گئی حضرت عمر پاس اور اونکی روبرو یہودی نی بیان کیا کہ ہم دونون
گئی تہی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہین اور یہہ منافق راضی نہین ہوا ساتہہ حکم آنحضرت کی حضرت عمر نی منافق سی پوچہا کہ یہہ بات
اسیطرح سی ہی منافق نی اقرار کیا حضرت عمر نی کہا کہ تم ٹہہری رہو اور آپ گہر مین جا کر تلوار لی آئی اور اوسی تلوار سی منافق کا سر اڑا
دیا اور کہا کہ یہہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتہہ حکم آنحضرت کی اور یہودی وہانسی اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل
آنحضرت پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی درمیان حق اور باطل کی اوسی دنسی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور
اور تفسیرون مین شان نزول اس آیت کی یہی لکہا ہی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا
اور اسلام حضرت عمر کا چہٹی سال نبوت سی کہ چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتین مسلمان ہو چکی تہین بعد انکی حضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی مسلمان ہونیکی بعد اسلام
ظاہر ہوا پہلی اسی مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکہتی تہی اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنی ای نبی کافی ہی تجکو
اللہ اور جو کہ پیرو تیری ہین مومنون سی اور بعد حضرت صدیق کی یہہ خلیفہ ہوئی اور اونسی سب نی بیعت کی تیروین سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوئی
ایک نصرانی کی ہاتہہ سی کہ نام اوسکا ابو لولو اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تہا مدینہ کی شہر مین مسجد نبوی مین صبح کی نماز مین بدہ کی دن ستائیسوین ذی الحجہ
کو تئیسوین سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور انسی بہت صحابیون اور تابعین نی حدیثین نقل کی ہین
اور حدیثین مرفوع انسی پانسو سینتیس نقل ہوئی ہین اور انکی مہر مین یہہ لکہا تہا کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی کافی ہی نصیحت کو یاد رکہنا موت کا
ای عمر اور تہی سخت بیچ مقدمہ اللہ کی اور نہایت کوشش کرتی تہی امور دین مین اور نہایت صابر تہی اور اللہ تعالی نی مقرر کیا تہا حق انکی زبان پر اور
انکی اسلام سی دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نی انکی اسلام سی خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیون اور مناقب اور خوبیونکا کچہہ شمار نہین **عَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ

كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کی سی راضی ہو جیو اللہ اون سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین معتبر ہوتی عمل مگر ساتہ نیتونکی اور نہین ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکیکی پس ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکیکی ہی اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** مصنف رح یہہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیی کہ اول نیت خالصۃً للہ کری اس علم شریف کی طلب کرنی مین پہر تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق کرتی ہین اوپر فضل و شرف اسحدیث کی اور بعضی علمانی اسحدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ نہین واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا یکسان ہی یہہ تاکید ہی پہلی کی کہ عمل بغیر نیت کی معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا وتنی ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کی دینی مین اگر نیت فقط للہ دینی کی کریگا للہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانی ناتیکا اور اگر دونو نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسطرح مسجد کی جانی مین کئی طرحکی نیتین ہوسکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کری کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گہر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنیوالون اپنی کی کرتا ہی پس مین بہی امیدوار اسکا ہون اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری انتظار نماز مین ساتہہ جماعت کی کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز مین ہوتا ہی پس اس نیت سی اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری کہ کان اور آنکہ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتی ہتی یہان محفوظ ہین اوس سی اور نیت اعتکاف کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلیا کری جنکی نزدیک کم سی کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سی غافل ہین اور نیت کری کہ صلوۃ و سلام بہیجنا حضرتؐ پر اور آنی دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنی اور نکلنی کی مسجد سی اونکا پڑہنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کری کہ مسجد مین تنہائی اللہ کی ذکر کی لیی اور تلاوت قرآن کی لیی یا سننی قرآن کی سیلیے یا وعظ نصیحت کی لیی میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ کی لیی جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کی گہرون خدا سی بیٹہی اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہین اوسکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہی اوسکو رحمت اور نیت کری کہ وضو کرکے مسجد مین نماز کی لیی جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتہہ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتی ہین بسبب جمع ہونی لوگونکے اور نیت کری مسلمان بہائیونکی ملاقات کی اور اونپر سلام علیک کرنیکی اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جای نہین اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتہہ مشاہدہ حق سکے اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہہ بارہ نیتین ایک مسجد کی آنی مین ہوسکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہی کیون نہو یہہ ثواب جائیکہ خواہش نفسانی کی چیز وہمین اچہی نیت کرنیمین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو لگانی مین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کری کہ حضرت خوشبو کو دوست رکہتی تہی اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کری اور نیت کری کہ جو میری پاس بیٹہیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بدبو میری کی غیبت کرکر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگاکر اوسکو غیبت سی بچاونگا اور قصد کری معالجہ دماغ کا تا خوشبو سی دماغ میرا تازہ ہووی اور علوم اور معارف خوب

خوب حاصل ہون پس اسطرح ہر عمل مین بہت سے نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش
نفسانی کی کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ محقق بلامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت
پر ہی اور معنی ہجرت کی یہہ ہین کہ کفرستان سی نکلکر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کی لیے جاوی پس اگر یہہ خاص اللہ کی رضامندی کی لیے
ہی ثواب پاویگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچہہ ثواب نہین اور مراد دنیا سی یہان وہ چیز ہی کہ باز رکہی اللہ کی یاد سی اور
طلب دنیا مین یا نکاح کرنیمین اگر نیت رضاء حق بہی ہوگی خالی ثواب سی نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کر کر آیا تہا واسطی طلب ایک عورت
ام قیس نامی کی اوسکی حقمین یہہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتی تہی یہہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رہ کی ترجمہ مین ہی اور اس
حدیث مین کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ **ف** بیچ بیان کتنے
مسائل نیت کی **مسئلہ** جاننا چاہیی اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سی وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیی گئی ہون
جیسے نماز و روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہین نہ قبول ہوتی ہین خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہین اگر کوئی
نماز پڑہی بغیر نیت کی اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسطرحسی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسطرحسی زکوۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہین
اور بعضی عمل غیر مقصودہ ہوتی ہین جیسی غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے
نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کسواسطی کہ فرض ہی اونکی نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کی
نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہوجاتا ہی کسواسطی کہ انکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی توبہی وضو ہوگیا نماز پڑہنی
اوس سے درست ہی اور مراد نیت سی یہان قصد کرنا قرب کا ہی طرف اللہ تعالی کی یعنی جو کام کری اللہ تعالی کی لیی کری اور ساتہہ قصد بجا
آوری حکم اور طلب رضا اوسکیکی کری اور معنی نیت کی یہہ ہین کہ دل سی قصد کری اور زبانسی کہنا شرط نہین ہی سب عبادتوںمین اگر زبان
سے کہی اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطی کتاب مجمع مین لکہا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سی
کہنے سنت ہی یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکہا ہی کہ نہین منقول ہوا آنحضرتؐ سی اور نہ صحابہ سی
زبانسی کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سی اور کتاب مفید مین یہہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشایخ
نی زبانسی کہنا نیت کا مکروہ رکہا ہی اور بعضون نی اسکو مستحب کہا ہی سو مستحب یہی مقدر ہی اللہم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی
اسطرحکی عبارت حدیثمین جوکی نیت سی منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
مین مفصل لکہا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکہنی والی ترجمہ کی یہہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سی اور صحابیونسی اور چارون اماموں سی کہنا
لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچہی علمانی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ ہونیمین اور مستحب ہونیمین اور بدعت ہونی
مین اور سنت ہونی مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونی کی اور بدعت ہونی کی یعنی بعضی
کہین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہہ یہہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیی چنانچہ یہہ بات ایک جگہہ فتاوی
عالمگیریمین سی معلوم ہوتی ہی اور اسطرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونیکی اوسکو بہی ترک کیجیی اور جاننا چاہیی کہ
نیت بیچ عبادت کی ضرور ہی اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیزمین اگر نیت کری عبادت کی یا اوس مباح چیز
مین کوئی کہ وسیلہ ہو عبادت کا توبہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نی بیچ ترجمہ مشکوۃ کی یہہ لکہا ہی کہ علمانی
اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور مجدد ثانی نی کہا ہی کہ بیچ کسی روایت
کی حضرتؐ سی نہین آیا کہ نیت زبان سی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ

نسخ ہے پہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نی کہا ہی کہ یہ کسی روایت کی حضرت سی نہین آیا
کہ نیت زبان سی کہی ہو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہہ ہی کہ ساتہہ نیت دل کی اکتفا کری اور
اتباع کرنا آنحضرت کا جیسی کرنی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین لازم ہی ویسی ہی جو فعل حضرت نی کبہی نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کرنیز
بہی اتباع لازم ہی اور چاہیی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سی ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیزون پر کہ شارع سی ثابت
نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا **مسئلہ ۲** نیت وضو مین سنت ہی اور جگہہ کرنی نیت
کی وضو مین عضوونکی نزدیک وقت دہونی مونہہ کی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ کری نیت وقت دہونی ہاتہونکی پہونچی تک تاکہ ثواب سنت کا بہی ہووے
پہلی دہونی مونہہ کی اور غسل مین بہی سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووی وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم مین نیت فرض ہی اوسوقت نیت
کرسی کہ جسوقت ہاتہہ مٹی پر رکہی اسکی بعد ہاتہہ مونہہ پر پہیری اور ہاتہون پر **مسئلہ ۳** بیچ نیت کی کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان
کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور دوسری امتیاز یعنی اتنی عقل رکہتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق
سمجہتا ہو اسواسطی عبادت دیوانیکی اور لڑکی غیر ممیز والی کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اوسکا علم چاہیی پس اگر ایک شخص نماز کی
فرضیت سی جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اوسکی صحیح نہین ہونیکی اور چوتہی یہہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نہ کری جیسی کہ کوئی اگر بعد اسلام لانیکے
اور عبادت کرنیکی مرتد ہوا معاذاللہ تو سب عبادت باطل ہوی اسیطرح اگر کسی نی نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور اونکو توڑ ڈالا اسپر
نماز روزہ دونو باطل ہوی کسواسطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہی **مسئلہ ۴** نماز فرض مین چار طرحکی نیت چاہیی ایک تو یہہ کہ نماز پڑہتا ہون
دوسری یہہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسری یہہ کہ تعیین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتہی یہہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی
گران چارون باتونکو دلین وقت شروع نماز کی ٹہراوی اگر ان چارون مین سی ایک کا بہی دہیان نہوگا تو نماز نہین ہونیکی **مسئلہ ۵** عبادت
واجب حکم نیت مین مانند فرض کی ہی یعنی تعیین واجب کا ضرور ہی جیسی تعیین فرض کا **مسئلہ ۶** سنت ساتہہ مطلق نیت نماز کی اور نیت نفل کی صحیح
ہوتی ہی سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونو برابر ہین **مسئلہ ۷** روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتہہ نیت روزہ رمضان کی اور ساتہہ نیت نفل
کی اور ساتہہ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اوسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہے نہ واجب ہی تو اسصورت مین بہی روزہ
رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بہی درست ہی اور فجر کو بہی درست ہی دوپہر سی پہلی پہلی یعنی نصف نہار شرعی سی اور دن
شرعی شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سی اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی آدہا ہوا سی پہلی نیت کری اور روزہ نفل مین
بہی نیت رات سی درست ہی اور دنکو بہی درست ہی آدہی دنسی پہلی پہلی اور نذر معین کی روزی کی بہی نیت رات سی درست ہے
اور دنکو بہی آدہی دنسی پہلی پہلی اور نیت روزی قضاء رمضان کی اور کفارہ کی روزونکی اور نذر مطلق کے روزون کی ان تینون طرحکی
روزونکی نیت رات سی چاہیی دنکو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کری فلانی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا کر
مین روزہ رکہونگا اپنی ذمہ پر لازم کر لی یہہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہہ ہی کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میرے
ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہی کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچہا ہو جاویگا دس روزے رکہونگا یا کم زیادہ اسے
رکہونگا تو جب چاہی رکہہ لے **مسئلہ ۸** نیت زکوۃ کی اسطرح سی ہی کہ جسوقت پیسا زکوۃ کا دینی لگی اوسوقت نیت ادا زکوۃ کی
چاہیے اور سیا مال زکوۃ مین سی ایک قدر مالکی جدا کر رکہے بہ نیت زکوۃ کی اوسمین سی دیا کرے تو دیتی کے وقت نیت کچہہ ضرور نہین

نہین بلکہ وقت جدا کرنی مال کی نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال بنیت زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینے کی نیت ادا کرنی زکوٰۃ کی نہ تہی پیچہے اوسکی
نیت کرلی بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اوسکی پاس پہر نیت کرنیسی زکوٰۃ ادا نہین ہوتی
اور صدقہ فطر مانند زکوٰۃ کی ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوٰۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست
مسئلہ [9] نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے جیسے کہ ایک شخص نماز پڑہتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی ان نی
روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنیمین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان
نیت کی **مسئلہ** [10] وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت چاہیی در حالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین
نیت ضرور نہین واسطی دفع حرج کی **مسئلہ** [11] ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پہر گمان کیا کہ یہہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اوسکو اوپر نیت نفل کے کفایہ کرتا ہی اوسکو
نماز فرض سی کسواسطی کہ بیچ مین شبہہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہہ بہی اشباہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی **مسئلہ** [12] بعضی عبادت
مین نری نیت دلکی کفایت نہین جب تلک کہ موتہہ سی نہ کہی اونمین سی ایک نذر ہی اگر آدمی دلمین ارادہ کری نذر کا اوس
سے نذر ٹہین ہوتی جب تلک کہ موتہہ سی نہ کہی کہ اتنی نمازین میری ذمہ پر ہین یا اتنی روزی رکہنی یا اتنی مفلس کہلانی میری
ذمہ پر ہین اور اونہین سی ایک وقف ہی کہ دلمین نیت کرنیسی وقف نہین ہوتا جب تلک موتہہ سی نہ کہی اور سوائے عبادت کی بعضی
چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اوسمین کچہہ کام نہین کرتی جیسی طلاق عتاق کہ دلمین نیت کرنی سی طلاق عتاق نہین
ہوتی جب تلک موتہہ سی نہ کہی **مسئلہ** [13] اگر ایک شخص نی ایک چیز خرید کی واسطی کام مین لانی اپنی کی مثلا لونڈی خرید کی واسطی خدمت کے
یا کپڑا خرید کیا واسطی پہننی کی یا کتاب خرید کی واسطی پڑہنی کی یا جانور خرید کیا واسطی سواری کی اور یہہ بہی دلمین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا
کا اسپر زکوٰۃ نہین دینی آتی **مسئلہ** [14] اگر ایک شخص نی نیت کی روزہ کی دن شک کی اگر یہہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین
اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتے اور اگر تردد ہو روزہ کی وصف مین نہ اصل مین یعنی
اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرحکی نیت کرنی درست ہے اگر ہی دن رمضان
کا تو روزہ فرض ادا ہوگا **مسئلہ** [15] مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بہی
عبادت ہی جیسی کہانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین **مسئلہ** [16] طلاق اگر
لفظ کنایت کہی تو اوسمین نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی سمین نیت ضرور نہین **مسئلہ** [17] آیت قران کی بہ نیت ذکر کی پڑہنی بدون ارادہ
قرات کی درست ہی جنابت کی حالتمین اور بدون ارادہ ذکر کی بارادہ قرات کی قران پڑہنا جنابت کی حالتمین درست نہین حرام ہے **مسئلہ** [18] اگر نیت
تجارت کی کی وہ چیزین کہ نکلتی ہے زمین سی عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کے ہین سے یا عاریت کے مین سے اوسپر نہین زکوٰۃ **مسئلہ** [19] اگر نیت
تجارت کے اوس جنس مین کی اوسکو حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کی اور خلع کی اور مہر کی اور وصیت کے نہین ہے اوسمین زکوٰۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر جب چیز بکیگی
اور مال ہین کے عوض سکے آوے ملا ہی زکوٰۃ دینے آویگی جب اوسپر سال گذریگا **مسئلہ** [20] جانورون چرنیوالونکی اگر سال جنگل مین چرتی ہین اور اونمین نیت ہو اون دودہ کی اور بچونکی تو اونمین
زکوٰۃ ہی ہو سنتے کی اور اگر اونکی نیت کرلی سوداگری کی پس اوسمین زکوٰۃ سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنیکی نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خرید کی قصد کیا سواری کا
یا لادنیکا یا ذبح کرکے کہانیکا پس نہین ہے زکوٰۃ **مسئلہ** جو کوئی زکوٰۃ خوشی سے نہ دی پس زکوٰۃ لینی والا امام کسیطرف سے نہ لیوے اوس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوٰۃ نہین ادا ہوسکیگی اسواسطی کی زکوٰۃ مین احتیاج
شرط ہے لیکن زور ادا ہی کری وسپر ساتہہ قید کرنیکی تا کہ وہ خود بخود ادا کری اور وہ جو بعضے کہتے ہین کہ امام زبردستی لیوے اور اوسکو زکوٰۃ کی مصرف مین خرچ کری تو کفایت

کرتا ہی پس یہہ روایت ضعیف ہے اور روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینی سی زکوۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ نیت بیچ خطبہ کی واسطی جمعہ کے
چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑہا اور بعد چڑہنی کی چہینک آئی اوسکو اوسنی الحمد للہ کہا واسطی چہینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور اسیطرح سی خطبہ عیدین
مین منبر پر چڑہ کر بدون نیت عیدین کی حمد ثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اوس سی لوگ بناتی ہین شراب
اگر بہ نیت سوداگری کی بیچی اور اوسکی نیت یہی کہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنی سی واسطی بنانی شراب کی
تو حرام ہی اسیطرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکی ہی کہ لوگ کہاوین انگورونکو تو نہین حرام اور اگر اس ارادہ سی لگاوی کہ شراب بناوینگی تو
حرام ہی اور اسیطرح شیرہ نکالنا انگور کا بہ ارادہ سرکہ کی حرام نہین اور بارادہ شراب بنانی کی حرام ہی اور اسیطرح کسی شخص مسلمان سی ملاقات
نہ کرنا بارادہ اسکی کہ خفگی ہی حرام ہی اور اگر یہہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کری تو حرام نہین اور اسیطرح ترک کرنا زینت کا عورت
کو کسی میت پر سوائے اپنی خاوند کی زیادہ تین دن سی اگر قصد کیا عورت نی چہوڑنی بناو کا اور لگانی خوشبوئی کا بطریق سوگ رکہنی کی
واسطی میت کی اور ماتمداری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسیطرح جو مباح چیزین چہوڑ دیتی ہین واسطی مردہ
کے مثلاً اچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دہونی چارپائی پر نہ سونا سونیان نہ بانٹنی نہ پکانی نہ بہونتی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کے
نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہہ سب سمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی یہہ سب باتین سوا شادی مذکورین کی برسون تک کری
تو حرام نہین لیکن شادیونکا کرنا ہی بہتر ہی کسواسطی کہ ان شادیونکا کرنا سنت ہے مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرح سی کری کہ نماز واسطے
اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کس تلاوت کا سجدہ ہی کچہہ ضرور نہین مسئلہ اقتدا امام کا بدون نیت کے صحیح نہین
ہوتا اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی مگر جسوقت کہ عورتین پیچہے اسکے نماز پڑہتی ہون تو اوسوقت اقتدا عورتون کا ساتہہ اوس امام کی بدون
نیت امام کی صحیح نہین ہوتا پس عورت کے نماز جبتک امام نیت امامت عورت کی نہ کری درست نہین ہوینگی اور بعضون نی جمعہ اور عیدین
کو اس حکم سے استثنا کر رکہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کی بہی عورتونکا اقتدا درست ہی مسئلہ اگر ایک شخص نی قسم کہائی کہ
مین کسیکا امام نہین ہونیکا اور اوس شخص نی نماز شروع کی اور کسی نی اوسکی ساتہہ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہی لیکن قسم اوسکی ٹوٹی
یا نہین قضاءً ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹنی کا کریگا اور دیانۃً یعنی عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کیا ان نی پہلی
شروع کرنی نماز کی پس قضاءً بہی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اسطرح کا قسم کہانی والا بیچ نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہر جسوقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کہائی ایک شخص نی کہ مین فلانی
شخص کا امام نہین ہونیکا اور امامت کی لوگونکی اس ارادہ کر کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکیکا پہر اقتدا کیا اسکا اوس شخص نی
پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی مسئلہ یہہ نہین موقوف اوپر نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشنی کسیکو ہنسی کے راہ سی پس بخشی گئی
اور اگر کسی نی کسیکو سکہلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تہا کہ اس لفظ سی ہبہ ہو جاتا ہی پس اس شخص کی کہنی سی ہبہ نہین ہوتا نہ اس جہت کہ
کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط ہبہ کی اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنی والی کی اسپر اگر کوئی شخص زور اوری کری ہبہ کرنی
پس تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق کی کہ حالت زور آوری مین بہی درست ہو جاتا ہی اسواسطی کہ ان دونون مین رضا شرط نہین
مسئلہ اگر مقتدی نی پڑہی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتہہ نیت ذکر کی نہین حرام باوجودیکہ مقتدیکو قراءۃ پڑہنی پیچہی امام کی نزدیک حضرت
امام اعظم کی حرام ہی کسواسطی کہ ان نی بارادہ ذکر کی پڑہی نہ بارادہ قراءت کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی مرد یا عورت حیض نفاس

والی الفاظ قران کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑہی درست ہی اور اگر بارادہ قرارت قران کی پڑہی نہین درست مسئلہ اگر ایک شخص آیا طرف
دوکاندار کسی جنس والیکی واسطی خریدنی کسی چیز کی اور اوس بیچنی والی نی بیچی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا پشمینہ وغیرہ کی کہولی اور واسطی رغبت
دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہا دی زیادہ پیٹ بہرنی سی واسطی خواہش
کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کہا دی کہ کل مین روزہ رکہونگا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہ ہوکا رہی مستحب ہے مسئلہ
کافر جسوقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیر پہینکی اوسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ تیر پہینکا کہ کافر
مارا جاوی نہین حرام مسئلہ اسیطرحسی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسیکی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹہا وی اوسکو باین ارادہ کہ پہنچا وینگا
اوسکو مالک اوسکی کو حلال ہے اوٹہانا اوسکا اس نیت سی اور اگر اوٹہایا اوسکو اس نیت سی کہ نہ دونگا مالک اوسکیکو ہوگا یہہ شخص غاصب گنہگار
مسئلہ اسیطرحسی اگر کتاب پر تکیہ کیا بارادہ حفاظت کی نہین مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ اسیطرحسی
اگر کوئی شخص بیٹہہ گیا ایک خرجی پر کہ اوسمین ہے قران بارادہ حفاظت کی نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ہے ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی
مسئلہ کبہی بند رہنا کہانا ایسی ہوتا ہی واسطی پرہیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہ ہونی احتیاج کی ان صورتونمین کچہہ مستحق ثواب کا نہین
ہوتا اور اگر بند رکہا کہانا اور پینا وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہوگا یہہ بند رہنا ثواب مسئلہ اسیطرحسی کوئی مسجد مین بیٹہا واسطی آرام کی
مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹہا ہی واسطی انتظار نماز کی یا بہ نیت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسیطرحسی دینا مال کا کبہی
ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض دنیا کی اسمین کچہہ ثواب نہین ہوتا اور کبہی ہوتا ہی دینا مال کا بہ نیت زکوۃ کی یا صدقہ نفل کی ہوتا ہے
ثواب مسئلہ اسیطرح سے ذبح کرنا جانور کا کبہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبہی ہوتا ہی عبادت جیسیکہ جانور
قربانی کا ذبح کرنا اور کبہی ہوتا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کی مردی کی یا زندی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کی مسئلہ نیت گنتی رکعت
کے اور سجدونکی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑہتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین
نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نی نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے
نماز پڑہنی مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسیطرحسی
نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تہا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نی دیکہا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین
اس امام کی جیسی کہ یہہ زید ہی نماز پڑہتا ہون اور نکلا غیر زید کی پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسیطرحسی اگر ہو دور یا آخر صف مین کہ نہین دیکہتا امام
کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہی زید پس نکلا غیر زید کی ایسی صورتمین بہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑہتا ہون نماز
پیچہی اس جوان کی پس ناگہان وہ نکلا بوڑہا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہہ اس بوڑہی کی اور نکلا وہ
جوان درست ہی کسواسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اوسکیکی بخلاف شیخ کی کہ شاب اوسپر نہین بولتے
مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطی اللہ کی پہر آیا اوسکی دلمین ریا پس نماز اوسپر ہی کہ ان نی شروع کی اور یہہ ریا ہی
کہ اگر تنہا ہو لوگون سی تو پڑہی ہی نماز اور اگر لوگونمین ہو تو پڑہی ہی اور اگر لوگونکی ساتہہ پڑہتا ہی تو اچہی طرح پڑہتا ہی اور اگر تنہا پڑہتا ہی
تو اچہی طرح نہین پڑہتا پس واسطی اوسکی ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نی شک کیا بیچ نماز کی کہ پڑہی
ہے یا نہین اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کی کہ کیا یا سجدہ کی کہ کیا اور وہ ہی بیچ اوسی نماز کی تو اعادہ کری رکوع

یا سجود کیا اور اگر بعد نماز کی شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پہیرنی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست کپڑے کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہہ شک واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بار بار ہوتا ہی تو نئی سری سی نماز پڑہنی کی کچہہ حاجت نہین ہے **مسئلہ** جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دلمین قصد گناہ سی وہ پانچ مرتبہ کی ہی اول ہوتا جس کی پڑتی ہی دلمین پہر دوسرے کہ جاری ہوا اسکی دلمین اوسکو کہتی ہین خاطر تیسرے حدیث نفس کہ دلمین آتا ہی سو وہ کام کو کیجیے یا نکیجیے چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو یا نچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دلمین وہ قصد کو اوپر کرنیکی پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطی کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکہا جاتا پس ہم بہی مرفوع ہوا اور اوپر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہہ مسائل اشباہ والنظائر مین سی نقل ہوئی للہ الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اسحدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب الایمان

کتاب الایمان

یہہ کتاب ہے بیچ بیان ایمان کے **ف** ایمان شرع مین مراد ہی اس سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہے جب تلک مرتبہ تصدیق وتسلیم کو یعنی گردیدہ ہونیکو نہ پہنچی اور باطن اوسپر قرار پکڑی کیونکہ بعضے کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن ازراہ عناد کی انکار کرتی تہی اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دلمین تصدیق رکہی لیکن حکم ایمان والونکی جب جاری ہونگی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرع ایسے حکم کافر مین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الہی کے اور بجا لانا پانچون رکنونکا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہی

الفصل الاول

فصل پہلے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہوا اللہ ونسی

کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے نہایت سیاہ تہی بال نہین معلوم
ہوتا تہا اوسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرونکی اوسپر نتھا اور نہ شہر کا معلوم
ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دونو زانو اپنی طرف دونو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب بیٹہا تا جواب سوال کا اچہی طرح سنی اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونو زانو اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی باادب بیٹہتا ہی
یا رکہی اوپر دونو زانون آنحضرت کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہہ ہی کہ گواہی
دیوی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہہ کہ محمد بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچہی طرح یعنی ساتہہ شرایط اور ارکان اور سنتون
اور آداب کی بجالاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکہی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس
شخص نے کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو
ایمان سی فرمایا حضرت نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی اور کتابون اوسکی اور رسولون اوسکی اور دن
پچہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتہہ تقدیر کی بہلائی اوسکی اور برائی اوسکی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان
سے یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکہہ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ
دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سے زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور
تو دونو برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کے یہہ ہی کہ جنی گی لونڈی
مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہہ ہے کہ دیکہی تو ننگے پانو والونکو ننگی بدن والون کو مفلسونکو
چرانیوالی بکریونکی کو فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی
حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت
کی یہہ حدیث ابوہریرہ نی ساتہہ اختلاف کی اور بیچ اوس روایت کی یہہ ہے اور جب دیکہی تو ننگی پانو والونکو ننگی بدن والونکو
بہرونکو گونگونکو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزونکی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اونہین پانچ چیزون مین داخل ہے
کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہہ آیۃ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساویگا آخر آیۃ
تک **ف** باقی آیۃ یہہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچہہ پیٹون مین ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار
ہے پس یہہ باتین سوا اللہ کے عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کرا دی ساتہہ وحی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا اور ہونی دریا سی درمیان فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نی اس لیے کیا کہ اگر اوسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہہ کہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندی اللہ کے ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین
بہیجین رسولون اپنی پر اونہین سی قرآن شریف افضل ہی سب سی اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

فرقان وغیرہ اور چہوٹی اور رسولونپر ایمان لاوی کہ بہیجا اونکو اللہ تعالی نی واسطی خلق کی اور پاک ہین گناہون سی اور دن پچہلا مراد ہی یا بعد موت
سے قائم ہونی قیامت تک اور وقت داخل ہونی بہشت تک اعتقاد کری کہ جو کچہہ اللہ رسول نی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب قبر
اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کی لکہدی ہی اوسکی ارادہ سی ہوتی
ہے لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندیکو بہی کرنی ترک نہین دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب بنا فضل وسکا ہی
اور عذاب عدل اور یہہ جو فرمایا کہ احسان یہہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو کیونکہ جسکو یہہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت
و تعظیم اللہ تعالی کی دل مین خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتی ہین پس اگر نہین دیکہہ سکتا اوسکو
پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجہی نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکہتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ
حاضر ناظر ہی اسمین بہی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات و سکنات مین جاننا چاہیی کہ مدار دین کا اور اوسکی کمال کا فقہ اور
عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتی
ہین اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سی اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم
ایک دوسری کی ہین کہ کوئی انمین سی بغیر دوسری کی تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہین اس لیی کہ احکام الہی
بغیر فقہ کی معلوم نہین ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہین ہوتی اس لیی کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہین ہوتا اور یہہ
دونو بدون ایمان کی ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کی کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ اللہ نی
کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بُرا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونو حاصل کیی پس
محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی ہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرینگی بیچ عمارتونکی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچینگے کہ اونچی مکان
بناوینگی اور اسمین فخر کرینگی یہہ سبب بے انتظامی کی ہوگا کہ رزالی خوش ہونگی اور شریف و کمال والی خراب یہہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق
رح کیمین مذکور ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنیاد رکہی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیز کی گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا خدا
کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی اور بہیجی ہوئی اوسکی ہین اور پڑہنا نماز کا اچہی طرح اور دینا زکوۃ کا اور کرنا حج کا اور رکہنی روزی
رمضان کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ وَ
الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ ایمانکی کئی اور ستر شاخین ہین
پس افضل اونمین سے یہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اونمین سی یہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی اور حیا یعنی شرم
کرنی بُری کامونکی کرنی مین بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بضع عربمین کہتی ہین تین سی نوتک کو اور
تفصیل ان شعبون یعنی شاخون ایمانکی بعضی کتابون حدیث کی مین لکہی ہی وہ یہہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اوسکی پر اور اعتقاد
کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات اوسکی کی ہی حادث ہی یعنی نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کی فرشتونپر اور کتابون

اوسکی ہو اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخر پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی مین یہہ بہی داخل ہی کہ
کہ عذاب قبر کا بہی ہونا ہی بری لوگونکو اور نعمت ہونی ہی اچہی لوگونپر اور حساب کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگونکی تلینگی
ترازو مین اور اعمالنامہ ملینگی دہنی ہاتہہ مین نیکونکو اور بائین ہاتہہ مین برونکو اور پلصراط پر گذرینگی اور دیدار حقتعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت مین داخل ہونگی اور ہمیشہ بہشت مین رہینگی اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگی اور عذاب مین گرفتار رہینگی اور ہمیشہ اسی
طرحسی عذاب مین رہینگی دوزخ مین سی کبہی نہ نکلینگی ان سب پر ایمان لانا یہہ بہی شعبون ایمان سی ہے اور اور شعبی ایمانکی یہہ ہین کہ محبت
رکہنی اللہ سی اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین رکہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکہنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اونپر درود
بہیجنا اور اونکی سنت پر چلنا یعنی اونکی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکی طریق کو یہہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور
رسول کی ایسی چاہیے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اوس جگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سی ہی اور نہین تو اللہ
رسول سی محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا یہہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دکہانا اور دکہانا نہ ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا موتہہ سی کہنیکا ہو یا دلمین اعتقاد کرنیکا ہو یا قسم اخلاق سی ہو ان سب صورتونمین اخلاص چاہیے یعنی یہہ
عمل خدا ہی کی لیے ہوں اور اسی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سی ہی خوف خدا کا اور امید خدا سی
یعنی گناہ کی باتونمین خدا سی ڈرتا ہی اور بندگی کی باتونمین اوس سے امید رکہی اور شعبون ایمان سی ہی توبہ کرنا گناہون سی جب گناہ ہو
جبہی توبہ کری بلکہ توبہ کرنی فرض ہے بعد گناہ کرنیکی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دی اوسکا شکر بجالاوی اگر اللہ تعالی نی اوسکی ہان اولاد
دی تو عقیقہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قران کری تو اوسکی خوشی کری اگر اللہ تعالی نی مال دیا ہی تو زکوۃ ادا کری اور صدقہ عید الفطر
دی اور قربانی کری اور شعبون ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سی یعنی
باز رہنا اوس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قران کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سی اور اپنی تئین پاک کہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑہنا
نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانی
کرنی اور روزہ رکہنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکے
ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتونکا ہو اور بچانا دین اپنی کو بری باتون سی اور ادا کرنا خدا کی نذرونکا
اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کی حرامکاری سی اور خبرگیری کرنی ساتہہ حقوق اہل وعیال کی اور فرمانبرداری کرنی
ماں باپ کی اور سلوک کرنا اونکی ساتہہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی بہی اونکی خدمت کری اور بدن سی بہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کی اور سلوک کرنا ناتی دارونسی اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمانان کی بشرطیکہ خلاف شرع نکہی اور نرمی کرنی ساتہہ
لونڈی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانے لوگونمین اور قتل کرنا باغیونکو
اور جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی اور منع کرنا بری چیز سی اور قائم کرنا حدونکا اور جہاد کرنا کفار
سے اور مستعد علین سے ہتیار کر اور زبان کر اور اسمین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تاکہ قریب چلی آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا

پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور قرض موافق وعدہ کی اداکرنا اور ہمسایہ کا حق اداکرنا اور معاملہ لوگونسی اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور رکھنا مال کا وجہہ حلال سی اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والی کو جواب دینا اور بیجا کھیل اور تماشی سی اور لوگونکو ایذا دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سی تمام ہوئی شعبہ ایمانکی یہہ سیوطی نی کتاب النقایہ مین مفصل ذکر کیی ہین یہان مجملا لکھی گئی تا لوگ گھبراوین نہین آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس مین تامل کری جسمین یہہ سب پائی جاوین وہ مومن کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی مردانگ کہ اللہ تعالی سی ارادہ حاصل کرنیکا کری کذا ذکرالقاری اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہر کانٹی نجاست وغیرہ راہ سی ہٹادی اور ظاہر دور کرنیسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹہاوی لیکن اگر نی اور اگر چلی سی نڈالی اور راہ پاک رکہی وہ بہی دور ہی کرنیکا حکم رکہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگونکو ناحق اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی ساتہہ ترک وجود اور دعوی ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیونکا **ف** بردار خار وسنگ زرہ اینجہ رفرلود یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم اى المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده اور روایت ہی عبداللہ بیٹے عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی یعنے زبانسی برا نہ کہی اور نہ غیبت کری اور ہاتہہ سی ماری نہین نہ ایذا دی ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چہوڑدی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نی اوس سے یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین یہہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کون مسلمانون سے بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سی یہانتک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکی سی اور اولاد اوسکی سی اور سب آدمیونسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسکہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسمین مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسرے محبت عقلی ہی وہ یہان مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہی لیکن بمقتضای عقل اپنی کو مائل اوسکیطرف کرتا ہی جیسکہ محبت بیمار کی ساتہہ دوا کی کہ قصداً اپنی کو اوسکیطرف مائل کرتا ہی اور کہاتا ہی بمقتضای عقل کیجانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہے اگرچہ دل نچاہی اسیطرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہووان باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنیکا حتی کہ شہید ہو جاوی تو اختیار کری اور دوست رکہی اسکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نی اوسی منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمانبرداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی اوسکی رضامندی پر اور سب غرضون پر مقدم رکہی جب حضرت کی محبت اوسکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تہا جیسکہ حضرت عمر رض سی منقول ہی کہ جب اونہون نی یہہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکہتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت نی فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونیکا تو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے جب تک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف تیرے

جان تیری ہی پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسیوقت اونکی دلمین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمانیکی کہا قسم ہے اللہ کی کہ اب محبوب تر ہین طرف میری
جان تیری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سب کو بھی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین **وعنه** قال قال رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ
كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جسمین
کہ ہون وہ چیزین پایا اوسنے سبب اوسکی مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووی اللہ اور رسول اوسکا بہت محبوب طرف اوسکی اوسچیز سے کہ سوا ان
دونو کی ہی اور وہ شخص کہ دوست رکھی کسی بندیکو نہین دوست رکھتا مگر واسطی اللہ کی اور وہ شخص کہ ناخوش رکھی پہر جانا بیچ کفر کی پیچھی اسکی کہ
نکالا ہی اوسکو اللہ نے اوس کفر میں سے جیسا ناخوش رکھتا ہی گرنا بیچ آگ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن العباس بن**
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عباس بیٹی عبدالمطلب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اوس
شخص نے کہ راضی ہوا ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکی حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجا لایا جو کچھ اوسمین
ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ
اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس
ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کوئی اس امت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پہر مری اوس حالت مین
کہ نہین ایمان لایا ساتہہ اوس چیز کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکی یعنی دین مگر کہ ہی وہ دوزخیون مین سے روایت کی یہہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ مُوْسَى
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ
بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ
يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسی
اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطی اونکی دو ثواب ہوتی ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سے ہوا ایمان لایا ساتہہ
نبی اپنی کی اور ایمان لایا ساتہہ محمد کی اور دوسرا غلام کسیکی ملک مین ہو جب ادا کری حق اللہ کا اور حق مالکون اپنی کا اور تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک
اوسکی لونڈی صحبت کرتا تھا اوس سی اور ادب کہلاتا تھا اوسکو پس اچھا ادب کہلایا اوسکو اور سکہلائے اوسکو
مسئلے شریعت کی اور اچھی طرح سکہلائی اوسکو پہر آزاد کیا اوسکو پہر نکاح کر لیا اوس سے پس واسطی اوسکی بہی دو ثواب ہین روایت کی
یہہ بخاری و مسلم نے **ف** پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونگی سبب ظاہر ہین اور تیسری کو دوہرا ثواب بسبب آزاد کرنی اور نکاح
کر لینی کی ہی اور شیخ عبدالحق رح نے معنی اسکی یہہ لکھی ہین کہ ہر عمل مین انکو دوگنا ثواب ملتا ہی مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کرین دس
نیکیان حاصل ہونگی اور انکو بیس **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ

اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا
الزَّکٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا
لَمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون
لوگون سی یہان تلک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین اور پڑہین نماز اور دلوین زکوة پس جسوقت
کرین یہہ بجا لائی اونہون نی مجسی خون اپنی اور مال اپنی مگر ساتہہ حق اسلام کی و رحساب اونکا اوپر اللہ کی ہی روایت کی یہہ بخاری ور
مسلم نی مگر کہ مسلم نی نہین ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا ف مراد ساتہہ گواہی کی یہان اقرار کرنا ساتہہ اس کلمہ کے ہی یا جو کچہہ حکم اس
کلمہ مین ہے مثلا جزیہ قبول کرلیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بہی نہین مارینگی مگر ساتہہ حق اسلام کی یعنی مثلا کوئی کسیکو مارڈالی یا زنا کری بحکم
شرع اوسپر قصاص ورحد وار دہوگی یا اگر کسیکا مال لی لیا دلوا دیا جاویگا اور حساب اونکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگی اگر دلمین
کفر وغیرہ رکہتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجہہ لیگا اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کی کہ اگر اوپر اور ظاہر مین توبہ
کرینگی ہم قبول کرینگی اور درگذر کرینگی خونریزی ونکی سی اور اس مسئلہ مین بہت سی قول ہین علما کی قول ظاہر تر یہہ ہے کہ اگر ایک نی
ملحد پنا کیا اور ناسز کہا اور جلدی اوس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہی اور اگر متردد اور مضطر ہونکی ڈرسی کری نہین قبول کیجاویگا
کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ
قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی نماز ہمارے طور کی ور متوجہ ہووی قبلہ ہمارے کی طرف اور کہاوی
ذبیح کیا ہوا ہمارا پس یہہ مسلمان ہی وہ کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ کا یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول وسکیکا پس عہد نہ توڑو خدا سی بیچ ذمہ
اوسکیکی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنے نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکیکی یعنی اونکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد لوٹ جاویگا
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی
رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اونہون نے آیا ایک گنوار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل
کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتہہ اوسکی کسیکو اور پڑہہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوة
فرض اور روزہ رکہہ تو رمضان کی کہا اوس گنوار نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہہ مین ہے نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکی کچہہ
اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف ایک شخص کی اہل بہشت
سے پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین ذکر نہیا دین کا نہ کیا اس لیی کہ مشہور ہی اور فرض نہین
بیان فرمائی اس لیی کہ شاید اوسوقت تلک یہی تین چیزین فرض ہوئی ور حضرت نی صدق عقیدہ اوسکا دیکہہ کر بشارت بہشتی ہونیکی
دی وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ
اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سفیان بیٹی عبد اللہ

تقوے کی سنی کہا کہا مینی ای رسول خدا کی فرماؤ واسطی میرے بیچ اسلام کی قول کہ نہ پوچہون اوسکو کسی سے پیچہی تمہاری یعنی ایسی بات فرماؤ کہ
اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کی غیر تمہارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی پہر اوس پر ٹہہرا رہ روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی گواہی دے وحدانیت اللہ تعالی کی اور سچ جان جو کچہہ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکی کو ہو
است مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کرنی نکرنی کی آگئین ؛ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنٰى مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ
فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سی کہ نام ضمام کا ہی پراگندہ تہی بال سر کی سنتی تہی ہم آواز گنگنی اوسکی اور نہ سمجہتی تہی ہم اوس چیز کو کہ
کہتا تہا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس ناگہان وہ پوچہتا تہا اسلام سی یعنی احکام و فرائض اسلام کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین بیچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہین اوپر میری سوا انکی پس فرمایا نہین مگر یہہ کہ نفل
پڑہی یا نفل شروع کری تو یعنی اگر توڑ دیگی تو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور روزہ مہینی رمضان کی کہا کیا
ہین اوپر میرے سوا انکی فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ نفل رکہی یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر توڑی تو قضا واجب ہے کہا
اور ذکر کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہی اوپر میرے سوا اسکی پس فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ تو صدقہ
نفل دیوی یا دیتا اپنا ذمہ پر لازم کر لی یعنی اس صورت مین ادا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی نی پس پیٹہہ موڑی اوس شخص نے
اور وہ کہتا تہا قسم ہے خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکی اور نہ کم کرونگا مین اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اس
شخص نے اگر سچا ہی روایت کی بخاری اور مسلم نی ف اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہ ہوئی ہونگی کہ اوسنی اسطرح کہا کہ نہ زیادہ
کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنی کہا کہ اسکی پہنچانی مین کمی زیادتی نہ کرونگا ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ
مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ
اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا
وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ
الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ

مَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عباس رضی اللہ عنہ سی کہا تحقیق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی ربیعہ سی جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کون سی ہی یہہ قوم یا فرمایا کون ہی یہہ
جماعت کہا اونہون نی کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت نی کہ آئی تم خوش وقت پہر بالقوم کہا یا بالوفد کہا آئی تم اوس حالت مین کہ نہ رسوا ہوا اور نہ
پشیمان یعنی یہہ بشارت اور دعاء خیر ہی عرض کی اونہون نی ای رسول خدا کی تحقیق نہین ہم طاقت پاتی یہہ کہ آوین ہم تمہاری پاس
مگر بیچ مہینی حرام کی اور درمیان ہمارا اور درمیان تمہاری یہہ قوم ہی کفار مضر سی کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو ساتہہ ایک حکم کی کہ
فرق کردی یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتہہ وسکی اون لوگونکو کہ پیچہی ہماری ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چہوڑ آئی ہین اور
داخل ہون ہم بسبب اوسکی بہشت مین اور پوچہا جماعت عبد القیس کے نی حضرت صلعم سی استعمال کرنی باسنون پینی کی سی پس حکم فرمایا اونکو
ساتہہ چار چیزونکی اور منع کیا اونکو چار چیزونسی حکم فرمایا اونکو ساتہہ ایمان لانی اللہ کی کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہی ایمان ساتہہ
اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا اونہون نی کہ اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق
محمد بھیجی ہوئی اللہ کی ہین اور سیدہا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزی رکہنی رمضان کی اور فرمایا یہہ کہ دینا غنیمت مین سی پانچوان
حصہ اور منع کیا اونکو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو ٹہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبی کدو کی اور باسن جڑ درخت کی سی
اور باسن روغن دار رال کی سی اور فرمایا یاد رکہو انکو اور خبر دو ساتہہ انکی اونکو کہ پیچہی تمہاری ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہین ف مہینی حرام یعنی ذیقعد اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنونمین آپسمین لڑنا حرام جانتی
تھے بسبب تعظیم انکی پس راہ ہونمین بہی امن ہوتا تہا اور لفظ وصیام رمضان تک چار باتین حکم کی بیان ہین فرمانا ہین آگی سوا چار کی ایک بات
زیادہ اور فرمایا وان تعطوا الخمس تک اسلیے کہ یہہ اہل جہاد تہی انکی کام آوی اور ان باسنونمین کہ جن سی منع فرمایا لوگ شراب کہتی تہی جب
شراب حرام ہوئی تو ان باسنونکا استعمال بہی منع فرمایا تا مشابہت ساتہہ شراب پینی کی نہو جب ایکمدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس یہہ
حکم منسوخ ہی وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا
بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ
أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حالت مین کہ گرد اونکی ایکجماعت تہی اصحاب سی بیعت کرو مجسی یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسیکہ کفار محتاجگی کی ڈر سی مار ڈالتے
تھے اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنی اوسکو درمیان اپنی ہاتہون کی اور پانو کی یعنی دلونسی اور نہ نافرمانی کرو بیچ
نیک حکم کے پس جو پورا کری تم مین سی یہہ عہد پس اجر دوری اوسکی اوپر اللہ کی اور جو پہنچا انمین سی کسی چیز کو یعنی ان گناہونمین
سے کچہہ کر بیٹہا سوا شرک کی پس سزا دیا گیا بسبب اوسکی دنیا مین یعنی جیسیکہ حد لگی یا بیمار ہوا اور رسوا ہوا انکی پس وہ کفارہ ہی
واسطی اوسکی یعنی پاک ہوجاتا ہی گناہ سی بسبب اوسکی اور جو کہ پہنچا انمین سی کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ نی یعنی ظاہر نہوا گناہ

اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہی بخشی اوسی اور اگر چاہی سزا پہنچا وی لی وسکو پس بیعت کی ہمنی حضرت سی اِس چیز پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہی اللہ عذاب کری گناہ پر یا چاہی بخشدی اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی

وعن اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْفِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کی یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کی پس گذری اوپر عورتونکی پس فرمایا ای جماعت عورتونکی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنے عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نی اور ساتھہ کس سبب کے ای رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مینی کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھو دی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سی کہا عورتونے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا ای رسول خدا کی فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کی یعنی گواہی دو عورتونکی ایک مرد کی گواہی کی برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نی مقرر یون ہے ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اوسکے ہے فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووی حائض نہ نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھی کہا عورتون نی مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین اوسکے ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گذری اوپر عورتونکی کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹھین تھین اس لیے کہ آواز خطبہ کی کہ اونھون نی نہ سنی تھی اونکو بہی کچہہ مضمون اوسکا سناوین اور معنی لعنت کی ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سی یہہ خاص کافرون ہی کی لیے ہی اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کری اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان ہو مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہہ سوا شارع کی کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسیکہ کہی لعنت اللہ علے الکافرین وغیر ذلک اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ بسبب نقصان دین اوسکی ہی اگرچہ یہہ بات محض بسبب پیدایش اللہ تعالی کی ہی لیکن اسطرح پیدا کرنا عورتونکو اور منع کرنا اونکو عبادات سی ناقص کرتا ہے درجہ عورتونکو مردون سی

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جھٹلاتا ہی مجکو بیٹا آدم کا اور نہین لائق اوسکو یہہ اور برا کہتا ہی مجکو اور نہین لائق ہی اوسکو یہہ پس برا جھٹلانا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجکو بعد مرنیکی جیسا پیدا کیا تھی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجپر سہل تر پھر زندہ کرنی اوسکی سی اور برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنی جیسے نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتی ہین یہود عزیر کو اور حال یہہ کہ مین ایک ہون بے پروا ذات کہ نہ جنا مینے اور نہ جنا گیا اور نہین واسطے میرے ہمقوم کوئی اور بیچ روایت ابن عباس

کی یہہ ہی اور اسپر ما کہنا اوسکا مجکو یس کہنا اوسکا واسطے میرے فرزند اور پاک ہون مین اس بات سے کہ ٹہراؤن مین کسیکو جورو یا فرزند یہہ روایت کی بخاری نے **ف** نہین پہلے بار پیدا کرنا مجپر سہلتر پہر زندہ کرنی وسکے بلکہ پہر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنی سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہے جانا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی او سپر سب کچہہ آسان ہی مگر یہہ بنسبت لوگونکی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہے اور پہر ٹوٹی کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتے ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب اوسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ اِبْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسیکہ عوام لوگ وقت مصیبت کے برا کہتی ہین اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتہہ میرے کی ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو برا کہتی ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتی ہین کہ یا دہر نام تصرف کرنی والیکا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ یَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابیموسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہوا وسکو ثابت کرتی ہین واسطے اوسکی بیٹا پہر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّکِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا اونہون نے تہا مین پیچہے بیٹہا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر سوار گدہی کی نہ تہی درمیان میری اور حضرت کی مگر لکڑی پچہلی زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکی کہ واجب کیا ہی بندونپر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کی کہ لازم کیا ہی اپنے پر ساتہہ فضل وکرم اپنی کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندونکی یہہ کہ پوجین اوسکو اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسیکو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کی یہہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کری ساتہہ اوسکی کسیکو پس کہا مینی ای رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچاؤن مین ساتہہ اسکی لوگونکو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا اونکو پس پہر وسا کرینگی اور عمل کرنا چہوڑ دینگی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت واسطی تواضع کی کبہی کبہی حمار پر سوار ہوتی تہی اور نہ عذاب کری اوسکو کہ نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہین کریگا اگر بسبب گناہ کی کچہہ عذاب بہی ہوگا تو آخر چہٹکارا ہوجائیگا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُهٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْکَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور معاذ پیچھی بیٹھی تہی آنحضرت کی اوپر سواری کی ای معاذ کہا اونہون نی حاضر ہون مین اے رسول خدا کی ورحاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت نی ای معاذ پہر کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین پہر کہا حضرت نی ای معاذ کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسیطرح سی کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نی نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ورتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی ہین اللہ کی گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ وسکو اوپر آگ کی کہا معاذ نی ای رسول خدا کی کیا پس نہ خبر دون مین ساتہہ اسکی لوگونکو پس خوش وقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگی پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی واسطی بچنی کی گناہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف حضرت نی کئی بار معاذ کو اس لیی پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اوسکو آگ پر مراد یہہ ہے کہ جسنی یہہ کلمہ کہا اور حق بہی اسکی ادا کیی یعنی بری باتونسی بچا اور اچھی باتین کین وسکی لیی یہہ بات ہی نری کلمہ کی کہنی سی چھٹکارا نہین ہو جاتا مگر جسکو چاہی غفور رحیم یون ہی بخشدی یا مراد یہہ ہے کہ آگ ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیی ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نی باوجودیکہ معاذ کو منع بہی فرمایا تہا خبر دینی اس حدیث کی سی اور پہر انہون نی کہدی اس لیی کہ منع اوسوقت کی لوگونکی لیی تہا تو مسلم تہی مبادا ظاہر معنی پر عمل کر عمل کرنا چہوڑدین جب انہون نی دیکہا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت نی علم کا چہپانا بہی منع فرمایا ہی بیان کردی تا بسبب چہپانیکی گنہگار نہون

وعن أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا تہا سفید اور وہ سوتی تہی پہر گیا مین پہر آیا مین اور اوسوقت مین کہ جاگی تہی پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ پہر مرا اوپر اسکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی اور نہ سمجہہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کی کہ بسبب گناہ ہو پہر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشدی کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مینی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک آلودہ ہونی ناک ابی ذر کی یعنی اس بات کو اگرچہ مکروہ رکہی اور تہی ابو ذر جسوقت کہ یہہ حدیث بیان کرتی کہتی اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو ذر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف بار بار ابو ذر نی اس لیی پوچہا کہ عجیب جانتی تہی اسکو

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول وسکی ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول وسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ وسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہی اوسکی طرف سی اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت

ہین اوپر کسے عمل کی ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اس
لیے کہا کہ کلمہ کن کی کہنی سی پیدا ہوئی بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اس لیی کہا کہ مردونکو زندہ کرتی تھی اور داخل کریگا بہشت
مین یعنی بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہونکے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ
فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ
اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ
يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ
الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی عمرو بیٹے عاص
کے سے کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا مینی کہ کھولو داہنا ہاتھہ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرونمین آپ سے پس کھولا حضرت نی
داہنا ہاتھہ اپنا پس کہینچ لیا مینی ہاتھہ اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عمرو کہا مینی ارادہ کرتا ہون مین یہہ کہ شرط کرونمین فرمایا
کیا شرط کرتا ہی کہا مینی شرط یہہ ہی کہ بخشش کیجاوی واسطی میری یعنی اون گناہونکی کہ پہلی اسلام سی کیی ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی
جان ای عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہونکو کہ پہلی اسکی ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اون گناہونکو کہ پہلی وس سی ہے اور تحقیق حج
دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلی اوس سے ہین روایت کی یہہ مسلم نی اور دونو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابوہریرہ سی
سر پہلی حدیث کا قال اللہ تعالی ہی اور دوسری حدیث کا سر یہہ ہی الکبریاء ردائی ذکر کرینگی ہم ان دونو حدیثونکو بیچ بابون ریا اور کبر کی اگر
چاہیگا اللہ تعالی **ف** یعنی مصابیح والی نی یہہ دونو حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنی یہان ذکر کرنا اونکا مناسب جانا
وہان ذکر کی ہین اور اسلام لانی سی حق اللہ کی اور بندونکی سب بخشی جاتی ہین لیکن بندونکی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سی
حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین نہ حق بندونکی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ
عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ
الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ
وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ روایت ہے معاذ سی کہ کہا مینی ای
رسول خدا کی خبر دو مجکو ساتھہ اوس عمل کی کہ داخل کری مجکو بہشت مین اور دور رکھی مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تونی ایک بڑی کام سی اور تحقیق البتہ یہہ آسان ہے
جسپر آسان کری اللہ پر اوسکی وہ یہہ ہے بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھہ اوسکی کسیکو اور سیدھا کر نماز کو اور دی زکوۃ اور رکھہ روزی رمضان کی اور حج
کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلا دون مین تجکو دروازی خیر کی یعنی جنکی سبب سے نیکی کو پہنچتا ہی روزہ ڈہال ہی یعنی اوسکی سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سی بچاتا ہی
اور صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کے درمیان رات کی یعنی اسیطرح وہ گناہونکو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہہ آیۃ
تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہانتک کہ پہنچی یعملون تک **ف** یعنی ساری آیۃ پڑھی کہ یہہ سورہ سجدہ مین ہے اسمین بیان خوبی تہجد گذارونکا ہی ثُمَّ قَالَ
اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو
سر امر کا اور ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکی کہا مینی ہان بتلایی یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے **ف** سر کام کا یعنی اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر

اوسکی وجود نہ پکڑے جیسیکہ بدن بغیر سر کی وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہری اور قوت پکڑی جیسیکہ ستونسی چھت اور بلندی
کوہان کی کہ دین اوس سے بلند ہووی اور مراد اسلام سے شہادتین ہیں کہ ثابت ہوتے ہیں اوس سے اصل دین کی **وعمودہ** الصلوة
وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبي الله فاخذ بلسانه وقال كف
عليك هذا فقلت يا نبي الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به قال ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس في النار على
وجوههم او على مناخرهم الا حصائد السنتهم رواه احمد والترمذي وابن ماجة اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی جہاد
ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دار کروں میں تجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ مالک اور ٹھہراؤ ان سب کی کہا میں نے بتلائیے ای پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر
تو اوپر اپنی اسکو پھر کہا میں نے ای نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگی ساتھہ اوس چیز کی کہ ہم بولتی ہیں ساتھہ اوسکی فرمایا گم کری تجکو ماں
تیری ای معاذ اور نہیں گراوینگی لوگوں کو بیچ آگ کی اوپر مونھہ اونکی یا اوپر ناکوں اونکی مگر باتیں زبانوں اونکی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی **ف** گم کری تجکو ماں تیری معنی اسکی یہہ ہیں کہ مر تو لیکن یہاں یہہ معنی مراد نہیں بلکہ یہہ ڈرانا دینا اور تنبیہ ہے غفلت سے گر
باتیں زبانوں اونکی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسی کلمات کفر کی اور گالیاں اور غیبت وغیرہ **وعن** ابي امامة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان رواه
ابو داود ورواه الترمذي عن معاذ بن انس مع تقديم وتاخير وفيه فقد استكمل ايمانه اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ محبت رکھی واسطی اللہ کی اور بغض رکھی واسطی اللہ کے اور دی واسطی اللہ کے اور نہ دی واسطی اللہ کے
یعنے جو کام کری واسطی رضامندی اوسکی کری پس تحقیق پورا کیا اوسنی ایمان روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی یہہ ترمذی نی معاذ بیٹے انس
سے ساتھہ تقدیم اور تاخیر کی اور اوس میں یہہ ہے پس تحقیق کامل کیا اوسنی ایمان اپنی کو **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم افضل الاعمال الحب في الله والبغض في الله رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر
عملوں باطن کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کی اور دشمنی رکھنی بیچ راہ خدا کی روایت کیا اسکو ابو داود نی **ف** بہتر ایسی فرمایا کہ جب آدمی کو یہہ بات حاصل ہوگی
بری بات تو اوس سی بچیگا اور اچھی باتیں کریگا **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم
المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم رواه الترمذي والنسائي وزاد البيهقي
في شعب الايمان برواية فضالة والمجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی اور ہاتھہ اوسکی سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں رہیں
لوگ اوس سے خونوں اور مالوں پر روایت اسکو ترمذی نی اور نسائی نی اور زیادہ کیا بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی ساتھہ روایت فضالہ کی اور کامل جہاد کرنیوالا
وہ ہے جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کی اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ شخص جسنی چھوڑ دی چھوٹی گناہ اور بڑی گناہ **وعن** انس قال قلما
خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطے اوسکی کہ نہیں امانت واسطے اوسکی اور نہیں پورا دین واسطے اوسکی کہ نہیں
عہد واسطے اوسکی روایت کیا اسکو بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادة بن الصامت قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار رواه مسلم

روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کیسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کہ گواہی دی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوئی اللہ کی ہین حرام کی اللہ نی اوپر اوسکی آگ یعنی آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نی وعن
عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی
حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مری اور وہ یہہ جانتا ہوا اور یقین رکہتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل
ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کی کتنی دن دوزخ مین رہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما
الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین واجب کرنی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نی ای پیغمبر خدا کے
کیا چیزین ہین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو داخل ہوگا آگ مین اور جو مری نہ شریک کرتا ہو ساتہہ
اللہ کی کسیکو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعنا ابوبکر وعمر فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظہرنا فابطأ
علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور ساتہہ ہماری تہی ابوبکر رض اور عمر رض بیچ جماعت کے پس کہڑی ہوئی یعنی اور باہر تشریف لیگئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان
ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہماری آنی مین اور ڈری ہم اس سے کہ پہونچائی جاوین ایذا یعنی دشمنون سی بغیر ہمارے اور گہبرائی ہم پس اوٹہہ کہڑی
ہوئی ہم یعنی تلاش کیلئی پس تہا مین پہلا اون لوگون مین کا کہ گہبرائی پس نکلا مین ڈہونڈتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ آیا مین
پاس باغ انصاری بنی نجار کی ف بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اونمین سی کسیکا یہہ باغ تہا فدرت بہ ھل اجد لہ بابا فلم اجد
پس پہرا مین گرد اوسکی اسواسطی کہ پاؤن مین اوسکا دروازہ پس نہ پایا مینی ف ابوہریرہ نی قیاس اور قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت یہان
ہونگی پس گرد پہری اندر جانی کی لیی لیکن نہ پایا شاید دروازی بند کرلی ہونگی یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا فاذا ربیع یدخل
فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوہریرۃ
پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تہی اندر باغ کی کنوئی سی باہر کی اور معنی ربیع کی جدول ہین اور جدول کہتی ہین نالیکو کہا ابوہریرہ نی
پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تو ہی ابوہریرہ ف بسبب تعجب کی یہہ
فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازہ کی کیونکر آیا فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظہرنا فقمت
فابطأت علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط
فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا اباہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین
پس کہا مینی ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی حال تیرا کہا مینی تہی آپ درمیان ہمارے پس کہڑی ہوئی پس دیر لگائی تمنی اوپر ہماری
پس ڈری ہم یہہ کہ ایذا پہونچائی جاوے تم بدون ہمارے پس گہبرائی ہم پس تہا مین اول اون لوگون کا کہ گہبرائی پس آیا مین اس باغ

ہین پس سمٹ گیا مین جیسی کہ سمٹتی ہی لومڑی یعنی بہت مین جا نکلی پس اور یہہ لوگ آتی ہین بیچہی میرے پس فرمایا ای ابوہریرہ اور دین مجکو دو نوں پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونوں پاپوشونکو **ف** تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت پاس سی آیا ہی فَمَنْ لَقِيَكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس جو ملی تجسی پیچہی اس باغ کی گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکہتا ہو ساتہہ اسکی دل وسکا پس بشارت دی اوسکو بہشت کی پس تہا اول اون لوگون کا کہ ملاقات کی مینی عمر پس کہا کیسی ہین یہہ دونوں پاپوشین ای ابوہریرہ کہا مینی یہہ دونوں پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہیجا ہی مجکو ساتہہ ان دونوں کی جسسے کہ ملوں مین گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکہتا ہو ساتہہ اسکی دل وسکا بشارت دون مین اوسکو ساتہہ بہشت کی پس مارا عمر نی درمیان چہاتی میری کی پس گرا مین پیچہی کی بل پس کہا پہر جا ای ابوہریرہ پس پہر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آواز بلند کی مینی ساتہہ رونی کی اور غلبہ کر کر چلی آئی مجپر عمر پس ناگہان وہ پیچہی میرے تہی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی حال تیرا ای ابوہریرہ کہا ملا مین عمر سی پس خبر دی اونکو ساتہہ اوس خبر کی بہیجا تمنی مجکو ساتہہ اوسکی پس مارا درمیان چہاتی میرے کی مار نا کہ پڑا مین پچہاڑ کہا کر بل در کہا پہر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عمر کیا سبب ہوا تجکو وسپر کہ کیا تو نی کہا حضرت عمر نی یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری کیا بہیجا تہا تمنی ابوہریرہ کو ساتہہ پاپوشون اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہوا اس بات کے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین کرنے والا ہو ساتہہ اوسکی دل وسکا بشارت دی اوسکو ساتہہ بہشت کی فرمایا کہ ہان کہا عمر نی پس نکیجی کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ بہروسا کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چہوڑ دین پس چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس چہوڑ دی اونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہنچانیکو فرما دین اور وہ منع کر دین اور پہیر دین اوسکو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت عمر جانتی تہی کہ یہہ امر پہنچانا واجب نہین بلکہ واسطی خوشی مؤمنو نکی ہے اگر وہ سنین گی تو اعتماد کرینگی سو چنانچہ حضرت نی خود بہی فرمایا تہا اذاً یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چہوڑ دی تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کے ہوتا کاہیکو فرماتی چہوڑ دی اور حضرت عمر کا کیا مقدور تہا کہ منع کرتی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کی روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ

اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یاروں میں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوئے اوپر آنحضرت کے یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمیں سے واقع ہوں وسواس میں یعنی وسواس میں پڑجاتا تھا کہ حضرت کے انتقال سے دین شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا میں اونمیں سے اوسوقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گذرے مجھپر عمر اور سلام کیا پس میں خبردار نہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب ہول کے نہ شکایت کی عمر نے طرف ابوبکر کی پھر آئے دونو یہانتک کہ سلام علیک کے اوپر میری اکٹھے دونوں نے پس کہا ابوبکر نے کیا باعث ہوا تجکو اسپر کہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر پر کہا میں نے کہ نہیں کیا میں نے **ف** یعنی نہیں جانتا میں کہ جواب کیا ہو میں نے فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ پس کہا عمر نے ہاں قسم ہے اللہ کے البتہ کیا تو نے کہا عثمان نے کہا میں نے قسم ہے اللہ کے نہیں خبر رکھی میں نے یہ کہ گذرے ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہے تمنے کہا ابوبکر نے سچ کہا عثمان نے تحقیق باز رکھا تجکو اس کسے کام نے **ف** یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام اونکی سے فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ پس کہا میں نے ہاں کہا ابوبکر نے کیا ہے وہ کہا میں نے کہ وفات دی اللہ تعالیٰ نے نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اسکے کہ پوچھیں ہم اون سے نجاۃ اس امر کی سے **ف** مراد امر سے یہہ ہے کہ آدمیونکو خطرے بہت وہتے ہیں بیچ عبادت اللہ کی میں اور سکی غیر میں انکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہے نجات کا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا کہا ابوبکر نے تحقیق پوچھ لیا میں نے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا میں طرف ابوبکر کی اور کہا میں نے اونکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور ماں میری تمہاری تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے **ف** کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور زیادہ شوق رکھتے ہو علم کی حاصل کرنیکا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ کہا ابوبکر نے کہا میں نے اے رسول اللہ کی کس طرح سے ہوگی نجاۃ اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا میں نے اوپر چچا اپنے کی پھر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ واسطے وسکے نجاۃ ہے روایت کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے مقداد سے یہہ کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں باقی رہیگا اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنا ہوا ہو یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اوس گھر میں کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کی اور ذلت دینے ذلیل کی یا عزت دیگا ان کو اللہ پس گردانیگا اونکو اہل اوس کلمہ کا یا ذلیل کریگا اونکو پس فرمان بردار ہونگے واسطے اوس کلمہ کے کہا میں نے پس ہوگا دین تمام واسطے خدا کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** مراد زمین سے زمین جزیرہ عرب کے ہے اور اوسکی گرد و نواح کی اور شہر میں اور گانوں میں گھر مٹی کی ہوتے ہیں اور جنگل میں خیمہ ہونگے کہ گنوار اونمیں رہتے ہیں پس فرماتے ہیں کہ کوئی مکان تھوڑا

تھم خوار مخذول کر کے داخل کریگا اوسمین اللہ تعالی کلمہ اسلام کا یا عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنی کلمہ کے پس کریگا اہل وسکا کہ تادم مرگ کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل
کریگا بسبب قبول کرنی کلمہ کے پس مسلمان برداشت ہونگی یعنی جزیہ دینا قبول کرینگی اور ذمی ہونگی **وعن** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہی وہب بیٹی منبہ کی سی کہ کہا گیا واسطی وہب کے کیا نہین ہی لا اله الا الله کنجی بہشت کی **ف** جبکہ رغبت لائی
وہب نے عمل کرنی پر اور تنبیہ کے اوسکی ترک پر لوگون نے یہہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اونکا یہہ تھا کہ بس یہہ کلمہ کافی ہی بہشت کی دروازونکی کھلنی کی بیچ
عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نے کہ مقرر ہی و لیکن نہین ہوتی کنجی مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دندانی پس اگر لاوی تو کنجی کو کہ واسطی اوسکی
دندانی ہین کھولا جاوی واسطی تیری اور اگر نہ لایا ایسی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطی تیری روایت کی یہہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کے **ف** مراد
دندانونسی یہہ ہی کہ دلمین کلمہ کی تصدیق رکھی اور زبانسی اقرار ہووی اسکا اور تابعدار ہو احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانونسی اعمال نیک ہین
اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ جب تلک اعمال نیک نہ ہونگی پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنی عمل مین **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا
إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت اچھا کری ایک تمہارا اسلام اپنی کو یعنی ساتھ صدق دل و خلوص کی پس جو نیکی کہ کری اوسکو
لکھی جاتی ہی واسطی وسکی دس برابر اوسکی سات سو برابر تلک اور جو برائی کرتا ہی اوسکو لکھی جاتی ہی مانند اوسکی یہانتک کہ ملاقات کری اللہ سے روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور بڑہتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کے سات سو تلک
بلکہ بعضی جگہہ زیادہ بھی چنانچہ حرم مین ایک کے لاکھہ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی تنی ہی لکھی جاتی ہی کمال عنایت ہے پاک پروردگار کی **و**
عن أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ
سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہے ابوامامہ سی تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی ایمان یعنی نشانی
درستی ایمان کا کیا ہے فرمایا جسوقت کہ خوش کری تجکو نیکی تیری اور ناخوش کری تجکو برائی تیری پس تو مومن ہے **ف** یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور
مدد حق کی اور امید قرب درگاہ الہی کی و ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونیکی وسکی درگاہ سی پس تو مومن ہے کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت
و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونو پر بخلاف کافر کی کہ وہ کچھہ نہین فرق کرتا درمیان ان دونونکی اور کچھہ پروا نہین کرتا انکی کرنی نہ کرنی
کے قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا اوس شخص نی اے رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا
جسوقت کہ تردد کری بیچ دل تیری کچھہ چیز پس چھوڑ دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیا ہی گنا یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کچھہ
حکم صریح اوسکی حقمین نہو اور مشتبہ ہو حکم اوسکا آگی جو جواب فرمایا یہہ حال اچھی لوگونکی اکا ہی کہ بری بات سے اونکی دلمین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتی **و**
عن عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ
وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ
قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ

اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مینی یا رسول خدا کون تہا ساتہہ تمہاری اوپر اس دین کی یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تہا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تہا یعنی بلال کہا مینی کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچہی کلام اور کہلانا کہانی کا کہا مینی کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتونسی باز رہی اور مستعد ہوکرنی طاعات پر کہا کہ کہا مینی کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی کہا پہر کہا مینی کون سی بات ہے ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینی کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینی کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہہ کہ چہوڑ دیوی تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی رب تیرا کہا پہر کہا مینی پس کونسا ہی جہاد افضل بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی گہوڑا اوسکا اور مار اجاوی وہ خود کہا کہ کہا مینی کونسی ساعت ساعتونمین بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی جو تہائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہہ احمد نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہا اونی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ سے کہ شریک نکرتا ہی ساتہہ اوسکی کسیکو اور نمازین پڑہتا ہو پانچون اور روزے رکہتا ہو رمضانکی بخشش کیجاویگی واسطے اوسکی کہا مینی کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کی فرمایا کہ چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین روایت کی یہہ احمد نی ف بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشی جاوینگی یا کبیرے اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا پر ہے عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسیپر بہروسا نہ کر بیٹہین اور بری کام نہ کرنی لگین وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہتر خصلتون ایمان کے سی فرمایا یہہ کہ دوستی رکہی تو واسطے اللہ کی اور دشمنی رکہی تو واسطے اللہ کی اور جاری رکہی تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کی یعنی ساتہہ حضور دل کی کہا پہر کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا اور یہہ کہ دوست رکہی تو واسطے لوگونکی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطے اپنے اور مکروہ رکہے واسطے اونکی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتا ہی واسطے اپنی یعنی خیر خواہ سب کا رہے روایت کی یہہ احمد نی

باب الکبائر وعلامات النفاق

یہہ باب ہے بیچ بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیون نفاق کی ف گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکی کرنی پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکی کرنی پر قران اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسی اس حدیث مین من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ اوسسی ہو یا منع اوسسے آیا ہو ساتہہ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہین بعضی بہت بڑے اور بری ہین بعض سے اور حدیثونمین جو مذکور ہوئی ہین سبہین مذکور ہوئی بلکہ جو مناسب پوچہنی والی کی ہوتا بیان فرماتی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نی کبیرہ یہہ نقل کیی ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کری یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنی مین یا نام رکہنی مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننی مین یا لوگونکی امور سونپنی مین یعنی جیسی اللہ کو سبکی کام سپرد ہین ویسے اوسکو بہی جانی اور نہیں اصرار کی گناہ پر سکہنی در ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکہنا سحر کا اور شراب پینے اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنی محارم سی اور جوا کہیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سے اور دوستی کرنی کفار سی اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور بیاج کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کے تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سی لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بیعذر توڑنا اور قسم جہوٹی کہانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانونکو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافرونکی لڑائی سی بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگی پیچہی وقت سی پڑہنے اور مسلمانونکو ناحق لڑنا اور جہوٹ آنحضرتؐ پر باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتونکو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہہ انکی اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرتؐ کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بیعذر چہپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچنا مال ورثہ کا اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنی اور مدد کرنی گناہ ہونیپر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہہ مزامیر کی اور ستر کہولنا حمام مین روبرو لوگونکی اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی مین سے یہہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنی کو ماری اور پاکی نکرنی پیشاب اور سستی سی ورانداد دینی ساتہہ لیدرینی کی اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سی عہد توڑنی کرنی اور طعن کرنا نسبونمین اور نیچی پاینچی کرنی ازراہ تکبر کی اور گمراہی کی طرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بہائی کیطرف کرنا ساتہہ تیز چیز کی اور خوجا کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سی یعنی مثلاً ڈاڑہی منڈوادی یا تہوڑ لیسی ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کے اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا ستار کی اور جتنی کہیل کر بالاتفاق حرام ہین کہیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمانکو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیونکی نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سی خوش ہونا اور جانور سی فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکی گہر مین جہانکنا اور کسی کی گہر مین بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور محرم سا قی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکہنی کی بہلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سی ناامید ہونا اور اوسکی عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظونکی کرنی اور بیوی سی ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئی سوا انکی اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نی لکہا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحرالرائق کی مین لکہی ہین

الفصل الاول فصل پہلے

عن عبد اللّٰہِ بنِ مسعودٍ قال قال رجلٌ یا رسولَ اللّٰہِ ایُّ الذنبِ اکبرُ عندَ اللّٰہِ قال ان تدعوَ للّٰہِ ندًّا وھو خلقک قال ثم ایٌّ قال ان تقتلَ ولدَک خشیۃَ ان یطعمَ معک

اور روایت ہی عبداللہ بیٹی مسعود کی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا کہ ٹہرا دیتو کسیکو واسطی خدا کی شریک درحالیکہ اوسہی نی پیدا کیا تجکو کہا اوسنی پہر کونسا فرمایا کہ یہہ مار ڈالی تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کہاوی ساتہہ تیری **ف** ملا علی قاری رح نی ان تدعو للّٰہ ندًّا کی شرح مین لکہا ہی کہ اللہ کے عبادت مین کسیکو شریک کری یا پکارنے مین یعنی جیسے اللہ کو پکارتا ہی اسیطرح اور کو بہی پکاری یا خلاقی ہماری یہہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہی یہی اس سے اور رسم تہی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کی ڈر سی اولاد کو مار ڈالتی تہی کہ کہلانا پلانا پڑیگا اوس سے بہی منع فرمایا قال ثم ایٌّ قال ان تزانیَ حلیلۃَ جارک فانزل اللّٰہُ تعالٰی

تَصْدِیْقَهَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اَلْاٰیَةَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ کہا پہر کونسا فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے لپس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اسکے یہہ آیہ اور جو لوگ کہ نہین
پکارتے ساتھہ اللہ کے معبود دوسرا اور نہین مارڈالتے اوس جانکو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھہ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین اور نہین
اور نہین زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ آیہ سورہ فرقان مین ہے آگے اسکے زنا کارون وغیرہ کی ورعذاب ہونا مذکور
ہے اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑی گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑی گناہ ہین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑی یہہ ہین شریک کرنا ساتھہ اللہ کے اور نافرمانی کرنی ماں باپ کی اور مارنا جان کا اور قسم کہانی
جہوٹی روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جہوٹی گواہی دینی بدلی جہوٹی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی عقوق
کے ایذا دینی کی بہی آئی ہین یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ کو نکو نہ چاہیے اور باپ کافر کو بہی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنی کی لیے جائز ہے اور تفسیر
عزیزی مین بیچ تفسیر وبالوالدین احسانا کی لکہا ہے کہ ماں باپ کے ساتھہ احسان کرنے مین تین باتین چاہیین اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھہ وغیرہ سے دوسرے
خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسرے جس وقت بلا دین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہہ ہے کہ خدمت کرنے مین شرط یہہ ہے کہ وہ محتاج اسکے
ہوں اور یہہ قدرت رکہتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہ ہوں یا یہہ شخص قدرت نہین رکہتا واجب نہین اور تیسری بات مین شرط یہہ ہے کہ اوسکے
حاضر ہونی مین مفسدہ شرعی ثابت نہو والا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک ونمین سے کہے کہ طاعات نفل مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضرہ بجالاو اور
اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کی لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتون موکدہ کی ترک کو کہین مثل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر یہ ہے
ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کرے اور بیچ اطاعت انکی کرے اور اگر عادت ڈلوادین اسکے ترک کے حکم اونکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہہ ہے کہ گذشتہ جہوٹی بات
پر جانکر قسم کہاوے جیسے کہے قسم ہے مینے یہہ بات نہین کے اور واقع مین وہ بات کی تہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ
الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کیا ہین
وہ فرمایا شرک کرنا ساتھہ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اوس جانکا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھہ حق کے اور کہانا بیاج کا اور کہانا مال یتیم کا اور پیٹہہ دینا دن لڑائی
کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھہ زنا کے عورتون پاک ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ بچنا شرک سے
ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کہ دار ساری عبادتون کا اسپر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوا شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے ایسی تعریف اور قسام شرک کے کتابون معتبر سے
تمام کتابون کی بیان ہوتی ہین خوب تامل کرے مین اور بیچ انسی شرح عقائد مین ہے کہ شرعین شرک اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب
الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کی جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہین اور شرعین شرک بمعنی کفر
کے بہی آیا ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین نہین دو قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اصطلاح

خیالی مین ہے اور یہی عصمۃ اللہ نے بھی لکھا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتی ہین کہ جو صفتین خاص باریتعالی کی
ہین وہ اسکی غیر مین ثابت کری یعنی جیسی علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بھی ویسا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانی
یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہی عالم مین ساتھ ارادہ اپنی کی ویسی اور کو بھی جانی مثلاً کسیکو جانی کہ اوسنی مجھی شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ
ہو گئی یا فلانی نی پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہو گیا اور بعضی کبیرہ گناہونکو بھی شرع مین شرک کہا ہی گو کسی بھی نہایت دور ہووے جیسیکہ حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی سوای اللہ اور کی قسم کھائی اوسنی ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون بدلینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا شرک ہی یا آیا ہی کہ عورت
جو خاوند کی محبت کی لیے لوٹکہ کری شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کے تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوا خدا کی اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتی
ہین وہ بہتیری ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کی اورونکو ہمسر خدا کا کرتی ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کی بطریق تقرب کے ذکر کرتی ہین مثلاً اوٹھتی
بیٹھتی مین مثل نام خدا کی اورونکا نام لیتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکھتی ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ
ذبح غیر خدا کی لیے کرتی ہین اور اورونکی منتین مانتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلا کی لیے اورونکو پکارتی ہین یا حاصل کرنی منافع مین اورونکی طرف
رجوع کرتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کی نام کی ساتھہ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتی ہین جیسیکہ کہی ما شاء اللہ و شئت یعنی جو کچھہ خدا چاہے اور تم
چاہو گی وہ ہوگا ایک شخص نی حضرت کو یہی کہا تھا اوسکو فرمایا کہ تو نی مجھی اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ما شاء اللہ وحدہ یعنی جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہوگا
تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکی ہین اونسی بھی پرہیز کرنا لازم
ہے جیسیکہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کی زمین کو چومتی ہین کرنیوالی اس فعل کی اور جو کہ اسپر خوش ہوتی ہین دونو گنہگار ہوتی ہین کیونکہ
یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور
تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسی حرام اور ہلاک
کرنیوالا ہی ویسی ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضی کہتی ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالی اگر اوس سے توبہ نکری اور نجوم اور کہانت
اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی انپر حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو کافرونسے بھاگی کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے
زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ سب سے بھڑ رہی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سے خبرین آئندہ وغیرہ کی بتانی اور
کہانت بغیر ستارونکی غیب کے خبرین دینی جیسی بعضونکی جنات تابع ہوتی ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہین **وعنہ** قال قال رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ
الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت کہ زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کیوقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چور ی
کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کا اوٹھاوین لوگ طرف اوسکی بیچ
اوس لوٹ کی آنکھین اپنے اوسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اوسکو دیکھتی ہین اور نالہ کرتی ہین اور دفع نہین کر سکتے اور نہین
خیانت کرتا ایک تمھارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہون سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وفی روایۃ ابن عباس لایقتل حین یقتل وھو مومن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ اور یہہ روایت ابن عباس کے یہہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا مینے واسطے ابن عباس کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اوس سے کہا انہون نے اسطرح سے اور پیچ دیا درمیان اونگلیون اپنی کی پہر نکالا اونکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اوسکے اسطرح سے اور پہر پیچ دیا درمیان ونگلیون اپنی کی ف یعنے پنجہ ایک ہاتہہ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتہہ کی ڈالکر نکالا کہ پہلی ایمان آدمی کی ساتہہ اسطرح ملا ہوا تہا پہر یون نکل آتا ہی پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنی گناہ کر چکتا ہی اور پہرتا ہی اوس سے تو پہر بدستور آجاتا ہی وقال ابو عبد اللہ لایکون ھذا مومنا تاما ولایکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری اور کہا ابو عبد اللہ یعنی بخاری نے نہین ہوتا یہہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطے اوسکی نور ایمان کا یعنی کمال اوسکا یہہ ہین لفظ بخاری کی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کے تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکہی ور نماز پڑہی اور دعوی رکہی اسکا کہ مسلمان ہے دون پہر متفق ہوئی دونو بخاری ور مسلم جبکہ بات کرے جہوٹ بولے ور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے ف نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہہ خصلتین منافقونکی ہین مسلمانون کو انسے بچنا ہے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتین ہین جس شخص مین ہوویں وہ چارون وہ شخص ہے منافق یعنی نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اوسکی ایک خصلت اون مین سے ہوگی بیچ اوسکے ایک خصلت نفاق سے یہانتک کہ چہوڑے اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جہگڑے بد کہے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی بیٹے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کی ہی کہ خواہش رکہتی ہی نر کی پہرتی ہی درمیان دو ریوڑ کی میل کرے طرف اوسکی ایکبار اور طرف اسکی ایکبار روایت کی یہہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہی منافقونکا کہ کبھی گروہ مسلمانونمین آتے ہین کبہے گروہ کفار مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لاتقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بینات روایت ہی سفیان بیٹے عسال کیسے کہا کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کی چل ساتہہ ہمارے طرف اس نبی کی پس کہا واسطے اوسکی یار اوسکی نے نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنے گا کہنا تیرا البتہ ہونگی واسطے اوسکی چار آنکہین یعنی نہایت خوش ہو وینگے

پس آئی دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہنی ونہون نی حضرت سی نو احکام ظاہر ف مراد احکام سی جو آگی مذکور فرمائی
یا نو معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان ور ٹڈیان اور جوئیان اور مینڈکا ور خون
اور قحط اور کم ہونا میوونکا تفسیر مین یہہ مفصل مذکور ہین پس حضرت نی بسبب اسکے کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیی اور جو احکام ضرور تہی بیان
فرمائی احوال انکا دیکر بعد اسکی یہہ احکام فرمائی ہون راوی نی بسبب ستر کے وہ نہین ذکر کیی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریء
الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا للفرار یوم الزحف
وعلیکم خاصۃ الیہود ان لا تعتدوا فی السبت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ شریک کرو ساتہہ اللہ کی کسیکو
اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار و اوس جانکو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہہ حق کی ور نہ لیجا کر پاک شخص کو طرف حاکم کی یعنی بیگناہ پر
بہتان باندہ کر قصد اوسکا حاکم کی آگی مت لیجاؤ تا کہ مار ڈالی وسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کہاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹہہ
دو واسطی بہاگنی کی دن لڑائی کی یعنی جہاد مین کفار سی نہ بہاگو اور اوپر تمہاری خاص ای یہود واجب ہی یہہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کی
ف یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہی اللہ نی تمکو اس سی قال فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشہد انک نبی قال فما یمنعکم
ان تتبعونی قالا ان داود علیہ السلام دعا ربہ ان لا یزال من ذریتہ نبی وانا نخاف ان تبعناک ان تقتلنا الیہود رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی کہا راوی نی کہ دونوں نی پس چوم لیی ہاتہہ حضرت کی اور پانوں ہر دو یہود یون نی اور کہا دونوں نی گواہی دیتی ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع
کرتی ہی تمکو پیروی میری سی کہا اون دونون نی تحقیق داؤد نی دعا کی ہی رب اپنی سی کہ ہمیشہ رہی اولاد انکی مین سی نبی و تحقیق ہم ڈرتی ہین اگر
پیروی کرین تمہاری یہہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہہ ترمذی ور ابو داود اور نسائی نی ف گواہی دیتی ہین ہم یعنی جانتی ہین تمہین نبی
یہہ گواہی بطور قبول کی نہتی بلکہ حال اپنی علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابونسی جانتی تہی مگر بسبب شقاوت کی قبول نصیب نہ ہوتا
تہا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی فرزند و نمین سی ہوگا اور یہود تابع اوسکی ہونگی اور انکو
غلبہ و شوکت ہوئیگا پس ڈرتی ہین ہم کہ اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے یہہ محض افترا یہود کا تہا ہرگز حضرت داود علیہ السلام
نے یہہ دعا نہ کی تہی اور کیونکر ہووی یہہ اونہون نی توریت ور زبور مین خود پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین انکا
ناسخ سب دینونکا ہی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف
عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا ایمان کی گر پڑی بند رہنا اوس شخص سی کہ کہا اوسنی لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ
اوسکو بسبب گناہ کی اور نہ نکال تو اوسکو اسلام سی بسبب کسی کام کی ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کی یہہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتی ہین مومن
گناہ کرنی سی اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکال اسلام سی یہہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنیسی اسلام سی نکلجاتا ہی
اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک رجا اور بیدا کرتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل
آخر ہذہ الامۃ الدجال اور جہاد جاری رہنی والا ہی جب سی بہیجا ہی مجکو اللہ نی یہانتک کہ قتل کری آخر اس امت کی دجال کو
ف یہہ یاجوج ماجوج نکلینگے کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکیگا اللہ تعالی کی قدرت سی فنا ہو جائینگے اور اونکی بعد کوئی کافر روی زمین

پر سین رہیگا یعنی حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا **لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ** نہ موقوف کری اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور نہ عدل عادل کا **ف** یعنے جائز نہیں ہے ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو ہر حال واجب ہے موافقت اوسکی اور نکلنا ساتھہ اوسکی جہاد کی لیے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن واسطے بواپنی لانی اسلام کی جاری ہی **وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور ایمان لانا ساتھہ تقدیرون کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی تیسرے جزایانکی یہہ ہے کہ اعتقاد کری کہ جو کچھہ عالم مین جاری ہوتا ہی اللہ کی قضا و قدر سی ہوتا ہی روایت کی یہہ ابو داود نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلجاتا ہی اوس سے ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اوسکی مانند سائبان کی پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اوس عمل سی پھر آتا ہی طرف اوسکے ایمان روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ** روایت ہے معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ دس باتونکی فرمایا نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسیکو اور اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نہ نافرمانی کر ماباپ اپنی کی اور اگرچہ حکم کرین تجکو یہہ کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانکر پس تحقیق جسنی چھوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا کا **ف** اگرچہ جلایا جاوی تو معاذ عمل ولی پر کرتی تھی اسلیے انکو یہہ فرمایا اور اور کو جائز بھی ہی کہ اسصورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلی اور دلمین ایمان رکھی اور الگ ہو اہل و مال اپنی سی یہہ مبالغہ اور تاکید ہی اس بابمین اور واجب نہین انسی نکلنا واسطی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باز رہا خدا تعالی کی امن مین دنیا مین کہ سبب مستحق ہونے تعزیر کی اور آخرت مین بسبب مستحق ہونی عذاب کے **وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہہ سر تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی پس تحقیق ساتھہ گناہ کی اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنی لڑائی کفار کی سی اور اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت کہ پہونچی آدمیونکو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کی اور ہو تو بیچ اونکی پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی اپنی کی مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹھا رکھہ اونسی لاٹھی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی رکھتی ہین انکو ادب کی لیے اور ڈرا انکو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا رہ بیچ حکمون اور منع باتون خدا کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** اگرچہ مرتی ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی والا دو چند سی زیادہ اگر کافر ہون جائز ہی بھاگنا اور وبا سی بھاگنی کا حکم یہہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوی وہانسی نکلی نہین اور اگر اور جگہ ہی وہان آوی نہین اور بھاگنا اوس سی گناہ ہی جیسیکہ کفار کی لڑائی سی بھاگا اور اگر یہہ اعتقاد کری کہ بھاگنی سی بچونگا والا مر جاونگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا نہ تھا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آجکی دن نہین ہی مگر کفر یا ایمان روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے حضرت کے زمانہ مین منافقونکو مسلمانونکی حکم مین رکھتی تھی اور پردہ پوشی کرتی تھی سبب بعضی چند مصلحتونکی اب وہ حکم نہ رہا اگر نفاق ظاہر ہو جاوی کہ یہہ منافق ہی اوسکو

قتل کرینگی اور احکام کفر کی اوسپر جاری کرینگی **باب فی الوسوسۃ** باب بیچ وسوسہ کے ف مراد وسوسہ سے باتین دلکی و شیطانکی
ہین کہ باعث ہون کفر اور گناہ کی اور جنکو فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس
مین آجاوی اور اوسکو ہاجس کہتے ہین پس یہہ قسم معاف ہے اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے پھر جب ٹھہری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتی ہین وہ بھی
اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار ہو اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی
ہووی اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے اور مواخذہ نہین اسپر بدون عمل کی اور
اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکھی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہی
اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سے نہین ہے مگر میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچھ اوس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل
موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جب تک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہہ تقسیم
اون افعال کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتی ہین مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ انکا آوی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین مثلا بری عقیدہ اور اعمال دلکی
یعنے حسد وغیرہ اسمین دخل نہین اوسکی ہمیشہ استمرار پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوۃ والملا علی القاری

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورہا
مالم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی امت میری سے
وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کی آتی ہی دلمین انکی جب تک نہ عمل کرین ساتھ اوسکی یا نہ بولین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال جاء
ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ انا نجد فی انفسنا
ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان
رواہ مسلم اور روایت ہے اونہین سی کہ آئی کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا حضرت
سے تحقیق ہم پاتی ہین بیچ دلون اپنی کی وہ چیز کہ برا جانتا ہی ایک ہمارا اسبہ کہ زبان پر لاوی اوسکو فرمایا کیا تحقیق پایا تمنی اوسکو یعنی یہہ طور ہوتا ہی اور برا جانتی ہو
کہا اونھون نی کہ البتہ فرمایا کہ یہہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ
ولینتہ متفق علیہ اور روایت ہے اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایک تمہاری کی پاس پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہہ کسنی پیدا کیا یہہ
یعنے آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچی اسکو چاہیے کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کی اور باز رہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی **ف** غرض اون وسوسون سی اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ غلطی اور کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی اوسی کون پیدا کریگا اور باز رہی یعنی اس
خیال کو چھوڑ دی اور اور شغل مین مشغول ہو اور اوٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہی اسکی دفع مین اور اعلی قسم پناہ چاہنی کی یہہ ہے
کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کی اور پاک کری دلکو تعلقات اور ماسوای اللہ سی اور نری پناہ چاہنی زبان سی کافی نہین لیکن البتہ مدد اس
کار کی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق
اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل آمنت باللہ ورسلہ متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی لوگ پوچھا پوچھی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی اللہ نی مخلوقات پس کسنی

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص پاوے اس میں سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسولوں اوسکے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے ایمان لایا میں اوسپر جو کہا اللہ تعالی نے اور رسول اوسکے نے کہ وہ قدیم ہے اور ایک روایت میں ہے وسواس کے دفع کے لیے بجای اعوذ کے یہہ پڑہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر معین کیا گیا ہے ساتھ اوسکے ہمنشین اوسکا جن سے اور ہمنشین اوسکا فرشتوں سے عرض کیا صحابہ نے اور تمہارے لیے بہی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنوں سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بہی لیکن اللہ نے مدد کی مجکو اوپر اوسکے پس میں سلامت رہتا ہون یعنی اوسکے شر اور آفت اور وسواس سے اور وہ تابعدار میرا ہے پس نہیں حکم کرتا مجکو مگر ساتھ بہلائی کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** سری حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کے دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہے اور بری سوجہ ڈالتا ہے نام اوسکا وسواس ہے اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکہاتا ہے اور بہلائی الہام کرتا ہے نام اوسکا ملہم ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہہ جاری ہونے خون کی یعنی کمال قدرت رکہتا ہے اوسکے بہکانے پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطٰنِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چہوتا ہے اوسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسطرح اونگلی کوکہ مین مارتا ہے کہ وہ اپنا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چہونے شیطان کی یعنی روتا ہے چلاکر سوا مریم کی اور بیٹے اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یہہ بات بسبب دعا قبول ہوئی والدہ حضرت مریم کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہے وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے اوسکے بسبب چہونے شیطان کے ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان کہتا ہے تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پہر بہیجتا ہے فوجین اپنے کہ گمراہ کرین آدمیونکو پس بہت نزدیک وس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اونکا ہو گمراہ کرنے مین آتا ہے ایک لشکر ہے اونکا پس کہتا ہے کیا مینے ایسا اور ایسا پہر کہتا ہے ابلیس نہ کیا تونے کچہہ فرمایا حضرت نے پہر آتا ہے ایک لشکر ہے اونکا پس کہتا ہے نہین چہوڑا مینے اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے پہر کہتا ہے اچہا ہے تو کہا اعمش نے کہ راوی حدیث کا ہے گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مراد جدائی سے طلاق بائن ہے تا عورت

خانہ پر حرام ہو جساوی اور صحبت کری تو حرام ہو اور فرزند حرام زادی پیدا ہوں پس اولاد زنا کی زیادہ ہوی زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ کرین
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي
التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان مایوس ہی اس سے کہ
بندگی کرین اسکو مصلے بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانی کی ہی درمیان انکی یعنی جنگ و جدل کروانا ہی انہیں روایت کی یہہ مسلم نی ف
بندگی شیطانی سی مراد ہی پوجنا بتونکا اور مصلے یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مرتد ہوئی لیکن بت پرست نہ تہی الفصل
الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ
بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابن عباس
کے سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہوں دل اپنی مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہہ کہ ہو جاؤن
مین کوئلا بہت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون مین ساتہہ اوسکی یعنی کہنا تیری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطے اللہ کی وہ اللہ کہ پہیر دیا امر
اوسکی کو طرف وسوسے کے روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنی وسوسہ ہے دلمین رکہا اور بولنی و عمل کرنی نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اوسپر اور یہہ تو معاف ہے
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ
الشَّيْطٰنِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ
فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطے شیطان کی تصرف ہی ساتہہ
بیٹے آدم کی اور واسطے فرشتہ کی تصرف ہی پس اما تصرف شیطانکی پس وعدہ دینا ہی ساتہہ برائی کی اور جہٹلانا ہی ساتہہ حق کی یعنی ساتہہ توحید
و نبوت وغیرہ کی اور اما تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہی ساتہہ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتہہ حق کی پس جو کوئی پاوی اوسکو یعنی وعدہ نیکی کو
پس جانی کہ تحقیق یہہ طرف سی اللہ کے ہی پس چاہیے کہ حمد کری اللہ کو اور جو شخص کہ پاوی دوسرا یعنی شیطانکی طرف سی پس پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی
شیطان سی پہر پڑہی یہہ آیۃ شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتہہ گناہونکی روایۃ کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہے ف شیطان وعدہ دیتا ہی کہ اگر بہلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلا اگر توکل خدا پر کیا تو فقر اور عبادت و نیکی کی تو محتاجگی اور
خرابی مین مبتلا رہوگا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا
خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ
عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ
عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہینگی لوگ پوچہا پاچہی کرتی یہانتک کہ کہا جاویگا یہہ پیدا کی ہی اللہ نی مخلوق پس کسنی پیدا کیا اللہ کو پس جسوقت
کہین یہہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطی اوسکی برابر کوئی پہر تہوکی بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑی ساتہہ
اللہ کی شیطان راندہ گئی سی روایت کی یہہ ابوداود نی اور البتہ ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کی اگر چاہا اللہ نی ف
یعنی مصابیح مین اسے باب بن مذکور ہی اور مینی وہان ذکر کی ہی الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہینگی لوگ پوچھا پاچھی کرتی آپسمین یہانتلک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی ہر چیز پس کسنی پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہی اور بزرگی والا روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ عزوجل نی تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہینگی کیا ہی یہہ کیا ہے یہہ یہانتلک کہ کہینگی یہہ اللہ نی پیدا کی مخلوقات پس کسنی پیدا کیا اللہ عزت والی بزرگی والی کو وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بیٹی ابی العاص کی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہی درمیان میری اور درمیان نماز میری کی اور درمیان پڑھنی میری کی شبہہ ڈالتا ہی اوسمین مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ شیطان ہے کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس جسوقت معلوم کری تو اوسکو پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کی اوس سے اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مینی یہہ پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نی مجہسی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهُ لَنْ يَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی قاسم بیٹی محمد کیسی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا اونسی پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی یعنی یہہ کہ درست نہین پڑہی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہی یہہ مجہپر پس کہا واسطی اوسکی گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کی یعنی تمام کر نماز اور شیطان کی وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہ جاوی یہہ تجہسی یہانتلک کہ پہری تو نماز اپنی سی اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مینی نماز اپنی روایت کی یہہ مالک نی **ف** کہتا ہو یعنی کہی تو شیطان سی کہ ہان یوہی صحیح نہین پوری پڑہی مینی جسطرح تو کہتا ہی لیکن تیری بات نہین مانونگا اور نہین پہیرونگا نماز تیری برعکس تیری کی لیی یہہ بڑی اصل ہی دفع شیطانکی لیی کہ اوسکی وسوسہ پر عمل نکری غرض اس مبالغہ سی یہہ ہے کہ راہ وسوسہ کی بند کری نہ یہہ کہ عمل نادرست کری اور سہولت سمجھے اسمین

بَابُ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ یہہ باب ہے بیچ بیان ایمان لانیکی ساتھہ تقدیر کی **ف** قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کیی ہوئی اللہ کے ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالی پیدا کرنیوالا اعمال بندون کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکھی ہین لوح محفوظ مین پہلی انکی پیدا کرنیکی سب کچھہ اوسکی حکم وارادہ سی ہوتا ہی لیکن ایمان وطاعات سے راضی ہی اور کفر وگناہ سی ناخوش اور تقدیر ایک بہید ہی بہیدون اللہ کے سی نہین مطلع کیا اوسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض اور بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کی بلکہ واجب ہے یہہ کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالی نی پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیی ایک فرقہ جنت وجہین کی لیی ازراہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی لیی ازراہ عدل کے ایک شخص نی حضرت علی رض سی پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سی کہا اونہون نی بڑی راہ ہی نہ بیٹہہ اوسمین پہر اونسی یہی سوال کیا فرمایا گہرا دریا ہے مت داخل ہو اوسمین پہر یہی پوچھا فرمایا یہہ بہید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہپر نہ تفتیش کر اوسکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھیں اللہ نے تقدیریں مخلوقات کی پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کی
پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کے روایت کی ہے مسلم نے **ف** لکھیں یعنی ثابت کیں لوح محفوظ میں ساتھ جاری
کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتوں کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہے اور تھا عرش پانی پر یعنی پہلے پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز
حائل نہ تھی پانی اور عرش میں ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز
والکیس رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تک کہ نادانی
اور دانائی روایت کی ہے مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی
عند ربہما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک
ملئکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی
الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم
وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فھل وجدت فیہا
وعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل
ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی عالم روحانی میں
پس غالب آئے آدم موسی پر کہا موسی نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور
سجدہ کرایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تمنے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ
نہ کرتے تو ہمیشہ زمین میں نہ آتے اور اولاد یہاں پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغامبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دیں تمکو تختیاں کہ بیچ اون کے
بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسی نے چالیس برس
پہلے کہا آدم نے پس کیا پایا تونے بیچ اوسکے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتے ہو تم مجھکو
اسپر کہ کروں میں وہ عمل کہ لکھا تھا اوسکو اللہ نے مجھپر کرنا اوسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسی پر
روایت کی ہے مسلم نے **ف** مراد کی تحقیق یہ توریت لکھی ہوئی اتری تھی آسمانوں سے اور تختیوں پر لدی تھی اور مضمون توریت قدیم ہے لیکن تختیوں پر یا غیر اوسکے
پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہیں کہ جہاں اعمال چھوڑنے درست نہیں بلکہ عالم ارواح کا ہے کہ وہاں قید
تکالیف نہیں **وعن** ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق
ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل
ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم
ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا
ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود

سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچ کہی گئی تحقیق پیدائش ایک تمہاری کی یہہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں اپنی کے
چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچھہ تغیر ہو جاتا ہی حرارت سی پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسکی یعنی چالیس دن تلک پھر ہوتا ہی
ٹکڑا گوشت کا مانند اسکی یعنی چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتہ کو ساتھہ چار باتوں کی یعنی بعد اسکی گوشت پوست درست ہو
پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور رزق اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اوسکی روح
پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکی تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کی یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کی
اور درمیان بہشت کی مگر ہاتھہ بھر یعنی نزدیک ہو جاتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اوسکی سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام دوزخیوں کی سی پس داخل
ہوتا ہی دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کی سی یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوسکی اور درمیان دوزخ کی مگر ہاتھہ بھر پس غلبہ
کرتی ہی اوپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیوں کی سی پس داخل ہوتا ہی بہشت میں روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی یہہ کہ پیدا
کیا نادر ہو جاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اوسکا مقتضے اسکا ہوا ہے کہ اکثر لوگ برائی سی بھلائی کی طرف پھرتی ہیں اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی الحمد للہ
علے ذلک اور یہہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور آہمیں رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سی بچتا رہی تا
کو ایسی کہ مبادا اسی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہے یہہ بات بخلاف بعضی لوگونکی کہ خبر قضا و قدر سنکر انکا عمل کم کرتی ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ جنت اور دوزخ میں
اور داخل ہونا جنت و نار کا جب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ نی بھی جو مقصد انکا نہ سمجھا ہی کہا حضرت سے کہ چھوڑ
دیا کہ عمل کیجیا و اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطی جس چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل میں اور انکار کرنا عمل کا بعد سننی قضیہ قضا
و قدر کی کچھہ معنی نہیں رکھتا کیونکہ امر و نہی شرع سی وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنی و خطاب کی دی اور تم میں قصد اور اختیار کہ تحقیق شان یہہ ہے
کہ اسکو پیدا کیا پس سر و رہاں کچھہ بات ہو سکی کہ بندونکو اوسکی لیے حکم کیا او النسبی طلب فعل کی کی اور ایک کام سی منع کیا والا امر او کچھہ تو
پیغمبر انکا کچھہ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کنہ اس سر پوشیدہ ہے کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت امر ہیں کہ بندونکو اوسکی اطلاع نہیں اور حقیقت میں کوئی عمل موقوف
معلوم کرنی پر نہیں اللہ المالک ہے اور جو کوئی اپنی ملک میں تصرف کرتا ہی ظلم نہیں یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنی جسکو چاہی عذاب کری اور جسپر چاہے رحم کرے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بیٹی سعد کی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کی اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں سے اور کرتا ہی کام بہشتیوں کی اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیوں میں سے
اور نہیں اعتبار عملوں کا مگر ساتھہ خاتمہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ
الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا
خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بلائی گئی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ لڑکی کی انصار میں سے پس کہا میں نی ای رسول خدا کی خوشحالی ہی واسطی اس لڑکی کی کہ چڑیا ہی چڑیوں بہشت کی
نہیں کی اوسنی برائی اور نہیں پہنچا اسکو پس فرمایا حضرت نی کیا غیر اسکی ای عائشہ یعنی جزم مکر بہشتی ہی بلکہ اوسکی بیان کی جزا اوسکی کہ تحقیق اللہ نی پیدا کیا واسطی
بہشت کی ایک گروہ کو کہ پیدا کیا انکو واسطی اوسکی اور وہ پیٹھوں باپوں اپنی کی تھی اور پیدا کیا واسطی دوزخ کی کتنی اشخاص کو کہ پیدا کیا انکو

واسطی وسکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کی تہی روایت کی یہہ مسلم نی ف ظاہر حدیث سی تو یہہ معلوم ہوا کہ بہشت مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتہہ تقدیر الہی کے ہی اور اللہ نے بعضی بہشت کی لیی پیدا کیی خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضی دوزخ کی لیی پیدا کیی خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہہ لڑکا اگر دوزخ کی لیی پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہین کیا ہی تو ای عائشہ جزم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہے پس ظاہر تو یہہ معنی ہین جو معلوم ہوئی لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سی کہ اتفاق کہتی ہین اوسپر یہہ ثابت ہوا ہی کہ لڑکی مسلمانونکی بالاتفاق اور مشرکونکی موافق قول صحیح ترکی داخل بہشت مین ہونگے اور اس حدیث مین سبب جھگڑنی سی حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی بعد اوسکے مشرکونکی لڑکون کا حکم وحی سی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الاٰيَة مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سے کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت مین یعنے معین ہو چکا ہی کہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہی ہوئی اپنی کی اور چہوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطے اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا واسطی اوسکے اوپر جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کی پہر پڑہی یہہ آیت پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف باقی آیت یہہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسرے یعنی پس مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی ادای اعمال کی کہ پہنچاوین آسانی کو داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنے بخل کیا اور بی پروا ہوا بسبب خواہشون دنیا کی نعمتون عقبی کی سی اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمہ توحید کو پس نزدیک ہی کہ مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی ادای اعمال کی کہ پہنچاوینگی دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نی ساتہہ حکم ربوبیت کی امر و نہی کی اور بندونپر بمقتضا عبودیت کی فرمان برداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہہ بہی داخل قضا و قدر کی ہی جسپر مقدر کیا عمل کریگا کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہین کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی ملک مین کرتا ہی بہر تقدیر یہہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے کرین خوب نہین

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی لکہا اوپر بیٹی آدم کی حصہ اوسکا زنا سے کہ پہنچیگا اوسکو مقرر یعنی ضرور پس زنا آنکہہ کا دیکہنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتون نامحرم سی کلام شہوت انگیز کرنی

اور جان آرزو کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی اسکو یا جھوٹا کرتی ہی اسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم
مین یہہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کی حصہ اوسکا زنا سی پانیوالا ہی اوسکو مقرر دونو آنکھین زنا انکا دیکھنا اور دونون کان زنا انکا سننا یعنی باتین
نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اونکا پکڑنا یعنی مساکرنا عورت سی اور پانو زنا اونکا چلنا یعنی بدکاری کی لیے اور دل
خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اوسکو شرمگاہ اوسکی اور جھٹلاتی ہی اوسکو ف لکھا ہی حصہ اوسکا زنا سی مراد حصہ سی مقدمات
زنا ہین یعنی خواہش تاکی کرنی اور پانو سی چلنا اوسکی لیے اور مونہہ سی اوسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ انکو بھی زنا کہتی ہین مجازا پس بعضی زنا حقیقی مین گرفتار ہوتی
ہین اور بعضی مجازی مین جیسیکہ آگی فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سچا
کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زنا کیا تو سترنی سچا کیا خواہش نفس اوسکی کو اور اطاعت کی اوسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اوسکی کذا
ذکرہ الشیخ والقاری رح **وعن** عمران بن حصین ان رجلین من مزینة قالا یا رسول اللہ ارایت ما یعمل
الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیھم ومضی فیھم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما
اتاھم بہ نبیھم وثبتت الحجة علیھم فقال لا بل شیء قضی علیھم ومضی فیھم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ
عز وجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا وتقواھا رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کی سی کہ دو شخص مزینہ کی نی کہا اے
رسول خدا کی خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتی ہین لوگ آجکی دن یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتی ہین بیچ اوسکی یہہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہوگئی ہی اوپر اونکی اور
گذری ہی بیچ اونکی تقدیر سی کہ ہو چکی ہی یا بیچ اوس چیز کی کہ آگی ہونیوالی ہی اوس چیز سی کہ لایا ہی اونکی پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر فرمایا نہین بلکہ
ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی اوپر اور گذر گئی اوپر مطابق اسکی بیچ کتاب اللہ کی کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات مبارک کی کہ برابر
پیدا کیا اوسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی ف آگی ہونی والی ہی یعنی یا یہہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اور
ازل مین بلکہ وہ زمانہ آیندہ مین ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہوتی ہین طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہین اوسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر
اونکی ساتھ ظاہر ہونی صدق پیغمبر کی بسبب معجزہ کی یعنی کیا قضا و قدر پہلی سی نہین ہی پیغمبر اسلئے آئی ہین اور امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنی اختیار سی
طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسیکہ مذہب قدریونکا ہی یہہ سوال کیا صحابہ نی آگی جواب کو رہی **وعن** ابی ھریرة قال قلت یا رسول
اللہ انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء
قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرة جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذلک او ذر رواہ البخاری
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنی کی زنا سی اور نہین پاتا مین اوسکو
کہ نکاح کرون ساتھ اوسکی عورتونسی گویا کہ پروانگی مانگتی تھی حضرت سی بیچ خوجہ ہونیکی کہا ابوہریرہ نی پس چپ رہے حضرت جواب سی میرے پھر کہا مینی مانند
اسکی پھر سکوت کیا جواب میرے سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سی پھر کہا مینی مانند اسکی پھر سکوت کیا حضرت نی جواب میری سی
پھر کہا مینی مانند اسکی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کی کہ تو ملنی والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکی یا چھوڑ دے
روایت کی یہہ بخاری نی ف خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنی سی اور فراغت پانی لکھنی کی سی حاصل یہہ کہ جو کچھہ بھلائی برائی ہونی ہی
روز ازل کی مقدر ہو چکی ہی ہو رہیگی خصی ہو یا نہ ہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی بھاگنا نہ چاہیے

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی آدم کلہا بین
اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق دل بنی آدم کی سب درمیان دو اونگلیون کی اونگلیون رحمن کیسے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ قادر ہی
اور تصرف سب چیزونکی یکدفعہ پھیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بار خدایا پھیرنی والی دلون کی پھیر دلون ہمار یکو اور بندگی اپنی کی روایت
کیا اسکو مسلم نی **ف** اونگلیان رحمن کے متشابہات سی ہین علم اسکا اللہ تعالی کی سپرد کرنا چاہیی وہ پاک ہی اونگلیون وغیرہ سی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او
ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی
فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کی یعنی اوپر استعداد قبول کرنی
دین اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کر دیتی ہین اوسکو یا نصرانی کر دیتی ہین اوسکو یا مجوسی کر دیتی ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ چارپایہ
پورا کیا معلوم کرتی ہو بیچ اوسکی کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیۃ لازم پکڑو پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگونکو اوپر اوسکی نہین بدلنا واسطی پیدائش
خدا کی یہی ہی دین درست روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کچھ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت نہ پہنچی تو ویسا ہی رہے لوگ کان وغیرہ
کاٹ ڈالتی ہین پس ایسے ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کی کافر ہو جاتا ہی والا مسلمان رہے وعن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع
الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ
ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ
ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ پانچ باتون کی پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اوسکو سونا پست کرتا ہی ترازو
کو اور بلند کرتا ہی اوسکو اوٹھائی جاتی ہین طرف اوسکی عمل رات کی پہلی عمل دن کیسی اور عمل دن کی پہلی عمل رات کیسی پردہ اوسکا
نور ہی اگر کھولدی اوسکو البتہ جلا دین نور پاک ذات اوسکیکی جہانتک پہونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی سی روایت کیا اسکو
مسلم نی **ف** پست و بلند کرنا ترازو کا مراد یہی ہے کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہونکی بعضونکو ذلیل کرتا ہی اور
بسبب توفیق طاعت کے بعضونکی رتبہ بلند کرتا ہی پہلی عمل رات کی یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہے اور عمل وہاں نہین واقع نہین ہوا ہی کہ رات کی عمل اوپر
جاتی ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کی عمل اسیطرح جاتی ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانی مین وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارأیتم ما انفق
منذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض
ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی قال ابن نمیر ملآن سحاء لا یغیضہا شیء
اللیل والنہار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اوسکا بھرا ہوا

سے نہین نقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا ہی رات دن کیا دیکہا تمنی کس قدر خرچ کیا جب سے پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ
کرنی نی نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتہہ اوسکی کی ہی اور تہا عرش اوسکا اوپر پانی کی یعنی وقت پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور اوسکی ہاتہہ مین
ہے ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت مسلم کی ہی داہنا ہاتہہ اللہ کا ہی بہرا ہوا کہا ابن نمیر نی بہرا
ہمیشہ دینی والا ہی نہین ناقص کرتی اوسکو کوئی چیز رات اور دن مین ف ابن نمیر اوستاد ہین مسلم کی اونکی روایت مین لفظ ملان کا بدلی ملئی کی آیا
اور راوی لفظون مین بہی کچہہ تقدیم تاخیر ہی لیکن موافق لغت کی لائی ہی جاہی وعنه قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن ذراري المشركين قال الله اعلم بما كانوا عاملين متفق عليه اور روایت ہی اونہین سے کہا پوچہی
گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت نی اللہ داناتر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف یعنے اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتی ہین یا دوزخ مین بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو اب تلک مشرکین کی اولاد کی حق مین
کچہہ وحی آئی تہی کہ ایسا فرمایا اور بہت سی قول وارد ہوئی ہین انکی حق مین لیکن اولی یہہ ہے کہ توقف کری یقینا جنتی یا دوزخی نکہی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق
الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا روایت ہی عبادہ بیٹی صامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اول وہ چیز کہ پیدا کیا اللہ نی قلم ہی پس کہا واسطی اوسکی لکہہ کہا اوسنی کیا لکہون فرمایا لکہہ تو تقدیر پس لکہی اوسنی جو چیز ہو چکی تہی یعنی زمانہ
آنحضرت تک اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی ابد تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے سند کر وعن مسلم بن يسار قال سئل
عمر بن الخطاب عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الاية قال عمر سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول
الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل
الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله
بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار رواه مالك
والترمذي وابو داود اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطاب رض اس آیہ سی اور جب لیا پروردگار
تیری نی بنی آدم سی پیٹہون انکی سی اولاد انکی کو آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کیے جاتی تہی تفسیر اس
آیہ سی پس فرمایا پس تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم کو پہر پہیرا پیٹہہ اونکی پر داہنا ہاتہہ اپنا پس نکالی اوس مین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی بہشت کی
اور ساتہہ کام کرنی بہشتیونکی کی عمل کرتی ہین پہر پہیرا پیٹہہ اونکی پر ہاتہہ اپنا پس نکالی اوس مین سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو واسطی دوزخ کی اور ساتہہ
کام دوزخیونکی کی کرتی ہین پس کہا ایک شخص نی پس کس واسطی ہی عمل کرنا ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جس وقت
پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرواتا ہی اوس سے بہشتیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی عملون بہشتیونکی سی پس داخل کرتا ہے

اوسکو بسبب اوسکے بہشت میں اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہے بندیکو واسطی دوزخکی کرواتا ہی اوس سے کام دوزخیونکی سی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی
عملون دوزخیونکی سی پس داخل کرتا ہی اوسکو بسبب اوسکے دوزخ میں روایت کیا اسکو مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** پیٹہوں انکی سی اولاد انکی مثلا
حضرت کے پیٹہ سے اولاد انکی نکالی اولاد انکی کی پیٹہ سے انکی اولاد اسیطرح قیامت تک جو پیدا ہونگی نکالی اور باقی آیت یہہ ہے واشہدہم علی انفسہم قال الست بربکم قالوا
بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غفلین یعنی گواہ کیا اونکو جانونپر انکی پر فرمایا اللہ نے کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا اونہون نے ہان گواہی دی
جسنے یہہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کی ہم تھے اس سے غافل اور داہنا ہاتھ بیان یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتھ پہیرنیکا حکم فرمایا اور داہنی ہاتھہ سی مراد
قوت اور قدرت ہی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون
ما ہذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتب من
رب العلمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء اباءہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا
ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتب من رب العلمین فیہ اسماء اہل النار واسماء اباءہم وقبائلہم
ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد
فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار
یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال فرغ
ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ نکلے پیغمبر
خدا اور بیچ ہاتہہ انکی دو کتابیں تہیں پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہیں یہہ دونو کتابیں کہا ہمنے نہیں ای رسول خدا کے لیکن یہہ کہ خبر دو ہمکو پس
فرمایا واسطی اوس چیز کی کہ بیچ داہنی ہاتہہ انکی تہی یہہ ہے کتاب پروردگار عالمونکے طرف سی بیچ اوسکے ہیں نام بہشتیونکی اور نام باپون اونکے اور قوم اونکا پہر جمع کردیا ہے
اخر اونکیکو یعنی بطور جمع بندی کی پس نہ زیادہ کیے جاتی ہیں بیچ انکی اور نہ کم کیے جاتی ہیں انسی کبہی پہر فرمایا واسطی اوس کتاب کے کہ بیچ بائین ہاتہہ
اونکے تہی یہہ ہے کتاب پروردگار عالمونکیطرف سی بیچ اسکی ہیں نام دوزخیون کی اور نام باپون انکیکی اور قومون انکیکی پہر جمع کیا گیا آخر اونکیکو پس
نہ زیادہ کیے جاتی ہیں بیچ اونکی اور نہ کم کیے جاتی ہیں انمیں سے کبہی پس کہا صحابیون اونکی نی پس کسواسطی عمل کرنا ای رسول خدا کی اگر ہی امر کہ تحقیق
فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنی ساتہہ طریق حق کی اور نزدیکی ڈہونڈہو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے
ساتہہ کام بہشتیونکی اور اگرچہ کام کری کسیطرح کی یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر میں اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکی ساتہہ کام دوزخیونکی اور اگرچہ کام
کری کسیطرح کی پہر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نے ساتہہ دونوں ہاتہوں اپنی کی پس رکہدیا اون کتابونکو پہر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندونسی یعنی حکم
کرچکا ایک جماعت بہشت میں اور ایک جماعت دوزخ میں روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** رکہدیا کتابونکو یعنی پیٹہہ کے پیچھے ڈالدیں اس اشارہ کی لیے یہہ
ایک امر ہے کہ فراغت کی گئی اس سے اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابیں صحابہ کو دکہا دیں لیکن مضمون انکا معلوم کرادیا اور بعضی کہتی ہیں
سمجہانیکے لیے بطور مثال کی فرمایا کذا ذکرہ القاری **وعن** ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی
نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابو خزامہ سی کہ نقل کی اپنے باپ سی کہا کہا میں نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو بیچ منترون کی کہ
پڑہواتی ہیں ہم اونکو اور دوا کی کہ دوا کرتی ہیں ہم ساتہہ اوسکے اور بچاؤ کی چیز کہ بچتی ہیں ہم اوس کے یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کی کیا پہیر دیتی ہیں تقدیر

اسکو تو کچھ نہ فرمایا یعنی جیسے کہ تقدیر السابق میں روایت کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جیسے اوسی بیماری متعدی کا ہونا مع زوال
دوا وغیرہ کی بھی مقدر کیا ہی ہیہ بات خلاف تقدیر کی نہیں ہے یعنی زوال اور فائدہ ہونا دوا کا جانا ہی آشنا نہیں مقدر تھی اور منتر یعنی جو چیزین کہ پڑہ
کر دم کرتے ہیں ایکے بیچ اون میں بات ہی ہوا در حکم او سکا یہ ہے کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤں حدیث کی ہو یا ساتھ اسماء اور صفات الہی کی ہو اور
موثر نہیں جانا اسکو درست ہی ورنہ حرام کذا ذکر القاری **وعن** ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقیء فی وجنتیہ حب الرمان فقال ابہذا
امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت
علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ عن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا نکلی اوپر ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتی تھی بیچ قدر کی پس
غصہ ہوئی حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑی گئی ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کی دانی انار کی پس فرمایا کیا ساتھ اس چیز کی حکم
کیے گئی ہو تم یا ساتھ اسکی بھیجا گیا ہون مین طرف تمہاری سوا اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھی پہلی تم سی او سوقت کہ بحث کی بیچ اس امر کی قسم
دیتا ہوں تمکو پھر تمہاری پھر قسم دیتا ہوں اوپر تمہاری اس بات پر کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی
مانند اسکی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کیا باپ اپنی سی اوسنی دادا اپنی سی **ف** بحث کرتی تھی ہم بیچ قدر کی یعنی بعضی کہتی تھی کہ اگر سب کچھ ساتھ
تقدیر کی ہی تو ثواب اور عذاب کیوں ہی جیسا کہ معتزلہ کہتی ہین اور بعضی کہتی تھی کہ کیا حکمت ہے اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضی ناری اور بعضی کہتی
تھے یہہ اسی لیے ہی کہ انکو کچھہ اختیار دیا ہی کرنی نہ کرنیکا اور بعضی کہتی تھی کسنی یہہ اختیار دیا اسیطرح کی کلام کرتی تھی کیا ساتھ اسکی بھیجا گیا ہون
مین یعنی تمکو حکم طاعت وعبادت کا کیا اور مجکو اسکی پہنچانیکو بھیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اوسکا علم اوسیکو سونپو اور عمل
مین مشغول ہو اور راضی ہو اوسکی تقدیر پر اور بیان آخر حدیث کا یہہ ہے کہ شعیب نی یہہ حدیث اپنی دادا سی نقل کی نام دادا اوسکا عبداللہ بن عمرو
او ضمیر جدہ کے پھرتی ہی طرف عمرو بن شعیب کے اور شعیب کا سلسلہ یہ ہے شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص جد کی ضمیر عمرو کیطرف نہیں پھرتی اوسکی جد عمرو کا نام اوسکا
محمد ہے اوس سے روایت نہیں ہے اور جدہ سے شعیب کا جد دوسرا کا نام عبداللہ اوسے حدیث نقل بیچ اسکے لکھا ہی اور جا بجا اسیطرح کی عبارت بیچ جدہ کی ضمیر بنا نام کیطرف پھرتی ہی بخلاف
اسکی **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان اللّٰہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع
الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد
والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابو موسی سی کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم
کو ایک مٹھی سی کہ لیا تھا اوسکو سب طرح کی زمین سے یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کی بعضی
اونمین سے سرخ اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور بعضی بیچ میں اسکے اور بعضی نرم خو اور بعضی سخت خو اور بعضی ناپاک اور بعضی پاک روایت کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابو داود نی **وعن** عبداللّٰہ بن عمرو قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان
اللّٰہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اہتدی ومن اخطاہ ضل
فلذلک اقول جف القلم علی علم اللّٰہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عبداللہ
بن عمرو سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق اللہ نی پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن وانس کو بیچ اندھیری کی پس ڈالا

اوپر اوسکی اپنا کچھہ نور پس جسکو پہنچا اوس نور مین سی وہ سیدھی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسیواسطی کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ کی یعنی اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی **ف** یہ اندہیری یعنی گرفتار کیے نفس اور دین کراوسکی جبلت مین پر خواہشین اور غفلت رکھی ہے اور نور سی مراد نور ایمان اور معرفت و طاعت و احسان کا ہی **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انس سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہہ فرماتی ای پھیرنیوالی دلونکی ثابت رکھہ دل میرکو اوپر دین اپنی کی پس کہا مینی ای نبی اللہ کی ایمان لائی ہم ساتھہ تمہاری اور ساتھہ اوس چیز کی کہ لائی تم اوسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب ہے ڈرتی ہو تم اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو انگلیونکی ہی انگلیون اللہ کی سی یعنی بیچ تصرف و قدرت الٰہی کی ہین پھیرتا ہی انکو جسطرح چاہتا ہے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا ڈرتی ہو اوپر ہماری یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سی ہماری لیی یہہ دعا کرتی ہین تا ہم سیکھین پس کیا ڈرتی ہین آپ ہمپر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرا لبطن رواہ احمد اور روایت ہی ابموسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال دل کے مانند پر کی ہی بیچ زمین میدان کی کہ پھیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹھہ سی طرف پیٹ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی اسیطرح دل بھلائی سی برائی کی طرف اور برائی سی بھلائی کیطرف پھرتی ہین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوی ساتھہ چار چیزونکی گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجکو ساتھہ حق کی اور ایمان لاوی ساتھہ مرنیکی اور اوٹھنی کی پیچھی مرنیکی اور ایمان لاوی ساتھہ تقدیر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ایمان لاوی ساتھہ مرنیکی یعنی ساتھہ فنا ہونی دنیاکی یا مراد یہہ ہی کہ اعتقاد کری ساتھہ موت کی کہ بحکم الٰہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دو فرقی ہین امت میری سی کہ نہین واسطے اونکی بیچ اسلام کی کچھہ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ **ف** مراد مرجیہ سی فرقہ جبریہ ہے کہ قائل نہین اسباب کی کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندیکی ایساہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کی یعنی پتھر اور لکڑی اور روڑا یعنی جسطرح پتھر کو جسوقت پھینکیے اور لوٹا ہی تو لوٹتا چلا جاوے اوسکو اپنی پھینکنی اور لوٹنی مین دخل نہین اسیطرح بندہ اپنی کام مین کچھہ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہی کہ منکر تقدیر کی ہین یعنی فعل بندونکی پیدا کیی ہوئی انکی قدرت سی ہین اللہ کی قدرت سے نہین اسطرحکی تقدیر کی انکار کرنیوالیکو قدریہ کہتی ہین اور یہہ مین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونو فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علماء رح کا یہہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہہ تمسک کرتی ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کرکر کفر سی اپنی کو بچاتی ہین پس یہہ حدیث شاید زجر اور شدت کی لیی ہے اور بعضون نی اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہے یہہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ رح کی مین ہے لیکن محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقونکی بھی بعضے کے اختلاف ہے کہ کفر انکا تاویلی ہے یا کفر ارتدادی کذا قال ستادکم

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہوگا بیچ امت میری کے زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا اور یہہ ہوگا بیچ اون لوگون کی کہ جہٹلاتی ہین تقدیر کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی **ف** یہہ بات اخیر زمانہ میں ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگی میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی اون ہی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کی اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو اونکی جنازہ پر روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنے انکی حقمین رعایت حقوق اسلام کی نہ کرو نہ جیتی نہ مری پر پس جو علما اونکو کافر کہتی ہین وہ تو منع ہی کرتی ہین اور جو فاسق کہتی ہین وہ جائز رکہتی ہین اور حدیث کو حمل کرتی ہین زجر وتغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد انکی پر یہہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نی لکہا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہہ بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کری جتنا ہوسکی بچی انکی خاطہ کہنی سی کذا قال وشادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک الہ شر کا خیر کی الہ کو کہتی ہین یزدان اور شر کی الہ کو کہتی ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسی مجوس قائل ہین دو الہ کی اسیطرح قدریہ قائل ہین بہت سی خالقون کی یعنی جتنی فعل بندی کرتی ہین خالق اون فعلون کی ہین **و**

عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سی اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ ہمنشینی کرو یعنی صحبت نہ کرو اونسی کیونکہ بیٹہنا ہمراہ چلنا علامت محبت کے ہی پس معنی یہہ ہین کہ التفات اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نہ کرو اس لیی کہ اعتقاد بد اونکی سیکہو گی اور برائی اونکی عملون کے تاثیر کریگی تمہاری دلونمین اور عملون تمہاری مین اور معنی لاتفاتحوھم کے بعضون نی یہہ کہی ہین کہ ابتدا ساتہہ سلام وکلام کی اونسی نہ کرو **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیھقی فی المدخل ورزین فی کتابہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ طرح کی شخص مین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کے اونکو اللہ نے اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کری بیچ کتاب اللہ کی اور دوسرا فرقہ کہ وہ جہٹلاوی تقدیر الہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتہہ زبردستی کی کہ عزت دی جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرنی جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتہا وہ ہی کہ حلال کری بیچ حرم اللہ اور پانچواں وہ ہی کہ حلال جانی اولاد میری سی وہ چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چہٹا وہ شخص ہے کہ چہوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کی **ف** لعنت کی اونکو اللہ نی گویا کسی نے پوچہا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہین فرمایا اس لیی کہ لعنت کی اللہ نی اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہی یعنی کلام علیحدہ واسطی تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کی یہہ کہ لفظ بڑہا دی یا اسطرحسی بیان کری کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کی اور مراد

متسلط ہوسی بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھہ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کی کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز کرتی ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمونکو ذلیل کرتی ہین اور حلال کری ہیچ حرم اللہ کی یعنی مکہ مین جن کامونکو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنیکی اور کاٹنی درخت کے اور داخل ہونیکے بغیر احرام کی یہہ کام اوس جگہہ کرنی لگی اور حلال جانی اولاد میری سی وہ چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور تعظیم نہ کرنی اونکی کو حلال جانی دسیرا لعنت ہے یا مراد اس سے یہہ ہی کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اوسکو کرنی لگی حلال جانکر اسمین تنبیہ ہے واسطی سیدون کی کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کی گناہ نہ کرین یعنی انکو اللہ کی گناہ کرنی مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دی تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دی تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دو لوگنی جاتی ہین لیکن اول زجرًا و تشدیدًا اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیانًا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا ہے یہہ ہی کذا ذکر القاری والشیخ رح اور ستایئی مولانا اسحق رح سی کہ یہہ وعید بیچ ترک کرنی سنن ہدیٰ کے ہے یعنی سنت موکدہ کی ہی **وعن** مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے مطر بن عکامس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطے بندہ کی مرنا بیچ ایک زمین کی گردانتا ہی واسطی اوسکی طرف اوس زمین کے حاجت یعنی تا اوس کام کی لیی جاوی اور مری روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **وعن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین قال من اٰبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من اٰبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اولاد مسلمانونکی کیا ہی حکم اونکا فرمایا تابع ہین اپنے باپون کی یعنی بہشت مین ہین اونکے ساتھہ پہر کہا مینی اے رسول خدا کی بغیر عمل کیسی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی کہا مینی پس اولاد مشرکونکی فرمایا یہہ بہی تابع ہین اپنے باپون کے کہا مینی بغیر عمل کیسی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مومنونکی اولاد کی حقمین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین یعنی یہہ اشارہ ہے قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ رض نی تعجب کیا کہ بی عمل بہشت مین کیونکر جاوینگی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکونکو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکونکی اولاد کی حقمین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین توربشتی نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ وہ تابع ہین باپون کے دنیا مین اور آخرت کا امر اونکا سپرد ہے طرف علم الٰہی کے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموءودۃ فی النار رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑنیوالی اور جسکو گاڑا دونو دوزخمین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد گاڑنیوالی سے وہ ہی کہ جسنی گاڑا مانند دائی کی اور لونڈی جاکر کی اور مراد موءودہ سے وہ ہے کہ جنکی حکم سی گاڑے یعنی وہ جنی والی اور یا مراد موءودہ سی وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ اوسکے تہے دوزخی چہوٹی اولاد جو مرگئی وہ بہی دوزخی ہوئی

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندہ کی مخلوقات اپنی سی پانچ چیزون سے یعنی اجل اوسکی سی اور عمل اوسکی سے اور جگہہ رہنی اوسکی سی اور جگہہ پہرنی اوسکی سی اور رزق اوسکی سی روایت کی یہہ احمد نی **ف** فارغ ہوا یعنی یہہ پانچ چیزین مقدر کر چکا روز ازل کی اب تغیر تبدیل نہین ہوسکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دو لفظ مین ظاہر ہین معنے اونکی پانچوین رزق لکہہ چکا یعنی حلال کہاویگا یا حرام تہوڑا یا بہت یا مراد رزق سی جو کچہہ بندہ کو پہنچی قسم نفع سے **وعن** عائشۃ

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص کلام کری کچھ بیچ تقدیر کی پوچھا جاویگا اوس سے دن قیامت کی اور جسنی نہ کلام کیا بیچ اوسکی نہ پوچھا جاویگا اوس سے روایت کی ہیہ ابن ماجہ نی **ف** مقصود منع ہی خوض کرنیسی مسئلہ قضا وقدر مین یعنی کچھ فائدہ نہین اسکے کلام کرنیمین سوای پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہہ ہے کہ ایمان دہر لاوین اور سکوت کرکر عمل مین مشغول رہین **وعن** ابن الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ فَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ مَا قَبِلَهُ اللّٰہُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن دیلمی سی کہ کہا اونھون نی آیا مین ابی بن کعب کے پاس کہ یہہ صحابی ہین پس کہا مینی اونسی تحقیق گذرا ہی بیچ دل میری شبہ تقدیر سی یعنی یہہ کہ اگر سب تقدیر سی ہے امر دنہی اور ثواب عذاب کیون ہی پس حدیث بیان کرو مجہسی شاید اللہ دور کری شبہ کو دل میری سے پس کہا اونھون نی اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کری آسمان والونکو اور زمین والونکو عذاب کری اونکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا واسطی اونکی یعنی وہ کتنا ہی عذاب کری آسمان زمین والونپر ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کری اونکو ہوگی رحمت اوسکی بہتر واسطی اونکی عملون اونکی سی اور اگر خرچ کری تو مانند احد کی سونا بیچ راہ خدا کی نہین قبول کریگا اللہ تجہسی یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتہہ تقدیر کی اور جان تو یہہ کہ جو چیز کہ پہنچی تجکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجہسی اور تحقیق جس چیز نی کہ خطا کی تجہسی نہ تھی کہ پہنچتی تجکو اور اگر مری تو اوپر غیر اسکی یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن دیلمی نی پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکی کہا ابن دیلمی نی پھر آیا مین حذیفہ بن یمان کی پاس پس کہا اونھون نی مانند اسکی پھر آیا مین زید بن ثابت کی پاس پس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** حاصل جملہ ان ما اصابک کا لم یکن لیصیبک کا یہہ ہے کہ پس جو کچھ پہنچی تجکو نہ تھی کہ اگر سعی اور کوشش سے بچتا اور اگر نہ پہنچی تو نہ تھی کہ اگر سعی کرتا مین پہنچتا جان کہ پہنچنا نہ پہنچنا ساتہہ تقدیر الہی کے ہی **وعن** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نافع سی تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کی پاس پس کہا تحقیق فلانی شخص نے پڑہا اوپر تمہاری سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نی تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچا مجکو یہہ کہ اوسنی تحقیق نئی بات نکالی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین مین پس نہ پڑہ تو اوسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کی یعنی جو لوگ منکر تقدیر کی ہین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ف** یہہ پہنچا مجکو یعنی مینی سنا ہے کہ اوسنی کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی میرا سلام اوسے مت کہیو کیونکہ ہمسکو

حکم ہی ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سی علما کہتی ہین کہ ضمن وجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کی سلام کا بلکہ سنت بھی نہین ہے واسطی اونکی تنبیہ کی اور جائز ہی اسلیے ترک ملاقات اونکی بھی کذا ذکرہ القاری **وعن** علیٍّ قَالَ سَأَلَتْ خَدِیْجَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَیْنِ مَاتَا لَہَا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُمَا فِی النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَی الْکَرَاہَۃَ فِیْ وَجْہِہَا قَالَ لَوْ رَأَیْتِ مَکَانَہُمَا لَأَبْغَضْتِہِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَلَدِیْ مِنْکَ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَأَوْلَادَہُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَإِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَأَوْلَادَہُمْ فِی النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْہُمْ ذُرِّیَّتُہُمْ رَوَاہُ أَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچھا حضرت خدیجہ نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اپنی دو لڑکون کا کہ مر گئی تھی بیچ جاہلیت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دو لڑکے آگ کے بیچ ہین کہا حضرت علی نی جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ اونکی کی فرمایا حضرت نی اگر دیکھی تو حال ونکا کہ کیسی خوار اور دور رحمت الٰہی سی ہین البتہ ناخوش رکھی تو اونکو پھر عرض کیا ای رسول خدا کی پس اولاد میری جو تجھ سی ہی یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن اور اولاد اونکی بیچ بہشت کی اور تحقیق مشرک اور اولاد اونکی بیچ آگ کی پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور پیروی کی اونکی اولاد اونکی نی بابی آیہ یہ ہے بایمان الحقنا بہم ذریتہم یعنی پیروی کی اولاد نی ساتھ ایمان کی ملاوینگی ہم ساتھ اونکی اولاد اونکیکو **وعن** أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَہْرَہٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَہْرِہٖ کُلُّ نَسَمَۃٍ ہُوَ خَالِقُہَا مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ إِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ إِنْسَانٍ مِنْہُمْ وَبِیْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ أَیْ رَبِّ مَنْ ہٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّیَّتُکَ فَرَأٰی رَجُلًا مِنْہُمْ فَأَعْجَبَہٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ قَالَ أَیْ رَبِّ مَنْ ہٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ أَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ عُمُرَہٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ أَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ إِلَّا أَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ أَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ أَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِہَا ابْنَکَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَأَکَلَ مِنَ الشَّجَرَۃِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَخَطِئَ وَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اونکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنی کی لیے پس نکلے پشت اوسکے سی ہر جان والی کہ وہ اللہ پیدا کرنیوالا تھا اونکو اولاد اونکی سی قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھون ہر آدمی کی اونمین سے چمک نور سی پھر روبرو کیا اونکو آدم کی پھر کہا اون نی ای پروردگار میرے کون ہین یہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری پس دیکھا ایک شخص کو اونمین سے پس خوش لگی ونکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھون اوسکے کہا ای پروردگار میرے کون ہی یہ فرمایا یہ ہے داود پھر عرض کیا ای رب میرے کتنی ٹھرائی تونی عمر اوسکی فرمایا ساٹھ برس کہا ای پروردگار میری زیادہ کر عمر اوسکی عمر میری سی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اونکی پاس ملک الموت پس کہا حضرت آدم نی کیا نہین باقی رہی عمر میری سی چالیس برس ملک الموت نی کہا کیا نہین دیدیے تونی چالیس برس بیٹے اپنی داود کو پس انکار کیا حضرت آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بھول گئی آدم پس کہایا اونھون نی درخت مین سے پس بھولتی ہی اولاد اونکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہی اولاد اونکی روایت کیے ترمذی نے **وعن** أَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَہٗ فَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُمْنٰی فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً بَیْضَاءَ کَأَنَّہُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُسْرٰی فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً سَوْدَاءَ کَأَنَّہُمْ

الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفه الیسریٰ الی النار ولا ابالی رواه احمد

اور روایت ہی ابی الدرداسی کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی پیدا کیا اللہ نی آدم کو جب پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈہی دہنی اوپر اونکی پیر یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا تہہ پاسکو پس نکالی ولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیان ہین اور مارا مونڈہی بائین پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پہر کہا واسطی اوس ولاد کی کہ بیچ داہنی طرف اونکی تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین پروا رکہتا مین اور کہا اوس ولاد کو کہ بیچ مونڈہی بائین اونکی تہی یہہ جانیوالی ہین طرف آگ کی اور نہین پروا رکہتا مین روایت کی یہہ احمد نی

وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل علیہ اصحابہ یعودونه وهو یبکی فقالوا لہ ما یبکیک الم یقل لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری قال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد

اور روایت ہی ابی نضرہ سی کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی ابو عبد اللہ داخل ہوئی اوپر اونکی یار اونکی کہ عیادت کرتی تہی اونکی اور وہ روتی تہی پس کہا واسطی اونکی کس چیز نی رولایا تجکو کیا نہین فرمایا واسطی تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لی تو بال لب اپنی کی پہر برقرار رکہہ اونکو یہانتک کہ ملاقات کری تو مجسی کہا کہ ہان لیکن سنا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والی نی مٹہی مین لی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی ایک جماعت اور دوسری جماعت لی دوسری ہاتہہ مین اور فرمایا یہہ لیعنے داہنی ہاتہہ کی جماعت واسطی بہشت کی اور بائین ہاتہہ کی جماعت واسطی دوزخ کی اور نہین پروا رکہتا مین کہا ابو عبد اللہ نی اور نہین جانتا مین کہ بیچ کس مٹہی کی ہون مین یعنی داہنی ہاتہہ کی یا بائین ہاتہہ کی روایت کی یہہ احمد نی لفظ ثم اقرہ یعنی ہمیشہ اسیطرح رکہہ حتی کہ ملی تو مجسی حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنی لوگون نی انکو کہا کہ کیون روتا ہی حضرت نی تو تجہی بشارت اپنی ملنیکی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کی نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا آپکی حاصل انکی جواب کا یہہ کہ بشارت صحیح لیکن پروردگار بی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین پروا رکہتا مین پس یہہ خوف دل سی نہین جاتا اور موجب رونیکا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی وہ بشارت بہول ہی گئی ہون کہا طیبی نی کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ لبین لینی سنت موکدہ ہین اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی پرساتہہ حضرت کے پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کرنیمین یعنی لبین نہ لینی سی ایسی خیر کثیر ہاتہہ سے جاتی ہی جبکہ ہمیشگی کری وہ ترک کرنی تمام سنتون کی پس یہہ زندیقی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه کل ذریة ذراها فنثرهم بین یدیه کالذر ثم کلمهم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غفلین او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس سے

نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لیا اللہ نی عہد پشت آدم سی یعنی انکی اولاد سی جو پشت سی نکلی تہی بیچ نعمان کے یعنے قریب میدان عرفہ کے پس نکالی پشت اونکی سی ہر ذرّیہ کہ پیدا کرنا تہا اوسکو پس پہیلا دی اونکی آگی مانند چیونٹیون کی پہر باتین کین اللہ نی اونسی روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار تمہارا کیا سبنی مقرر ہے تو رب ہمارا فرمایا اللہ نی گواہ کیا مینی اسواسطی کہ نکہو تم دن قیامت کی تحقیق ہم تہی اس سے غافل یا کہو تم

کہ نہین شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے اونکی یعنی پس پیروی کی ہمنے اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب
اوس چیز کی کہ کی باطل والون نے روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنے باپ دادون نے حاصل یہہ کہ اسطرح کی حجت آگے پیش نہین چلتی کی کیونکہ اقرار توحید کا اوس روز
کروالیا ہی اور انبیا اوسکی یاد دلانیکو بھیجے **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ أَنْ تَقُولُوا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ
عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ
فَأَقَرُّوا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ
بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَ
النُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ
فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت
دینی والی بزرگی کی اور جب لے پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹہون اونکی سے اولاد اونکی کہا راوی نے جمع کیا اونکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا قسم
قسم کرنیکا مثلاً بعضے غنی بعضی فقیر پہر صورت بخشی اونکو پہر گویا کیا اونکو پس گفتگو کی پہر لیا اونسے عہد اور میثاق یعنی قول اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی
کے کیا نہین ہون مین تمہارا کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینونکو اور گواہ کرتا
ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ آدم کو اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تہی ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے اور نہین
پروردگار سوا میرے اور نہ شریک کیجو ساتہہ میرے کسیکو تحقیق بہیجون گا مین طرف تمہاری رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل
کرون گا مین کتابین اپنے کہا اونہون نے گواہی دی ہمنے ساتہہ اسکے کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطے ہمارے سوائے تیرے اور نہین معبود
واسطے ہمارے سوا تیرے پس اقرار کیا ساتہہ اسکے اور بلند کیے گئے اون پر حضرت آدم درحالیکہ دیکہتے تہے طرف اونکے یعنے طرف اولاد اپنے کی پس دیکہا غنی کو اور فقیر کو
اور اچہا صورت کو اور سوا اسکے یعنی بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تونے درمیان بندون اپنے کی فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا
ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکہا انبیا کو بیچ اونکے مانند چراغون کی اوپر اونکے نور ہی خاص کیے گئے ساتہہ عہد اور کے بیچ پہنچانے رسالت کے
اور نبوت کی اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک تعالی کی اور جب لیا ہمنے نبیون سے قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تہے عیسی بن مریم بیچ ان روحون
کے پس بہیجا اوسکو یعنی اونکی روح کو ساتہہ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کی اوپر اونکے سلام پس حدیث کی گئی ابی سے یہہ کہ داخل ہوئی روح اونکی منہہ
کی طرف سے مریم کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** دوست رکہتا ہون یہہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے کیونکہ جو ایک
صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکہہ کر شکر کرتا ہی مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہے اور غنی
مین نہین اسطرح غنی کی میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر کو نہین اور آیۃ میثاقہم کی بعضون کی ہی ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی بن مریم
یعنے اور لیا قول تجہسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم کی سے **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ

مكانه فصدّقوه واذا سمعتم برجل تغيّر عن خلقه فلا تصدّقوا به فانه يصير الى ما جبل عليه رواه احمد اور روایت ہے
ابی درداسی کہا اوسوقت کہ تھی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کرتی تھی ہم اوسچیز کا کہ ہونیوالی ہی اوسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہہ اپنی سی پس سچ جانلو اوسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سی پس نہ سچا
جانلو اوسکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ ہو جاتا ہی شخص طرف اوسچیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی اوسپر روایت کی یہہ احمد نی **ف** اوسچیز کا کہ ہونیوالی ہی
یعنے جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہی اوسکی مقدمہ مین آپسمین گفتگو کر رہی تھی کہ ساتھہ سابقہ قضا و قدر کی ہی یا ازسرنو پیدا ہوتی ہی پی اوس سابقہ کی انتہا
معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑی کی نہ ہو تو منع نہین اسیلیی حضرت نی منع نہ فرمایا اور تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی اور وہ ہرگز متغیر
نہین ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اوسکی اور یہہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی اوسپر یعنی مثلا جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الہی ہو گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہین
ہویگا اسیطرح احمق دانا نہین ہوتا اور یہہ جو بسبب یا صحبت یا مصاحبت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہو جاتا ہی وہ اس قسم کا نہین ہی کلام اوسمین ہی
کہ تقدیر الہی اور جبلت اور خلقت اوسکی ایک خلق پر پڑی ہو یہہ قسم ہرگز تغیر و تبدیل نہین پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم مین کام آتی ہی نہ اسمین یعنے وہان
تقدیر مین یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سی بن جائیگا بن گیا اور اسمین ہرگز تاثیر نہین کرسکتی **وعن** ام سلمة قالت يا رسول الله
لا يزال يصيبك في كل عام وجع من الشاة المسمومة التي اكلت قال ما اصابني شيء منها الا وهو
مكتوب علي وآدم في طينته رواه ابن ماجة اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا ای رسول خدا کی ہمیشہ پہنچتی ہے تمکو بیچ ہر برس
کے بیماری اوس بکری زہر ڈالی ہوئی سی کہ کھائی تھی تمنی یعنی خیبر مین ایک یہودیہ نی کھلائی تھی فرمایا نہین پہنچی مجکو کوئی چیز اوس سے مگر وہ کہ لکھی تھی
اوپر میری اور آدم تھی بیچ مٹی اپنی کی یعنی تقدیر ازلی مین لوح پر تھا روایت کی ابن ماجہ نی

باب اثبات عذاب القبر

یہہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنی عذاب قبر کی **ف** عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سی اسمین کچھہ شبہہ نہین اور مراد قبر سی عالم برزخ ہی کہ واسطہ ہی درمیان دنیا اور آخرت
کے اور ہر جا ہو سکتا ہی کچھہ قبر کا گڑھا مراد نہین ہی مردی ڈوب جاتی ہین جل جاتی ہین جانور کھا جاتی ہین انکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور تصدیق عذاب قبر کی
مراتب مین صحیح تر اور سالم تر یہہ ہی کہ ایمان لاوی کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثون مین آئی ہین سب ساتھہ حکم الہی کے واقع اور موجود ہین نہ محض خیال و وہم
جو سنتی دیکھتی نہین ہین اوسکو تو اوسکی نہ ہونے مین نقصان نہین رکھتا کیونکہ عالم الملکوت کو سر کی آنکھونسی نہین دیکھہ سکتی اوسکی لئی آنکھین ہے اور چاہئین کہ
اونسی دیکھی اور اللہ چاہی تو ان آنکھونسی بھی دکھادی پس یہہ چیزین ہوتی ہین اور ہم نہین دیکھتی مثلا ایک شخص سوتی مین لذت اور دکھہ پاتا ہی اور
ہم نہین دیکھتی اسیطرح جاگتا بعضی دفع لذت اور الم سنتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا بیٹھنی والا نہین معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتی تھی اور اصحاب دیکھتی تھی اور ایمان لاتی تھی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی اور ایمان لاوی کذا ذکر القاری

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل في القبر
يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله تعالى يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت
في الحيوة الدنيا وفي الاخرة وفي رواية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين
امنوا بالقول الثابت نزلت في عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربي الله ونبيي محمد صلى الله
عليه وسلم متفق عليه روایت ہی برا بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی کہ مسلمان جسوقت
سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کی گواہی دیتا ہی یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین پس یہہ ہی قول اللہ

تعالی کا ثابت رکھتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین ساتھہ بات محکم کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی اور بیچ ایک روایت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آیہ یثبت اللہ الذین امنوا آخر تلک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کی کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے اس آیہ مین قول ثابت سی مراد ہی یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیہ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنونکو ساتھہ بات محکم کی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کسی جاتی ہین اگرچہ آگ مین ڈالی جاوین کچھہ شبہہ نہین لاتی ہیں

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المؤمن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظہ للبخاری

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت رکھا جاتا ہی بیچ قبر اپنی کے اور پھرتی ہین اوس سے ہمراہی اوسکے تحقیق وہ سنتا ہی آواز پاپوشون اونکی کی آتی ہین اوس پاس دو فرشتے پس بٹھاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کی ہین اور رسول اوسکی پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکھہ طرف ٹھکانی اپنے کی دوزخ سے تحقیق بدلی تجکو اللہ نی بدلے اوسکی جاگہہ بہشت مین پس دیکھتا ہے اون دو لونکو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہی واسطے اوسکی کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کے پس کہتا ہی وہ نہین جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتی تھی لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی عقل سی اور نہ پڑہا تو نی قرآن مین سے اور مارا جاتا ہی ساتھہ گرز ون لوہی کی مارنا پس چلاتا ہی چلانا سنتی ہین اوسکو جو نزدیک اوسکے ہین سواے جنون کی اور آدمیونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اوسکی واسطی بخاری کی **ف** یہہ جو کہا بیچ حق اوس شخص کے تو یہہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہی یا حضرت کو روبرو لاتی ہونگے یا تصویر مثالی کی پس اس صورت مین روز موت کی کرنی واسطی حاصل ہونے اوس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے لیے شب عاشقان بیدل چہ قدر دراز باشد تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد دیکھتا ہی دونوکو دونون ٹھکانی دکھاتی ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اوسکی تھا اب جنتی ہوا یہہ ملا تا قدر ہو اوسکو نعمتون بہشت کے اور جن وانس آواز عذاب کے اس لیے نہین سنتے کہ سنتی مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا منقطع ہوتا **ف** حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہوئے تنہا مومن کے اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن مسکوت ہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہی علما نے کہ حکم مومن فاسق کا یہہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ کھلنی بہشت مین اور راستہ اوسکے مین شریک نہین یا اسمین بھی شریک ہو لیکن بیچ اوسکے کتنی کچھہ عذاب بھی ہوتا ہو مگر جسکو اللہ چاہے تو بخشدے حق

وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ مر جاتا ہے پیش کیا جاتا اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیون مین پس پیش کیا

جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشت تو نسی اور اگر ہی دوزخیو نمین سے پس پیش کیا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا دوزخ تو پس کہا جاتا ہی یہہ ہے ٹہکانا تیرا منتظر رہ یہانتک
کہ اوٹہاوی تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشة ان یهودیة دخلت
علیها فذکرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعد صلى صلوة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ
آئی انکی پاس پس ذکر کیا اوسنی عذاب قبر کا پس کہا اوس عورۃ نی حضرت عائشہ کو پناہ میں رکہی تمکو اللہ عذاب قبر کی سی پس پوچہا حضرت
عائشہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نی پس نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچہی اس پوچہنی کی کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ازبسکہ حضرت عائشہ نی عذاب قبر کا نام نہ سنا تہا متحیر ہین یہودیہ کی کہنی سی اور حضرت سی حال اوسکا پوچہا پہر حضرت کی پناہ چاہنی
مین احتمال ہی کہ آپکو بہی پہلی اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکی وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اوس روز سی پناہ چاہنی کا ورد کیا تعلیم امت
کے لیے یا حضرت کو معلوم ہو اور پناہ بہی چپکی مانگتی ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کی پکار کر مانگنی لگی تعلیم کے لیے **وعن**
زید بن ثابت قال بینا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت
به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر قال رجل انا قال فمتى
ماتوا قال في الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى في قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان
يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا
نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال
تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن
قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم
اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا اوس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کی تہی سوار اپنی خچر پر اور ہم تہی ساتہہ کہ ناگہان
شوخی کی ساتہہ حضرت کی قریب تہا کہ گرا دی حضرت کو اور ناگہان قبرین چہہ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہی کہ جانتا ہو صاحبون
ان قبرونکی کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مری ہی یعنی حالت شرک مین یا ایمان مین تہی کہا اوسنی کہ بیچ شرک کی پس فرمایا تحقیق یہہ
امت آزمائی جاتی ہی بیچ قبرون اپنی کی پس اگر ڈر نہ ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سی یہہ کہ سنا دی تمکو عذاب قبر کا وہ کہ
سنتا ہون مین اوسکو پہر متوجہ ہوئی اوپر ہماری ساتہہ مونہہ اپنی کی پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی کہا صحابہ نی کہ پناہ پکڑتی
ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کی سی فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب قبر سے فرمایا پناہ
پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنون سے جو کہ ظاہر ہین یا دین سے اور جو کہ چہپی ہین یعنی جو گناہ بدن سے اور دل سی ہوتی ہین کہا اونہون نے پناہ پکڑتی ہین ساتہہ
اللہ کی فتنون سے جو کہ ظاہر ہے ان مین سے اور جو کہ چہپا ہوا ہے فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کی سی کہا اونہون نی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ اللہ
کی فتنہ دجال کی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگر نہ ڈر ہوتا یہہ کہ نہ دفن کروگی یعنی اگر اوس عذاب کو سنوگی تو دفن کرنا مردون کا چہوڑ دوگی بسبب بیہوشی

اور جاتی رہتی عقل کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللاخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک رواہ الترمذی۔ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر مین داخل کیا جاتا ہے مردہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکھون والے کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دونو کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندے ہین اللہ کے اور بہیجے ہوئے اوسکے گواہی دیتا ہون مین یہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے پس کہتے ہین دونو فرشتے تحقیق ہم جانتے تہے کہ تحقیق تو کہیگا یہہ پہر کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے بیچ قبر اوسکی ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کی پہر روشنی کیجاتی ہی واسطے اوسکی بیچ اوسکی پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکی سورہ پس وہ کہتا ہی پہر جاؤن مین طرف اہل اپنی کی پس خبر دون انکو پس کہتے ہین وہ مانند سونے دولہکی وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت پیارا لوگون اوسکے کا طرف اوسکی یعنی جگانا ہر کسیکا خوش نہین لگتا موجب وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہانتک کہ اوٹہا دیگا اوسکو اللہ جگہہ سونے اوسکی سے کہ یہہ ہے اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تہا مینے لوگون سے کہتے تہے کہنا پس کہا مینے مانند اوسکی نہین جانتا مین یعنی سوا اسکی پس کہتے ہین فرشتے تحقیق تہے ہم جانتے یہہ کہ کہیگا تو یہہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطے زمین کی مل جا اوپر اسکے پس ملجاتی ہی اوپر یعنی بہچتی ہے اوسکو پس ملتی ہین پسلیان اوسکی یعنے داہنی بیچ بائین کے اور بائین بیچ داہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اوسکے عذاب کیا گیا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہہ قبر اوسکی سے کہ یہہ ہے روایت کی یہہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کی آتے ہین اور خوف اونکا کافر پر بہت ہوتا ہے تا متحیر ہوویں جواب مین اور مومنونکی لیے آزمایش ہے پس ثابت رکہتا ہی اللہ انکا اور وے نڈر ہوتے ہین اسلیے کہ دنیا مین ڈرتے تہے اللہ تعالی سے خیر اوسکی یہہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگے اور تہے ہم جانتے یعنی بسبب ارشاد پروردگار کی یا پیشانی پر نشانی سعادت کے اور نور ایمان کا ظاہر تہا پس خبر دون انکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہہ کر وہ خوش ہووین جیسے مسافر کہین راحت پاتا ہی تو کہتا ہی کاشکے اپنے اہل مین جاکر اور حال اپنا اونکو دکہاؤن ویسے ہی یہہ کہیگا

وعن البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ فیقولان لہ وما یدریک فیقول قرات کتب اللہ فامنت بہ وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت الایۃ قال فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ

مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ اَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے براء بن عازب سے اونہوں نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہیں مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو پس کہتے ہیں اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھے میں نے کتاب اللہ کو پس ایمان لایا میں ساتھ اوسکے اور سچا جانا میں نے یعنی سچ کلام اللہ پر ایمان لاونگا حضرت پر بھی لاونگا پس یہے مراد ہے قول اللہ تعالی کی سے ثابت رکھتا ہے اللہ اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیت کہا پس پکارتا ہے پکارنیوالا یعنی اللہ تعالی یا فرشتہ ساتھ حکم اوسکے آسمان میں سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اوسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت سے میں سے اور کھولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا پس آتے ہیں اوسکو باویں اوسکی اور خوشبوئیں اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے بیچ اوسکی بقدر درازگی نگاہ اوسکی اور کافر پس ذکر کیا فرمایا اوسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بیچ بدن اوسکی اور آتے ہیں اوسکی پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان میں سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اوسکو آگ میں سے اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ میں سے اور کھولدو واسطے اوسکے دروازہ طرف دوزخ کی کہا پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور لو اوسکی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تنگ کی جاتی ہے اوپر اوسکی قبر اوسکی یہانتک کہ داخل ہوتی ہیں بیچ اوسکی پسلیاں اوسکے داہنی طرف بائیں کی اور بائیں طرف داہنے کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اوسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اوسکے ہوتا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اوسکے پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اوسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتے ہیں اوسکو جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہیں سوا آدمی اور جن کے پس ہو جاتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اوسکے روح روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے یہاں آہ واہ یاوای اور یہہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین و اسلام کا اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہنچا نہ جاننا کیا معنے اور فرشتہ اندھا بہرا اس لیے مقرر ہوگا کہ اوسکے آواز رونی چلانی وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے واسطے یہہ شدت عذاب کے لیے اور سزا ہے اوسکے منکر ہونیکی عذاب قبر سے **ف**

عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِي حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ اَتَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حضرت عثمان سے

تحقیق وہ شخص جسوقت کہ ٹھہرتی قبر کی پاس روتے یہانتک کہ ترکرتی ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے اوسکے ذکر کرتی ہو بہشت کا اور دوزخ کا پس نہین روتی اور روتی ہو اس جگہہ کھڑی ہونی سی پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی تحقیق قبر اول منزل ہی منازل آخرت کی پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھی اسکی ہی آسان تر اس سے ہے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو چیز کہ پیچھی اسکے ہی سخت تر ہی اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھی مینی کوئی جگہہ دیکھنی کے لیے مگر قبر سخت تر ہی اوس سے یعنی عیش منغص کرتی ہی اور شدت و محنت یاد دلاتی ہے روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وعنه** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اونہین سے کہا تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی دفن کرنی میت کے سے تو ٹھہرتی نزدیک اسکی پس فرماتی استغفار کرو واسطے بھائی اپنی کی پھر مانگو واسطے اسکی ثابت رکھنی کو یعنی اللہ تعالی اسوقت مین اوسی ثابت رکھی پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دعا و استغفار زندہ کی مفید ہی مردہ کو مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہہ دعا اور ثابت مانگنی سوا تلقین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرتی ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کے نزدیک ثابت نہین ہے لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کی نزدیک مستحب ہے اور وارد ہوئی ہی بیچ تلقین بعد دفن کی ایک حدیث ابو امامہ صحابی سی کہ ذکر کی ہی وہ سیوطی نی جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سی اور ابن نجار نی اور ابن عساکر نی اور دیلمی نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب مرے کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو تو کھڑا ہووے ایک شخص سرہانہ قبر کی اور کہی یا فلان بن فلانہ او رمیت سنتا ہی لیکن جواب نہین دیتا پھر کہی یا فلان بن فلانہ جب وہ اسکو سنتا ہی تو اوٹھہ بیٹھتا ہی قبر مین پھر کہی یا فلان بن فلانہ اسبار کہتا ہی میت ارشاد کر مجکو رحمت کری خدا تعالی تجپر لیکن تم نہین سنتے اسکو پھر کہی یاد کر اوسی فلانی وس کلمہ کو کہ نکلا تو اوپر دنیا کی وہ شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ہے راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہے اور محمد پیغمبر تیری ہین اور اسلام دین تیرا ہے اور قرآن امام تیرا ہے جب یہہ کہتا ہے تو پکڑ لیتا ہی ایک منکر و نکیر مین سے ہاتھہ دوسرے کا اور کہتا ہی باہر نکل اسجگہہ کی آگی سی ہم کیا کام رکھتی ہین اس سے کہ حق تعالی نی تلقین کے لیے سکہائی وسکو دلیل اسکی ایک شخص نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ماں کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اور کسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرو حوا کی طرف کہ ماں سبھونکی ہی تمام ہوئی حدیث اور پڑہنا اول سورہ بقرہ کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا بھی آیا ہے اور اگر ختم قرآن کری افضل ہے اور بعضی علما سی منقول ہے کہ اگر مسئلہ فقہ کا ذکر کری بہتر ہے فضیلت رکھتا ہی اور باعث اترنی رحمت کا ہوتا ہے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ معین کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوین اژدہا کاٹتی ہین اوسکو اور ڈستی ہین اوسکو یہانتک کہ ہووے قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمین سے پھنکارا ماری بیچ زمین کے نہ اوگاوی زمین سبزہ روایت کی یہہ دارمی نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا ستر بدلے ننانوین کے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن جابر قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے جابر سی کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف جنازہ سعد بن معاذ کی جسوقت کہ وفات کیے گئے یعنی جب کہ نماز پڑھی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکہے گئے سعد بیچ قبر اپنی کی درست کیے اوپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑہا پس تسبیح کی ہمنی دیر تک پھر تکبیر کہی حضرت نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہم نے پس کہا گیا اے رسول خدا کے کیون تسبیح کی تمنی پہر تکبیر کہے تمنی فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کے قبر اوسکی یہانتک کہ کہولدی وہ اللہ تعالی نے اوس سے بسبب تسبیح ہماری کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اس سے اور اس لیے مستحب ہے تکبیر کہنی وقت دیکہنے ڈر کی چیز کی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ وہ شخص ہے یعنی سعد کہ ہلا واسطے اوسکی عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے بسبب چڑہنے روح پاک اوسکی اور کہولے گئے واسطے اوسکی دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے اوسکی جنازہ پر ستر ہزار فرشتے تحقیق بہینچی گئی بہینچنا یعنی بیچ قبر کی پہر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہہ سختی اوس سے یعنے بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ نسائی نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سے کہا کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے خطبہ کے پس ذکر کیا فتنہ قبر کا کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اوسکے آدمی پس جب ذکر کیا یہہ چلائے مسلمان چلانا روایت کی یہہ بخاری نے اسطرح اور زیادہ کیا نسائی نے حائل ہوا چلانا درمیان میرے اور درمیان اسکی کہ سمجہون مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹہر گیا چلانا اونکا کہا مینے واسطے ایک شخص کے کہ نزدیک تہا میرے اے فلانے برکت کرے اللہ تعالے بیچ تیرے یعنی زیادہ کرے اللہ تعالی علم و حلم تیرا کیا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر فرمانے اپنے کی کہا اوسنے فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ تم آزمائے جاؤگے بیچ قبرون کی قریب آزمانے دجال کی سے **ف** یعنی فتنہ قبر با عتبار ہول و وحشت کے قریب ہے فتنہ دجال کے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی حضرت نے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنے مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہے واسطے اوسکے آفتاب نزدیک غروب ہونے اوسکے پس بیٹہتا ہی ملتا ہی آنکہیں اپنے اور کہتا ہی کہ چہوڑ دو مجہکو کہ نماز پڑہون روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ بات اون فرشتون سے کہتا ہی پہلے سوال جواب کے کہ مین نماز پڑہ لون پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کے سوال جواب سے کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گہر والون مین بیٹہا ہون یہہ حالت اوسکے فراغت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ہنوز دنیا مین ہے اور سویا تہا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دنیا مین بڑا مضبوط اور دائم نماز پڑہنے والا ہوگا کہ جسکو وہان بہی نماز بسبب عادت کی یاد آئی اور خصوصیت قرب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اوسکی ہی کہ شام غریبان مشہور ہے مسافر جب شہر میں آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان میں ہی اور کیا کرے ‌؎ تو زلف را کشادی و تاریک شد جہان ٭ اکنون فتاد شام غریبان کجا روند ٭ نماز شام غریبان چو گریہ آغازم ٭ بہای ہای غریبانہ قصہ پردازم ٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوْبًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت کی ابوہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق مردہ پہنچتا ہی طرف قبر کی پہر بیٹھتا ہی شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کی بیچ اوس حالت کے کہ نہین کچہہ خوف زدہ ہوتا اور نہ گہبرایا ہوا پہر کہا جاتا ہے اوسکو بیچ کس دین کے تہا پس کہتا ہے تہا مین بیچ اسلام کے پہر کہا جاتا کون ہے یہہ شخص پس وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کے لائی ہمارے پاس دلیلین ظاہر نزدیک خدا کی سے پس مانا ہم نی اونکو پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کیا دیکہا تونی اللہ کو پس وہ کہتا ہی کہ نہین لائق واسطی کسیکی کہ دیکہی اللہ کو پس کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکے کہ توڑتی ہی بعض اوسکی بعض کو پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکہہ طرف اوس چیز کی کہ بچایا تجکو اللہ نے پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی دریچہ طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی اوسکی اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا ہے واسطی اوسکے یہہ ہے ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کے تہا تو اور اوسی پر مرا تو اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہی اللہ تعالی اور بیٹہتا ہی شخص بد بیچ قبر اپنی کے ڈرتا ہوا گہبرایا ہوا پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی بیچ کس دین کے تہا تو پس وہ کہتا ہی نہین جانتا مین پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون تہا یہہ شخص پس وہ کہتا ہی سنا مینی لوگونکو کہتی تہی کہنا پس کہتا تہا مین وہ پس کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف بہشت کی پس دیکہتا ہی طرف تازگی اوسکی اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی پہر کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکہہ طرف اوس چیز کی کہ پہیری اللہ تعالی نی تجسی پہر کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس دیکہتا ہی طرف اوسکی توڑتا ہی بعض اوسکا بعض کو پہر کہا جاتا ہی واسطے اوسکی یہہ ہے ٹہکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تہا تو اور اوپر اوسکی مرا تو اور اوپر اوسکی اوٹہایا جاویگا تو اگر چاہیگا اللہ تعالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

باب ہے اعتماد کرنیکا ساتہہ کتاب و سنت کی **ف** کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سے مراد ہی اقوال اور افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتی ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس نی کہ نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کی وہ چیز کہ نہین اوسمین سے پس وہ مردود ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جسنی عقل سی ایک بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے اوسکی اصل کتاب و سنت سی ظاہر خفی لفظی یا مستنبط پس وہ مردود ہی اور لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی طرف اوسکے کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کی نہو برا نہین ہے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اما بعد پس تحقیق بہتر بات کی کتاب
خدا کی اور بہتر راہون مین راہ محمد کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئی جو چیزین ہین اور جو بدعت ہے گمراہی ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اما
بعد یعنی پیچھے اسکی یعنی حمد و صلوۃ کی یہہ حدیث حضرت نی خطبہ مین بیان فرمائی اسلیے اسطرح فرمایا اور جو بدعت ہی گمراہی ہی معنی یہہ ہین کہ جو بدعت سیئہ
ہے وہ سبب گمراہی کی ہی جاننا چاہیی کہ جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اسمین سے جو موافق اصول اور قواعد سنت کی ہو اوسکو بدعت
حسنہ کہتی ہین اور جو مخالف اوسکے ہو بدعت ضلالہ اور سیئہ یعنی بری کہتی ہین چنانچہ مراد کل بدعۃ ضلالۃ سی یہی ہوتی ہی اور بعضی بدعت واجب
مانند تعلیم نحو کی واسطی سمجھنے کلام اللہ وغیرہ کی اور بعضی بدعت حرام ہی مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کی اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ سی ہی اور بعضی
بدعت مستحب جیسے خانقاہ و مدرسہ بنانی اور جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ مین نہ تھی اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنی مساجد اور کلام اللہ کی اور
بعضے مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد بموجب مذہب شافعی کی اور مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نی کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف
کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کی ہو ضلالۃ ہی اور جو ایسی نہو پس نہین وہ بری یہ شیخ سید علی **وعن** ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و
مطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیھریق دمہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
غصہ کیی گئی لوگو تین طرف خدا کی تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین اور ڈھونڈھنی والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون
کسے شخص کا ناحق تا کہ بہادی خون اوسکا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کجروی حد حرم مین یہہ ہے کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کری مثل اڑنی شکار
کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسی نوحہ کری یا گریبان چاک کری مصیبت کے وقت یا شگون بد یا نوروز کری یا اور رسمین کفر کی
برتی تا کہ بہادی خون اوسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہو نہ قتل مین نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہے مگر بالقصد نری خونریزی کی سبب سے بدتر پس معلوم کیا
چاہیے کہ جب جاننی والی معصیت کا یہہ حال ہی تو اوسکی کرنیوالیکا کیا حال ہوگا ح ن **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل و من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ و من عصانی فقد
ابی رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنی کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی
کہا گیا اور کسنی قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جسنی طاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنی نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی بخاری نی **ف**
کہا گیا کسنی سرکشی کی یعنی مراد سرکش سی کون ہی پس حضرت نے جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کیی واسطی خوب واضح ہونیکی **وعن** جابر قال
جاءت ملئکۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو نائم فقالوا ان لصاحبکم ھذا مثلا فاضربوا لہ مثلا قال
بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا و جعل
فیہا مادبۃ و بعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ و من لم یجب الداعی لم یدخل
الدار ولم یاکل من المادبۃ فقالوا اولوھا لہ یفقھھا قال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب
یقظان فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ و من عصی محمدا فقد عصی
اللہ و محمد فرق بین الناس رواہ البخاری اور روایت ہی جابر سی کہا کہ آئی فرشتی
طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ سوتے تھی پس کہا فرشتون نی آپسمین تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کی یعنی آنحضرت کے کہاوت ہے پس بیان کرو واسطی اوسکی کہاوت

کو کہا بعضے فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے تحقیق آنکھہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پس کہا کہاوت اسکی مانند
مثل ایک شخص کے کہ بنایا گھر اور ٹھرایا بیچ اوسکے کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالیکو پس جسنے کہ مانا بلانیوالیکو داخل ہوگا گھر مین اور کھاویگا کھانا اور جسنے
نہ قبول کیا بلانیوالیکو نہ داخل ہوگا گھر مین اور نہ کھاویگا کھانا پس کہا فرشتون نے اسمین بیان کرو اسکو تاکہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے تحقیق
وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے تحقیق آنکھہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان
برداری کی محمد کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہین درمیان لوگونکے
روایت کی یہہ بخاری نے **ف** فرق کرنیوالے ہین کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق اور باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کہانا جو تیار کیا ہی
مراد اوس سے نعمتین بہشت کے اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی اور یہہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے ہ حق **وعن** انس قال جاء
ثلثة رهط الى ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسئلون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما
اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من
ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الاخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الاخر
انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله
اني لاخشكم لله واتقكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي
فليس مني متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیون کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت کی پس
جب کہ خبر دیگئی ساتھہ اوسکی گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا کہاں ہین ہم بہ نسبت آنحضرت کی اور تحقیق بخشی اللہ نے واسطے اونکے جو اگلی تھی
گناہ اور جو پچھلی پس کہا ایک نے اونمین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار
کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین الگ رہونگا عورتونسے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف اونکے پس فرمایا حضرت
نے تمنے کہا تھا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمھاری اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت
تمھاری واسطے اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون
عورتونسے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہین ہے مجھسے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آئے تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبد
اللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہے مقدمہ عبادت مین کیونکہ حضرت کو حاجت نہین عبادات کی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا لیغفر لک اللہ
ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تاکہ بخشے اللہ تیرے اگلے پچھلے گناہ تیرے اور نکاح بھی کرتا ہون عورتونسے کمال یہی ہے کہ حق دونو کا ادا کرے اور حقوق الہی مین بھی کچھہ فرق نہ آوے
اور توکل وغیرہ ہاتھہ سے نہ جاوے اور حضرت سب سے زیادہ آمین کرتی تہی تا امت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا یعنے بیزار ہو اور بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت
سے نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کرین کہ عاجز ہو دینگے اور حق عبادت ادا نہوگا ۱۲ علی حق **ف** اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہے کہ اسمین رد ہے
اونکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہہ چیزین قسم عبادت سے تہین مگر زیادہ تہین سنت پسندیدہ نہ فرمائین پس اولی یہی ہے کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہوئے اوسکو
اوسیطرح ادا کرے کمی زیادتی نہ کرے از اقوال استاد مولانا اسحق ۱۲ **وعن** عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام
يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم له خشية متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز پس رخصت دیجیے اونکی اوس پر ہیز کیا اوس سے کئی شخصون نی پس
پہونچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا کیا حال ہے اون لوگونکا کہ پرہیز کرتی ہین ایسی چیز سی کہ کرتا ہون مین
پس قسم خدا کی تحقیق مین ان سب سے زیادہ جانتا ہون مین امر سے اللہ کی اور بہت زیادہ ہون النبی واسطی اللہ کی ڈرنی کر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کے حضرت نی ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہہ رخصت کی بات ہے اور معنی اخیر حدیث کی یہہ کہ مین باوجود کمال
تقوی اور ڈر نیکی عمل رخصت پر کرتا ہون یہہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین بڑے بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی
اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کے اسی لیے حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیسا کہ
دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر یعنی اولی چیزون پر **وعن** رافع بن خدیج قال قدم نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
المدینۃ وہم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان
خیرا فترکوہ فنفضت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا بہ
واذا امرتکم بشیء من رائی فانما انا بشر رواہ مسلم اور روایت ہی رافع بیٹی خدیج کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والی تابیر کرتی تہی درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والون نی تہی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا
شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہے پس چہوڑ دیا لوگون نی پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نی پس ذکر کیا روبرو آنحضرت کی پس فرمایا حضرت نی
نہین ہین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتہہ کسی چیز کی بات دین تمہاری کی سی پس لو اوسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتہہ ایک چیز کی اپنی عقل سی
پس نہین ہین مگر آدمی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** معنی تابیر کی یہہ ہین کہ کہجور مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور درخت ہوتی ہین مادہ نرکا پہول
جہاڑتی ہین مادہ پر تا پہلین اور معنی اخیر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسباب کے مقدمہ مین مجہسی خطا بہی ہوتی ہی اور صواب بہی حاصل یہہ کہ حضرت نی اپنی
اجتہاد سی منع فرمایا تہا بغیر اوترنی وحی کی الہی کہ دیکہا اوسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اوسکی کمی زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر نہ فرمائی تہی
کہ شاید کچہہ اوسکے خاصیت ہو بسبب جاری ہونی عادت الہی کی اسلیے جزما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہے پس جب دیکہا کہ اسمین ایک خاصیت ہے بسبب جاری
ہونی عادت الہی کی ورنہ منع اسمین کچہہ آیا نہین سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تہا
اور غرض اونکی دنیا نہ تہی بلکہ اہتمام تہا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصہ مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب
جانتی ہو امور دنیا اپنی کی اور اسکی یہی معنی ہین کہ مجہی التفات نہین امور دنیا پر ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تہی امور دنیا اور
آخرت مین ؛ ح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل ما بعثنی اللّٰہ بہ کمثل
رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء النجاء فاطاعہ طائفۃ
من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم فنجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم
الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی
وکذب ما جئت بہ من الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے
کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکی یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی اے قوم میری تحقیق دیکہا مینی لشکر اپنی آنکہوں سے اور
تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیغرض پس بہاگو دوڑو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نی قوم اوسکی سی پس چلے راتون رات پس چلے

اور بہ آہستگی کی پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح کی اپنی مکانمین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے
اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین تو اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا
اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین شریعت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ عرب مین جب
ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم پھر اوسکے یہہ مثل ہوگئی ہر امر ناگہانی وحشت
ناک کے بیچ کہتے ہین پس یہہ بات حضرت پر کمال صادق تہی کہ سچی خبر دینی عذاب کے بیچ سیدنا **وعن** ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي كمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل
الفراش وهذه الدواب التي تقع في النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها
فانا آخذ بحجزكم عن النار وانتم تقحمون فيها هذه رواية البخاري ولمسلم نحوها وقال في آخرها قال
فذلك مثلي ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبوني تقحمون فيها متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اوس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب روشن کیا آگ
نے گرد اپنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانیوالے نے کہ روکتا ہے اونکو
اور وہ غالب آتے ہین پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنے اوسکی منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑتے پس مین کمر تہامتا ہون کمرین تمہاری کہ
بچاؤن آگ سے اور تم بے تحاشہ ہوتے ہو اوسکی بیچ یہہ روایت بخاری کی ہے اور واسطے مسلم کی مانند اسکی اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کی فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہے کہ مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری بچانیکو آگ سے اور یہہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف
بچو آگ سے پس تم غالب آکے بے تحاشہ جاتے ہو بیچ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے منہی حرام اور منع چیزین واضح بیان کر
ہین جیسی کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنے کرتے ہو وہی بری کام اور مین منع کرتا ہون **وعن** ابی موسی قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا
فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب
امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هي
قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به فعلم وعلم
ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اوس چیز کی کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکی ہدایت سے اور علم سے مانند مثال مینہ بہت کے کہ پہنچا زمین کو پس
تہا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوس نے پانیکو یعنی اپنی اندر جذب کیا پس اوگایا خشک گہاس کو اور تر کو بہت اور تہا ایک ٹکڑا اوس زمین
سے سخت کہ ٹہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکی لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کہیتی کی اور پہنچا اوس زمین مین ایک ٹکڑی اور کو نہین وہ
مگر چٹیل میدان نہ تہامتا پانی کو اور نہ جماتا گہاس یہہ یعنی سب جو مذکور ہوئین مثل ہے اوس شخص کے کہ سمجھا بیچ دین خدا کی اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے
کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکی پس جانا یعنی سیکہا اوس نے اور سکہلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتہہ اسکی سر کو بسبب تکبر کی اور نہ قبول کی اون نے
ہدایت اللہ کی کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دو طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک فائدہ اوٹھانی والی

دین سی اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانیوالی اوس سے اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی تھی پانی سی اور دوسری وہ کہ نہیں فائدہ مند
ہوتی پھر اگلی فائدہ مند کی دو قسمیں ہیں اوگنی والے اور نہ اوگنی والی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہیں ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہہ مثل اوس زمین
پاک کے ہیں کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس اوگائی اور اوروں کو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح اونھوں نی خود بھی فائدہ علم سے
اوٹھایا اور اوروں کو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھہ نوافل وغیرہ کی مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھہ نہ پیدا کی
پس یہہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئی یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کے کہ علم حاصل کیا
اور پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کے کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ
لوگوں کو پہنچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہماری اوستادونکی بھی ہے اور جسنی کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کیطرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اوسپر عمل
نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا کافر ہو ایسہ مثل اوس زمین شور کی ہی کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھہ اوگایا یا حق ؛ **وعن**
عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات وقرأ الى
وما يذكر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رأيت وعند مسلم رأيتم
الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله فاحذروهم متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہؓ
سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیہ وہ ہی جسنی اوتارا اوپر تیری کتاب کہ اوسمین آیتیں ہیں محکم اور پڑہی آخر آیہ تک اور نہیں نصیحت پکڑتی
مگر صاحب عقل کی کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھی تو اور مسلم میں رأیتم یعنی جب دیکھو تم اونکو کہ پیچھی پڑتی ہیں
اوسکی کہ متشابہ ہی قرآن سے پس وہ لوگ ہیں کہ نام رکھا اونکا اللہ نے یعنی کجرو پس بچتی رہو اونسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ محکمات کے باقی آیہ
یون ہے ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون
فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ؛ یعنی وہ آیتیں محکمات اصل کتاب کے ہیں اور اور متشابہ ہیں پس جو لوگ کہ اونکی دلونمین
کجی ہے پس پیروی کرتی ہیں اونکی کہ متشابہ ہیں اوس سے واسطی طلب کی فتنہ کی اور ڈہونڈہنی تاویل اونکیکی اور نہیں جانتا تاویل اونکی
یعنے حقیقت معنی اونکیکی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہیں علم میں کہتی ہیں ایمان لائی ہم ساتھہ متشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہماری سی ہیں
اور نہیں نصیحت مانتی مگر عقلمند اور نام رکھا اونکا اللہ نی کجرو یعنی اس آیہ میں مذکور ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہہ کہ محکم آیتیں وہ ہیں
کہ معنے اونکی ظاہر ہوں اور متشابہ وہ کہ علم اونکا اللہ سے کو ہی جیسی ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتوں کی معنی بھی سمجھتے ہیں اور ایمان
بھی لاتی ہیں اوپر اور متشابہ پر ایمان لاتی ہیں اور سمجھہ معانی کی سپرد اللہ کی کرتی ہیں اور کجرو آیات متشابہات کی درپی سمجھنے کی ہوتی ہیں
اور تاویلیں باطل کر کر گمراہ ہوتی ہیں خلاصہ ساری آیہ اور حدیث کا یہہ ہے جو مذکور ہوا **وعن** عبد الله بن عمرو قال هجرت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قال فسمع اصوات رجلين اختلفا في آية فخرج علينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم يعرف في وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب رواه مسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا دوپہر کو گیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن کہا پس سنے حضرت نی آواز دو شخصونکی کہ آپسمین
اختلاف کر رہی تھی ایک آیہ میں یعنی آیہ متشابہ کی معنی میں جھگڑتی تھی پس تشریف لائی اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا
بیچ چہرہ مبارک اونکیکی غصہ پس فرمایا نہیں ہلاک ہوئی وہ شخص کہ تھی پہلی تمسی مگر بسبب اختلاف کرنی اپنی کی بیچ کتاب کے روایت کی

یہہ مسلم نی **ف** مراد وہ اختلاف ہی کہ شک و شبہ مین ڈالی اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسی اختلاف کری لفظ قرآن
مین یا اوسکی معنی مین کہ جائز نہین و سمین اجتہاد یسی اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت و فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ
کرام رض سی منقول ہی اسطرحکا اختلاف ؛ حق **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألته متفق علیہ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانونکی باعتبار گناہ کی
وہ شخص ہے کہ سوال کری ایک چیز کا نہین حرام کی گئی تھی اوپر لوگونکی پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنی اوسکیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اون
شخصونکے حقمین فرمایا کہ جو پوچھتی تھی حضرت سی ازراہ سرکشی اور تکلف کی جیسکہ پوچھا بنی اسرئیل نی حضرت موسی علیہ السلام سی بقرہ کی حقمین جو پوچھتی
کچھہ حاجت کے لیی وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتی تھی ؛ سید ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم
وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگے
بیچ آخر زمانہ کی فریب دینی والے جھوٹی لاوینگی تمہاری پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنی اور نہ باپون تمہاری نی پس بچاو انسی اور بچاو اونکو اپنی سی نہ گمراہ
کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پیدا ہونگی ایک لوگ کہ کہینگی لوگونسی ہم علما اور مشائخ ہین بلاتی ہین تمکو دین کیطرف
اور وہ جھوٹی ہونگی جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگی یا اگلی لوگونپر باتین جھوٹی نقل کرینگی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگی پس
بچو انسی اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہہ ہے کہ احتیاط کرو دین کی لیتی مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیونکی سی اور خلطہ کرنسی ساتھہ اونکی
خصوصا انسی کہ دعوی جھوٹا رکھین ؛ ص ؛ چون بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستی نباید داد دست ؛ حق علی **وعنہ** قال
کان اہل الکتب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی اونہین سے کہا تھی اہل کتاب پڑھتے تورات کو بیچ عبرانی کی کہ زبان یہودیونکی ہی اور تفسیر کرتی اوسکی عربی زبان مین واسطے مسلمانونکی پس فرمایا نبی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاو اونکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتھہ اللہ کی اور اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف ہماری آخر آیت تک روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** باقی آیہ یہہ ہے وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق
بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائی ہم اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد انکی کی اور
اوس چیز پر کہ دی گئی موسی اور عیسی کو اور اوس چیز پر کہ دی گئی ساری نبیو کو اپنی پروردگار کیطرف سے نہین فرق کرتی ہم درمیان کسیکی انمین سی اور ہم
اللہ کی لیی تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اس لیی کہ شاید کچھہ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاو بھی نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن
انہون نی بعضی جگہہ مین تغیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ یہہ ہی نقل کرین ؛ حق ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کفایت کرتا ہی آدمی کو جھوٹ بولنی مین یہہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی کچھہ جھوٹ نہ بولتا
ہو لیکن یہہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھہ سنی بی تحقیق روایت کرے تو اسیقدر بس ہے جھوٹ بولنی مین کیونکہ جسکا یہہ حال ہوگا البتہ جھوٹ مین گرفتار ہوگا ؛

اسلیکی جو کچھہ سنت ہی سب ہی نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنی اوسچیز کی سی کہ ہی اوسکا معلوم نہو حق وعن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون و
اصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا
یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ
فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ بہیجا ہو اوسکو اللہ نی بیچ امت اوسکی کی پہلی مجہسی مگر تہی واسطی اوسکی
اوسکی مین مددگار اور یار کہ لیتی طریق اوسکا اور پیروی کرتی حکم اوسکی کی پہر پیدا ہوتی پیچہی اونکی یعنی بعد گذرنی حواریین کے ناخلف کہتی لوگونکو
وہ چیز کہ نہ کرتی آپ اور کرتی وہ چیز کہ نہین حکم کیی گئی یعنی جیسیکہ حال ہی بری عالمون اور بری سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کری
اونسی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری اونسی ساتہہ زبان اپنی کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری اونسی ساتہہ دل اپنی کی پس وہ مومن
ہی اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** زبان سی جہاد کری یعنی منع کری اور نصیحت کری اور برا کہی اور
دل سی جہاد یہہ کہ برا جانی اور غمگین ہو اور نہین سوا اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی یعنی جسنی دلسی بہی برا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا
پس یہہ کفر ہی علی ؛ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا طرف ہدایت کی ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا
یہہ ثواب اونکی سی کچہہ اور جسنی کہ بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا یہہ
گناہ اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ باعث بہلائی کا ہوگا اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالون کی حاصل ہوگا اور آپ جو باعث
کو ثواب ملا تو پیروی کرنیوالون کی ثواب مین سی کچہہ کمی نہین ہوجائیگی کیونکہ اجر پیروونکو بسبب عمل کے ہی اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکی اور
ایسا ہی حال بری راہ نکالنی والون کا ہی گناہ مین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبا
وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اون ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شروع ہوا اسلام
غریب اور ہوجائیگا جیسیکہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطی غربا کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ابتداء اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہی کہ وطنونکو
نکل کر ہجرت کی اور آخر پہر یہی حال ہوجائیگا پس خوشی ہو جو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہینگی اور چنگل مارینگی ساتہہ کتاب و
سنت کی ؛ حق وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی
جحرہا متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کی جیسیکہ سمٹتا ہی
سانپ طرف بل اپنی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مشابہت دی حضرت نی لوگون کی بہاگنی کی مخالفون کی آفات سی اور ثابت رہنی
اونکی ایمان پر ساتہہ سانپ کے اس لیی کہ سانپ بنسبت اور جانورون کے بہت بہاگتا ہے اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہہ خبر دی ہے
حضرت نی ابتدا ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین ؛ حق وسنذکر حدیث ابی ہریرۃ ذرونی ما ترکتکم

فی کتاب المناسک وحدیثی معاویۃ وجابر لا یزال من امتی ولا یزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ھذہ الامۃ ان شاء اللہ ود
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابوہریرہ کی ذروتی اتر کرنیکی بیچ کتاب مناسک کے یعنے حج کی اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی ایک کا سر لا یزال من امتی ہی اور دوسری کا
لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہی اللہ تعالیٰ یعنی یہہ حدیثین مصابیح والی نی اس باب مین ذکر کی ہین اور مینی ان

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ربیعۃ الجرشی قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنم
عینک ولتسمع اذنک ولیعقل قلبک قال فنامت عیناي وسمعت اذناي وعقل قلبی قال فقیل
لی سید بنی دارا فصنع مادبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل
من المادبۃ ورضی عنہ السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ
وسخط علیہ السید قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمادبۃ
الجنۃ رواہ الدارمی روایت ہی ربیعہ جرشی سی کہ کہا دکھلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتی پس کہا گیا اونکو چاہیے
کہ سووین آنکھین تمہاری اور سنین کان تمہاری اور سمجھی دل تمہارا فرمایا پس سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میرے نی اور سمجھا دل میری نی فرمایا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی فرشتون نی بطریق تمثیل کی کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانیوالیکو پس جسنی کہ قبول کیا بلانیوالیکو داخل
ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سنی اور راضی اوس سے ہوا سردار اور جسنی نہ قبول کیا بلانیوالی کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوپر
اوسکی سردار فرمایا حضرت نی پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہہ دارمی نی ف سووین آنکھین
تیری یعنی نہ دیکھہ اپنے آنکھون سے کچھہ اور سنین کان تیری یعنی کان نہ رکھہ کسیکی بات پر اور جاگی دل یعنی دلمین کچھہ خیال اسکا حاصل یہہ کہ غور
اور حضور دل سی اس مثال کو سن تا خوب سمجھے آگی حضرت نی جواب دیا فنامت عینی کر اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتین
اوسکی اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کہانا جنت کو اس لیی کہ اسلام سبب داخل ہونی گھر بہشت کا ہی پس وسکو مشابہ گھر کی کیا اور یا د یعنی کھانا نعمتین
کا دونو جاہی نعمتین بہشت سے کی مراد ہین ۱۲ سید وعن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین
احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نھیت عنہ فیقول لا ادری
ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پاؤن مین ایک تم مین سی تکیہ کیی ہوئی اوپر چھپر کھٹ اپنی کی کہ آوی اوسکو حکم میرے حکم
مین سے اوس قسم سی کہ حکم کیا ہی مینی یا منع کیا ہی مینی اوس سے پس کہی کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی مینی بیچ کتاب اللہ کی پیروی کی مینی اوسکی روایت کی یہہ
احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ دلائل النبوۃ کی ف تکیہ کیے ہوئی اوپر چھپر کھٹ کی یعنی تکبر کیی ہوئی فراغت سے بیٹھا
رہی اور طلب علم اور حدیث ترک کری اور از راہ جہالت کی میرے حکم کو یون نہ کہتی لگی کہ سوا کتاب اللہ کی مین کچھہ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کی سوا اوسکے
متابعت کرتا ہون آگاہ مین خبردے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کی حال سی کہ کسل کرینگی حدیث پر
عمل کرنیسی اوس حکم مین کہ قران مین نہین پائی کی اور گمان رکھین گی کہ احکام شرع منحصر ہین قران مین اور یہہ نہین جانتی کہ بہت حکم قران
مین نہین اور حدیث مین ہین جیسی قران دلیل ہی حدیث پیغمبر کی بھی دلیل ہی اور جیسی قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بھی عطا ہوئی ہی
دونو وحی ہین ۱۲ حق وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت

الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین قرآن ور مانند اسکی ساتھہ اسکی خبردار ہو قریب ہے کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپرکھٹ اپنی کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنی یہہ قرآن یعنی فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکی حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکی حرام پس حرام جانو اوسکو اور تحقیق جو کچھہ کہ حرام کیا رسول خدا نے مانند اوس چیز کی ہی کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطے تمھاری گدھا اہلی اور نہ صاحب کچلے کا درندون مین سی اور نہ لقطہ عہد والی کا مگر اسطرحکا لقطہ کہ بے پروا ہووے اوس سے مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہووے نزدیک ایک قوم کی پس لازم ہی اوپر اونکی کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطے اوسکی ہی یہہ کہ لیوے اونسی مانند مہمانی اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکی اور اسیطرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ تک مانند اوسکی ساتھہ اوسکی یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہے کہ قرآن وحی ظاہر ہی اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سی بطور تمثیل کی فرمایا کہ حرمت ان چیزونکی قرآن مین مذکور نہین ہے انکی حرمت بیان کی اور گدھا اہلی یعنی جو کہ گھر مین رہتا ہی پس گدھا جنگلی کہ اوسکو گورخر کہتی ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پھاڑتی ہین مانند شیر اور بھیڑئیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اوس کافر کو کہتی ہین کہ درمیان اوسکی اور درمیان مسلمانونکی عہد ہو ساتھہ امان کی عام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکی پس فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنی جو چیز کہ رستی مین پڑی پالی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اوسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹھلی اور چھلکی اور گاجر اور مولی وغیرہ کی اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہہ بطریق استحباب کے ہی نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیلی مانند مہمانی اپنی کی یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہہ حکم ابتدا اسلام مین تھا اب منسوخ ہوا ہے ❊ **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سی کہا کھڑی ہوکر خطبہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمھارا تکیہ لگائی ہوئی اوپر چھپرکھٹ اپنی کی گمان کرتا ہی یہہ کہ اللہ نے نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہے خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مینے اور نصیحت کی مینے اور منع کیا مینے کئی چیزونسے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کی ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نے نہین حلال کیا واسطے تمھاری یہہ کہ داخل ہو تم گھرونمین اہل کتاب کے نہین مگر ساتھہ حکم اونکیکی اور نہین حلال کیا مارنا عورتون انکیکا اور نہ کھانا میوہ اونکیکا جسوقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکی ہی یعنی نہ ستاؤ انکو کہ اسطرحسی گھرونمین داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اونکی گھر والونکو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہہ ابو داود نے اور بیچ اسناد اسکی اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اوسکی کرایا گیا ہے یا نہیں ہیں **ف** لفظ ان السلم اجل سی آخر تک چند احکام حضرت نی بیان فرمائی کہ جنکی بیجہ منع کیی ہین قرآن مین نہین مذکور اور لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی لیکن میرک شاہ نی بیہ عبارت مذکور لکھ دی ہی **وعنہ** قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلوۃ اور انھین سے روایت ہے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز پھر متوجہ ہوئی اوپر ہماری ساتھ مونھ اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اوس سے آنکھین اور ڈری اوس سی دل پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون تمکو ساتھ تقوی اللہ کی اور سننی اور حکم بجا لانیکی یعنی سردار مسلمانون کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہی تم مین سی پیچھی میری پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفا راشدین کیکو کہ ہدایت کیی گئی ہین پھر و ساکرو ساتھہ اوسکی اور مضبوط پکڑی رہو اوسی ساتھہ اپنی کچلیون کے اور بچو تم نئی باتون سے پس تحقیق ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نی اور ابو داود نی اور ترمذی نی اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا نماز کا **ف** یعنی نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالی کی کہ وقت رخصت کی بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہی آدمی کہ کچھہ نہ رہ جاوی اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین اگر فرضا ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے ورنہ اتو لنسی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سی حق **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطن یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الایۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا خط کھینچا واسطی ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک خط یعنی سیدہا پھر فرمایا یہہ راہ اللہ کی ہی پھر کھینچی کئی خط داہنی اوسکی اور بائین اوسکی یعنی سات خط چھوٹی ٹیڑھی داہنی طرف اور اسیطرح بائین طرف اور فرمایا یہہ راہین ہین اوپر ہر راہ کی ونمین سی شیطان ہے پکارتا ہی طرف اوس راہ کی اور پڑھی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اوسکو آخر آیۃ تلک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** باقی آیۃ یہہ ہی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہون کی نہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اوسکی سی **ف** بنا سیدہا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہی اور چھوٹی ٹیڑھی خط مثال ہین راہون گمراہی کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کی کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہہ بیچ شرح سنہ کے

اور کہا نواوی نے بیچ چہل حدیث اپنی کی کہ یہہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجۃ کی ساتھہ سند صحیح کی **ف** یعنی تابع شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عادات اور عبادات میں ساتھہ کمال خوشی کی یہہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہی آدمی سی کدورت نفسانی اور روشن ہوتا ہی ساتھہ صفات نورانیہ کی اور یہہ حالت نہیں پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ میں **وعن** بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ

اور روایت ہی بلال بن حارث مزنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اوسکی ہی ثواب مانند ثواب اون لوگونکی کہ عمل کیا ساتھہ اوس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہووے ثواب اونکے سی کچھہ اور جسنی کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کہ نہیں راضی ہوتا اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہوں اون شخصوں کی کہ عمل کیا ساتھہ اوسکی نہیں کم ہوگا گناہوں اونکی سی کچھہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیے یہہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو اور اونسی اپنی باپ سے اون نے کثیر کی دادا سی یعنی عمرو سی **ف** یعنی سنت پر عمل کرنیوالونکی ثواب میں سے کمی نہیں ہوتی اور زندہ کرنیوالی سنت کو برابر اونکی ثواب ملتا ہی اسیطرح بدعت پر عمل کرنیوالونکی گناہوں میں سے کچھہ کمی نہیں ہوتی اور نکالنے والی کی لیے گناہ برابر اونکی لکھا جاتا ہی اور سنت سے مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اوسکی جیسیکہ نماز جمعہ کے لوگوں نے ترک کردی اپنی رغبت سے لاکر رواج دی اسیطرح مصافحہ اور سوا اسکی اور چیزیں مسنون ہیں **وعن** عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروبۃ من راس الجبل ان الدین بدا غریبا وسیعود کما بدا فطوبی للغرباء فہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی

اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی کو جیسیکہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز میں جیسی جگہہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تہا ابتدا میں غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تہا ابتدا میں پس خوشحالی ہی واسطے غربا کی اور ہی درست کرینگے اوس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھی میرے سنت میری روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داود عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت

پھر آویگا یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل کے مانند برابر پاپوش کے ساتھہ پاپوش کے یہان تک کہ اگر اونمین سے وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کی پاس یعنی بدفعلی
کے ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اوپر بہتر گروہ کی اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کی
سب اونمین بیچ دوزخ کی مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہون مین اور میرے اصحاب روایت کی یہہ ترمذی نے اور
بیچ روایت احمد کی اور ابی داود کی روایت ہے معویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کی اور ایک گروہ بیچ بہشت کے اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگی
بیچ امت میری کے کئی قومین سرایت کریگی بیچ اونکی خواہشین یعنی بدعتین عقائد مین اور اعمال مین جیسیکہ سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والی کو نہین باقی رہتی اوس سے
کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین **ف** مانند برابر پاپوش کی ساتھہ پاپوش کے یعنی پاپوش جیسی پاپوش کے برابر ہوتی ہی
اسیطرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگی بنی اسرائیل کی اور مراد ماں سے باپ کے بیوی ہی یعنی سوتیلی ماں والا سکی ماں سے کس سے یہہ حرکت ہوتی ہی کہ
مانع طبعی اور شرعی دونو جمع ہین اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہین یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہین پس اس صورت مین معنی کلہم فی النار کی یہہ ہین کہ بسبب
گناہ کی اور بداعتقادی کی دوزخ مین داخل ہوونگی پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہنچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کی اور جماعت سے مراد اہل علم
اور اہل فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقونکی تفریق یون ہی کہ بڑی فرقہ اہل اسلام کی آٹہہ ہین معتزلہ اور شیعہ
اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کی بیس فرقہ ہین اور شیعہ کی بائیس اور خوارج کی بیس اور مرجیہ کی پانچ
اور نجاریہ کی تین اور جبریہ اور مشبہہ کی ایک ایک فرقہ مین کئی تہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہین سب یہہ تہتر ہوئی اعتقاد اونکی سنا چاہیے معتزلہ
کہتے ہین کہ بندی اپنی عمل آپ ہی پیدا کرتی ہین اور انکار رویت کا کرتی ہین اور قائل ہین وجوب ثواب وعقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتی ہین کہ گناہ ساتھہ ایمان کے
کچہہ ضرر نہین کرتا جیسیکہ ساتھہ کفر کی طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتی ہین اور کلام الہی کو حادث کہتی ہین اور جبریہ کہتی ہین
کہ بندہ اپنی افعال مین کچہہ اختیار نہین رکہتا اور مشبہہ خالق کو ساتھہ خلق کی مشابہ کرتی ہین اور جسمیہ اور حلول کی قائل ہین باقی فرقونکی عقائد مشہور
ہین اسلیے نہین بیان کیے لیکن یہان عوام کو ایک بڑا اشتباہ ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنی رافضی اور اہل سنت جماعت کو دیکہا
کہ دونو اپنی کو حق جانتی ہین اور سند لاتی ہین کتاب وسنت سے اب یہہ بیچارہ نہایت حیران ہے کہ حقیقت ایک کے دونو مین سے کیونکر معلوم کرے جواب اسکا
یہہ ہے کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونی مذہب سنت جماعت کی پر وہ اونمین غور کرنی ہی کہ اسمین حاجت بڑے علم کی نہین اول یہہ کہ کلام اللہ نعمت
عظمی باریتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون کے یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزار مین کسیکو یاد بھی ہوا تو وہ نادر ہی النادر کالمعدوم دوسرے یہہ
کہ جتنی اولیا علما رکن دین کے تہی اور بعضونکی رافضی بہی معتقد ہین اونہون نی یہی مذہب اختیار کیا اگر یہہ دین برا ہوتا کاہی کو اختیار کرتی تیسرے
شعار اسلام کی یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتی ہین اور وہ بہی نصیب بہی چونکہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل
ہے بزرگی مین وہان کے لوگ سب سنی ہین اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ پہلی وہین کا مذہب ہوتا اسیطرح اور فرقی دعوی کرتی ہین کہ ہم حق پر ہین اونکا
جواب یہی ہی کہ اسمین نرا دعوی کام نہین آتا طلب دلیل قوی نرا دین اور دلیل حقیت اہل سنت وجماعت کے یہہ ہے کہ یہہ دین اسلام ساتھہ نقل کے ہم تک
پہنچا اور نری عقل اسمین کافی نہین پس ساتھہ تواتر اخبار کی اور تتبع احادیث وآثار کی متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تہی اور اکثر جہوٹی مذہب
والی اونکی بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اگلی لوگ ایک کوئی اون مذہب پر نہ تہی اور جب بعضی اونمین سے پیدا ہوئی تو وہ بیزار تہی اور دشمنی اور رابطہ دوستی کا اونسے
منقطع کر ڈالا تہا اور صحاح ستہ کے مصنف اور اور محدث اور علما اور اولیا کا طریق سب مذہب سنت جماعت تہا کہ کہتی تہی پس اگر مذہب سنت
وجماعت حق نہوتا تو کاہیکو کر موڑا پیدا ہوتا یہی لوگ اسی مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین انکے حقیت کی ہین اگر نفسانیت چہوڑین تو اونکا اختیار

معلوم ہوا اور ٹھین تو ٹھین بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت سے کفایت ہے نادان کو کافی نہین دفتر۔ رسالا بتمام ہوا یہہ کلام اب حدیث مین انکو مشابہ
ہرک والون کی ساتھہ اسلیے دی کہ جیسی ہرک والی پر ہرک غالب ہوتی ہی اور پانی سی بھاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسی ہی جھوٹی مذاہب والی پر
خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سی بھاگ کر جہل گمراہی مین ہلاک ہوتی ہین عیاذا باللہ سید حق علی حضرت عبدالعزیز رحمہ **وعن** ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ
علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین
جمع کریگا امت میری کو یا کہا سچا نی اسنی کی امت محمد کو اوپر گمراہی کی اور ہاتھہ اللہ کا ہی اوپر جماعت کی اور جو شخص جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا
بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتیونکی سی الگ کرکے دوزخیون مین ڈالا جاویگا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ہاتھہ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت اور مدد اور
توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر امت حضرت کی متفق ہوئی
ہے حق ہی ہوتی ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ
فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور اونھین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی حدیث انس اور ابن عاصم
کے سے بیچ کتاب سنت کی **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول وفعل اکثر علما کی ہون اونکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کی صاحب مشکوۃ نی سفیدی چھوڑ
دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نی عبارت مذکورہ لگا دی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من
سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے بیٹی میری اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کری اور شام کری اور نہین
بیچ دل تیری کینہ واسطی کسیکی پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹی میری اور یہہ سنت سے میری اور جسنی دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور
جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھہ میرے بیچ بہشت کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب
ہے محبت اور رفاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہیے عمل کرنا اور سیرا بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت رکھنی والون کا سب نعمتین دارین
کے ایکطرف اور یہہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کری ہم سبکو آمین آمین آمین بحق **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب
الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دلیل
پکڑی ساتھہ سنت میری کی نزدیک بگڑنی امت میری کی پس واسطی اسکی ثواب ہے سو شہید کا روایت کی یہہ بیہقی نی کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کے
سے **ف** کیونکہ ایسی وقت مین بیچ زندہ کرنی اور رواج دینی سنت کی بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکی بیچ زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ اور
بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کی بیان یہی سفیدی چھوٹی ہی لیکن میرک شاہ نی نام کتاب کا لکھہ دیا ہی **وعن** جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا
فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ

وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی وہ نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وسوقت کہ آئی اونکی پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتا ہون حدیثین یہود یون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس لکھتی ہو
یعنی حکم فرماتی ہو یہہ کہ لکھو ہمین بعضی اونمین سے پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسیکہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہاری پاس شریعت
روشن صاف اور اگر ہوتی موسی زندہ نہین لائق تھی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** یعنی کیا
متحیر ہو دین اسلام مین اسکو ناقص جانتی ہو کہ محتاج اور دین کی ہو **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور امن مین رہے
لوگ زیادتی وسکی سی داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کی تحقیق یہہ آجکی دن البتہ بہت ہین لوگو نمین فرمایا اور ہونگی
بیچ زمانہ پیچھی میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر ایک ال کمادی ایسی وجہ سی کہ گناہ لازم آتا ہی پہلی اوسکی کمائی کی یا عین وقت
کمائی کی یا بعد اوسکی تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سی بچی تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب ہونیکی یہہ ہی کہ مثلاً کسی نے بیع کرنیکا
ارادہ کیا پہلی عقد کی ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کی ایجاب و قبول بموجب شرع کی ہوا یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع مین
لگادی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگائی مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی مجھی دیا کرنا پس چاہیی کہ تینون
وقتونمین خلاف شرع سی بچی اسی پر قیاس کرلی حالت نوکریکا اور عمل کری بیچ طریقہ سنت کی یعنی جو فعل کری یا جو بات بولی موافق شرع کی
ہو یعنی جنگل ہاری ہر عمل مین ساتھہ سنت کی یعنی ساتھہ حدیث کی کہ وارد ہوئی ہوا وس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے
بموجب حدیث کی بجالاوی اور البتہ بہت ہین بیچ لوگونکی یعنی ایسی آدمی ہماری زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیی کیا حال ہوگا
یہہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی آگی حاصل حضرت کی ارشاد کا یہہ ہی کہ خیر میری امت سی مطلق منقطع نہین ہونیکی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو آخیر زمانہ
مین ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگی بر علی حق **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْھُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم بیچ ایسی زمانہ کی ہو جو چھوڑی تم مین سے دسوان حصہ چیز سی کہ حکم کیا گیا
ساتھہ اوسکی ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمین سے ساتھہ دسوین حصہ چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکی نجات پاویگا روایت کی یہہ ترمذی
نی **ف** یہہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرمائی ہی کہ اوس زمانہ مین بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی بجالاوے گے
نجات پاوینگی بر علی **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا
عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ
قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھی ہدایت کی کہ تھی اوپر اوسکی مگر دیگئی ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ نہین بیان
کرتی اوسکو واسطی تیری مگر واسطی جھگڑنی کی بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اگر دیگئی ہین جھگڑا

تارواج دین مذہب باطل کو اور اُکھاڑین بنائے حق کے اور سبب ہے ترقی اس آیۃ کا یہہ ہے کہ جب اوتری یہہ آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم
یعنے تم اور جنکو کہ تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے ایندہن دوزخ کی ہین تو یہہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوئے اور چلائے کہ ہمارے بت حضرت عیسیٰ سی بہتر
نہین اگر عیسیٰ کہ معبود نصاریٰ کی ہین بحکم اس آیۃ کی دوزخی ہونگے ہم راضی ہین کہ بت ہمارے بھی اونکی ساتہہ دوزخی ہین پس یہہ آیۃ ما ضربوہ
لک آخر تک اوتری یعنی یہہ بحث جو تجہسے کرتے ہین بطریق جدل وخصومت کی کرتے ہین کیونکہ بحسب اپنے زبان کے جانتے ہین کہ ما تعبدون سی بت پتہر وغیرہ
کے مراد ہین نہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے حق ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی
انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ
ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون
اپنی کی پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہارے پس تحقیق ایک قوم نے یعنی بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کی پس سختی کی اللہ نے اوپر اونکی پس یہہ جماعت ہے بقایا
اونکی بیچ صومعون کے اور دیار کی رہبانیۃ تہی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کی تہی ہمنے اوپر روایت کی یہہ ابوداود نے ف نہ سختی کرو یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ
نہ کرو کہ نفس اوسکے طاقت نہ رکہے اور مباح کو اپنی اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اوسکو اور تم طاقت ادائے حق اوسکی نہین رکہنے کے
اور جگہہ بندگی کرنے قوم نصاریٰ کے کو صومعہ کہتے ہین اور جگہہ بندگی کرنے یہود کی کو دیار کہتے ہین اور رہبانیۃ کہتے ہین بہت عبادت کرنیکو اور ریاضت
کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندہنی اور ستر کاٹ ڈالنا اور جنگل اور پہاڑ مین جا رہنا وغیر ذلک اور اسیطرح
زاہد اہل کتاب کے کرتے تہے پس فرمایا کہ یہہ چیزین انہون نے اپنی طرف سے اختراع کرلین تہین ہمنے اونپر فرض نہین کین تہین آخر کو حق رعایت اوسکا نہ ادا ہوا
اور اکثر کافر ہوئے ساتہہ دین عیسیٰ کی پس یہود ہوگئے یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہونکی اور چہوڑدی رہبانیۃ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضے
اونمین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دین پر قائم رہے یہانتک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے حق ۔ علی وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا
الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وامنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ہذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب
الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرحکی حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتہہ محکم کی اور ایمان لاؤ
ساتہہ متشابہ کی اور عبرت پکڑو ساتہہ مثالونکی یہہ لفظ مصابیح کے ہین اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ اوسکی یہہ ہین پس عمل کرو ساتہہ حلال کے
اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سے یہان یہہ ہے کہ اوسکے معنون مین کچہہ اشتباہ نہو جیسے اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سے یہہ ہے کہ معنے اوسکی خوب واضح نہون جیسے ید اللہ فوق
ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالون سے قصے ہین امتون گذری ہوئیونکی اور ایمان لاؤ ساتہہ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالیٰ کی ہے اوس سے حق ہے اگرچہ ہمین مطلب اوسکا معلوم نہو اور شعب
الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کی باقی عبارۃ بطور پہلی ہی روایت کے ہے حق ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر تین طرحکی ہین ایک ظاہر ہے ہدایت اوسکی پس پیروی کر اوسکی اور ایک امر ظاہر
ہے گمراہی اوسکی پس بچ اوس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ اوسکے پس سونپ اوسکو طرف اللہ عز وجل کے روایت کی یہہ احمد نے ف یعنے جس چیز
کا حق ہونا آیۃ حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوۃ کا اوسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمین رتنین وغیر ذلک بیچ

اوس سے اور جبل مین اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سے اختلاف
کرتی ہون اور اللہ اور رسول نی اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو بھی اوسکے حقمین کچہہ نہ کہہ
اور سپرد بخدا کر بسبب علے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق شیطان بھیڑیا ہی آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کی کہ لیتا ہی بکری بھاگنی والی کو ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سی اور
اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سی اور بچو تم دروں پہاڑ کی سی اور لازم ہی تمپر جماعت اور مجمع روایت کی یہہ احمد نی ف مراد یہہ ہے کہ جیسے
بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علما سی الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہی اور بچو دروں
پہاڑ کی سی یعنی شاہراہ اسلام چھوڑ کر گمراہ ہو نگی گھاٹیوں میں مت پھنسو وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ایک بالشت جدا ہوا جماعت سے پس تحقیق نکالا اوسنی پٹا یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سی روایت
کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف یعنے اسکو اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور پیدا احکام اوسکی سی باہر آوے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا
اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چھوڑی ہین مینی بیچ تمہاری دو چیزین ہرگز گمراہ نہوگے
تم جب تک پکڑی رہوگے اون دونوں کو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اوسکی یعنی حدیث روایت کی یہہ بیچ موطا کی وَعَنْ غُضَيْفِ
بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ
بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کے ہو مگر کہ اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سے پس
چنگل مارنا ساتھہ سنت کے بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہہ احمد نی ف چنگل مارنا ساتھہ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنی بدعت
کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھہ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھہ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پاخانہ جانا موجب آداب شرع
کے بہتر ہی بنانی سرا اور مدرسہ کے سی اسلیے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور ساتھہ ترک اوسکی تنزل
کرتا ہی اوس سے اور یہہ باعث ہوتا ہی وسے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچتا ہی کہ اوسکو رین و طبع کہتی ہین کذا ذکر الشیخ
اور اسیطرح سید جمال الدین نے لکھا ہی اور لکھا ہی کہ سر اسمین یہہ ہے کہ جسنی مثلا رعایت کی آداب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو
ترقی کی طرف اوس چیز کی کہ اعلی اوس سے ہے اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور فضلوں کی ترک کا یہان تک کہ پہنچیگا طرف مقام
رین اور طبع کی انتہی اور مثل اسکی ملا علی قاری نی لکھہ کر لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ کسل کے راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور
عتاب کا ہوتا ہی اور سبب جانکر ترک کرنیسی عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بی شبہہ عتی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنی مین
اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی اِن سے نہین لازم آتی وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ

اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیمۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسان سی کہا نہین نکالی کسی قوم نی
بدعت بیچ دین اپنی کی یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر اٹھا لیتا ہی اللہ تعالی سنت انکی سی مثل اوسکی پھر نہین عود کر سکتی طرف انکی قیامت
تلک روایت کی اسکو دارمی نی **وعن** ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر
صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی ابراہیم بن
میسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تعظیم کری صاحب بدعت کی پس تحقیق اون نی مدد کی اوپر گرانی اسلام کی روایت
کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی پس باعث ہوتی ہی ویران کرنی
بنا اسلام کی اور اسی قیاس پر متبع سنت کی توقیر کرنی مین اور بیچ حقارت کرنی اہل بدعت کی آبادی بنا اسلام کی ہوتی ہی باسید علی **وعن**
ابن عباس قال من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم
القیمۃ سوء الحساب وفی روایۃ قال من اقتدی بکتاب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الاخرۃ ثم تلا
ہذہ الایۃ فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی
کہا کہ جسنی سیکھی کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سی بیچ دنیا کی یعنی ثابت رکھیگا اوسکو ہدایت
پر اور بچاویگا گمراہی سی جب تلک زندہ ہی دنیا مین اور بچاویگا اوسکو دن قیامت کی بری حساب سے یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت
کی ہی کہا جسنی پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کی پھر پڑھی حضرت نی یہہ
آیۃ پس جسنی پیروی کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی یہہ رزین نی **وعن** ابن مسعود ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلا صراطا مستقیما وعن جنبتی الصراط سوران
فیہما ابواب مفتحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ وعند راس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط
ولا تعوجوا وفوق ذلک داع یدعو کلما ہم عبد ان یفتح شیئا من تلک الابواب قال ویحک
لا تفتحہ فانک ان تفتحہ تلجہ ثم فسرہ فاخبر ان الصراط ہو الاسلام وان الابواب المفتحۃ
محارم اللہ وان الستور المرخاۃ حدود اللہ وان الداعی علی راس الصراط ہو القران وان الداعی
من فوقہ ہو واعظ اللہ فی قلب کل مومن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان
عن النواس بن سمعان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اخصر منہ اور روایت ہی ابن مسعود سی تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیان کی اللہ نی ایک مثل راہ سیدھے اور دونو طرف راہ کی دو دیوارین اور بیچ دیوارون کی دروازی کھلی ہوئی
اور اوپر دروازون کی پردی پڑی ہوئی اور رستہ کی سری پر پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدھی رہو اوپر راہ کی اور مت کج چلو اور اوپر اوس
پکارنیوالی کی ایک پکارنیوالا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہہ کہ کھولی کچھہ اون دروازون مین سی کہتا ہی پکارنیوالا اوس ہی تجکو مت
کھول اوسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا داخل ہو جاویگا اوسمین یعنی پھر وہان پڑا دکھہ پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نی اس مثال کو پس بیان
کیا کہ مراد راہ سی اسلام ہی یعنی اوس سی جنت کو پہنچتی ہین اور مراد دروازون کھلی ہوؤن سی چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی انکو
کرنی سی کمال اسلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پردی پڑی ہوؤن سی حدین اللہ کی اور مراد پکارنی والی سی کہ رستہ کی سری پر ہی قرآن ہے

اور مراد پکارنیوالی سی کہ اوپر اوسکی ھی وہ نصیحت دینی والا اللہ کیطرف سی بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی یہہ رزین نی اور روایت کی احمد نے اور بیھقی نی بیچ شعب الایمان کی نقل کی نواس بن سمعان سی اور اسیطرحسی ترمذی نی اوسے مگر ترمذی نی ذکر کی مختصر اوسے **ف** حد بن اللہ کے کہ درمیان بندہ کی اور حرام چیز دنکی باندھی ہین کہ اونسی گذری نھین پس حدونسی مراد ہین احکام الھی اور بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ جبتک یہہ ھنو قران کچھہ فائدہ نھین دیتا کیونکہ کام قران کا راہ بتانا ھی لیکن اوس سی نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہنچنا ساتھہ توفیق و ہدایت الھی کی ھی کہ دلمین ڈالتا ھی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ھی ابن مسعود سی کہا جو شخص چاھی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاھیی کہ راہ پکڑے اون لوگونکی کہ مرگئی ہین پس تحقیق زندہ نھین امن کیا جاتا اوپر اوسکی فتنہ سی یعنی دین ہین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھتر ین اس امت کی بھت نیک اس امت کی باعتبار دل کی اور بھت کامل تھی علم مین اور بھت کم تھی تکلف مین پسند کیا تھا اونکو اللہ تعالی نی واسطی صحبت نبی اپنی کی اور واسطی قائم کرنی دین اپنی کی پس پہچانو تم واسطی اونکی بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اونکی اور پکڑی رہو جبتک ہوسکی خلق اونکی اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تھی اوپر ہدایت سیدھی کی روایت کی یہہ رزین نی **ف** یہہ بات ابن مسعود رض نی اپنی زمانہ مین تابعین سے کہی اور مراد مردون سی صحابہ رکھی اور زندون سی اھل زمانہ اپنی کی سوا صحابہ کی اور شاید اونہون نے صحابہ کی حقیت کی یہہ گواھی دی واسطی رد کرنی رافضیون اور ملحدین کی اور یہہ جو فرمایا بھت نیک اس امت کی باعتبار دل کی یعنی صحابہ رض دلمین خلوص اور ایمان کامل رکھتی تھی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ھی اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی یعنی یہہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نی دلون اونکیکو واسطی تقوی کی یعنی طرح طرح کی سختیان اور مصیبتین اونپر ڈالین تا دیکھی کہ آیا صبر کرتی ہین یا نھین پس باوجود اسکی اونکو راضی برضا ھی پایا اور بھت کامل تھی علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراءۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتی تھے اور فھم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نی عطا فرمایا تھا کہ اور دنکو ویسا حاصل ہونا مشکل ھی اور بھت کم تھی تکلف مین یعنے بیچ عمل کرنیکی تکلف نہ کرتے تھے بس وہ چلتی تھی ننگی پانو اور نماز پڑھتی تھی زمین پر اور کھاتی تھی ہر طرح کی برتن مین یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کی باسن مین اور لیتی جھوٹا لوگونکا اور ایسا ھی حال علم مین تھا کہ نہ کلام کرتی و سمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کھدیتی کہ ھم نھین جانتی خواہ مخواہ تکلف کرکر تقریرین نہ گھڑتی تھی اور وہ فھم کرتی فتوی نفسون اپنے سی یعنی اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کرتی کہ اوسسے پوچھ لو اور جانتی وسیا بسکہ اونسی زیادہ علم رکھتا اور ایسا ھی حال قراءۃ مین تھا کہ پڑھتی تھی قران حق پڑھنی اوسکیکا اور پڑھون عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑھتی تھی اور اسیطرح احوال باطن مین بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتی تھی یعنی حال نہ لاتی تھی اور نہ ہوا کرتی تھی اور نہ گر پڑتی تھی اور نہ سر جھکاتی تھی یعنی حال لاتیمین اور نہ جمع ہوتی تھی واسطی راگ اور مزامیر کی جیسیاکہ حال ہماری وقت کی لوگون کا ہے اور نہ حلقہ بنا بناکر بیٹھتی واسطی ذکر جھر کی مساجد مین اور نہ اپنی گھر ونمین بلکہ فروتن بطور فرش کی بچھی رہتی اور ارواحین اونکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتی ساتھہ خلق کی اور باطن مین متوجہ رہتی طرف حق کی اور پہنتی جو میسر آتا اونکو قسم صوف اور سوت اور کتان سی اور نہ مقید تھی ساتھہ پہننی گدڑی وغیرہ کی یا ناٹھر اکر اور کھاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دارسے یعنی پرہیز نہ کرتی تھی گوشت اور دودہ

اور میووں وغیر ذلک سے اور سبب یہ ہے پانے میں حاصل ہوئے تھے یہ سب برکت تربیت سے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مربی کامل مکمل تھے جیسا کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی
یعنے ادب کہایا مجھے رب میرے نے پس اچھا ادب کہایا مجکو اور مراد یہہ چاہنے سے یہہ ہے کہ متابعت انکی کرو اور محبت انکی رکھو اور اخلاق انکے سے سیکھو
اور اس حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق میں حبیب فضل تہے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکہتے تھے تو اللہ تعالے
نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسا کہ اس آیہ میں فرمایا والزمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها واهلها یعنی لازم کیا اللہ نے انپر کلمہ تقوی کا
اور تھے لائق تر اور مستحق تر ساتھہ کلمہ تقوی کی اور آثار میں آیا ہے کہ پروردگار تعالے نے نظر فرمائی تمام بندونکی دلوںپر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا روشن تر اور پاک تر پس کہا نور نبوت کا اوسمیں اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلونکو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا انکو نبی صاحب کے
صحبت کے لیے اور یہہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگونکی صحبت میں مرید خدمتگذاری کر کر کس درجہ کو پہنچتے ہیں تعجب ہے کہ صحابہ کرام سارے عمر اپنے
پیغمبر کے صحبت میں گذارین اور کمال و فضل نہ حاصل کرین ؛ حق وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَاتَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ
اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى
حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض لائے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توریت کا پس کہا اے رسول خدا کی یہہ ہے نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑہنا اور چہرہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر رض نے حضرت عمر کو گم کریں تجکو گم کرنیوالیاں کیا نہیں دیکہتا تو اوس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرۂ آنحضرت کی پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ اللہ کی اللہ کی غضب سے اور غضب رسول اسکی سے راضی
ہوئے ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونے پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونے پر اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتہہ اوسکی کی ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسی پس پیروی کرتے تم انکی اور چہوڑ دیتے
تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدہی راہ سے اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہہ دارمی نے ف جملہ ثکلتک الثواکل
کا دعا ہے واسطے موت کی لیکن عرب اپنے محاورہ میں اصل معنی اسکی مراد نہیں رکہتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ عجب ہے کہ تو یہہ بات نہیں سمجہتا اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چہوڑ کر انکی غیر کی طرف رجوع نکرے کتابوں یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سے بدلے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ
وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا اور اونہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہیں
نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت
کا ہے ساتہہ حکم دوسرے کے واسطے صلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم ہے نسخ کتاب کا ساتہہ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتہہ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتہہ
حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتہہ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتہہ حدیث کی نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث

ہین یہہ ہونگی کہ مراد کلام سے یہان وہ ہو کہ بطریق رائی اجتہاد کی فرمایا ہو نہ بطریق وحی کی یا یہہ حدیث منسوخ ہو واللہ علم بحق ہو **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُھَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ**

اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حدیثین میری نسخ کرتی ہین بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنی قرآن کے **وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ الدَّارَقُطْنِیُّ** اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نی فرض کیہی کتنی فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چہوڑ نہ دو اونکو یا شروط وارکان ونکی نہ ترک کر دیا ریا وسمعہ اور عجب وغرور اونمین نہ کرو اور حرام کین کتنی چیزین یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو اونکی اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑہ جاؤ اونسی یعنی کمی زیادتی اونمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سی یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال ہین بدون بہولنی کی پس نہ بحث کرو اونمین روایت کی تینون حدیثین دارقطنی نی

کِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب بیچ بیان کرنی علم کی اور فضیلت اوسکی ف مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہی ساتہہ کتاب وسنت کی وہ دو قسم ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب وسنت کی اوسپر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کی اور مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتہہ اعمال اور اخلاق اور عقائد کی اور ان سبکو علم معاملت کہتی ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنیکی علم ظاہر پر دلمین پڑتا ہی کہ ساتہہ اوسکی حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات وصفات اور افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتی ہین بحکم اس حدیث کی من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی علم اوس چیز کا کہ جانی ہی اور نہ پڑہی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے معنی اوسکی یہہ ہین اور ایک کو دوسری کی ساتہہ نسبت ہی مانند نسبت تن اور جان اور پوست ومغز کی اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اوپر تفاوت مراتب اور درجات اوسکی کی حق

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچاؤ میری طرف سی اگرچہ ہو ایک آیۃ اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جہوٹ بناوی مجہپر جانکر پس چاہیی کہ ڈہونڈ ہی ٹہکانا اپنا دوزخمین روایت کی یہہ بخاری نی ف مراد آیۃ سی وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوا اسکی اور حدیثین کہ اسیطرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کی یہہ ہونگی کہ پہنچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تہوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پہیلانی علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سی مراد یہہ ہی کہ جو قصی اونسی بیان کرنا اونکا جائز ہی اور احکام وغیرہ انکی نقل کرنی منع فرمائی ہین جیسیکہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئین اور ڈہونڈ ہی ٹہکانا اپنا دوزخمین اسمین نہایت تشدد اور زجر ہی جہوٹ باندہنی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتہہ اتفاق علما کی اور امام محمد جوینی نی اوسکو کفر لکہا ہی اور یہہ حدیث یعنی من کذب علی الخ تلک متواتر ہی بلکہ اسکی درجہ کو اور حدیث متواتر نہیں پہنچتی ہے کہ بہت سی صحابیون نے نقل کی ہی چنانچہ

لکھا ہی یضنون نی کہ یا شبہ صحابی اسکی راوی ہین کہ اونمین عشرہ مبشرہ بھی ہین ۔ سید علی حق **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ حدیث کہی مجھسے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک جھوٹون مین سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کیونکہ بسبب رواج دینی اور منتشر کرنی اوسکی کی مددگار جھوٹ بنانی والیکا ہوا پس یہہ بھی مانند اوسکی ہوا **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری اللہ تعالی ساتھہ اوسکی بھلائی کا سمجھہ دیتا ہی اوسکو بیچ دین کی یعنی احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اور سوا اسکی نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مین حدیث وغیرہ بیان کر دیتا ہون سمجھہ اور فکر اور عمل وسیر جتنا چاہتا ہی تعالی چاہتا ہی عطا فرماتا ہی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی کان ہین مانند کان سونی اور چاندی کے بہتر اونکی بیچ جاہلیت کی بہتر اونکی ہین بیچ اسلام کی جبکہ سمجھین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آدمی کان ہین مانند کان سونی اور چاندی کے یعنی نیک اخلاق اور صفاتین متفاوت ہین موافق استعداد اور بزرگی ذاتی جیسیکہ ایک کان ہی کہ اوسمین لعل و یاقوت پیدا ہوتی ہین اور اور مین سونا چاندی اور اور مین سرمہ چونہ وغیرہ اور مطلب اسکی مابعد کی جملہ کا یہہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت مین اچھی صفتین رکھتی تھی یعنی سخاوت شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا اچھی ہوئی بیچ جاہلیت کی اصلی ظلمت کفر مین چھپی ہوئی تھی جیسیکہ سونا وغیرہ کان مین خاک مین چھپا ہوتا ہی جب مسلمان ہوئی اور بہشتی ریاضت کی مین کھلی وہ آلایش جاتی رہی اور خالص کی اور ساتھہ نور علم اور معرفت کی روشن ہوئی ۔ حق **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حسد مگر بیچ حق دو شخصون کی ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ کرنی اوسکی بیچ حق کی اور دوسرا شخص وہ ہی کہ دیا اوسکو اللہ نی علم پس حکم کرتا ہی ساتھہ اوسکی اور سکھاتا ہی اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد حسد سی یہان غبطہ ہی حسد اوسکو کہتی ہین کہ کسی پر نعمت دیکھی سی یہہ آرزو کری کہ اوس سی دور ہو جاوے یہہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور مفسد کی حق مین کری تو درست ہی اور غبطہ یہہ کہ آرزو کری کہ حاصل ہو نعمت میری تئین بھی جیسیکہ فلانی کو ہی پس یہہ آرزو اچھی باتون کی لیکن کرنی درست ہی حق ۔ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی موقوف ہوتا ہی اوسسے ثواب عمل اوسکا مگر ثواب تین عملو نکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوی ساتھہ اوسکی یا اولاد صالح کہ دعا کری واسطی اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہی ملیکا بعد مرنیکی

لیکن آپ بندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کہ تا تھا پاتا تھا اب کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزونکا بعد مرنیکی بھی پہنچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسی کوئی زمین
وغیرہ وقف کر گیا یا کنواں یا باولی بنا گیا وغیر ذالک ور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسیکو علم پڑھا گیا + سید **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً
مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا
یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ
اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ
اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہیں سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دور کری مسلمان سی سختی کو دنیا کی سختیوں میں سی دور کریگا اللہ اوس سی سختی کو سختیوں دن
قیامت کی سی ور جسنی آسان کردیا اوپر تنگدست کی آسان کریگا اللہ اوپر اوسکی بیچ دنیا کی ور آخرت کی اور جسنی کہ پردہ پوشی کی مسلمان
کے پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالی بیچ مدد بندہ کی ہی جب تک کہ ہی بندہ بیچ مدد بھائی اپنی مسلمان کی ور
جو شخص کہ چلی ایک راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکی علم آسان کریگا اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی راہ طرف بہشت کی اور نہیں جمع ہوتے
کوئی قوم بیچ کسی گھر کی گھروں میں سی اللہ کی یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہیں کتاب اللہ کو اور معنی بیان کریں اوسکی آپسمین مگر اوترتی ہی
اوپر اونکی تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گھیرتی ہیں اونکو فرشتہ اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگونکی کہ نزدیک اوسکی ہیں
یعنے ملائکہ مقربین میں اور جسکو کہ تاخیر کیا اوسکو عمل اوسکی نی نہیں جلدی کریگا ساتھ اوسکی نسب اوسکا روایت کی یہہ مسلم نی ف
آسان کردیا تنگدست پر یعنی مثلاً کسیکی ذمہ قرض تھا اور وہ اوسکی ادا سی عاجز تھا اسنی اوسکو مال دیا یا وہ ادا کری یا اگر اسکا قرض تھا
اسنی بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اسکا ظاہر کرکر رسوا نہ کیا اور دوسری معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکی ننگی
کا کپڑا دیکی تو ثواب مذکور پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب جزا طالب علم کی یا توفیق
دیگا عمل نیک کے کہ باعث داخل ہونی بہشت کا ہوگا اور معنی سکینۃ کی ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکی سبب سے خواہشیں دنیا کی اور خوف
ماسوا اللہ کی دل سی نکلجاتا ہی اور حضور ساتھ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور آخر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جسنی قصور کیا عمل
مین نسب عالی اوسکا قیامت کو کچہہ کام نہیں آویگا بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ❁ کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست ❁
ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ
اسْتُشْہِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْہِدْتُّ
قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی
النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِیْہَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ
وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ہُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیونمین سے کہ حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی یعنی بسبب ترک کرنی خالص نیت کی ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اوسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتین اپنے پس پہچانیگا اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی کیا عمل کیا تونی بیچ اونکی یعنی نعمتین جتاکر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونی کیا ادا کیا کہیگا لڑا مین بیچ راہ تیری یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہی تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوی کہ بہادر ہی پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب جیسی کیا چاہتا ہی پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر موںہہ اپنی کی یہانتک ڈالا جاویگا بیچ آگ کی اور ایک وہ شخص کہ سیکہا علم اور سکہلایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتین اپنے پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونی بیچ اونکی کہیگا سیکہا مین علم اور سکہلایا اوسکو اور پڑہا مینی بیچ راہ تیری قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ بولا تونی لیکن سیکہا تونی علم کو تاکہ کہا جاوی تحقیق تو عالم ہی اور پڑہا تونی قرآن کو تاکہ کہا جاوی وہ قاری ہی پس تحقیق کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر موںہہ اپنی کی یہانتلک ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اوسکی روزی کو اور دیا اوسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کرواویگا اوسکو نعمتین اپنے پس معلوم کریگا اونکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونی بیچ اوسکی کہیگا نہین چہوڑی مینی کوئی راہ کہ دوست رکہتا ہو تو یہہ کہ خرچ کیا جاوی بیچ اوسکی مگر خرچ کیا مینی بیچ اوسکی واسطی تیری فرماویگا اللہ تعالی جہوٹا ہی تو ولیکن کیا تونی تاکہ کہا جاوی کہ وہ سخی ہی پس کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر موںہہ اپنی کی پہر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہہ مسلم نی

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہین اوٹہا لیگا علم کو یعنی آخری زمانہ مین کہ نکالے اوسکو یعنی دور کرے اوسکو بندونمین سے ولیکن اوٹہا لیگا علم کو ساتہہ اوٹہانی علماء کی یہانتک کہ جب نہ باقی رکہیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچہی جاوینگی مسئلہ پس فتوی دینگی بی علم پس گمراہ ہووینگی اور گمراہ کرینگی لوگونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی شقیق سے کہا تہی عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتی لوگونکو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا اونکو ایک شخص نے اے ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کی کہا اونہون نی خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہی مجہکو اس سے یہہ کہ تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتہہ نصیحت کی جیسا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتی ہماری ساتہہ نصیحت کے نیکی واسطی خوف اکتانی کی اوپر ہماری روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثا حتی تفہم عنہ واذا اتی علی قوم فسلم علیہم سلم علیہم ثلثا رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سے کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتی کوئی کلام پہیرتی اوسکو تین بار فرماتی یہانتک کہ خوب سمجھ لیتی
لوگ ونسی اور جب کہ آتی اوپر کسی قوم کی پس ارادہ سلام کا کرتی سلام کرتی اونپر تین بار روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی جس بات
کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا لوگون نی سنی ہوگی اوسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتی ہونگی واللہ علم اور تین سلام
ایک وقت اذن چاہنی کی اندر آنی کی لیی اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہین اور تیسرا رخصت کی وقت بہیج
سیدۃ وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ
ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول اللہ انا ادلہ علی من یحملہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہا آیا ایک
شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یہہ کہ نہین چل سکتی سواری میری پس سوار کر دو مجکو پس فرمایا حضرت نی نہین میری پاس سواری
پس کہا ایک شخص نی کہ ای رسول خدا کی مین بتاؤن اوسکو ایسی شخص کو کہ وہ سواری دی اوسکو پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ آگاہ کر دی اوپر بہلائی کی پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب کرنیوالی اوس بہلائی کی روایت کی یہہ مسلم نی وعن
جریر قال کنا فی صدر النہار عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ قوم عراۃ مجتابی
النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر بل کلہم من مضر فتمعر وجہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی
ثم خطب فقال یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی اخر الایۃ ان اللہ کان
علیکم رقیبا والایۃ التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل
من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ قال فجاء رجل
من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین
من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذہبۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل
بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا
ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارہم شیء رواہ مسلم اور روایت ہی جریر سی کہا تہی ہم بیچ اول روز کے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اونکی پاس ایک قوم ننگی بدن والی لپیٹی کمل یا عبا اور ڈالی ہوئی تہی تروارین گلی مین اکثر اونکی قوم
مضر کی تہی بلکہ سب اونکی مضر مین سی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب اسکے کہ دیکہا اونپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئی گہر
مین یعنی اور اونکی لیی کچہہ تلاش کیا کچہہ نہ پایا پہر نکلی پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑہی یعنی ظہر کے
یا جمعہ کی پہر خطبہ فرمایا پس پڑہی خطبہ مین یہہ آیۃ ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی
حضرت آدم علیہ السلام سی آخر آیۃ تک اخیر اوسکا یہہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہاری نگہبان اور پڑہی وہ آیت کہ بیچ سورۂ حشر کی ہی ڈرو اللہ

سے اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل آنے والی کے فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنی سے درہم اپنی میں سے
کپڑے اپنی میں سے اور اپنی پیمانہ گیہوں میں سے اور اپنی پیمانہ کھجور میں سے یہانتک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا
ایک شخص انصار میں سے ایک تھیلی بھری ہوئی دبتا تھا یا درم کی ہاتھ اوسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اوس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے
درپے لانا لوگوں نے یہانتک کہ دیکھے میں نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہانتک کہ دیکھا میں نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا
بھرا ہوا تھا یعنی بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اوسکے ہے ثواب
اوسکا اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اوسکے پیچھے اوسکے بغیر ناقص ہونے اجر انکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا
اوپر اوسکے گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلینگے وسیرے پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہوں انکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے **ف** لفظ
اوالعباء کا جو اول حدیث میں آیا ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العباء دونوں کمل کی قسم سے ہیں
اور پہلی آیۃ سورہ نساء میں ہے اوسمیں ذکر خیرات کرنیکا اور ناتے داروں سے سلوک کرنیکا ہے حضرت نے یہ آیتیں پڑھ کر رغبت دلائی خیرات کے

وعن ابنِ مسعودٍ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لا تُقتَلُ نفسٌ ظلماً إلّا كانَ على ابنِ آدمَ الأوّلِ كِفلٌ مِن دمِها لأنّهُ أوّلُ مَن سنَّ القتلَ متّفقٌ عليهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہے اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اوسکے سے کیواسطے
کہ اوسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنیکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسیکو قتل کرتا ہے جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہے
اتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے اوسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا وسنذكرُ حديثَ
معاويةَ لا يزالُ مِن أُمّتي في بابِ ثوابِ هذهِ الأُمّةِ إن شاءَ اللهُ تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث معویہ کی کہ اوسکا
حصہ لایزال من امتی ہے بیچ باب ثواب اس امت کی اگر چاہے اللہ تعالی یعنی مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اور ہمنے وہاں

الفصل الثانی فصل دوسری

عن كثيرِ بنِ قيسٍ قالَ كنتُ جالساً معَ أبي الدّرداءِ في مسجدِ دمشقَ فجاءَهُ رجلٌ فقالَ يا أبا الدّرداءِ إنّي جئتُكَ مِن مدينةِ الرّسولِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لحديثٍ بلغَني أنّكَ تُحدِّثُهُ عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ما جئتُ لحاجةٍ قالَ فإنّي سمعتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يقولُ مَن سلكَ طريقاً يطلُبُ فيهِ علماً سلكَ اللهُ بهِ طريقاً مِن طُرقِ الجنّةِ وإنّ الملائكةَ لتضعُ أجنحتَها رضاً لطالبِ العلمِ وإنّ العالِمَ ليستغفرُ لهُ مَن في السّمواتِ ومَن في الأرضِ والحيتانُ في جوفِ الماءِ وإنّ فضلَ العالِمِ على العابدِ كفضلِ القمرِ ليلةَ البدرِ على سائرِ الكواكبِ وإنّ العلماءَ ورثةُ الأنبياءِ وإنّ الأنبياءَ لم يُورِّثوا ديناراً ولا درهماً وإنّما ورّثوا العلمَ فمَن أخذَهُ أخذَ بحظٍّ وافرٍ رواهُ أحمدُ والتّرمذيُّ وأبو داودَ وابنُ ماجةَ والدّارميُّ وسمّاهُ التّرمذيُّ قيسَ بنَ كثيرٍ روایت ہے کثیر بن قیس سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے
یعنے شام کے پس آیا اون پاس ایک شخص پس کہا اے ابی درداء تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک
حدیث کے کہ پہنچی ہے مجکو یہ کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں آیا میں واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا میں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہو بیچ اوسکے علم یعنی علم دین کا تھوڑا ہو یا بہت

چلاتا ہی اللہ اوسکو راہ مین راہون جنت کی سی اور تحقیق فرشتی رکھتی ہین بازو اپنی واسطی رضامندی طالب علم کی اور تحقیق عالم البتہ استغفار
کرتی ہین واسطی اوسکی جو کہ بیچ آسمانون کی ہین یعنی ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کی ہین یعنی جن و انس وغیرہ اور مچھلیان درمیان پانی کی اور تحقیق
فضیلت عالم کی اوپر عابد کی مانند بزرگی چاند چودہوین رات کی ہی اوپر تمام اور تارون کی اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرونکی اور تحقیق نبے
نہین ورثہ چھوڑ گئی دینار اور نہ درہم اور سوا اسکی نہین کہ ورثہ چھوڑا ہی علم پس جسنی حاصل کیا علم کو لیا اوسنے حصہ کامل روایت کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نام لیا راوی کا ترمذی نی قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہے ہی جیسیکہ مصنف نی کہا

ف نہین آیا مین واسطی اوسکام کی یعنی سوای سننی حدیث کی اور کچھہ غرض میرے نہین اونھون نی اجمالا ارادہ حدیث سننی ہوگی جا کہ ساتھہ تفصیل
کے سنین یا احتمال ہی کہ اونھون نی سنی ہوگی اجمالا کہ بلا واسطہ سنین اپنی پھر اوو دردارنی جو آگی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اوسنی
پوچھی ہو یا وہ بہت مشقت دیکھا کر آیا تھا اس لیی اوسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہان نہ مذکور ہوا اور رکھتی ہیں بازو اپنا تو
بازو حقیقۃ بچھاتی ہین یا یہہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سی اور زمین والونمین مچھلیان جو داخل نہین لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ
ہے اسپر کہ مینہ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کی ہی یہانتک کہ مچھلیان وغیرہ بھی اندر پانی کی زندہ ہین انھین کی برکت
سے اور فائدہ عالم کا متعدی ہی یعنی اور ونکو بھی پہنچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنی اوسیکی ذات کو ہی اس لیے عالم کو مشابہ چاند کی کیا کہ
روشنی اوسکی بھی سارے مین پہنچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کی کہ اوسکی روشنی اور جا ہی نہین پھیلتی اگر کوئی کہی کہ عالم خالی عبادت سی نہ ہوگا
کہ علم بی عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادت بی علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بھی ہونگی اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد مین
کیا ہی جواب یہہ کہ مراد عالم سی وہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی اکتفا ساتھہ عبادت ضروری کی یعنی فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کی کرکر
صرف اوقات اپنی ساتھہ شغل علم کی کرتا ہی اور کام اوسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتھہ عابد کی یہہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی مشغول
عبادت مین رہتا ہی زبسکہ فائدہ رواج دینی علم کا بہت ہے فضیلت اوسکی بھی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثونسی یہی معلوم ہوتا ہی شرح السنۃ مین امام
ثوری رح سی منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین آجکی دن کوئی چیز افضل طلب علم سی لوگون نی کہا اونکو کہ نہین ہے واسطی لوگونکی نیت یعنی خلوص نیت اونکی نہین کہا اونھون نی کہ طلب کرنا اونکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنی نیت اسے ابھی درست ہو جاتی ہے اوسی لیی کہا ہی بعضی عالمون نی کہ طلب کیا ہمنی علم واسطی غیر خدا کے
پھر ہوگیا اللہ ہی کی لیی اور امام شافعی رح کہتی ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سی کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل
سے بسبب حق علی غیرہ **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا
عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا
وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَکْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا وَ
سَرَدَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہی ابی امامہ باہلی سی کہا مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شخصون کا ایک
اونمین سے عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرت سی پوچھا کہ افضل دونونمین سی کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی عالم کی اوپر
عابد کی مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہارے کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی اور فرشتی اوسکی اور اہل آسمان

اور زمین بہانتلک کہ چیونٹیاں بیچ بلوں اپنی کی اور بہانتلک کہ مچھلیاں دعا خیر کرتی ہیں اوپر تعلیم کرنیوالی لوگونکی خیر کو یعنی علم دین کو روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ دارمی نی مکحول سی بطریق ارسال کی اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کی مانند فضیلت میری کی اوپر ادنی تمہارے کی پہر پڑہا یہہ آیہ سوا اسکی نہیں کہ ڈرتی ہیں اللہ سی وہ کہ جو کہ عالم ہیں اور بیان کی حدیث آخر تک **ف** مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہارے کی خیال کیا چاہیے کہ حضرت کی فضیلت تمہاری ادنی پر کسقدر ہی اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا یعنی پہلی روایت میں جو مذکور ہی کہ حضرت کی روبرو دو شخصوں کا ذکر ہوا یعنی عالم اور عابد کا وہ دارمی کی روایت میں نہیں ہے **وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا رواہ الترمذی** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہاری تابع ہیں یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنی آدمی آوینگی تمہاری پاس اطراف زمین سے طلب کرینگی سمجہہ بیچ دین کی پس جبکہ آویں تمہاری پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق انکی بہلائی کی یعنی انسے بہلائی کرنا اور تعلیم کرنا انکو علم دین روایت کی یہہ ترمذی نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدہا فہو احق بہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وابراہیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلمہ فائدہ دینی والا دین میں مطلوب ہے حکیم کا یعنی دانا کا پس جہاں پاوے وسکو پس وہ لائق ہی اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت کرنیوالا اس حدیث میں ضعیف گنا جاتا ہے یعنی بیچ بیان کرنی حدیث کی **ف** یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسیکی پاس پاتا ہی لیلیتا ہی ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند جس کسی سے سنی قبول کرلی اوسکو اور عمل کری اوسپر کہ یہہ مستحق اوسکا ہی خیال اسکا نہ کری کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کروں بعضی بزرگوں نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سی سنی اور وہی بات اپنی لونڈی سی سنی اور قبول نہ کری تو متکبر ہوگا **ع** مرد باید کہ گیرد اندر گوش در نوشتست پند بر دیوار **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کی ہزار عابدوں سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیونکہ شیطان جب لوگوں پر دروازہ خواہش نفسانی کی کہولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور انکو تدبیر اوسکی دفع کرکے بتا دیتا ہی بخلاف نری عابد کی اس لیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت میں ہوتا ہی اور شیطان کی جال میں پہنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہیں ہی **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وواضع العلم عند غیر اہلہ کمقلد الخنازیر الجوہر واللؤلؤ والذہب رواہ ابن ماجۃ وروی البیہقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم وقال ہذا حدیث متنہ مشہور واسنادہ ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکہانا علم کا نا اہل کو مانند ہار پہنانیوالی سور کی ہی جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی

قول حضرت کی مسلم تک اور کہا بیہقی نے کہ متن اسکا مشہور ہے اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین ف لیکن کتنی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب نا علم کا فرض ہے مراد علم سی وہ علم کہ جسکے ضرورت پڑتی ہی مثلا جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئے اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور سوا انکی اون چیزونکا کہ ایمان بدون اونکی صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکہنا جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزونکا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰة کا اور جب بیاہ کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو متعلق ساتھ خاوند جورو کی ہی سیکہنا واجب ہوا اسیطرح بیع شرا کرنی لگی تو مسائل اوسکی سیکہنی واجب ہون گی ایسے ہی اور چیزونکو سمجھ لے غرضکہ جو بات اسکو پیش آویگی اوسکا علم حاصل کرنا ہی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو اشد گناہ گار ہوگا اور بعضون کی نزدیک مراد علم سی علم اخلاص و معرفت آفات نفس کے ہی یعنی حسد کینہ وغیرہ ہما اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردی اور حاصل اخیر حدیث کا یہہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو ویسا ہی علم اوسکو سکہاوی مثلا عوام کی آگی اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگی ہمچل علم بتانا ظلم ہی بحق سید بحو **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت و لا فقہ فی الدین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتی بیچ منافق کی ایک تو خلق نیک اور دوسرے سمجھ بیچ دین کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی کو چاہیی کہ یہہ دونو صفتین اپنے مین حاصل کری اور کہا توربشتی نی کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہے کہ دلمین سمجھہ دین کی واقع ہو پہر زبان پر جاری ہو اور بموجب اوسکے عمل کری اور حاصل ہو اوسکی سبب سے خوف خدا اور تقوی بحو علی **وعن** انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللّٰہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کی پس وہ بیچ راہ خدا کی ہی جب تلک کہ پہرے روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف یعنے جو کوئی نکلی گہر سی یا اپنی شہر سی طلب کی علم شرعی کی لیی خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنی زائد حاجت سے تو جہاد کرنیوالیکا سا ثواب پاتا ہی اسلیے کہ یہہ بہی درپی رواج دینی دین کی اور ذلیل کرنی شیطان کے اور کسر نفسی کے ہی پس یہہ ثواب پاتا ہی جب تلک کہ پہری طرف گہر اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد پہرنی کی اس سے بہی زیادہ درجہ پاتا ہی کیونکہ وارث انبیا کا ہوتا ہی بیچ تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصونکی بحو علی **وعن** سخبرة الازدی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من طلب العلم کان کفارة لما مضی رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث ضعیف الاسناد وابو داود الراوی یضعف اور روایت ہی سخبرہ ازدی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کی علم کو ہوتا ہی کفارہ اون گناہونکا کہ گذر گئی یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی ابو داود راوی ضعیف گنا جاتا ہی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتھاہ الجنة رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سنتا ہی اوسکو یہانتک کہ ہوتی ہی نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنے اخیر عمر تک طلب علم مین رہتا ہی اور اوسکی برکت

سے بہشت میں جاتا ہی اس حدیث میں خوشخبری ہی طالب علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کو حاصل کرینگی یہی بعضی اہل اللہ عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہی ہیں باوجود حاصل کرنی بہت سے علم کی اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کی اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل وسکا ہی ہی اوسکو ‌‌ ✽ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد وابوداود والترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن انس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہی اوسکو پھر چھپایا اوسکو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی انس سے **ف** یہہ اوس علم کی حق میں ہی کہ تعلیم اوسکی ضرور ہی جیسیکہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانیکا اور کہتا ہی کہ تعلیم کر مجکو اسلام کیا چیز ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہی بیچ حلال کی یا حرام کی پس لازم ہی جواب انکا اور امور نوافل میں یہہ حال نہیں ✽ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری علم کو اسواسطی کہ فخر کری بسبب اوسکی علما سی یا جھگڑا کری بسبب اوسکی بیوقوفوں سی یا پھیری بسبب اوسکی مونھہ آدمیونکی طرف اپنی داخل کریگا اوسکو اللہ آگ میں روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن عمر سی **ف** پھیری مونھہ آدمیونکی طرف اپنی اور حاصل کری اونسی مال وجاہ اور صرف کری اوسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنی جو کوئی فقط واسطی غرض دنیا کی طلب کری علم حال اوسکا یہہ ہے اور جسکو پہلی نیت اللہ ہی اور پھر بحکم جبلت کچھہ آمیزش ریا کی ہوگئی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذور ہی ✽ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لایتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے علم کو اوس طرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہی ساتھہ اوسکی رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اوسکو مگر اسواسطی کہ پہنچی بسبب اوسکی متاع دنیا کو نپاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کی یعنی بو اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کری حال اوسکا یہہ ہے اور اگر علم دین کا ہو اور اوسکو وسیلہ دنیا کا کری برا نہیں لیکن اوسمیں یہہ شرط ہی کہ وہ علم پڑہنا درست ہی ہو جیسی مثل نجوم وغیرہ کی نہو اور بو جنت کی نہپاویگا یہہ مبالغہ ہی یعنی کمال محروم ہی بہشت کی داخل ہونیسی مراد یہہ ہی کہ مخلصوں مقربوں کی ساتھہ بدون عذاب کے بہشت داخل ہونیکا ✽ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ ثلث لایغل علیہن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین ولزوم جماعتہم فان دعوتہم تحیط من ورائہم رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل ورواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی وابا داود لم یذکرا ثلث لایغل علیہن الی اخرہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تازہ کری اللہ اوس بندیکو کہ سنا کچھا میرا پس یاد رکھا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اوسکو اور پہنچایا اوسکو یعنی لوگونکو جیسا
کہ سنا پس بعضی اوٹھانیوالی فقہ کی نہین ہوتی فقیہ اور بعضی اوٹھانیوالی فقہ کی پہنچاتی ہین طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہی فقیہ اوس سے تین چیزین
ہین کہ نہین خیانت کرتا اونپر دل مسلمانکا خالص کرنا عمل کا واسطی اللہ کی اور خیر خواہی واسطی مسلمانونکی اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی کو اسواسطی
کہ تحقیق دعا اونکی گھیری ہوئی ہی آگی پیچھی سی روایت کی یہہ شافعی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور روایت کی یہہ احمد نی اور
ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی زید بن ثابت سی مگر ترمذی نی اور ابوداود نی نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث
لایغل علیھن اخر اوسکی تک **ف** تازہ کری اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ
افقہ منہ تک کا مطلب یہہ ہی کہ بعضی یاد رکھنی والی حدیث کی خود نہین سمجھ رکھتی ہین اور بعضی سمجھ رکھتی ہین لیکن جسکی آگی بیان کی
وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہی پس چاہیی کہ جیسی سنی ہی ویسی ہی پہنچادی تاکہ جسکو پہنچائی ہی وہ مطلب سمجھ لی یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ لفظ حدیث کی بعینہ نقل کر دی اور لفظ لایغل ساتھہ زبر حرف ی کی اور زیر حرف غین کی بمعنی حقد یعنی کینہ کی ہی اور ساتھہ پیش
ی کی اور زیر غین کی اور ساتھہ زبر حرف ی کی اور پیش غین کی بمعنی خیانت کی پس معنی یہہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہی ان تین چیزونمین
یعنے یہہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین داخل ہوتا مومن کی اندر کینہ کہ پھیر دی اوسکو حق سی جبکہ کرتا ہی یہہ تین چیزین اور
معنے اخلاص عمل کی یہہ ہین کہ عمل کرنی مین محض رضامندی اللہ ہی کی منظور ہو اور کچھہ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص
عام لوگونکا ہی اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا یعنی موافقت کرنی مسلمانونکی بیچ اعتقاد کی اور عمل صالح کی یعنی نماز جمعہ اور
جماعت وغیرہ کی اور لفظ من ورائھم اکثر نسخونمین ساتھہ زیر میم کی ہی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر میم کی معنی یہہ کہ دعا مسلمانونکی گھیری
ہوئی ہے اونکو پس بچاتی ہی اونکو مکر شیطان کی سی اور گمراہی سی یعنی تنبیہ ہی کہ جو کوئی نکلتا ہی جماعت اونکی سے نہین پہنچتی اسکو برکت اونکے اور برکت
اونکی دعا کی حق علیٰ ہذا **وعن** ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ
سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى له من سامع رواه الترمذي وابن ماجة
ورواه الدارمي عن ابي الدرداء اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تازہ کری اللہ اوس شخص
کو کہ سنا مجسی کچھہ پس پہنچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پہنچائی گئی بہت یاد رکھنی والی ہوتی ہین واسطی اوسکی سننی والی سی روایت کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی ابی درداء سی **ف** لکہا ہی علمانی کہ اگر طالب نی حدیثین اور اوسکی یاد کرنی
مین اور پہنچانی مین کچھہ فائدہ نہوتا سوای امیدواری برکت اس دعا کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کافی تہا دنیا اور آخرت مین
حق ہذا **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الحديث عني الا ما علمتم
فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن
مسعود وجابر ولم يذكر اتقوا الحديث عني الا ما علمتم اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو پس جسنی جھوٹ بولا اوپر میری جانکر پس چاہیے
کہ ڈھونڈھی ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن مسعود اور جابر سی اور نہین ذکر کیا ان لفظونکو بچو
حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو **ف** مگر اوس چیز کو کہ جانو یعنی ساتھہ یقین کی یا ساتھہ ظن غالب کے

جانو کہ یہہ حدیث میری ہی تو روایت کرتا ہے ورنہ وہ دروغ گوئی کی مجرم پڑو ہے حق وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر
علم فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی ساتھہ عقل اپنی کی پس چاہیے کہ ٹھکانا کری بیچ آگ مین اور بیچ ایک روایت کی جسنی کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہہ ترمذی نی ف
کہا بیچ قرآن کے یعنے تفسیر کے قرآن کے اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا حق وعن جندب قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی جندب سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی ساتھہ عقل اپنی کی پس ہو گیا موافق واقع کی پس تحقیق خطا کی روایت کی یہہ
ترمذی اور ابوداود نی ف یعنے واقع مین اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد اسکے کی اور طریق اوسکی کی خطا کی حکم خطا کا رکھتا
ہے یہہ برعکس حال مجتہد کی ہی کہ وہ اگرچہ اجتہاد مین خطا کری لیکن ثواب پاتا ہی جانا چاہیے کہ ایک تفسیر ہے اور دوسرے تاویل تفسیر یہہ کہ تفسیر
کری کہ مراد حق یہا ہی یہہ بات سوا نقل کی اہل تفسیر سے کہ سند اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی درست نہین اور تاویل یہہ کہ بطریق احتمال
کے کہے کہ یہہ سکتا ہی کہ مراد یون ہو یہہ درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کی اور شرع کی ہو حق علی وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑنا بیچ قرآن کی کفر ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف جھگڑنا یہہ ہے کہ قصد کری جھٹلانی قرآن کا ساتھہ
قرآن کی یعنی دفع کری بعض اوسکی کو ساتھہ بعض کی یہہ نہ چاہیے بلکہ یون چاہیے کہ کوشش کری بیچ موافق کرنی بعض کی ساتھہ بعض کی بقدر
امکان کے پس اگر مشکل ہو یہہ امر تو اعتقاد کری کہ یہہ بدفہمی میری ہی اور سونپی علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنی کی یہہ ہے کہ اہل
سنت جماعت مثلا کہتی ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کیطرف سی ہی اور سند لاتی ہین اس آیۃ کو قل کل من عند اللہ یعنی کہہ کہ سب کچھہ اللہ ہی
کیطرف سے ہے پس یہہ بات تو حق ہی اوسکو قوم قدریہ جھٹلاتی ہین ساتھہ اس آیۃ کی ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک
یعنے جو کچھہ پہنچتی ہی تجھے قسم نیکی سے پس اللہ کیطرف سے ہے اور جو کچھہ پہنچتی ہی تجکو قسم برائی سی پس تیرے نفس کیطرف سے ہے پس اسطرح کا اختلاف منع
ہے چاہیے یون کہ بیچ مثل ایسی آیتون کی عمل کری اوس آیۃ پر کہ اوسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسرے آیۃ مین تاویل کری یعنی پہلی آیۃ پر اجماع ہے
مسلمانون کا کہ سب کچھہ اللہ ہی کی تقدیر سی ہوتا ہی اور دوسری آیۃ اپنی ماقبل سی لگتی ہی یعنی کیا ہوا ان منافقونکو کہ بات صواب ہے وہ
نہین سمجھتی اور یون کہتی ہین ما اصابک الخ تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی پس اسطرح تاویل کری اور اسمین تطبیق دی بھلی
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن
فقال انما ہلک من کان قبلکم بہذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ
بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جہلتم فکلوہ الی عالمہ رواہ
احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونی نقل کی باپ اپنے سے اون نی دادا اپنی سی کہا سنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لوگونکو کہ آپسمین ایک دوسرے کو دفع کرتی ہین اور خلاف ثابت کرتی ہین اور جھگڑتی ہین بیچ قرآن
کے پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھی پہلی تمسی ساتھہ اسکی مارا اونہون نی اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کی یعنی تناقض

آیات مین ثابت کیا کہ یہہ آیت مخالف اوس آیت کی ہی اور وہ مخالف اسکی اور سوا اسکی نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس مت جہٹلاؤ بعض اوسکی کو بعض سے پس جو جانو تم اوس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اوسکو طرف جاننی والی اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** طرف جاننی والی کی یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکی سونپو یا مراد جاننی والی سی وہ ہی کہ تم سی علم زیادہ رکہتا ہو علماء مین سے اور مثال اس جہگڑنیکی اوپر گذر چکی ہی **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَۃٍ مِّنْہَا ظَہْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کی واسطی ہر آیت کی اونمین سے ظاہر ہی اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کی جگہہ خبردار ہونی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** مراد سات طرح سی سات لغت ہین جو مشہور تہی عرب مین ساتہہ فصاحت کے کہ وہ یہہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلی قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑہنا اوسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جناب باری تعالی سی التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی حضرت عثمان رضہ کی زمانہ تک اسیطرح پڑہتی تہی جب اونہون نے لکنے ہی کلام اللہ لکہوا کر اسلام کی شہرونمین بہیجی تو فرمایا اوپر اوسی لغت کے کہ زید بن ثابت نی ساتہہ حکم حضرت ابوبکر کی اور صلاح حضرت عمر کی جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتہہ مٹا ڈالنی اور لغات کی اس لیے کہ دیکہا اونہون نی کہ لوگ اختلاف کرتی ہین اور بعضی بعضونکو کافر کہتی ہین پس نرہا اون لغات سے مگر کچہہ اور متفق ہوئی اوسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اونکی یہانتک کہ قراء سبعہ کو پہنچا ساتہہ سندون متصل کی اور باقی رہا یہہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تہا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہا کہ ان قراء مین جاری ہی اور بعضونکی نزدیک مراد سات طرح سی ساتہہ قراءتین ہین جو کہ قراء سبعہ پڑہتی ہین کہا ہی علماء نی کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات سی لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلاف سی ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کی اور فتح اور کسرہ کی مانند مَیْتٌ مَیِّتٌ اور یَقْنَطُ اور یَقْنِطُ کی پانچوین اختلاف اعراب کا چہٹی اختلاف حرفون کا جیسیکہ لکن الشیاطین ساتہہ تشدید نون کی اور تخفیف اوسکی ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنی مین مانند تفخیم اور امالہ کی ہماری اوستادون رحمہم اللہ نی یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتہہ ظاہر کی یہہ کہ سب اہل زبان اوسکو سمجہتی ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقتعالی کی اوسپر مطلع ہین اور حد یعنی طرف اور نہایت کی ہی یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کے ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی لیے ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑہتی ہی یعنی اوسکی حاصل کرنی سی آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکہنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قران کی ساتہہ اوسکی متعلق ہین معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند انکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک بعد حصول اوسکی اوپر باطن قران کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنہ نی معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ ظہر لفظ قران کی اور بطن تاویل اوسکی اور مطلع فہم یعنی سمجہہ اوسکی کہ فکر کرنیوالی پر تاویل اور معانی اوسکی جنسی کہلتی ہین اوسکی غیر پر نہین کہلتی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَہُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ

أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت هی عبد الله بن عمرو سی کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ علم تین هین آیہ محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور جو چیز کہ سوا اسکی هی پس وہ فضل هی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی علم دین کی تین هین آیہ محکمہ یہہ اشارہ هی طرف کتاب الله کی آیہ محکمہ اصل کتاب کے هی اس لیے وهی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اوسکی هین متعلق اسکی ساتھہ هین اور سنت قائمہ یعنی حدیثین کہ ثابت هین ساتھہ محافظت متون اور سندونکی اور فریضہ عادلہ اشارہ هی اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا هی کتاب و سنت سے اور اسکو فریضہ اسلیے فرمایا کہ عمل اوسپر واجب هے جیسیکہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنی عادلہ کی یهی هین کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کی هی پس حاصل معنی حدیث کی یہہ هوئی کہ اصول دین کی چار هین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا انکی هین فضل هین یعنی زائد یہہ معنی ہی حق ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِي رِوَايَتِهِ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٌ اور روایت هی عوف بن مالک اشجعی سی کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی دارمی نی عمرو بن شعیب سے اونسی باپ اپنے سی اونسی دادا اپنی سی اور بیچ روایت دارمی کی لفظ او مراء یعنی ریاکار هی بدلے او مختال کی **ف** مراد قصہ سی بیان کرنا وعظ اور نصیحت و قصص اور اخبار کا هی معنی یہہ هین کہ یہہ فعل نهین صادر هوتا مگر تین شخصون سی اونمین سے دو تو حق پر هین یعنی امیر اور مامور چاهیے اونکو کہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنی متکبر اوسکو نہ کهنا چاهیے پس حق وعظ کهنے کا اول تو حاکم کا هی کیونکہ وہ مهربان هوتا هی رعیت پر امور اصلاح اونکی خوب جانتا هی اگر آپ نہ کهیگا علما مین سی جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکهتا هوگا اوسکو مقرر کر دیگا پس مراد مامور سی ایک تو یہہ هوا کہ حاکم نی اوسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص هے کہ الله تعالی کیطرف سی حکم کیا گیا هو جیسے بعض علما اور اولیا وعظ کهتی هین پس اسمین زجر هی کہ انکی سوا کوئی وعظ نہ کهی جو کهیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کی کهیگا ہی علی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت هی ابو هریرہ سی کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو کوئی فتوی بی علم دیا گیا هوگا گناہ اوسکا اوسپر کہ جسنی فتوی دیا اوسکو اور جسنی مشورہ دیا بهائی اپنی کو ساتهہ ایک کام کے جانتا هی کہ بهلائی بیچ سوا اسکی هی پس تحقیق خیانت کی اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے ایک جاهل نی عالم سی مسئلہ پوچها پس عالم نی مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچهنی والی نی اوسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہہ غلط هی تو گناہ عالم هی پر هوگا بشرطیکہ عالم نی اپنی اجتهاد مین قصور کیا هوگا اور جسنی مشورہ بدخواهی کا دیا اوسنی خیانت کی ہی علی **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت هی معاویہ سی کها تحقیق حضرت نبی صلی الله علیه وسلم نی منع کیا مغالطہ دینی سی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے وہ مسائل کہ اونسی علما کو مغالطے مین ڈالی بسبب مشکل هونی اونکی پس اگر ابتدا پوچهی تو حرام هی کیونکہ اسمین ایذا هوتی هی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا هی اور اظهار اپنی فضیلت کا هی اور یہہ حرام هین اور اگر پهلی کسی اور نی ایسا مسئلہ پوچها اور اسنی اوسکی جواب اور بدلے مین ویسا هی پوچها تو نهین حرام علی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت هی ابی هریرہ سی کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی سیکهو تم فرائض یعنی جو چیزین کہ الله نی فرض کی هین یا علم فرائض اور سیکهو قران کو

اور سکھلاؤ لوگوں کو اس سے پہلے کہ تحقیق میں قبض کیا جاؤں تم لوگ یعنی انتقال کروں تم لوگ اس عالم سے روایت کی یہہ ترمذی نے **وعن** ابی الدرداء قال
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هذا اوان
يختلس فيه العلم من الناس حتى لا يقدروا منه على شيء رواه الترمذي اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہہ ہے وقت جاتا رہیگا علم آدمیوں میں یہانتک کہ نہیں طاقت رکھینگے
علم سے اوپر کسی چیز کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اوٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کی تھی پس جو آئی کہ اجل تمہاری نزدیک پہنچی اوسپر فرمایا
کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہے بحق علی **وعن** ابی هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون
العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه الترمذي وفي جامعه قال ابن عيينة انه
مالك بن انس ومثله عن عبد الرزاق قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة انه قال هو العمري
الزاهد واسمه عبد العزيز بن عبد الله اور نقل ہے ابی ہریرہ سے روایۃ قریب ہے یہہ کہ مارینگے لوگ جگر اونٹوں کی
طلب کرینگے علم پس نہ پاوینگے کسیکو عالم تر عالم مدینہ کی سے روایت کی یہہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کی ہے کہ کہا ابن عیینہ نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک
بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کی منقول ہے عبد الرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سنا میں نے ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری
زاہد ہے اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃ یعنی ابو ہریرہ نے یہہ حدیث مرفوعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ کی یاد نہیں رہی اس لیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹوں کی مارینگے یعنی جلدی جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگے علم کی حاصل
کرنیکی لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہیں بڑے عالم زاہد نام اونکا عبد العزیز نسب اونکا یوں ہے عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن حفص
بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کی ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے امام مالک ہیں
اور اسحق بن موسی نے اونسے نقل کیا کہ عمری زاہد ہیں اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہے یقین نہیں اسمیں شک ہے اور یہہ بات باعتبار
زمانہ صحابہ اور تابعین کی فرمائی ہے کہ مدینہ کی عالم سے زیادہ کسیکو نہیں پاوینگے اور بعد انکی تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے بیچ ہر شہر
کے شہروں اسلام سے زیادہ تر علماء مدینہ سے اور ظاہر یہہ ہے واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ خبر دی ہے حال آخیر
زمانہ سے کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ میں ہوگا چنانچہ بعضی حدیثوں سے بھی بھی معلوم ہوتا ہے بحق علی **وعنه** قال فيما
اعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يبعث لهذه الامة على راس
كل مائة سنة من يجدد لها دينها رواه ابو داود اور روایت ہے اونھیں ابو ہریرہ سے کہا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا ہوں میں حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہے واسطے نفع اس امت کی اوپر سر ہر سو برس کی اوس شخص
کو کہ نیا کرتا ہے واسطے اوسکی دین اوسکا روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہہ
ہے کہ ایک شخص امت سے ممتاز ہوتا ہے اپنے اہل زمانہ میں کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہے اور بدعت کو دفع کرتا ہے یہانتک کہ بعض
کہتے ہیں کہ پہلے سینکڑے میں فلانا تھا اور دوسرے میں فلانا اور بعضی علما نے حمل عموم پر کیا ہے خواہ ایک ہو خواہ جماعت حق **وعن**
ابراهيم بن عبد الرحمن العذري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم
من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِیْثِ بَقِیَّۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ اور روایت ہی ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لینگی اس علم کو یعنی علم کتاب و سنت کو ہر جماعت اپندھسی نیک اوسکی یعنی ثقہ معتمد کہ دور کرینگی اوس علم سی تغیر کرنا حدسی بڑہنی والون کا اور جوڑ باندہنا باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلونکی یعنی آیات و احادیث مین روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ کتاب کی کہ نام اوسکا مدخل ہی حدیث بقیہ بن الولید سی اون نی معان بن رفاعہ سی اون نی ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سی **ف** لفظ رواہ البیہقی سی لفظ العذری تک یہہ عبارت پیچھی لگائی گئی ہی اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ فِیْ بَابِ التَّیَمُّمِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کی اگر چاہی اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ آوی اوسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو واسطی کہ رواج دی ساتہہ اوسکی اسلام کو پس درمیان اوسکی اور درمیان نبیونکی فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کی کہ وہ مرتبہ نبوت ہی روایت کی یہہ دارمی نی **و** عَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَحَدُهُمَا کَانَ عَالِمًا یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَالْاٰخَرُ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ اَیُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے اونہین سی بطریق ارسال کی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کی سی کہ تہی بیچ بنی اسرائیل کے ایک اونمین سی تہا عالم پڑہتا تہا نماز فرض پہر بیٹہتا تہا پس سکہلاتا تہا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکہتا دن کو اور نماز پڑہتا تمام رات کو نسا اون دونومین سے بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی اِس عالم کی کہ پڑہتا ہی نماز فرض پہر بیٹہتا ہی پہر سکہاتا ہی آدمیونکو علم اوپر بندگی کرنیوالی کی کہ روزہ رکہتا ہی دن کو اور کہڑا رہتا ہی راتکو مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری کے ہے روایت کی یہہ دارمی نی **ف** دوسرا شخص یہہ عالم تہا کمتر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تہا **و** عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْهُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهٗ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہے وہ کہ سمجہہ رکہتا ہو بیچ دین کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی نفع دیا اور اگر بی پروائی کی گئی اوس سے بی پروا کیا نفس اپنے کو روایت کی یہہ رزین نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ لائق حال عالم کی یہہ ہی کہ محتاج نکری اپنی کو طرف خلق کی اور میل نکری ساتہہ مصاحبت خلق کی اور طمع نکری بیچ منافع اونکے اور مطلق انقطاع بہی نکری اور فائدہ پہنچانا ساتہہ علم کی ترک نکری بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اوسکے کہ کوئی اور

عالم نہو کر علم سی فائدہ دی واسطی اوس ضرورت کی ولادی لوگونمین اور نفع پہنچاوی اونکو اور اگر محتاج نہون آپکی اور طلب فائدہ کی نہ کرین بی پروا ہووی اونسی اور مشغول ہووی بیچ عبادۃ مولی کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کری دین کی کتابون کا اور تصنیف کر علم پہیلاوی ❊ حق وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلث مرات ولا تمل الناس ہذا القران ولا الفینک تاتی القوم وہم فی حدیث من حدیثہم فتقص علیہم فتقطع علیہم حدیثہم فتملہم ولکن انصت فاذا امروک فحدثہم وہم یشتہونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی عکرمہ سی یہہ کہ ابن عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگونکی روبرو ہر جمعہ مین ایکبار اور اگر یہہ قبول نکری پس دو بار یعنی اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ کہنا کم جانی خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کری تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگونکو اس قران سے یعنے تین بار سی زیادہ بیان کر نہین ملول ہونگی اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوی تو قوم کی پاس اور وہ ہون بیچ باتون کی باتون اپنی سی پس بیان کری تو اونپر وعظ پس موقوف کری اوپر اونکی باتین اونکی پس تنگ کری تو اونکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمائش کرین تجکو پس حدیث بیان کر اونکو اور وہ رغبت کرتی ہون واسطی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سی پس بچ تو اوس سے پس تحقیق مینی معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یارون اونکی سی نہین کرتی تہی یہہ دعاون مین روایت کی یہہ بخاری نی ف وہ ہون بیچ باتون کے خواہ باتین دنیا کی کرتی ہون یا دین کے اگر باتین دین کی ہین قطع اونکا مناسب نہین اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید ساتہہ حکم ہیبت کے اونکو چہوڑنا اچہا نہ جانین اور وعظ اور سننی قران کو ناخوش رکہین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی نرہی مگر مصلحت اگر قطع کلام اونکی مین ہو اسی تقریب سے اوس کلام سی اونکو باز رکہی غرض کہ لحاظ مصلحت وقت پر رکہی اور ابن عباسؓ جو فرمایا ہی باعتبار اکثر کی فرمایا ہی کہ اوسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کی مین مشغول ہوتی تہی اور موقوف کر عبارت مقفا کو یعنی قافیہ بندی دعا مین بتکلف نکر اور حضرت کی دعاؤنمین قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہی تو بی تکلف از خود ہوتی تہی نہ بتکلف ❊ حق وعن واثلۃ ابن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اوسکو ہوگا واسطی اوسکی دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اوسکو علم تو ہوگا واسطی اوسکی ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہہ دارمی نی ف دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کہینچی ہے دوسرا ثواب حاصل ہونی علم کا اور پڑہانیکا اور اونکو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسریکو ایک ثواب مشقت ہے کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیی اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بہی سعادت ہی **بیت** گرچہ نتوان بدوست رہ بردن ❊ شرط یاریست در طلب مردن ❊ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ ومسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نہرا اجراہ او صدقۃ اخرجہا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ

تلحقه من بعد موته رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اوس قسم سی کہ پہنچتا ہی مسلمانکو عمل وسکی سی اور نیکیون اوسکی سی بعد مرنی اوسکی علم ہی کہ سیکھا تھا اوسکو اور رواج دیا تھا اوسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثونکو یا مسجد بنا گیا یا سرای واسطی مسافرونکی بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو یا خیرات کہ نکالا اوسکو اپنی مال مین سے بیچ تندرستی کی اور زندگی اپنی کی پہنچتا ہی اوسکو پیچھی مرنی اوسکی یعنی ثواب ان چیزونکا روایت کی آبن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** کلام اللہ کی حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کی حکم مین داخل ہین مدرسی علمار کی اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کی لیے ہون یعنی انکا بھی ثواب پہنچتا رہتا ہی بعد مرنی کی ٭ علی **وعن** عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اوحى الي انه من سلك مسلكا في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلبت كريمتيه اثبته عليهما الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق انھون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق اللہ عز وجل نی وحی بھیجی طرف میری یہہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنی علم کی آسان کرونگا واسطی اوسکو راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مینی دونو آنکھین بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونو پر یعنی اونکی جاتی رہنی پر اور صبر کرنی پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کی بہتر ہی زیادتی سی عبادۃ مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہہ بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اوسکی سبب سے داخل جنت مین ہووی یا معنی یہہ ہین کہ آسان کرونگا عقبے مین راہ طرف دروازہ کی دروازون جنت سی اور راہ طرف محل جنت کی جو محل خاص علم والونکی لیے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہے راہون علم سی وہ راہ ہی راہون جنت سی اور راہین جنت کی بند ہین سوا دروازون علوم کی یعنی بغیر علم کی جنت نصیب ہونی مشکل ہے لیکن شرط یہی ہے کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہوا اور نہین تو وہی بات ہی ع چارپایہ بر او کتابی چند ٭ اور مراد ساتھہ ورع کی یہہ ہی کہ بچے حرام سی اور شبہات سی اور طمع سی کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین ٭ علی **وعن** ابن عباس قال تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس کہنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہے زندہ رکھنی رات کی سی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی تمام رات نماز پڑھنی اور عبادت کرنیسی تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا اسمین بہتر ہے اور داخل ہی اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اوسکو واسطی حصول مقصود کی ٭ علی **وعن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلسين في مسجده فقال كلاهما على خير واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فيدعون الله ويرغبون اليه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فيتعلمون الفقه او العلم ويعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فيهم رواه الدارمي اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری دو مجلسونمین کہ تھین بیچ مسجد انکیکی فرمایا کہ دونو اوپر بھلائی کی ہین لیکن ایک انمین سی بہتر ہی نیکی مین دوسری سی ایک جماعت عبادت کرتی ہین اور دعا کرتی ہین اللہ سی اور رغبت کرتی ہین طرف اوسکی اور امیدوار ہین واسطی حصول مقصود کی اور حصول مقصود خواہش الٰہی پر موقوف ہی پس اگر چاہی دی انکو اور اگر چاہی نہ دی انکو اور جماعت دوسری سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتی ہین جاہل کو پس یہہ بہتر ہین اونسی سوا اسکی نہین کہ بھیجا گیا ہو نمین معلم پھر بیٹھہ گئی ونمین

روایت کی یہہ دارمی نی **ف** گذری دو مجلسوں مین یعنی صحابہ دو جای مجلس بنا کر بیٹھی تھی ایک جماعت تو دعا مین مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ
علم مین بیٹھ گئی اور وہ مین یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتی تھی پس اتہی زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ساتھ بیٹھی اور اپنی
نشین او وہ مین سی گنا **بیت** گدا یا نرا از بی معنی خبر نیست ٭ کہ سلطان جہان با ماست امروز **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْہًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا
اور روایت ہی ابی درداسی کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ جسوقت پہنچی اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنی ہو جا
جاوی عالم بیچ زمرہ علماء کی آخرت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص یاد کری واسطی نفع امت میری کی چالیس حدیثین بیچ معاملہ
دین کی نیکی اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین اوسکا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اوسکی طاعت پر **ف**
کہا ہی علما نی کہ مقصود پہنچانا چالیس حدیثوں کا ہی لوگونکو اگرچہ یاد نہ رکھتا ہو بسبب اس حدیث کی اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کر کر امیدوار
شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہین ٭ **وعن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ
اٰدَمَ وَاَجْوَدُہُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمِیْرًا وَحْدَہٗ اَوْ قَالَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً
اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا جانتی ہو تم کون ہے بہت سخی سخاوت کرنے مین عرض کیا صحابہ نی
اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی سخاوت مین بعد اوسکی مین بنی آدم مین سی اور بڑا سخی لوگونمین پیچھی میری وہ شخص ہے کہ جانا
علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کی بمنزلہ ایک امیر کی فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کی **ف** بمنزلہ ایک امیر کی یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کی آویگا
کہ وہ تابع کسیکا نہین ہو ویگا اور اوسکی ساتھہ تابع اور خادم ہونگی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا وحدہ فرمایا ہی یا بجای اوسکے
امۃ واحدۃ فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کی ہوگا مقصود یہہ کہ معزز اور مکرم ہو ویگا درمیان خلائق کی اور با شوکت حشمت
آویگا اوس دن ٭ حق ٭ **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْہُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ مَنْہُوْمٌ فِی
الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْہُ وَمَنْہُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْہَا رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ
الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ ہٰذَا مَتْنٌ
مَشْہُوْرٌ فِیْمَا بَیْنَ النَّاسِ وَلَیْسَ لَہٗ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ اور اونھین سی روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو ہین
حرص کرنیوالی نہین پیٹ بھرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا بیچ علم کی نہین پیٹ بھرتا اوسی اور ایک حرص کرنیوالا بیچ دنیا کی نہین پیٹ بھرتا اوسی روایت
کین بیہقی نی حدیثین تینوں شعب الایمان مین اور کہا کہ کہا امام احمد نی بیچ حدیث ابی درداء کی یہہ متن مشہور ہی درمیان لوگونکی اور نہین ہی واسطی
اسکے صحیح **ف** کہا امام نووی نی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اسکی متعدد ہین کہ بعضوں نی بسبب بعضوں کی قوت پکڑی ہی اور اتفاق
رکھتی ہین علما اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہی ٭ علی **وعن** عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
مَسْعُوْدٍ مَنْہُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ
فَیَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادٰی فِی الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰہِ

كَلَّا إِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۤؤُا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عون سی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی دو حریص ہین نہین سیر ہوتی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونو ایسمین پر صاحب علم پس زیادہ کرتا ہی رضا رخدا کی اور صاحب دنیا پس زیادتی کرتا ہی بیچ سرکشی کی پہر پڑہی عبد اللہ نے یعنے سند کی لیی یہہ آیۃ ہرگز نہین یون بتحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اس لیی کہ دیکہا اپنی تئین بی پروا یعنی لوگونسی بسبب کثرت مال کے کہا عون نی اور پڑہی عبد اللہ نی دوسرے شخص کے حقمین یعنے فضیلت علما مین یہہ آیۃ سوا اسکی نہین کہ ڈرتی ہین اللہ سی بندون اوسکے سی عالم روایت کی یہہ دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاۤءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنے لوگ امت میری سی سمجہہ حاصل کرینگی بیچ دین کی اور پڑہینگی قران کہین گی جائین ہم سردارونکی پاس پس پہنچین ہم دنیا اونکی سی اور یکسو رکہینگے اونسی دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہہ یعنی دین و دنیا جمع نہین ہوسکتی امرا کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت خار دار سی مگر کانٹا اسیطرح نہین چنی جاتی نزدیکی اونکی سی مگر کہا محمد بن صباح نی گویا کہ وہ مراد رکہتی تہی خطایا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پڑہینگی قرآن اور جا دینگی امیرونکی پاس واسطی اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس جب کہا جاویگا اونسی کہ کیونکر جمع کروگی تم درمیان تقفہ اور قرب انکیکی تو کہینگی جائین ہم سردارونکی پاس آخر تک اور محمد بن صباح اوستاد بخاری اور مسلم وغیرہما کی ہین وہ کہتی ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہین ہوتی اونکی نزدیکی سی مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کر دینی مین اشارہ ہی اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہین ہوسکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سی کہ کہا اونہون نی مکہی نجاست پر کی بہتر ہی اوس قاری سی کہ ان امراء ظالمین کی دروازہ پر جاوی اور میرا باپ کہتا تہا مجکو کہ نہین چاہتا ہین کہ ہووی تو عالم واسطی خوف اسکی کہ کہڑا ہووی تو دروازہ امرا پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلَى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکہین اوسکو نزدیک اہل اوسکی کی یعنی قدر دانون علم کی البتہ سردار ہون بسبب علم کی اہل زمانہ اپنی کی ولیکن اونہون نی خرچ کیا اوسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ پہنچین بسبب اوسکے دنیا اونکی سی یعنی نہ واسطی نصیحت اونکیکی اور نہ واسطے سفارش کسیکی پس ذلیل ہوئی دنیا دارونپر سنا مینی نبی تمہاری صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جسنی کہ کر دانا ہمتو نکو ہمت ایک

یعنے ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی دنسکو اللہ مقصود دنیا اوسکیکو اور جوکوئی کہ پراگندہ کرین اوسکو قصد اوسکی کہ حالات دنیا کی ہین نہین پروا
کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کی ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن
عمر سی قول ذنکی سی من جعل الہموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا دار ذنکی صحبت بہ طمع مال و جاہ کی لیجا کر علم
کو ذلیل نہ کرین سردار ہوں اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال و بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سی یہہ نہین ہی کہ بادشاہ ہوا
کرین پس جو کہ سوا انکی ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل و حکمون انکی ہین اللہ تعالی فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی اللہ تعالی درجی مومنون کی تم مین سی اور انکی کہ دی گئی ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی سب قصد انکو
ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سوا آخرت کی کچہہ مقصود نہ کہا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا کرتا اللہ
بیچ کسی جنگل کی ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکی اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اوسکی فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والاخرۃ مین سی
بنا علی **وعن** الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث
بہ غیر اہلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آفت علم کی بہولنا ہے
اور ضائع کرنا اوسکا یہہ ہی کہ بیان کری وسکو روبرو نا اہل کی روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی ف یعنے بعد حاصل ہونی علم کی نسیان
آفت ہے اور پہلی حاصل ہونی سی تو بہتیری آفتین ہین لکل شئی افۃ وللعلم آفات اس حقیقت مین یہہ تنبیہ ہے اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین
اونسی بچی یعنی گناہون سی بچی اور دل نہ لگاوی اونچیزون کہ غافل کرین جیسی اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہین انکی
چنانچہ امام شافعی رح نی شعر اسی مضمون کا لکھا ہی ~~ شکوت الی وکیع سوء حفظی * فاوصانی الی ترک المعاصی * فان العلم فضل من اللہ
وفضل اللہ لا یعطی لعاص * یعنی شکوہ کیا مینی اپنی اوستادسی کہ نام اونکا وکیع ہی برائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنی گناہونکی تحقیق
تحقیق علم فضل اللہ کا ہی و فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سمجھی نہین یا عمل نہ کری * حق علی **وعن**
سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج
العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہی سفیان سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض نی فرمایا واسطی کعب کے کون ہین
صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اوسچیز کی کہ جانین کہا حضرت عمر نی پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلون
عالمون کی سی یعنی برکت و ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علما باعمل کی دلونسی نکالدیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہہ دارمی نی ف یعنے طمع
کرنی مال و جاہ مین و رغبت کرنی بیچ اسباب اشیاء دنیا کی حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلثا ثم قال الا ان شر
الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی
اور روایت ہی احوص بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی برائی سی فرمایا کہ نہ سوال کرو تم
مجھسے برائی سی اور سوال کرو مجھسی بہلائی سی فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدونکی بری علمار کی ہین اور تحقیق بہترین
بہلونکی بہلی علما کی روایت کی یہہ دارمی نی ف اس لیے کہ لوگ علما کی تابعدار ہوتی ہین پس بدی اور نیکی انکی خلق مین بہت سرایت
کرتی ہے اور معنی لفظ عن الشر کی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور دوسرے معنی یہہ ہین کہ بدترین آدمیونکا پوچھا کہ کون

اور یہہ معنی موافق زبن ساتھہ جواب کے اور اوسطرح کی سوال سی منع اس لیی فرمایا کہ مین نبی الرحمۃ ہون حال زمی بدی کا کیا پوچھتی ہو پھر نیکیاور
بدی دونو بیان فرمائی ہین سید؛ **وعن** ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا
ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی درداسی کہا تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ عالم ہی
کہ نہ نفع لیا اوس نی ساتھہ علم اپنی کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دی یعنی خلاف شرع علم سیکھا یا یہہ معنی کہ علم شرع
سیکھا لیکن اوسپر عمل نہ کیا پس یہہ برا ہی جاہل سی اور عذاب سکا سخت ہی تر عذاب اوسکی سی جیسیکہ منقول ہی ویل للجاہل مرۃ و ویل للعالم سبع مرات
یعنی وای ہی جاہل کی لیی ایکبار اور وای ہی عالم کی لیی سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگونکا عذاب مین دن قیامت کی وہ عالم ہوگا کہ اوسکو
فائدہ مند نہ کیا اللہ نی اوسکی علم سی؛ علی؛ **وعن** زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ھل تعرف ما یھدم الاسلام
قلت لا قال یھدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی اور روایت ہی زیاد بن حدیر سی
کہا کہ کہا واسطی میری عمر نی کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنا اسلام کو کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہی بنا اسلام کو پھسلنا عالم
کا یعنی خطا کسی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا سردارون گمراہ کا روایت کی یہہ دارمی
نی **ف** مراد ساتھہ گرنی بنا اسلام کی بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہی یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب
عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب خواہش نفسانی کی تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا
منافق کا یعنی اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کری اور کفر و بدعت دلمین پوشیدہ رکھی پس جھگڑنا اوسکا ساتھہ کتاب اللہ کی یعنی رد کرنا اوسکا
شرح کو ساتھہ تاویلات باطلہ کی قران سی باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمین داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج
اور سب بدمذہبونکا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتی ہین علی **وعن** الحسن قال العلم علمان
فعلم فی القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عزوجل علی ابن ادم
رواہ الدارمی اور روایت ہی حسن بصری سی کہا علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کی پس یہہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان
کے پس یہہ حجت ہی اللہ عزوجل کی اوپر بیٹی آدم کی روایت کی یہہ دارمی نی **ف** اول کو علم باطن کہتی ہین اور دوسریکو علم ظاہر
لیکن کچھہ علم باطن مین سی یقین حاصل ہوتا جب تلک اصلاح ظاہر کی نہ کری اور اسیطرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن
کے کہا ہی ابوطالب مکی نی کہ یہہ دونو علم اصل ہین اور نہین بی پروا ہوتا ایک دوسری سی جیسی اسلام اور ایمان کہ ایک نہین سی بغیر
دوسریکے صحیح نہین اور مانند جسم اور دل کی ہین کہ ایک دوسرسی جدا نہین ہوتا یہہ ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق
رح نی لکھا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دلمین پھیلتی ہی اور اوس سی پردی دلکی اوٹھتی ہین یعنی پردی جو مانع ہین فہم اور دریافت
حقائق اشیا سی اور علم نافع دو قسم پر ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنی
بندونمین سی جسکو چاہتا ہی اوسکی دلمین یہہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نہ کری اور نورانی نہ کری دلکو **ع** علم چون
بر دل زند یاری شود؛ علم چون برتن زند ماری شود؛ پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیونپر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا
مینے اوسپر کیون نہ عمل کیا اسی لیی کہا گیا ہی کہ وای جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا **وعن** ابی ھریرۃ
قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر

تَأْوِيْلُهُ قَطْعُ هٰذَا الْبُلْعُوْمِ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا یاد رکھی مینی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دو باسن یعنی دو طرحکی علم ایک و نمین سی پس پھیلایا اوسکو بیچ تمھاری اور دوسرا پس اگر پھیلاؤنمین اوسکو تو کاٹا جاوی یہہ گلا یعنی جگہہ جاری ہونی طعام کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مراد اول سی علم ظاہر ہی یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری سی علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہی بسبب فہم نہ پہنچنے انکی ساتھہ اوسکی اور مخصوص ہے ساتھہ خواص کی علما اور عارفین سی یا دوسرا علم یہہ تھا کہ حضرت سی معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سی اوٹھیگا بعد میری اور بدعات انھین سی شروع ہونگی اوس قوم کا نام اور اون لوگونکی بھی معلوم تھی حضرت ابو ہریرہ کو رضی اللہ عنہ

وعن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ اے لوگو جو شخص کہ جانی کچھہ پس کہی اوسکو اور جو شخص کہ نجانی پس چاہیے کہ کہی اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنی ہی کہنا واسطی جس چیز کی کہ نہ جانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سی ایک قسم ہی علم سی فرمایا اللہ تعالی نی واسطی نبی اپنی کی کہہ نہین مانگتا مین تم سی اوپر اس قران کی کچھہ بدلا اور نہین ہون تکلف کرنیوالون سی روایت کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کچھہ مجھی معلوم کروادیا اور امر اوسکی پہنچانیکا کیا کہتا ہون اور پہنچاتا ہون اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیز ون مشکل سی کہ فہم اوسکو نہ پہنچی بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کی ہی ۂ حق ۂ

وعن ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہہ علم یعنی علم کتاب و سنت کا دین ہی دیکھو پس کس شخص سی لیتی ہو دین اپنا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین اشارہ اسیر ہے کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راویکا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو کسی سی خصوصا اہل بدعت و ہوی سے کہ دیندار نہو روایت نہ کرنی لگو حق

وعن حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَّاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اے گروہ قاریونکی سیدہی رہو پس تحقیق تم پیش دستی لیی گیی ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤگی تم داہنی یا بائین البتہ گمراہ ہوگی تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ خطاب ہے صحابہ کرام رض کو کہ اوائل مین اسلام لائی جب تمسک کیا ساتھہ کتاب و سنت کی تو پیش دستی لیگئی اوپر کہ بعد انکی ہونگی اگرچہ وہ عمل انکی سی کرینگی لیکن انکی درجہ کو نہین پہنچنی کی بسبب سبقت اسلام کی پس انکو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہی ہزار کرامت سے اور معنی استقامت کی یہہ ہین کہ ثابت رہے اچھی عقیدہ پر اور مداومت کری علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھی اور حضور ساتھہ اللہ کی رکھی اور غائب ہو ماسوی اللہ سی علی حق

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو تم ساتھہ اللہ کی جب الحزن سی یعنی کنوی غم کیسی عرض کی صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہی بیچ دوزخ

کے پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر دن چار سو بار کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی
اپنی عملون کو روایت کی یہہ ترمذی نی اور اسیطرح ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا بیچ اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکہی گئی قاریون نزدیک
اللہ تعالی کی وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتی ہین سرداروں سے کہا محاربی نی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امراء ظالمون سی **ف**
نالہ ہی دوزخ مین یعنی نہایت گہراہی مشابہ بکنوین کی پناہ مانگتی ہی دوزخ یعنی ایسا برا اور وحشتناک ہی کہ دوزخ اوس سی پناہ چاہتا
ہے چہ جای دوزخی فرمایا قرآن پڑہنی والی دکہلانیوالی اپنی عملونکو اسمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار ہی کیونکہ علم قرآن ہی سی
حاصل ہوتا ہی اور عبادت ہی بحسب حکم قرآن کی ہوتی ہی پس حال اونکا یہی ہوگا ملاقات کرتی ہین سرداروں سی یعنی طمع دنیا
کے لیے ملتی ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی لیے یا بطریق جبر کی اور دفع شر اونکی لیے جاتی ہین اونکا یہہ حکم نہین اور
مراد سرداروں سی سردار ظالم ہین اس لیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی بحق علی **وعن** علیؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من
القران الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء
من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سی مگر ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے
مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سی علماء اونکی بدترین خلائق کی ہونگی نیچی آسمان کے ہین نزدیک
اونکی سی نکلیگا فتنہ یعنی دین مین بسبب مدد کرنی ظالمون کی اور اونہین مین پیٹہیگا یعنی مسلط کر دیگا اللہ ظالمون کو اوپر روایت
کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** مراد رسم قرآن سی تجوید حروف اور پڑہنا لفظون کا ہی بغیر سمجہنی معانی کی اور عمل کرنی
امر و نواہی اوسکی پر اور خراب ہونگی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اونمین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین کرینگی
اونمین **وعن** زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم
قلت یا رسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القران ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناءنا ابناءھم
الی یوم القیمۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاری
یقرءون التوراۃ والانجیل لا یعملون بشیء مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ
وکذا الدارمی عن ابی امامۃ اور روایت ہی زیاد بن لبید سی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی چیز کا یعنی
فتنہ اور مبتلا ہونیکا پس فرمایا یہہ ہوگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑہتی ہین قرآن
اور پڑہاوینگی اپنی بیٹونکو اور پڑہاوینگی ہماری بیٹی اپنی بیٹونکو دن قیامت تک پس فرمایا گم کیجو تجہکو ماں تیری ای زیاد تحقیق تہا مین
گمان کرتا تجہکو بڑا سمجہہ دار مرد مدینہ کی بیچ کیا نہین یہہ یہود اور نصاری پڑہتی توریۃ اور انجیل کو نہین عمل کرتی کچہہ
اوس چیز سی کہ بیچ اونکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی زیاد سی مانند اسکی اور اسیطرح دارمی نی
ابی امامہ سی **ف** یعنی عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجہا اور گمان لیگیا کہ قرآن اور علم مراد نری پڑہنی اور جاننی اوسکی سی ہے
اور جسنی پڑہا اور جانا عمل کیا اوسپر باوجودیکہ یہہ بات نہین ہے کیا نہین دیکہتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑہتی ہین اور عمل نہین کرتی تحریح

وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا
الفرائض وعلموھا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرء مقبوض والعلم سینتقص و
یظہر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لایجدان احدا یفصل بینہما رواہ الدارمی والدار قطنی
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو علم اور سکہاؤ اوسکو لوگونکو سیکہو علم فرائض
یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکہاؤ اوسکو آدمیونکو سیکہو قرآن اور سکہلاؤ اوسکو لوگونکو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا
جاؤنگا اور علم بہی کم ہوگا اور ظاہر ہونگی فتنی یہان تلک کہ اختلاف کرینگی دو شخص بیچ چیز فرض کی نہ پاوینگی کسیکو کہ فیصلہ کری
درمیان دونونکی یعنی بسبب قلت علم کی باکثرت فتنونکی یہہ حال ہوگا روایت کیا دارمی نی اور دارقطنی نی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لاینتفع بہ کمثل کنز لاینفق منہ فی سبیل
اللہ رواہ احمد والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل علم کی نہ نفع لیا جاوی
ساتہہ اوسکی یعنی نہ پڑہاوی کسیکو اور نہ عمل کری اوسپر مثل گنج کی کہ نہ خرچ کیا جاوی اوسمین سی بیچ راہ خدا کی روایت کی یہہ احمد اور
دارمی نی

کتاب الطہارۃ
کتاب ہے بیچ بیان کرنی پاکی کی

الفصل الاول
فصل پہلی

عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطہور شطر الایمان والحمد للہ یملأ
المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملأن او تملأ ما بین السموت والارض والصلوۃ نور والصدقۃ
برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا
او موبقہا رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملأن ما بین السماء والارض لم اجد
ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولا فی الجامع ولکن ذکرہا الدارمی
بدل سبحان اللہ والحمد للہ روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک رہنا آدہا ایمان
ہے اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنی ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بہر دیتی ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ بیچ چیز
کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور للہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قران دلیل ہی واسطی تیری
یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جانکو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ
ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نہین پائی مینی یہہ روایت بخاری
اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نی بدلی سبحان اللہ والحمد للہ کی ف
پس ذکر کرنا مصابیح والیکا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی اس لیی کہ ایمان سی بڑی اور چہوٹی گناہ بخشی جاتی ہین
اور وضو سی چہوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہین پس اس باعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدہی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تملأ اوشک راوی کا ہے
کہ حضرت نی لفظ تملان کا تثنیہ فرمایا ہی یا تملأ مفرد اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ اگر انکی ثواب کا جسم فرض کیا جاوی تو اتنا ہوتا ہی کہ بہر دی
اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہہ باز
رکہتی ہی گناہون سی اور بری باتون سی اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کے مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنیوالی دل اور موںہہ کی ہی

اور صدقہ دینا دلیل ہی یعنی دلیل ہی اوپر صدق دعوی ایمانکی اور محبت پروردگار تعالی کی یا معنی یہہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کی مصرف مال اپنی سی تو صدقات اوسکی دلیل ہونگی جواب مین اور صبر یعنی باز رہنا گناہون سی اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نکرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیری یا اوپر تیری یعنی اگر عمل کیا قرآن پر واسطی تیری نفع کریگا اور اگر عمل نکیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیری کہ جھگڑیگا اور ہر شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جانکو یعنی صرف کرنیوالا ہی ذات اپنی کو اوس کام مین کہ متوجہ ہی اوسپر پس آزاد کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام مین آخرت کو ساتھہ دنیا کی خریدا اور ترجیح دی آخرۃ کو چھڑایا نفس اپنی کو عذاب آخرۃ سی اور اگر دنیا کو ساتھہ آخرت کی خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی تئین عذاب مین ڈالا بیت مدنیا توانی کہ عقبی خری بخر جانمن ورنہ حسرت بری ع ح

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم الرباط فذلکم الرباط ردد مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تمکو وہ چیز کو کہ دور کری اللہ سبب اوسکی گناہ اور بلند کری بسبب اوسکی درجی یعنی مراتب جنتو مین کہا اصحاب نے ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی یعنی بیماری مین یا ہت جاڑی مین اور کثرت سی رکھنا قدمونکا طرف مسجدونکی یعنی بسبب دور ہونی مسجد کے گھر سی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہہ ہی رباط اور بیچ حدیث مالک بن انس کی یہہ ہی رباط یہہ ہی رباط دو بار روایت کیا یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی تین بار **ف** پورا وضو کرنا یہہ ہی کہ اعضاء وضو پر پانی اچھی طرح پہنچا دی اور تین تین بار دہووی اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہہ ہی کہ مسجد مین بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہی یا اگر نکلی تو دل وہین لگا رہی اور رباط اسکو کہتی ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی لیی بیٹھی تا وہ چلی نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نی بھی حکم فرمایا اسکا اس آیہ مین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کی لیی اصل رباط ہی کہ جیسی وہان کفار کی مقابلہ مین بیٹھتی ہین یہان شیطان کی مقابلہ مین بیٹھنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کی چار ہین دہونا تمام مونہہ کا اور دہونا ہاتھون کا کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دہونا پانو کا ٹخنی تک اور مسح کرنا بالون داڑھی کا جو کہ لٹکی ہوئی ہین جلد مونہہ کی سی فرض ہے متنو مین تو یونہی لکھا ہی اور فتاوی عالمگیری اور در مختار مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہہ لکھی ہی کہ دہونا ساری داڑھی کا کہ متصل جلد مونہہ کی ہی فرض ہی اور لٹکی ہوئی کا دہونا فرض نہین سنت ہی اور سنتین وضو کی یہہ ہین دہونا ہاتھونکا پہنچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتداء وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیونکا اور تین تین بار دہونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کرنا جسطرح قرآن مین مذکور ہی اور ساری سر پر مسح کرنا اور پی در پی اعضا کو دہونا اور مسح کانون کا کرنا ساتھہ پانی سر کی اور مستحبات اوسکی یہہ ہین داہنی طرف سی شروع کرنا دہونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی لیی بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا غیر معذور کو اور پھرا لینا انگوٹھی ڈہیلی کا اور اسیطرح قرط کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانی کہ پانی اوسکی نیچی پہونچتا ہی تو مستحب ہے اور اگر جانی کہ پانی

نہین پہنچتا تو اوسکا بلالینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ وضو کری اور سی نکروادی اور کلام دنیا نکری اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرلی اور بسم اللہ پڑہی نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کرنیکی اور دعائین جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہین پڑہی چنانچہ شرح ہندی حصن حصین کی مین تفصیل لکھی گئی ہین دیکھ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجی بعد تمام کرنی وضو کی اور زیلعی مین بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام بہیجنا مستحب لکھا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑہنی آئی ہین پڑہی اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کہڑی ہو کر یا بیٹہی ہوئی پیوی اور تعاہد یعنی خبرگیری کری پانی پہنچانیکی نیچی بہونکی اور موچہونکی اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانو پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کی چہہ ہین موتہہ پر پانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی زیادہ بہانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتہہ پانی نئی کی اور منہیات وضو کی چہہ ہین کہ وضو اور بقیہ پانی وضو عورۃ کے سے نہ کری اور نجس جگہہ وضو نہ کری کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیی اور مسجد مین وضو نہ کری مگر برتن مین کری یا اوس جگہہ کہ جو وضو کی لیی مقرر رکھی ہی تو جائز ہی اور تہوک اور رینٹہہ پانی وضو مین نہ ڈالی شرح ملتقی در مختار **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت سنتون کی اور مستحبات کے نکلتے ہین گناہ اوسکی یعنی صغیرہ گناہ بدن اوسکی سی یہانتک کہ نکلتے ہین نیچی ناخونان اوسکی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نکلتی ہین نیچی ناخونوں اوسکی سی یہہ مبالغہ ہی حاصل ہوئی طہارت ہین یعنی خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سی مثل اس مضمون کی یہان بہی بولا کرتی ہین کہ شیخی ناک کی راہ نکال دینگی **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا ہی موتہہ اپنا نکلتا ہی موتہہ اوسکی سی ہر گناہ کہ دیکہا تہا طرف اوسکی ساتہہ آنکہون اپنی کی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ آنکہون سی ہوئی ہین جہڑ جاتی ہین پس جسوقت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتہہ نکلتا ہی ہاتہون اوسکی سی ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتون اوسکی نی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ ہاتہہ سی ہوئی ہین جہڑ جاتی ہین پس جب دہوتا ہی پانو اپنی نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلی تہی اوسکی طرف پانون اوسکی ساتہہ پانی کی یا فرمایا ساتہہ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کری وضو اوسکا اور خشوع اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہہ نماز کفارہ اون گناہون کا کہ پہلی کیی تہی اس سی جب تک کہ نہ

نہین کیا کبیرہ اور یہہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی نماز کہ کفارہ گناہونکا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** خشوع نماز کا یہہ
ہے کہ ظاہر و باطن کی آداب بجا لاوی کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہہ پر رکہی اور سوا نماز کی کسی اور چیز مین مشغول نہ ہووی اور دہیان
دہیان رکہی اور بدن اور کپڑی اور داڑہی سی کہیلی نہین اور داہنی اور بائین طرف موہنہ نہ پہیری اور آنکہہ بند نہ کری اور رکوع کا
ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اس لیی کہ رکوع خاص مسلمانونکی نماز مین ہی یہود و نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اونہر
کبیرہ مقصود یہہ ہی کہ اسطرحکی نماز گناہون صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو ع ح **وعنه** انه توضأ فافرغ على يديه
ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم غسل يده اليسرى
الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين
لا يحدث نفسه فيهما بشيء غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاري
اور اونہی سی روایت ہی کہ وضو کیا اونہون نی پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتہہ اپنی کی تین بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی
ناک سنکی بعد دینی پانی کی ناک مین پہر دہویا موہنہہ اپنا تین بار پہر دہویا داہنا ہاتہہ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پہر دہویا بایان ہاتہہ
اپنا کہنی تک تین بار پہر مسح کیا اپنی سر پر پہر دہویا پانون داہنا اپنا تین بار پہر بایان پانون تین بار پہر کہا حضرت عثمان نی دیکہا مینی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری کی پہر فرمایا جو وضو کری وضو میرا ساکہ یہہ ہی یعنی برعایت فرائض اور سنتون کے
پہر نماز پڑہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنی سی بیچ اس نماز کی کچہہ بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی جو پہلی کیا گناہ سی روایت کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** تین بار سی زیادہ دہونا اعضاء وضو کا مکروہ ہی علماء کی نزدیک اور مراد یہہ ہی کہ اگر پورا
عضو تین بار دہو چکا ہی تو اب زیادہ نہ کری اسپر اور اگر ایک چلو سی آدہا عضو دہویا اور دوسری سی آدہا تو یہہ ایکبار ہی ہوا اسیطرح مثلا
چہرہ چلو ونسی تین بار کو پورا کیا تو یہہ زیادتی نہ ہوئی اور پہر نماز پڑہی دو رکعت دو رکعت ادنی درجہ ہی اگر زیادہ بہی پڑہی افضل ہی یہہ
حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد وضو کی نماز پڑہنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتین موکدہ بہی پڑہی کافی ہین اور نہ بات کری دل اپنی سی
یعنی دل سی باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتہہ نماز کی نہین ہین نہ کری خیال اللہ ہی کیطرف لگائی رکہی اور اگر خطری آوین اور اونکو دفع
کری اور حضور سی باز رکہین کچہہ مضر نہین ع ح **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت
له الجنة رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس
اچہا وضو کری پہر کہڑا ہو پہر نماز پڑہی دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونون پر ساتہہ دل اور موہنہہ اپنی کی یعنی ساتہہ باطن اور ظاہر کی متوجہ ہو مگر واجب
ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہر کہڑا ہو یعنی حقیقۃ یا حکما یعنی مثلا بیٹہہ کر پڑہی خصوصا جبکہ عذر رکہتا ہو
ع ح **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد يتوضأ فيبلغ
او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفي رواية اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة

الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ النَّوَوِيُّ فِي آخِرِ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَالْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ إِلَى آخِرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنَّ مُحَمَّدًا اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہنچا دی یا فرمایا پس پورا کری وضو پہر کہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کہول جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی بہشت کی آٹہون داخل ہو جس سے چاہی اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی اور حمیدی نی بیچ افراد مسلم کی اور اسیطرح ابن اثیر نی بیچ جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی بیچ آخر حدیث مسلم کی کہ جسطرح روایت کیا ہمنی اوسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نی یعنی شہادتین پر اس دعا کو ای بارخدایا کر مجہی توبہ کرنیوالونسی اور کر مجہی پاکیزگی کرنیوالونسی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنہ نی بیچ صحاح کی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نی بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی **ف** دروازی بہشت کی آٹہون یہان سب بہشتونکو ایکسا اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہین اوس حساب سے ہشت بہشت بولتی ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنی بیان کی وہی روایت محی الدین نی بہی شرح مسلم مین نقل کی ہی اور اوسکی اخیر یہہ عبارت بڑہادی ہی وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجہی توبہ کرنیوالون سی یعنی توبہ کرین گناہون سی اور رجوع کرین عیبون سی اور اس سے مراد یہہ نہین ہے کہ ہمسی گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب گناہ واقع ہووی تو توبہ الہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیۃ مین داخل ہو ئین ان اللہ یحب التوابین یعنی اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالونکو یعنی انکو کہ نہین پہرتی ہین دروازہ مولا اپنی کی سے اور نہین ناامید ہوتی رحمت اوسکی سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنیوالون سی یعنی پاک ہو وین بُری اخلاق سی پس اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طہارت اعضا ظاہر کی کہ ہمارے اختیار مین تہی بجا لائی اور طہارت احوال باطن کی تیری ہاتہہ سے پس نصیب کر اپنی فضل سے **رباعی** ای در خم چوگان تو دل ہمچو ان گوی ❊ بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موی ❊ ظاہر کہ بدست ماست شستیم تمام ❊ باطن کہ بدست تست از تو بشوی ❊ اور پس اچہا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کی عبارت اس روایت مین یون ہے ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمد سی یعنی کلمہ اشہد کا کہ پہلی لفظ ان محمد کی مصابیح والی نے ذکر کیا ہی ترمذی نی نہین ذکر کیا لیکن یہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والی پر کہ یہہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہی بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہیی تہا اور معلوم کیا چاہیی کہ جزری نی حصن حصین مین ساتہہ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کی بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنی یہہ کلمہ تین بار پڑہی اور نسائی اور حاکم کی روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کے یہہ پڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہہ ہے کہ یہہ سب ملا کر پڑہی اور مستحب ہین یہہ اذکار نہانی والی کو بہی بیچ غ ❊ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن پیشانی سفید ہاتھ
اثر وضو کے سے پھر جو کوئی چاہے تم میں سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غر جمع
اغر کی ہے یعنی سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پانو سفید ہوں یعنی بسبب وضو کے یہ اعضا روشن ہونگے و معنی یہ ہین کہ جب پکارے جاوینگے امت
لوگ میرے محشر میں یا طرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے
تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دہووے اور درازگی تحجیل کی یہ ہے کہ کہنی کے اوپر تلک یا تو دہووے اور ذکر دراز
تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونو انمیں لازم ایک دوسرے کے ہین یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی آپ سے سمجھے جاویگی ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور اونھین سے ہی روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچیگا زیور مومن کو یعنی جنت میں جہان تلک پہنچیگا پانی وضو کا روایت کی
یہ مسلم نے

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھہ
سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین عملوں تمہارے سے نماز ہے اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہہ مالک اور احمد
اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے رہو یعنی مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو دائین بائین میل نہ کرو اور اسلیے کہ یہہ امر بہت مشکل
تھا فرمایا لن تحصوا یعنی اوسطرح تمام وکمال کی استقامت نہین کرسکنے کی تم اور جب حکم کیا ساتھہ نہ طاقت پانیکی استقامت پر اور ادا
کرسکنے کے حقوق اوسکے تمام افعال و احوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کی کہ اگر اوسمین استقامت کروگے تو تدارک
سب تقصیرات کا ہوجائیگا کہ وہ نماز ہے پس نگاہ رکھو شرائط اور آداب اوسکے اور ادا کرو حقوق ہیئات اوسکی اشارہ فرمایا ساتھہ مقدمہ اوسکے کے
کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت ہے فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنی سنن و آداب اوسکی نہین بجالاتا مگر مومن
کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھہ دل اور بدن اپنے کی بیچ درگاہ رب اپنے کی اسلیے کہ حاضر ہونا اوسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر
و باطن کی بعید ہی ادب سے ۱۲ ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے
لکھے جاتی ہین واسطے اوسکے دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اوس سے دس نیکیان
لکھے جاتی ہین اور لکھا ہے علما نے کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح
السنہ مین لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جس وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو
کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو ۱۲ ح ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہہ

احمد نی **ف** یعنی جیسکہ دروازہ بغیر کنجی کی نہین کہلتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہی محافظت کرنی نماز پر
کریا نماز حکم ایمان مین ہی کہ بغیر اوسکی بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کری اور کبہی چہوڑی نہین کہ یہ سبب ہی دخول
جنت کا ؛ ح ح **وعن** شَبِيبِ بْنِ اَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا
صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سی اون نی روایت کی ایک شخص سی صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑہ چکی فرمایا کیا حال ہی لوگون کا
نماز پڑہتی ہین ساتہہ ہماری اور نہین اچہا وضو کرتی اور سوا اسکی نہین کہ ہمپر اشتباہ ڈالتی ہین قرآن کو یہہ لوگ روایت کی یہ نسائی نی
ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالی ہین واجب کو اور سبب برکت کی ہین اور برکت اونکی سرایت کرتی ہی
غیر مین جیسکہ قصور کرنا اسمین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور انکی نہ ادا کرنی مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت
کی ہی اون لوگونکی لیی کہ تاثیر صحبت سی غافل ہین نہین دیکہتی کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کی حالت پڑہنی قرآن کے
مین کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک ادنی امتی کی نی کہ کوئی آداب یا سنت وضو کی اوس سی رہ گئی ہوگی تاثیر کی کہ قراءۃ مین تشابہ لگا
پس کیا حال ہوگا اونکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی مین گرفتار مین شب و روز عیاذا باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالیکا میرک شاہ ؒ
اغر غفاری لکہا ہی ؛ ع ح **وعن** رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. اور روایت
کی ایک شخص نی بنی سلیم مین سی کہ کہا گنا ان باتونکو یعنی جو آگی مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ہاتہہ میری کی یا بیچ ہاتہہ اپنی کی فرمایا سبحان اللہ
کہنا یعنی ثواب اسکا بہر دیتا ہی آدہی ترازو اور الحمد للہ بہر دیتا ہی وسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتہہ سبحان اللہ کی ملکر بہر دیتا ہی یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر
کہنا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور روزہ آدہا صبر ہی اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
حسن ہے **ف** پانچ ہاتہہ میری کی یہہ اشارت دی یعنی پکڑین حضرت نی اونگلیان میری یا اونگلیان اپنی اور ہتیلی پر بند کر پانچ باتین گنین اور روزہ آدہا صبر ہی یعنے
پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی رکہی یعنی بجا لاوی اور گناہ سی روکی یعنی نہ کری پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکی رکہنا ہوتا ہی
اس باعث آدہا صبر ہی ؛ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ
الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ
يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ
مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ
كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پہر کلی کرتا ہے نکلتے ہین گناہ مونہہ اوسکی سے اور جسوقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہین گناہ ناک اوسکی سے پس جسوقت دہوتا ہے مونہہ اپنا نکلتے ہین گناہ مونہہ اوسکی سے یہانتلک کہ نکلتے ہین نیچے پلکون آنکھون اوسکی سے پس جب کہ دہوتا ہے دونو ہاتہہ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتہون اوسکی سے یہانتلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون دونو ہاتہون اوسکی سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سراپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اوسکی سے یہانتلک کہ نکلتے ہین دونو کانون اوسکی سے پس جب دہوتا ہے دونو پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانو اوسکی سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون پانو اوسکی سے پہر ہوتا ہے چلنا اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکی روایت کی یہہ مالک اور نسائی نے **ف** یہان تلک کہ نکلتے ہین دونو کانون اوسکی سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہین جیسیکہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانون کی مسح کی لیے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اوس سے مسح کانون کا بہی کر لیتے ہین اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطے اوسکی یعنی گناہون سے بسبب وضو کی پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے **وعن** اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَأَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ مین یعنی جنت البقیع مین دعا مغفرت کی لیے پہر کہا سلام ہے تمپر اے جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتہہ تمہارے ملنے والے ہین اور آرزو رکہتا ہون مین یہہ کہ دیکہون بہائیون اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہین ہم بہائی آپ کی اے رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میرے اور بہائی میرے وہ مین کہ نہین آئے ابہی پس عرض کیا صحابہ نے کسطرح پہچانوگے تم یعنی قیامت مین اونکو کہ نہین آئے امت تمہاری مین سے اے رسول خدا پس فرمایا خبر دو مجہکو اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطے اوسکی گہوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانو درمیان گہوڑون نہایت سیاہ کی کیا نہین پہچانیگا گہوڑے اپنے کو عرض کی صحابہ نے کہ ہان مقرر پہچانیگا اے رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنی قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتہہ پانو اثر وضو کی سے یعنی پس اس علامت سے اونکو پہچانونگا اور مین ہونگا میر سامان اونکا اوپر حوض کوثر کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** تم ہو یار میرے یعنی تم بہائی بہی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابہی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد میرے پیدا ہونگے یعنی تابعین وغیرہ وہ نرا بہائی چارہ ہی اسلام کا رکہتے ہین میرے ساتہہ اور مین ہون میر سامان یعنی کاروبار مغفرت اور رفعت درجات انکا درگاہ صمدیت مین پہلے جا کر درست کرتا ہون ح **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ اِلٰى اُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ

وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی دردا رسی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطی اونکی ساتہہ سجدہ کی دن قیامت کی
اور مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اونکو کہ اٹہاوین سر پس دیکہونگا مین طرف اوس چیز کی کہ آگی میری ہی پس پہچانونگا
مین امت اپنی کو درمیان امتون کی اور دیکہونگا پیچہی اپنی مانند اسکی یعنی اژدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنی اپنی مانند
اسکی اور بائین اپنی مانند اسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیونکر پہچانوگی تم امت اپنی درمیان امتون کی درمیان حضرت نوح کے
امت تمہاری تک مین فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانوونکی سبب نشان وضو کی ہین ہوگا کوئی اسطرح
سوا اونکی اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دیی جاوینگی وہ عمل نامہ اپنی داہنی ہاتہون مین اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دوڑتی اگی اونکی
اولاد اونکی یعنی خورد سال روایت کی یہہ احمد نی **ف** اوٹہاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین
جب حاضر ہونگی تو شفاعت کی لئی سجدہ مین جاوینگی مقدار ایک ہفتہ کی سجدہ مین رہینگی پہر حکم ہوگا کہ سر اوٹہا ای محمد اور چاہ ای محبوب جو تیری
جو کچہہ چاہتا ہی تا دیا جاوی تجکو پس حضرت سر اوٹہاوینگی اور زبان ساتہہ شفاعت خلق کی کہولینگی اور دروازہ شفاعت کا کہلوا وینگی اور
جو یہہ فرمایا کہ آگی پیچہی اور داہنی بائین مانند اسکی مراد یہہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکہونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکی کی اور تفاوت مراتب
اونکی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک مین یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی امتین
گذری ہین اونمین سی اپنی امت کو کیونکر پہچانوگی اور نوح علیہ السلام کا نام لیا نبی کا نہ لیا اس لئی کہ یہہ مشہور ہین

باب ما یوجب الوضوء

باب اوس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنی اسمین بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت
امام اعظم رح کے وضو ٹوٹتا ہی ان چیزون سی پاخانہ یا پیشاب کی رستہ سی جو چیز نکلی یعنی پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد
یا عورت کی آگی کی رستہ سی نکلتی ہی اوس سی وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سی کہ نجس ہو یعنی خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سی
آپ سی نکلکر اوس جگہہ پہنچی کہ اوسکو دہونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر ناک کی بانسی تک یا آنکہہ کی اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اس لئی کہ
اونکا دہونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنیسی مونہہ بہر کر قی مین خواہ اناج نکلی یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سی نہین ٹوٹتا
اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کری تو اوسمین بہرنا مونہہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کی یا غالب ہوگا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہین اور اگر تہوڑی تہوڑی قی ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو مونہہ بہر جاوی اوس سی وضو جاتا رہتا ہی
اور جس چیز سی وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس ہی نہین ہی مثلاً تہوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونی سی اور نشی سی اور بیہوش
ہو جانیسی اور قہقہہ بالغ کی سی اوس نماز مین کہ رکوع سجود والی ہو اور مباشرۂ فاحشہ سی اور مباشرت فاحشہ یہہ ہی کہ ستر مرد اور عورت کے ملجاوین یا دو عورتین
یا دو مردون کی ساتہہ انتشار کی یعنی کہڑی ہونی کی اور ٹوٹتا ہی سونی سی لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنی بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اسطرح سو جاوی کہ اگر تکیہ کہ
جس پر سہارا لیوی ہی تو گر پڑی اور اگر اسطرح سو جاوی کہ مقعد زمین سی لگی رہی یعنی پہلو پر یا کولہو پر یا چت یا مونہہ کی بل یا کولہو کو دیوار وغیرہ سی لگا کر یا پیٹ یا تو
پر لگا کر جہکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کہڑا کہڑا سو جاوی یا بیٹہہ کر سوا انہی قسمون مذکورہ کی یا رکوع کی یا سجدہ کی حالتمین تو نہین ٹوٹتا
مگر شرط یہہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کی ہون اور اگر کیڑی زخم مین سی نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑی تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو بیکر بہر
یا مچہر یا چچڑی نی پیٹ بہر کر لہو پیا تو بہی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکہہ دکہتی ہی اور آنسو نکلتی ہین اوس سی بہی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ

جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ سی غافل ہین اسیطرح اگر کان دکہتا ہی اور اوس سی پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور
اگر بغیر درد کان کی پیپ وغیرہ کان سی نکلی تو نہین جانیکا یہہ چیزین توڑنیوالی وضو کی بیان ہوئین انمین سی دو چیزونپر تو اتفاق ہی سب علما کا
کہ اونسی وضو جاتا رہتا ہی وہ جو چیز کہ نکلی آگی پیچہی سی اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین ؛؛ ملتقی در مختار ؛؛

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ
حَتّٰی یَتَوَضَّاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز اوس شخص کی کہ
بیوضو ہو جبتلک کہ وضو نکری روایت کی بخاری مسلم نی **ف** یہہ اوسکی حقمین ہی کہ پانی رکہتا ہو اور قدرت بہی رکہتا ہو اوسکی استعمال
کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نرکہتا ہو اوسکی استعمال کی تو تیمم کر لی ساتہہ خاک کی اور اگر نہ پانی پاوی اور نہ خاک اور قدرت انپر رکہتا
ہو کہ اوسکو فاقد الطہورین کہتی ہین وہ نماز نہ پڑہی جب پانی وغیرہ پاوی تو قضا پڑہی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ واسطی حرمت وقت کی
پڑہ لی اور جب پانی یا خاک ملی تو قضا کری ہماری علمانی لکہا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصدًا نماز پڑہی اور حرمت وقت کا بہی اوسی ارادہ
نہو وی تو وہ کافر ہو جاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑہی لوگونکی شرم کر کر تو بہی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونو صورت مین اسنی شرع کو حقیر جانا
؛؛ ع ح ؛؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ
مِّنْ غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز بغیر طہارت کی اور
نہین قبول ہوتی خیرات مال حرام مین سی روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہا ہی بعض علما ہماری نی کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سی اور امید
رکہتا ہی ثواب کی کافر ہو جاتا ہی ؛؛ ع ؛؛ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَهٗ وَ
یَتَوَضَّاُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا تہا مین ایک شخص بہت مذی ڈالنی والا پس تہا مین حیا کرتا یہہ کہ پوچہون
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطی ہونی بیٹی اونکی یعنی نکاح میرے مین پس امر کیا مینی مقداد کو یعنی
پوچہنی کا حضرت سی پس پوچہا اون نی یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہی اوسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دہو ڈالی تر اپنی کو اور وضو کر لی روایت
کی بخاری مسلم نی **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوة کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ساتہہ مباشرت عورتونکی ہی روبرو سسرکی
مناسب نہین ؛؛ ح ؛؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّاُوْا
مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ
هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَلَ
کَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتی تہی وضو کرو کہانی اوس چیز کی سی کہ پہنچی اوسکو آگ یعنی جو چیز آگ سی پکی ہو روایت کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام بزرگ
محی السنة نی رحمت ہووی اللہ کی اوپر یہہ حکم منسوخ ہی ساتہہ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نی درود ہووی
اللہ کا اوپر اور سلام کہایا شانہ بکری کا پہر نماز پڑہی اور نہین وضو کیا روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** دوسری تاویل
اس حدیث مین یہہ کرتی ہین کہ مراد وضو سی یہان دہونا ہاتہہ اور مونہہ کا ہی واسطی دور کرنی چکنائی کی کہ یہہ سنت ہے

اور موںہہ کا ہی واسطی دور کرنی چکنائی کی کہ یہہ سنت ہی اور اسکو وضوء طعام کہتی ہین اس صورت مین منسوخ کہنی کی حاجت نہین ؂ ح ؂

وعن جابر بن سمرة ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتوضا من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضا وان شئت فلا تتوضا قال انتوضا من لحوم الابل قال نعم فتوضا من لحوم الابل قال اصلي في مرابض الغنم قال نعم قال اصلي في مبارك الابل قال لا رواه مسلم

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا وضو کرین ہم گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی سی وضو جاتا رہتا ہی تو پہر کرین فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نکر وضو کہا اوسنی کیا وضو کرین کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا کہ ہان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہوںمین بیچ جگہہ رہنی بکریون کی کہا کہ ہان کہا اوس شخص نی نماز پڑہوںمین بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہی اس لیی کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطی کہ انکی نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کی ہی یعنی ہاتہہ موںہہ دہو ڈالنا کیونکہ اسکی گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کی گوشت سی یا یہہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹونکی بندہنی کی جگہہ جو نماز پڑہنی کو منع فرمایا ہی تو یہہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیی فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہی اوسکی بہاگنی کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریونکی کہ غریب ہوتی ہی اور یہہ جایز ہونا اور منع ہونا اوس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی ؂ ع ؂

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد احدكم في بطنه شيئا فاشكل عليه اخرج منه شيء ام لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا بیچ پیٹ اپنی کی کچہہ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کی پس مشتبہ ہوا اوپر اوسکی کہ آیا نکلی ہی اوس سی کچہہ چیز یا نہین پس نہ نکلی مسجد مین سے یعنی وضو کی لیی یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو یہہ باعتبار غالب کے ہی غرض اس حدیث سی یہہ ہی کہ یقیناً معلوم ہووی نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنی اور بو نہ پاوی جب وضو ٹوٹا سمجہی ؂ ح

وعن عبد الله بن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما متفق عليه

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکنائی ہی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد کہانی چکنی چیز کی کلی کرنی مستحب ہے اس لیی کہ موںہہ مین بقیہ اوسکا کچہہ رہتا ہی مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہنچی اور اسی پر قیاس کیجاتی ہی جو چیز کہ موںہہ مین لگ رہتی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہنچنی کا اوس سی بہی کلی کری کہ مستحب ہی اور اس سی علمانی استنباط کیا ہی دہونا دونو ہاتون کا پہلی کہانا کہانی سی ستہرائی کی لیی مگر یقین ہو ستہرائی ہاتون کا نجاست اور میل سی تو نہ دہووی اور اسیطرح بعد فارغ ہونیکی کہانیسی بہی دہووی مگر ہاتہہ مین اگر کچہہ نہ لگا ہو بسبب اسکی کہ کہانا خشک تہا یا چمچی وغیرہ سی کہایا ہی تو خیر نہ دہووی اور مناسب اس حدیث کو ساتہہ باب کی یہہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سی ہی ؂ ع

وعن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الصلوات يوم الفتح بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر لقد صنعت اليوم شيئا

لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین کئی نمازین دن فتح
مکہ کی ساتہہ ایک وضو کی یعنی ایک وضو سی پانچوں نمازین پڑہین اور مسح کیا اوپر موزون کی پس کہا واسطی اونکی حضرت عمر نی تحقیق کی تمنی آجکی
دن ایک چیز کہ نہی کرتی اوسکو پس فرمایا قصداً کیا مینی اسکو ای عمر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ایک چیز کہ نہی کرتی یعنی کئی نمازین ایک وضو
سی پڑہین اور موزہ پر مسح کیا یہہ معمول پہلی سی اسطرح پر نہ تہا بلکہ ہر نماز کی لیی وضو تازہ کرتی تہی اسکی جواب مین فرمایا کہ قصداً مینی کیا یعنی تا لوگ
انکا جائز ہونا معلوم کرلین ع ح **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ
حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ
فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سوید بن نعمان سی یہہ کہ وہ نکلی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جسوقت پہونچی بیچ صہبا کی
کہ نام شہر کا ہی وہ ہی نزدیک خیبر کی نماز پڑہی عصر کی پہر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گہولی گئی پس کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا ہمنی پہر کہڑی ہوئی طرف نماز مغرب کی پس کلی کی اور کلی کی ہمنی پہر نماز پڑہی اور نہ کیا وضو روایت کی یہہ بخاری
نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کہاوی تو اوس سی وضو نہین ٹوٹتا ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وضو کرنا آتا مگر آواز سی یا بو سی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی **ف**
یعنی شک سی وضو نہین جاتا جب تک یقین ہو یعنی فقط قرار سی وضو نہین جاتا جب یقین ہو نکلنی بائی کا ٹوٹتا جاتی ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سی
کہا پوچہا مینی یعنی بواسطہ مقداد کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مذی کا پس فرمایا نکلنی مذی کی سی وضو آتا ہی اور نکلنی منی کی سی غسل
روایت کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا
التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ
أَبِي سَعِيدٍ اور اونہی سی روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی وضو ہی اور تحریم اوسکی تکبیر اور تحلیل اوسکی سلام پہیرنا
روایت کی ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی حضرت علی سی اور ابی سعید سی **ف** یعنی تکبیر کہی سی نماز شروع
ہو جاتی ہی اور سب چیزین حلال یعنی کہانا پینا اور سب کام منافی نماز کی اوس سی حرام ہوتی ہین اور سلام پہیرتی ہی وہی چیزین حلال ہو جاتی ہین
ح **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی علی بن طلق سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت حدث کری ایک تمہارا یعنی بائی بغیر
آواز کی نکلی پس چاہیی کہ وضو کری اور نہ آؤ تم عورتون کی پاس بیچ مقعدون اونکی روایت کی ترمذی اور ابو داود نی ع **وَعَنْ**
مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ
الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ آنکہین سربند ہین سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہین آنکہین کہل جاتا ہی سربند روایت کی یہہ دارمی نی

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بندھا ہی اوسکی مقعد پر کہ رکی رہتی ہی ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہی اور جوڑ ڈھیلی پڑجاتی ہین اور گمان ہوتا ہی نکلنی ہوا کا پس اسی گمان کی لیی نیند سی وضو ٹوٹتا ہی ۔ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سربند سرین کی دونو آنکھین ہین پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیے کہ وضو کری روایت کی ابو داؤد نی اور کہا شیخ امام محی السنہ نی رحمت کری انکو اللہ یہہ حکم جو ہی سوا بیٹھنی والی کی ہی واسطی کہ صحیح ہوا ہی انس سے کہ کہا تھی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کرتی تھی نماز عشا کا یہانتک کہ جہک جاتی تھی سر اونکی پہر نماز پڑھتی تھی اور نہ وضو کرتی تھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی مگر یہہ کہ ذکر کیا ترمذی نی لفظ ینامون کا بدلی ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے

ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی یہہ حکم اوس شخص کی حق مین ہی کہ سو جاوی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئی اسطرح کہ ٹہری رہی مقعد اوسکی زمین پر پہر جاگی اور مقعد اوسکی اسیطرح ٹہری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سورہا ہو چنانچہ حدیث انس سی کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھی ہوئی سونی سی وضو نہین ٹوٹتا اور قسمین بیٹھنی کی کہ فقہ مین مذکور ہین قیاس سی یا اور حدیثون سی ثابت کی ہین رح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کی کہ سو جاوی لیٹ کر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹتا ہی ڈھیلی ہو جاتی ہین جوڑ اوسکی یعنی پہر خوف ہی ہوا نکلنی کا روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف کہا میرک شاہ نی یہہ منکر ہی راوی اسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کی ہی ع ق عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہاتھ لگاوی ایک تمہارا ذکر اپنی کو پس چاہیے کہ وضو کری روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ستر کی چہونی سی وضو کی ٹوٹنی مین اختلاف کیا ہی علما نی بلکہ صحابہ کرام رض مین بہی اختلاف تہا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتیلی سی چہوئی وضو جاتا رہتا ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث مابعد کی کہ ساتہہ روایت قیس بن طلق کی کہ اونسی اپنی باپ سی روایت کی مسند ابی حنیفہ مین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکہی خاطر جمع ہو جاویگی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حق یہہ ہی کہ دونو حدیثین درجہ حسن سی باہر نہین ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنی جو آگی مذکور ہوتی ہی اسلیی کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکہتی ہین بہ نسبت عورتونکی اسی لیی گواہی دو عورتونکی بمنزلہ گواہی ایک مرد کی ہوتی ہی رح ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ

رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ

اور روایت ہی طلق بن علی سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونی آدمی کی سی ستر اپنی کو پیچھی اسکی کہ وضو کیا اوسی فرمایا اور نہین ہی وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی اور کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نی یہہ منسوخ ہی اسواسطی کہ ابوہریرہ مسلمان ہوئی پیچھی آنی طلق کی اور تحقیق روایت کی ابوہریرہ نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ پہنچادی ایک تمہارا ہاتھہ اپنا طرف ستر اپنی کی کہ نہو درمیان ستر کی اور ہاتھہ وسکی کوئی چیز حایل پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہہ شافعی اور دارقطنی نی اور روایت کی نسائی نی بسرہ سی مگر کہ نہین ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کی اور ہاتھہ کے کچھہ چیز **ف** یہہ کلام شافعیہ کا ہی کہ جب ابوہریرہ اسلام بعد طلق کی لائی تو سننا اونکا حدیث کو بھی بعد سنی طلق کی ہوگا پس حدیث ابوہریرہ کی ناسخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتی ہین کہ بعد اسلام لانی ابوہریرہ کی سی یہہ کیونکر لازم آتا ہی کہ ابوہریرہ نی سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق نی بعد ابوہریرہ کی سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہہ ثابت کرو کہ طلق مرا پہلی اسلام لانی ابی ہریرہ کی سی یا چلا گیا اپنی وطن کو اور نہین صحبت مین رہا حضرت کی بعد اسکی اور کہا مظہر نی کہ اوپر تقدیر تعارض دو حدیثونکی پھرتی ہین ہم طرف اقوال صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو داود اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتی ہتی کہ چھونی ستر کی سی وضو نہین ٹوٹتا واللہ اعلم بالصواب

ح ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی بعضی بیویون اپنی کا پہر نماز پڑہتی اور وضو نکرتی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہین صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کی ساتہہ کسی حال کی سند عروہ کی عائشہ سی اور یہی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سی اور کہا ابو داود نی یہہ حدیث مرسل ہی اس لیی کہ ابراہیم تیمی نی نہین سنا حضرت عائشہ سی **ف** اس مسئلہ مین بہی اختلاف ہی علمار کا امام شافعی اور امام احمد رح کی نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی ساتہہ چہونی عورت غیر محرم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتہہ شہوت کی چہونی تو جاتا ہی اور نہین تو نہین اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین جاتا دلیل انکی یہہ حدیث ہی اور حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین مین مذکور ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت رات کو نماز تہجد کی لیی اوٹہتی تو مین سوتی ہوتی تہی اور ہوتی تہی دونو پانو میری بیچ جگہہ سجدہ آنحضرت کی پس وقت سجدہ کی پانو میری ٹہوکدیتی مین سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چہونی عورت کی سی وضو نہین جاتا اور یہہ جو انہین کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سی نہین ہی یہہ قول ہرگز صحیح نہین ہوتا صحیحین مین اکثر حدیثونسی سماع عروہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی اس بات کی نقل کرنہین مصنف مشکوۃ کا چوک گیا ہی قول ترمذی کی سی یہہ مطلب نہین سمجہا جاتا اور کہا ابو داود نی یہہ مرسل ہی یعنی ایک نوع مرسل کی ہی یعنی منقطع جواب اسکا یہہ ہی کہ حدیث مرسل حجۃ ہی نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کی پس یہہ بھی باعث طعن نہین ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ کہا کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنی گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھہ لیا ہاتہہ اپنا ساتہہ ٹاٹ کی کہ تہا بچھا ہوا
نیچی حضرت کی پھر کہڑی ہوگئی پس نماز پڑہی روایت کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی **ف** یس نماز پڑہی یعنی وضو نکیا اسمین دلیل ہی اسپر
کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو نہین ٹوٹتا اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتہہ مونہہ کو نہ لگی تو دہونا ہاتہہ مونہہ کا
کچہہ ضرور نہین ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا
فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ انہوں نی کہا لیگئی مین طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بہنا ہوا پس کہایا اوسمین سی پہر کہڑی ہوئی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتہہ موتہہ دہویا
روایت کی یہہ احمد نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قسم کہاتا ہون تحقیق تہا مین
بہونتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہی دل و کلیجی وغیرہ پس کہاتی تہی پہر نماز پڑہتی اور وضو
نہین کرتی روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ
يَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ
لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ دَعَا اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ
مَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابورافع سی کہا
تحفہ بہیجی گئی واسطی اونکی بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی مین یعنی پکانیکی لیی پس آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہہ
ای ابورافع کہا کہ بکری تحفہ بہیجی گئی ہی واسطی ہیری ای رسول خدا کی پس پکایا مینی اوسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نی دی مجکو دست
ای ابورافع پس دیا مینی اونکو دست پہر فرمایا دی مجکو دست اور پس دیا مینی دست اور پہر فرمایا دی مجکو دست اور پس کہا ای رسول خدا کی ہیں نہی
واسطی بکری کی مگر دو دست یعنی سو دو تو دیدی چکا اور کہانا سی لاؤن پس فرمایا واسطی اونکی حضرت نی خبردار ہو جو اللہ کا اونپر اور سلام خبردار
ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پہر دست جبتک کہ چپکا رہتا پہر منگوایا پانی پس دہویا مونہہ یعنی کلی کی اور دہوئین پوری انگلیونکی
پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی پہر گئی طرف اونکی یعنی ابورافع اور اہل اونکی پس پایا نزدیک اونکی گوشت ٹہنڈا پس کہایا پہر داخل ہوئی
مسجد مین اور نماز پڑہی یعنی ادای شکرانہ کی لیی اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی دارمی
نے ابی عبید سی مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک **ف** جناب رسالت مآب کو بہت بہاتا تہا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت
سولی بخوبی ادا ہوا اور یہہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پہر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ میرکی لی نہایت دست
پیدا کرتا جاتا از بسکہ تو نی یہہ جواب دیا نہ نکلی اور شاید اونکی جواب سی اس لیی نہ نکلی کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالی کی تہا

اوسکی جواب سی اوسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونی کی طرف رد جواب اوسکی کی ع وعن انس بن مالك قال كنت انا و ابي و ابو طلحة جلوسا فاكلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذي اكلنا فقالا اتتوضأ من الطيبات لم يتوضأ منه من هو خير منك رواه احمد اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا تہا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹہی ہوئی ہیں کہایا ہمنی گوشت اور روٹی پہر منگوایا مینی پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نی کیون وضو کرتی ہو پس کہا مینی واسطی اس کہانیکی کہ کہایا ہمنی پس کہا ان دونون نی کیا وضو کرتی ہو کہانی پاکیزہ چیز کی سی نہین وضو کیا اوس سی اوس شخص نی کہ وہ بہتر ہی تجہسی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد نی وعن ابن عمر كان يقول قبلة الرجل امرأته وجسها بيده من الملامسة ومن قبل امرأته او جسها بيده فعليه الوضوء رواه مالك والشافعي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ ہی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتہہ سی یہہ بہی ملامسہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت کا یا چہوئی اوسکو اپنی ہاتہہ سی پس اوسپر ہی وضو روایت کی یہہ مالک اور شافعی نی ف ملامسہ سی ہی یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان ان چیزون سی وضو لازم آتا ہی اوسمین یہہ بہی ہی اولامستم النساء یعنی یا ملامسہ کرو عورت کو پس ابن عمر نی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتہہ لگانا اوسکو داخل ہی ملامسہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی بہی یہی ہی وہ معنی ملامسہ کی لیتی ہین ہاتہہ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامسہ کی جماع کرنیکی لیتی ہین اور خوب دلیلین اسرالی ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین وعن ابن مسعود كان يقول من قبلة الرجل امرأته الوضوء رواه مالك اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تہی کہتی بوسہ لینی ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہی روایت کی یہہ مالک نی وعن ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ان القبلة من اللمس فتوضؤا منها اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر بن الخطاب نی کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سی ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سی ف ان قولون صحابہ رض کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جاتا رہتا ہی چنانچہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہین کہ اول تو یہہ روایتین سب موقوف صحابہ پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسری انکی نزدیک درجہ صحت کو بہی یہہ روایتین نہین پہنچتین اور قطع نظر اسکی پہلی جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رض سی اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورۃ کی چہونی سی وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیس فی القبلة الوضوء یعنی بوسہ لینی سی وضو نہین آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ح ع وعن عمر بن عبد العزيز عن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواهما الدارقطني وقال عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی اونہون نی نقل کی تمیم داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنی والی سی روایت کی یہہ دونون دارقطنی نی اور کہا دارقطنی نی کہ عمر بن عبد العزیز نی نہین سنا تمیم داری سی اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہہ دونو راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتی ہین مروان کی نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہی خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نی فاطمہ بنت عبد الملک سی کہ بیوی انکی تہی پوچہا کہ کچہہ احوال اپنی میان کا بیان کرو اونہون نی کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنی والی اور روزہ رکہنی والی تو ہوتی ہین لیکن اپنی رب سی ڈرنیوالا اوسکی برابر مینی کسیکو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلے پر اپنی کو ڈالدیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہانتک کہ نیند اوسپر

اور پہر غالب آتی بہر جاگتا اور اسیطرح کرتا تمام رات اور مناقب انکی بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتی تہی ایک رکعت مین اور کبہی ایک ہی
آیۃ بار بار پڑہتی تمام رات اور ایک رات یہہ سورہی تہجد کو نہ اوٹہی پس ایک برس تک سوئی نہین تمام شب عبادت کرتی رہتی تا نفس سزا پاوی
اوس فعل کی اور یہہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنی والی سی یہہ ہی خاص مذہب امام اعظم صاحب رح ہی کا ہی اور اماموں کی نزدیک
اگر خون پیشاب پاخانہ کی رستی سی نکلی تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جاہی سی نکلی تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہہ حدیث ہی اگرچہ دارقطنی
نی اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نی بیچ کتاب کاملہ کی زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دارقطنی
نی جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جمہور علما کی حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کی
مجہول ہونی مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کی یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی
فی صلوۃ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسنی قی کی یا اسکی نکسیر پہوٹی یا مذی نکلی نماز اوسکی مین پس پہری اور وضو کری اور
بنا کری نماز اپنی جسپا مالک کہ نہ کلام کری کذا فی الہدایۃ اور ابوداود مین بہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوا سبیلین کی
اور جاہی سی نکلی تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ۱۲ ع ح

باب آداب الخلاء

باب ہی بیچ بیان ادب پاخانہ کی **ف** ادب اوسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ وہ چیز لوہنی کی ہو خواہ کرنیکی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا الحدیث فی الصحراء اما فی البنیان فلا باس لما روی عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ لبعض حاجتی فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام متفق علیہ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ موہنہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹہہ دو اوسکو ولیکن مشرق کیطرف یا غرب کی
روایت کی یہہ بخاری مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ شافعی نی رحمت کری اونکو اللہ یہہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کی ہی اور بیچ عمارتونکی مضائقہ
نہین اسواسطی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کی واسطی بعضی کام اپنی کی پس دیکہا مینی حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتی تہی یعنی پاخانہ مین بیٹہہ رہی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کی لیی گہر مین بیٹہنا درست ہی لیکن شرق کیطرف یا غرب کیطرف بات خاص مدینہ والونکی لیی اور جو کہ اوس سمت
پر رہتی ہین فرمائی اس لیی کہ قبلہ مدینہ کا جنوب ہی پس جب موہنہ اور پیٹہہ قبلہ کیطرف نہ کرینگی تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی اور
اسطرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کیطرف موہنہ اور پیٹہہ نہ کرنی چاہیی کہ قبلہ اودہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علما کا
مذہب امام اعظم صاحب کا یہہ ہی کہ قبلہ کیطرف پشت اور رو نہ کری پیشاب اور پاخانہ پہرنی مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام
کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہہ حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم
ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی بسبب تعظیم قبلہ کی منع
فرمایا ہی پس اس بات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پانو لنبی کرنی قبلہ کیطرف ہر جا می منع ہین اور محی السنہ نی جو حدیث عبد اللہ
بن عمر سی نقل کی اوسکا جواب یہہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنیکی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچہہ پہر کر بیٹہی ہون انہون نی

تہیں نہ کیا ہو اور وہ مقام بھی متقضی اسیکا ہی کہ انہون نے تامل نہ کیا ہو گا واللہ اعلم بر ح ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان سی کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مونہہ کرین قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کی یا پیشاب کی اور یہہ کہ استنجا کرین ہم داہنی ہاتہہ سی اور یہہ کہ استنجا کرین ہم کم تین پتہرون سی اور یہہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہے علماء ہماری نی کہ قبلہ کیطرف مونہہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کی اور پیشاب کرنیکی مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنی ہاتہہ سی مکروہ تنزیہی اور پہلی تحریمی ہی اور دوسری مین تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنی پیشاب کی ستر کو دایان ہاتہہ لگا دی یہہ بھی نہین بلکہ بائین ہاتہہ مین ڈھیلا لیکر ستر اوسپر رکہہ لی داہنی ہاتہہ سی پکڑ کر نہ رکہی کہ یہہ بھی مکروہ ہی اور استنجا مین ڈھیلون سی کرنا واجب ہے امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم رح کی نزدیک تین ڈھیلی لینی شرط نہین ہین اگر کم مین بھی پاکی حاصل ہو جاوی کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبد اللہ ابن مسعود سی کہ کہا اونہون نی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئی اور مجکو فرمایا کہ تین پتہر لاوین دو تو پتہر پائی مینی اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکی ساتہہ لایا حضرت نی دو تو پتہر تو لی لیی اور گوبر پہینکدیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن عدد طاق مستحب ہے ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتی پاخانہ مین یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا فرماتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری ناپاک جنون سی اور ناپاک جنیون سی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اگر پاخانہ مین پاخانہ کی لیی جاوی تو پہلی داخل ہونیسی یہہ دعا پڑہ لی اور اگر جنگل مین پاخانہ پہری عین وقت ارادہ کی یعنی جسوقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹہنی لگی اوسوقت پڑہی ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر پس فرمایا تحقیق صاحبان دونونکی عذاب کیی جاتی ہین اور نہین عذاب کیی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک تو دونون سی تہا کہ نہین بچتا تہا پیشاب سی اور مسلم کی روایت مین یہہ ہی کہ نہین چتا اط کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتہ چغلی کی پہر لی حضرت نی ایک شاخ تر یعنی کہجور کی پس چیرا اوسکو آدہون آدہ پہر گاڑ دی ہر قبر مین ایک ایک عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیون کیا تمنی یہہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اونسی عذاب کی جب تک نہ خشک ہون روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** نہین بچتا تہا پیشاب سی یعنی احتیاط نہ کرتا تہا کہ چہینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہہ معنی مناسب ہین ساتہ روایت مسلم کی کہ آگی مذکور ہی اور ایک روایت مین لا یستبرئ بھی آیا ہی اوسکی معنی بھی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تہا پیشاب سی اور ایک روایت مین لا یستنتر آیا ہی کہ دونونکی درمیان مین نون ہی استنتار یعنی جہاڑنی اور کہینچنی ستر کی ہی ساتہ زور کی تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکلجاوی یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑ کر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سی نہ کرنی کبیرہ گناہونسی ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضے

لوگونکو جو وہم پیدا ہوا ہی کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت کی ثابت نہین ہوا ہی پس ہرکسیکو چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نہ لیا کری یہہ بات
گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہو گا چنانچہ اکثر لوگونکو ایسا ہی اتفاق
ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہے کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نہ تہی اب حضرت لی
مثلا فصد نہ لی ہو اجسکو حاجت پڑی وہ بہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہہ کہنا اوسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیی کہ ہین تاکید طہارت کے
کے بے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیی ایسی حیلہ کر کر گندی کپڑون سی نماز پڑہنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اکثر عذاب قبر
پیشاب سی ہوتا ہی پاک کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پرہیز کرو پیشاب سی پس تحقیق وہ اول وہ چیز کاہی کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب
اوسکی قبر مین روایت کی یہہ طبرانی نی اور سوا اسکی عمر رضی ڈہیلا لیتا بعد پیشاب کے آیا ہی تہا ہی فعل صحابی کا حجت ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی لازم پکڑو میری
سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہی وہ یہہ ہی ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ
بجا الحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی تہی حضرت عمر کہ جب پیشاب کرتی پہیرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور نہ لگاتی اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے
ازالۃ الخفا مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور معنی نمیمہ کی ہین سخن چینی یعنی دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسری کو پہنچاوی فساد ڈالنی کی لیے
یا آپسمین دشمنی ڈلوا دیوی اسطرح کہ نقل کری ایک کی بات دوسرے کے آگی قسم کالی وغیرہ سی کہا نووی نی معنی نمیمہ کی ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسیکے آگی بقصد ضرر پہنچانی کی
پس یہہ بدترین برائیونکی ہی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین داخل ہوگا سخن چین اور حضرت عمر رض نی کعب احبار سی پوچہا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا ہی تو
کہا اوہنون نی سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سی بہی اسکا گناہ زیادہ ہی اوہنون نی کہا کہ سخن چینی سی قتل بہی واقع ہوتا ہی اور اور برائیان اس سے پیدا ہوتی
ہین اور یہہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اونسی عذاب کے جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علما نی یہہ لکہا ہی کہ حضرت نی اونکی لیے شفاعت مانگی
تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہانتلک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہہ بات صحیح مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نے
مقبول ہوئی شفاعت میری یہہ کہ دور کیا اللہ تعالی نی عذاب اون دونون سی جبتلک کہ ٹہنیان تر رہینگی پس ظاہر تو یہہ معلوم ہوتا ہی اور سوا اسکی علمانی
اور بہی بہت وجہین لکہی ہین جو چاہی وہ شرحونمین دیکہہ لی اور کرمانی نی کہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت تہی دفع عذاب کے مگر یہہ بات بسبب برکت دست مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کے قبور کو باعث تخفیف عذاب ہے مردونکی لیے بشرع و تقریر
مولف **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان
یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم دو چیزون سی کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا ایک تو
وہ شخص کہ پاخانہ پہری بیچ راہ لوگونکی یا بیچ سایہ لوگون کی روایت کی مسلم نی **ف** بیچ راہ لوگونکی لکہا ہی علما نی کہ مراد راہ سی وہ ہی کہ چلتی
ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتی ہون اور راہ ہشین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی کبہی گذرتی ہون اور مراد سایہ اونکی سی یہہ ہے کہ ایک درخت کی نیچی لوگ سایہ
مین بیٹہا سویا کرتی ہون پس وہان پاخانہ پہری رح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ اور روایت ہے
ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیوی پانی تم مین سی کوئی پس نہ دم لی باسن مین اور جسوقت آوی پاخانہ مین
پس نہ لگاوی ستر اپنی کو داہنا ہاتہہ اور نہ استنجا کری ساتہہ داہنی ہاتہہ کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** نہ دم لی باسن مین یعنی جب

دم لی تو پاس کو مونہہ سی جدا کرلی تا مونہہ سی پانی ناک سی کہینچہ کر جہڑی ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس چاہیے کہ جہاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے طاق ڈہیلے یعنی تین یا پانچ یا سات روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے پانخانہ مین پس اوٹہاتا مین اور ایک لڑکا چہاگل پانی کی اور برچہی یعنی ایک چہاگل لیتا اور ایک برچہی استنجا کرتے ساتہہ پانی کی یعنی بعد لینے ڈہیلونکی روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ایک لڑکا یعنی ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہہ تہی کہ خادم برچہی حضرت کے ساتہہ رکہتے تہے تا پیشاب کے لیے زمین نرم کرلیں یا ڈہیلے زمین مین سے اوکہاڑلین یا کچہہ اور ضرورت در پیش آوے اوسمین کام آوے ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداود والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداود وھذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع روایت ہے انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پانخانہ مین اوتارتے انگوٹہی اپنی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابوداود نے یہہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت اوسکی کی لفظ وضع کا بدلے نزع کی **ف** انگوٹہی اس لیے اوتار رکہتے تہے کہ اوسمین محمد رسول اللہ کہدا تہا اسمین دلیل ہے اس پر کہ واجب ہے استنجا کرنیوالے کو کہ اپنے ساتہہ پانخانہ مین نام اللہ تعالی کا اور اوسکے رسول کا اور قرآن نلیجاوے یہہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکہا ہوا بہی نلیجاوے اور کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ استنجے کی ارادہ کرنیوالے کو مستحب یہہ ہے کہ الگ کر جاوے اپنے سے وہ چیز کو کہ اوسپر تعظیم کی چیز لکہی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے ابوداود نے لیکن علمانے لکہا ہے کہ قابل سند پکڑنیکی ہے بہت سے یہان تقریر لکہی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر مین ہے یہہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے ۱۲ ع **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پانخانہ کا جاتے یعنی جنگل مین یہانتک کہ نہ دیکہتا اونکو کوئی یعنی دور جاکر بیٹہتے روایت کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابوموسی سے کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن پس ارادہ کیا یہہ کہ پیشاب کرین پس آئے زمین نرم مین بیچ جڑ دیوار کی یعنی قریب اوسکی پس پیشاب کیا پہر فرمایا جس وقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہہ کہ پیشاب کرے پس چاہیے کہ ڈہونڈے جگہ نرم پیشاب کی لیے مانند اسکی یعنی تا چہینٹین نہ پڑین روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** کہا خطابی نے کہ حضرت جس دیوار کی پاس بیٹہے وہ کسیکی ملک مین نہوگی اس لیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہے دیوار کی جڑ کو کیونکہ اوس سے مٹی کو شور لگ جاتا ہے پس جو دیوار کسیکی ملک مین ہو تو اوسکی جڑ مین پیشاب نہ کرے بغیر اذن اوسکی خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اوٹہاتے کپڑا اپنا یہانتک کہ نزدیک ہوتے زمین سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** یہہ بہی ایک ادب ہے استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کہولے پس ضرورت جبہی پڑتی ہے کہ قریب ہوتا ہے زمین سے پہلے سے کہولنا ستر کا جائز نہین خواہ گہر مین پانخانہ پہرتا ہو خواہ جنگل مین ۱۲

ع ۴ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم
اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا وامر بثلاثۃ احجار ونھی عن الروث والرمۃ
ونھی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی
نہین کہ مین واسطی تمہاری مانند باپ کی ہون واسطی بیٹی اپنی کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتا ہون سکہلاتا ہون تمکو جسوقت آؤ تم پاخانہ مین پس نہ سامنا
کرو منہ قبلہ کی اور نہ پیٹہہ کرو قبلہ کیطرف اور حکم فرمایا ساتہہ تین پتہرون کی یعنی تین ڈہیلون سی استنجا کری اور منع کیا استنجا کرنا لید سی یعنی
سب نجاستون سی اور ہڈی سی اور منع کیا یہہ کہ استنجا کری آدمی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف اس حدیث کی سی
یہہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہے اور باپ پر واجب ہے اولاد کو ادب سکہانا اور سکہانا اون چیزون کا کہ ضرور ہین دین مین ع ۵ وعن
عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا داہنا ہاتہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی وضو کرنی اور کہانی کی اور تہا بایان ہاتہہ واسطی استنجا کرنیکی اور اوس چیز
کی کہ ہو مکروہ روایت کی ابوداؤد نی ف اگلی وضو کرنی اور کہانیکی یعنی داہنی ہاتہہ سی وضو کرتی اور کہاتی بہی اور ویسی ہی اور اسیطرح اور جتنی اچہی
کام ہین جیسی کوئی چیز دینی لینی وغیر ذالک سب داہنی ہاتہہ سی کرتی اور اوس چیز کی کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزونکو نفس پاک مکروہ رکہتی ہین جیسی ناک سنکنی
وغیر ذالک اونکو بائین ہاتہہ سی کرتی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک مین دیتی ہاتہہ سی دیتی ہون اور ناک بائین ہاتہہ سی سنکتی ہون پس معمول شریف تو یون تہا اور
اب عجب طور اکثر لوگون نی اختیار کیا ہی کہ کتاب بائین ہاتہہ مین لیتی ہین اور جوتی داہنی مین یا تو ادب شریعت سی واقف ہی نہین یا غفلت کرتی
ہین ایسا نہ چاہیی بلکہ رعایت ادب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سی ع ۶ وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ذھب احدکم الی الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزی عنہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاوی ایک تمہارا طرف پاخانہ کی پس لیجاوی اپنی ساتہہ تین پتہر استنجا کری
ساتہہ اونکی پس تحقیق یہہ پتہر کفایت کرینگی پاک سی روایت کی یہہ احمد ابوداؤد نسائی دارمی نی ف یعنی جب تین ڈہیلون سی اصل نجاست پاک کی حاجت
پانی سی استنجا کرنیکی نہ رہی یعنی اصل طہارت حاصل ہوگئی اور نماز جیسی جائز ہوئی لیکن پانی سی استنجا کرنا مستحب ہے ع ۷ وعن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی و
النسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہ استنجا کرو ساتہہ لید کی اور نہ ساتہہ ہڈی کی کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہی تمہاری بہائیونکا جنونمین سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور نسائی
نی مگر نسائی نی نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک جنونکی ہی اور لید خوراک اونکی جانورونکی ع ۸ وعن رویفع بن ثابت
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس ان
من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بریء رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے رویفع بن ثابت سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچہی میری پس
خبر دی لوگونکو یہہ کہ جسنی گرہ لگائی ڈاڑہی اپنی مین یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتہہ نجاست جانور کی یا ہڈی کی پس تحقیق محمد اوس سے بیزار ہین
روایت کی یہہ ابوداؤد نی ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کی اور دیکہی لوگونکو کرتی ہین گناہ

اور رسوم جاہلیت کی تو تغیر دینا اونکو ان بالونکی اور گرہ دینی ڈاڑہی کی کئی معنی ہین اکثر علماء تو یہہ کہتی ہین کہ ساتہہ تدبیر اور تکلف کی یعنی ساتہہ گرہ لگانی وغیرہ کی بالونکو گہونگروالی کری پس یہہ منع ہی کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہی کیونکہ ڈاڑہی کی سیدہی بال چہوڑنی رکہنی سنت ہین اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ وقت لڑائی کی ڈاڑہی مین گرہ دی لیتی تہی پس حکم کیا اوسکو چہوڑ دینی کا اسلیی کہ مشابہت عورتونکی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عادت اہل عجم کی تہی پس منع کیا اس سے کیونکہ تغیر خلقت الہی کی لازم آتی ہی اور لفظ وتر کی کئی معنی ہین یا تو ڈوری کی ہین کہ اوسمین اہل جاہلیت تعویذ اور منکی دفع نظر اور محافظت کی لیی آفات سی باندہ کر بچون اور گہوڑونکی گلی مین ڈالتی تہی آپ نی منع فرمایا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اونٹ ور مین گہنٹی یا گہونگرو باندہکر لٹکاتی تہی یا معنی یہہ ہین کہ چلّی کمان کی گہوڑونکی گلومین ڈالتی تہی تا نظر نہ لگی پس ان رسمونسی منع فرمایا اسلیی کہ مشابہت ہوتی ہی کافرون سی اور حضرتؐ اوس سی بیزار ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ ادنی امر کفار کی کرنی سی اگرچہ کبائر گناہ ہوستی نہو حضرتؐ بیزار ہوتی ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہنچین برتین تو کیا حال ہوگا

ع ح: وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ بِلِسَانِہٖ فَلْیَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْہُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہیی کہ طاق سلائیان لگاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کری پس چاہیی کہ لیوی ڈہیلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنی یہہ کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کہاوی کچہہ پس وہ چیز کو کہ نکالا خلال سی پس چاہیی کہ پہینکدے اوسکو اور جو نکالی ساتہہ زبان اپنی کی پس چاہیی کہ نگلجاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوی پاخانہ مین پس چاہیی کہ پردہ کری پس اگر نہ پاوی مگر یہہ کہ جمع کری تودہ ریت کا پس چاہیی کہ کری پیچہی اپنی اوس تودہ کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی شرمگاہ بنی آدم کی سی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہین گناہ روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ دارمی نی

ف طاق سلائیان لگاوی یعنی تین داہنی آنکہہ مین اور تین بائین آنکہہ مین صحیح تر یہی قول ہی اور حضرتؐ سی بہی یہہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرتؐ کی لیی سرمہ دانی تہی اوسمین سی سرمہ لگاتی تہی تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نی کہا ہی کہ تین داہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور بعضون نی کہا ہی کہ دو داہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور پہر ایک داہنی مین تا شروع بہی داہنی سی ہووی اور تمام بہی اوسی پر پس جو طاق لگاویگا اچہا کریگا اور جو نہ کریگا کچہہ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہے اور ڈہیلونکی مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنی یہہ کیا اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈہیلی لینی یا طاق لینی واجب نہین کم زیادتی مین اختیار رکہتا ہی لیکن طاق لینی البتہ مستحب ہین اور یہہ جو فرمایا کہ جو خلال سی نکالی تو پہینکدی اسلیی کہ اکثر تنکی سی خون نکل آتا ہی احتیاطا پہینکدے اور زبان سی جو نکالتا ہی اوسمین یہہ احتمال نہین اور آپ نی جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہہ حکم اوسی صورت مین ہے کہ یقین نہو نکلنی خون کا احتمال ہوا اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کی نکلی کا پس ہر طرحکا نکالا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اوسکا پہینکدینا اور پاخانہ کیوقت پردہ کرکر بیٹہی پردہ کی لیی کچہہ نہ پاوی تو تودہ ریت کا جمع کری اور پیٹہہ اوس طرف کرکر بیٹہی کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سی کہیلتا ہی یعنی لوگونکی دلونمین وسوسی ڈالتا ہی کہ اوسکا ستر دیکہین اور ہوا لگتی ہی اور اس سے چہینٹین بدن پر اوکپڑونپر

پڑتی ہین پس یہہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نہ کری تو گناہ نہین یعنی جب کوئی دیکھی نہین تو گناہ نہین احتیاط کرنا اسکا اچھا ہی اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضروری ہی پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پائجامہ بہری تو دیکھنی والو پر گناہ ہی ضرورت سی یہہ مراد ہی کہ پردہ نہ بہم پہنچی اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہی اور تو وہ پشت کیطرف کرنیکو اسلیے فرمایا کہ آگی کی ستر کا پردہ دامن وغیرہ سی بہی کر سکتا ہے بخلاف پیچہی کی کہ اودہر پردہ کرنا مشکل ہی ؛ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنی کی پہر نہاوی اوسمین یا وضو کری اوسمین یعنی عاقل سی بعید ہی کہ نہانی کی جگہہ پیشاب کری پہر وہین نہاے یا وضو کری اسلیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتی ہین اس سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نسائی نی مگر ترمذی نسائی نی نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ **ف** اکثر وسواس اسلیے پیدا ہوتی ہین کہ رہ جاتی نجس ہو جاتی ہی اور اوسپر پڑتا ہی پانی پس وسواس دلمین پیدا ہوتا ہی کہ آیا اوسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دلمین جم جاتا ہی پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اوسپر سی اچٹ کر نہ پڑتی ہون یعنی ریتل ہو یا اوسمین بدرو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بہی نہ رک رہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہین مکروہ ہی اوسمین پیشاب کرنا اور یہی اس حدیث مین تنزیہی ہی نہ تحریمی ؛ ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** اسلیے کہ سانپ بچہو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہنچاوی یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نی کہا ہی کہ وہان جنات رہتی ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نی پیشاب کیا تہا بیچ زمین حوران کی ایک سوراخ مین اونکو جنون نی مار ڈالا اور اوسمین یہہ شعر پڑہتی تہی **ع** نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ؛ ورمیناہ بسہمین فلم نخطئ فؤادہ ؛ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کی لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ؛ ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بچو تم سببون لعنت کی سی کہ تین چیزین ہین ایک یہہ کہ استنجا کرنا یعنی پائخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹ پر اور راہ مین اور نیچی سایہ کی روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نی **ف** سببون لعنت کی سی یعنی بسبب اس فعل بد کی گذرنی والی لعنت کرتی ہین یا لوگون کی منفعت اسنی فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتی ہین اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتی ہین یا بین داتین کرنیکو اور بعضون نی کہا ہی کہا گہاٹون کو کہتی ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتی بیٹہتی ہون اور اپنی جانور بٹہاتی ہون ؛ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پائخانہ کی کہ کہولنی والی ہون شرمگاہ اپنی دونوا اور باتین کرتی ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سی روایت کی یہہ احمد ابو داود و ابن ماجہ نی **ف** مردون اور عورتونکو حرام ہی کہ آپسمین پائخانہ پہرنی اسطرح بیٹہین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکہی اور باتین

اگر نہ بیٹھے ایسی حالت میں کلمہ دین یہہ ہر دو باتیں باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہیں یہاں لوگوں میں بہت آدمی بے احتیاطی کرتے ہیں غور
کریں اس حدیث میں کہ اسکا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنۃ میں لکہا ہی کہ پاخانہ پہرنے میں اور جماع کرنے میں ذکر اللہ زبان سے نہ کرے البتہ
دل کے ساتھ کرے ع وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الحشوش
محتضرة فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی زید بن ارقم
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ پاخانے ایسے حاضر ہونے شیاطین جن کی ہیں پس جس وقت کہ جاوے ایک تمہارا پاخانہ کو پس
چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کی ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف شیاطین جن
پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لیے ایذا پہنچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہاں ستر کہولکر بیٹہتا ہی اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور
پہلے اسکی روایت جو بیان ہوئی اس میں ہی اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار رکہتا ہی چاہے وہ پڑہے چاہے یہہ اور اولی یہہ
ہے کہ کبہی یہہ پڑہے اور کبہی وہ پڑہے یا دونوں جمع کرلے غ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر
ما بين اعين الجن وعورات بني آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله رواه الترمذي و
قال هذا حديث غريب واسناده ليس بقوي اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ
درمیان آنکہوں جن کی اور شرمگاہ بنی آدم کی جس وقت کہ داخل ہو ایک انمیں کا پاخانہ میں یہہ ہی کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہیں ہی قوی ف یعنی جس وقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہکر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہیں
دیکہہ سکتے اور ابن حجر نے لکہا ہی کہ سنت یہہ ہی کہ بسم اللہ پہلے پڑہے اعوذ مذکور سے اور اگر دونوں میں سے ایک چیز بہی پڑہیگا تو اصل سنت ادا ہو جاویگی
لیکن افضل یہی ہی کہ دونوں پڑہے اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہی ع وعن
عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانك رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي
اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی
یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکہی ہیں یا تو یہہ کہ حضرت ذکر زبان کا کسی حالت میں چہوڑتے
نہ تہے مگر نزدیک حاجت کے یعنی استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اسکے بخشش چاہتے یا یہہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام کرتا ہی کہ غذا اچہی ہو
اور بہتر خالص غذا باعث قوت ہوتی ہی اور فضلہ نکل جاتا ہی اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہی شکر اسکا بندہ سے نہیں ادا ہو سکتا پس اسلیے
بخشش چاہتے تہے کہ اے اللہ مجہسے تیری اس نعمت کا شکر نہیں ادا ہوا بخش اسکو اور بعضی مشائخ نے لکہا ہی کہ ذکر مناسب اسوقت کے یہہ ہی کہ خیال
کرے اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجہمیں نجاست بہری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہہ ہی کہ بعد لفظ غفرانک کے
یہہ دعا پڑہے الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني ح ح وعن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الارض ثم اتيته باناء آخر فتوضأ
رواه ابو داود وروى الدارمي والنسائي معناه اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے پاخانہ میں
لاتا میں انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چہاگل چمڑے کی کے پس استنجا کرتے پہر ملتے ہاتہہ اپنے زمین پر پہر لاتا میں انکے پاس برتن اور پس وضو کرتے
روایت کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب میں ایک برتن ہوتا ہی مثل پتہر کا چہوٹا سا مثل پیالہ

کی اسمین کہانا کہاتی ہین اور وضو بہی کرلیتی ہین اوسسے اور لفظ او کا شک راوی کی لیے ہی ابہریرہ سے نبچی کی راوی کو شک ہوگیا ہی کہ لفظ او یا کا کہا ابوہریرہ نی یا رکوۃ کا تنویع کی لیے ہی یعنی کبہی تور مین لانا کبہی رکوۃ مین اور ملتی ہاتہہ زمین پر یعنی زمین پر ملکر دہوتی تا بو بالکل جاتی رہی اور خوب پاک ہوجاوین پاخانہ سے اگر اسطرح دہونا ہاتون کا سنت ہی اور اور برتن مین پانی واسطی وضو کی اسلیے لاتی تہی کہ وضو بقیہ پانی استنجے کیسے درست نہ تہا یا اوس برتن سے نہ درست تہا بلکہ بقدر وضو کی پانی اوسمین نہ رہتا ہوگا اس لیے اور برتن مین بہر لاتی اور بعضون نی اس حدیث سے لیا سمجہا ہی کہ اگر وضو کی لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہے ع ح **وعن** الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حکم بن سفیان سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب کرچکتی وضو کرتی اور چہینٹا دیتی شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی تہوڑا سا پانی ستر کی جگہہ ازار پر چہڑک لیتی تہی دفع وسواس کی لیے یعنی تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہی حضرت پاک تہی وسواس سے یہہ بات تعلیم امت کی لیے تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکین گی اور تری پاوینگی تو وسواس قطرہ کا کرینگی اور پانی چہڑک لینگی اور تری پاوینگی تو قطرہ کا وہم نہ کرینگی بلکہ یہی جانینگی کہ وہی پانی چہڑکا ہوا ہی اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک نی لکہا ہی کہ سر پر چہڑکتی تہی تا قطرہ رک جاوی یا دفع وسواس کیلیے ع **وعن** امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا کہ تہا واسطی حضرت نبی صلعم کی پیالہ لکڑی کا نیچی چارپائی کی نکی پیشاب کرتی تہی اوسمین رات کو روایت کی یہہ ابوداود و نسائی نی **ف** رات کو بسبب سردی وغیرہ کی اوٹہنی مین حرج ہوتا تہا آرام کی لیے یہہ پیالہ رہتا تہا یہہ بہی تعلیم امت کی لیے تہا کہ اگر اسطرح کرینگی تو سردی مین آرام پاوینگی اور رات کو پاخانہ مین جاتی سی بچینگی وہ جگہہ شیاطین کی ہی اور ضرر انکا رات کو نسبت دن کی زیادہ ہوتا ہی از بسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بہت شفقت رکہتی تہی اس لیے یہہ بات سکہائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نا دانستہ پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سی پیگیا جب تلک کہ زندہ تہا اوسکی بدن سی خوشبو آتی تہی اور بعد اوسکی کئی پیڑہیون تک اوسکی اولاد مین بہی باقی رہی نبع ح **وعن** عمر قال رآنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر اور روایت ہی عمر رض سی کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کہڑی ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینی کہڑی ہوکر پیچہی اسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی کہا شیخ امام محی السنۃ نی رحمت کری اللہ انکو تحقیق صحیح ہوا ہے حذیفہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کیکی پاس پس پیشاب کیا کہڑی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی کہا گیا تہا یہہ بسبب عذر کی **ف** اتفاق رکہتی ہین علما کہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضی تحریمی کہتی ہین بعضی تنزیہی اور یہہ عادت ایام جاہلیت کی تہی بسبب اوسی عادت کی حضرت عمر رض نی بہی کیا ہو یا انکو کچہہ عذر ہوا ور حضرت نی جو کہڑی ہوکر کیا عذر تہا انکو بعضی کہتی ہین جگہہ بیٹہنی کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضی کہتی ہین پانو مین درد تہا بعضی کہتی ہین پیٹہہ مین درد تہا اس سبب سے بیٹہہ سکی کہڑی کہڑی کیا نبع ح

الفصل الثالث

عن عائشۃ رض قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا جو حدیث کری تمکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتی تہی کہڑی ہوکر پس سچا جانو اوسکو نہ تہی کہ پیشاب کرین مگر بیٹہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی **ف** تطبیق ان حدیث

کی ساتھہ حدیث حذیفہ کی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نی خبر اپنی علم کی دی کہ حضرت کو گھر مین کبھی کھڑی ہوکر پیشاب کرتی نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نی جو بیان کیا
وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کی اور نادر مانند معدوم کی ہی اور جو کہ بسبب عذر کی ہوتا ہی وہ مستثنی ہی ؛ ح ؛ **وعن**
زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيلَ اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلٰوةَ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی زید بن حارثہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق جبرئیل آئی اونکی پاس بیچ اول وحی کی کہ وحی کی گئی طرف
حضرت کی پھر سکھلایا اونکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئی وضو سی لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہہ احمد دارقطنی نی
ف جبرئیل آدمی کی صورت بنکر آئی تھی حضرت کی سامنی وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں اور بعد وضو کی چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھینٹا
شرمگاہ پر دیا یا ازار پر ستر کی جگہہ ع ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل پھر
کہا ای محمد جس وقت کہ وضو کر تو پس چھڑک لی پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسواس کی لیی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور
سنا مینی محمد کو یعنی بخاری کو کہتی تھی حسن بن علی ہاشمی روایت کرنیوالا اس حدیث کا منکر الحدیث ہی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّاُ بِهِ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا
بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ
سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کھڑی ہوئی حضرت عمر پیچھی حضرت کی لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی یہہ ای عمر پس کہا پانی
ہے کہ وضو کرو ساتھہ اسکی کہا کہ نہیں حکم کیا گیا مین جبکہ پیشاب کروں میں یہہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہہ سنت روایت کی یہہ ابو داود
ابن ماجہ نی **ف** یعنی حکم بطریق وجوب کے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفع بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کروں تو ہو جاوی یہہ کام
سنت موکدہ پس سنت سی یہاں سنت موکدہ مراد ہی ورنہ استنجا کرنا ساتھہ پانی کی اور ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہے بلا خلاف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتی تھی اور جو کلام بولتی تھی اللہ ہی کی حکم سی کرتی تھی اور بولتی تھی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کی مامور
بہا ہی یعنی حکم ہی اوسکی کرنیکا اگرچہ نہو فرض اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت اولی چیز کو واسطی تخفیف اور آسانی امت کی کبھی ترک کر دیتی تھی ع ح
وعن اَبِي اَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ قَالُوا
نَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ایوب اور جابر اور انس سے
تحقیق یہہ آیت جب نازل ہوئی بیچ اوسکی یعنی مسجد قبا کی مرد ہیں یعنی انصار ہیں سی دوست رکھتی ہیں یہہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا
ہے خوب پاکی کرنیوالونکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای گروہ انصار کی تحقیق اللہ تعالی نی تعریف کی ہی تمہاری بیچ طہارت کی پس کیا ہے
طہارت تمہاری عرض کیا اونہوں نی وضو کرتی ہیں ہم واسطی نماز کی اور غسل کرتی ہیں ہم جنابت سی یعنی جابسیہ اور مسلمان کرتی ہیں اور استنجا
کرتی ہیں ہم ساتھہ پانی کی یعنی بعد ڈھیلوں کی فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی انصار ڈھیلوں

اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہہ آیہ اوتری حضرت نے سبب اوسکا پوچھہ کر فرمایا وہ یہی ہے یعنی اللہ تعالی نے تمہاری تعریف
اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اوسکو وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّي لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ
بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہے
سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے مشرکوں میں سے اور وہ ہنستا تھا یعنی مسلمانوں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں صاحب تمہارے کو یعنی حضرت کو کہ سکھلاتے ہیں تمکو
ہر چیز یہاں تک کہ طرح پاخانہ کی بیٹھنے کی کہا میں نے ہاں یعنی یہہ جائے ہنسنے کی نہیں ہے حضرت از بسکہ ہمپر بہت شفیق ہیں از راہ عنایت کی ہمیں ہر چیز
بتاتے ہیں یہہ کہہ کر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کی بیان کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہہ کہ نہ قبلہ کیطرف موںہہ کر کر بیٹھیں ہم یعنی استنجے کی لیے اور نہ استنجا کریں
ہم ساتھہ داہنے ہاتھوں اپنے کے اور نہ کفایت کریں ہم تین پتھروں سے کم پر نہ ہو اونمیں نجاست یعنے جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہہ
مسلم نے اور احمد نے اور لفظ احمد کے ہیں وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ
قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اور روایت ہے
عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلے ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ہاتھہ میں ڈھال تھی پس رکھا اوسکو یعنی سامنے اپنے پھر بیٹھے
پس پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا بعضے مشرکوں نے دیکھو طرف انکی کہ پیشاب کرتے ہیں جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس سنا یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس فرمایا وائے ہے تجھکو کیا نہیں جانتا تو وہ چیز کہ پہونچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنی ایک شخص کو اونمیں سے عذاب پہونچا بسبب منع کرنیکے اچھی بات سے
تھے بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا اونکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اوسکو قینچیسے پس منع کیا انکو یار اونکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہہ
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے عبد الرحمن سے اونہوں نے ابوموسی سے ف بنی اسرائیل کی شریعت میں یہہ تھا کہ اگر نجاست بدنکو
لگتی تو دونا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑیکو لگتی تو دونا کپڑا کتر ڈالتے پس یہہ بات اونکی شریعت میں اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر میں خلاف عقل کی
معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمیں ضرر جان و مال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کی منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہہ حیا کی منع کرنیں بطریق اولی لائق عذاب
کے ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کرنے از راہ شریعت اور عقل کی دونوں کی اچھی ہے اور وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ
رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى اِنَّمَا
نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مروان اصفر سے
کہا دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا اونہوں نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کی پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ
بن عمر کی ہے کیا نہیں منع کیا گیا اس سے کہا ہاں نہیں بلکہ سوا اسکے نہیں کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ کے
کوئی چیز پردہ کرے تجھکو پس کچھہ نہیں مضائقہ روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف یہہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ میں دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ پہلے
مذکور ہو چکا ہے کہ یہہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کی فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کیطرف پشت کیے ہوئے پاخانہ پھرتے دیکھا تھا پس وہ محتمل ہے احتمالات کو چنانچہ
بیان ہو چکا اور پر ہو چکا ہے پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہے وہ اسکو دلیل پکڑنا صحیح نہیں اور علاوہ اسکے حضرت کی اکثر حدیثوں سے یہی معلوم ہوا کہ

یہہ حکم عام ہی خصیت یا جنگل کی نہین اسلئے امام اعظم صاحب کی نزدیک جنگل اور گہر برابر ہین ان باتون مین ع **وعن** انس قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتی پاخانہ سی کہتی سب تعریف واسطی اللہ کی کہ جسنی دور کی مجہسی ایذا یعنی پاخانہ اور عافیت دی
مجہکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اور بعضی روایت مین یہہ عبارت بہی آئی ہی الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی پس خیال کری ہر شخص کہ
یہہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگونکی تئین خیال بہی اسکا نہین گذرتا ع **وعن** ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل لنا فیہا رزقا فنہانا رسول
اللہ صلعم عن ذلک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلعم کی پاس کہا اونہون نی ای رسول خدا کی منع
کرو اپنی امت کو یہہ کہ استنجا کرین ساتہہ ہڈی کی یا لید کی یا کوئلی کی پس تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی واسطی ہماری بیچ ان چیزونکی رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ان باتون سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** ہڈی خوراک جنونکی ہی اور لید خوراک انکی جانورونکی اور کوئلی سی بہی فائدہ اوٹہاتی ہین یعنی پکاتی ہین
اور سینکتی ہین اور روشنی کرتی ہین اس لئی اسکو بہی رزق انکا کہا ع ح

باب السواک

یہہ باب ہی بیچ بیان مسواک کرنیکی **ف**
مسواک کرنی سنت ہی ساتہہ اتفاق علما کی خصوصا نزدیک وضو کی ہماری نزدیک اور وقت وضو اور نماز کی نزدیک شافعی کی اور پہلی نماز فجر اور ظہر کی بہت تاکید ہی
اسکی اور لکہا ہی علما نی کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین واقع ہوئی ہین اور فائدی مسواک کرنیکی لیی اور منہہ کی لیی بہت ہین اور مسواک کرنی مجلسین اسطرح کہ
رال ٹپکتی جاوی مکروہ ہی خصوصا نزدیک علما اور بزرگونکی اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب ہی اچہی ہی اور نزدیک وضو اور پڑہنی قران کی اور زردی دانتونکی اور
اور پہرہ بگڑنی مونہہ کی بسبب نیند یا چپ رہنی یا بہوک کی یا سبب کہانی چیز بدبو کی اور مانند انکی زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیی کہ درخت کڑوی ہی ہووی اور
کے بہتر ہی چنانچہ حدیثمین بہی آئی ہی اور موٹائی مسواک کی مانند چہنگلیا کی چاہیی اور بیچ درازگی کی مقدار ایک بالشت کی ہووی اور چاہیی اوپر چوڑائی دانتون کی مسواک
کری نہ لنبان پر کہ اس سی مسوڑہی چہلتی ہین اور چاہیی کہ وقت کلی کی کری اکثر علما یہی کہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ پہلی وضو سی کری اور اگر نہ ہووی کسیکی پاس مسواک
یا دانت ٹوٹی ہو دین ملی داہنی ہاتہہ کی انگلی سی اور کہا امام نووی نی مستحب ہی یہہ کہ مسواک کری ساتہہ پیلو کی لکڑی کی اور اگر مسواک کی نرم کرنیکو پتہر وغیرہ سی
تو صاف کری دانت ساتہہ سیخ کی کہ دور کری ہر گی مونہہ کی مثل موٹی اپنی کی اور انگلی کی اور مستحب ہی یہہ کہ شروع کری داہنی طرف سی ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم
بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوۃ متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر
البتہ حکم کرتا اونکو ساتہہ تاخیر کرنی عشا کی اور ساتہہ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کی روایت کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی اگر مجہی یہہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت پر
دشواری پڑیگی تو فرض کرتا مین اوپر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی کی اور فرض کرتا مین
مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کی یعنی نزدیک وضو ہر نماز کی پس تنبیہ حضرت کا اس سی یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بہت مستحب ہین اور بڑی فضیلت رکہتی ہین ع **و**
عن شریح بن ہانی قال سالت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم
اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ ساتہہ کسچیز کی تہی شروع کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتی اپنی گہر مین
کہا حضرت عائشہ نی شروع کرتی مسواک کرنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گہر مین جب حضرت تشریف لاتی تو پہلی مسواک کرتی یہہ بات بسبب لطافت مزاج
اشرف کی تہی یا شاید اسکا سبب بہت چپ رہنے کی مجلس مین اور کلام کرنیکی لوگونسی مونہہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوی اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کے

لیے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے اچھی طرح صحبت کریں ساتھ نہایت پاکیزگی کے حتیٰ کہ کلام کرنے کے لیے اور خلطہ ہونے کے لیے مسواک کر ڈالا کریں تاکہ کوئی بسبب تغیر
مونہہ کے ایذا نہ پاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں ادنیٰ اونکا یہہ ہے کہ یاد رکھیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کھانے میں ستر طرح
کی ضرریں ہیں ادنیٰ اونکا یہہ ہے کہ بھول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کے یا اللہ بچائیو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہے ہر شخص کو کہ داخل ہووے گھر
اپنے میں یہہ کہ ابتدا کرے ساتھ مسواک کے پس اس سے مونہہ میں خوشبو خوب آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گھر والوں سے ت ع **وعن** حذیفۃ
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام للتهجد من الليل يشوص فاه بالسواك متفق عليه
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑے ہوتے نماز تہجد کے لیے رات کو ملتے اور دھوتے مونہہ اپنا ساتھ مسواک کے روایت کی یہہ
بخاری و مسلم نے **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب وإعفاء
اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الأظفار وغسل البراجم ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء يعني الاستنجاء
قال الراوي ونسيت العاشرة إلا أن تكون المضمضة رواه مسلم وفي رواية الختان بدل إعفاء اللحية لم أجد
هذه الرواية في الصحيحين ولا في كتاب الحميدي ولكن ذكرها صاحب الجامع وكذا الخطابي في
معالم السنن عن أبي داود برواية عمار بن ياسر اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں
ہیں فطرت سے یعنی دین کی باتیں ایک تو کم کرنا لبونکا اور بڑہا دینا ڈاڑہی کا اور مسواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخونوں کا اور دہونا جگہہ جوڑوں
کیکا اور دور کرنی بال بغلوں کی اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتھ پانی کے کہا روایت کرنیوالے نے یعنی مصعب نے کہ بہلا دیا
گیا میں دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے بڑہانی ڈاڑہی کی یعنے بجاے اوسکے
یہہ بات مصابیح والے نے کہی اور مشکوۃ والا یہہ کہتا ہے کہ نہیں پایا میں نے اس روایت کو صحیحین میں یعنے بخاری مسلم میں اور نہ بیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہے
الصحیحین کی ولیکن ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب میں اور اسیطرح خطابی نے معالم السنن میں ابی داود سے ساتھ روایت عمار بن یاسر
کے **ف** دس چیزیں ہیں فطرۃ سے یعنے یہہ دس چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اکثر علما کے نزدیک معنی فطرۃ کے یہی ہیں اور
سوا اسکے اور اقوال بہی شرحوں میں نقل ہوئے ہیں واسطے خوف درازی کے اسی پر اکتفا کیا اور کم کرنا لبوں کا روایت مختار اسمیں یہہ ہے کہ لبیں کتروایا ہے کہ
اسطرح کترواوے کہ کنارہ اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور ایک روایت امام اعظم رح سے آئی ہے کہ لبیں مقدار بہوؤں کی چاہیں اور غازیوں کو زیادہ بہی رکہنے
جائز ہیں کہ باعث دہشت کی ہیں دشمنوں کی نظروں میں اور اسطرح کتروانا کہ اونکا نشان بہی نہ باقی رہے اور مونڈوانا اونکا مکروہ ہے اور بعضوں نے حرام لکہا ہے
اور بعضوں نے اسکو بہی سنت لکہا ہے اور ڈاڑہی بقدر ایک مٹہی کے دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بہی ہو تو جائز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے
نہ گذر جاوے اور منڈوانا اور پست کرنا ڈاڑہی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکوں کی ہے مانند انگریز اور ہنود کی اور وضع ہے اونکی کہ جنکو دین میں سے حصہ نہیں
کہ وہ گروہ قلندریہ ہیں اور چہوڑنا ڈاڑہی کا بقدر قبضہ کی واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ ثابت سنت سے ہوا ہے جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہیں
اور بال ڈاڑہی کے لینا نیچے سے یا چوڑائی میں سے کترواکر برابر کرنے جائز ہیں لیکن مختار یہہ ہے کہ نہ کترواوے دونوں میں سے کچہہ اور عورۃ کی اگر ڈاڑہی نکل آوے
اوسکو منڈوا ڈالنا مستحب ہے اور مسواک کرنی سنت ہے بالاتفاق اور داود نے واجب کہا ہے اور اسحاق نے یہہ بہی زیادہ کیا ہے کہ اگر اسکو قصداً
چہوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اوسکی اور ناک میں پانی دینا وضو میں سنت ہے اور غسل میں فرض اور یہی حکم کلی کا ہے جو آگے مذکور ہوگی اور ناخون کسیطرح
کتروائے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اعلیٰ یہہ ہے کہ اسطرح کترواوے اول داہنے ہاتہہ کی اونگلی شہادہ کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر اوسکے پاس کے اونگلی کا

پہر چہنگلیا کا پہر انگوٹہی کا پہر بائین ہاتہہ کی چہنگلیا کا پہر اوسکی پاس کی اونگلی کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر اونگلی شہادۃ کا بعد ہ انگوٹہی کا اور بعضون نی لکہا ہی
کہ داہنی ہاتہہ کی شہادت اونگلی سی شروع کر کر چہنگلیا تک پہنچی پہر بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سی شروع کر کر اوسکی انگوٹہی تک پہنچ کر داہنی ہاتہہ کی انگوٹہی پر ختم
کری اور پانو کی یون کتروا وی کہ داہنی پانو کی چہنگلیا سی شروع کری اور بائین پانو کی چہنگلیا پر ختم کری اور لکہا ہی علمانی کہ ناخون کتروانی جمیعہ
کو مستحب ہین اور بعضون نی دفن کرنا ناخون کا مستحب لکہا ہی اور اگر پہینک بہی دیوی کچہہ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہہ مکروہ
ہے اور براجم کہتی ہین اونگلیونکی گانٹہون کو اور اونکی اوپر کی پوست کو جو جنبش دار ہوتا ہی اوسمین میل اکثر جمع ہو جاتی ہی خصوصا جو لوگ کہ کاربار کرتی
ہین اونکی اونگلیان سخت ہو کر میل بہت جم جاتی ہی پس اونکی دہونیکی تاکید فرمائی اور بدنمین اور اعضا کہ اونمین گمان ہی میل جمع ہونیکا اونکی دہونیکا
بہی یہی حکم ہی مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند اوسکی اور نتف کہتی ہین بال اوکہیڑنی کو اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بغلونکی بالون کا مونڈنا سنت نہین اسلیے
اتہہ سی اوکہیڑنی سنت ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ اوکہیڑنا اونکا افضل ہی اوسکی لیی کہ قوی ہووی اوسپر یعنی متحمل اوسکی تکلیف کا ہوسکی اور مونڈنا اور
نوری سی دور کرنا اونکا بہی جائز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہین اور اوکہیڑنی اور نوری سی دور کرنی بہی
حکم رکہتی ہین اور قینچی سی کترنی مین سنت نہین ادا ہوتی اور پاخانہ کی جگہہ کی گرد جو بال ہوتی ہین اونکا دور کرنا بہی مستحب ہے اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ بال زیر ناف کی حضرت نورہ سی دور کرتی تہی واللہ اعلم اور عورت کو اوکہیڑنا اونکا اولی ہی کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورتونکو
نو حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اوکہیڑنی سی شہوت ضعیف ہو جاتی ہی اور مونڈنی سی قوی پس مناسب حال عورت کی وہ ہی اور مناسب حال
مرد کی یہہ اور بال زیر ناف کی مونڈنی اور بغلونکی بال اوکہیڑنی اور لبین لینی اور ناخون کتروانی چالیس دن کی اندر اندر ہی کر لیا کری اس سی زیادہ دیر ہونا
کہ مکروہ ہی اور معنی انتقاص الماء کی دو قسم آئی ہین ایک تو یہی جو راوی نی بیان کیی کہ استنجا کرنا پانی سی کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسری
یہ کہ کم کرتا پیشاب کا ساتہہ استعمال پانی کی یعنی استنجا کرنی سی قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجای انتقاص کے انتفاص آیا ہی ساتہہ فی کی اور
معجمہ اور صاد مہملہ کی معنی اوسکی یہہ ہین کہ چہڑکنا پانی کا ستر پر جیسیکہ اوپر حدیثو مین گذرا پس یہہ بہی دونو چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کی نزدیک
اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کی نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورۃ کو مکرمت یعنی اولی اور وہ اسلام کی علامتونسی ہی
اگر ایک شہر کی لوگ سبکی سب اسکو چہوڑ دین تو امام لڑی اونکی ساتہہ جیسیکہ حکم ہی اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنیکا بعضے کہتی ہین ساتوان دن ہی جیسیکہ
عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیک سات برس اور بعضونکی نزدیک نو برس اور بعضونکی نزدیک جب چاہی چاہی جب تک بالغ نہو جب چاہی کری خصوصا ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت
ہے اور ستر کا دکہلانا واجب ہے سنت کی ادا کرنیکی لیی ترک کرنا واجب کا بہتر نہین یعنی بعد بالغ ہونی کی ستر کا دکہلانا اب نہ جائز ہو جائیگا باب کر یگا تو واجب کے ترک ہو جائیگا ۱۴

الفصل الثانی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی و النسائی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی مسواک سبب پاکی کی ہے واسطی موتہہ کی اور سبب رضامندی کی ہی واسطی پروردگار کی روایت کی یہہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نی اور روایت کی بخاری نی بیچ صحیح اپنی کی بغیر سند کی وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی چار چیزین ہین طریقہ رسولون کی سی حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بدلی الحیاء کی الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہہ ترمذی نی ف چار چیزین طریقی رسولون کینی ہین یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیز انمین سی بعضی نبی نی نہین

سے ہی کی جیسیکہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نے نہین کیا اور مراد حیاسے یہہ ہی کہ باز رکہی نفس کو بری باتون سے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت
آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب و حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان
اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تہی اصحاب الرس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوئے
پیدا ہوئی تہی اور بعضون نے حضرت کی ختنہ مین اختلاف بہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کی آپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگاتی تہی ساتہہ مشک
کی اور ابن حجر نے لکہا ہی کہ نبی حسکی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین بیس سوسی زیادہ ہین ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتی رات کو اور نہ دنکو پس جاگتی مگر کہ مسواک کرتی پہلی وضو سی روایت کی یہہ
احمد اور ابوداود نے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی آرام فرماتی تہی وقت قیلولہ کی پس یہہ سنت ہی شب بیداری کی سبب آسان ہوتی
ہے جیسیکہ سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سوتی سی اوٹہہ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہی بسبب نیند کی موہنہ مین تغیر آجاتا ہی
اس سے بوبہہ صاف ہوجاتا ہی پہر احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لیی دوبارہ مسواک نہ کرتی ہون اسی پر اکتفا کرتی ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ وضو کی لیی دو
بارہ مسواک کرتی ہون وقت ارادہ وضو کی یا نزدیک کلی کرنی کی واللہ اعلم ع ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ
فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک تاکہ دہوؤن میں اسکو پس شروع کرتی مین ساتہہ اوسکی پس مسواک کرتی مین پہر دہوتی مین اوسکو اور
دیتی حضرت کو روایت کی یہہ ابوداود نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعد مسواک کرنیکی دہولینا اوسکا مستحب ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے یہہ کہ تین
بار کرے اور ہر بار پانی سی دہووے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دہونی سی پہلی موہنہ مین اسلیے پہیر لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی برکت
لین اور پہر اسلیے حضرت کو دیتی تہین کہ مسواک کرنی جو باقی رہی ہو وہ اسکو پورا کرلین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکی مسواک کرنی اوسکی رضامندی سی مکروہ نہین
ہی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سی برکت حاصل کرنی اچہی ہی ۔ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ
فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین خواب مین کہ کرتا ہون مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک اونمین بڑا تہا دوسری سی پس ارادہ کیا مینی دینی
مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطی میرے مقدم کر بڑے کو پس دیدی مینی مسواک بڑی کو اون دونومین سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے ف
اس سے بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑی کی دینی کو کہ افضل ہے چہوٹی سی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیر ذلک کی دینی
مین بہی پہل بڑی ہی کی کرے ۔ ح وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
نہین آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ چہیل ڈالون مین اگلی جانب موہنہ اپنی کی روایت کی یہہ احمد نے
ف یعنی بسبب تاکید کرنی جبرئیل کی کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی موہنہ چہلجانیکا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھہ نئی پانی کی درست زیادہ رکھتا ہون مین پس کچہہ خلاف نہین شرح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اوپر یعنی اس وضو مین روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا دو دو بار روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سی تحقیق اونہون نی وضو کیا بیچ مقاعد کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس کہا کیا نہ دکہلاؤن مین تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی کبہی ایک ایک بار دہوتی اور کبہی دو دو بار اور کبہی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتی تہی پس ایک ایک بار تو بیان جواز کی لیے دہوتی کہ یہہ ادنی درجہ ہی اور فرض ہی اسقدر سی اصل وضو مین ہوجاتا ہی اور اسیطرح دو دو بار بہی بیان جواز کی لیے دہوتی کہ وضو اسمین بہی ہوجاتا ہی اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہی اب زیادتی اوپر منع ہی اور بعضی حدیثون مین دہونا بعضی اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضی کا ایکبار بہی آیا ہی یہہ بیان جواز کی لیے ہی اور بعضونکی نزدیک ایکبار دہونا اعضاء وضو کا گناہ ہی واسطی ترک کرنی سنت مشہورہ کی لیکن صحیح یہہ ہی کہ گناہ نہین کیونکہ یہہ بہی حدیث مین آیا ہی اور یہہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک عضو اعضاء وضو سی تین تین بار دہویا بالظاہر مین اس سی یہہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بہی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ اونمین تفصیل اعضاء وضو کی دہونی نقل کیی ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہین اوپر کہ مسح سر کا ایکبار ہی کیا تہا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا پہری ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ جسوقت پہنچی ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نی وضو کرنی نزدیک نماز عصر کی پس وضو کیا اور وہ لوگ تہی جلدی کرنیوالی پہر پہنچی ہم طرف اونکی اور ایڑیان اونکی چمکتی تہین نہین پہنچا تہا اونکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای واسطی ایڑیونکی آگ سی پورا کرو وضو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جلدی کی معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ طلب جلدی کے چلنے مین اور پیچہی سی آگی بڑہ گئی نزدیک داخل ہونی وقت عصر کی پہلی وضو کرنیکی لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کی اور معنے لفظ ویل کی علمانی کئی طرح پر لکہی ہین کہا ابہری رح نی صحیح تر قول بیچ معنی اسکی وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نی حدیث ابی سعید سی کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین اور بعضون نی اسکی معنی شدت عذاب کی کہی ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ کا اور لہو کا دوزخ مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکی معنی ہلاک اور عذاب کی ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کری اسکو اصل پر یعنی ہلاک عظیم اور عذاب الیم ہی واسطی ایڑیون کی ایڑیون کی لیے خاص عذاب اس لیے فرمایا کہ وہ دہونی نہ گئی تہین اور بعضون نی یہہ معنے لکہے ہین کہ ایڑیون سی صاحب ایڑیون کی مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تہین اونکو یہہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اوسکے ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اگر مقدار ایک ناخن کی خشک رہ جاوی تو وضو درست نہین ہوتا اور یہہ حدیث مرسل ہی اوپر کہ دہونا پانو کا وضو

مین فرض ہی کہ اوسکی ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سی کہ
لائق اعتبار کی ہو ثابت نہین ہوا اور جسنی کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سی مانند حضرت علی اور حضرت عثمان اور
عبد اللہ بن زید کی کہ اونکو حاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی ہین اور مانند جابر اور ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور سوا
انکی رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت دہویا ہی کرتی تہی پانو مبارک وقت وضو کی اگر موزہ نہ پہنی ہوتی تہی اور حدیثین ان گنت کہ
مرتبہ تواتر کو پہنچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہہ وعید اوپر ترک اوسکی حدیثون بیشمار مین وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رض سی منقول
ہے کہ صحابہ مسح پانو پر کیا کرتی تہی یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور وعید فرمائی اوسکی ترک پر پس چہوڑ دیا انہون
نی مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نی عبد الملک بن سلیمان سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی عطا خراسانی کو کہ بڑی تابعین سے ہین
آیا خبر پہنچی ہی تجکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسح کرتی تہی قدمون اپنی پر کہا اونہون نی نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہہ
ہے کہ کتاب اللہ مین یہہ حکم مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ حد شہرت اور تواتر کو پہنچی
ہے اوسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہہ ہی پس شیعونکی مذہب مین کہ پانو کو مسح کرتی ہین محض غلطی اور برا کرتی ہین ؛ ع ح ؛ **و**

عن الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا پہر مسح کیا اوپر بالون
پیشانی اپنی کی اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بیچ مقدار مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہی علما مین امام مالک کی مذہب مین سارے
سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کی مذہب مین مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض
ہے اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتی ہین چوتہائی حصہ سر کو آگی کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت اوپر مسح ناصیہ کی کفایت نہ
کرتی اور اگر اس سی کم کا فرض ہوتا تو کبہی بیان جواز کی لیے وہ بہی کرتی پس معلوم ہوا کہ فرض اسیقدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی شارحین نے
بیان کیے ہین کہ جب حضرت چوتہائی سر کا مسح کہ فرض تہا ادا کر چکی تو واسطی کامل کرنیکی اور ادای سنت کی کہ وہ مسح ساری سر کا ہی بجای مسح بقیہ
سر کی پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ احتمال رکہتا ہی کہ حضرت نی مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی پس راوی نی گمان کیا
مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کی جیسیکہ موزی پر کرتی ہین درست نہین تینون اماموں کی نزدیک مطلق مگر امام احمد کی نزدیک درست
ہے بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نی ڈہانک لیا ہو جیسیکہ حکم موزہ کا ہی ؛ ح ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی شروع کرنا داہنی طرف سی جبتک ہو سکتا بیچ ساری کامون اپنی کی
بیچ طہارت اپنی کی اور کنگہی کرنی اپنی کی اور پاپوش پہننی اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور
محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی مین داہنی طرف سی شروع کرنا دوست رکہتی تہی یعنی وضو مین دایان ہاتہہ اور دایان پانو پہلی دہوتی اور بایان
پیچہی اور نہانی مین داہنی جانب پہلی دہوتی پہر بائین اور یہہ تین چیزین بطریق تمثیل کی بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کی اور زینت
کی سی ہین سب اسمین داخل ہین یعنی انکو بہی داہنی طرف سی شروع کرتی جیسیکہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک
کرنی اور پاخانہ سی نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخون کتروانی اور بال بغل اور لبون کی تروانی اور سر مونڈوانا اور بال زیر ناف کی لینی اور مصافحہ کرنا اور کہانا

اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزیں کہ لائق بزرگی کرنیکی نہیں ہیں انکو بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسیکہ پاخانہ میں جانا اور بازار میں جانا اور گناہ کی جگہہ میں جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک سنکنی اور تہوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اوتارنے اور جوتی اوتارنی اور مانند انکی اور حقیقت میں ان چیزوں کی بائیں طرف سے شروع کرنیمیں تکریم دائیں طرف ہے کی لازم آتی ہے مثلا مسجد سے بایاں پانو پہلے نکالا تو تکریم دائیں پانوکی کی اوسکو بزرگ جگہہ میں باقی رکہا اسپر اور چیزونکو قیاس کرلے پس یہہ سب بسبب شرف اور بزرگی دائیں طرف کی ہے اسیلیے فرشتہ دائیں ہاتہہ کا شرف رکہتا ہے بائیں ہاتہہ والے پر اور ہمسایہ دائیں طرف کا مقدم ہے بائیں طرف کی ہمسایہ پر رح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بایامنکم رواہ احمد وابوداود

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتہہ داہنی طرف اپنی کی روایت کی یہہ احمد و ابوداود نے

وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد وابوداود عن ابی ہریرۃ والدارمی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ وزادوا فی اولہ لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ

اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اوس شخص کی کہ نہیں یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی جسنے اپنے وضو میں اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اونہے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کی کہ نہیں نماز واسطے اوس شخص کی کہ نہیں وضو واسطے اسکے

ف امام احمد کی نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدا ء وضو میں واجب ہے اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہے یا مستحب اور سلف سے یہہ الفاظ کہنی منقول ہیں سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ افضل ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ کے پڑہنی کی اور مشہور یہہ الفاظ ہیں بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہے صواب یوں ہے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛ رح ع

وعن لقیط بن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع

اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیونکی اور خوب پہنچا پانی ناک میں مگر یہہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول انکی بین الاصابع

ف خبر دو وضو سے یعنی کمال وضو کا تعلیم فرماے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہوں فرمایا پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتیں اوسکی اچہی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتہہ اور پانو کی انگلیوں کا سنت ہے امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کی نزدیک اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ انگلیاں بسبب خلقت کی آپس سے جدا اور کشادہ ہوں اور اگر آپسمیں ملی ہوں اسطرح کہ پانی بے تکلف اونمیں نہیں پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہے اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ دائیں ہاتہہ کی ہتیلی بائیں ہاتہہ کی پشت پر رکہہ کر انگلیاں دائیں ہاتہہ کی انگلیون بائیں ہاتہہ کی میں ڈالے کہ اولے یونہی ہے اور پانو کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتہہ کی چہنگلیا سے کرے اسطرح کہ اوسکو دائیں پانو کی چہنگلیا کی نیچے سے داخل کرکر خلال شروع کرے ہر انگلی میں یونہی کرتا جاوے حتی کہ دوسرے پانو کی چہنگلیا تک پہنچے اور حد ناک میں پانی دینے کی یہہ ہے کہ پانی نرمہ ناک تک پہنچے اور مبالغہ اوسکا یہہ ہے کہ وہان سے آگے گذر جاوے پس یہہ مبالغہ اگر روزہ سے نہو وے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی دینا امام اعظم رح کی نزدیک وضو میں سنت ہے

وغسل مین فرض اور امام شافعی کی نزدیک دونون سنت ہین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری تو پس خلال کر درمیان انگلیون ہاتھون اپنی کی اور پانوؤن کے روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** خلال ہاتھون کا بعد دھونی ہاتھون کی کری اور خلال پانو کا بعد دھونی انکی افضل یونہی ہی ۱۲ ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی تہی یعنی خلال کرتی انگلیان پانوؤن کی ساتھہ چھنگلیا اپنی کی یعنی بائین چھنگلیا سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** معنی یدلک کے یہہ ہین کہ خلال کرتی تہی جیسیکہ روایت احمد مین لفظ یخلل کا آیا ہی پس یہہ دلیل ہی اسکی کہ بائین چھنگلیا سی خلال پانو کی مستحب ہے یا معنی یدلک کی یہہ ہین کہ پہیرتی تہی چھنگلیا انگلیون پانو کی پر اس صورت مین یہہ دلیل ہووےگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہے ۱۲ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وضو کرتی لیتی ایک چلو پانی سے پہر داخل کرتی اوسکو نیچی ٹہوڑی اپنی کی پس خلال کرتی ساتہہ اوسکی ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح حکم کیا مجکو پروردگار میری نی یعنی ساتھ وحی خفی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ خلال مستحب ہے بعد دھونی موںہہ کی کری اور طور اوسکا یہہ ہی کہ انگلیان ڈاڑہی کی نیچی داخل کرکر اور اوپر کو نکالی ۱۲ ع وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خلال کرتی ڈاڑہی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی حیہ سی کہا دیکہا مینی حضرت علی رضہ کو کہ وضو کیا پس دہوئی دونون ہاتہہ اپنی یہانتک کہ پاک کیا انکو پہر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دہویا موںہہ اپنا تین بار اور دونون ہاتہہ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنی کو ایکبار پہر دہوئی دونون پانو اپنی ٹخنی تک پہر کہڑی ہوئی پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنی کا اور پیا اوسکو کہڑی کہڑی پہر کہا حضرت علی نی دوست رکہا مینی یہہ کہ دکہلاؤن تمکو کسطرح تہا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** وضو کی پانی مین برکت آجاتی ہی اسلیی اوسکو پیا اور یہہ پانی کہڑی ہوکر پینا بہی جائز ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد خیر سی کہا ہم تہی بیٹہی ہوئی دیکہتی طرف حضرت علی رضہ کی جسوقت کہ وضو کرتی تہی پس داخل کیا ہاتہہ اپنا داہنا باسن مین پس بہر الیا موںہہ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور سنکی ناک ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی کیا یہہ تین بار پہر کہا جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیکہی طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہہ ہی وضو حضرت کا یعنی مانند وضو انکی

روایت کی یہہ دارمی نی ف مقصود راوی کو یہان یہہ تہا کہ کیفیت کلی اور ناک مین پانی دینی اور ناک سنکنی کی بیان کری اور باقی وضو معلوم تہا اس لیے نہ بیان کیا ۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی کیا یہہ تین بار روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف کیا یہہ یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اسمین دو احتمال ہین یا یہہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی تین بار اسیطرح کیا یا یہہ کہ تین کلیان تین چلو سی کین پہر اسیطرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات کی ہین اور ایک احتمال اسمین اور بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ دونو چیزین ایک سے ایک تہہ سی کین دو سلسلہ تہہ نہ لگایا اور اسیطرح یہہ احتیالات اوپر کی حدیث مین بہی ہین ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی تحقیق نبی صلعم نی مسح کیا سر اپنی کا اور دونون کانون اپنی کا اندر اونکی ساتہہ دونو انگلیون شہادت کی اور اوپر اونکی ساتہہ انگوٹہون اپنی کی روایت کی یہہ نسائی نی وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سی یہہ کہ اون نی دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی کہا پس مسح کیا حضرت نی سر اپنی کا جو کچہہ کہ اگلی جانب ہے اوس سے اور جو پچہلی جانب ہے اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایکبار اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق انہون نی وضو کرنی مین داخل کین دونو انگلیان اپنی بیچ دونو سوراخون کانون اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نی دوسری ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کیی گئی ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علے عام کہتی ہین یعنی مسح کیا ساتہہ پانی سر کی یعنی جو پانی کہ مسح سر کی لیی لیا تہا اوس سے انکو بہی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہی اور صدغ کہتی ہین اوس جگہہ کو کہ درمیان کان اور آنکہہ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہہ لٹکتی رہتے ہین اونکو بہی صدغ کہتی ہین کذا فی القاموس اور ابن الملک نی کہا ہی کہ صدغ اون بالونکو کہتی ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کی ہین دونو طرف سر کی پس یہہ معنی مناسب ہین مذہب حنفیہ کی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تین بار مسح کرنیکی کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علماء تو یہی کہتی ہین کہ ایک بار ہی مسح کری چنانچہ تینون اماموں کا مذہب یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہہ ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیتا جاوی سنت ہی اور اکثر علماء بہی اسپر ہین مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہین اور ابوداود نی کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمان سی کہ صحیح ہین وہ دلالت کہتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نی کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ساتہہ نئی پانیون کی بدعت ہی لیکن ہدایہ مین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سی مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سے ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی تحقیق اون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتہہ پانی کی کہ نہ تہا بچا ہوا ہاتہون سی یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ مسلم نی لیکن ساتہہ زیادتی کی کہ اوسمین اور اعضاء وضو کی دہونی کا بہی ذکر ہی ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتہہ دہو چکا اور تری اوسکی جو باقی رہی اوس سے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تہا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تراوت سی مسح درست نہین اور ایک حدیث بہی اس باب مین نقل کرتی ہین ابن مسعود سی اور اس حدیث مین بہی ساتہہ روایت ابن اسمعیل نقل کیا ہی بار غیر من فضل یدیہ کہ لفظ غیر ساتہہ ب کی ہی یعنی مسح کیا ساتہہ

پانی کی کہ باقی رہا تہا ہاتہہ مین بعد دہونی کی لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لی اور جائز یہہ بہی ہو کہ ہاتہہ
کی باقی رہی ہوئی پانی سی مسح کرلی ح **وعن** ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح
الماقین وقال الاذنان من الراس رواہ ابن ماجۃ وابو داود والترمذی وذکرا قال حماد لا ادری الاذنان من
الراس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا ہم
حضرت ملتی آنکہون کی کونونکو اور کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین روایت کی یہہ ابن ماجہ اور ابو داؤد اور ترمذی نی اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہ کہا
حماد نی نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ماق کہتی ہین اوس گوشہ چشم کو کہ
ناک کیطرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نی لکہا ہی کہ دونون طرف کی گوشہ چشم کو کہتی ہین پس اولی یہی ہی کہ دونو کونونکو ملی مونہہ دہوتی وقت
انکو ملنا مستحب ہے تا چیپڑ وغیرہ چہوٹ جاوی اور یہہ جو کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین اس سی دو حکم نکلتی ہین ایک تو یہہ کہ کانونکو سر کی ساتہہ مسح کری کرکے
اور دوسرے یہہ کہ سر کی مسح کی لیی کہ پانی لیا ہی اوس سی کانونکو بہی مسح کری نیا پانی نہ لی پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا
حکم کہ مسح کانون کا سر کی پانی بچی ہوئی سی کری مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا ہی اور یہہ حکم اکثر حدیثون سی ثابت ہوتا ہی اور شافعی کی
نزدیک نئی پانی سی مسح کری چنانچہ ایک حدیث بہی اس بات مین وارد ہوئی ہی معلوم ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سی سر اور کانونکو حضرت مسح کرتی
ہونگی اور کبہی کہ ہاتہہ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتی ہونگی واللہ اعلم بح ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء
فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابوداود معناہ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اون نی اپنی دادا سی کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہتا تہا کیفیت وضو کی
پس دکہلایا اوسکو دہونا اعضاء وضو کا تین بار پہر فرمایا اسطرح سی ہی وضو یعنی وضو کامل پہر جو شخص کہ زیادہ کری اسپر پس تحقیق برا کیا اور تعدی کی
اور ظلم کیا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابو داؤد نی معنی اسکی **ف** برا کیا کیونکہ سنت کو چہوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کی حد سے
بڑہ گیا بسبب بے ادبی کی اور ظلم کیا اپنی نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ع **وعن** عبد اللہ بن المغفل انہ سمع ابنہ
یقول اللھم انی اسالک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من
النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم
یعتدون فی الطھور والدعاء رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی یہہ کہ اونہون نی سنا بیٹی اپنی کو کہ کہتا تہا
یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی محل سفید داہنی طرف جنت کی کہا ای بیٹی میری مانگ اللہ سی بہشت اور پناہ پکڑ ساتہہ اوسکی آگ سی یعنی یہہ تحکم اور
اور فضول کلام کیا ہی کہ جای معین اور بہشت خاص کی بہشت سی مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرین گی طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف**
زیادتی طہارت مین یہہ ہی کہ تین بار سی زیادہ اعضاء دہووی اور پانی زیادہ خرچ کری اور دہونی مین نہایت مبالغہ کری کہ حد وسواس کو پہنچی اور زیادتی
دعا مین یہہ ہی کہ بے ادبی کری اور قیدین لگادی مطلب مانگنی مین یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سی سوال کری ح **وعن**
ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولھان فاتقوا وسواس

الماء رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وليس إسناده بالقوي عند أهل الحديث لأنا لا نعلم أحدا أسنده غير خارجة وهو ليس بالقوي عند أصحابنا اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے وضو کی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کی سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کی اسواسطے کہ ہم نہیں جانتے کسیکو کہ سند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کی کہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہیں قوی نزدیک یاروں ہمارے کی یعنی محدثین کی **ف** ولہان کی معنی ہیں جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہہ نام اس شیطان کا اسلیے ہے کہ لوگوں کی دلوں میں وسوسے ڈال کر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہی اسی وہم میں رہتے ہیں کہ اس عضو پر پانی پہنچا ہی یا نہیں ایکبار دہویا یا دوبار پس بچو وسواس پانی کسے یعنی اس طرح کی وسواس پانی کی استعمال کرنے میں آویں تو دفع کرو تا سنت کی حد سے نہ نکل جاؤ ۔ ع

وعن معاذ بن جبل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے مونہہ اپنا ساتھہ کونے کپڑے اپنے کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** ساتھہ کپڑے اپنے کی یعنی چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز میں لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بہی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضاء وضو کا منیۃ المصلی اور بعضی کتابوں حنفیہ میں لکھا ہی اگر بقصد تکبر کی نہو مکروہ نہیں اور اگر بقصد تکبر کی ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی میں نہ پونچھنا سنت ہی وضو والی کو بہی اور غسل والی کو بہی دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت میمونہ نے لائیں حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کی آپ نے اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ جھٹکاتے تھے پانی ساتھہ ہاتھہ اپنے کی اوسکا جواب یہ ہی علماء دیتے ہیں کہ ممکن ہی کہ یہہ بات بسبب کسی عذر کی ہوئی ہو ۔ ع ح

وعن عائشة قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها أعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس بالقائم أبو معاذ الراوي ضعيف عند أهل الحديث اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہا تہا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا پونچھتے تہے ساتھہ اوسکی اعضاء اپنے پیچھے وضو کی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی **ف** اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی ہی اور اجازت دی ہی بیچ پونچھنے بعد وضو کی ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونہوں نے کہا دلیل انکی ہیں اور یہہ بات اونہوں نے اپنی دلسے نکالی ہی پس یہہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اور بعض علماء نے اسکا یہہ جواب دیا ہی کہ یہہ کہنا انہارا کہ اونہوں نے اپنی دلسے یہہ بات نکالی ہی صحیح نہیں تھی یہہ کہنا اپنی دلسے نکالا ہی کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی اپنی دلسے کچہہ نکال لیں بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچہہ اصل ہی اور علاوہ اسکی عمل کرنا ساتھہ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنے سے ساتھہ رای کی اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ثابت بن أبي صفية قال قلت لأبي جعفر هو محمد الباقر حدثك جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة ومرتين مرتين وثلاثا ثلاثا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی ثابت بن صفیہ سے کہا کہا میں نے واسطے باپ جعفر صادق کی کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایکبار یعنے کبہی اور دو دو بار یعنی کبہی اور تین تین بار یعنی کبہی فرمایا ہاں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حضرت امام محمد باقر بڑے فقہاء مدینہ مطہرہ کے سے ہیں اور بڑے محدث تہے روایت کرتے ہیں اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سے اور اور صحابہ سے اور جابر بن عبد اللہ الصحابی

پاس اسد ورخصت ہوتے رکہتی درانسی بہت حدیثین سنتی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کو اشارہ کیا تہا انکی تعظیم کی لیے کہ ایک
شخص اولاد میری سے تیری پاس آکر علم سیکھے گا چنانچہ یہہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر اندہی تہی بسبب کبرسن کی پوچہتی کہ تو کون ہی ملہ یہہ
فرمائی کہ مین ہون محمد بن علی پس جابر کہتی مرحبا یا ابن رسول اللہ وولد سبطیہ ریحانیہ پہر اتہہ اپنا امام باقر کی گریبان مین ڈالتی اور گردن اور
بغل و سینہ پر پہیرتی اور بوسی اخلاص و عقیدت کی بیچ داغ ان محبت کی سونگہتی اور کہتی کہ پوچہہ مجہسی جو چاہتی جو چاہو حدیثون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی کہ ہر باب مین ان سی بہت حدیثین یاد رکہتا ہون پس ثابت نے امام محمد باقر سی پوچہا کہ کیا تمکو حدیث کہی ہی جابر نے یہہ عادت
محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کی آگی کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہنچاتا ہی حضرت تک اور شیخ چپکا سنتا ہی اخیر کو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم لیہ
یہہ ایک طرق روایت سی ہی اور ہی یہہ منزلہ کہنی شیخ کی حدثنی فلان آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہی نج ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ**
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار یعنی اعضاء وضو کی دو دو بار دہوئی اور فرمایا یہہ نور ہی اوپر نور کی **ف** یعنی ایکبار دہونی سی فرض
ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دہونی سی سنت ادا ہوئی یہہ نور پر نور ہوا ۳ ع ۵ **وَعَنْ عُثْمَانَ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ
الثَّانِيْ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عثمان رضی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ ہی وضو میرا اور
وضو نبیون کا پہلی مجہسی اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہہ دونو حدیثین رزین نے اور نووی نے ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم مین **ف** حضرت
ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کرنی انبیا کی جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتی ہین یعنی عام کی بعد خاص انکا ذکر کیا اس لیے کہ یہہ طہارت نظافت بہت کرتی تہی ۶ ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ
مَا لَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی واسطی ہر نماز کی یعنی فرض کی اور تہا ایک ہم مین سی
کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تلک نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہہ دارمی نے **ف** حضرت کو ہر نماز کی لیے نیا وضو کرنا پہلی واجب تہا پہر منسوخ ہو جیسا کہ
حدیث مابعد سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت اولی اور عزیمت سمجہہ کر ہر نماز کی لیے نیا وضو کرتی تہی ۷ ع ۵ **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى**
بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ
طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن یحیی
بن حبان سی کہا کہ کہا مینی واسطی عبید اللہ بیٹی عبد اللہ بیٹی عمر کی کہ خبر دی وضو عبد اللہ بیٹی عمر کی سی واسطی ہر نماز کی با وضو ہون یا بیوضو کس سی
لیا ہی یہہ پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹی خطاب کی نے یہہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹی حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کی ہین حدیث
کی اسکو یہہ کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئی ساتہہ وضو کی واسطی ہر نماز کی با وضو ہون یا بیوضو ہون پس جبکہ مشکل ہوا یہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئی ساتہہ مسواک کی نزدیک ہر نماز کی اور موقوف کیا گیا ان سی وضو کرنا یعنی واجب نرہا ہر نماز کی لیے مگر بوقت بیوضو

ہونیکی کہا عبید اللہ نی بس تہی عبد اللہ گمان کرتی یہہ کہ مجکو ہی قوت اسپر پس کیا اسکو ہمیشہ تک کہ وفات ہوئی روایت کی یہہ احمد نی **ف** لفظ غسیل
کی معنی ہین نہلایا گیا یہہ صفت ہی حنظلہ کی حنظلہ غسیل اسلیے کہتی ہین کہ ملائکہ نی اونکو بعد انتقال کی نہلایا تہا عروہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
صلعم نی حنظلہ کی جورو سی پوچہا کہ کیا تہا حال اوسکا یعنے جسوقت گہر سی نکلا تو کیا کام کر رہا تہا گہر مین کہا اوسنی کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سر کی
دہولی تہی یعنی نہائی ہین پس جب سنی اوسنی آواز یعنی جہاد کی لیے بلانی کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن احد کی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ دیکہا مینی
ملائکہ کو کہ نہلاتی تہی اوسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین تنبیہ ہی اوپر بزرگی مسواک کی کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ قائم مقام وضو واجب کے
کے گئی آور پس تہی عبد اللہ گمان کرتی یہہ کہ مجکو بہی قوت یعنی اونہون نی اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہی اوسکی لیے کہ قوت
اوسکی رہی اور وہ قوۃ اسکی رکہتی تہی لہذا اسلیے اس امر کو چہوڑا نہین تا دم مرگ ع ح **وعن** عَبْدِ اللهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ
عَلٰى نَهَرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلعم گذری سعد پر اور وہ وضو کرتی تہی یعنی اور اسراف کرتی
تہی اوسمین پس فرمایا کہ کیا ہی یہہ اسراف ای سعد کہا سعد نی کیا وضو مین بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو نہر جاری پر . روایت کی یہہ احمد و ابن ماجہ نی
ف نہر جاری پر اسراف اسلیے ہوتا ہی کہ حد شرعی سی تجاوز کرنی مین وقت اور عمر لوہنی ضائع ہوتی ہین وہ اسراف ہوا اور طیبی نی یہہ معنی کہی ہین
کہ اسمین مبالغہ منظور ہی کہ جس چیز مین اسراف نہین متصور ہی اوسمین اسراف ہوا تو اور جائی اسراف کا کیا حال ہی ؛ ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ
مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ
اللهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سی کہ نقل کیا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسنی وضو
کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنی گناہون سی اور جسنی وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضاء وضو کو **ف** یعنی جو اعضا
دہوئی اوسکی گناہ صغیرہ دور ہوئی اور باقی اعضا کی یونہی رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہی نہ واجب ع ح **و**
عن اَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ اِصْبَعِهِ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتی وضو نماز کا ہلاتی انگوٹہی اپنی بیچ انگلی اپنی کی روایت کین یہہ دونون
حدیثین دارقطنی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی فقط دوسری **ف** جب انگوٹہی ڈہیلی ہو اور گمان ہو وی پانی پہنچنی کا نیچی اوسکی تو ہلا لینا اوسکا
سنت ہی اور اگر جانی کہ انگوٹہی تنگ ہی بغیر ہلانی کی پانی اوسکی نیچی نہین پہنچیگا تو واجب ہی ہلا لینا اوسکا ؛ ع ؛

باب الغسل

باب ہے بیچ بیان غسل کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ
بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیٹہی ایک تمہارا درمیان عورۃ کی چار شاخون کی پہر کوشش کری یعنی صحبت کری پس
تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد چار شاخون سی دو ہاتہہ اور دونون پاؤن عورت کی ہین یا مراد چار
شاخون سی ہین دونون پاؤن اوسکی اور دونون طرفین فرج کی حاصل یہہ کہ جماع کی لیے بیٹہا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنی سر ذکر کی
انزال ہو وی یا نہ ہو وی یہی مذہب ہے خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اماموں کا ح ع **وعن**
اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ

محی السنۃ رحمہ اللہ ہذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ پانی پانی سی یعنی غسل کرنا لازم آتا ہی منی کی نکلنی سی روایت کی یہہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اوسکو اللہ یہہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سوا اسکی نہین کہ پانی پانی سی بیچ احتلام کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور نہین پایا مینے اسکو صحیحین مین **ف** بموجب اس حدیث کی بغیر انزال کی غسل نہین واجب ہوتا ہی پس ویر کی حدیثین اور آیتین تعارض لازم آیا اوس تعارض کے دفع کی لیے مصنف نے قول محی السنۃ کا نقل کیا کہ یہہ منسوخ ہی یعنی ساتہہ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہہ رخصت اول اسلام مین تہی پہر نہی کی گئی اوس سی اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہہ ابتداء اسلام مین تہی پہر منسوخ ہو لی اور حکم ہوا کہ سبب ستر مرد کا عورت کی ستر مین گیا اور دونو ختنے ملے غسل واجب ہوا اور انزال ہووی یا نہ ہووی اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہہ احتلام کی حق مین فرمایا ہی کہ بمجرد خواب دیکہنے کی نہانا واجب نہین ہوتا جب تلک کہ بعد اوٹہنی کی منی نہ دیکہی اس صورت مین اسکو منسوخ کہنی کی حاجت نہین اور شیخ نے کہا کہ یہہ حدیث مطلق ہی خواہ احتلام ہو خواہ غیر احتلام کے لیکن یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ح

وعن ام سلمۃ قالت قالت ام سلیم یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فہل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ وجہہا وقالت یا رسول اللہ او تحتلم المرأۃ قال نعم تربت یمینک فبم یشبہہا ولدہا متفق علیہ وزاد مسلم بروایۃ ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایہما علا او سبق یکون منہ الشبہ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ کہا ام سلیم نے ای رسول خدا کی تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سی پس آیا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب مین دیکہی مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکہی پانی یعنی منی پس ڈہانک لیا ام سلمہ نے مونہہ اپنا یعنی بسبب شرم کی اور کہا ای رسول خدا کی کیا محتلم ہوتی ہی عورت یعنی اوسکی بہی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اوس سے مانند مرد کی فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہووے ہاتہہ تیرا پس ساتہہ کس سبب کے مشابہ ہوتا ہی اوسکی بچہ اوسکا یعنی وقت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کی کہ تحقیق منی مرد کی گاڑہی ہوتی ہی سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونو مین غالب ہو یا سبقت کری ہوتی ہی اوس سی مشابہت یعنی بچہ مشابہہ اوسکی ہوتا ہی **ف** اللہ نہین حیا کرتا حق سی یعنی منع فرماتا ہی حیا کرنی سی بیچ پوچہنی حق کی ام سلیم نے اپنی سوال کرنی کی یہہ تمہید اور عذر کیا بعد اوسکی سوال کیا اور جبکہ دیکہی منی اپنی بدن یا کپڑی مین بعد جاگنی کی ویسی حکم منی کا ہی ہماری نزدیک یعنی سوتی سی اوٹہہ کر دیکہنے لگی تو بہی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ ہو اور ہاتہہ تیرا یہہ کنایہ ہی شدت فقر سی پس یہہ بد دعا ہی لیکن یہان معنی حقیقی اسکی مراد نہین یہہ کلمہ زبان زد عرب کی ہی کہ وقت تعجب کے بولتی ہین حاصل یہہ کہ عجب ہے مجہکو ام سلمہ کہ اسطرح کہتی ہی اور یہہ نہین سمجہتی کہ اگر اوسکی منی نہین ہوتی تو بچہ مشابہ اوسکی کیونکر ہوتا ہی پس عورت کی منی ہوتی ہی مثل مرد کی اور دونون کی منی سی بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کی بیان کیی تو یہہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کی ہین کیونکہ کبہی منی مرد کی پتلی بہی ہوتی ہی بسبب مرض کی اور سرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کی اور کبہی عورت کی منی سفید ہوتی ہی بسبب قوت اوسکی اور معنی اخیر جملہ کی یہہ ہین کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنی اوس صورت مین کہ مرد اور عورت کی منی ساتہہ گری رحم مین یا جسکی سبقت کریگی یعنی ایک کے دوسرے کی منی سی پہلی گریگی رحم مین تو اوسکی مشابہ ہوگا بچہ ۱۲ ع ح

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فغسل یدیہ ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوۃ ثم یدخل اصابعہ فی الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتی نہانی کا جنابت سی یعنی واسطی دفع جنابت کی شروع کرتی پس دہوتی دونون ہاتہہ اپنی یعنی پہنچون تک پہر وضو کرتی جیسکہ وضو کرتی ہین نماز کی لیے پہر داخل کرتی انگلیان اپنی پانی مین یعنی تر ہوتی پہر نکالتی انکو پس خلال کرتی ساتہہ اونکی یعنی ساتہہ تری انگلیون کی جڑون بالون اپنی کی مین پہر ڈالتی سر اپنی پر تین چلو ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کی پہر بہاتی پانی تمام بدن اپنی پر روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ شروع کرتی پس دہوتی دونو ہاتہہ اپنی پہلی اس سی کہ داخل کرتی انکو باسن مین پہر ڈالتی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی بائین ہاتہہ اپنی پر پہر دہوتی ستر اپنا پہر وضو کرتی **ف** جیسکہ وضو کرتی ہین نماز کی لیے یعنی اگر ایسی جا ہی نہانی کہ پانو کہنی کی جگہہ پانی نہ جمع ہوتا یعنی پتہر یا تختہ پر نہاتی تو پورا وضو کرلیتی اور اگر وہان گڑہا ہوتا تو پانو پیچہی نہانی کی دہوتی جیسکہ بابعد کی حدیث مین مذکور ہی اور ہدایہ مین بہی لکہا ہی کہ اسیطرح کیا کری اور طبرانی نی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احتلام کبہی نہین ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تہا ؛ ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ کہا میمونہ رض نی کہ بیوی حضرت کی ہین کہ رکہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانی واسطی غسل کی پہر پردہ کیا مینی اونکا ساتہہ کپڑی کی اور ڈالا حضرت نی پانی اوپر دونو ہاتہون اپنی کی پس دہویا انکو پہر ڈالا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی بائین ہاتہہ اپنی پر پہر دہویا ستر اپنا پہر مارا ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی بایان ہاتہہ کہ جس سی ستر دہویا تہا پہر ملا اوسکو پہر دہویا اوسکو پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور دہویا مونہہ اپنا اور دونو ہاتہہ اپنی پہر ڈالا سر اپنی پر اور بہایا بدن اپنی پر پہر ایکطرف ہوئی پہر دہوئی دونو پانو اپنی پس دیا مینی انکو کپڑا یعنی بدن پونچہنی کی لیی پس نہ لیا اوسکو پس چلی اور وہ جہاڑتی تہی دونو ہاتہہ اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** دہوئی دونو قدم اس لیی کہ وضو کی وقت نہ دہوئی تہی کیونکہ تختہ پر یا پتہر پر یا بلند جگہہ پر نہ نہائی ہونگی بلکہ وہان پانی ٹہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سی جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال علمانی بیان کیی ہین یا تو اس لیی نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچہنا ہی افضل تہا یا جلدی کی لیی یا وقت گرمی کا تہا اور اوسوقت اچہی معلوم ہوتی تہی یا کپڑی مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کی سبب سی نہ لیا اس سی یہہ نہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچہنا سنت ہی یا پونچہنا مکروہ ہے اور مراد ہاتہہ جہاڑنی سی یہہ ہے کہ چلتی مین ہلاتی جاتی تہی اونکو جیسکہ عادت قوت والون کی ہی ؛ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے ہے کہا کہ تحقیق ایک عورت نی انصار مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غسل اپنا حیض سی پس حکم کیا اوسکو کیونکر نہاوی یعنی کیفیت نہانی کی کہ پہلی گذری بیان فرمائی پہر فرمایا لی ٹکڑا مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر ساتہہ اوسکی کہا اوسنی کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہہ اوسکی پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی کہا کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہہ اوسکی فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتہہ اوسکی پس کہینچ لیا

لینی اسکو اپنی طرف پس کہا مینی رکہدی اسکو جگہہ خون کی یعنی شرم مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لی تو ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کی زیر سی یعنی مشک کی ہی یعنی ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑیکا مشک سے رنگ کر لی اور ایک روایت مین زبر میم کیسی آیا ہی یعنی چمڑی کی لیکن بحسب روایت اور مناسب مقام کی پہلا ہی قوی تر ہی یعنی میم کی زیر سی یعنی مشک کے اور فقہانی کہا ہی کہ مستحب ہے عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوی یا ایک کپڑیکی ٹکڑا ملکو اوسمین خوشبو دار کری یعنی رنگی اوس سے اور رکہی شرم مین تا بدبو خون کی جاتی رہی اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑہا کہ یہہ بات ظاہر ہی اوسکی سمجھنی مین حاجت فکر کی نہین ح ‌؛ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِمْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندہتی ہون بال سر اپنی کی کیا کہولوئین اونکو وقت غسل جنابت کے پس فرمایا ہتین یعنی نہین لازم آتا تجہی کہولنا اونکا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ ڈالی اپنی سر پر تین لپین پہر بہاوی اوپر اپنی پانی پس پاک ہو جاویگی تو روایت کی یہہ مسلم نی ف صحیح روایت یہہ ہی کہ یہہ حکم عورتون ہی کی لیی ہی کہ اگر بال گوندہی رہین اور پانی سر پر اسطرح ڈالین کہ بالونکی جڑین تر ہو جاوین تو کافی ہی اور اگر جانین کہ بغیر کہولی کی جڑین تر نہین ہوتی ہین تو کہولنا اونکا ضرور ہی اور مردونکو بہر حال کہولنا ہی چاہیے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ساتہہ مد کی اور نہاتی ساتہہ صاع کی پانچ مد تک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مد نام پیمانہ کا ہی کہ اوسمین اناج قریب سیر بہر کی آتا ہی اور صاع مین چار مد اناج آتا ہی یعنی قریب چار سیر کی اور مراد ساتہہ مد اور صاع کی یہان وزن ہی نہ پیمانہ یعنی قریب سیر بہر پانی سی وضو کری اور قریب چار سیر کی نہاوی اور یہہ وزن وضو اور غسل کی لیی واجب نہین لیکن سنت یہہ ہی کہ کم اس سی نہو اور بعضی روایت مین دو تہائی مد کیسی اور بعضی مین آدہی سی وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہی پس محمل اس حدیث متفق علیہ کا یہہ ہی کہ اکثر ایک ہی مد سی کرتی تہے اور کبہی کم سی بہی جیسکہ اون روایتون مین آیا ع وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاذہ سی کہا کہ کہا حضرت عائشہ رض نی کہ نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میری اور درمیان اونکی پس جلدی کرتی مجسی یعنی پانی لینی مین یہانتک کہ کہتی ہین چہوڑ دو واسطی میری چہوڑ دو واسطی میری کہا معاذہ نی اور وہ دونو یعنی حضرت اور حضرت عائشہ ہوتی جنبی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک باسن ہی کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تہا کہ تین صاع اوسمین پانی سماوی اس یہہ ہاتہہ اوسمین ڈالتی تہی اور پاسے لیتی تہی نہانی کی لیی اور جلدی لیتی تہی پانی اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کی نہانی سی پہلی تہوڑی پانی سی نہا لیتی تہی اور باقی انکی لیی چہوڑ دیتی تہی اوس سی یہہ نہا لیتی تہین بلکہ معنی یہہ ہین کہ دونون صاحب اکٹہی اوس سی نہاتی تہی اور وہ دونو ہوتی جنبی کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتہہ ڈالی وہ طاہر مطہر ہی برابر ہی کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی ہماری سب علمانی اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتہہ پاک رکہتی ہون اور وہ چلو بہر نیکی لیی باسن مین ڈالی ہاتہہ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکہتی ہین اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ اس حدیث کی اور پہر کہا بخلاف اوسکی کہ ڈالی جنبی پانو یا سر اپنا یعنی اس سی پانی خراب ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین کچہہ ضرور نہین ہ ح ع

الفصل الثانی
فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ

الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَاغُسْلَ عَلَیْہِ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ لَاغُسْلَ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کی سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکہتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھی گئی حال وس شخص کی سے کہ گمان رکہتا ہے کہ خواب دیکہتا ہے اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اوسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بہی غسل کہ دیکہے یہہ یعنی تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتیں بہی مانند مردوں کی ہین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اونکی لاغسل علیہ **ف** پاوے تراوت یعنی جاگ کر منی دیکہے یا مذی اور خواب نہ یاد رکہتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہے نیند مین اوسکو فرمایا کہ غسل واجب ہے اوسپر یعنی مدار تری پانی پر ہے خواب یاد رکہتا ہو یا نہ اور عورتیں مانند مردونکی ہین پیدایش اور طبایع مین یعنی پس عورتونپر بہی غسل واجب ہوتا ہے ساتہہ دیکہنے تری کی بعد جاگنے کی مانند مردونکی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکہنے تری کی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ نہ یقین رکہتا ہو کہ یہہ مذی نکلی ہے یہی کہا ہے ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم رح نے بہی اور اکثر علما نے کہا ہے کہ غسل واجب نہین تا وقتیکہ جانے کہ یہہ منی نکلی ہے یعنی اگر جانتا ہے کہ منی نکلی ہے تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطے احتیاط کی اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت لیٹے ایک بچہونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچہونے پر دیکہے اور نہ جانا کہ کسکی ہے تو غسل دونوں مین سے کسپر واجب ہوگا جواب یہہ کہ اگر منی سفید ہے مرد کی ہے اوسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہے عورت کی ہے اوسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط یہین ہے کہ دونو غسل کرین ٭ ع ح **وَعَنْھَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کی سے واجب ہوگا غسل یہہ کیا مینے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونوں روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ختان اوس جگہہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرتے ہین اوسکو کاٹتے ہین کہ مرد کی چمڑہ ہوتا ہے سر ذکر پر اور عورت کی ایک گوشت ہوتا ہے بلند مانند تاج مرغ کی پس فرمایا کہ جب یہہ دونوں ملین اور سر ذکر عورت کی ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہے انزال ہونا شرط نہین ٭ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِیْہٍ الرَّاوِیْ ھُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذَاکَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کی جنابت ہے پس دہوؤ بالونکو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک شیخ ہے کہ نہین معتبر یعنی بسبب غفلت کی اور غلبہ نسیان کی لائق اعتماد کی نہین یعنی روایت اوسکی قوی نہین ضعیف ہے **ف** دہوؤ بال یعنی خوب طرح دہوؤ کہ اونکی نیچے پانی پہونچے اگر ایک بال کی نیچے بہی پانی نہ پہنچیگا تو پاک نہین ہوئیگا اور پاک کرو بدن کو یعنی خوب طرح میل وغیرہ چہٹاؤ اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اوسکی نیچے پانی نہ پہنچا تو جنابت نہین دور ہوئی ٭ ع ٭ ٭ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ مَوْضِعَ شَعْرَۃٍ مِنْ جَنَابَۃٍ لَمْ یَغْسِلْھَا فُعِلَ بِھَا کَذَا وَکَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ ثَلٰثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یُکَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چہوڑ دی جگہہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دہویا اوسکو کیا جاویگا بسبب اسکی ایسا اور ایسا عذاب آگ کی سے کہا حضرت علی نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مینے

سر اپنی سی تین بار فرمایا روایت کی یہہ ابو داود اور احمد اور دارمی نی مگر احمد اور دارمی نی نہین مکرر ہی کہا فمن ثم عادیت راسی ف ایسا ادراسا
کنایہ ہی عدد سی یعنی کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی یعنی سر اپنی سی یعنی جبسی تہدید اور وعید مینی سنا تو سبب ڈر کی پانی نہ پہنچنی کی بال کو
نیچے سر اپنے سی معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنی دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہی ویسی ہی مینی سر کی بال منڈا ڈالی پس اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
منڈانی سر کی جائز ہین اگرچہ سنت کہتی ہی ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اور خلفا رضی اللہ تعالی عنہم منڈاتی نہ تہی سوا حج کی اور مراد حضرت
علی کی اس کہنی سی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ دشمنی سر سی مینی کسی اور غرض کی لیی یعنی زینت اور تنعم کی لیی نہین کی بلکہ یہہ سبب ہے جو مینی بیان کیا امین
گویا ایک طرحکا عذر کیا ترک مداومت کیسی کہ حضرت سی ثابت ہوئی تہی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی اوپر کی حدیث کو بہی ۱۲ ع **وعن**
عائشةَ رض قالت كانَ النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلّمَ لا يتوضّأُ بعدَ الغسلِ رواهُ الترمذيُّ وابو داودَ والنسائيُّ وابنُ ماجةَ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتی پیچھی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اوسی پر اکتفا کرتی پہر بعد غسل کر
وضو کرتی روایت کی ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعنها** قالت كانَ النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلّمَ يغسلُ
رأسَهُ بالخطميِّ وهو جنبٌ يجتزئُ بذلكَ ولا يصبُّ عليهِ الماءَ رواهُ ابو داودَ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دہوتی سر اپنا ساتہہ خطمی کے اور وہ ہوتی جنابت سی کفایت کرتی اسپر اور نہ ڈالتی سر پر پانی یعنی خالص روایت کی یہہ ابو داود نی **ف**
جیسی یہان آنولون وغیرہ سی سر دہوتی ہین اسطرح عرب مین خطمی سی دہوتی ہین پس حضرت عائشہ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتی تہی ساتہہ اوسی
پانی کی سر پر ڈالتی تہی خطمی دہونی کی لیی اور اور پانی نہاتی وقت سر پر نہین ڈالتی تہی یعنی جیسیکہ لوگ پہلی سر دہوتی ہین بعد اوسکی غسل کرتی
ہین اور اور پانی سر پر ڈالتی ہین یون نہ کرتی تہی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سی سر کو دہوتی تہی اوسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت
متغیر نہ ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا ۱۲ ح **وعن** يعلى قالَ انَّ رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليهِ وسلّمَ رأى رجلاً يغتسلُ
بالبرازِ فصعدَ المنبرَ فحمدَ اللهَ واثنى عليهِ ثمَّ قالَ انَّ اللهَ حييٌّ ستيرٌ يحبُّ الحياءَ والسترَ فاذا اغتسلَ
احدُكم فليستترْ رواهُ ابو داودَ والنسائيُّ وفي روايتهِ قالَ انَّ اللهَ ستيرٌ فاذا ارادَ احدُكم
انْ يغتسلَ فليتوارَ بشيءٍ اور روایت ہی یعلی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان
یعنی ننگا پس چڑہی منبر پر یعنی وعظ کی لیی پس حمد کی اللہ کی پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنی معاملہ کرتا ہی بندون سی حیا مندونکا سا کہ
عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ اور عیب بندون کی ڈہانکتا ہی دوست رکہتا ہی حیا اور پردہ کرنیکو پس جسوقت کہ نہاوی ایک تمہارا
یعنی میدان مین پس چاہیی کہ پردہ کرلی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی اور بیچ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے پس
جسوقت ارادہ کری ایک تمہارا یہہ کہ نہاوی پس چاہیی کہ پردہ کری ساتہہ کسی چیز کی **ف** عادت شریف حضرت کی یہہ تہی کہ کسی بڑی بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑہ کر حمد کرتی اور اوسکو بیان فرماتی پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الہی
سے ہین اپنی بندونکی لیی بہی دوست رکہتا ہی کہ حتی الامکان اوسکی صفات اپنی مین حاصل کرین یعنی حیا اور پردہ کیا کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابيِّ بنِ كعبٍ قالَ انّما كانَ الماءُ منَ الماءِ رخصةً في اوّلِ الاسلامِ ثمَّ نُهيَ عنها
رواهُ الترمذيُّ وابو داودَ والدارميُّ روایت ہی ابی بن کعب سے کہا سوا اسکی نہین کہ تہا نہانا منی کی نکلنی سی رخصت ابتدا اسلام مین پہر منع کیا گیا
اس سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **ف** یعنی پہلی یہہ حکم تہا کہ غسل جب ہے واجب ہوتا ہی کہ منی نکلی اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی

تو غسل نہین لازم ہوتا تہا اب یہہ حکم منسوخ ہوا اور یہہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنی کی غسل لازم ہو جاتا ہی خواہ منی نکلی یا نہ نکلی ۱۲ع **وعن** علیؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرایت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مینی غسل کیا جنابت سی اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا مینی قدر ناخون کی نہین پہنچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوسپر ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کفایت کرتا تجکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مسح کرتا یعنی دہو ڈالتا اوسکو دہونا خفیف یا ہاتہہ بہیگا ہوا پہیر لیتا وقت غسل کی تو کافی تہا تجکو کہ غسل پورا ہو جاتا اور بعد مدت کے دیکہا تو دہونا چاہیی تہا اگرچہ دہونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑہی تہی وہ کی قضا کرتا ۱۲ ح **وعن** ابن عمرؓ قال کانت الصلوۃ خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سی سات بار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی سات بار پس ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مانگتی یعنی اللہ تعالی سی تخفیف وسمین یہان تک کہ ٹہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی ایکبار روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جب حضرت شب معراج مین تشریف لیگئی تو پچاس نمازین فرض ہوئین از بسکہ حضرت شفیق تہی امت کی دیکہا کہ اُنسی ادا نہین ہو سکینگی پس تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوگئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سات بار تہا صحیحین مین لفظ ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑی دہونیکا نہین ابو داود کی روایت مین ہی اور یہہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹہرا یعنی فرض ایکبار مین ادا ہو جاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پیشاب کا دہونا کپڑی سی ایکبار ظاہر اسحدیث کا موافق قول شافعی کی ہی کہ اونکی نزدیک ایکبار مین پاک ہو جاتا ہی اور علما حنفیہ نی یہہ کہا ہی کہ اتنا دہونی کہ دہو لی والیکو ظن غالب اوسکی طہارت کا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی حد یہہ مقرر کی ہی کہ تین بار دہووی اور ہر بار نچوڑتا جاوی کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ع ح **ف** فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنی منی کی کہ جو کودکر نکلی اور شہوت سی ہو وقت منفصل ہونی کی پڑوسی اگرچہ باہر نکلتی وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہی بسبب اوسکی کہ جاگ کر تری پاوی اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکہتا ہو اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنی سر ذکر کی عورت کی ستر مین آگی کیطرف یا پیچہی اور اسیطرح لڑکی کی پیچہی کی جانب داخل کرنیسی اور اگر جنبی آدمی کی داخل کری بمجرد داخل کرنیکی غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونو پر یعنی فاعل اور مفعول پر اور فرض ہی بعد منقطع ہونی حیض اور نفاس کی اور نہین لازم آتا بسبب نکلنی مذی اور ودی کی اور نہ خواب دیکہنی سی بغیر تری پانی کی اور اگر چارپائی اور مردہ کی آگی یا پیچہی داخل کری تو منزل ہونیسی لازم آتا ہی اور نہین تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کی لیی یعنی اگر بعضی نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سی ادا ہو جاتا ہی ورنہ سب گنہگار ہوتی ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہے اور نہین جائز ہی محدث کو چہونا قران کا مگر جزدان یا کپڑا اوسپر ہو تو درست ہی اور اگر سی ہوئی ہی چڑہی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چہونا اوسکا ساتہہ آستین کی یا ساتہہ کپڑی کی کہ اسکی بدنسی لگا ہی مثلا چادر اوڑہی ہو تو اوس ہی سی نہ پکڑی اور اگر اوسکو بدنسی الگ کر لی تو درست ہی اور مکروہ ہی بی وضو چہونا تفسیر اور کتابون حدیث اور فقہ کا لیکن صاحبین سے انکو چہونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چہونا اوس درہم کا کہ اوسپر سورۃ لکہی ہو مگر ساتہہ تہیلی کی جائز ہی اور نہین جائز ہی جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑہنا قرآن کا اگرچہ آیہ سی کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کی جائز ہی اور جائز ہی اوسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑہنی اور دعا کرنی اور حائض اور

نفاس والی ان سب باتونمین مثل جنبی کی ہی ۔ ملتقی ۔ **باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ** باب ہی بیچ بیان اختلاط جنبی کی اور اوس چیز کی کہ جائز ہی اوسکو ۔ ف مراد اختلاط جنبی سی یہان بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اوسکی اور معاملات کرنی ساتھہ اوسکی ۔ ترجمہ

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا ھِرٍّ فَقُلْتُ لَہٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاہُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ لَقِیْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَکَرِھْتُ اَنْ اُجَالِسَکَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ وَکَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ ملاقات کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہا مین جنبی پس پکڑا حضرت نی ہاتھہ میرا پس چلا مین ساتھہ اونکی یہانتک کہ بیٹھی پس چپکی سی نکل گیا مین پہر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پہر آیا مین اور حضرت بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کہان تہا تو ای ابو ہریرہ پس ذکر کیا مینی واسطی اونکی یعنی حال بیان پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین معنی اوسکی اور زیادہ کیی بعد قول اونکی یہہ لفظ پس کہا مینی اونکو ملاقات کی تمنی مجہسی اور مین تہا جنبی پس مکروہ جانا مینی یہہ کہ بیٹھون مین تمہاری پاس یہانتک کہ غسل کرون اور اسیطرح سی زیادہ کیا بخاری نی بیچ اور روایت کی ۔ ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نی ساتھہ اوسکی حکم کیا ہی اور غسل واسطی اوسکی واجب کیا ہی اس سی حقیقۃً آدمی نجس نہین ہو جاتا اس لیی پسینا اور جہوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت ساتھہ اوسکی یعنی مصافحہ اور بیٹھنا اور اوٹھنا وغیرہ ذلک ساتھہ اوسکی جائز ہی ۔ ترجمہ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تُصِیْبُہُ الْجَنَابَۃُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی نی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق یہہ کہ پہونچتی ہی اونکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کر اور دہو ڈال ستر اپنا پہر سو رہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۔ ف جنبی کی لیی یہہ طہارت واسطی سونی کے ہی یعنے جب یہہ کیا تو پاک سویا اور اس سی معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جب ارادہ کری سونیکا یا تاخیر کری غسل مین بسبب کسی ضرورت کے یا غیر ضرورت کی اور دہونا ستر کا پہلی ہی اور وضو بعد لیکن بیان کرنی مین وضو پہلی ذکر کیا واسطی تعظیم اوسکی ۔ ترجمہ **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتی جنبی پہر ارادہ کرتے یہہ کہ کہاوین یا سووین وضو کرتی وضو نماز کا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ بَیْنَھُمَا وُضُوْءًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی ایک تمہارا اپنی عورت کی پاس پہر ارادہ کری یہہ کہ پہر جاوی یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کری پس چاہیی کہ کر لی درمیان دونو کی وضو روایت کی یہہ مسلم نی ۔ ف کہا ابن ملک نے کہ اس بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمر مین اور حدیث عائشہ مین اشارہ ہی اسپر کہ مستحب ہے جنبی کو یہہ کہ دہووی ستر اپنا اور وضو کری نماز کا ساجبکہ ارادہ کری کہانیکا یا پینی کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد وضو سے کہانی پینی کی حقمین یہان دہونا ہاتون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا گیا ہی ۔ شرح لیکن ان احادیث

سے صریح یہی معلوم ہوتا ہے کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتیں میں یہہ ہے کہ گاہے اختصار کرتے تہے اور گاہے دہونے کی فقط اور اکثر اوقات تمام
وضو کرتے ؛ تقریر مولانا **وعن** انسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انس سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتوں کے پاس ساتہہ ایک غسل کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی کبہی حضرت ایک شب
مین سب بیویوں سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان مین نہ کرتے اگر کوئی کہے کہ اقل درجہ قسم کا یعنی باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورت کے ایک رات
ہے پس کیونکر دورہ کرتے تہے سب پر جواب یہہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہے کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب نہین ہے بلکہ از راہ احسان
کے باری باندہ رکہی تہی اور اکثر علماء کہتے ہین کہ حضرت پر بہی مقرر کرنا باری کا واجب تہا اور یہہ دورہ کرنا اونکی رضا سے تہا اور غسل جو ایک ساتہہ اخیر مین
کرتے تہے پس احتمال ہے اسکا کہ درمیان مین وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا وضو واسطے بیان جواز کے ؛ ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے
اللہ کو ہر وقت روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بے وضو ہوتے اور سوا انکے ہر حال مین اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوتے مگر قرآن
کہ حالت جنابت مین نہ پڑہتے اور ذکر پائخانہ اور غسل خانہ مین نہ کرتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتہہ ذکر کے یہان ذکر قلبی ہے اور فکر کرنا اوسکی
قدرتوں مین کہ یہہ کسی حالت مین نہ چہوڑتے تہے ؛ ح **و** حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اوسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا غسل کیا بعضی بیویوں حضرت نبی کی نے درود ہو حبیب اللہ کے اوپر اور سلام لگن سے یعنی چلو لیکر نہائین پس ارادہ
کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرین اوس سے یعنی باقی رہے ہوئے پانی سے پس کہا اے رسول خدا تحقیق ہے مین جنبی یعنی
اور مین اس سے نہائی ہون یہہ بقیہ اوسکا ہے پس فرمایا تحقیق پانی جنبی نہین ہوتا جنبی یعنی نجس نہین ہوتا ساتہہ نہانے جنبی کے اور ساتہہ پڑنے اعضا اوسکے
روایت کی یہہ ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکی اور شرح السنہ مین ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے ساتہہ لفظ مصابیح
کے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہہ حدیث مخالف ہے اوسکی کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی
طہارت عورت کی سے جواب یہہ کہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی ہے تنزیہی ہے نہ تحریمی ؛ ع **وعن** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پہر گرمی طلب کرتے ساتہہ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت کی یہہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی اور
شرح السنہ مین ساتہہ لفظ مصابیح کے **ف** یعنے اعضاء شریف مجہسے چمٹاتے تا گرم ہو وین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ؛ ح **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ اَوْ
يَحْجُزُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا تہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی پاخانہ سی پس پڑہاتی ہمکو قران اور کہاتی ساتہہ ہمارے گوشت یعنی پہلی وضو سی اور نہ تہی کہ منع کری اونکو یا بازرکہی اونکو پڑہنی
قران کی سی کوئی چیز سوا جنابت کی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القران رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پڑہی حائضہ اور نہ جنبی کچہہ قران سی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** نہ پڑہی کچہہ یعنی تہوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور
امام شافعی رح سی یہی منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک تمام آیۃ پڑہنی حرام ہے اور کم آیۃ سی نہیں حرام اور اگر ساتہہ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کی پڑہی تو جائز ہی مثلا مقام شکر مین
کہے الحمد للہ رب العالمین ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہوا ہذہ البیوت
عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پہیر دو تم یہہ دروازی گہرون کی مسجد سی پس تحقیق مین نہین حلال کرتا داخل ہونا مسجد مین واسطی حائض کی اور نہ جنبی کی یعنی خواہ بطریق گذرنی
کی ہو خواہ بطریق ٹہرنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی دروازی گہرون کی کہ مسجد کیطرف بنی ہوئی ہین رخ اونکا اور طرف پہیر لو تا جنبی اور
حائض مسجد مین سی نہ گذرین امام شافعی اور امام مالک رح کی نزدیک گذر جانا مسجد مین سی جنبی اور حائض کو جائز ہی اور ٹہرنا نہین جائز اور امام
اعظم رح کی نزدیک گذرنا بہی حرام ہی چنانچہ اس حدیث سی بہی مطلق جانا مسجد مین جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہی یہہ موید ہی مذہب انکی ۱۲ ع
وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ
ابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوتی فرشتی گہر مین کہ جسمین ہو صورت یا
کتا یا جنبی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مراد فرشتون سی وہ فرشتہ ہین کہ رحمت اور برکت لاتی ہین اور ذکر سنی کو اوترتی ہین اور صورت یعنی
تصویر جاندار کی بلند جگہہ پر ہو مثل دیوار اور چہت اور پردہ کی اور بچہونی پر اور قدم رکہنی کی جگہہ تو جائز ہی اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمین روح
نہو جائز ہی اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا تو جائز ہی اسیطرح جو تصویر روندی جاوی یا تکیہ پر ہو وہ بہی مانع دخول ملائکہ کو نہین اور جہان درہم تصویر دار
ہوتی ہین اوس سی بہی فرشتی نہین آتی اگرچہ رکہنا اوسکا حلال ہی بلکہ اگر ساتہہ بہی رکہی اوسکو اگرچہ دستار مین ہو تو بہی جائز ہی کیونکہ اگلی پچہلی علماء
قدیم سی ساتہہ رکہتی رہی ہین اور لین دین اسکا کرتی تہی اور کسی نی انکار نہین کیا لیکن الفاظ حدیث سی نہ داخل ہونا فرشتون کا ثابت ہوا البتہ اور کتا ان
کتون کی سوا جو کہ نابالغ کی لیی گہر مین رکہنی جائز ہین اور کتی شکاری اور کہیتی اور مواشی کی محافظت کی لیی پالنی جائز ہین اور سوا انکی منع اور مراد جنبی سی وہ ہے
کہ عادت کری ترک غسل کی از راہ سستی کی یہانتک کہ وقت نماز کا بہی گذر جاوی اور رہ جنبی ہی سی پس ہر جنبی نہین مراد ہی یا مراد وہ جنبی ہی کہ وضو
نہ کری ۱۲ ع **وعن** عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر
والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداود اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین نزدیک ہوتی
اونکی فرشتی یعنی فرشتی رحمت کی بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتہہ خلوق کی اور جنبی مگر یہہ کہ وضو کری روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** مراد جیفہ
سے بدن کافر کا ہی خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل مین مردار کو کہتی ہین اور کافر بہی بمنزلہ مردار ہی کی ہوتا ہی کیونکہ نجس ہوتا ہی یہ پرہیز نہین کرتا
نجاست سی مثل شراب اور سور وغیرہ کی اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور استعمال اوسکا منع ہی مردونکو نہ عورتونکو اور
فرشتی اس لیی نہین نزدیک ہوتی کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتونکی ساتہہ اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مخالفت
کری سنت کے اگرچہ ظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگائی ہوئی اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہے اور کتی سی زیادہ ہی خسیس اور

اوجنبی کی حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ کریں جنبی رہنی کی ع **وعن** عبد اللہ بن
ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لا یمس القرآن
الا طاہر رواہ مالک والدار قطنی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا اوسکو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عمرو بن حزم کی یہہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوی قرآنکو مگر پاک یعنی با وضو روایت کی یہہ مالک اور دار قطنی نی **ف** آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو نواح یمن مین سی کسی شہر کا عامل کرکر بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہہ کر انکی ساتہہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور
صدقات اور دیات وغیرہ لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب مین یہہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا ع **وعن** نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی
حاجۃ فقضی ابن عمر حاجتہ وکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل فی سکۃ من السکک فلقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل
ان یتواری فی السکۃ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم
ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام
الا انی لم اکن علی طہر رواہ ابوداود اور روایت ہی نافع سی کہا کہ چلا مین ساتہہ ابن عمر کی واسطی استنجا کرنیکی پس فراغت حاصل
کی ابن عمر نی استنجی سی اور تہی حدیث اونکی اوس دن یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کی کوچون مین سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فارغ ہوئی تہی وہ پائخانہ سی یا پیشاب سی پس سلام کیا اوسنی اونپر پس نہ جواب دیا اوسکو حضرت نی یہانتک کہ جب
قریب ہوا وہ شخص یہہ کہ چہپ جاوی کوچی مین ماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتہہ اپنی دیوار پر اور پہیرا اون دونون ہاتہونکو مونہہ اپنی
پر پہر مارا دوسرا اور پہیری ہاتہہ دونو ہاتہونپر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجکو یہہ کہ جواب دون
تجہی سلام کا مگر یہہ کہ نہ تہا مین پاکی پر روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جواب سلام کا اس لیی نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان
معنی سلامتی کی ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب جانا اور یہہ جو آیا ہی کہ صحابہ نی کہا کہ حضرت پائخانہ سی نکلتی تہی اور
ہمین قرآن پڑہاتی تہی اور وارد بعضی حدیثونسی ذکر کرنا بغیر وضو کی ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بیوضو
جو ذکر کرتی تہی عمل رخصت پر کرتی تہی اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطی تعلیم امت کی یعنی جائز بیوضو بہی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور یہہ حدیث
مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کی جواب سلام سی قاصر ہو تو مستحب ہی اوسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دی تا نسبت تکبر کی طرف نہ کیا جاوی اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ع **وعن** المہاجر بن قنفذ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبول
فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ فقال انی کرہت ان اذکر اللہ الا علی طہر رواہ ابوداود
وروی النسائی الی قولہ حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیہ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سی یہہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس اوس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتی تہی پس
سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نی اوسپر یہانتک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکی اور کہا تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی
پر روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی قول حتی توضأ تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اوسکا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد
روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتی پہر سوتی پہر جاگتی پہر سوتی روایت کی یہہ احمد نی **ف** پہلی ایک حدیث مین

معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت میں حضرت وضو کر کر آرام فرماتی تھی پس یہاں بھی یہی مراد ہی اور یہ بھی بات بیان جواز کی لیے کرتی تھی : ح ع

وعن شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِيْ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی شعبہ سی کہا تحقیق ابن عباس تھی جب غسل کرتی جنابت سی ڈالتی داہنی ہاتھ اپنے سی اوپر بائیں ہاتھ اپنی کی یعنی پانی سات بار پھر دہوتی ستر اپنا پس بہول گئی ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھسی پس کہا میں نے نہیں جانتا میں پھر فرمایا نہ ہو جیو ماں تیری اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہہ کہ جانی پھر وضو کرتی وضو نماز کا سا پھر بہاتی بدن اپنی پر پانی پھر کہا اسطرح سی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک کی دہونیکا پہلی ستر دہونیکی آیا ہی یا تو مطلق دہونا آیا ہی یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کی میں ابن عباس سے اسی روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ دہوئی اوسمیں بھی بلا قید گنتی کی ہی پس یہاں جو شعبہ نی ابن عباس سے سات بار دہونا ہاتھ کا روایت کیا تو یہہ کسی صورت خاص میں ہوگا واسطی بہت طہارت حاصل کرنیکی یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دہونی سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کی گی ہشیار رہنا چاہئی کہ عمل اوسکی یاد رکہی اور شیخ کو پہنچتا ہی کہ اوسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کری ح ع **وعن** أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پھری ایک دن اپنی بیبیوں پر یعنی جماع کیا سب سے نہاتی نزدیک اسکی اور نزدیک اسکی کہا ابو رافع نی پس کہا میں نی واسطی حضرت کی اے رسول خدا کی کیوں نہ کیا آپنی غسل ایک آخر کو فرمایا یہہ یعنی ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہی اور بہت خوش کرتا ہی نفس کو اور بہت ستہرا کرتا ہی روایت کی یہہ احمد و ابو داود نی **ف** کہا طیبی نی کہ تطہیر مناسب ہی واسطی ظاہر کی اور تزکیہ و تطییب واسطی باطن کی پس اول واسطی ازالہ اخلاق بد کی ہی اور دوسرا واسطی حاصل کرنی اچھی خصلتوں کی حاصل سکا یہہ کہ اسطرح نہانی سی خلاف بری مثل غصہ وغیرہ کی دور ہوتی ہیں اور اچھی اخلاق یعنی حلم و تقوی وغیرہا حاصل ہوتی ہیں اور اوپر جو کہ ذکر ہو چکا کہ سب بیبیوں سی حضرت نی صحبت کر کر اخیر کو ایک سے غسل کیا وہ واسطی بیان جواز اور آسانی کر دینی امت کی تہا اور افضل یہہ ہی جو اب کیا کہ ہر جماع کی بعد غسل کیا ؛ ع ح **وعن** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حکم بن عمرو سی کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ وضو کری مرد ساتھہ بچی ہوئی پانی وضو یا غسل عورت کی روایت کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ترمذی نی یا فرمایا ساتھہ بقیہ پانی وضو عورت کی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** لفظ سور یہاں یعنی بقیہ پانی طہارت کے ہے راوی کو شک ہوا ہی فقط لفظ میں کہ لفظ فضل کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نی کہ حمل کیجاوی نہی اس حدیث کی اور نہی کی بعد حدیث آنیکی تنزیہی پر تا کہ مخالف نہ ہووی پہلی حدیث کی ساتھہ کہ حضرت نی بچی ہوئی پانی بعضی بیبیوں اپنی کی سی وضو کیا ہو ح ع **وعن** حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا

جمیعا رواہ ابوداود والنسائی وزاد احمد فی اولہ نھی ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسلہ ورواہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن سرجس

اور روایت ہے حمید حمیری سے کہا ملاقات کی میں نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اوس نے کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے یہہ کہ نہاوے عورت ساتھہ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھہ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو بھر لیں دونو اکٹھے روایت کی ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث میں منع کیا حضرت نے یہہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہہ میں اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس سے **ف** ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمائی اس لیے کہ یہہ طریقہ بناو سنگار والوں کا ہے سنت یہہ ہے کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہہ پیشاب کرنا منع اس لیے ہے کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہے ۞ ع

باب احکام المیاہ

باب بیچ احکام پانی کے

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا ابا ھریرۃ قال یتناولہ تناولا

روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ پیشاب کرے کوئی تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوئے کے ایسا کہ نہیں جاری ہوتا پھر غسل کرے اوس میں یعنے دور ہے عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی میں اور پھر اوس سے نہاوے روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوئے میں اس حالت میں کہ وہ جنبی ہو کہا لوگوں نے کس طرح کرے اے ابوہریرہ کہا لیوے اوس میں سے لینے کو یعنی چلو لیکے باہر پانی کے نہاوے **ف** مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکہتا ہے اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اوس میں جائز ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کثیر بھی ہو اگرچہ وہ نجس نہیں ہوتا لیکن اوس میں پیشاب کرنا خوب نہیں شاید کہ اوس کی دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کریں اور عادت اوس کی پکڑیں اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنی جس صورت میں کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کی ہے اس لیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہے اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنی جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کی ہے اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اس لیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہیں ہوتا اور لکہا ہے علماء نے کہ یہہ تمام تفصیل دن میں ہے اور رات کو قضاے حاجت پانی میں مطلق مکروہ اور ممنوع ہے واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہیں وے رات کو وہیں رہتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی میں ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہیں ہوتا اور اگر ہاتھ ڈالے اوس میں تاکہ دہووے اوس کو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہے ۞ ح ۞

وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پیشاب کرے پانی ٹہرے ہوئے میں روایت کی یہہ مسلم نے

وعن السائب بن یزید قال ذھبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی بالبرکۃ ثم توضا فشربت من وضوئہ ثم قمت خلف ظھرہ فنظرت الی خاتم النبوۃ بین کتفیہ مثل زر الحجلۃ متفق علیہ

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لیگئی مجھکو خالہ میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہے پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھہ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا میں نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا میں پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا میں نے طرف مہر نبوت کی درمیان مونڈھوں کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** پانی وضو کی سے مراد ہے جو وضو کے بعد برتن میں بچ رہا یا جو کہ اعضاء وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کی تھی ہیئت اور مقدار میں اور مہر نبوت اوسکو اسلیے

کہتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں علامت حضرت کی مذکور تھی کہ مہر نبوت اونکی مونڈہوں میں ہوویگی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سے پہچانی گئی کہ نبی آخر الزمان یہی ہیں پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور بہت وجہ تسمیہ کے لکھی ہیں بخوف درازگی کی نہیں ذکر کیں اور اوسکی باطن میں لکھا تھا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر میں لکھا تھا توجہ حیث ما کنت فانک منصور اور اوسکی پیدا ہونیکا وقت بعضوں نی تو یہہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر کے سیا گیا تو بعد اوسکی یہہ نمودار ہوئی اور بعضوں نی کہا ہی کہ حضرت کی پیدا ہوتی ہی یہہ مہر پیدا ہوئی اور بعضوں نی کہا کہ مہر سمیت حضرت پیدا ہوئی واللہ اعلم ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجُسُ روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کی اور حال اوس چیز کی سی کہ نوبت بنوبت آتی ہیں اوسپر قسم چارپایوں اور درندوں سی یعنی وہ آنکر اوس میں سی پیتی ہیں اور پیشاب وغیرہ کرتی ہیں حال اوسکا کیا ہی پس فرمایا جسوقت کہ ہووی پانی دو قلہ نہیں اوٹھاتا ناپاکی کو یعنی پلید نہیں ہوتا پلیدی پڑنی سی روایت کی یہہ احمد ابو داود و ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابو داود کی یہہ ہے کہ تحقیق وہ نہیں ناپاک ہوتا ف قلہ بڑی مٹکی کو کہتی ہیں کہ جسمیں اڑہائی مشک پانی آتا ہی اور قلتین میں یعنے دو مٹکوں میں پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کے پانیکا یہانکی حساب سو ساڑہی چہہ من علمانی لکھا ہی مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی جبتک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن جاننا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہی درمیان محدثوں کی سفر السعادت کی مصنف نی کہ بڑی محدث ہیں لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہیں اور ایک جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہیں ائمہ حدیث کی اور استاد ہیں بخاری کی انہوں نی کہا ہی کہ یہہ حدیث ثابت نہیں ہوئی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ مخالف ہی اجماع صحابہ کی ایک زنگی چاہ زمزم میں گر پڑا تہا پس ابن عباس اور ابن زبیر نی حکم کیا ساری پانی نکالنی کا اور یہہ بات اکثر صحابہ کی سامنی ہوئی اور کسینی اسکا انکار نہیں کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علمانی کہ دونو فرقوں یعنی حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹہہرانی پانی کی کوئی حدیث صحیح آنحضرت سی ثابت نہیں ہوئی ہی کہ اتنا ہووی تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووی تو نہیں نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہیں انہوں نی کہا ہی کہ حدیث قلتین اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اوسپر عمل نہیں کرتی سبب اوسکا یہہ ہی کہ قلہ کی کئی معنی آئی ہیں مٹکہ کو بہی کہتی ہیں اور مشک کو بہی اور چوٹی پہاڑ کو بہی پس ساتھہ یقین کی نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں مراد اوسسے کیا ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہیں مذہب انکا یہہ ہے کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی کسی حال میں خواہ جاری ہو خواہ ٹہہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہیں ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید ہو جاتا ہی اور یہہ جو حدیث بیر بضاعہ کیمین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شی یعنی پانی پاک ہی نہیں نجس کرتی اوسکو کوئی چیز اور اوسکو دلیل اپنی ٹہہراتی ہیں اصحاب ظواہر مراد ساتھہ اوسکی پانی کثیر ہی پس آگے اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نی بیچ مقدار قلیل و کثیر کی امام مالک تو کہتی ہیں کہ جس پانی کا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست کے پڑنی سی وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوی وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتی ہیں کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو تو قلیل ہی اور امام اعظم رح اور اونکی مذہب والی کہتی ہیں کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کی ہلانی سی دوسری طرف نہ ہلی وہ کثیر ہی ورنہ قلیل اور بعضی متاخرین نی دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَہِیَ بِئْرٌ تُلْقٰی فِیْہِ

الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا وضو کیا کریں ہم کوئیں بضاعہ کیسی اور وہ کنواں ہی کہ ڈالی جاتی ہیں اوسمین کپڑی حیض کی اور گوشت کتونکی اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق پانی یعنی اس کنوی کا پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز یعنی جب تلک کہ متغیر ہو روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **ف** بیر بضاعہ نام کنوی کا ہی مدینہ میں و ایسی جاگہ تہا کہ نالا اوس پر آتی تہی اوس میں جو نجاست وغیرہ ہوتی تہی اوس کنوی میں گرپڑتی تہی پس اوسکو کہنی والی نی تعبیر اسطرح کیا ہی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ لوگ اوسمین نجاست ڈالتی تہی عیاذا باللہ ایسی بات عوام مسلمانوں سی نہین ہوسکتی وہ تو افضل مومنین کی تہی کب ایسی بات روا رکہتی پس پانی اوسمین بہت تہا اور چشمہ دار تہا بلکہ لکہا ہی علمانی کہ وہ جاری تہا اوسوقت مین کہ راہ رکہتا تہا باغ کیطرف مثل نہر جاری کی اوسکا حکم حضرت سی پوچہا جواب مین اوسکی پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہہ کہ اسکی ظاہر عبارت سی کوئی یہہ نہ سمجہہ لی کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تہوڑا ہو یا بہت بلکہ یہہ جانی کہ یہہ حکم پانی کثیر کا ہی اور بعضی روایت مین ہمارے علما سی یہی منقول ہی کہ کنواں چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکہتا ہی ع ح خ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاؤُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق ہم سوار ہوتی ہین دریای شور مین یعنی اوسکی کشتی مین اور اوٹہاتی ہین ساتہہ اپنی تہوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی تو پیاسی رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتہہ پانی دریای شور کی یعنی یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پاک کرنیوالا ہی پانی اوسکا اور حلال ہی مردار اوسکا روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** میت اوسکو کہتی ہین کہ آپسی مرجاوی بغیر ذبح کی پس مراد میت سی یہان مچہلی ہی کہ اوسکو ذبح نہین کرتی شکار کرنا اوسکا اور نکالنا اوسکا پانی سی گویا یہی ذبح اوسکا ہی اور جو مچہلی کہ پانی مین مرجاوی ہماری مذہب مین حلال نہین اور مچہلی دریائی جانورونمین سی بالاتفاق حلال ہی اور اور جانوروں مین اختلاف ہی فقہ مین دیکہنا چاہیی ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ قَالَ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ فَتَوَضَّاَ مِنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْزَیْدٍ مَجْھُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَکُنْ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی زید سی اونہوں نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اونکی رات جنونکی مین کیا ہی چہاگل تیری مین کہا مینی نبیذ ہی یعنی شربت کہجور کا فرمایا کہجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نی پس وضو کیا اوس سی اور کہا ترمذی نی ابو زید راوی مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سی کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہ تہا مین رات جنونکی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** رات جن کی اوس رات کو کہتی ہین کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تہی اور آنحضرت نی اونکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اونپر پڑہا اور اونہوں نی اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورہ جن مین یہہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہہ ہے کہ جب ابن مسعود اوس شب مین آنحضرت کی ساتہہ نہ تہی

تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت انکی ہمراہی پر کرتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتی ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکہتی ہین اور چند روز رہنی دیتی ہین
اوسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اوسمین آجاتی ہی جبتلک وہ تیز تند نہووی حلال ہی چنانچہ آنحضرت کی لیے بہی بنتا تہا پس وضو
اوس سے کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظم رح کی نزدیک یہہ ہی کہ اگر پانی خالص نپاوی جائز ہی اوس سے وضو اور اوسکی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہین اور یہی
حدیث ابوزید کی دلیل انکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتی ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتی ہین اور نزدیک تحقیق
کے معلوم ہوا کہ حق ساتہہ امام ابوحنیفہ کی ہی اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت
دعوت جنات مین مشغول ہوئی ابن مسعود کو ایک جاپی بٹہا گئی اور دائرہ انکی گرد کہینچدیا تا اوس دائرہ سی نہ باہر نکلین اور یہہ جو کہا کہ اوس شب مین
آنحضرت کی ساتہہ نہ تہا مراد یہہ ہے کہ وقت ہمکلام ہونی کی جنات سی حاضر نہ تہا یا وقت باہر نکلنی آنحضرت کی ہمراہ نہ تہا مین آخر شب کو ملا ع ح ۶

وعن كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ
اَخِيْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا
مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تہی وہ بہجی بیٹی ابی قتادہ کی یعنی اونکی جورو تہی تحقیق ابا قتادہ یعنی سسرا اوسکا آیا اوسکی
پاس پس ڈالا کبشہ نی واسطی اونکی پانی وضو کا یعنی باسن مین پس آئی ایک بلی پینی لگی اوس سے پانی پس ٹیڑہا کیا ابوقتادہ نی واسطی اوسکی باسن
یعنی تا پانی پی لیوی یہانتلک کہ پیا اوسنی کہا کبشہ نی پس دیکہا ابوقتادہ نی مجکو کہ دیکہتی ہو مین طرف اونکی پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو اے
بہتیجی میری کہا کبشہ نی پس کہا مینی ہان پس کہا ابوقتادہ نی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پہرنیوالی ہے
تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ابوقتادہ نی کبشہ کو بہتیجی
کہا اس لیے کہ عادت بعضی عرب کی ہی کہ بعضی مخاطب کو بہتیجا یا چچا کا بیٹا کہتی ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بہائی چارہ اسلام کا رکہتی ہین
اور یہہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنی اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف یعنی خادم کی ہی
بلیونکو خادم فرمایا اس لیے کہ یہہ بہی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانور ونکو مارتی ہین یا انکی خبرگیری مین بہی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون
کے یا مانند خادمونکی پہرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بلیان گرد تمہاری بہت پہرتی رہتی ہین مانند خادمون کی اگر حکم ساتہہ نجاست جہوٹی
اونکی کی کرون تو تمپر بہت دشواری پڑی پس اس لیی اجازت دی کہ جہوٹہا اونکا نجس نہین ہے یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جہوٹہا اونکا پاک ہے مذہب
شافعی کا یہی ہی اور ابوحنیفہ رح کی نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوای اسکی جہوٹہی کی نملی اوس سے وضو کری اور تیمم نکری اور اگر پاک
پانی موجود ہوا اور اسکی جہوٹہی سی وضو کری جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہہ مکروہ اس لیے کہتی ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ
نجس ہوتا ہی لیکن یہہ حدیث انہا من الطوافین معارض اوسکی پڑی پس یہہ نجاست سے کراہت کیطرف لی گئی ع ح **وعن** داؤد بن صالح
بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ
فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی داود بن صالح بن دینار
سے اونہوں نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالی اوسکی نے بہیجا اوسکو ساتھہ ہریسہ کی طرف حضرت عائشہؓ کی کہا اوسکی نے پس پایا مینے عائشہ کو
نماز پڑہتی پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکہہ دے اسکو پس آئی بلی پس کہایا اوسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سے کہایا اوس جگہہ
سے کہ کہایا تہا بلی نے پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہی پہرنیوالون مین سے تمپر اور تحقیق دیکہا مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی تہی ساتہہ بچی ہوئی پانی بلی کی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ سے ساتہہ ہاتہہ
کے یا سر کی اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہے کیونکہ یہہ عمل کثیر نہین ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتی تہی ساتہہ
بچے ہوئی پانی بلی کی جواوسکو مکروہ تنزیہی کہتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ حدیث محمول ہے عمل کرنیکی ساتہہ رخصت کی ہے اور بیان جواز کی اور
جو کہ پاک کہتی ہین اونکو حاجت تاویل کی کچہہ نہین اور کہا ہی علمانی کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پالنا بلی کا حدیثون سے ہو ع رح **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ
وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سے کہا سوال کیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو
کرین ہم ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو گدہون نے فرمایا کہ ہان اور ساتہہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہہ شرح
السنہ مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جہوٹا درندونکا پاک ہی جیساکہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک جہوٹا درندونکا نجس ہے کیونکہ لعاب
اونکا اسمین پڑتا ہی اور وہ اونکی گوشت سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ نجس ہے اور حدیثین کہ اسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اونکی صحت مین کلام ہی اور اگر
صحت کو بہی پہنچین تو مراد پانی سے پانی بڑی حوضونکا ہی کہ جنگل مین ہوتا ہی چنانچہ حدیث یحیی اور ابو سعید سے کہ آگی دینگی یہہ بات معلوم ہوتی
ہے اور اگر پانی اور درندی علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جہوٹا کتی کا ہی پاک ہو باوجودیکہ یہہ کسی نے نہین کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بڑی ہی
حوضونکی حقمین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اوسکا پکڑ لی اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کہیلنی کی
پکڑے پلید ہوتا ہی اسلیے کہ غصہ کے حالت مین فقط دانتونسی پکڑتا ہی اور دانتونمین رطوبت نہین ہوتے اور کہیلنی کی حالت مین ہونٹونسی پکڑتا ہی وہ
تر ہوتی ہین کذا فی المحیط اور جہوٹا گدہونکا اور خچرونکا مشکوک ہی سبب شک کا یہہ ہے کہ تعارض ہی حدیثونمین بعضی سی حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعضی
سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونو روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بہی اختلاف تہا حضرت ابن عمر نجس کہتی تہی اور ابن عباس طاہر کہتی تہی ع ح ع
وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام ہانی سے کہا نہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ ایک کٹہڑی مین کہ اوسمین تہا نشان آٹی گندہی
ہوئی کا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیبی کا تہا اور اثر آٹیکا کٹہڑی مین بہت نہ تہا کہ پانی متغیر ہو جاتا یہہ کہا
شافعیہ نے اور ہماری نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بہی ہو جاوے وضو اوس سے جائز ہوتا ہی مگر پانی اوس سے گاڑہا ہو جاوے تو نہین درست
ہوتا ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو
بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ زَادَ
بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِيْ

بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ روایت ہی یحیی بن عبدالرحمان سی کہا تحقیق عمر نکلی ایک قافلہ مین کہ اونمین تہی عمرو بن عاص کی یہانتک کہ آئی ایک حوض پر پس کہا عمرو نی ای صاحب حوض کی کیا آتی ہین حوض تیری پر درندی پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نے ای صاحب حوض کی نہ خبر دی ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہمارے نزدیک اس لیے کہ تحقیق ہم آتی ہین درندونپر اور آتے ہین درندی ہمپر یعنی کچہہ ضرر نہین پانی بہت ہی کبہی ہم آتی ہین اوسپر کبہی وہ روایت کی یہہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نی کہا زیادہ کیا بعضی راویون نے قول حضرت عمر کی مین یہہ کہ کہا اور تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی واسطی درندونکی ہی وہ چیز کہ لیلین بیچ پیٹون اپنی کی اور جو باقی رہی پس وہ واسطی ہماری پاک کرنیوالا ہی اور قابل پینی کی ہی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیی گئی حوضون سی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہین کہ وارد ہوتی ہین اونپر درندی اور کتی اور گدہی طہارت کرنیسی اونسی یعنی اونکی پانی کا حال پوچہا آیا طہارت حاصل ہو جاتی ہی اوس سی یا نہین پس فرمایا واسطی درندونکی ہی وہ چیز کہ اوٹہالی اونہون نی بیچ پیٹون اپنی مین اور ہماری لیی ہی وہ چیز کہ چہوڑ دی پاک کرنیوالی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث اور یہہ حدیث بیچ حق حوضون کی فرمائین کہ پانی اونمین بہت ہوتا تہا اور تہوڑی پانیکا یہہ حکم نہین ہے ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض سی فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتہہ پانی گرم کیی ہوئی آفتاب کی پس تحقیق وہ موجب ہے تا ہی بیماری برص کیکو یعنی سفیدی کو روایت کی یہہ دارقطنی نی ف پانی گرم کیی ہوئی آفتاب سے بعضون نی تو یہہ مراد لی ہی کہ دہوپ مین رکہہ کر گرم کرین اور ظاہر یہہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی رکہہ کر گرم کرین خواہ پہلی سی رکہا ہوا اور دہوپ کے آنی سی گرم ہو جاوی اور کہا میرک شاہ نی کہ یہہ حدیث یعنی قول حضرت عمر کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر کا اور سند سی لائی ہین کہ راوی اوسکی ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اسکیکی مراد یہہ ہی کہ عادت اور دوام اسپر نہ کری اور تینون امامونکی نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کی ان اختلاف ہی صحیح قول تو یہہ ہی کہ اونکی نزدیک مکروہ ہی اور اونکی علماء متاخرین نے یہہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین ہے ح

باب تطہیر النجاسات باب ہی بیچ بیان پاک کرنی نجاستونکی

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیوی کتا بیچ باسن ایک تمہارے کی پس چاہیی کہ دہوئی اوسکو سات بار روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جسوقت کہ پیجاوی اوسمین کتا یہہ ہی کہ دہو دی اوسکو سات بار پہلا اونکا ساتہہ مٹی کی یعنی سات بار مین سی پہلی بار مٹی سی دہووی ف کتا جس باسن مین کہا وی یا پیوی اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون امامون کا بہی یہی ہے مگر امام ابو حنیفہ کی نزدیک حکم اسکا اور نجاستونکا سا ہی کہ تین بار دہووی بغیر مٹی کی وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دہونا آیا ہی بنا بر احتیاط کی ہے نہ وجوب کی یا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ع وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ

النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس جہپٹی پڑی اوسکے لوگ پس کہا واسطی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکی پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوا اسکی نہین کہ بہیجی گئے ہو تم آسانی کرنیوالی اور نہین بہیجی گئی تم مشکل کرنیوالی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** راویکو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ سجلا کا فرمایا ذنوبا کا سجل اوس ڈول کو کہتی ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بہری ہوئی ڈول کو کہتی ہین اور از بسکہ حضرت لوگونپر نہایت شفقت اور محبت فرماتی تہی صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچہہ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتہہ ڈالنی پانی کی نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور اگر اور جای کپڑی پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سی زمین پر پڑی نجس نہین ہوتی اور علمار کو اسمین اختلاف ہی مختار یہہ ہے کہ اگر بعد از پاک ہونی جگہہ کی وہان سی جدا ہووی پاک ہی اور اگر پہلی پاک ہونی جگہہ کی سی جدا ہووی پلید ہی اور اگر جدا ہووی اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نی کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوی خشک ہونی سی پاک نہین ہوتی اور کہودنا زمین کا اور خاک کا اوٹہانا اوسکی واجب نہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک زمین خشک ہونی سی پاک ہو جاتی ہی اور پہلی خشک ہونی سی اوسی پاک کیا چاہین تو مٹی وہانسی کہود کر اوٹہا ڈالین تا پاک ہووی ہماری علما یہہ جواب دیتی ہین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نی وہان نماز پڑہی ہو پہلی خشک ہونی سی شاید کہ بالفعل پانی اس لیی ڈالا ہو کہ نجاست نیک مٹ جاوی اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کی جاتا رہوی اور پاک ساتہہ خشک ہونیکی ہوی ہو اور حدیث اس سی ساکت ہی اور بہت سی دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نی لکہی ہین جسی شبہہ ہو اوسمین دیکہہ لی ۔

ح: **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہو کر پیشاب کرنی لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی باز رہہ باز رہہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چہوڑ دو اوسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہہ پہیلی گی اب تو ایک ہی جگہہ ہے پس چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہہ مسجدین نہین لائق واسطی کسی چیز کی اس پیشاب اور گندگی سی اور سوا اسکی نہین کہ یہہ مسجدین واسطی ذکر اللہ کی ہین اور واسطی نماز کی اور پڑہنی قرآن کی یا مانند اسکی کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی راویکو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائی یا مانند انکی کہا انس نی حکم کیا حضرت نی ایک شخص کو قوم مین سی پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا پوچھا ایک عورت نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا اسنی یا رسول خدا کی خبر دو مجکو کوئی ہم میں سے
جسوقت کہ پہنچی کپڑی میں اسکی خون حیض کا کسطرح کری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہنچی کپڑی ایک تمہاری کو خون حیض
سے پس چاہیی کہ مل ڈالی اسکو پھر دہو ڈالی اسکو ساتھہ پانی کی پہر نماز پڑہی اوسمین یعنی اگرچہ تر ہو وی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وعن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصيب الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة واثر الغسل في ثوبه متفق عليه اور روایت ہی
سلیمان بن یسار سی کہا پوچھا مینی حضرت عائشہ سی حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی مین دہوتی اسکو کپڑی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی تہی طرف نماز کی اور نشان دہونیکا کپڑی حضرت کی مین ہوتا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف
ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کا یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک پاک ہی مثل
اب بینی کی رح ؛ وعن الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه مسلم وبرواية علقمة والاسود عن عائشة نحوه وفيه يصلي فيه
اور روایت ہی اسود اور ہمام سی کہ وہ دونوں نقل کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ کہا اونہوں نی کہ تہی مین رگڑتی منی کو یعنی خشک سے کپڑی
حضرت رسول خدا صلی اللہ کی سی روایت کی یہہ مسلم نی اور ساتھہ روایت علقمہ اور اسود کی کہ نقل کیا دونوں نی حضرت عائشہ سی مانند اسکی اور
اوسمین یہہ بھی ہی کہ پہر نماز پڑہتے اوسمین ف یہہ حدیث بہی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم رح کا یہی ہی کہ تر منی
کو دہو وی اور گاڑہی کو کہ کپڑی کی اندر سرایت نہ کری بعد خشک ہونی کی رگڑکر چہٹا ڈالی رح وعن ام قيس بنت محصن
انها اتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله متفق عليه اور روایت ہی ام قیس بنت محصن
سے کہ تحقیق وہ لائی اپنی چہوٹی بیٹی کو کہ نہ کہاتا تہا اوسنی کہانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بٹہایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوسنی حضرت کی کپڑی پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اوس جاگہہ اور نہین دہویا خوب ملکر اوسکو روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف مذہب امام شافعی کی مین یہہ ہی کہ اگر بچہ شیر خوار کہ ستو نان ناج نہین کہاتا ہی پیشاب کر دیو پانی اوپر چہڑکنا کفایت
کرتا ہی حاجت دہونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بہر حال دہونا ہی چاہیی
اور مراد نضح یعنی چہڑکنی سی کہ اس حدیث مین کہا ہی اونکی نزدیک ہوتا ہی اور آگی جو کہا کہ نہین دہویا اوسکو یعنی مبالغہ دہونی مین نہین کیا
یہہ معنی اس لیئے کہتا ہین کہ بعضی حدیثین مثل استنزهوا من البول اور مانند اسکی دلالت کرتی ہین اوپر کہ ہر ایک کی پیشاب کو دہو وی اور طحاوی نی
کہا کہ مراد نضح سی یہان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنی اور نچوڑنی کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکو نکو لیجانا بزرگون کی پاس
برکت حاصل کرنیکی لیی اور مستحب ہے تواضع اور نرمی کرنی بڑونکو غیرہ سی رح وعن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا سنا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ دباغت دیا جاوی چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہہ مسلم نی ف
دباغت کہتی ہین چمڑی کی پاک کرنیکو نجاست رطوبت وغیرہ سی اور دباغت چہال وغیرہ سی ہوتی ہی یا آفتاب مین رکہہ کر خشک کرتی ہین اور

بغیر آفتاب کی خشک ہو تو دباغت نہین ہوتی پس باغت چارون اماموں کی نزدیک ثابت ہی امام اعظم رح کی نزدیک ہر طرحکا چمڑا پاک ہوتا ہی سوای چمڑہ سور اور آدمی کی اور امام شافعی کی نزدیک چمڑہ کتی کا بہی نہین پاک ہوتا اور حدیث سی عام معلوم ہوتا کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سی پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونیکی نہین پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اسکیکو ع رح **وعنہ** قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین سے کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کی کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اوسپر رسول خدا صلعم پس فرمایا کیون نلیا تمنی چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتی ساتہہ اوسکی پس عرض کیا لوگون نی تحقیق یہہ مردار ہی پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مردار کی جو اجزا کہ کہاتی ہین جیتی جی وہ تو بعد مرنیکی حرام ہوتی اور سوا اونکی اور چیزوںسی مانند چمڑی باغت کیی ہوئی اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکی فائدہ اوٹہانا یعنی سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہی ع **وعن** سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس باغت دی ہمنی چمڑی اوسکیکو پہر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ یعنی کہجور اور پانی ڈالتی تہی اوسمین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عن لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهُ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہی لبابہ بنت حارث سی کہاتہی حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیشاب کیا اونکی کپڑی پر پس کہا مینی پہنیی کپڑا اور اور دیجی مجکوتہ بند اپنا تاکہ دہوؤنمین اوسکو فرمایا سوا اسکی نہین کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کیسی اور چہینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابی داود اور نسائی کی ابی سمح سی منقول ہی کہ کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی **ف** کہا طحاوی نی چہینٹا ڈالنی سی مراد ترڑا دینا ہے اور دہونیسی دہونا ساتہہ مبالغہ کی مراد ہی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت پاس پس پیشاب کیا حضرت پر فرمایا ترڑا دو اوسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سی کہ حکم پیشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی اسمین ترڑا دینا بہی ہی یعنی احتیاج نچوڑنی کی نہین اسلیی کہ لڑکی کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کی بہت پہیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کی بہت پہیلتا ہی اوسکو خوب طرح دہونا چاہیے ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ چلی ایک تمہارا ساتہہ پاپوش اپنی کی گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطی اوسکی پاک کر دینی والی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی ہین **ف** نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی مراد گندگی سی گندگی تہدار خشک ہے کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس گہس

زمین سی تو پاک ہو جاتا ہی اور تر پلیدی رگڑنی سی نہین زایل ہوتی اور امام ابی یوسف ہی کی ہی کہ تندار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو
خوب طرح زمین سی رگڑی تو پاک ہو جاتی ہے اور قول جدید امام شافعی کا یہہ ہی کہ دہونا ہی چاہیی پانی سی اور یہہ اختلاف نجاست تندار سے
مین ہی یعنی گوبر وغیرہ اور غیر تندار کا مثل پیشاب شراب غیرہ کی دہونا ہی واجب ہے بالاتفاق م ع ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
لَهَا امْرَأَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا واسطی اوسکی ایک عورت نی تحقیق مین دراز کرتی ہون دامن اپنا اور چلتی ہون بیچ
مکان ناپاک کی کہا ام سلمہ نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ جواب مثل اس سوال کی پاک کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بعد اوسکی ہے
روایت کی یہہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ابوداود اور دارمی نی وہ عورت پوچھنی والی تہی ام ولد ابراہیم
بن عبدالرحمن بن عوف کی **ف** پاک کرتی ہی وہ چیز کہ بعد اوسکی ہی یعنی بعد اوسکی کہ جگہہ پاک مین راہ چلی اور خاک دامن کو پہنچی پاک ہو جاوے
یہہ حکم نجاست خشک کے حق مین ہے کہ خشک نجاست کپڑیکو لگجاوے اور پاک زمین مین پہر چلے تو زمین مین لگ کر جہڑ جاتی ہی اور پاک ہو جاتا ہی یہہ حکم خشک نجاست
کے حق مین اس لیے کہتی ہین کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہو جاوی تو پاک نہین ہوتا بغیر دہونیکی بخلاف جوتہ موزہ کی کہ ایک جماعت تابعین کے
ادہر گئی ہی کہ پاک ہو جاتی ہین ساتہہ رگڑنی کی اگرچہ نجاست تر ہووی جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنی والی
کا حمیدہ ہی م ح ع **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ
السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہننے چمڑے درندون کے سے اور سوار ہونیسی اونپر روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** درندی مثل
شیر اور چیتہ وغیرہ کی اور سوار ہونیسی اونپر مراد ہی بچہا کر بیٹہنا اونپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اونپر اور سبب اسکی منع کا یہہ ہی کہ یہہ عادت متکبرون
کے ہی پس یہہ نہی تنزیہی ہی اور جو کہتی ہین کہ بال مردار کی نجس ہین دباغت سی پاک نہین ہوتی اونکی نزدیک یہہ نہی تحریمی ہی ح ق
وعن اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہی ابی الملیح بن اسامہ سی اون نی نقل کی اپنی باپ سے اون نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ منع کیا حضرت نی استعمال چمڑی درندون کی سی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی
نے یہہ کہ بچہائی جاوین چمڑی یعنی اس سے بہی منع کیا **وعن** اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ملیح سی کہ مکروہ رکہا اون نی مول چمڑی درندون کا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** مول چمڑی درندون کا یعنی
بیچنا اور مول لینا اونکا مکروہ ہی کہا یہہ ابن ملک نی اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہی اور فتاوی قاضی خان مین یہہ ہے کہ بیچ جلدون مردار کی
باطل ہی پہلی دباغت کی اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی عبارت مذکورہ پیچہی لاحق کی گئی ہی م ع **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَ
لَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عکیم سی کہا کہ آیا ہماری پاس خط رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ نفع لو تم مردار سی ساتہہ چمڑی کی اور نہ پٹہی کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی

ف یعنی ساتھہ چمڑی اور پٹھی مردار کی پہلی دباغت کرنیسی نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکی جائز ہی اکثر حدیثونسی یہہ بات معلوم ہوئی ہی
اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی ع **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة
اذا دبغت رواه مالك وابو داود اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ کہ فائدہ اوٹھایا
جاوی ساتھہ چمڑی مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نی **ف** چمڑی مردار کی حقین امام مالک سے دو روایتین
ہین ظاہر تر روایت یہہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوی مگر بیچ چیزون خشک کی اور پانی کی اور سوا پانی
کے اور پتلی چیزون مین نہ استعمال کیا جاوی ٹ ع **وعن** ميمونة قالت مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجال
من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها
قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ رواه احمد وابو داود
اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش مین سے کھینچتی تھی اپنی بکری موٹی ہوئی کو مانند کھینچنی گدہی
کے پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاش کی لیا ہوتا تمنی چمڑا اسکا عرض کیا اونہون نی تحقیق یہہ مردار ہی یعنی ذبح
کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتی کیکر کی یعنی دباغت اسسی ہو جاتی ہی روایت
کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنے اس سی طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دہوپ وغیرہ سی بھی
ہو جاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسیکہ بیان فرمائی ع **وعن** سلمة بن المحبق قال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم جاء في غزوة تبوك على اهل بيت فاذا قربة معلقة فسال الماء فقالوا له يا رسول الله انها
ميتة فقال دباغها طهورها رواه احمد وابو داود اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی غزوہ تبوک
مین اوپر گہر ایک شخص کی پس ناگہان مشک تہی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نی واسطی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق یہہ مردار سے
یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** امرأة من بني عبد الاشهل قالت قلت يا رسول الله ان لنا طريقا الى المسجد منتنة فكيف
نفعل اذا مطرنا قالت فقال اليس بعدها طريق هي اطيب منها قلت بلى قال فهذه بهذه رواه ابو داود
اور روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تہی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق واسطی ہماری ہی راہ طرف مسجد کے
گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نی پس فرمایا حضرت نی کیا نہین پیچھی اوسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو
اوس سی کہا مینی ہان فرمایا کہ پس یہہ ہی بدلی وسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی اور پہر راہ
پاک مین آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب گرنی جانی کی زمین پاک پر معنی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ دوسری فصل
مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہہ مقدار نجاست کی حقمین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگی تو یون پاک ہو جاتی ہین اور پیشاب اور
مثل اوسکی جوتہ اور کپڑیکو یا بعض بدن وغیرہ کو لگی تو بغیر دہونیکی نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑی مین سی نجاست تمام بہی بغیر
دہونیکی نہین پاک ہوتی ع ح **وعن** عبد الله بن مسعود قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا نتوضأ من الموطئ رواه الترمذي ح ش اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑہتے

ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو کرتی تہی ہم یعنی نہ دہوتی تہی پانو زمین پر چلنی سی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی پانو اور جوتہ وغیرہ جو نجاستون میں بہر جاتا بسبب چلنی راہ کی تو پہر دہوتی نہ اوسکو یہہ خشک نجاست کی حق مین کہا کہ وہ اگر لگجاتی تو پاک زمین پر چلنی سی پاک ہوجاتی حاجت دہونیکی نہین تہی اور تر نجاست جو لگجاوی سب علما کی نزدیک دہونا ہی چاہیی یا مراد یہہ ہی کہ گرد و غبار لگجاتا تو دہوتی نہین ح ع **وعن** ابن عمر قال کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ تہی کتی آتی جاتی مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تہی صحابہ کہ دہوتی ہون کچھہ بسبب اسکی روایت کی یہہ بخاری نی ف یعنی ابتدا اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تہا کبہی کبہی کتی خشک چلی آتی تہی پس ہونا اوسکا ضرور نجاستی تہی جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ع ح **وعن** البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس ببول ما یوکل لحمہ وفی روایۃ جابر قال ما اکل لحمہ فلا باس ببولہ رواہ احمد والدارقطنی اور روایت ہی براء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مضائقہ ساتھہ پیشاب اوس چیز کی کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا اور بیچ روایت کی یہہ احمد اور دارقطنی نی ف ظاہر اس حدیث سی تمسک کیا ہی امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضی شافعیہ نی کہ پیشاب ان جانورونکا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور سب علما کی نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتی ہین کہ اسکی مقابلہ مین یہہ حدیث عام واقع ہوئی ہی استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے اس لیی کہ اکثر عذاب قبر اسی سی ہوتا ہی بموجب اسکی ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہے پس احتیاط یہی چاہتی ہی کہ اسکو بہی نجس کہین ع ح

باب المسح علی الخفین

باب بیچ بیان مسح کرنی کی موزونپر ف مسح موزونکا جائز ہی ساتھہ سنت اور آثار مشہورہ کی اور تصریح کی ہی ایک جماعت نی حافظون حدیث کی سی کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہے اور جمع کیی ہین بعضی محدثون نی راوی اوسکی صحابہ سی اسی سی زیادہ ہوتی ہین کہ عشرہ مبشرہ بہی اونمین ہین اور ابن عبد البر نی کہا کہ نہین جانتا مین علمار سلف سی کسیکو کہ اوسنی انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نی کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مینی کہ سب اعتقاد اسکا کہتی تہی اور کرخی نی کہا کہ خوف کفر کا ہی مجہی اوسپر کہ قبول نہ کری مسح موزہ کو اس لیی کہ حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کی ہین اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ قائل ہوا مین ساتھہ مسح موزہ کی یہانتک کہ پہنچین حدیثین مجہی مانند روشنی آفتاب کے بعد اسکی جاننا چاہیی کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہی اور دہونا پانو کا عزیمت یعنی اولی اور ہدایہ میں ہے کہ جو کوئی اعتقاد نہ کری مسح موزہ کا وہ مبتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد کری اور مسح نہ کری بسبب عزیمت کی وہ ثواب دیا جاتا ہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اوسکو اوتار کر پانو دہونی افضل ہین بعضون نی تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین رد ہی اہل بدعت کا یعنی روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتی ہین اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہے اور امام نووی نی کہا کہ مذہب ہماری علما یعنی شافعیہ کا یہہ ہی کہ دہونا پانو کا افضل ہی اس لیے کہ یہہ اصل ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ ترک نہ کری مسح کو اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ آنحضرت تکلف نہ فرماتی تہی دونو چیزونمین اگر موزہ پہنی ہوتی نہ اوتارتی پانو دہونیکی لیی اور اگر نہ پہنی ہوتی موزہ نہ پہنتی مسح کی لیی اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچہی بات یہی ہی کہ موافق سنت کے ہو یعنی بی تکلفی رہی اس باب مین ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** شریح بن ھانئ قال سالت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم رواہ مسلم اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا کہ پوچہا مینی حضرت علی بیٹی ابیطالب

کے سی مدت مسح کرنی کی بیچ موزون کی پس کہا حضرت علی نی مدت ٹہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دن اور تین رات مسافر کی لیی اور
اور ایکدن اور ایک رات مقیم کی لیی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کری اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس
مدت کی جمہور علما کی نزدیک اوسوقت سی ہی کہ جب وضو ٹوٹی مثلا ایک شخص نی دوپہر کو وضو کر کر موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سی
ایکدن ایکرات گنی جاوی **وعن** المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ
المُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ
عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ
فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ
اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ
فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ
رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ
فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کی پہلی فجر کی پس اوٹہائی مینی ساتہہ اونکی چہاگل پس
جب پہری شروع کیا مینی پانی ڈالنا ہاتون اونکی پر چہاگل سی پس دہوئی دونون ہاتہہ اپنی اور مونہہ اپنا اور تہا اونپر جبہ صوف کا شروع
کیا کہولنا ہاتون اپنی سی پس تنگ ہوئین آستینین جبہ کی پس نکال لیی دونون ہاتہہ اپنی نیچی جبہ کیسی اور ڈالدیا جبہ کو اپنی مونڈہون پر اور دہوئی
دونون ہاتہہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پہر قصد کیا مینی تا نکالون مین دونون موزہ اونکی پس فرمایا چہوڑ دی
انکو پس تحقیق مینی پہنا تہا اونکو اوس حالت مین کہ پاک تہی یعنی پانو پس مسح کیا اونپر پہر سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پس پہنچی ہم طرف قوم کے
اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑہوا تی تہی اونکو عبد الرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہوا لی تہی اونکو ایک
رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہی ہٹنی کا یعنی تا حضرت امامت کرین پس اشارہ کیا حضرت نی طرف اونکی
کہ یونہی کہڑا رہ پس پالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو رکعتون مین سی ساتہہ اونکی یعنی دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبد الرحمن
نے کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑا ہوا مین ساتہہ اونکی پس پڑہی ہمنی وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت پہلی
فجر کی پاخانہ تشریف لیگئی اس مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلی داخل ہونی وقت عبادت کی سی سامان عبادت کا درست کری اور اس حدیث سی
یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادی تو جائز ہی اور راوی نی بعد ذکر کرنی ہاتون کی دہونیکی دہونا مونہہ کا ذکر کیا کلی اور ناک مین
پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی لیی یا از راہ نسیان کی یا اس لیی کہ وہ داخل ہین مونہہ کی حکم مین اور پگڑی پر مسح کرنیکی یہہ معنی ہین کہ جو تہائی
سر پر مسح کر کر ادای سنت کی لیی بجای مسح تمام سر کی پگڑی پر کر لیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہی اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سے
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والیکا اقتدا کری تو جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہی امامیہ
کا کہ وہ کہتی ہین شرط ہی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کی ساتہہ پڑہنی رہ جاوی تو وہ اوسکی ادا کی لیی تب اوٹہی کہ

کہ امام جب سلام پہیر چکی چنانچہ امام شافعی کی نزدیک تو پہلی سلام امام کی سی اوٹہنا جائز ہی نہین اور ہماری علما کی نزدیک مکروہ تحریمی ہی مگر
جس صورت مین جانتا ہی کہ اگر نہ اوٹہونگا تو نماز فاسد ہوجاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کی سلام کا کرتا ہی تو خوف ہی طلوع آفتاب
کا اس صورتمین جائز ہی کہ پہری ہونا پہلی سلام امام کی اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ مین لکہی ہی وہان دیکہا چاہیی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب
امام کی آنی کو دیر لگی اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سی تو مستحب ہے نماز کی خبر کردینی اور سکوت
نماز کی ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ
اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً اِذَا تَطَھَّرَ فَلَبِسَ خُفَّیْہِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْھِمَا رَوَاہُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِہٖ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ
وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ ھُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی روایت ہے ابی بکرہ سی
کہ نقل کی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ رخصت دی اونہون نی مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جسوقت کہ وضو کیا ہو پہر
پہنی موزی یہہ کہ مسح کری اونپر روایت کی یہہ اثرم نی اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نی اور دارقطنی نی اور کہا خطابی نی یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی اسیطرح ہے
منتقی مین کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی **وعن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو جسوقت کہ ہوتی ہم مسافر یہہ کہ نہ نکالین
ہم موزی اپنی تین دن اور تین رات مگر جنابت سی ولیکن نہ نکالین ہم پاخانہ سی یا پیشاب سے یا سونی سی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف**
یعنے غسل جنابت کی لیی موزی اوتارنیکو فرماتی کہ اسحالت مین مسح درست نہین اور پاخانہ یا پیشاب یا سونیکی بعد جو وضو کرتی تو حکم تہا کہ موزی اوتارتی
نہین اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرین ۱۲ ع ح **وعن** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ
غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَمَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
مَعْلُوْلٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَۃَ وَمُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَّکَذَا ضَعَّفَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ وضو کروایا
مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پس مسح کیا اوپر موزیکی اور نیچی اوسکی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
معلول ہی اور پوچہا مینی ابازرعہ اور محمد یعنی بخاری سی حال اس حدیث کا پس کہا دونون نی یہہ نہین صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا ہی اسکو ابوداود نی
ف امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچی یعنی تلووی پر سنت ہی اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک پشت
قدم پر فقط کری دلیل اونکی یہہ ہی کہ اس حدیث مین علما نی کلام کیا ہی اور اوسکی مقابلہ مین اور حدیثین خلاف اسکی واقع ہوئی ہین پس اونپر عمل کرنا
چاہیی اور حدیث معلول محدثین کی نزدیک وہ ہی کہ اوسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو یہہ کہ موافق اوس حدیث کی عمل نہ کرین اور وجہ ضعف
اس حدیث کی یہہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتہہ مغیرہ کی ثابت نہین ہوا ہے بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہی اوس تک پہنچتی ہی اور دوسری
وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اسکو ثور بن یزید نی اونی رجا بن حیوہ سی اونی کاتب مغیرہ سی اور ثور سماع نہین کہتا ہی جا سی اور یہہ اکثر طرق حدیث
مغیرہ کی مطلق واقع ہوا ہی کہ مسح کیا موزونپر بلا ذکر اعلی اور اسفل کی اور حدیث آئندہ مین آیا ہی کہ مسح کیا اوپر کی رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہے
اور یہہ سبب عدم صحت ہوسکتی ہی ۱۲ ع ح **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ عَلٰی ظَاھِرِھِمَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہی سی اس نی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتی تہی موزونپر اوپر کی جانب روایت کی ترمذی

اور ابو داود نی **ف** طور مسح موزہ کا یہہ ہی کہ داہنی ہاتہہ کی اونگلیان داہنی پانو کی پنجہ پر رکہی اور بائین ہاتہہ کی بائین پانو کی پنجہ پر پہر کہینچ لاوی اونکو ٹخنو تک اور پہر تک اونگلیان چہدری رکہی پس مسنون تو یہہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتہہ ایک اونگلی کی تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہہ پہیری تو جائز ہو جاویگا اور نہین تو نہین اور بہت سی طور مسح کی فقہ مین لکہی ہین جو چاہی اوسمین دیکہہ لے ع **وعنہ** قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کی ساتہہ نعلین کے روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** قاموس مین لکہا ہی کہ جورب کہتی ہین لفافہ پانو کو یعنی جسکو یہان جراب کہتی ہین اور اوسکی کئی قسمین ہین چلپی مین تفصیل اوسکی خوب لکہی ہی بعض احکام اوسکی یہان ذکر ہوتی ہین کہ مذہب حنفیہ مین مسح درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنی اوپر تلی اونکی چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنی فقط نیچی ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخین کی یہہ ہے کہ اوس سے چل سکی ایک فرسخ اور ٹہہری ہی پنڈلی پر بغیر باندہی اور نہ دکہلائی دی اندر کا رخ اوسکا اور پانی اوسمین پہنچی نہین اور چلپی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہون تو اوسپر مسح جائز نہین پس منعلین اوسوقت درست ہوگا کہ ثخینین بہی ہون اور امام شافعی کی نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو پس یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا ہی حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سی اور مراد نعلین سے دو احتمال ہین ایک یہہ ہی کہ مراد پاپوش ہین یعنی مسح کیا جوربین پر ساتہہ پاپوشونکی کیونکہ ہیچ عرب کے پاپوشمین فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہی مانع مسح کا نہین اور دوسری مراد یہہ ہی کہ مسح کیا اون جوربین پر کہ اونکی نیچی چمڑا لگا تہا ع در مختار و مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** الْمُغِيرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی مغیرہ سی کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی موزونپر پس کہا مینی ای رسول خدا کی بہول گئی تم یعنی موزی اوتار کر پانو نہ دہوئی فرمایا نہین بلکہ تو بہول گیا یعنی خطا کی بیچ نسبت کرنی نسیان کی مجکو ساتہہ اسیکے حکم کیا ہی مجکو رب میرے عزت والی اور بزرگی والی نی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی **وعن** عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتہہ عقل کی البتہ ہوتی نیچی کی جانب موزہ کی بہتر ساتہہ مسح کرنیکی اوپر کی جانب اوسکی سی اور تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتی تہی اوپر کی جانب موزہ اپنی کی پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور دارمی نی معنی اسکی **ف** اور ہوتی نیچی کی جانب موزہ کی بہتر ساتہہ مسح کی اس لیی کہ نیچی کی جانب نجاست وغیرہ پڑتی ہی پس پاکی اور ستہرائی ... اوسکی اولی در لسب معلوم ہوتی ہی از راہ عقل کی لیکن شرع مین عقل کو دخل ندینا چاہیی بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہی اپنی کو دریافت کرنی حکمتون الہیہ سی پس عاقل کو چاہیی کہ بہر نوع تابع شریعت کا ہی تابع عقل کا نہووی کہ جو گمراہ ہوئی ہین قسم کفار سی اور حکما سی اور اہل ہوا سی سب بسبب متابعت عقل ہے کی گمراہ ہوئی ہین ع **ف** موزہ اگر بقدر چہوٹی تین اونگلیون پانو کی پہٹ جاوی تو اوسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تہوڑا کہٹ جاوی ہی یہانتک کہ اگر اوسکو جمع کرین تو تین انگشت کی قدر ہو جاتا ہی اوسپر بہی درست نہین اور اگر دونو تہوڑی تہوڑی پہٹی ہین کہ اگر اونکو جمع کری تو اسقدر ہو جاتا ہی تو اوسکا اعتبار نہین مسح اوسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور

اور توڑتا ہے اوسکو اوتارنا موزہ کا بعد حدث کی اور توڑتا ہی اوسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف ہو تلف پانو کا بسبب سردی کی یعنی اگر اوتارنی
مین خوف ہی تلف پانو کا تو مسح نہین ٹوٹتی کا جبتک خوف باقی ہی مسح بہی باقی ہی اور اگر موزہ اوتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہہ باوضو ہی
تو فقط پانو ہی دہولیوی از سر نو وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدہی سی زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل پاوی تو بہی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم
نی مسح کیا اور پہلی گذر نی ایک رات دن کی یہہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کری یعنی تین رات دن تلک کیا کری اور اسیطرح اگر مسح کیا مسافر نی اور
پہر مقیم ہوگیا ایک رات دن کی بعد تو اوتار ڈالی موزہ کہ مدت اوسکی ہوچکی اور معذور مثلا ظہر کی وقت وضو کر کر موزہ پہنی اور سوای عذر کی چیز کی کسی اور
چیز سی وضو ٹوٹ جاوی تو مسح اوسکو جائز ہی جب تلک وقت اوسکا ہی اور بعد تمام ہونی وقت کی مسح ٹوٹ جاویگا ملتقی

باب التیمم

باب ہی بیچ بیان تیمم کی **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کی ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوس چیز کا کہ قایم مقام خاک کی ہی یعنی
پتہر چونہ وغیرہ اور ملنا مونہہ اور ہاتہہ پر اوسکو ساتہہ نیت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کی لیی اور دوسرا
دونون ہاتونکی لیی کہنیون تلک یا ایک ضربہ ہی واسطی مونہہ اور ہتیلیون کی پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا ہی
اور مختار مذہب شافعی کا بہی یہی ہے اور بعضی حنبلیونکا بہی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان
ثوری اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنی ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم
سی اور دونو جانب مین حدیثین بہی واقع ہوتی ہین چنانچہ آگی آوینگی ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلث جعلت صفوفنا کصفوف الملئکۃ
وجعلت لنا الارض کلها مسجدا وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نی بزرگی دی گئی ہم لوگونپر یعنی پہلی امتونپر ساتہہ تین چیزونکی گردانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتونکی یعنی
جیسی اونکو صف باندہ کر عبادت کرنی مین قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہی ایسی ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطی ہماری زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی
اوسکی واسطی ہماری پاک کرنیوالی جسوقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اگلی امت مین قید جماعت کی نہ تہی جسطرح چاہتی اوسطرح نماز پڑہ
لیتی اور نماز نہ جائز ہوتی تہی اونکی سوا کنائس اور بیع کی کہ یہہ نام اونکی عبادت خانونکی ہین اور تیمم بہی اونکو کرنا درست نہ تہا پس فرمایا کہ ان تین باتونمین
ہمین بزرگی ہی اوپر کہ ہمین جماعت سی نماز پڑہنی کا حکم ہوا اور وعدہ ایسی ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہان نماز پڑہینگی جائز ہو جائیگی اور
جہان پانی نملی مٹی سی تیمم کرلین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سی تیمم کری اور چیز سی نہ کری جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہی اور امام
ابو حنیفہ اور مالک اور محمد رح کی نزدیک درست ہی ہر چیز سی کہ وہ جنس زمین سے ہو اور جنس زمین سی وہ چیز ہی کہ آگ سی نہ پگہلی اور نہ نرم ہووی اور
جلانی سی راکہہ نہ ہو جاوی دلیل انکی حدیث جابر کی ہی کہ صحیح بخاری مین منقول ہی وہ یہہ ہی جعلت لی الارض مسجدا وطهورا یعنی گردانی گئی
میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سی ہو ع ح **وعن** عمران قال کنا فی سفر
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلوتہ اذا هو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعک
یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ
اور روایت ہی عمران سی کہا تہی ہم سفر مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگونکو پس جب پہری نماز اپنی سی ناگہان دیکہا ایک شخص
کہ الگ بیٹہا ہی قوم سی کہ نماز پڑہی تہی اون نی ساتہہ قوم کی پس فرمایا حضرت نی کس چیز نی منع کیا تجکو ای فلانی یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتہہ قوم کی کہا

پہنچی مجکو جنابت اور نہیں پائی فرمایا لازم ہی تجکو مٹی یعنی تیمم اوس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجکو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

وعن عمار قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار لعمر اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال انما کان یکفیک هکذا فضرب النبی صلی الله علیه وسلم بکفیه الارض ونفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه رواه البخاری ولمسلم نحوه وفیه قال انما یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهک وکفیک اور روایت ہی عمار سی کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مینے پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہین یاد کرتے تم تحقیق تہے ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنی اور ہم دونو جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہہ یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کے فرمایا سوا اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجکو اسطرح سے پس مارے نبی صلعم نے دونو ہاتہہ اپنے زمین پر اور پہونک ماری اونمین پہر مسح کیا ساتہہ اونکے مونہہ اپنے پر اور ہاتون اپنے پر روایت کی یہہ بخاری نے اور مسلم مین مانند اسکی اور بیچ اوسکے یہہ ہی کہا سوا اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ مارے دونو ہاتہہ اپنے زمین پر پہر پہونکے پہر مسح کرے ساتہہ اون دونو کے مونہہ اپنے پر اور ہاتون اپنے پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہین لیکن آیا ہی بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر رض نے اوس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنی نماز نہ پڑہ جبتلک کہ نہ پاوے پانی مذہب عمر رض کا یہی تہا کہ جنبی کے لیے تیمم نہین اور ممکن ہی کہ حضرت عمر نے جو سکوت کیا ہو بہول گئے ہون حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اوسے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے بہی تیمم جائز ہی اور پس تمنے نماز نہین پڑہے یعنی اس توقع پر کہ پانی ملجاویگا پہلی جانی وقت کے یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قایم مقام وضو کے ہے نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد اونکا یہہ تہا کہ انکو یہہ مسئلہ اچہی طرح معلوم نہ تہا اتفاق نہ ہوا تہا حضرت سے سوال کرنیکا پس یہہ اعتقاد اور وہ نکالنہ تہا ایکی نزدیک تیمم قایم مقام غسل کی بہی ہے اور مین لوٹا خاک مین یعنی دہیان کی جانا کہ جیسے پانی غسل مین تمام اعضا پر پہنچایا جاتا ہی ویسی ہی خاک بہی پہنچانی چاہیے اور ہاتہہ اس لیے پہونکے کہ مٹی مونہہ کو لگ کر مونہہ نہ بگڑ جاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہی مثلہ کہتی ہین الله کی پیدائش کی بگاڑنیکو پس بعضی فرقہ جو بہبوت وغیرہ مونہہ کو ملتی ہین منع ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ مذہب بعضون کا ہی اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک دو ضرب لی جاوے ایک مونہہ کی لیے اور ایک ہاتون کی لیے کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہی کہ مقصود حضرت کو فقط یہان یہہ تہا کہ صورت ضربہ کی دکہاوین عمار کو کہ اسطرح کر لیا کر جنابت کی لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت ساری تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تہی اوسیطرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسی لیے اور روایتین جو عمار سے بیچ حق تیمم کی آئی ہین وسمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنی ہاتہہ کہنیون تک ہین شرح

وعن ابی الجهیم بن الحارث بن الصمة قال مررت علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یبول فسلمت علیه فلم یرد علی حتی قام الی الجدار فحته بعصا کانت معه ثم وضع یدیه علی الجدار فمسح وجهه وذراعیه ثم رد علی ولم اجد هذه الروایة فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکره فی شرح السنة وقال هذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سی کہا گذرا مین حضرت نبی صلی الله علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا مینے اونپر پس جواب نہ دیا مجکو سلام کا یہانتک کہ کہڑی ہوئے طرف دیوار کی پس کہرچا اوسکو ساتہہ لاٹہی کے کہ تہی ساتہہ اونکے پہر رکہے دونون ہاتہہ اپنے دیوار پر پہر مسح کیا اپنے منہ پر اور ہاتون پر پہر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوۃ نے نہین پائی مینے یہہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کے

تيمم وليكن ذكر كيا محی السنہ نی اسكو شرح السنہ مين اور كہا يہہ حديث حسن ہے يعنی پس اسكو فصل مين مصابيح واليكو لانا تہا **ف** شی ديوار كی اس ليی كہر حرکر اوسمين سے غبار اوٹہنی لگی كہ اوسپر تيمم كرنا افضل ہی اور باعث زيادتی ثواب كا ہی اور يہہ حديث دلالت كرتی ہی اسپر كہ مستحب ہے طہارت كرنی ذكر الہی کے ليے اور اوسپر دلالت كرتی ہی كہ مستحب ہے ہميشہ طاہر رہنا ؛ ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ذرؓ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الصعيد الطيب وضوء المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشره فان ذلك خير رواه احمد والترمذی وابوداود وروی النسائی نحوه الی قوله

روايت ہی ابی ذر سی كہا فرمايا رسول خدا صلی الله عليه وسلم نی تحقيق مٹی پاک پاک كرنيوالی ہی مسلمان كی اگرچہ نہ پاوی پانی دس برس پس جب كہ پاوی پانی لگاوی اوسكو بدن اپنے پر پس تحقيق يہہ بہتر ہی روايت كی يہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور روايت كی نسائی نی مانند اسكی قول عشر سنين **ف** مراد دس برس سی كثرت ہی نہ يہی مدت اور يہہ دلالت ہی اسپر كہ جانا وقت نماز كا تيمم كو نہيں توڑتا بلكہ حكم اوسكا مانند حكم وضو كی ہی كہ ايک تيمم سے جتنی فرض يا نفل چاہی پڑہی جيساكہ مذہب ہمارا ہی اور امام شافعی كی نزديک تيمم مانند وضوء معذور كی ہی كہ بعد جانی وقت كی تيمم ٹوٹ جاتا ہی پس جبكہ پاوی پانی يعنی اتنا كہ كفايت كری غسل كو يا وضو كو اور زيادہ ہو حاجت پينی كی سی اور قادر بہی ہو اوسكی استعمال پر پس لگاوی اوسكو بدن پر يعنی وضو كری يا غسل كری پس يہہ بہتر ہی يعنی اب وضو واجب ہوا تيمم نہيں درست ہونيكا ؛ ع

وعن جابرؓ قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی راسه فاحتلم فسال اصحابه هل تجدون لی رخصة فی التيمم قالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی الله عليه وسلم اخبر بذلك قال قتلوه قتلهم الله الا سالوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العی السوال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصب علی جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده رواه ابوداود ورواه ابن ماجة عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس

اور روايت ہی جابر سی كہا نكلی ہم سفر مين پس لگا ايک شخص كی ہم مين سے پتہر پس زخم ڈالا سر اوسكی مين پس حاجت نہانيكی ہوئی اوس زخمی كو پس پوچہا اوسنی اپنی ياروں سی كيا پاتی ہو واسطی ميری رخصت بيچ تيمم كرنيكی كہا اونہوں نی نہيں پاتی ہم واسطی تيری رخصت اور تو قادر ہے پانی پر پس نہايا وہ پہر مر گيا پس جب پہر آئی ہم حضرت كی پاس خبر دی گئی ساتہہ اس مرنی كی فرمايا مارا لوگوں نی اوسكو ماری اونكو الله كيوں نہ پوچہا اوسوقت كہ نجانا پس سوا اسكی نہيں كہ شفا بيماری نادانی كی پوچہنا ہی سوا اسكی نہيں ہے كہ كفايت كرتا اوسكو يہہ كہ تيمم كرتا اور باندہتا اوپر زخم اپنی كی كپڑا پہر مسح كرتا اوسپر اور دہوتا تمام بدن اپنا روايت كی يہہ ابوداود نی اور روايت كی ابن ماجہ نی عطاء بن ابی رباح سی اونہی ابن عباس سے **ف** اور تو قادر ہی پانی پر يعنی وہ لوگ اس آيہ فلم تجدوا ماء سی يہہ سمجہی كہ پانی كی ہوتی ہوئی تيمم جائز نہيں اور يہہ نہ سمجہی كہ باوجود ہونی پانی كی قادر بہی ہو اوسپر اور ضرر بہی نہ كری جب تيمم جائز ہوگا اور يہہ حديث دلالت كرتی ہی اسپر كہ جمع كری درميان تيمم اور دہونی ساری بدن كی جيساكہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی مين ايک سے چيز كری پس حنفی شافعی كو يہہ جواب ديتی ہين كہ يہہ حديث ضعيف ہی اور مخالف قياس كے ہی كہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ كا اور خلاصہ اس مسئلہ كا يہہ ہے كہ جو كوئی خوف ركہتا ہو تلف كا بسبب استعمال پانی كی تو جائز ہی اوسكو تيمم بلا خلاف اور جو كوئی ڈری زيادتی مرض سی يا دير كر اچہی ہونی سی تو جائز ہی نزديک ابو حنيفہ اور مالک كی يہہ كہ تيمم كری اور نماز پڑہی اور اوسكو پہيرنا نماز كا پہر نہيں ضرور اور مذہب شافعی مين بہی يہی بات غالب ہے اور جسكی كسی عضو مين زخم يا پہوڑا ہو اور اوسپر پٹی بندہی ہو اور خوف ہو اوسكی دور كرنی مين تلف كا پس نزديک شافعی كی مسح كری پٹی پر اور تيمم كری اور ابو حنيفہ اور مالک رحمہ الله نی كہا كہ جب ہو بعض بدن اوسكا زخمی اور بعض اچہا تو ديكہين گے كہ اكثر بدن اچہا ہی تو اوسكو دہو دين گے

اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دہونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دہو وین اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ؛ ع وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَہُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ
وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُہُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَذَکَرَا ذٰلِکَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَکَ
الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی ھُوَ اَبُوْدَاؤدَ اَیْضًا
عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا ۹ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا
ساتہہ اونکے پانی پہر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سے اور نماز پڑہی پہر پایا پانی بیچ وقت کے پس پہیری ایک نے اون دونون مین سے نماز ساتہہ وضو کے
اور نہ پہیری دوسرے نے پہر آئے دونو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر ذکر کیا یہہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے کہ نہ پہیری تہی نماز
پہنچا تو سنت کو اور کافی ہے تجکو نماز تیری اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ وضو کیا تہا اور پہیری نماز واسطے تیرے ہے ثواب دو نا روایت کی یہہ ابو داود اور
دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داود نے بہی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے ف پہنچا تو سنت کو
یعنے حکم شریعت یونہی تہا جسطرح تو نے کیا کہ بسبب پانی پانے کی تیمم کرکر نماز پڑہ لی اور پہر اوسکو نہ پہیرا اور دوسرے کو دو ہرا ثواب فرمایا اس سے کہ ایک
سبب دای فرض کے ہوا اور دوسرا سبب ادای نفل کی اتفاق کہتے ہین علما یہہ کہ جب پانی دیکہے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اوسپر پہیرنا
نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز مین پس جمہور یعنی اکثر علما کہتے ہین کہ
اوس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابو حنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت مین کہ باطل ہو جاتا ہے تیمم اوسکا اور جب تیمم
کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونیکے نماز مین پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِی الْجُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَہٗ
رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْہِہٖ وَیَدَیْہِ
ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کنوین
جمل کیسے کہ مدینہ مین ہے پس ملا اونسے ایک شخص یعنی یہی ابو جہیم پس سلام کیا اوپر اونکے پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار
کے پاس پس مسح کیا مونہہ اپنے کو اور ہاتون اپنے کو یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوسکے سلام کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ
اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّہُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا
بِاَکُفِّہِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْہِہِمْ مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّہِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً
اُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْہِمْ کُلِّہَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عمار بن
یاسر سے کہ وہ تہے حدیث کرتے یہہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے کہ اوس حال مین کہ وہ تہے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے
پس مارے ہاتہہ اپنے مٹی پر پہر پہیرے سو مونہون اپنے پر پہیرنا ایکبار پہر عود کیا پس مارے ہاتہہ اپنے مٹی پر ایکبار پہر پہیرے ہاتون اپنے پر سب یعنے
مونڈہون تلک اور بغلون تلک اندر کی جانب ہاتون اپنے کی سے روایت کی یہہ ابو داود نے ف من بطون ایدیہم مین لفظ من کا ابتدا کے
لیے ہے یعنی پہلے ہاتونکی اندر کی رخ پر ہاتہہ پہیرتے تہے اونکی اوپر کی رخ پر جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو فقہا نے بیچ باب استحباب کے یا یہہ معنی ہین

کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیوں سی یہہ معنی مناسب ہین اس مقام کی اور صحابہ نی جو اسطرح تیمم کیا سبب اوسکا یہہ تہا کہ اونہون نی دیکہا کہ لفظ یدکا آیۂ تیمم کی مین مطلق آیا ہی پس ہاتہہ کا اطلاق سب پر ہوسکتا ہی اور جمہور علما نی نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہانتک وضو مین ہاتہہ دہوتی ہین وہین تک تیمم مین ہاتہہ پہیرا چاہیی اور سوای اسکی حضرت کی تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اوس سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی ۱۲ ع ف تیمم کری مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سی ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کی یا بسبب بیماری کی کہ ڈرتا ہو زیادتی اوسکی سی یا ڈر ہو دیر کر اچہی ہونی بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندی کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچی تو ان سب صورتون مین تیمم کری ایسی چیز سی کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کی اور ریت کی اور چونہ کی اور قلعی کی اور سرمہ کی اور ہڑتال کی اور پتہر کی اور سب جواہرات کی سوای موتی اور مونگی کی اگرچہ ان چیزون پر غبار نہ ہو اور جو چیز جنس زمین سی نہو اوس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اوسپر اور شرط تیمم کی یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کی سی حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بہی شرط ہی اور استیعاب ہے یعنی اعضاء تیمم پر سب پر ہاتہہ پہیری کہین خالی نرہی اور تیمم اوسکی ہی اور ضرور ہی نیت کری اور ا عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کی یعنی نماز پڑہنی کی نیت کری پس اگر تیمم کری کافر اسلام کی لیی یا کوئی تیمم کری مسجد مین جانی کی لیے تو اوس سے نماز جائز نہین ہوئیگی اور نہین شرط ہی تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہہ ہی کہ دونون ہاتہہ زمین پر ماری پہر اونکو جہاڑ کر مونہہ پر پہیری پہر دوسری دفع اسیطرح مار کر جہاڑی اور پہیری ہتیلی داہنی ہاتہہ کی اوپر کی رخ بائین ہاتہہ کی اور اندر کی رخ پر کہنی سمیت پہر اسیطرح داہنی ہاتہہ پر بایان ہاتہہ پہیری اور برابر ہی اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہے تیمم پہلی آنی وقت نماز کی اور پڑہی اوس سے جو چاہی فرض اور نفل مانند وضو کی اور جائز ہی واسطی خوف فوت ہونے نماز جنازہ کی یا عید کی ابتداءً اور بناءً یعنی پہلی سی اور درمیان مین نہ واسطی خوف فوت ہونی جمعہ کی اور نماز وقتیہ کی اور نہین ٹوٹتا ہی اوسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہے اوسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی لیی اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنی اسباب مین رکہہ کر بہول گیا اور نماز پڑہ لی تیمم سی تو پہر جب پانی یاد آوی تو نماز کو پہیری نہین اور مستحب ہے اوسکو کہ توقع رکہتا ہی پانی ہاتہہ لگنیکی کہ تاخیر کری نماز کو آخر وقت تک یعنی جبتلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوی اور واجب ہے طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتہہ تک اگر گمان رکہتا ہی نزدیکی کا ورنہین تو نہین اور واجب ہے خریدنا پانی کا اگر اوسکی پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنی اپنی بہاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اوسکی رفیق کی پاس پانی ہی تو مانگی اوس سے پس اگر وہ نہ دی تو تیمم کری اور اگر تیمم کری مانگنی سی پہلی یا جنبی تیمم کری شہر مین واسطی خوف جاڑی کی تو جائز ہی ۱۲ ملتقی

باب الغسل المسنون

باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیی کہ نہاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مختار یہہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کی لیی ہی کہ اوسی طہارت سی جمعہ ادا کری اور بعضی کہتی ہین کہ غسل واسطی تعظیم و تکریم دن جمعہ کی ہی اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہے نزدیک جمہور کی اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے بحسب ایک روایت کی ۱۲ ح ع

وعن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** واجب ہے یعنی ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چہوڑنا اوسکا اور یہہ معنی نہین ہین کہ واجب ہے تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہے کہا ہی علمانی کہ یہہ ورثل سکی واسطی تاکید استحباب کے ہے جیسکہ کہتی ہین کہ رعایت فلانی کی ہمپر واجب ہے ابتداء اسلام مین مسجدین چہوٹی تہین

اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتیں بہت کرتے تھے پس جب اونکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے سبب بو کی اس لیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانیکو جلد ہر
قبول کر لیں ۱۲ع ؛ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما
یغسل فیہ راسہ وجسدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی حق ہی یعنی ثابت و لازم ہی یا لائق ہی ہر
مسلمان پر یعنی عاقل بالغ پر یہہ کہ نہاوی ہر ہفتہ مین ایکدن یعنی جمعہ کو کہ دہووی اوسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فبہا و
نعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جسنی وضو کیا
دن جمعہ کی پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنی کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کی لیے پس غسل بہتر ہی روایت کی یہہ احمد ابوداود اور ترمذی
اور دارمی نی **ف** لفظ فبہا ونعمت کی معنی یہہ ہین فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہہ حدیث
صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہی واجب نہین ۱۲ع ؛ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا
فلیغتسل رواہ ابن ماجۃ وزاد احمد والترمذی وابوداود ومن حملہ فلیتوضأ اور روایت ہی ابیہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو نہلاوی مردیکو پس چاہیی کہ آپ بہی نہاوی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور جو کوئی اوٹہاوی مردہ
کو یعنی ارادہ کری اوٹہانیکا پس چاہیی کہ وضو کری **ف** نہاوی تہرائی کی لیی کہ شاید چہینٹین وغیرہ اسکی پڑی ہون اور یہہ امر استحباب کی لیی ہے
اکثر علما کی نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر مقدمہ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اوسکو اور جو کوئی ارادہ مردہ کی اوٹہانیکا کری تو
وضو اسلیی کرلی کہ وقت اوٹہانی جنازہ کی با وضو رہیگا جب جنازہ رکہا جاویگا نماز ہاتہہ سی نہین جائیگی یہہ امر بہی استحباب کی لیی ہی سبکی نزدیک
۱۲ع ؛ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن
الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تہی ساتہہ نہانی کی چار چیزون
سے جنابت سی اور دن جمعہ کی اور سینگی کہنچوانی سی اور غسل دینی میت کی سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** ثابت نہین ہوا کہ حضرت نی غسل
میت کو دیا ہو کبہی اس لیے معنی یغتسل کی یہہ لیتی ہین کہ حکم فرماتی نہانیکا اور ان چار غسلون مین سی جنابت کا فرض ہی باقی مستحب اور جو سینگی لگواوی
وہ تہرائی کی لیی نہاوی تا خون وغیرہ سی پاک ہوجاوی ۱۲ع ؛ وعن قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یغتسل بماء وسدر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی اور روایت ہی قیس بن عاصم سی کہ تحقیق یہہ مسلمان ہوئی پس
حکم کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہاوین ساتہہ پانی اور بیری کی پتون کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کافر
جو مسلمان ہو اگر جنبی ہی تو غسل کرنا اوسی واجب ہے ورنہ مستحب و صحیح تر یہہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلی پڑہی اور نہاوی بعد اور سنت ہی اوسکو
کہ پہلی نہانیکی سر بہی منڈاوی اور بیری کی پتوسی نہانیکو فرمایا تا خوب پاکی اور تہرائی حاصل ہو ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری
عن عکرمۃ قال ان ناسا من اہل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ
اطہر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وساخبرکم کیف بدء الغسل کان الناس
مجہودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظہورہم وکان مسجدہم ضیقا مقارب السقف انما
ہو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس

فِي ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انہوں نے اے ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہے اور بہتر ہے واسطے اوس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے پس نہیں اوسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں تمکو کسطرح تہا شروع غسل کا یعنی سبب اسکے شروع ہونیکا پہلے کیا ہم ہے لوگ یعنی صحابہ فقیر پہنتے تہے صوف اور کام کرتے تہے اپنی پیٹہوں پر اور تہی مسجد اونکی تنگ نیچی چہت کی اور نہ تہا مگر چہپر یعنی ٹہنیوں کہجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہوگئے لوگ پسینے میں بیچ اس صوف کے یہانتک کہ پہیلی ورن ہے بو ایذا دی بسبب اسکے بعضوں نے بعضوں کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بو فرمایا کہ اے لوگو جبکہ ہووے یہہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم میں سے بہتر وہ چیز کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنی تیل بالوں کو لگاوے اور خوشبو بدنکو کہا ابن عباس نے پہر دیا اللہ نے مال اور پہنے لوگوں نے سوا صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور جاتی رہی بعض وہ چیز کہ ایذا دیتی تہی بسبب اوسکے بعض اونکی بعض کو پسینے سے روایت کیا یہہ ابو داؤد نے **ف** اور کفایت کیے گئے محنت سے یعنی کفایت کیا اونکو اللہ نے بسبب غنے کر دینے کے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق بیان ہے لفظ البعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینے لوگون کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب حاصل ہونے فراغت کی و دفع ہوئی پس حاصل ساری کلام ابن عباس کا یہہ ہے کہ غسل تہا واجب ابتداء اسلام میں بسبب کثرت بدبو پسینے کی پہر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنی اب غسل جمعہ کا سنت ہے د ع

باب الحیض

باب ہے بیچ بیان حیض کی **ف** حیض کی معنی لغت میں ہیں جاری ہونے کی اور شرع میں مراد ہے اوس خون سے کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کی سے بغیر بیماری اور جننے کی اور جو خون کہ بسبب بیماری کی نکلتا ہے اوسکو استحاضہ کہتے ہیں اور جو کہ بعد جننے کی جاری ہوتا ہے اوسکو نفاس کہتے ہیں اور مدت حیض کی کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ دس دن پس اس مدت میں جس رنگ کا خون آوے سواے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہے یعنی خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہے اور سیاہ بہی اور سبز اور زرد بہی اور مٹی کی رنگ کا اور مانند اوسکی اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ نماز اور روزہ وغیرہ اوسمیں نہ کرے اور بعد منقطع ہونے اوسکی روزے کے قضا ہے اور نماز کی نہیں ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق یہود تہے جسوقت کہ حائض ہوتیں تہیں عورتیں اونمیں تو نہ کہاتے ساتہہ اونکی اور نہ جمع کرتے اونکو گہر میں پس پوچہا صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم

نہ کہاتی کہانا اونکی ساتھہ حالت حیض میں جیسیکہ یہود کرتی تہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیہ اور سوال کرتی ہیں تجہسی حیض سی آخر آیہ تک پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرو تم سب کچہہ سوا جماع کی پس پہونچی یہہ خبر یہود کو پس کہا اونہوں نی نہیں ارادہ کرتا یہہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہہ کہ چہوڑی امور دین ہمارسی کچہہ مگر کہ مخالفت کری ہمارے اوسمیں پس آئے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونوں نی اے
رسول خدا کی تحقیق یہود کہتی ہیں ایسا اور ایسا یعنی یہی پہلا کام اونکا نقل کیا پس کیا ہمنشینی کریں ہم اونسی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ خفا ہوئی اون دونوں پر پس نکلی دونوں صاحب پس سامنی آیا اونکی تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
یہہ جب نکلی تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی لیے لاتا ہی پس بہیجا حضرت نی پیچہی اونکی یعنی بلانیکی لیے ایک شخص کو پس وہ بلالایا
اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کریں پس جانا اونہوں نی کہ نہیں خفا حضرت ہمپر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ساری آیہ یوں
ہے ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچہتی ہیں صحابہ تجہسی حکم حیض کا کہہ کہ وہ پلیدی ہی
پس یکسو ہو عورتوں سی حالت حیض میں اور نہ نزدیک ہو اونکی یہانتک کہ پاک ہو دیں وہ پس جب یہہ آیہ اتری تو حضرت نی اسکی تفسیر میں فرمایا کہ مراد
یکسو ہونی اور نہ نزدیک جانی سی یہہ ہی کہ اون دنوں میں ان سی جماع نہ کرو اور سب کچہہ کرو یعنی ساتہہ کہانا اور بیٹہنا اور مخالطت کرنی اور ساتہہ سونا
اور بدن کو ہاتہہ لگانا ازار سی اوپر اوپر پس اس آیت سی معلوم ہوا کہ حیض کے حالت میں جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر
کریگا کافر ہوگا کیونکہ قرآن سی یہہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کریں ہم یعنی کیا عورتوں کی ساتہہ بیٹہنا اور اوٹہنا اور کہانا پینا نہ کیا کریں ہم غرض اونکی
اس سوال سی یہہ تہی کہ یہود ہمپر طعن کرتی ہیں اگر فرمایئے تو ہم یہہ باتیں ترک کریں تا اسمیں الفت رہی اور کوئی طعن نہ کری ح ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَاْمُرُنِيْ
فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
عائشہ سی کہا تہی میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی ایک باسن سی اور ہوتی ہم دونوں جنبی اور تہی حضرت حکم فرماتی مجکو پس باندہتی میں تہبند
پس لگاتی بدن اپنا مجہسی یعنی ازار کی اوپر اوپر اور میں ہوتی حائض اور تہی نکالتی سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتی اعتکاف میں پس دہوتی
میں سر اونکا اور ہوتی میں حائض روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بموجب عادت عرب کی بڑا باسن بہرا ہوا درمیان میں رکہا ہوتا تہا اور
سے دونو صاحب چلو بہر بہر کر نہاتی جاتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورت حائضہ کی زیر ناف سی زانو تک یعنی وہاں
ہاتہہ نہ لگاوی اور جماع نہ کری اور یہہ مطلب اوس حدیثوں سی بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی
اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا یہہ مذہب ہے کہ عورت حائضہ سی فائدہ اوٹہانا سوا جماع کی جائز ہی اور نکالتی سر اپنا طرف میری یعنی
دروازہ حجرہ کا مسجد کی طرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمیں سے سر مبارک حجرہ کیطرف نکالدیتی وہاں حضرت عائشہ بیٹہہ کر سر مبارک دہوتیں اس سے معلوم
ہوا کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضاء اپنا مسجد سی نکالی تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا ش ع ح **وعنہا** قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ
ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا
حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
اونہیں سی کہا کہ تہی میں پیتی پانی اور ہوتی میں حائض پہر دیتی میں پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتی وہ موںہہ اپنا اوس جگہہ کہ
رکہتی میں موںہہ اپنا پس پیتی حضرت پانی اور چوستی میں ہڈی گوشت کی اور ہوتی میں حائض پہر دیتی میں ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر

رکہتی منہہ اپنا اوس جگہ کہ رکہتی مین منہہ اپنا روایت کی یہہ مسلم نی ف حضرت یہہ بات بسبب مخالفت یہود کی اور نہایت محبت حضرت عائشہ
کی کرتی تہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ حائض عورت کی ساتہہ کہانا اور پینا جائز ہی اور اعضا اوسکی نجس نہین ہین ع وعنها
قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه
اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتی میری گود مین اور ہوتی مین حائض پہر پڑہتی قرآن روایت کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف اسمین دلالت ہی اوپر کہ حائض پاک ہی ظاہر مین اور نجس ہے حکما ع وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم
ناوليني الخمرة من المسجد فقلت اني حائض فقال ان حيضتك ليست في يدك رواه مسلم اور روایت ہی اونہین عائشہ
سے کہ کہا فرمایا واسطی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دی مجکو چہوٹا بوریا مسجد سے یعنی مسجد کی باہر کہڑی رہ اور ہاتہہ بڑہاکر بوریا مسجد مین سے
لیلے پس کہا مینی تحقیق مین حائض ہون یعنی کیونکر ہاتہہ مسجد مین بڑہاؤن پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہی ہاتہہ تیری مین روایت کی یہہ
مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد کی کہڑی رہ کر مسجد مین سی کوئی چیز اوٹہالی تو جائز ہی ع وعن ميمونة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في مرط بعضه علي وبعضه عليه وانا حائض متفق عليه اور روایت
ہے میمونہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی چادر مین ہوتا بعض اوسکا مجہہ پر اور بعض اوسکا حضرت پر اور مین ہوتی حائض
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کی پاک ہین سوا فرج کی ورنہ نماز اوس کپڑی مین کہ بعض اوسکا
نجاست پر پڑا ہوا اور بعض اوسکا نمازی پر ہو نہین جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین نی کہ لکہا ہی صاحب تخریج نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی صحیحین
مین ساتہہ ان الفاظ کی لیکن ویمن مضمون مانند مضمون اسکی ہی اور ابو داود مین بہی ہی واللہ اعلم ع

الفصل الثاني فصل دوسرے

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى حائضا او امرأة في دبرها او كاهنا
فقد كفر بما انزل على محمد رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وفي روايتهما فصدقه بما يقول فقد كفر وقال الترمذي
لا نعرف هذا الحديث الا من حكيم الاثرم عن ابي تميمة عن ابي هريرة روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ صحبت کری عورت
حائضہ سی یا بدفعلی کری عورۃ کی پیچہی سی یا اوی کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ دارمی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ جو کوئی آدمی کاہن کے پاس پس سچا جانی اوسکو اوس چیز مین کہ کہتا ہی پس تحقیق
کافر ہوا اور کہا ترمذی نی نہین جانتی ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سی کہ نقل کیا ابی تمیمہ سی اون نی نقل کیا ابو ہریرہ سے ف یعنی جو کوئی حلال جانکر
حائضہ سی جماع کری یا کسی عورت سی بدفعلی پیچہی سی کری یا کاہن کو سچا جانی وہ کافر ہوتا ہی اور اگر حلال نجانی پہلی اور دوسری چیز کو اور
کاہن کو سچا نجانی تو فاسق ہوتا ہی اس صورت مین معنی اسکی یہہ لینگی کہ اوسنی کفران نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہے کہ خبرین بتاوی
زمانہ آیندہ کی اور یہی حکم ہی نجومی وغیرہ سی پوچہنی کا اور پیچہی سے بدفعلی کرنی مین جو قید عورت کی لگائی اسمین دلالت ہی اوپر کہ مرد سے
اغلام کرنا اس سی بہی زیادہ برا ہی ع وعن معاذ بن جبل قال قلت يا رسول الله ما يحل لي من امرأتي وهي حائض قال
ما فوق الازار والتعفف عن ذلك افضل رواه رزين وقال محيي السنة اسناده
ليس بقوي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی کیا حلال ہی واسطی میری عورت میری سی
اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز کہ ہو اوپر تہہ بند کی اور بچنا اوس سے افضل ہی روایت کی یہہ رزین نی اور کہا محی السنہ نی کہ اسناد اسکی

نہین تو ہی **ف** حلال ہی وہ چیز کہ ہوا و پر تہہ بند کی یعنی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتہہ لگانا حلال ہے اور بچنا تہہ بند کی اوپر سی بہی افضل ہی اسلیے
کہ مبادا وطی کر بیٹہی اور حضرت سی جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ کی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتہہ وغیرہ لگاتی تہی تو باعث یہہ تہا کہ حضرت قادر تہی اپنی
نفس پر اور دلیسا نہین ہو سکتا یہہ حدیث بہی ہو یدی مذہب حنفی کی ح ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ صحبت کری ساتہہ عورت اپنی کی حالت حیض مین پس چاہیے کہ صدقہ دی آدہا دینار
روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی تولہ ہو تو
ایک دینار چہہ روپی کا ہو اور آدہا دینار تین روپی کا کہا ہی خطابی نی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ
کا بہی یہی ہی لیکن مستحب ہے نزدیک شافعی کی یہہ کہ صدقہ دی ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون مین اور نصف دینار دی حالت انقطاع خون کی
مین اسیطرح ابن ہمام حنفی نی بہی کہا ہی کہ جو کوئی نبی ہو یسی حلال جانکر اسحالت مین وطی کری تو کافر ہوتا ہی اور حرام جانکر کری تو کبیرہ گناہ
کیا اور واجب ہے اوسپر توبہ اور صدقہ دی ایک دینار یا آدہا دینار از روی استحباب کے اور محدثین نی کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی یا موقوف ہی ابن
عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ع **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر
فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی اور روایت ہی اونہی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** جو علما کہتی ہین کہ بسبب صحبت کرنیکی ابتدا
خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہے وہ اسی نکالتی ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد ہو جاتا ہی ۱۲
ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما یحل لی من امرأتی وھی حائض فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم
شأنك باعلاھا رواہ مالك والدارمی مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سی کہا تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
کہا کیا چیز حلال ہی میری لیی عورت میری سی اوسحالت مین کہ ہو وہ حائض پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب مضبوط
کر تو اوسپر تہ بند اوسکا پہر کام تیرا اوپر اوسکی ہی یعنی تجکو ناف کی اوپر سی فائدہ اوٹہانا مباح ہی اور نیچی سی حرام روایت کی یہہ مالک اور دارمی
نی بطریق ارسال کی **وعن** عائشۃ قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم ندن منه حتی نطھر رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اوتر تی بچہونی سی
بوریی پر پس نہ نزدیک ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اور نہ نزدیک ہوتین عائشہ حضرت کی یہانتک پاک ہوتین روایت کی یہہ
ابو داود نی **ف** ظاہر مین یہہ حدیث مخالف ہی اوپر کی حدیثونکی جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیونکی ساتہہ حالت حیض
مین ہمنشینی وغیرہ رکہتی تہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ ان حدیثون مباشرت کی یا اسحدیث مین نزدیک ہونیسی مراد ہی
جماع کرنا یعنی اس حالت مین جماع نکرتی تہی جیسیکہ کلام اللہ مین آیا ہی ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنی صحبت نہ کرو عورتون سی یہانتک کہ پاک ہوویں
اور اس حدیث مین لفظ فلم نقرب کا ساتہہ زبر حرف نون کی اور پیش حرف رے کی ہی اور لم ندن اور حتی نطھر دونون ساتہہ حرف نون کی ہین اکثر
صحیح نسخون مشکوۃ کی مین تو یونہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کی لکہا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتہہ زبر نون اور حرف رے کی

اور رسول اللہ کی لام کو زیر ہی اور لم مدن ساتھ زبر پہلی نون کی اور پیش دوسری کی اور لفظ لطہر نون سی ہی اور میرک نی لکھا ہی کہ اسیطرح ہو
اصل ابو داود مین ع

باب المستحاضة

باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کی **ف** مستحاضہ اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض و نفاس کی رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اوسکا عاذل ہی اوسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ اوسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے رسول خدا کی تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سوا اسکی نہین کہ یہہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوی حیض تجکو پس چھوڑ دی نماز اور جسوقت جاتا رہی وہ پس دھو اپنی سی خون کو یعنی اور پھر نہا پھر نماز پڑھ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تہی یعنی اوسکو عادت تہی کہ مثلا چھہ روز یا پانچ روز خون آتا تہا اب جب مستحاضہ ہوئی دنون عادۃ کیکو اسمین ایام حیض کی ٹھہرادی اور اون دنونمین نماز وغیرہ چھوڑ دی اور جب وے دن تمام ہو وین تو خون دہو کر نہا وی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ تہی یعنی پہلا ہی حیض آیا تہا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اسمین اکثر دن حیض کی کہ دس دن ہین اونکو ایام حیض کی ٹھہرادی اور اور اماموں کی نزدیک عمل تمیز پر کری یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگی آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طرق سی ایک تو اونمین سی ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اوسکا یہہ ہی جو مذکور ہوا اور یہہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عورت معتادہ تہی اور کہا ہی شافعی نی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئی اپنی شرمگاہ دہو لیا کری اور امام ابو حنیفہ رح نی کہا ہی کہ جب وقت آوی جبہی دہو وی پہر نہ دہو وی اور لنگوٹہ باندہی اور وضو کری جلدی جلدی پہر خون جو جاری رہی اوسمین معذور ہی جو چاہی پڑہی آخر وقت تلک ع ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروہ ابن زبیر سی اونہون نی نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے سی یہہ کہ وہ تہی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہہ پس بندرہ نماز سی پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوا سیاہ کی اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑہ پس سوا اسکی نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یہہ رنگ خون کی باعتبار اکثر کی فرمائی ہین کیونکہ کبہی خون حیض کا سرخ وغیرہ بہی ہوتا ہی اور ہماری نزدیک بتقدیر صحت اس حدیث کی یہہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کی یعنی جس صورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کی پہچنی تو مدت حیض کی اوسکی جو بین عادت اوسکی ہی موافق عادت کی دن حیض کی تمام ہوئی اور اونہین دنونمین رنگ خون کا سیاہ ہی بطرف سرخ

وغیرہ کی مائل ہو العبد اسکی یہہ خون حیض بن نہین محسوب ہونیکا بسبب اتفاق کی تیز خونکی موافق عادت اوسکیکی ہوئی بنرع و مولانا

وعن ام سلمة قالت ان امرأة كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها ام سلمة النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواه مالك وابو داود والدارمي وروى النسائي معناه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تحقیق ایک عورت ڈالتی تہی خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یعنی اوسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور رہتی وہ مستادہ پس پوچہا فتوی واسطی اوس عورۃ کی ام سلمہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا چاہیی کہ دیکہی گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تہی حائضہ اون دنون مہینی سی پہلی اسسی کہ پہنچی اوسکو بیماری خونکی کہ پہنچی اوسکو پس چاہیی کہ چہوڑ دیوی نماز موافق اون دنونکی مہینی مین سی پس جسوقت کہ گذر رہی یہہ یعنی وہ دن جب ہو چکین پس چاہیی کہ نہا ڈالی پہر چاہیی کہ باندہی لنگوٹ ساتہہ کپڑی کی پہر نماز پڑہی روایت کی یہہ مالک و ابوداود و دارمی نی اور روایت کی نسائی نی معنی اسکی **ف** مستحاضہ عورت کو چاہیی کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سی روکی بعد اسکی اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہوجاویگی حاجت پہر پہیرنی کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہی بنرع

وعن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده قال يحيى بن معين جد عدي اسمه دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصوم وتصلي رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اونی نقل کی اپنی باپ سی اونی عدی کی دادا سی کہا یحیی بن معین نی دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہی اونی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی فرمایا مستحاضہ کی حق مین کہ چہوڑ دی نماز دنون حیض اپنی مین کہ ہوتی تہی حائضہ ان مین پہر نہاوی یعنی ایکبار اور وضو کری نزدیک ہر نماز کی اور روزہ رکہی اور نماز پڑہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یہہ حدیث ضعیف ہی اور ایک روایت مین آیا ہی توضأ لوقت کل صلوۃ یعنی وضو کری ہر نماز کی وقت

وعن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما صنعت اجزأ عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم قال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي حتى اذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلثا وعشرين ليلة او اربعا وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخرين الظهر وتعجلين العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي رواه احمد وابو داود والترمذي

اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سی کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوچہون مین اونسی اور خبر دون مین اونکو پس پایا مینی اونکو بیچ گہر بہن اپنی کی کہ زینب بنت جحش تہی پس کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجکو نماز اور روزی سی فرمایا حضرت نی بیان کرتا ہون مین واسطی تیری روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنی کی جگہہ روئی رکہدی تاوہ باہر نہ نکلی کہا اوسنی کہ وہ زیادہ ہی اس سی یعنی روئی سی تہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کی کپڑا باندہ یعنی لنگوٹ کرلی روئی رکہکر کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی فرمایا حضرت نی پس رکہہ لو کپڑا لینی نیچی اوس لنگوٹ کی کہا اوس نی وہ زیادہ ہی اس سی سوا اسکی نہین کہ ڈالتی ہو تمین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہہ کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کرتا ہون مین تجکو ساتہہ دو حکمون کی ایک جسے لینا اونمین سی کری کو کفایت کری تجکو دوسری سی اور اگر قوت رکہتی ہی دونون پس تو دانا ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطی اوسکی کہ نہین یہہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کی سی پس حیض ٹہرالو چہہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کی پہر نہا ڈال یعنی بعد گذرنی مدت مذکورہ کی یہانتک کہ جسوقت دیکہی تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑہ تیئیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کی سات ٹہرالی یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کی چہہ دن ٹہرالی اور روزی رکہہ یعنی رمضان وغیرہ کی ہر مہینی مین اسیطرح پس تحقیق یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح سی کرتی جا ہر مہینی مین جیسیکہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسیکہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہونی اپنی کی اور اگر قدرت رکہتی ہی اسپر کہ تاخیر کری نماز ظہر کو اور جلدی کری نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کی کہ ظہر و عصر ہی اور تاخیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو پہر نہا وی تو اور جمع کری تو درمیان دو نمازون کی پس کر تو اور نہا تو ساتہہ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی لیی پس کر تو اور روزی رکہہ یعنی اون دنون مین کہ نماز پڑہتی ہی خواہ روزی فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکہتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہہ بہت پسندیدہ ہی دونو حکمون مین طرف میری روایت کی یہہ احمد و ابو داود اور ترمذی نی **ف** لاتون شیطان کی سی یعنی اسکی سبب سی شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہی اسمین از بسکہ شیطان کی لیی راہ بہکانی اور خراب کرنی عبادت کی بہت کہلتی ہی اس لیی اسکو اوسکی طرف نسبت کیا کہ لات اوسکی ہی پس حضرت نی حقیقت استحاضہ کی بیان فرماکر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اونمین کا یہہ ہی فتحیضی یعنی حیض ٹہرا مراد یہہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی پر جاری کر چہہ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تہی عادت اپنی حیض کی بہول گئی تہی کہ چہہ دن تہی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نی اوسکو کہ اٹکل کر اور سوچ کر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سی فی علم اللہ یعنی یہہ داخل ہی وسجیز مین کہ جانتا اللہ تعالی نی امر تیری سی اور اگر او شک کی لیی ہووی تو یہہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ علم کی کہ پیغمبر خدا نی ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی مین چہہ دن یا سات دن حیض کی ٹہرا باقی طہر کی اور جیسیکہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنی جیسیکہ حیض کی دن ٹہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن بہول گئی ہین اسیطرح تو ٹہرا اور وقت حیض اپنی کے اور پاک ہونی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض اونکا اول مہینی مین ہی پس تو بہی اول مہینی کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینی مین اونکا وقت ہووی تو بہی یونہی ٹہرا اور اگر آخر مہینی مین ہووی آخر مین ٹہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہہ ہوا کہ چہہ یا سات دنکی بعد نہا ڈالا کرا اور پہر ہر نماز کی لیی غسل کیا کر آپ کی جملہ ان قویت آخر تک سی بیان دوسری حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سی کہ کبہی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ بعد گذرنی وقت کی پڑہی یعنی ظہر کو عصر کی وقت مین پڑہی اور مغرب کو عشا مین جیساکہ مسافر جمع کرتا ہی بموجب مذہب شافعی کی اور دوسرا

احتمال یہہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑہے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جبکہ مذہب حنفیہ مین تاویل کرتی ہین جیسے کہ نی مسافر کیسکو اسکو جمع صوری کہتی ہین چنانچہ حدیث آئندہ بہی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسری کا یہہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کی لیی اور ایک مغرب اور عشا کی لیی اور ایک غسل فجر کی لیی اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی لیی غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا لیکن بیچ جملہ ان قویت علی ان توخرین اخر تک مین اشارہ ہی طرف اوسکی کیونکہ اس عبارت سی عاجز ہونا اوسکا غسل ہر نماز کی سی سمجہا جاتا ہی یہہ مذہب امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازونکی ساتہہ ایک غسل کی اور یہہ مشابہہ تر ہی ساتہہ اس حدیث کی کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اوسکی کہ ہر نماز کی لیی نہاوی چنانچہ اسیکی طرف حضرت نی اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین الی یعنی غسل کرنا دو نمازون کیلیی بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میری دوسری امر سی کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کی لیی عادت شریف یہہ تہی کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تہا اوسکو پسند فرماتی تہی اسلیی اسکو پسند فرمایا اور ہماری نزدیک یہہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتہہ غسل کی دونو صورتونمین محمول ہی اوپر معالجہ کی واسطی دور کرنی قوت خون کی اور کثرت اوسکی کی ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن اسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله ان هذا من الشيطان لتجلس في مركن فاذا رأت صفارة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فيما بين ذلك رواه ابوداود وقال روى مجاهد عن ابن عباس لما اشتد عليها الغسل امرها ان تجمع بين الصلوتين

روایت ہی اسماء بنت عمیس سے کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سی پس نہین نماز پڑہی یعنی اس گمان پر کہ حکم اسکا بہی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ تحقیق یہہ چہوڑ دینا نماز کا شیطان کیطرف سی ہی چاہیے کہ بیٹہی لگن مین اپنی جسکہ دیکہی زردی پانی پر پس البتہ نہاوی واسطی ظہر اور عصر کی ایک نہانا اور نہاوے واسطی مغرب اور عشا کی ایک نہانا اور نہاوی واسطی فجر کی ایک نہانا اور وضو کری درمیان انکی یعنی جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر اور عشا کی لیی روایت کیا یہہ ابوداود نی اور کہا کہ روایت کی مجاہد نی ابن عباس سی جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا لیے ہر نماز کی لیی حکم فرمایا اوسکو جمع کرنیکا درمیان دو نمازونکی یعنی ساتہہ ایک غسل کی **ف** جب وقت ظہر کا اخیر کو پہنچتا ہی تو آفتاب قدری زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سی تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن مین دیکہنی کی لیی اسواسطی فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہوجاتی ہی اور زردی بڑہتی جاتی ہے پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اوسوقت نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہہ زردی غیر اوس زردی کی ہی کہ بعد عصر کی ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی ع

کتاب الصلوٰۃ

کتاب بیچ بیان نماز کی **ف** عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سی معنی اسکی یہہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سی سینک سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اس لیی کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کی ٹیڑہا پن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کے گرمی پہنچتی ہی اور اسکی ٹیڑہی پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہہ مانند سینکنی والی آگ کی ہوا اور جو کوئی سینکا ساتہہ حرارت نماز کی اور اس سے ٹیڑہا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا ہی آگ مین مگر واسطی پورا کرنی قسم کی لقاہ میرے من لا نار ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتی ہین گناہونکو جو کہ درمیان انکی ہوئی ہین جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیی ہون روایت کی یہہ مسلم نے

ف یعنی سب گناہ درمیان کی بخشی جاتی ہین مگر کبیرہ نہین بخشی جاتی بدون فضل الہی کی اور اگر کوئی کہی کہ جب صغائر کو ہر روز کی نمازون نی مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ ہر ایک صلاحیت مٹانی کی رکہتی ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتی ہین تو انکو یہہ مٹا دیتی ہین والا لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی بسبب انکی نیکیان و بلند کیی جاتی ہین درجی اوسکی یہہ ملا علی قاری نی لکہا ہی اور حضرت شیخ رح نی یہہ جواب لکہا ہی کہ یہہ کفارہ کرنیوالی ہین اور صلاحیت اوسکی رکہتی ہین اگر ایک تہا دوسرا ہوتا ہی مثلا اگر ایک نی تقصیر نماز مین کی اور روہ لائق کفارہ کی نہوئی جمعہ کو مٹاتا ہی اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان انکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہو وین یعنی سب لائق کفارہ کی ہون تو سب ملکر خوب مٹاوینگی اور باعث زیادتی تکفیر کی ہونگی مانند کئی چراغونکی کہ کافی ایک بہی ہی لیکن کئی ہوتی ہین تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا متفق علیہ

اور روایت ہی انہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو مجکو اگر ہو وی نہر باہر دروازی ایک تمہاری کی یعنی مثلا کہ نہاتا ہی اوسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل بدن کی سی کچہہ کہا صحابہ نی نہین باقی رہتا میل بدن کی سی کچہہ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازونکی معاف کرتا ہی اللہ سبب انکی گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات فقال الرجل یا رسول اللہ الی ہذا قال لجمیع امتی کلہم وفی روایۃ لمن عمل بہا من امتی متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر کی انکو یعنی پس حضرت نی انکو کچہہ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کی رہی بعد ازان اوس شخص نی نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور قایم رکہہ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ آیا واسطی میری ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کی سبکی اور ایک روایت مین جواب یون ہی کہ یہہ بات واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمل کیا ساتہہ اس آیت کی امت میری سی یعنی جو بعد برائی کی بہلائی کریگا یہی بات اوسکی لیی حاصل ہوگی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اوس شخص بوسہ لینی والی کا ابو الیسر تہا ترمذی نی اوس سی روایت کی ہی اوسنی کہا کہ آئی میری پاس ایک عورت کہجورین مول لینی کو پس کہا مینی اوسکو کہ میری گہر مین کہجورین اس سی زیادہ اچہی ہین پس وہ میری ساتہہ گہر مین آئی پس بوسہ کنار کیا مینی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر اللہ سی پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسیکہ یہان مذکور ہی اور دونون طرفون دن سی مراد ہی اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قایم رکہہ نماز چند ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہ ح ع

وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلوۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قام الرجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان اللہ قد غفر لک ذنبک او حدک متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو پس قایم کر وہ اوسکو مجپر کہا راوی نی اور نہ پوچہا حضرت نی اوس سی حال حد کیسی اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑہی اوسنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ پڑہ چکی

صلعم نماز کہڑا ہوا وہ شخص پس کہا اوس نے یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہون مین حد کو یعنی ایک کام لایق حد کی کیا ہی مینے پس قایم کر و مجہپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑہی تو نے ساتہہ ہمارے کہا اوسنے کہ ہان پڑہی ہی فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشی واسطے تیری گناہ تیری یا فرمایا حد تیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہی کہ لفظ اصبت حداً سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اوسپر حد شرع وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اوسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کی پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بہی نماز سے بخشی جاتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اوس شخص نے اپنی گمان کی بموجب کہا تہا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع مین وہ ایسا نہ تہا یعنی حد کو نہ پہونچا تہا بسبب صغیرہ گناہ کے اسکی یا حد سے مراد اوسنے تعذیر کہی اور حضرت نے جو اوس سے حال گناہ کا نہ پوچہا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تہا کہ حضرت کو حال اوسکی گناہ کا اور بخشش اوسکا وحی سے معلوم ہوگیا تہا ۔ع ح **وعن** ابن مسعودٍ قال سالت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ای الاعمال احب الی اللّٰہ تعالیٰ قال الصلوٰۃ لوقتہا قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللّٰہ قال حدثنی بہن ولو استزدتہ لزادنی متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام ہی بہت اچہا نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکی کی یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مینے پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مینے پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجہسے حضرت نے یہہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتی مجکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف جاننا چاہیے کہ حدیثوں بیچ بیان افضل اعمال کی مختلف آئی ہین یہان ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کی کہانا کہلانا اور چرچا کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتی ہووین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ اتہہ اور زبان تیری سی سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس جہہ تطبیق ان حدیثونکی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اوسکی کی یا جواب دیا ہی موافق اوس چیز کی کہ پہچانا حال اوسکا اور لائق اوسکی حال کی جانا پس یہہ ایسا ہی جیسکہ کہتی ہین یہہ چیز بہترین چیز کی ہے اور اپنی دل مین ارادہ اوسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین کہتی بلکہ ارادہ یہہ کہتی ہین کہ یہہ بہترین چیزونکی ہی ایک وقت مین اور دقتون مین یا مثلا سکوت جہان مناسب ہوتا ہی اوسکو کہتی ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلا جہاد کو ابتدا اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اوسوقت کی لوگونکی حال کی مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو محتاج دیکہا اونکی لیی صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب پروردگار کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتہہ وجہ اور حیثیت کے اپنی جگہ فاضلتر ہے دوسری سی ع م **وعن** جابرٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی چہوڑ دینا نماز کا ہی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت کی یون ہی کہ ترک الصلوٰۃ وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان مین بندہ کی اور کفر کی بمنزلہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب سے کفر تلک نہین پہنچ سکتا جب نماز چہوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سی اوٹہہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنی سبب ملجانیکی ہوئی کہ اسکی سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی یہہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کی اور اشارہ ہی اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہے کہ کافر ہوجاوی اور نزدیک اصحاب ظواہر کی تارک صلوٰۃ کا کافر ہوجاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کی واجب ہے قتل تارک صلوٰۃ کا اگرچہ کافر نہووی اور نزدیک ابو حنیفہ کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہے جب تلک کہ نماز نہ پڑہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خمس صلوات افترضہن اللّٰہ تعالیٰ من احسن وضوءہن وصلاہن لوقتہن واتم رکوعہن وخشوعہن

کان.

كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ
عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت ہی عبادہ بن الصامت سی کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نی جسنی اچھا کیا وضو اون نمازونکا یعنی ساتھہ رعایت فرائض ور سنتونکی
کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنی حضور قلب ہے واسطی اوسکی اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہہ کہ بخشدی واسطی اوسکی
لیئے گناہ صغائر اوسکی اور جو کوئی نکری یعنی نماز او بطرح مذکور کی نہ پڑہی یا مطلق نہ پڑہے پس نہین واسطی اوسکی اللہ پر عہد لازم اگر چاہی بخشی واسطی اوسکی
اگر چاہی عذاب کری اوسکو روایت کی یہہ احمد و ابو داود نی اور روایت کی مالک اور نسائی نی مانند اسکی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک
نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کی بہی واجب نہین ہی عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزی رکہو مہینی اپنی کی یعنی رمضان کے اور ادا کرو زکوۃ
مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری جاوگی بہشت رب اپنی کی مین یعنی درجات اوسکی ملینگی روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی
ف مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما یا عام ہین کہ جو کارساز تمہاری کسی کام کی ہون ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ
عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ
سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اون نی نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی اپنی دادا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی امر کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کی جب وے ہون سات برس کی اور مارو اونکو نماز چھوڑنی پر جب وے ہون دس برس کی اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہونکی
روایت کی یہہ ابو داود نی اور اسیطرح سی روایت کیا اوسکو شرح السنہ مین عمرو سی اور مصابیح مین سبرہ بن معبد سی **ف** لڑکونکو سات برس کی
عمر سی حکم کرنا شروع کری تا عادت نماز کی پڑی اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکی پہنچتی ہین پس تاکیداً مارا چاہیی اور حکم نماز کا بہی
کری عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرائط وغیرہ اوسکی وہ بہی سکہلاوی اور جدا کرو خوابگاہونمین یعنی مثلا بہن بہائی ایک بستر مین
نہ سووین اسیطرح اور نانی دار یا اجنبی مرد عورت اکٹہی ایکمین نہ سووین ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلعم نی عہد کہ درمیان ہماری اور درمیان منافقونکی ہی نماز ہی پس جسنی چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا اور روایت کی یہہ احمد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے ہمنی جو منافقونکو امن دی رکہا ہی کہ قتل نہین کرتی اور احکام اسلام کی اونپر جاری کرتی ہین سبب
اوسکا یہہ ہی کہ یہہ مشابہت رکہتی ہین ساتھہ مسلمانونکی یعنی سبب نماز پڑہنی کی اور جماعت مین حاضر ہونیکی اور تابعداری کرنیکی اور احکام ظاہر مین پس
جسنی نماز چھوڑی کہ وہ عہد وسیلا ولوتکی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کی یہہ ہین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کردیا ع **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ
لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ

فَانْطَلَقَ فَاتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی تحقیق مینی کلی لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینہ کی اور تحقیق مین پہنچا ہون اوس سے او سچیز کو کہ کم ہو صحبت سی یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوا اسکی بوس و کنار سب کچہہ ہوا پس حکم فرمائیے بیچ حق میرے کہ جو مزاج مین آوے اسکا واسطے اوسکی حضرت عمر نے تحقیق دہانکا تہا تجکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکہتا تو اوپر ذات اپنی کی یعنی چہپا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچہہ یعنی واسطے انتظار حکم الہی کی پہر اوٹہا وہ شخص اور چلا پس پیچہا بہیجا اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بلایا اوسکو اور پڑہی اوسپر یہہ آیت اور قایم رکہہ نماز بیچ دونوں طرفوں دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیاں لیجاتی ہین برائیاں یہہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننی والونکی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سی یعنی حضرت عمر نے یا معاذ نے ای نبی اللہ کی یہہ ہی واسطے اسکی خاص یعنی یا سبہونکی لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** بیچ دونوں طرفوں دن کی یعنی نماز فجر کی اول طرف مین ہی اور ظہر و عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب و عشا لکھا ہی ابن حجر نے کہ پہلے فصل مین جو حدیث اسطرحکی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہہ اور کا اور یہہ آیت بہی مکرر اسکی لیے اوتری ہو مگر محققین نے لکھا ہی کہ تعدد قصہ سی یہہ نہین لازم آتا کہ آیت بہی مکرر اوتری ہو اور نہ یہہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت نے وہی آیت کہ پہلی کی حقمین اوتری تہی واسطے سند کی اسکی لیے پڑہ دی ہی ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑیکی موسم مین اور پتے اوسکے اوس موسم مین کہ بت جہڑ ہوتی ہی پس لین حضرت نے دو شاخین درخت مین سی کہا راوی نے پس پتے اونمین سی جہڑنے لگی یعنی زیادہ گرنے لگی جیسیکہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جہڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرت نے ای ابا ذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتہہ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سے گناہ اوسکی جیسیکہ جہڑتی ہین یہہ پتی اس درخت سی روایت کی یہہ احمد نے **ف** ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنے اوسکے پڑہنی مین خیال کسیکو دکہانی سنانیکا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض اوسکے طلب رضا اور فرمان برداری کا لحاظ ہی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنی غافل نہ ہوا بلکہ حضور دل سی پڑہین بخشیگا اللہ واسطے اوسکی وہ چیز کہ پہلی کیجی تہی گناہو سی روایت کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن

عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اونہون نی ذکر کیا نماز کا ایکدن یعنی ارادہ کیا اوسکی فضیلت کی ذکر کرنیکا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی واسطی اوسکی سبب نور انیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہی اوپر کمال ایمان اوسکی اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگی وہ واسطی اوسکی نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور رہیگا وہ دن قیامت کی ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** محافظت نماز کی یہہ ہے کہ ہمیشہ پڑہی اوسکو کبہی ناغہ نکری اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کری جب نماز اسطرح پڑہتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب کو پاتا ہی اور انکی ترک سی مستحق عذاب کو ہوتا ہی خیال کرو ای بہائیو کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور کبہی نہ کیا کرو اور دیکہا چاہیی کہ جب اوسکی محافظت نکرنی پر وعید فرمایا ایسی کافرونکی ساتہہ عذاب کیی جانیکا تو جو کوئی بالکل اسکو چہوڑیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نی جنگ احد مین دست مبارک سی قتل کیا تہا اور وہ اشقیاء امت سی کہلاتا ہی اور اسحدیث مین کنایہ ہی اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہی ہوگا ساتہہ نبیوں اور صدیقون اور شہدا اور صالحین کی ﴿ع﴾ **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہا کہ تہی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین دیکہتی تہی کسی چیز کو اعمال مین سے چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کی کسی عمل کی چہوڑنی کو کفر نہ جانتی تہی تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہی کہ چہوڑنا نماز کا انکی نزدیک بڑی گناہونسی ہی اور بہت قریب ہے طرف کفر کی ﴿ع﴾ **وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيْلِي اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میری نی یعنی آنحضرت صلعم نی یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسیکو اگرچہ ٹکڑی ٹکڑی کیا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ کر پس جو کوئی ترک کری اوسکو جان بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا اوسسے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہی ہر برائی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** حضرت نی یہہ ابو درداء کو فضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوی تو تو بہی شرک نہ کر ورنہ الا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کری اور دل مین اوسکو برا جانتا ہو وی تو جائز ہی اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوسسے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سی یہہ از راہ تغلیظ کی فرمایا یہہ مراد ہی کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تہا وہ امن اوسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیی ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی جہانکی برائیاں سرزد ہوتی ہین اسلیی اسکو ام الخبائث کہا ہی ﴿ع﴾

باب المواقيت

باب بیچ بیان کرنی وقتوں نماز کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت ظہر کا جسوقت ڈہل جاوی دوپہر اور ہووی سایہ اوس شخص کا مانند طول اوسکی کی جب تک کہ نہ آوی

وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت
نماز صبح کی ظاہر ہونی فجر سی جبتک کہ نکلی آفتاب پس جسوقت کہ نکلی پس بند رہ تو نماز سی پس تحقیق وہ نکلتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی وقت ظہر کا بیان فرمایا اس لیی کہ پہلی حضرت جبرئیل نی آن کر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑہائی تہی واسطی تعلیم وقت نماز
کی اسی لیی اسکو نماز پیشین کہتی ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تہوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کی جانب مغرب کی کہ اوسکو زوال
کہتی ہین اور آخر وقت اوسکا یہہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اوسکی کی سوای سایہ اصلی کی کہ وہ مراد ہی اوس سایہ سی کہ وقت زوال کی
ہوتا ہی یعنی اکثر شہر و ملک مین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہنچتا وہان ہر چیز کا ٹہیک دوپہر کی وقت تہوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس سوا اوس سایہ کی
جب سایہ برابر اوس چیز کی ہو جب تلک وقت ظہر کا ہی اور جب تلک نہ آوی وقت عصر کا یہہ تاکید ہی پہلی جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل کا سایہ پہونچا وقت ظہر کا
تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلی جملہ مین آچکا تہا اسکو تاکید کی لیی پہر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کی وقت
مشترک نہین ہی جیسیکہ امام مالک کہتی ہین پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جب تلک آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک اور مراد زرد ہونی آفتاب
سے بعضونکی نزدیک یہہ ہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوی کہ دیکہنی اوسکی مین نظر خیرگی نہ کری اور بعضون کی نزدیک یہہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی
ہے اوسمین تغیر آجاوی اور جاننا چاہیی کہ مذہب تینون اماموں کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوای انکی کا یہہ ہے کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہے
اور بعد اوسکی وقت عصر کا آتا ہی اور یہہ حدیث دلیل انکی ہی اور ایک روایت امام اعظم رح سی بہی اسیطرح آئی ہی بلکہ بعضون نی لکہا ہی کہ فتوی
بہی اسپر ہے چنانچہ درمختار مین کہتی کہ ابو نصر نی ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور مشہور روایت انکی سب کی یہہ ہے کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی
رہتا ہے دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہی دیکہ لیوی پس علما نی لکہا ہی کہ مختار یہہ ہے کہ ظہر ایک مثل کی اندر اندر پڑہ لی اور عصر بعد
دو مثل کی پڑہی تا بلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونی آفتاب کے سی شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت چہپنی شفق
کے اور شفق نزدیک اکثر اماموں کی نام ہی سرخی کا کہ بعد چہپنی آفتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور سب اہل لغت بہی یہی کہتی ہین اور نزدیک ابو حنیفہ
اور ایک جماعت علما کی نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کی پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح
وقایہ مین فتوی اسپر لکہا ہی پس احتیاط یہہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چہپنی کی اندر اندر پڑہ لی اور عشا بعد چہپنی سفیدی کی تا نماز بلا اختلاف
ادا ہو اور وقت عشا بعد چہپنی شفق کی سی شروع ہوتا ہی اور ٹہیک آدہی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز
پہلی طلوع فجر تک ہے اور بعد طلوع صبح صادق کی وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضون نی لکہا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اوسکی وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہوا آگی جو فرمایا
کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخون شیطان کی معنے دو جانب سر اوسکی جیسیکہ آیا ہی کہ شیطان سامنی آفتاب کی کہڑا ہوتا ہی وقت طلوع
اوسکی اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اوس سے اور ایسی ہی وقت غروب کے پس سامنی ہوتا ہی لوگونکی کہ آفتاب کو پوجتی ہین اور واقع ہوتا ہی سجدہ کفار
کا طرف اوسکی پس ٹہراتا ہی اپنی خیال مین اور تابعداروں اپنی کو کہ یہہ عبادت اوسکو کرتی ہین اور اوسکی طرف سجدہ کرتی ہین پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اپنی امت کو اوسوقت کی نماز پڑہنی سی تا عبادت خدا پرستونکی بیچ غیر وقت شیطان کی پوجنی والونکی ہو وی

ح **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ
مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

مرتفعة بيضاء نقية ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر
حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثاني امره فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها
فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر
بها ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل انا يا رسول الله قال وقت صلوتكم بين ما رايتم رواه مسلم

اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال وقت نماز کا کہ اول اور آخر وقت نماز کا کیا ہی پس فرمایا
واسطی اوسکی نماز پڑہ تو ساتہہ ہماری ان دونوں میں یعنی تا دیکہا دون تجہی اوقات نماز کی پس جبکہ ڈہلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی
پہر حکم کیا اوسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی نماز عصر کی اور آفتاب تہا بلند سفید صاف یعنی بے آلایش زردی سی پہر حکم کیا اوسکو
پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنی بمجرد غروب ہونیکی بغیر تاخیر کی پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پہر حکم
کیا اوسکو پس قایم کی نماز فجر کی اوسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اسلئے کہ میں نے نمازیں اول وقت پڑہ کر دکہا دیں کہ اول وقت یہہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن
حکم کیا بلال کو کہ ڈہیل کری نماز ظہر کو پس ڈہیل کی ساتہہ اوسکی پس بہت ڈہیل کی اور نماز پڑہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اوس
تاخیر سی کہ تہی اور نماز پڑہی مغرب کے پہلے چہپنے شفق کی یعنی متصل چہپنے شفق کی اور نماز پڑہی عشا کی پیچہے جانے تہائی رات کی اور نماز پڑہی فجر کی
وقت روشن ہونے فجر کی پہر فرمایا کہاں ہی پوچہنی والا وقت نماز سی پس کہا اوس شخص نی کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز تمہاری
کا درمیان وسکی ہی کہ دیکہا تمنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہر حکم کیا اوسکو پس قایم کی عصر یہاں ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسے ہی ذکر اذان
کا یہاں کیا اور نہ اسکی ما بعد میں اس لیے کہ ظاہر تہا اور پس بہت ڈہیل کی یعنی بہ نسبت پہلے دن کی آج اتنی ڈہیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا
عصر کو زیادہ اوس تاخیر سی کہ تہی یعنی پہلی دن جو تاخیر کی تہی بہ نسبت اوسکی دوسرے روز زیادہ تاخیر کی بعد مثلین کے نماز پڑہی اور پہلی دن تاخیر نکی تہی
معنے میں کروہ تاخیر کی گئی تہی ظہر سی یہہ کہ تاخیر کی گئی تہی وقت اپنی سی اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نہ کیا اس لیے کہ لوگونکو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور
اگر پہلی عشا کی سو رہینگی تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کی یہہ معنی ہیں کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنی ان دونی دنوں میں کہ ان دونوں وقتوں سی اول بہی اور واسط
ہے اور آخر بہی اور مراد آخر وقت سی وقت مختار ہی نہ وقت جواز اس لیے کہ بعد ان وقتوں کی کہ بیان فرمائی اور بہی وقت باقی رہتا ہی ❊

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امني جبريل عند البيت مرتين
فصلى بي الظهر حين زالت الشمس وكانت قدر الشراك وصلى بي العصر حين صار ظل كل شيء مثله وصلى بي المغرب حين افطر
الصائم وصلى بي العشاء حين غاب الشفق وصلى بي الفجر حين حرم الطعام والشراب على الصائم فلما كان الغد صلى بي الظهر حين
كان ظله مثله وصلى بي العصر حين كان ظله مثليه وصلى بي المغرب حين افطر الصائم وصلى بي العشاء الى ثلث الليل و
صلى بي الفجر فاسفر ثم التفت الي فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت ما بين هذين الوقتين رواه
ابو داود والترمذي روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امامت کی میری جبرئیل نی نزدیک خانہ کعبہ کی دوبار
یعنے دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کی سکہلاویں پس نماز پڑہائی مجکو ظہر کی وقت ڈہلنی آفتاب کے اور تہا سایہ مانند تسمہ کی اور نماز پڑہائی مجکو
عصر کی اوسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی سوا سایہ اصلی کی اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کے اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار یعنی بعد چہپنے
آفتاب کے اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی اوسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی اوسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر یعنی جب

صبح صادق ہوئی پہر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجکو ظہر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی قریب ایک مثل کی ہوا اور نماز پڑہائی مجکو عصر کے اوسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا دو مثل اوسکی اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کے اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کی اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پہر التفات کیا طرف میری پس کہا ای محمد وقت یہہ ہے نبیونکا کہ پہلے تجسی تہی اور وقت درمیان ان دو وقتو نکے روایت کے ابو داود اور ترمذی نی **ف** اور تہا سایہ مانند تسمہ کی سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانونکے اور اوقات کی اور بعضی شہرونمین بعضی فصلونمین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بہی انیسوین سرطان کو نہین ہوتا پس بیان فرماتی ہین کہ اون دنونمین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتی کی تہا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن شهابٍ اَنَّ عُمَرَ بنِ عَبدِ العَزیزِ اَخَّرَ العَصرَ شَیئاً فَقَالَ لَهٗ عُروَةُ اَمَا اِنَّ جِبرَئِیلَ قَد نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعلَم مَا تَقُولُ یَا عُروَةُ فَقَالَ سَمِعتُ بَشِیرَ بنَ اَبِی مَسعُودٍ یَقُولُ سَمِعتُ اَبَا مَسعُودٍ یَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ نَزَلَ جِبرَئِیلُ فَاَمَّنِی فَصَلَّیتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیتُ مَعَهٗ یَحسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ

روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نی دیر کی عصر کو کچہہ یعنی وقت مختار سی ایک ذرہ دیر کر کر پڑہے پس کہا واسطی اوسکی عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اوتری پس نماز پڑہی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی امامت کی اونکی پس کہا واسطی عروہ کے عمر نی جان کیا کہتا ہی تو ای عروہ پس کہا عروہ نی سنا مینی بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تہا سنا مینی ابو مسعود سے کہ کہتی تہے سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوتری جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی پہر نماز پڑہی مینی ساتہہ اوسکی حساب کرتی تہی حضرت ساتہہ انگلیون اپنی کی پانچون نمازون کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب عروہ کا یہہ تہا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلاوین حدیث امامت کرنی جبرئیل کی کہ پہلی دن اول وقت نمازین پڑہائین اوس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت رکہتی ہی تمنی کیون تاخیر کر کر ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تہوڑی ہی کی پہر عمر بن عبد العزیز نی جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد اونکی یہہ تہی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سی ایک امر عظیم ہی احتیاط اوسمین واجب ہے بلا سند نہ بیان کرنی چاہئی خبردار رہ تا اوسمین خطا نہ کری اگرچہ عروہ جلیل الشان تہی اونسی ایسی بات کہنی مناسب نہ تہی لیکن عظمت شان روایت کی اونکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پہر اگلی عروہ نی کہا سمعت بشیر آخر تک واسطی بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کی کہ مین اس بات مین علم یقینی رکہتا ہون اور اس حدیث کو اوس شخص سے سنا ہی کہ اوسنی صحابی سی سنا اور اونہون نی حضرت سی اور اس حدیث مین بیان اوقات نماز کا نہ کیا اسسبب سے کہ مخاطب کو معلوم تہی پس اس روایت مین مبہم بیان کیی اور اور روایتونمین ساتہہ تفصیل کے ہے ع

وعن عمر بن الخطاب اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُورِکُم عِندِی الصَّلٰوةُ مَن حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَیهَا حَفِظَ دِینَهٗ وَمَن ضَیَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضیَعُ ثُمَّ کَتَبَ اَن صَلُّوا الظُّهرَ اِن کَانَ الفَیءُ ذِرَاعاً اِلٰی اَن یَکُونَ ظِلُّ اَحَدِکُم مِثلَهٗ وَالعَصرَ وَالشَّمسُ مُرتَفِعَةٌ بَیضَاءُ نَقِیَّةٌ قَدرَ مَا یَسِیرُ الرَّاکِبُ فَرسَخَینِ اَو ثَلٰثَةً قَبلَ مَغِیبِ الشَّمسِ وَالمَغرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمسُ وَالعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیلِ فَمَن نَامَ فَلَا نَامَت عَینُهٗ وَمَن نَامَ فَلَا نَامَت عَینُهٗ وَمَن نَامَ فَلَا نَامَت عَینُهٗ وَالصُّبحَ وَالنُّجُومُ بَادِیَةٌ مُشتَبِکَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی یہہ کہ اونہون نے لکہا طرف اپنی عاملون کی تحقیق بہت ضرور کامون تمہارسی نزدیک میری نماز ہی جسنی محافظت کی اوسکے لیئے ساتہہ شرائط اور ارکان

کی ادا کیا اوسکو اور نگہبانی کی اوسپر یعنی ہمیشہ پڑہی اور باطل نہ کی بسبب سستانی اور دکہانی کی اور عجب اور غرور کی محافظت کی وسنی دین اپنے کی یعنی الفبیہ امور دین اپنے کی اور جسنی ضایع کیا اوسکو یعنی جو شخص اصلا اوسے پڑہے کی کہ سوا نماز کی ہی بہت ضایع کرنیوالا ہی پہر لکہا یہہ کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یہانتلک کہ ہو سایہ مانند ایک تہائی کی یعنی سوای سایہ اصلی کی اور پڑہو نماز عصر ایسی وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف ہو اور پہنچے کی کہ چلی سوار چہہ کوس یا دو کوس پہلی ڈوبنی آفتاب کے اور پڑہو مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوی سورج اور پڑہو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووی یعنی پہلی عشا کی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی پس جو سووی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی پس جو سووی پس نہ سوئیو انکہیں اوسکی اور پڑہو نماز صبح ایسی وقت کہ ستاری ظاہر ہون گتنگی یعنی صبح کی تاریکی میں پڑہو روایت کی یہہ مالک نی **ف** یعنی محافظت نماز کی کی محافظت کے امور دین اپنی کی اس لیی کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکہتی ہی برائیوں سی اور جسنی اسکو ضایع کیا یعنی بالکل نہ پڑہی یا واجبات اوسکی ترک کیی تو وہ سوای نماز کی اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضایع کرنیوالا ہی کیونکہ یہہ اصل عبادتونکی ہی جب اسکا خیال نہ کیا تو غیر اسکا کیا کریگا اور جو فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یعنی بعد اوسکی متصل ساتہہ اوسکی کہ اول وقت ظہر کا اور یہہ بات اعتبار مکان خاص کی فرمائی کہ وہان سایہ پہلی اسیقدر ہوگا جیسیکہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف مکانوں اور زمانی کی اور نہ سوئیو انکہیں اوسکی یہہ بد دعا ہی ساتہہ بی آرامی اور بیقراری کی اوسکی لیی کہ تغافل کری نماز عشا کی اور سو رہی بغیر پڑہی یہہ بد دعائین باہکی تاکید کی لیی کہا ہی ابن حجر شافعی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سونا پہلی نماز کی حرام ہی اور ہماری نزدیک یہہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونی وقت کی سووی اور گمان رکہتا ہی کہ تمام وقت نماز کیمین سویا ہی رہونگا تو نہین جایز ہی اوسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنی نفس پر کہ بغیر جگانی جاگ اوٹہونگا ایسی وقت کہ کامل نماز پڑہونگا وقت میں تو جایز ہی اور اگر پہلی وقت کی سووی تو اوسمین اختلاف کیا ہی علمانی بعضی تو پہلی سی تفصیل اسمین بہی بیان کرتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ اوسمین مطلق حرام نہین اس لیی کہ پہلی وقت کی مکلف ساتہہ نماز کی نہین اور تفصیل جو پہلی صورت مین بیان کی وہ موافق قواعد ہماری ہی ؛ ع ح

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیون مین قدم سی پانچ قدم تک اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** زیادتی بیچ سایہ جاڑی کی اس لیی ہوتی ہی کہ سایہ اصلی اوس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور گرمی مین کم خصوصا حرمین شریفین مین واللہ اعلم دونون وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنی ظہر کی وقت زوال سی اور قدم مراد ہی ساتوین حصہ قد ہر شخص کی سی اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکی کہ قد آدمی کا مثلا سات قدم اوسکی ہوتا ہی شرح یہہ جدول لکہی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کی ہی اسمین مقدار ہر مہینی کی سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کی اور مقدار شفق اور صبح صادق کی لکہی ہی اول بعض اصطلاحات اسکی معلوم کیا چاہیی تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوی جاننا چاہیی کہ ایک قدم ساتہہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساتہہ آن کا ہوتا ہی اور آن یہہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی ساتہہ پل کی ہوتی ہی اور ایک پل ساتہہ ریزہ کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساتہہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنی کی ہوتا ہی جیسیکہ کہین آن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اوسمین ایک حرف بہی نہ کہہ سکین اور بعضون نی کہا ہی کہ پل اوسکو کہتی ہین کہ اوسمین اٹہارہ بار لفظ اللہ کا کہین یہہ جدول مرزا خیر اللہ منجم نی بحساب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کی لکہی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نی اسکو

برج مع جنتری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ظل عصر شافعی	[illegible]	ظل عصر حنفی	[illegible]
چیت حمل ۳۱	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۲۲ پل	۱۶ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۶ پل
بیساکھ ثور ۳۱	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑے ۲۹ پل
جیٹھ جوزا	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۶ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑے ۵۷ پل
اساڑھ سرطان ۳۲	۴ گھڑے ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑے ۱۷ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑے ۲۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑے ۱۱ پل
ساون اسد ۳۱	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۴ گھڑے ۵۷ پل
بھادون سنبلہ ۳۱	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ	۴ گھڑے ۲۹ پل
اسوج میزان	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۶ پل
کاتک عقرب	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۸۶ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۴ پل
منگسر قوس ۲۹	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے بہ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
پوہ جدی	۳ گھڑے بہ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑے ۳ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۳۶ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
ماگھ دلو	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
پھاگن حوت ۳۰	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۴ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کی ف یعنی نماز میں اصل یہہ ہے کہ جلدی کرے آدمی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی فاستبقوا الخیرات یعنی پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعی کی نزدیک اول وقت نماز پڑھنا مستحب ہے مطلق اور امام اعظم رح کی نزدیک مستحب یہہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈی وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب نمازوں میں اور عشا کو دیر کرکر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر ہو دے اور جلدی پڑھنے کی حد یہہ ہے کہ نصف اول وقت کے بیچ پڑھے

الفصل الاول

فصل پہلی عن سیّارِ بن سلامۃ قال دخلتُ انا و ابی علی ابی برزۃ الاسلمیّ فقال لہ ابی کیف کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یصلّی المکتوبۃ فقال کان یصلّی الھجیر التی تدعونھا الاولی حین تدحض الشمس و یصلّی العصر ثمّ یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیّۃ و نسیتُ ما قال فی المغرب و کان یستحبّ ان یؤخّر العشاء التی تدعونھا العتمۃ و کان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا و کان ینفتل من صلوٰۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ و یقرأ بالستین الی المائۃ و فی روایۃ و لا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل و لا یحبّ النوم قبلھا والحدیث بعدھا متفق علیہ روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کی پس کہا اسکو باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کی ایک ہم میں سے طرف مکان اپنی کی بیچ کنارہ مدینہ کی اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف

ہوتا لغیر سے کہا سیار نے اور ہوا میں ویسجیر کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت کہ مستحب رکھتے تھے یہہ کہ دیر کریں بیچ نماز عشا کے وہ
نماز کہ کہتے ہیں اوسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنیکو پیچھے اوسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو اوس وقت کہ پہچانتا
آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساتھہ آیتوں سے سو آیتوں تک اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہے کہ نہیں پروا کرتے ساتھہ دیر لگانے عشا کی تہائی رات تک
اور نہیں دوست رکھتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنے پیچھے عشا سے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ظہر کا وقت جو اسمیں مذکور ہوا ظاہر یہہ ہے
کہ اسوقت جاڑیکی دنوں میں پڑھتے ہونگے گرمی میں ٹھنڈے وقت یہہ نماز پڑھنی حضرت سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہیں تاریکی
کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرت نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک کی ہے
اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنیکو پیچھے اوسکے یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اس لیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووے
کہ نیند بہن موت کی ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ کہتے ہیں سونے کو پہلے عشا سے اور بعضوں نے اجازت دی ہے اور تھے ابن
عمر سوتے پہلے اوسکے اور بعضوں نے اجازت دی ہے رمضان میں اور کہا نووی نے جب غالب ہووے اوسپر نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا
مکروہ نہیں اور کلام کرنیکو بعد عشا کے ایک جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے از انجملہ ایک سعید بن مسیب ہیں کہ کہتے تھے سو رہنا اول عشا سے یعنی بعد عشا کے بہتر
محبوب ہے زیادہ طرف میرے لغو کلام کرنے سے بعد اوسکے اور اجازت دی ہے بعضوں نے کلام کرنے کی علم میں اور بیچ اوس چیز کے کہ ضرور ہو جاتی ہے اور
اجازت دی ہے کلام کرنیکی ساتھہ گہر والونکے اور مہمان کے یہہ ملا علی قاری رح نے لکھا ہے اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ دونوں چیزوں میں اجازت
ہے سونا اگر ہووے ساتھہ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز میں جائز ہے خصوصاً رمضان میں اور کلام اگر ضروری ہے اور بے معنی نہووے
وہ بھی جائز ہے **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ
اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے کہا پوچھا ہمنے جابر بن عبداللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کو
دوپہر ڈہلے اور پڑھتے عصر اوس حال میں کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے بہت
لوگ جلدی پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عشا کے حکم میں جو کہا اوس سے
معلوم ہوا کہ اگر ساتھہ قصد کثرت جماعت کی نماز کو اول وقت سے تاخیر کریں جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علمانے کہ امام ابوحنیفہ نے اور انکے توابع نے
جو التزام اول وقت کا نہیں کیا ہے اسی سبب سے نہیں کیا ہے نہ یہہ کہ اول وقت افضل نہیں ہے اول وقت بذاتہ افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے
تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی میں پڑہتے تھے ظاہر سبب اسکا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واسطے حاضر ہونے جماعت کثیر کے تہا کہ صحابہ شب
بیدار رہتے رات کے سونے سے ملول ہوتے تہے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تہے اور اس حدیث سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی
میں پڑہتے تہے اور اگر ہووے بھی تو روشنی کیوقت پڑھنے میں امر واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے ۔ ح **وعن**
أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ
لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے انس سے کہا تہے ہم جسوقت نماز پڑہتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑوں پر واسطے بچاؤ
گرمی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلے کو پہنے ہوئے کپڑے پر درست
ہے اور شافعیہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے نہ ہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا اچہا لیا کرتے تہے اونکے نزدیک جائز نہیں ہے سجدہ

رہنا اوس کپڑی پر کہ ہلی بسبب حرکت کرنی مصلی کی اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوۃ میں اس خیال سی لایا ہی کہ اول وقت میں زمین زیادہ
گرم ہوتی ہی پس گرمی میں بھی ظہر اول وقت پڑہتی تہی باوجودیکہ یہہ بات اس سے نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بعضی وقت بیچ غیر اول وقت کی بہی زمین گرم ہوتی
ہے بلکہ زیادہ تر وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا
بالصلوۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار
الی ربہا فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف
اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر متفق علیہ وفی روایۃ
للبخاری فاشد ما تجدون من الحر فمن سمومہا واشد ما تجدون من البرد فمن زمہریرہا
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹہنڈی وقت پڑہو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کی ابوسعید
سے لفظ بالظہر کا بجای بالصلوۃ کی آیا ہی یعنی ٹہنڈی وقت پڑہو نماز ظہر کی اور اس روایت میں یہہ زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی بہاپ ہے دوزخ
کے اور شکایت کی آگ نی طرف رب اپنی کی پس کہا ای رب میرے کہایا بعضی میری نی بعض کو پس اذن دیا واسطی اوسکی ساتھ دو دم لینی کی ایک
دم جاڑی میں اور ایکدم گرمی میں شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی سی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو سردی سی اوسی دو دمونکی سبب سے ہی کہ
گرمی اور جاڑے میں لیتی ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی واسطی بخاری کی پس شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی سی بسبب دم گرم
دوزخ کی سی ہی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم سردی سی پس بسبب دم سرد اوسکی سے ہے **ف** کہا یا بعض میری نی بعض کو یہہ کنایہ ہی اختلاط
اور ازدحام اجزا سی گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دی دوسری کو اور بیٹہی بجای اوسکی پس حکم کیا ساتہہ دو دم لینی کی مراد ساتہہ اوسکی شعلہ مارنا اور
باہر نکلنا اوسکا ہی دوزخ سی جیسیکہ حیوان دم لیتا ہی ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسی وقت میں نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہے
اس لیی کہ اوسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور اسمین تین شبہ وارد ہوتی ہین اول تو یہہ کہ شکایت کے آگ نی اور اوس سے دم سرد نکلتا ہی اسکی کیا معنی
جواب یہہ کہ مراد آگ سی جگہہ اوسکی ہی یعنی دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بہی ہی دوسرا یہہ کہ یقینا معلوم ہوا ہے گرمی اور سردی آثار آفتاب ور اوضاع
اوسکی سی ہے پس اوسکو آثار دم لینی دوزخ کی سی کہا اسکی کیا وجہہ جواب اسکا یہہ کہ سختی گرمی اور سردی کیکو فرمایا ہی آثار دم لینی دوزخ کی سی نہ اصل
گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہی کہ سختی گرمی اور سردی کی ہی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اوسکا یہہ کہ باوجود اوسکی ہو سکتا ہی کہ دوزخ
کی دم نی سخت تر کیا ہو اور انکار اوسکا باوجود خبر مخبر صادق کی بعید ہے طریقہ اسلام سی تیسرا یہہ کہ بموجب اس حدیث کی چاہیی کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بہی
تاخیر کریں جواب اوسکا یہہ ہے کہ سردی صبح کو آفتاب نکلتی تک رہتی ہی اگر جب تک تاخیر کریں تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گرمی میں
ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور اسیطرح صحابہ سی بہی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کی آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹہنڈی وقت پڑہتی تہی یہانتک کہ ٹیلوں کی سائے
زمین پر پڑنی لگتی تہی اور ٹیلی پہیلی ہوئی ہوتی ہین سائے اونکی دیر میں زمین پر پڑتی ہین بخلاف چیزوں دراز کی مانند مناروں وغیرہ کی کہ اونکی
سائے جلدی معلوم ہونی لگتی ہین اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ صحابہ دیوارونکی سائے میں سی نماز کو جاتی تہی اور دیواریں اوسوقت میں سات گز کی
ہوتی ہین اور بعضوں نی آدہی وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور یہ بعید ہی حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کی واسطی ٹہنڈک اوسکی کی بہ نسبت گرمی وقت آگی
جیسیکہ بعضی شافعی کہتی ہین کیونکہ ہونا اوسکا سرد تر بہ نسبت استوا کی خلاف تجربہ کی ہی اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ سخت تر گرمی اون شہروں میں
بیچ وقت پہنچنی آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراد جب ہوگا اوس سے بہی تاخیر کری حاصل یہہ کہ حدیثوں میں بیچ مبالغہ ابراد کی بہت سی وارد ہوئے

ہین اور وہ جو صحیح حدیث خباب کے آیا ہی کہ ہمنی شکایت کی آنحضرت سی گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہی اوپر ارادہ کرنی اونکی انتہا تاخیر کی تمام وقت سی کی تہی واللہ اعلم اور یہہ جو امام شافعی کہتی ہین کہ ابراد رخصت ہی اور وہ بہی اونکی لیے ہے کہ بیچ طلب جماعت کی مسجدون مین جاتی ہین اور مشقت کہینچتی ہین اور جو کہ تنہا ادا کری یا مسجد قوم کی مین پڑہی دوست رکہتا ہون مین کہ تاخیر نہ کری اول وقت سی یہہ مخالف ظاہر حدیث کی ہی اور ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کہ آنحضرت سفر مین بہی حکم کرتی تہی ساتہہ ابراد کی باوجودیکہ سب ایک جا جمع تہی اور کہا ترمذی نی کہ قول اوس شخص کا کہ گیا ہی طرف تاخیر ظہر کی بیچ شدت گرمی کی اولی اور اشبہ ہے ساتہہ اتباع کی ع ح

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس مرتفعة حية فيذهب الذاهب الى العوالي فياتيهم والشمس مرتفعة وبعض العوالي من المدينة على اربعة اميال او نحوه متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کی پس پہنچتا اونکی پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضی عوالی مدینہ کی چار کوس پر تہی یا مانند اسکی یعنے قریب چار کوس کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کی بلندی پر ع و

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك صلوة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيها الا قليلا رواه مسلم

اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ یعنی نماز عصر کی کہ آخر وقت مین پڑہے جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹہا رہتا انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی یعنی قریب غروب کے ہوتا ہی کہڑا ہوتا ہی یعنی نماز کی لیے پس ٹہونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اوسمین مگر تہوڑا روایت کی یہہ مسلم نی ف ٹہونگین مارتا ہی چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہی بغیر طمانینت کی جیسیکہ جانور دانہ چنتا ہی اور سجدہ عصر مین ہوتی ہین آٹہہ اور یہان چار فرمائی اس لیے کہ پہلی سجدہ کی بعد جب سر اچہی طرح نہ اوٹہایا تو دونون سجدون نی حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا اعتبار اسکی فرمایا کہ دونو سجدونکو ایک کر اعتبار کیا اور خاص عصر کا ذکر کیا اور نمازونکو نہ کیا اس لیے کہ یہہ نماز وسطی ہی اوسکی رعایت نہ کرنی بہت بری بات ہی نسبت اورونکی اور کہا ہی مظہر نی کہ جسنی تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونی تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنی کو ساتہہ منافق کی کیونکہ منافق نہین آزور کہتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہی واسطی بچنی کی تلوار سی اور نہین پروا کرتا ہی تاخیر کی اس لیے کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہے مسلمانکو کہ مخالفت کری منافق کی ح ع

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اوس سی نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹ گئی اہل اوسکی اور مال اسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنے جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اوسکی گہر کی لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہونی پس چاہیے کہ ڈری اسکی فوت ہونی سی مانند ڈرنی کی جاتی رہنی اہل و مال کی سی بلکہ زیادہ اوس سے اور وجہ خاص اسکی ذکر کرنیکی یہہ ہے کہ یہہ نماز وسطی ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکی سی ع ح

وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله رواه البخاري

اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی چہوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئی عمل اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی ف سبب ترک کرنی اس نماز کی

بسبب ثواب تہہ سی گیا اوسکو باطل ہونا عملونکی فرمایا تہدید کی لیی مراد یہہ ہے کہ اوس دن کی عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملونمین اور یہہ مراد نہین ہے کہ حقیقۃ سب عمل باطل ہوگئی کیونکہ یہہ بات اوسکی لیی ہوتی ہی کہ مرتد مرتا ہی کذا قال الطیبی اور حنفیہ کی نزدیک فقط مرتد ہونی سی عمل باطل ہوجاتی ہین حتی کہ حج پہر کرکری اونکی نزدیک فقط مرتد دم کی نہین اور معتزلہ کی نزدیک کبائر سی ہے عمل حبط ہوجاتی ہین ؛ ع **وعن** رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی ہم نماز پڑہتی مغرب کی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پہرتا ایک ہم مین سے ایسی وقت کہ البتہ دیکہتا جگہہ گرنی تیر اپنی کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یعنی مغرب اول وقت پڑہنی مستحب ہے بالاتفاق ؛ ع **وعن** عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی حضرت اور صحابہ نماز پڑہتی عشا کی درمیان اسکی کہ غائب ہوے شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی عشا کو عتمہ کہنی سی منع فرمایا تہا اور حضرت عائشہ نی پہر اوسکو عتمہ کہا شاید کہ جب تک حدیث منع کی انکو نہ پہنچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہی عشا کا اور وقت جواز صبح کی پہلی پہلی تک ؛ ع **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی صبح کی پس پہرتی عورتین لپٹی ہوئین بیچ چادرون اپنی کی نہ پہچانی جاتی تہین بسبب اندہیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ تہین عورتین یعنی جنہون نی نماز حضرت کی ساتہہ پڑہی تہی ع **وعن** قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوٰۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیۃ رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونون نی سحر کہائی پس جب فارغ ہوئی سحر اپنی سی دونون کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑہی کہا ہمنی انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونی اونکی سحر اپنی سی اور درمیان داخل ہونی اونکی نماز مین کہا فرق تہا مقدار اوس چیز کی کہ پڑہی آدمی پچاس آیتین یعنی متوسط روایت کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ہی توربشتی نی کہ یہہ اندازہ ایسا ہی کہ نہین جائز ہی عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہہ کرتی تہی بسبب مطلع کر دینی اللہ تعالی کی کرتی تہی اور حضرت معصوم تہی خطا کرنی سی دین مین اور کو کہان یہہ رتبہ ؛ ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوٰۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تأمرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہی تیرا جس وقت کہ ہونگی تجہپر سلطان سردار کہ تاخیر کرینگی نماز کو یا تاخیر کرینگی وقت مختار اوسکی سی کہا مینی پس کیا حکم کرتی ہو مجہکو فرمایا نماز پڑہ تو وقت اوسکی پس اگر پاوی تو اوس نماز کو ساتہہ اونکی پس پڑہ تو نماز پس تحقیق یہہ واسطی تیری نفل ہوگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لفظ او کا او یؤخرون عن وقتہا مین شک ہی یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کی راوی نی لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونونکی ایک سے ہین حاصل حدیث کا یہہ کہ کیا حال ہوگا تیرا جب دیکہیگا اوس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجہپر سستی کرنیوالا نماز مین کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت اوسکی سے اور تو قادر نہین ہونیکا اونکی مخالفت پر اور ڈر یہہ ہوگا کہ اگر اونکی ساتہہ پڑہتا ہی تو فوت ہوتی ہی فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

کرتا ہی دیکھی تو ڈرہی اوسکی ایذا کا اور فوت ہوتی ہی فضیلت جماعت کی پس آگے اسکی ابوذر نی تدبیر اسکی پوچھی فرمایا نماز پڑہ تو مستحب وقت پر پہر
اگر پاوے تو نماز کو یعنی حاضر ہووے تو اوسوقت ساتھہ اونکی پہر پڑہ نماز کہ یہہ جو اونکی ساتھہ پڑہیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کری نماز کو وقت
مستحب سے تو مقتدیونکو چاہیی کہ نماز اپنی پڑہ لیں اول وقت میں پہر امام کی ساتھہ پڑہیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاویں اور یہہ حکم عشا اور
ظہر میں ہے اس لیی کہ صبح اور عصر کی بعد نفل پڑہنے مکروہ ہیں اور مغرب کے تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل میں رکعت طاق مشروع نہیں ہوئی اور اس حدیث میں یہہ حکم جو
مطلق ہی بسبب ضرورت کی تہا کہ نماز اون امرا کی ساتھہ پڑہنی میں فتنہ اوٹہتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہی فتنہ اوٹہانی سی یعنی ایسی ضرورت
میں مباح ہوجاتی ہیں مکروہات اور اس حدیث میں حضرت نی خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی سو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کی زمانہ میں ع ح

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پائی ایک رکعت صبح کی پہلی نکلنی آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنی نماز
صبح کی اور جسنی پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلی ڈوبنی آفتاب کی پس تحقیق پائی اوسنی عصر یعنی نماز اوسکی باطل نہیں ہوسکی پس چاہیی کہ باقی
رکعتیں پڑہ کر نماز پوری کرلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قول اکثر اہل علم کا یہی ہی کہ بسبب طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی نماز فجر
اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور توابع اونکی کی نزدیک یہہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونی آفتاب کے باطل ہوجاتی ہی اور نماز عصر
بسبب غروب کے باطل نہیں ہوتی لیکن یہہ حدیث حجت ہی اوپر جواب اونکا یہہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کی اور اون حدیثوں کی کہ
وارد ہوئی ہیں نماز کی نہی میں وقت طلوع کی اور غروب کی نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا ہمنی قیاس پر بسبب قاعدہ اصول فقہ کی کہ
جب تعارض ہووی دو آیتوں میں تو رجوع کری حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہووی تو رجوع کری قیاس میں پس قیاس نی ترجیح دیکر
حکم اس حدیث کو نماز عصر میں اور ترجیح دی حکم حدیثوں نہی کیکو نماز فجر میں اس لیی کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہی پس واجب ہوتی ہی نماز ساتھہ
صفت کمال کی اور جب بسبب طلوع ہونی آفتاب کی نقصان درمیان آگیا تو ادا نہوئی جیسیکہ واجب ہوئی تہی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب
اوسمیں زرد ہوتا ہی ناقص ہے پس وجوب بہی ساتھہ صفت نقصان کی ہوا پس ساتھہ طاری ہونی نقصان کی بسبب غروب کے فاسد نہیں ہونیکی
اور ادا ہوگی جیسیکہ واجب ہوئی تہی یعنی ناقص اور شافعیہ حدیثہای کو مخصوص ساتھہ نوافل کی کرتی ہیں اور فرائض کو تینوں اوقات میں
جائز کہتی ہیں لیکن ظاہر حدیثوں سی نہی عام معلوم ہوتی ہی اور ابن ملک نی پہلی جملہ حدیث کی یہہ معنی کہی ہیں کہ جسنی پائی ایک رکعت نماز صبح کی
پہلی طلوع ہونی آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اوسکا پس اگر نہیں تہا اہل واسطی نماز کی پہر ہوا اہل اسطرح کہ تحقیق باقی رہا تہا وقت سی بقدر ایک رکعت کی تو
لازم ہوتی ہی وہ نماز اوسکو ع ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ رواہ البخاری

اور روایت ہی اوسی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا ایک رکعت
نماز عصر سی پہلی غائب ہونی آفتاب کے پس چاہیی کہ تمام کری نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوی ایک رکعت نماز صبح سی پہلی نکلنی آفتاب کے پس چاہیی کہ پوری
پڑہی نماز اپنی روایت کی یہہ بخاری نی ف پس چاہیی کہ پوری پڑہی نماز اپنی حنفیہ اسکی یہہ معنی کہتی ہیں کہ اعادہ کری اوسکو یعنی قضا
پڑہی اوسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتی ہیں جو کہ پہلی حدیث میں مذکور ہوئی ع ح

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھول جاوی نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اوس سے پس بدلا اوسکا یہہ ہی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد آوی وہ اور بیچ ایک روایت کی نہیں بدلا واسطی اوسکی مگر یہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جسوقت کہ یاد آوی وہ یعنی بعد بھولنی کی یاد آوی یا بعد سونی کی یاد آوی ورنہ نہیں بدلا واسطی اوسکی مگر یہہ یعنی کفارہ اسکا سوا قضا کی اور کچھ نہیں یعنی کئی نمازیں پڑہنیں یا عمد دینا نہیں لازم آتا ہی جیسکہ ترک کرنی روزی رمضان کی سی بغیر عذر کی صدقہ وغیرہ لازم آتا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز کیجی ہولی کہ یاد ہووی تاخیر نہ کی جاوی ع ح

وعن اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِيْ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی نہیں بیچ سو جانیکی قصور سوا اسکی نہیں کہ قصور جاگنی مین ہی پس جسوقت کہ بھول جاوی ایک تمہارا نماز یا سو جاوی غافل ہو کر اوس سی پس چاہیی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور قایم کر نماز کو وقت یاد کرنی میری کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہیں بیچ سو جانیکی قصور یعنی سونیکی حالت مین تقصیر نہیں نسبت کیجاتی ہی طرف سونیوالی کی بیچ تاخیر کرنی نماز کی کیونکہ اسحالت مین مکلف نہیں سوا اسکی نہین کہ تقصیر جاگتی ہین اسکو اسطی پہلی غلبہ نیند کی سو گیا اور کیون ایسی کام کیی سبب نیند اور نسیان کی ہوئی مثل لیٹ جانی کی اور شطرنج کہیلنی کی اور مشغول ہو نیکی ایسی کام مین کہ نسیان پیدا کرتی ہین اور قایم کر نماز کو وقت یاد کرتی میری کی یعنی وقت یاد کرتی نماز کی کہ سبب یاد کرنی میری کی ہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی علی رضی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر اونکو نماز جسوقت کہ آوی وقت اوسکا اور جنازہ جسوقت کہ تیار ہوا اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوی تو واسطی اوسکی ہمقوم روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** جنازہ جسوقت تیار ہو کہا اشرف نی کہ یہہ دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازہ کی نہیں مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین یہہ نقل کیا طیبی شافعی نی اور اسیطرح ہماری نزدیک ہے یہہ ہی کہ جسوقت جنازہ آوی اوقات مکروہہ مین یعنی وقت طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی اور ٹہیک دوپہر کو تو نہیں مکروہ ہی نماز اوسپر لیکن جب پہلے ان وقتونکی آویگا اور نماز ان وقتونمین پڑہیگی تو مکروہ ہے اور یہی حکم سجدۂ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کی اور پہلی اوسکی اور بعد عصر کی سوای اوقات مکروہہ کی دونو چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایم کہتی ہین عورت بن خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ خاوند نی طلاق دیدی ہو اور طیبی نی کہا ہی کہ ایم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہہ ہے کہ مراد ہمبرابر ہو عورت کی اسلام مین اور حریت مین اور صلاح مین اور نسب مین اور کسب مین اور عمل مین ع ح **ف** ای بہائیو ایک عرض اس کتاب کی مولف کی دلکی کان دہر کر سنو کہ عقیدہ ہی سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنیٰ سنت کی انکار کرنیسی یا اوسکی حقیر جاننی سی آدمی کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہی کہ اکثر جلد ہو نہیں بیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہے کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کری وہ ایسی سنت کو ترک کری بیغمبر صاحب کے سنت کا لحاظ نہووی اور لوگونکی طعنہ سی کہیں نہیں بچا جاتا ہی بلکہ دانشمند کو چاہیی کہ اسکو بہی فخر اپنا جانی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اچہی لوگو پر عوام طعن کرتی رہی ہین اور وہ بجا آوری احکام الٰہی مین ہرگز قصور نہ کرتی تہی چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہی کہ اونہون نی اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سی جیکی سی کر دیا تہا تلک کہ بیوی سی بہی اطلاع نہ کی جب اونکی بیوی نی سنا تو کہا بڑی تہا کر

ناک کتائی ہوئی اور بہت سی باتین بنائین جیسیکہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مریدونسی پوچھا کر بہائیون میرکیونہیہ ناک بہی ہای یا نہین وہ متعجب ہوئی اور کہا ہان ہی فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض ونکی یہہ تہی کہ لوگونکی کہنی سے جو بات کہ حقیقت مین بری نہین ہوتی ہی وہ بری نہین ہوجاتی اور اوسکی کرنیوالی کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ الله تعالی وانکہو االایامی کی فاید مین ترجمہ سی حدیث کا لکہا ہی وہ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملی اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب کری اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دیلی سی مغرور نہو جاوین اور تمہارا کام نہ چہوڑ دین یعنی اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہہ نیک بخت ہین بیاہ دیلی سی کام نہ چہوڑ دینگی تو اونکا بہی نکاح کردو وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الاخر عفو الله رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم اول وقت نماز کا سبب خوشنودی الله کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنی الله کا ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف مراد اول وقت سی اول وقت مختار ہی یہہ اسلیے کہا کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نمازونکو تاخیر کرتی ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنی ہی اسلیے کہ اونکا اول وقت مختار نہین اونمین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سی مراد وقت کراہتہ کا ہی مثل متغیر ہونی افتاب کی عصر مین اور عشا پڑہنی بعد آدہی رات کی پس یہہ سبب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سی ادا ہوگئی وعن ام فروة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها رواه احمد والترمذي وابو داود وقال الترمذي لا يروى الحديث الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وهو ليس بالقوي عند اهل الحديث اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچہی گئی نبی صلی الله علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب رکہتا ہی فرمایا نماز اول وقت پڑہنی روایت کی یہہ احمد وترمذی وابوداود نی اور کہا ترمذی نی نہین روایت کیجاتی یہہ حدیث مگر حدیث عبدالله بن عمر عمری سی اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کی ف نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل یہی ہی اگر ساتہہ جماعت کی میسر ہو اور بعضی حدیثونمین اور عملونکو بہی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنی بعض اعمال بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور عملونپر اور بعض اعمال اور حیثیت اور جہت سی فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجوہ یہہ افضل ہی بعد ایمان کی سب اعمال پر اور نسب عبدالله کا یون ہی عبدالله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبدالله حضرت عمر کی اولاد مین سے ہی اسلیے اسکو عمری کہا اور ترمذی نی تو لیس بالقوی کہا اور اورون نی کہا ہی بلکہ یہہ حدیث صحیح ہی نقلا بن الملک ح ع ‌ وعن عائشة قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة لوقتها الاخر مرتين حتى قبضه الله تعالى رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت دوبار یہانتک کہ وفات دی اونکو الله تعالی نی روایت کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب حضرت نماز پڑہتی وقت مختار ہی مین پڑہتی تہی مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کی لیے شاید کہ حضرت عائشہ نی دو نمازکو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت نی جبرئیل کی ساتہہ آخر وقت پڑہی تہی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکی لیے اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سایل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہاکر دکہائی وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کی لیے تہی سوای ان دوبار کی ایکدفعہ پڑہی آخر وقت تاکہ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہوجاتی ہی ع وعن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال امتي بخير

اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلَى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی امت میرے ساتھہ بھلائی کی یا فرمایا فطرة پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تاک کہ نہ دیر کرینگی مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے روایت کی یہہ ابوداؤد نی اور روایت کی یہہ دارمی نی عباس سے **ف** اس
سے معلوم ہوا کہ بمجرد ستارہ نکلنی کی کراہت نہین ہوتی جب گتھنی ہوتی ہین کراہت آجاتی ہی اور حضرت نی جو ایکبار تاخیر کی تہی بیان
جواز کی لیے کی تہی والا اول ہی وقت پڑہتی تہی ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اونکو یعنی وجوبا یہہ کہ
تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیئی گئی
ہو ساتہہ اس نماز کی تمام متوں پر اور نہین پڑہی یہہ نماز کسی امت نی پہلی تمہاری روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پہلی جبرئیل کی حدیث مین گذرا
ہے کہ اونہون نی حضرت کو پانچون نمازین پڑہا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی نبیا کیوقت مین بہی پڑہتی
تہے اور اس سی معلوم ہوا کہ یہہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونون حدیثون مین محدثین نی یون دی ہی کہ عشا خاص اگلی
رسول ہی پڑہتی تہی کہ یہہ امت سی زیادہ اونپر واجب تہے اونکی امت پر واجب نتہے جیسیکہ نماز تہجد کی واجب تہے رسول خدا صلعم پر نزدیک بعضون
کے اور نہین واجب ہمپر پس اوس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی عشا کا واجب ہونا امتونپر نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ انبیا
پڑہتی تہی اور اوسمین جو فرمایا کہ یہہ نماز نہین پڑہی کسی امت نی پہلی تمہاری اس سی انکار اگلی انبیا کی پڑہنی کا نہ نکلا بلکہ یہہ نکلا کہ اور امتین
نہ پڑہتی تہین خاص یہی امت پڑہتی ہی پس دونون حدیثون مین تعارض نہ باقی رہا یا اوس حدیث مین ساتہہ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف
وقت اسفار کی کہ اوسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتیں اونکی بخلاف اور وقتون کی کذا قال الطیبی ۃ ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا
لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنی عشا پچہلے
کا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی اس نماز کو وقت ڈوبنی چاند تیسری تاریخ کی روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** تیسری
شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کی غروب ہوتا ہی پس یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچہلی اس لیے کہا کہ کبہی مغرب
کو بہی عشا کہتی ہین پس نسبت اوسکی یہہ عشا پچہلی ہی ح **وعن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز
کا بہت بڑا ہی واسطے ثواب کی روایت کی یہہ ترمذی ابوداود و دارمی نی اور نہین نزدیک نسائی کی یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر **ف** ظاہر عبارت
اس حدیث کی سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کری ظاہر مذہب حنفیہ یہی ہی کہ شروع اور ختم دونوں اسفار

مین ہون اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سی ہین وہ کہتی ہین کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی مین کری اور ختم اسفار مین یعنی قراءۃ طویل پڑہی تا پڑہتی پڑہتی صبح روشن ہوجاوی کہا ہی علمائی کہ یہہ تاویل اولی و احسن ہے کہ اس سی تطبیق حدیثون مین ہوجاتی ہی اور ایک اور وجہہ تطبیق کی حدیث سی کہ بیچ شرح السنۃ کی واقع ہی معلوم ہوتی ہی کہ باعتبار دو زمانہ کی ہی یعنی زمانہ جاڑی کی مین غلس مین نماز فجر کا پڑہنا بہتر ہی اور زمانہ گرمی کی مین اسفار کرنا بہتر ہی چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس نیام فامہلہم حتے ادرکوا یعنی الصلوۃ اور حد اسفار کی ہماری علماسی یہہ منقول ہی کہ اتنا وقت ہو کہ قراءۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹہہ یا سو آیتون تک ہے اوسمین ساتہہ ترتیل کی پڑہ لی اور بعد فراغ نماز کی اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوسیطرح مذکور کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن رافع بن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی ہم نماز پڑہتی عصر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصی پہر پکایا جاتا پہر کہاتی ہم گوشت پکا ہوا پہلی چہپنی آفتاب کے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ عصر جلدی پڑہتی ہونگی بوقت پہنچنی سایہ کی ایک مثل کو یا تہوڑی دیر کی بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ و صاحبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بہی یہی ہی و فتوی بہی بعضون نی اسپر دیا ہی و روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہہ ہی کہ بعد دو مثل کی وقت ہوتا ہی اوسکیطرف سی تاویل اسکی یہہ ہوسکتی ہی کہ شاید یہہ گرمیونکی موسم مین کرتی ہونگی کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ جب عصر پڑہی پہلی متغیر ہونی آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہے جیسی ماہر پکانیوالون کو کہ امیرون کی ساتہہ سفرون مین اسطرح عمل کرتی ہین دیکہا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جانتی کا شرح ؛

وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الاخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ وصلی رواہ مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض نی کہا تہی ہم ایک رات انتظار کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا وقت نماز عشا پچہلی کی پس نکلی حضرت طرف ہماری اوسوقت کہ گئی تہائی رات یا کہ بعد اوسکی پس نہ جانا ہم نی کہ کچہہ چیز تہی کہ مشغول کیا تہا اوسنی اونکو بیچ اہل و فرزند کی یعنی باز رکہا تہا موافق عادت کی سویری نماز پڑہنی سی یا سوا اسکی یعنی یا ذات شریف کو کچہہ عذر پیش آیا تہا کہ اوسنی باز رکہا پس فرمایا جسوقت کہ نکلی تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوائے تمہاری اور اگر نہو تا گراں امت میری پر البتہ نماز پڑہتا مین ساتہہ اونکی سوقت یعنی لازم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرون پہر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑہی روایت کی یہہ مسلم نی ف نہین انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین مین سی سوای تمہاری یعنی یہود و نصاری وغیرہ ہما سوا تمہاری کوئی انتظار اسکا نہین کرتی اس لیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہی پس جتنا انتظار زیادہ کروگی ثواب زیادہ پاؤگی

کہ وقت آرام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسیکہ مذہب
امام اعظم رح کا ہی اور کبہی حضرت اول وقت مین پڑہتی تہی جبکہ حاضر ہوتی تہی اکثر صحابہ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع
ہوتی تہی اول نماز پڑہتی تہی اور جو دیر کر جمع ہوتی تہی دیر کر پڑہتی تہی امام احمد کا مذہب یہی ہی ح ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ
شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نمازین مانند یعنی قریب نزدیک تمہاری یعنی رعایت اوقات مین باقی صفات مین اور تاخیر کرتی تہی عشا کو بعد
نماز تمہاری کی کچہہ اور تہی سبک پڑہتی نمازین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جابر نی عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سی شاید کہ یہہ پہلے
پہنچنی نہی کی اونکو کہا ہو یا اس لیی کہ یہہ نام مشہور تہا لوگون مین اس سے اچہی طرح پہچان لینگی اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر
اور تہی سبک پڑہتی نماز کو یعنی چہوٹی سورتین پڑہتی کہا ابن حجر نی کہ یہہ اس صورت مین تہا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفون کی قراءۃ سبک
پڑہتی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی کہی ہی اس لیے کہ سورہ اعراف بہی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سی پڑہنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہہ بہی لوگون پر
سبک ہے تہی یعنی حضرت کی ساتہہ نماز مین ایسی کیفیت آتی تہی کہ طول قراءۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ باری شوق کی طالب زیادتی کی
رہتی تہی بخلاف اورونکی نماز کی کہ اونمین یہہ بات ہونی مشکل ہی ع **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ
السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا نماز پڑہی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنی کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کی ساتہہ پس نہ تشریف لائی یہانتک کہ گذری قریب آدہی رات کی فرمایا لازم پکڑو اپنی
جگہہ بیٹہنی اپنی کی پس لازم پکڑی رہے ہم جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہون سی متفرق نہ ہوئی ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکی ہین اور پکڑی اونہون نی جگہہ سونی اپنی کی اور
تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جب تک کہ ہو منتظر نماز کی یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا حاصل ہی اور اگر نہ ہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز
کو آدہی رات تک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** لوگ نماز پڑہ چکی ہین یعنی نماز شام کی پڑہ کر سو رہی جیسیکہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین سے انتظار
نہین کرتی ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی یہہ معنی ہین کہ اور محلونکی لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہے یہہ
معنے مناسب تر ہین ساتہہ قول مابعد کی وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدہی رات تک روا ہے
بلکہ مستحب ہے واسطی حاصل ہونی مشقت کی بیچ عبادت حق کی ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا
تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی واسطی ظہر کی تمسی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی آنحضرت
سے روایت کی یہہ احمد ترمذی نی **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کی ہر جا اور یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب
ہونی تاخیر عصر کی جیسیکہ مذہب ہمارا ہی ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ
بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حسبوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈی وقت نماز پڑہتی اور حسبوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** حدیثین جو ظہر کی جلدی پڑہنی مین اور دیر کر پڑہنی مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سی تعارض اونکا رفع ہو جاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑہتی اور گرمی مین دیر کر ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہونگی تمپر پیچہی میری سردار یا رکہین گی اونکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑہنی سی یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اوسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑہو نماز اپنی وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ نماز پڑہوں مین ساتہہ اونکی فرمایا کہ ہان یعنی تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اوٹہی روایت کی یہہ ابو داود نی **وعن** قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر سردار پیچہی میرے تاخیر کرینگی نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی واسطی تمہاری اور وہ وبال ہی اونپر پس نماز پڑہو ساتہہ اونکی جبتک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ کے یعنی کعبہ کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پر تمنی نماز پڑہ لی اور پہر اونکی ساتہہ پڑہی تو یہہ تمہاری لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاوگی اور اگر پہلی نہ پڑہی اونکی ساتہہ ہی پڑہی تو بہی تمہین مضر نہین کیونکہ تمنی واسطی خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کی پڑہی اور وہ وبال ہی یعنی مضر ہی اونکو کیونکہ قادر تہی اسپر کہ تاخیر نہ کرتی اور پہر باز رکہا اونکو امور دنیائی امر عقبی سی ع ع **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی یہہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی گہری ہوئے یعنی اپنی مکانمین جن ایام مین کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سبکی اور پہنچی ہے تمکو وہ چیز کہ دیکہتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہین ہم یعنی اوسکی ساتہہ نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہی اوسچیز کی کہ عمل کرتی ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتہہ اونکی اور جب برائی کرین پس بچ برائی اونکی سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ کا نام اوسکا کنانہ بن بشر تہا اور حاصل اخیر حدیث کا یہہ ہے کہ لوگونکی ساتہہ نیکی مین شریک رہ بدیمین اور یہہ بات حضرت عثمان رض سی بسبب نہایت دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بہی اونکی بہلائی کو اچہا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچہی ہر نیک و بد کی جائز ہی جیسکہ مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا

باب

یہہ باب ہے بیچ تتمہ فضایل نماز کی اور اوقات اوسکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلی نکلنی آفتاب کے اور پہلی چہپنی آفتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی ہمیشہ پڑہی یہہ دونون نمازین وہ جز اسکو رہا دی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونون نماز ونپر

مداومت کری ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا نہ بسبب ترک اور نمازون کی اور نہ بسبب کرنی اور گناہونکی ولیکن جمہور علما کی نزدیک یہہ بات
ٹہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہونکو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نی اسکی یہہ توجیہہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر
کیوقت تجارۃ مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہی ان دونون نمازونکی تو ظاہر جا اوسکا مقتضے اسکا
ہوتا ہی کہ اور عملونمین بہی کمی زیادتی نہین کریگا جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَالصَّلٰوۃُ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنے اور نماز باز رکہتی
ہے بیحیائی اور بری باتون سی پس بخشش کیجاتی ہی وسکی اور آگ مین نہین داخل ہونیکا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنی فضیلت
ان دو نمازونکی کہ فضیلت انکی جگہہ اس بات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوی ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندونکو
ہر عمل پر باوجود اسکی بہی اگر چاہی تو بخش دی ان دونون نمازونکی پڑہنی والی کی جو گناہ کئی ہون ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو موسے
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو نمازین ٹہنڈی وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت
کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَ
مَلٰئِکَۃٌ بِالنَّہَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُہُمْ رَبُّہُمْ وَہُوَ اَعْلَمُ بِہِمْ
کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰہُمْ وَہُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰہُمْ وَہُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلعم نی آتی ہین بیچ تمہاری فرشتی رات کو اور فرشتی دن کو یعنی واسطی نگہبانی اور لکہنی اعمال بندون کی اور جمع ہوتی ہین نماز فجر مین
اور نماز عصر مین پہر چڑہتی ہین وہ فرشتی کہ رہتی تہی بیچ تمہاری پس پوچہتا ہی ونسی رب انکا یعنی احوال اور اعمال بندونکی اور حال
یہہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنی میری بندونکو پس کہتی ہین وہ چہوڑا ہمنی انکو اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور گئی
ہم انکی پاس اس حالمین کہ وہ نماز پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جمع ہوتی ہین فرشتی یعنی صبح کی نماز مین دونو جماعتین
فرشتونکی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہی تہی تم مین اور ایک وہ کہ دنکی اعمال لکہنی کی لیی آتی ہین اسیطرح عصر مین جمع ہوتی ہین وہ کہ دنکو
رہتی تہی اور وہ کہ راتکی عمل لکہنی کی لیی آتی ہین پہر رات کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہین اور دنکی عصر کی بعد پس جب جاتی ہین تو اللہ تعالی
پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کام کا علم خوب ہے لیکن یہہ پوچہتا ہی واسطی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی آگی ملائکہ کی کہ اونہون نی طعن کیا تہا
جب اللہ تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسونکو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگی اور فساد کرینگی زمین مین اور اپنی تعریف کی تہی کہ
کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگونکو کہ ان وقتونمین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکی ساتہہ بہلائی کی عرض ہوتے
رہین ع ح ر وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَہُوَ فِیْ
ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُّدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیُّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ اور روایت ہی جندب قسری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص کہ نماز پڑہی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کی ہی یعنی بیچ عہد اور امان اوسکی کی ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کری یعنی نہ مواخذہ
کری تمسی اللہ واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کری واسطی ذمہ اپنی کی ساتہہ کسی چیز کی پاویگا اوسکو پہر ڈالیگا اوسکو
اوپر موُنہہ اوسکی دوزخ کی آگ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی قشیری ہی بدلی قسری کی ف یعنی جسنی پڑہی

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی عہد وامان میں ہی پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اوس سے بدسلوکی نہ کریں نہ اوسکو قتل کریں نہ اوسکا مال چھینیں نہ اوسکی
غیبت کریں نہ اوسکی بی آبروئی کریں اگر اوس سے کسی نی بدسلوکی کی پس وسنی اللہ تعالیٰ کی عہد میں خلل کیا پس اللہ تعالیٰ وس سی مواخذہ کریگا
اور جس سے اللہ تعالیٰ نی مواخذہ کیا اوسکو کچھ نجات نہیں یا مراد ذمہ سی نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جائیگا
بسبب اوسکی عہد وہ جو درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہاری کی ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکی تمسی ہاع **وعن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا
علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو
حبوا متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانیں آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہے اذان دینی میں اور کھڑی
ہونی صف پہلی میں پھر نہ پاویں کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہہ کہ قرعہ ڈالیں اوسپر البتہ قرعہ ڈالیں یعنی فضیلت اذان اور صف اول کی
ایسی ہے کہ اگر نزاع کریں آپس میں اذان دینی پر اور صف اول کی کھڑی ہونی پر اور قرعہ ڈالیں تاکسکی نام پر پڑے تو بجا ہی اور اگر جانیں کہ کیا
ثواب ہے بیچ سویری جانی کی واسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کریں طرف اوسکی اور اگر جانیں کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ آویں اون
نمازوں میں اگرچہ چلیں آپ سرین پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی تہجیر کی اگر یہہ لیں گی جو کہ مذکور ہوئی تو یہہ فضیلت سوا گرمی کی
ہوئی گی کیونکہ اوسمیں ظہر ٹھنڈی وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف جماعت کی اور بعضوں نی تہجیر کی یہہ معنی کہی ہیں
کہ جمعہ کی لیی دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلیں سرین پر یعنی اگر قوت پاؤنکی چلنی کی نہ ہو تو ہمیں اسطرح آویں کہ جسطرح ضعیف چلتی ہیں ؛ ح ع ؛
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ اثقل علی المنفقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما
فیھما لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ اور روایت ہی انہیں ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی نماز
زیادہ بھاری منافقوں پر فجر اور عشا سی اور اگر جانیں وسے جو کہ بیچ اونکی ہی ثواب البتہ آویں اون نمازوں میں اگرچہ چلیں سرین پر روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** منافقوں کی مزاج میں کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑھتی ہیں دکھائی سنانی کی لیی پڑھتی ہیں اور یہہ
دونوں وقت جو ہیں استراحت اور لذت نیند اور سردی کی ہیں اور اندھیرا بھی ہوتا ہی کہ کوئی کسیکو کم پہچانتا ہی پس اس لیے اونپر یہہ نمازیں بہت
بھاری ہیں اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے تا مشابہت اونکی ساتھہ نہووی ؛ ع **وعن** عثمان رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ
فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑھی نماز
عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنی نماز پڑھی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہہ مسلم نی
ف پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سی کو یہہ بیچ حکم نماز پڑھنی تمام رات کی ہی یا مراد یہہ ہی کہ نماز عشا کی ادا کرنیسی ثواب قیام
آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونوں کی پڑھنی سی ثواب تمام رات کا ملا ؛ ح ؛ **وعن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب
قال ویقول الاعراب ھی العشاء وقال لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم العشاء فانھا فی کتب اللہ
العشاء فانھا تعتم بحلاب الابل رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ غالب آویں

تم پر گنوار اوپر نام لینی نماز تمہاری کی مغرب کیا راوی نی کہتی تہی گنوار کہ یہہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نی کہ نہ غالب آوین تم پر گنوار
نماز تمہاری کی عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی یعنی اس آیہ مین ومن بعد صلوۃ العشاء نام کا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تہی
بسبب دودہ دوہتی اونٹوں کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد گنوار وںسی گنوار جاہلیت کی ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا
کو عتمہ پس حضرت نی منع فرمایا کہ تم یہہ نام نہ لیا کرو کہ ہمین غلبہ اونکا لازم آتا ہی کیونکہ جب اونکا نام رکہا ہو لینی لگی لوگ گویا وہ غالب ہین کہ تمہی
اونکی بولی اپنی مین جاری کی وہ نام لوکہ کتاب و سنت مین واقع ہوئی ہین یعنی مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہی ساتہہ غلبہ کرنی کی لیکن
حقیقت مین نہی مسلمانونکو ہی موافقت اونکی سی تا غلبہ اونکا لازم نہ آدی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست
کرنی چاہئی ایسی جو باتین کہ کفار وفجار کی زبان پر جاری ہون اون سی پرہیز کرنا چاہیی ورنہی اور علت نہی کی حضرت نی بیان فرمائی کہ اللہ نے فرمایا
اور یہ وجہہ نام رکہنی عشا کی عتمہ ساتہہ قول اپنی کی فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتہہ صیغہ معروف کی ہی اور عتمہ کہتی ہین تاریکی
کو یعنی وہ اعراب اسکی مین پڑہتی تہی عشا کو بسبب دودہ دوہنی اونٹوں کی کہ بعد چہپنی شفق کی دودہنا شروع کرتی تہی بعد اوسکی پڑہتی تہی اور
ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دودہ دوہنی اونٹونکی پس عتمہ نام اوسوقت
تاریکی کا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوۃ العتمہ کہنی لگی پس نہی کی گئی اوس سے
مدرکہ وہ ہوا یہہ نام واسطی مشابہت کے ساتہہ اہل جاہلیت کی اور بعضی حدیثوں مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی نہی کی کہا ہوگا ع ح ع و

عن علی رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملأ اللہ
بیوتہم وقبورہم نارا متفق علیہ اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خندق کی کہ باز رکہا کافرون
نی ہمکو نماز بیچ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہرے اللہ تعالی اونکی گہرونکو اور قبرونکو آگ سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** دن خندق کی کہ
جسکو یوم الاحزاب بہی کہتی ہین اس غزوہ کو خندق اسلیے کہتی ہین کہ گرد مدینہ کی خندق کہودی تہی سلمان فارسی کی مشورہ سی اور حضرت خود
بہی اوسکی کہودنی مین شریک ہوتی تہی اور بڑی بڑی رنج اوٹہائی شدۃ بہوک کی اور سردی اور محنت کہودنی کی اور یہہ غزوہ سنہ
چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب تردد اور تیر اندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اونمین کی عصر بہی تہی حضرت نی واسطے
اظہار زیادتی فضیلت اوسکی کی فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس دعا کا یہہ ہے کہ عذاب دنیا اور آخرت کی مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ کے
کفار سی کتنی ہی رنج پہنچی اور بد دعا نہ کی اور یہان کی سبب اسکا یہہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کی نفس پاک کا حق
تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی لیے بد دعا کرین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول
ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوای انکیکا بہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فقط وسطی کی معنی عصر
ہے کے لینگی اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیہ کی کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل آیندہ مین آویگا پہلی سنی اس حدیث کی ہوگا کہ اپنی
اجتہاد سی کرتی ہونگی بعد صحت حدیث کی متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ع خ

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر رواہ
الترمذی روایت ہی ابن مسعود اور سمرۃ بن جندب سی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین
مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** کیونکہ درمیان مین ہے دو نماز دن کی اور دو نماز رات کی ع و **عن** ابی ہریرۃ

عن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی تحقیق قران فجر کا ہی حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** قران یعنی قراءۃ قران فجر سی مراد نماز فجر کی ہی اوسکو قران اس لیی کہا کہ قراءۃ ایک رکن اوسکا ہی جیسیکہ رکوع یا سجدہ بعضی جای نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوسمین مشہود سی یہہ مراد ہے کہ فرشتی اعمال لکھنی والی دنکی اور رات کی اوسمین جمع ہوتی ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سی بیان اسکا ہوچکا ہی ع

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سی کہا اون دونون نی نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہہ مالک نی زید سی اور ترمذی نی دونون سی یعنی زید اور عائشہ سی بطریق تعلیق کی یعنی ساتہہ حذف سند کی **ف** اس لیی کہ بیچ مین واقع ہوئی ہی دونون طرفون دنکی ع

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ظہر کی سویری اور نہ تہی کہ پڑہین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سی اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتری یہہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نی تحقیق پہلی اوسسے دو نمازین ہین اور پیچہی اوسسے دو نمازین ہین روایت کی یہہ احمد و ابو داود نی **ف** غرض راوی کی اس قول سی یہہ ہے کہ صلوۃ وسطی سی مراد ظہر ہی پس ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بات زید بن ثابت نی اپنے اجتہاد سی نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کی نہین ہوسکتی کہ حضرت نی فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ۃ ع

وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی مالک سی پہنچا ونکو یہہ کہ حضرت علی بیٹی ابو طالب کے اور عبد اللہ بن عباس تہے دونو فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نی ابن عباس اور ابن عمر سی بطریق تعلیق کے **ف** یہہ بہی اجتہاد ہی ان دونو صاحبون کا نص مذکور حضرت کو انکو نہ پہنچی ہوگی بطریق احتمال کی یہہ کہا ہی اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بہی یہی ہی اور نووی شافعی نی کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی نی کہ ائمہ شافعیہ کیسی ہی کہا کہ شافعی نی تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن از بسکہ حدیثون صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی مذہب شافعی بہی یہی ہوگا بموجب اوس وصیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مینی برخلاف اوسکی حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث ساتہہ اوسکی وارد ہوئی اور مار و مذہب میرا دیوار پر ع ح

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا إِلَى الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيْسَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلمان سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہ جاوی صبح کو طرف نماز صبح کی لیجاتا ہے نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوی طرف بازار کی صبح کو لیجاتا ہی نشان شیطان کا روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی یہہ تمثیل ہی واسطی بیان کرنی لشکر اللہ تعالی کی اور لشکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا

اوٹھایا واسطی جنگ شیطان کی اور لشکر اوسکیلئے جیسیکہ غازی نشان لیکر چلتی ہین پس یہہ اللہ کی لشکرسی ہی اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہے اوسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی بڑہائی اور وہ یہہ سنت کرنی دین آئے کی ہی پس یہہ اوسکی حق مین ہی کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑہی بازار مین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظائف کی جاوی ساتھہ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور دوائے نیت عیال کی وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کی لشکر مین سے ہی ؛ ع

باب الاذان

باب ہی بیچ بیان اذان کی

ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنیکی ہی اور شرع مین کہتی ہین خبر کرنیکو ساتھہ آنی وقت نماز کی ساتھہ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ مین بس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطی غیر نماز کی جیسیکہ اذان جو لڑکی کی داہنی کانمین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کانمین اور ایسے ہے جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنی کی اور بد خلقی کی چنانچہ دیلمی نی روایت کی ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا اونہون نی دیکہا مجکو نبی صلعم نی غمگین پس فرمایا ای ابن ابی طالب مین تجہی دیکہتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنی کو کہ اذان دیوی تیری کانمین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی نی پس آزمایا مینی اسکو پس پایا مینی اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی نی حضرت علی تک کہ تحقیق مینی آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نی حضرت علی رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا برا ہو وی خلق خواہ وہ انسان ہو وی یا جانور ہو وی پس اذان دو اوسکی کانمین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطی فرائض کی اور روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ جب آنحضرت معراج کو تشریف لیگئی اور سرا پردہ عزت تک پہنچی کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ والسنی نکلا آنحضرت نی حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا سوگند ہی اوس خدا کی کہ تجکو ساتہہ حق کی بہیجا نزدیکتر ہون خلق کا ساتہہ درگاہ عزت کی مین ہون اور مینی نہین دیکہا اس فرشتہ کو جب سے پیدا کیا گیا ہون مین سوای اس ساعت کی پس کہا اوس فرشتہ نی اللہ اکبر اللہ اکبر پردہ کی پیچہی سی آواز آئی کہ راست کہا بندہ میری نی انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکی ذکر کیئی اوسنی باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت کی نقل کرنیسی یہہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج مین سنی چنانچہ علمانی لکہا ہی کہ تحقیق اسکے یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان نماز کی سیلیے کہین چنانچہ آنحضرت مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتی رہی یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائی اور اس بات مین صحابہ سی مشورہ کیا اور بعضی صحابیون نی اذان خواب مین سنی یہہ وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنی تہی زمین پر سنت اذان کی ہو وین واللہ اعلم ع ح

الفصل الاول

فصل پہلے

عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیھود والنصارٰی فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ قال اسمٰعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامۃ متفق علیہ روایت ہی انس سی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کروانی وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کیی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنے اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوای کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہے اور ایک ایکبار کہین کلمی تکبیر کے یعنی سوائے اللہ اکبر کی اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نی کہ راویون مین حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مینی اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اوسنی انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوۃ کا یعنی سوای اول اور آخر کی تکبیرون کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار کہتی مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہتی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی ف جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی لیی مقرر کرنی چاہیی تا اوس سے لوگ

خبردار ہوکر نماز کی لیے حاضر ہو دین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیے ایک جگہہ بلند مین تا دیکھ کر لوگ دیکھ کر جمع ہو دین یا ناقوس بجایا جاوے تا اوسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہو دین پہر اوروں نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کی عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاری کی ہے اور اونکی ساتہہ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئی لوگ بغیر اتفاق کی اوپر کسی چیز کی پس فکرمند ہوئی عبداللہ بن زید بسبب فکرمند ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر سورہے پس دیکہا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کی لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انہون نے یہہ حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہہ خواب حق ہے اوٹہہ ساتہہ بلال کی پس اذان دو دو لوگ اسلیے کہ آواز بلال کی بلند ہے تجہسی پس جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رضی اللہ نے حاضر ہوئی حضرت کی پاس اور عرض کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نبی کر کر البتہ تحقیق دیکہا مینی مثل اسچیز کے کہ عرض کیا عبداللہ نے پس فرمایا حضرت نے فللہ الحمد منقول ہے کہ اوس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکہا اور ناقوس کہتے ہین اسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چہوٹی لکڑی پر مارتی ہین تاکہ آواز کری اور مشہور یہہ ہے کہ یہود سینگ بجایا کرتی تہی اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہے مگر بیچ حدیث انس رض کی پس شاید وہ دو فریق ہونگی ایک فریق آگ جلانی ہونگی اور ایک فریق سینگ بجانی ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کلمات اذان کی جفت کہی جاوین اور کلمات تکبیر کی طاق اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع اونکی کا یہہ ہے کہ کلمات اذان اور تکبیر کی دونون کی جفت ہین دلیل اونکی آگی مذکور ہوئیگی ع ح

وعن اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی محذورہ سے کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتہہ ذات اپنی کی یعنی بغیر واسطے کسیکی پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہ ہوتا ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کی ہین گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کی ہین پہر دوبارہ کہہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کی ہین گواہ ہوتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کی ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنی پر آؤ تم مراد ملنی پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کیا یہہ مسلم نے **ف** معنے اللہ اکبر کی یہہ ہین کہ وہ بڑا ہے اس سے کہ پہچانی کوئی کنہ کبریا اور عظمت اوسکی یا بڑا ہے اس سے کہ نسبت کیجاوین طرف اوسکی وہ چیزین کہ نہین لائق ہین اوسکی یا بڑا ہے ہر چیز سے اور یہی اللہ اکبر کی تاکید ہے اذان اور نماز مین اور یہہ کلمہ پہلی بار چار دفعہ کہا جاتا ہے اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کی اور امام مالک کی نزدیک دو بار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتی ہین اشارہ ہے اسپر کہ یہہ حکم جاری ہے چار طرف اور سرایت کرنیوالا ہے بیچ پاک کرنی خواہشون نفس کی جو کہ مرکب ہے ارباع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کی یہہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنی ہر مراد کی اور بعضون نے کہا ہے کہ فلاح کی معنی بقا کی ہین یعنی دوڑو طرف اوسچیز کی کہ سبب خلاصی کی ہے عذاب سے اور سبب ہے ثواب ملنی کی اور سبب ہے بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہے اور شہادتین کی دوبار کہنی کو ترجیع کہتی ہین یہہ سنت ہے اذان مین نزدیک شافعی کی اور مالک کے اور ترجیع مین دو بار شہادتین کو پست آواز سے کہتی ہین اور پہر دو دو بار بلند آواز سے سند اونکی یہی حدیث ہے

اور علماء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کی تھی نہ واسطے تشریع کی پہلی بار اونہوں نے پست کہی حضرت نے فرمایا کہ پھر کہہ اور بلند آواز سے
کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہے اوسمیں ترجیع نہیں ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہے اذان کا بیچ اوسمیں بھی ترجیع نہیں
اور بیچ اذان بلال کی کہ سردار موذنوں کی ہیں اوسمیں بھی ترجیع نہیں اور اذان ابن ام مکتوم میں کہ وہ مسجد شریف میں اذان کہتے تھے اور اذان سعد
قرظی میں کہ مسجد قبا کی موذن تھے اونمیں بھی ترجیع نہیں مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہے کہ اوس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم
کے لیے تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کے میں مذکور ہے

ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابن عمر قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين مرتين والاقامة مرة مرة غير انه كان يقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة رواه ابوداود والنسائي والدارمي

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے کلمات اذان کی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار اور کلمات تکبیر کی ایک ایک بار سوا اسکی کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہہ ابوداؤد و نسائی و دارمی نے **ف** یہہ جو کہا کہ کلمات اذان کی حضرت کی زمانہ میں دو دو بار تھے تو مراد یہہ ہے کہ اللہ اکبر اول میں چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر میں ایکبار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوا اسکی کہ کہتا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنی کرتے کہ وہ بھی اول و اخیر میں مکرر ہے بلا اختلاف

ع **وعن** ابی محذورة ان النبي صلى الله عليه وسلم علمه الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة رواه احمد والترمذي وابوداود والنسائي والدارمي وابن ماجة

اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی اونکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی یہہ احمد ترمذی ابوداود نسائی دارمی ابن ماجہ نے **ف** اذان کی پندرہ کلمے ہوتی ہیں بموجب مذہب حنفی کی اور اوسمیں انیس مذکور ہوئی تو یہہ ترجیع سمیت ہوتی ہیں جیسا کہ مذہب شافعی میں ہے اور ہماری نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسا کہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا اور تکبیر کی سترہ کلمے کہی کیونکہ انمیں میں سے چار کلمے ترجیع کی دور ہوئی اور دو کلمے قد قامت الصلوۃ کی زیادہ ہوئی تو سترہ ہوئی پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کی ہے اور تکبیر موجب مذہب حنفی کی دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے میں یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث کہ اوسمیں کلمہ تکبیر کی گیارہ مذکور ہوئی ہیں جیسا کہ مذہب شافعی میں ہے اگر صحیح ہے تو منسوخ ہے ساتھ اسکی واللہ اعلم

ح **وعنه** قال قلت يا رسول الله علمني سنة الاذان قال فمسح مقدم راسه قال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر ترفع بها صوتك ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع صوتك بالشهادة اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح فان كان صلوة الصبح قلت الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله رواه ابوداود

اور روایت ہے اوسی ابی محذورہ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلی جانب سر اونکی پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکی آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر تو ساتھ انکی آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کی کہ وہ یہہ ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے نیند سے

اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود سوای اللہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** سر اونکی پر یعنی حضرت نی ابومحذورہ کی سر پر ہاتہہ پہیرا
تا دست مبارک کی برکت اوسکی دماغ کو پہونچی اور یاد رکہی دین کی باتین چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ مین ہی فمسح راسی پس وہ موید ہی اس تقریر
کی یا حضرت نی اتفاقا اپنی سر مبارک پر ہاتہہ پہیرا اور راوی نی تمام قصہ بیان کرنین وہ بہی بیان کر دیا اور پہلی جو ترجیع کی مقدمہ مین
تاویل کی گئی ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کی لیی تہی وہ ظاہر مین منافی اس حدیث کی معلوم ہوتی ہی پس اولی یہہ ہے کہ یون کہا جاوی
کہ ہمنی ترجیح دی ہی اکثر روایتونکو اونمین ترجیع نہین اور حدیث ابومحذورہ کی اول واقع ہوئی ہی اور اور حدیثین بعد حدیث اوسکی منسوخ
ہے واللہ اعلم اور معنی الصلوۃ خیر من النوم کی یہ ہین کہ لذت نماز کی بہتر ہی لذت نیند کی سی نزدیک ارباب ذوق وشوق کی ۞ ع **وعن**
بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو إِسْرَائِيلَ الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہی بلال سی کہا فرمایا
واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تثویب کر کسی نماز مین مگر بیچ نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنی قابل اعتبار کی نزدیک اہل حدیث کی **ف** تثویب کہتی ہین اسکو کہ آگاہ کری نماز کی لیی بعد آگاہ کرنی کی
پس تثویب کے کتنی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ الصلوۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر مین یہہ تثویب اس لیی ہی کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا
دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہہ تثویب تو حضرت کی زمانہ مین تہی اور سنت یہی ہی بعد اوسکی علماء کوفہ کی نی حی علی الفلاح
حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کی بعد اونکی ہر ایک قوم نی کچہہ کچہہ موافق عرف کی نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین
کہ وقت غفلت اور نیند کا ہی بعد اوسکی متاخرین نی سب نمازونمین پیدا کیا اور مستحسن رکہا اور متقدمین کی نزدیک یہہ مکروہ ہی کہ احداث
بعد احداث کی ہی اور بدعت ہے حضرت علی رض سی انکار اسکا منقول ہی کہ فرمایا کہ اخرجوا هذا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس بدعتی کو مسجد سے
یعنی یہہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا اور حضرت ابن عمر سی روایت ہی کہ اونہون نی سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تہا غیر فجر مین اور یہہ مسجد
مین تہی پس مسجد سی نکلی اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کی آگی سی کہ یہہ بدعتی ہی ۞ ع ح **وعن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ
أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ ل اور روایت ہی جابر سی تحقیق رسول خدا صلعم نی
فرمایا واسطی بلال کی جسوقت کہ اذان کہی تو لیں ٹہر ٹہر کر کہہ اور جسوقت کہ تکبیر کہی تو جلد کہہ اور ٹہر درمیان اذان اپنی کی اور تکبیر اپنی
کی اوسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانی اپنی سی اور پینیوالا پینی اپنی سی اور مستنجی والا استنجی اپنی سی جسوقت کہ داخل ہو واسطی قضاء حاجت اپنی
کے اور نہ کہڑی ہو تم واسطی نماز کی یہانتک کہ دیکہو مجکو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سی اور
اسناد اوسکی مجہول ہی **ف** ٹہر ٹہر کر کہنا اور جدا جدا کہنا کلمات کو بعض اوسکیکو بعض سی ساتہہ سکتہ خفیفہ کی اور کہا ابن حجر نی کہ ٹہرنا
کر اوسمین کہ کہی تو کلمات واضح واضح بغیر کہینچنی کی کہ تجاوز کری حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہی موذنونپر کہ احتراز کرین غلطیونسی کہ بعضی اونکی
کفر ہین اوسکی لیی کہ قصدا کری اونکو جیسیکہ مد کرنا ہمزہ اشہد کیکو کہ یہہ استفہام ہو جاتا ہی یعنی یہہ معنی ہوتی ہین کہ کیا گواہی دونین اور مد کرنا
اکبر کی کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اور اوسکی معنی ہین طبل کہ اوسکا ایک موہنہ ہوتا ہی یعنی مثل دائرہ کی اور وقف کرنا لفظ اللہ پر اور ابتدا کرنا

ساتھہ اللہ کی اور نہ کھڑی ہو یعنی نماز کی لیے جسوقت کہ کھڑا ہووے موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلی امام کی کھڑی ہونا رنج بیفائدہ اوٹھانا ہی
اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہونگی حجرہ سی بعد شروع کرنی موذنکی تکبیر کوا ور داخل ہوتی ہونگی محراب مسجد مین نزدیک کہنی موذنکی
حی علی الصلوۃ اور اسی لیے کہا ہی اماموں ہماری نی کہ کھڑی ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کی اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت
الصلوۃ کی ❊ ع **وعن** زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلوۃ
الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم رواہ الترمذی
اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اذان کہون بیچ وقت نماز فجر کی پس اذان کہی مینی
پہر ارادہ کیا بلال نی یہہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہائی صدائی کی نی اذان کہی ہی اور جو اذان کہی پس وہی تکبیر
کہے روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نی **ف** بہائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سی جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اوسکو عرب
مین بہائی اوس قبیلہ کا کہتی ہین اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذنکو بموجب حدیث کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک مکروہ نہین
ہے کیونکہ اکثر ہوتا تہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تہی اور بلال تکبیر کہتی اور یہہ حدیث انکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذنکو تکبیر کہنی غیر
کے یعنی اگر موذن برا مانی تو نہ کہی اور برا نہ مانی تو کہی ❊ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال کان
المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون للصلوۃ ولیس ینادی بہا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال
بعضھم اتخذوا مثل ناقوس النصاری وقال بعضھم قرنا مثل قرن الیھود فقال عمر اولا تبعثون رجلا
ینادی بالصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہا
تہے مسلمان جسوقت کہ آئی مدینہ مین جمع ہوتی پس اندازہ کرتی اور معین کرتی ایک وقت کہ آوین اوسمین نماز کی لیے اور نہ تہا کوئی کہ پکارے
واسطی نماز کی پس گفتگو کی مسلمانون نی ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نی بناؤ مانند ناقوس نصاری کی اور کہا بعضون نی بناؤ سینگ
مانند سینگھہ یہودیونکی پس کہا حضرت عمر نی کیا نہین بہیجتی تم ایک شخص کو کہ آواز کری ساتھہ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھہ نماز کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پس آواز کر ساتھہ نماز کی یعنی کہہ الصلوۃ جامعۃ پس اگر
ہے سی مراد یہی خبر کرنی ساتھہ اسوقت کے نہ ندائے شرعی یعنی اذان اس توجیہ سی توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیث سی ممکن کہ ایک مجلس مین پہلی مشورہ
کرکر اسطرح آگاہ کرنا ٹہرا ہو اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نی خواب دیکہا پس حضرت نی اذانکو مشروع کیا یا تو ساتھہ آنی وحی کی یا ساتھہ اجتہاد
کے ❊ ع **وعن** عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب
بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع
بہ قلت ندعوا بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال تقول اللہ اکبر
الی اخرہ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال انھا لرؤیا
حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال
فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع بذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر رداءہ یقول یا
رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد رواہ

ابوداؤد والدارمی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر الاقامۃ وقال الترمذی ہذا حدیث صحیح لکنہ لم یصرح قصۃ الناقوس

اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سی کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوی تاکہ بجاویں اوسکو واسطی حاضر ہونی لوگون کی جماعت نماز کی لیی خواب مین دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اوٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھہ اپنی کی پس کہا مینی ای بندی اللہ کی بیچتا ہی تو ناقوس کو کہا اوسنی کیا کریگا تو اسکو کہا مینی بلاوینگی ہم بسبب اسکی طرف نماز کی یعنی نماز با جماعت کی کہا اوس شخص نی کیا نہ بتلاؤن نہین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سی پس کہا مینی واسطی اوسکی کہ ہان بتلاؤ کہا عبد اللہ نی پس کہا اوسنی کہہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسیطرح تکبیر کہہ پس جبکہ صبح کی مینی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی مینی اونکو اوس چیز کی جو دیکھی تہی مینی پس فرمایا بالتحقیق یہہ خواب البتہ حق ہی جو چاہی خدا پس کہڑا ہو تو ساتھہ بلال کی اور بتلا اوسکو وہ چیز کہ دیکھی ہی تو نی پس چاہیی کہ اذان دی ساتھہ اوسکی پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجسی پس کہڑا ہوا مین ساتھہ بلال کی پس شروع کیا مینی بتلاتا تہا اونکو اذان اور وہ اذان دیتی ہی کہا روایت کرنیوالی نی پس سنا اوسکو یعنی آواز اذان کو حضرت عمر بیٹی خطاب کے نی اور وہ تہی بیچ گہر اپنی کی پس نکلی کہینچتی ہوئی چادر اپنی یعنی بسبب جلدی کرتی تہی ای رسول خدا کی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتھہ حق کی البتہ دیکہا مینی مانند اوس چیز کی کہ دیکہا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس واسطی خدا کی ہی تعریف روایت کی یہہ ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا ابن ماجہ نی تکبیر کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نی نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنیکی یہان یہہ ہین کہ ارادہ کیا حضرت نی حکم کرنیکا اور اسیطرح تکبیر کہہ یہہ موید ہی ہماری مذہب کا کہ تکبیر ہی مثل اذان کی ہی اور یہہ خواب حق ہی یعنی سچا ہی مطابق ہی وحی کی یا موافق ہی اجتہاد کی اور انشاء اللہ اسمین تبرک کی ہی اشک کے لیی نہین اور حضرت عمر نی جو کہا کہ دیکہا مینی مثل اوس چیز کی کہ دیکہا عبد اللہ نی شاید کہ یہہ بات اونہون نی بعد سننی خواب اونکی کہی ہو یا مکاشفہ سی خواب اونکا معلوم کیا ہو اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ نکلا کہ مستحب ہے ہونا موذن کا بلند آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسری سال ہجرت کی مین ہوئی اور بعضون نی کہا اول مین سنہ ہجرت کے

وعن ابی بکرۃ قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداہ بالصلوۃ او حرکہ برجلہ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا نکلا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز صبح کی پس گذرتی تہی ساتھہ کسی شخص کی مگر کہ پکارتی اوسکو واسطی نماز کی یا ہلاتی اوسکو ساتھہ پاؤن اپنی کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جگانا کسیکو نماز کی لیی جائز ہی خواہ پکار کر جگاوی خواہ ہلا کر

وعن مالک بلغہ ان المؤذن جاء عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح رواہ فی الموطا

اور روایت ہی مالک سے پہنچا اوسکو یہہ کہ مؤذن آیا حضرت عمر کی پاس خبر دار کرتا اونکو واسطی نماز صبح کی پس پایا اونکو سوتا ہوا پس کہا اوسنی نماز بہتر ہی نیند سی پس حکم کیا اوسکو حضرت عمر نی یہہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہہ موطا مین **ف** الصلوۃ خیر من النوم پہلی سی صبح کی اذان مین کہنا مسنون تہا اب جو موذن نی حضرت عمر کو یہہ کلمہ کہہ کر جگایا انکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ کلمہ جہان کہنا سنت ہی وہین اسکو کہا کر سوای جگانی کی لیی سوا اذان کی نہ کہا کر پس یہہ مراد ہی اجعلہا فی اذان الصبح سی اور اور بہی احتمالات لوگون نی لکہی ہین مگر یہہ توجیہ خوب ہے ع

وعن عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وقال انہ ارفع لصوتک رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے

عبدالرحمان بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کی سے کہ موذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبدالرحمن نے حدیث کی مجکو باپ میری نے یعنی عمار نے اپنی باپ سے یعنی عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ اونکا نام بہی سعد ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہہ کہ گردانے دونون اونگلیان اپنے بیچ کانون اپنی کی یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہہ بہت بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف سعد کے دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہی حضرت کی مسجد قبا مین جب تک حضرت زندہ ہی یہہ وہین موذن رہی بہر بعد وفات حضرت کی حضرت ابوبکر رض نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت کی مسجد کا موذن کیا اسواسطی کہ بلال بعد حضرت کی اذان کہنی چہوڑ کر شام کی ملک کو چلی گئی تہی پس سعد ہمیشہ موذن رہی حضرت کی مسجد کی مرتی دم تک پس یہہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہے اونکا بیٹا عبدالرحمن مسطور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنی باپ سے کہ عمار بن سعد ہے اور وہ اپنی باپ سے کہ سعد صحابی ہے باپ عمار کا دادا سعد کا لگا او ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کیطرف پہرتی ہی اور یہہ بلند کرنیوالا ہی اواز تیری کو یعنی کانون مین اونگلیان رکھہ کر اذان دینی سے اواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہہ ہے کہ جب اونگلیان رکھہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند اواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانی کا ❊ ح ع

باب فضل الاذان واجابة المؤذن

باب ہے بیچ بیان فضیلت اذان کی اور جواب دینے موذن کی ف فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگی ہوونگی اب کلام اسمین ہے کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہہ ہی کہ اگر جانی کہ حقوق امامت کی تمام بجالاویگا تو امامت افضل ہی والا اذان اور علمانی کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت نے بہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے اذان کہی ہی اور بعضون نے معنی یہہ کہی ہین کہ حکم فرماکر کہوائی ہی اوسیکو تعبیر یون کیا کہ حضرت نے کہی جیسیکہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانی کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہہ اذان کی واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہے اگر کتنی ادمی اذان کہین حرمت کے واسطے اول کی ہے یعنے جواب اوسکا دینا آتا ہی اور اگر کسی طرف سے اذان سنی واجب ہے جواب دینا موذن مسجد نبی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قران کا جواب دے ان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہہ ہے کہ دے ❊ ح

الفصل الاول

فصل پہلے عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معویہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اذان کہنے والی لنبی ہونگی لوگون سی از روی گردنونکی دن قیامت کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی بہت ثواب والی ہونگی اور بعضون نی اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ سردار ہونگی موذن اوسدن اور بعضون نی یہہ معنی کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگی کیونکہ جو کوئی امیدوار رکہتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کر کر اوسکو دیکہتا ہی پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگی اور یہہ راحت مین منتظر ہونگی اسکی کہ حکم کیا جاوی اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ❊ ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی شیطان واسطی اوسکی ہوتی ہی آواز پاد کی تاکہ نہ سنی اذانکو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطی نماز کی پیٹہہ دیکر بہاگتا ہی یہانتک کہ جب ہو چکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرے ڈالی درمیان آدمی

کی اور دل اوسکی کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی اوس چیز کو کہ نہ تہا یاد کرتا یعنی پہلی شروع نماز سی قسم یاد کرنی مال کیسی در حساب وکی
سے اور بیع اور شرا سی یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بعضے کہتی ہین کہ گوز مارنا
شیطان کا حقیقۃً ہوتا ہی اس لیی کہ وہ بہی جسم رکہتا ہی ہونا اسکا کچہہ عجب نہین اور یہہ بسبب بیماری ہونی اذان کی ہی اور جسطرح کہ گدہی کو بعضی
دفعہ بسبب بوجہ کے یہہ حالت ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کانین بہر جاتی ہی تا آواز اذانکی نہ سنی اوسکو مشابہت
دی ہے گوز کی ساتہہ اوسکی برائی بیان کرنیکی لیی اور خطری ڈالتا ہی درمیان آدمی کی اور دل اوسکی یعنی حایل کرتا ہی اوسمین اور دل اوسکی
دلمین وسوسی اور دلکی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب اسکا کیا ہی کہ شیطان قران سی اور نماز سی نہین بہاگتا
اور اذان سی بہاگتا ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکہدی ہی کہ اوسکو خوف مین ڈالتی ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین سنتی انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری
نے **ف** مدی کی معنی نہایت یعنی اخیر کی ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بہنک کانمین آوی اور یہہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا کیا
کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہہ ہی تہا کہ کہتی نہین سنتی آواز موذن کی اخر تک مگر ذکر کرنی مدی یعنی نہایت کی سی یہہ فائدہ ہے کہ جو جن اور انس کہ جنکی
کانمین بہنک آواز اذان کی بہی پہنچیگی وہ بہی گواہی دینگی پس جو کہ آواز اذانکی پاس سے سنینگے بطریق اولی گواہی دینگی اور اسمین رغبت دلائی
ہے موذنونکو آواز بلند کرنی پر تا کہ گواہ اونکی بہت سی ہون ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سنو تم موذنکو یعنی آواز اوسکی پس کہو مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن
پہر درود بہیجو مجہپر یعنی بعد فراغت کی جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر بسبب اوسکی دس بار پہر مانگو اللہ
سے میری لیی وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ یعنی اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لایق مگر واسطی ایک بندہ کی بندون اللہ کیسی اور امید رکہتا ہون
مین یہہ کہ ہوئین وہ بندہ پس جس شخص نی کہ مانگا واسطی میرے وسیلہ کہ کیفیت اوس مانگنی کی آگی مذکور ہی واجب ہوے اوسکی لیی شفاعت میری
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کا جواب
اوسطرح دو کہ جو آگی مذکور ہوئیگا اسلیی کہ وہ حدیث گویا تفسیر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب ہے بعینہ نہ دو بلکہ کہو صدقت وبررت
وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تو نی اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہین اوس چیز کو کہ وسیلہ پکڑی بسبب اوسکی طرف ایک
چیز کی اور نزدیکی حاصل کری بسبب اوسکی طرف اوس چیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اس لیی کہا گیا کہ جو کوئی اوسمین پہنچتا ہی متصل
ہے قریب اللہ سبحانہ کی اور پہنچتا ہی دیدار اوسکو اور اور درجہ والونکو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین اور لفظ ارجو از راہ تواضع کی فرمایا
کیونکہ حضرت افضل خلایق کی ہین اور اوس درجہ کو کون پہنچ سکتا ہی سوا حضرت کی پس حقیقت مین یہہ کنایہ ہی یقین سے یعنے یقین ہی

وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حى على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حى على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة رواه مسلم اور روایت ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وقت کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پہر جب کہی موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہی ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پہر جب کہی مؤذن حی علی الصلوۃ کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر جب کہی موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہی ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب کہی موذن لا الہ الا اللہ کہی ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنی سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کی لیی کہ سمجہانی مین یہہ ہی کافی ہی اور اسی لیی اشہد ان لا الہ الا اللہ کو ہی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کی یہہ ہین کہ نہین ہو سکتا بچنا گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یہہ کلمہ یہان اسلیے پڑہتی ہین کہ مؤذن نی جب نماز اور فلاح پر بلایا لوگو یا یہہ جواب اسکا دیتا ہی کہ یہہ بڑا ایک امر ہی مین ضعیف ہون متحمل اسکا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کی کہا ہی نووی نی کہ مستحب ہے جواب دینا موذن کو مانند کہنی اوسکی مگر حیعلتین مین یعنے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح مین کہ اسکی جواب مین لاحول پڑہی اور یہہ جو اسکی جواب مین ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن کہتی ہین اسکی کچہہ اصل نہین پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننی والی پر ہی خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینی سی اور مانع یہہ ہی کہ پاخانہ مین ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی اور مانع یہہ ہی کہ نماز مین ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہلی اور کہی صدق دل سی یعنی یہ کلمہ صدق سی کہی پاس اونکی صدق سے ظاہر ہے اور داخل ہوگا بہشت مین بہشت مین تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہان مراد یہہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پائی ہوونکی ساتہہ مگر شرط اسمین یہہ ہی کہ زبان سی یہہ کہے اور اعتقاد اسکا دل مین رکہے وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذى وعدته حلت له شفاعتى يوم القيمة رواه البخارى اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ کہی اوسوقت کہ سنی اذان یعنی بعد تمام ہونی اذان کی اور جواب دینی اوسکی کہی یہہ دعا ای اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کی اور نماز قائمہ کی دی محمد کو وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت مین اور بزرگی اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نی اوسکا واجب ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت میری دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اذان کو دعا اس لیی فرمایا کہ بلاتی ہی طرف نماز اور ذکر کی اور نماز قائمہ کی یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کی کہ یہہ کہ جملہ پڑہتی ہین والدرجۃ الرفیعۃ یہہ کسی روایت مین آیا نہین اور پہنچا اوسکو مقام محمود مین یعنی اوس مقام مین کہ تعریف کیا جاوی صاحب اسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاوین اوسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہی تمام عالم حیران و سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولونمین سی ہیبت اور دہشت سی دم نہین مار سکیگا اوسوقت آنحضرت جناب باریتعالی مین حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کہلوا دینگی اور وعدہ کیا ہی تو نی یعنی اس آیۃ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت مین بعد وعدتہ کی انک لا تخلف المیعاد بہی ہی اور اسکی آگی یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتی ہین حدیث کی کتابونمین

نہین ش ع: ح **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزیٰ رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتی تہی جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تہی قصد کرتی سننی اذان کا پس اگر سنتی اذان باز رہتی لوٹنی سی اور اگر نہ سنتی اذان تو لوٹتی پس سنا ایک شخص کو یعنی اوس حالت مین کہ لوٹ کی لیی گئی تہی کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ اوپر اسلام کی ہی یعنی اس لیی کہ اذان نہین کہتی ہین مگر مسلمان پہر کہا اوسنی گواہ ہوں مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلا تو آگ سی یعنی بسبب چہوڑنی شرک کی پہر دیکہا صحابہ نی طرف اوس شخص کے پس ناگہان وہ چرانیوالا تہا بکریون کا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ کفار کی لوٹنی کو جاتی تو نماز صبح کیوقت تشریف لیجاتی تا امتحان کرین کفر اور اسلام اونکا جیسیکہ کہا انس نے کہ تہی حضرت قصد کرتی سننی اذان کا پس اگر سنتی اذان تو ٹہر جاتی لوٹنی سی جانتی کہ مسلمان ہین اور اگر اذان نہ سنتی تو لوٹتی پس انتظار اسی لیی تہا کہ مبادا اوسمین مسلمان ہوا اور انجانی سی اوسکو لوٹین اس سی یہہ معلوم ہوا کہ ہونی نہ ہونی اذان کو حضرت نی علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر ایک قوم اذان کو ترک کرین تو مستحق قتال کی ہوتی ہی اگرچہ سنت ہی لیکن شعار اسلام سی ہی:

ع ح **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ سنی موذنکو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکے راضی ہوئین ساتہہ اللہ کی از روی رب ہونیکی اور ساتہہ محمد کے از روی رسول ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روی دین ہونیکی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی یعنی چہوٹی گناہ روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہی اوسوقت اس کلمہ کو پڑہی یا بعد تمام ہونی اذان کی مناسب اخیر ہی کی بات ہی تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اوسکی اسکو پڑہی:

ع **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ بین کل اذانین صلوٰۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی درمیان ہر دو اذانون کی نماز ہی پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے اوس شخص کی کہ چاہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** دو اذانون سی مراد اذان اور تکبیر ہی مکرر فرمایا حضرت نی اس جملہ کو تاکید اً واسطی رغبت دلانیکی نوافل پڑہنی پر درمیان اذان اور تکبیر کی اسلیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہی درمیان ان دونوں کی واسطی بزرگی اسوقت کی اور جب وقت بزرگ ہوتا ہی تو ثواب عبادت کا بہی بہت ہوتا ہے اور حاصل یہہ ہی کہ سنت ہی یہہ کہ نماز پڑہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکہی ہین امام ابو حنیفہ نی نفل پڑہنی پہلی مغرب کی موجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت نی فرمایا کہ درمیان دو اذانون کی دو رکعتین ہین سوا مغرب کے اور جو شخص کہ چاہی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ نماز مستحب ہے واجب نہین:

ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللّٰہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہی یا الہی ہدایت کر تو اماموںکو یعنی توفیق دی انکو علم اور عمل کی اور بخش موذنونکو یعنی کمی زیادتی
جو ان سی ہو جاوی اوسکو بخش روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد ترمذی اور شافعی نی اور بیچ دوسرے روایت شافعی کی ساتھہ لفظ مصابیح کی
ہے ف امام ضامن ہی یعنی اوٹھالیتا ہی اپنی پر کار و بار مقتدیوں کی یعنی اوٹھالیتا ہی قراۃ اونکی اور قیام کو بہی اگر رکوع میں امام کی ساتھ
ملیں اور نگاہ رکہتا ہی افعال نماز کی اور گنتی رکعتونکی اور موذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتی ہین انکی آواز و نپر لوگ نمازونکی پڑہنی مین اور روزہ
افطار کرنیمین ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص اذان دی سات برس واسطی طلب ثواب کی یعنی نہ
واسطی چاہنی مزدوری کی لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی خلاصی آگ سی روایت کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہے بکریون کی سی بیچ سر ٹکڑی پہاڑ کی اذان دیتا ہی
واسطی نماز کی اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف اس بندے میرے کی اذان دیتا ہی
اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اور سیر ڈرتا ہی مجہسی تحقیق بخشا مینی بندہ اپنی کو اور داخل کرونگا مین اوسکو
بہشت مین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف چرواہی بکریون کی سی کہ اختیار کی ہی اوسنی کنارہ کشی لوگونسی چوٹی پہاڑ مین اور
کہا ابن ملک نی کہ فائدہ اذان دینی اوسکا یہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتون اور جنات کو ساتھہ داخل ہونی وقت کی اور گواہی دینگی جو چیز کہ سنی
گے اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھہ مسلمانون کی بیچ جماعت اونکی اور مراد اذان سی اعلام عام ہی
یعنی اذان مع تکبیر اور بعضون نی کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتی ہین ملائکہ ساتھہ اوسکی اور حاصل ہوتا ہی اوسکو ثواب جماعت کا
واللہ اعلم اور ڈرتا ہے مجہسی یعنی کرتا ہی یہہ واسطی ڈرنی کی عذاب میرے سی نہ کسیکی دکہانیکی لیی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے اذان اور تکبیر کہنی اکیلی کو ع ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہونگی اوپر ٹیلی مشک کے دن
قیامت کی ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالی کا اور حق مالک اپنی کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی راضی ہین اور تیسرا وہ
شخص کہ اذان دیتا ہی واسطی پانچون نمازونکی ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف مراد عبد
سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھہ اوسکی راضی ہین یعنی بسبب اسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور اداب نماز کی اور صحت
قراءۃ کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر ونکا ہی کہ جو علم رکہتی ہون اور یہہ ٹیلی انکو اس لیے ملینگی کہ انہون نی روکا تہا نفسون
اپنونکو سختیون طاعات پر اوسکی بدلے مین اللہ تعالی یہہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماویگا تا لوگونمین انکی بزرگی معلوم ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ

الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اذان دینی والا بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی موافق نہایت آواز اوسکی اور گواہی دیتی ہین واسطی اوسکی ہر تر و خشک اور حاضر ہونیوالی نماز کی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اوس سے جو گناہ کہ بیچ میان دو نماز کی روایت کی یہہ احمد ابوداود ابن ماجہ نی اور روایت کی نسائی نی قول کل رطب و یابس تک اور کہا نسائی نی یہہ بہی اور واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی **ف** موافق نہایت آواز اوسکی یعنی جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بہی اوسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہنچاتا ہی یعنی جتنی طاقت تہی وتنی اواز بلند کی تو مغفرت بہی پوری پاتا ہی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوی اور اتنی ہون کہ جہانتک آواز اوسکی پہونچی اوسمین بہر جاوین تو سب بخشے جاتی ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنی جو چیز بڑہتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کی اور یابس سی جمادات مراد ہی یعنی پتہر مٹی وغیرہ اور طیبی نی لکہا ہی کہ لفظ و شاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کیجاتی ہی موذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک اسکی یعنی ملا علی قاری کی یہہ ہی کہ عطف اوسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہین اور ضمیر یکتب کی اور عنہ کی شاہد کیطرف پہرتی ہی یا موذن کیطرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کی یہہ ہین کہ موذن نمازیونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہہ نماز کیطرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بہلی بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالی بہلائی کی ع ح **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا مینی ای رسول خدا کی مقرر کر مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اونکا ہی یعنی کیا مینی تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتہہ بہت ضعیف اونکی کی اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوی اوپر اذان اپنی کی مزدوری روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی **ف** اقتدا کر ساتہہ بہت ضعیف اونکی یعنی امامت مین رعایت حال ضعیفونکی کر قرارۃ اور ارکان الیسی مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چہوڑدین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذنکو مزدوری لینی اور علمانی لکہا ہی کہ اگر مزدوری پہیرا نہ لین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت انکیکی بہیجدیا کرین حلال ہوگی پس لایق ہی لوگونکو کہ خبرگیران انکی رہین اور فتاوی قاضیخان مین ہی کہ موذن جو عالم نہو ساتہہ اوقات نماز کی تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینی کی بطریق اولی نہین مستحق ہونیکا ح ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَهَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی یہہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الہی یہہ وقت آنی رات تیری کا اور پیٹہہ پہیرنی دن تیری کا اور آوازین تیری پکارنیوالونکی یعنی موذنونکی پس بخش مجکو روایت کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پڑہی جاوی یہہ دعا بعد جواب دینی اذان کی یا اثنا جوابین پڑہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذانکی وقت دعا قبول ہوتی ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یا بعضی اصحاب رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کر کہا تحقیق بلال نی شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اونہون نی قد قامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قائم
رکہی نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکہی اوسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** مانند حدیث عمر کی یعنی
جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہی حاصل یہہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہنی
کی وقت لاحول پڑہی اور قد قامت الصلوۃ کہنی کی وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین پہیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی نی **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دعا اوسوقت پس دعا کیا
کرو اوسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نی پوچہا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سی عافیت دنیا مین اور آخرت مین
اور ظاہر اس عبارت سی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی لیکن بہتر یہہ ہے کہ متصل اذان کی مانگی ع ح
وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء و
عند الباس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ ابو داود والدارمی الا انہ لم یذکر
وتحت المطر اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو دعائین ہین کہ نہین رد کیجاتین یا فرمایا
کہ کم رد کیجاتی ہین یعنی نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد اسکی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی
ساتہہ کفار کی جسوقت کہ ملین بعضی اونکی ساتہہ بعضی کی یعنی جب آپسمین قتل وقتال شروع ہو جاوی اور ایک روایت مین ہی بجای وقت لڑائی
آخر تک کے یہہ الفاظ اور نیچی مینہہ کی یعنی مینہہ مین کہڑا ہو کر دعا کری روایت کی یہہ ابو داود اور دارمی نی مگر دارمی نی نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون
فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق اذان دینی والی بزرگی رکہتی ہین ہمپر
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ جیسا کہ کہتی ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کی سی پس سوال کر یعنی جو چاہ دیا جاویگا روایت
کی یہہ ابو داود نی **ف** بزرگی رکہتی ہین ہمپر یعنی بہ نسبت ہماری اونکو بسبب اذان کی ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہی پس کیا فرماتی ہو ہمکو کہ بسبب اوسکی
لاحق ہون ساتہہ اونکی یہہ عرض وہ تھی جو اونہون نی کی آگی حضرت نی جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہی تو بہی اوسیطرح کہہ یعنی مگر حی علی الصلوۃ حی علی
الفلاح کی وقت لاحول پڑہ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجہی مثل اصل ثواب اونکی پہر دعا کر تیکو زیادہ جواب ہے جو فرمایا اوسمین اشارہ ہی
اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اوسکی دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مسجد مین بہی جواب اذان کا کہی تا ثواب
اذان کا پاوی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی لوگو نمین کہ وقت حاصل ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہین ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوۃ
ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلثین میلا
رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی اذان نماز
کو بہاگ جاتا ہی یہانتک کہ پہنچتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نی اور روحا مدینہ سی چہتیس کوس ہے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** مراد
شیطان سی جنس شیطان ہی یعنی سب یا سردار اونکا ظاہر تر یہی ہی اور حاصل اسکی مابعد کا یہہ ہی کہ شیطان مصلی سی اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا

نزدیک چار مدینہ سی دو ہے اور مراد اوسی ابو سفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سی ع **وعن** علقمة بن وقاص قال انی لعند معاوية اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سی کہ کہا تحقیق تہا مین نزدیک معاویہ کی ناگاہ اذان دی موذن اونکی نی پس کہا معاویہ نی جیسا کہ کہا اونکی موذن نے یہانتک کہ جسوقت کہا موذن نی حی علی الصلوة کہا لاحول ولا قوة الا باللہ پس جب کہا موذن نی حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچہی اسکی جو کچھ کہا موذن نی پہر کہا معاویہ نی سنا مینے رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی اسیطرح **ف** کہا طیبی نی کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات مین ؛ ع **وعن** ابی هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال ينادي فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال مثل هذا يقينا دخل الجنة رواه النسائي اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہڑی ہوئی بلال اذان کہنی لگی پس جب چپکے رہی فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہی مانند اسکی یقین سی داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہہ نسائی نی **ف** جو شخص کہی مانند اسکی یعنی خواہ جواب دیے اذان کہین کہی یا اذان دیے مین یا مطلق خلوص دل سی مستحق ہوگا داخل ہونی جنت کا یا داخل ہوگا ساتہہ نجات پانیوالونکی ؛ ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن يتشهد قال وانا وانا رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتے موذنکو کہ شہادتین پڑھتا فرماتے اور مین بھی اور مین بھی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتی وانا وانا یعنی جیسی گواہی دیتا ہی مین بہی گواہی دیتا ہون اور دو بار لفظ انا کا کہنا واسطی جواب شہادتین کی ہی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت بہی مکلف تہی گواہی دینی کی اپنی رسالت پر مانند تمام امت کی پہر اختلاف ہے علما مین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کی دیتی تہی یا فرماتی تہی اشہد انی رسول اللہ صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کی گواہی دیتی تہی جیسکہ اوپر حدیث مین حضرت معاویہ سی گذرا کہ اونہون نی موذنکو جواب دیتی مین واشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اور پہر کہا کہ مینی حضرت سی یونہی سنا ہی اور تطبیق دونو حدیثو مین یہہ ہے کہ کبہی اوسطرح فرماتی ہونگی کبہی اسطرح ؛ ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثنتي عشرة سنة وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه في كل يوم ستون حسنة ولكل اقامة ثلثون حسنة رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اذان دی بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی بسبب اذان دینی اوسکیکی ہر روز مین یعنی بدلی ہر اذان کے ساتہہ نیکیان اور بدلی ہر تکبیر کی تیس نیکیان روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کی آدہا شاید اسلیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنی حاضرین ہی کی لیے ہوتی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کی لیے یا اذان مین محنت زیادہ ہوتی ہی اور تکبیر مین کم ؛ ع **وعنه** قال كنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت اونہین ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم حکم کیی گیی ساتہہ دعا مانگنی کی وقت اذان مغرب کے روایت کی یہہ بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کی **ف** شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کیمین اوپر گذری یعنی اللہم ہذا اقبال لیلک آخر تک

باب

باب بیچ بیان کرنی بعضی احکام اذان کی

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا ينادي

بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہے رات سے پس کہاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نے اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندہا نہیں اذان دیتا تہا یہانتک کہ کہا جاتا تہا اوسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے

ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موذن تہے ایک پہلے فجر کی رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کی پس شافعیہ کے نزدیک دو موذن مقرر کرنی سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کی آدہی رات اخیر مین اذان دے اور دوسرا بعد فجر کی اول وقت مین اور حنفی کہتے ہین کہ پہلا موذن سحر کی لیے یا تہجد کی لیے تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کی پس اسی لیے انکے ہان رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونی صبح کی اذان دیتے تہے تو اوسوقت تک کہانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہہ کہ معنی اصبحت کی یہان یہہ ہین کہ صبح نزدیک پہنچی اوسکو مبالغۃ اصبحت کہا ۱۲ ح

وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کہانی تمہاری سے اذان بلال کی یعنی اس لیے کہ وہ رات سے اذان کہتا ہے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب لیکن فجر پہیلی ہوئی بیچ کنارے کی یعنی صبح صادق روایت کی یہہ مسلم نے اور لفظ اوسکی اسطرح ترمذی کی ہین

وعن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما رواہ البخاری اور روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مین اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت نے جسوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** شاید کہ یہہ دونو علم و ورع مین برابر تہے اوسی سے بڑے کو امامت کی لیے فرمایا یا مراد اکبر سے افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہے لیکن چاہیے یون کہ موذن عالم ہو ساتہہ اوقات نماز کی اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کی صحیح کہے ۱۲ ح

وعنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رایتمونی اصلی واذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ اور روایت ہے اونہین مالک سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسول خدا صلعم نے نماز پڑہو جسطرح دیکہتے ہو تم مجہکو نماز پڑہتے اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے تم مین سے ایک تمہارا پہر امام ہو تم مین سے بڑا تمہارا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** بڑا تمہارا یعنی بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سے علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائی بہت دن ہوئی وہ حکما بڑا ہے اوس سے کہ پیچہے اسکی اسلام لایا در وقع مین اگرچہ چہوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ع

وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس وقال لبلال اکلا لنا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ موجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وھو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولھم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فاقتادوا رواحلہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوۃ قال من نسی الصلوۃ
فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالی قال اقم الصلوۃ لذکری رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہری جہاد خیبر کیسی چلی راتکو یہانتک کہ جسوقت پہنچی حضرت کو اونگہہ اوتری آخر راتکو ارام کی لیی
اور فرمایا بلال کو محافظت کر واسطی ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نی اوسقدر کہ مقدر کی گئی تہی واسطی اوسکی یعنی
تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑہی اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی پس جبکہ نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نی اونٹ اپنی سی موہنہ کرکر طرف
فجر کی یعنی جگہہ فجر کی کہ مشرق ہی تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلال پر آنکہین اونکی یعنی سوگئی اور وہ تہی تکیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ
کا پس نہ جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابیون سی یہانتک کہ پہنچی اونکو گرمی دہوپ کی پس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سب سی پہلی جاگنی والی پس گہبرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہی یعنی کیون سوگیا پس کہا بلال نی غالب
ہوئی نفس میری پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہاری پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لیچلو یعنی اونٹنی یہان سی پس کہینچی وہ تہوڑے اونٹ اپنی تہوڑی دور
پہر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نی اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا
جو شخص بہول جاوی نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کی پس چاہیی کہ پڑہی نماز جسوقت یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ قایم کر نماز کو وقت یاد
کرنی میرکی یعنی یاد کرنی نماز میرکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** خیبر مدینہ سی تین منزل ہی سنہ سات مین حضرت نی اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس
روز مین فتحیاب ہوئی اور حضرت نی وہان جو قضا نہ پڑہی اور سوارونکی کہینچنی کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا بیچ بیان کرنی سبب اوسکی اختلاف کیا ہی علمائی حنفی
کہ وقت طلوع کی قضا پڑہنی کو منع کرتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ آفتاب بلند ہو جاوی اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوی اور شافعی
کہ قضا اوسوقت مین جائز کہتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہی اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر
ظاہر اس سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کی یہی ہی لیکن معتمد اونکی علما کی نزدیک بموجب مذہب قدیم کی یہہ
ہے کہ اذان کہی قضا کی لیی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قضا پڑہی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کی یعنی اوسی شب کی
صبح مین ساتہہ اذان اور تکبیر کی اور شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابو داود وغیرہ سی لائی ہین اور کہا کہ جو کچہہ مسلم سی اس قصہ مین آیا ہی
کہ حضرت نی امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہوا ہی حضرت سی کہ ساتہہ اذان اور تکبیر کی نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوۃ
کے اس حدیث مین یہہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ آنکہین میری
سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہی پس باوجود دل بیدار رہنی کی کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سی آگاہ نہ ہوئی جواب اسکا یہہ ہے کہ دریافت کرنا طلوع
اور غروب کا کام آنکہونکا ہی پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تہا پہر اگر کوئی کہی کہ ساتہہ کشف یا وحی یا الہام کی
کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ فعل باریتعالی کا ہی اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی ؛ ع ح **وعن**
ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس نہ کہڑی ہو تم یہانتک
کہ دیکہو تم مجکو کہ نکلا حجرہ سی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** قسطلانی نی لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنی والا حی علی الصلوۃ کہی اوسوقت مقتدی
کہڑی ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت کا اسیوقت ہوتا ہوگا ح ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس آؤ تم نماز کو دوڑتی اور آؤ تم چلتی اور لازم ہی تمہین آنا وقار سی پس جو پاؤ ساتھہ امام کی پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھہ امام کی پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کی اوسکو ادا کرو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کی پس وہ نماز میں ہے یعنی حکما اور ثواباً **ف** لکھا ہی علمانی کہ علامت سبکی عقل و غفلت کی ہی دوڑنا واسطی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوی تو پہلی سی مستعد ہونا چاہئی تہا اسلئی کہ محمود یہہ ہی یہہ حضرت شیخ نی لکھا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونی تکبیر اولی کی سی وہ جلدی کری یا نہین پس کہا ہی بعضون نی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رض نی سنی تکبیر بقیع میں پس جلدی کی طرف مسجد کی اور بعضون نی اختیار کیا ہی یہہ کہ چلی وقار سی بموجب حدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہے مین ہے اور یہہ بات جب ہے کہ نہ واقع ہوا وس سے تقصیر یعنی اگر دانستہ دیر کریگا یہہ بات نہین حاصل ہونیکی نہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جلدی کری ساتھہ وقار کی نہ ساتھہ دوڑنی کی تا عمل حدیث پر بہی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بہی ہاتھہ سی نجاوی اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پہیر دیگا اسصورت مین بہی جلدی کرکر شریک ہووی امام کی ساتھہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّؤُا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلَاةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

روایت ہی زید بن اسلم سی کہا اتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کی راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہہ کہ جگادی اونکو واسطی نماز کی پس سو گیا بلال یعنی تہوڑی دیر کی بعد بسبب غلبہ نیند کی اور سو گئی لوگ یہانتک کہ جاگی او سحالمین کہ تحقیق طلوع ہوا اونپر آفتاب پس جاگی لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پہر اور اصحاب پس تحقیق گہبرائی یعنی بسبب فوت ہونی نماز کی پس حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سوار ہوویں یہانتک کہ نکلیں اوس جنگل سی اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئی یہانتک کہ نکلی اوس جنگل سے پہر حکم کیا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واسطی نماز کی اور تکبیر کہی پس نماز

پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ لوگونکی یعنی قضا صبح کی جماعت سے ادا کی پہر پہرے یعنی نماز سی اور دیکہی گہبراہٹ اونکی پس فرمایا یعنی تسلی
کے لیے اے لوگو تحقیق اللہ نی قبض کین تہین اروا حین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پہیرتا اونکو طرف ہماری بیچ غیر اسوقت کے یعنی پہلی اسوقت سی کہ قضا نہ
ہوتا پس جسوقت کہ سووی ایک تمہارا غافل ہوکر نماز سی یا بہولجاوی نماز پہر گہبراوی طرف اوسکی پس چاہیے کہ پڑہی اوسکو جیسا کہ تہا پڑہتا اوسکو وقت
اوسکی مین یعنی ساتہہ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی ادا کری پہر التفات کی رسول خدا صلعم نی طرف ابی بکر صدیق کی پس فرمایا تحقیق
شیطان آیا بلال کی پاس اور وہ کہڑا نماز پڑہتا تہا پس تکیہ لگوایا اوسکو پہر بڑی دیر تک تہپکتا رہا اوسکو جیسی تہپکا جاتا ہی لڑکا یہانتک کہ سو گیا پہر
پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو پس خبر دی بلال نی پیغمبر خدا صلعم کو مانند اوس خبر کی کہ خبر دی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر کو پس
کہا ابوبکر نی گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کی ہو روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کی **ف** بیچ راہ مکہ کی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ واقعہ
اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان مین خیبر ؟ا ور مدینہ کی ہوا تہا اور یہہ مکہ اور مدینہ کی درمیان مین اور لفظ فاذن وکان ینادی للصلوة ویقیم
مین معنی جمع کی ہی مانند واو کی یعنی اذان وتکبیر دونونکا حکم کیا یا او شک کے لیے ہی مگر افضل و اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ موید ہی اوسکی روایت
ابو داود کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامة اور جیسا کہ تہا پڑہتا وقت اوسکی مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کری نماز جہریہ مین اور سر کری نماز سریہ
مین لیکن اسمین بعضی علماء حنفیہ نی اختلاف کیا ہی کہ قضا مین جہر کی ہی پڑہنا اولی ہے اور معنی اضجعہ کے اسند وہی یعنی تکیہ لگوایا بلال کو جیسی پہلی حدیث مین
گذرا ہی کہ بلال اونٹ سی تکیہ لگا کر سو رہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث مین پہلی تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کی اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا
اور پہر نسبت کیا اوس غفلت کو طرف شیطان کی جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنی ارادہ کیا اللہ تعالی نی پیدا کرنی نیند اور نسیان
کا اونمین پس قادر کیا شیطانکو اوپر تسخیر کی کرنی پر لہ غفلت اور نیند پیدا کری قسم تہپکنی وغیرہ سی اور اسحدیث مین اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نی حال بلال
کا بیان فرمادیا اس لیے حضرت ابوبکر نی تصدیق اوسکی کی اشہد آخر تک کہا ۱۲ ع **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامہم وصلوتہم رواہ ابن ماجة** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی واسطی مسلمانونکی روزی اونکی اور نماز اونکی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنونکی یعنی ثابت ہین موذنونکی ذمہ دو چیزین مسلمانونکی تا احتیاط کرین اونکی کہ وہ دو چیزین یہہ ہین روزی اونکی اور
نماز اونکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتی ہین اور نماز پڑہتی ہین حاصل یہہ کہ موذنونکو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکہین تا لوگونکی ان دو چیزونمین
خلل نہ آوی ۱۲ ع ح

باب المساجد ومواضع الصلوة

باب ہے بیچ بیان مسجدونکی اور جگہون نماز کی **ف**
مراد جگہون نماز سی یہان وہ جگہہ ہین کہ نماز اونمین مکروہ ہووی یا نہ مکروہ ہووی چنانچہ بیان اوسکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیثین
بہت آئی ہین کچہہ اونمین سی تو مشکوة مین مذکور ہوئی ہین اور کچہہ اور کتابونمین ہین چنانچہ ترجمہ بعضی اونکا یہی لکہا جاتا ہی تا مسلمان اوسکی بزرگی
معلوم کرکے عبادت کرنی اوسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابو درداء نی اپنی بیٹی سی کہا اے بیٹی میری چاہیے کہ ہووی مسجد گہر تیرا اسلیے کہ تحقیق مینی سنا ہی
رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی مسجدین گہر متقیون کی ہین پس جسکا ہووی مسجد گہر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطی اوسکی راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا
پلصراط پر سی طرف جنت کی اور عبد الرحمن بن معقل سی روایت ہی کہ ہم حدیث کہتی جاتی تہی کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سی بچنی کی لیے اور حضرت عمر
سے روایت ہی کہ مسجدین گہر اللہ کی ہین بیچ زمین کی اور حق ہی زیارت کیی گئی پر یہہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالی اپنی کا یعنی اللہ زیارت
کیا گیا ہی اور جانیوالا اوسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ نہین جگہہ کوئی

آدمی مسجد مین واسطی نماز کی یا واسطی ذکر اللہ کی مگر اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اوسکی ساتھہ مہربانی اور رحمت کی جیسیکہ نظر مہربانی اور رحمت سے
کرتی ہین اہل غایب کے جبکہ آتا ہی وہ غایب انکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اوس صورت مین ہی کہ ایک جگہہ خاص
مسجد مین مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹھی اور جگہہ سوای اوسکی پس یہہ منع ہی اگرچہ واسطی ذکر اللہ کی یا نماز کی ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور
یہہ جو حدیثین جگہہ پکڑنیکی فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹھہراوی نماز کی لیی اور ذکر کی لیی نہ واسطی اور غرض کے
اغراض دنیوی سی اور حظوظ نفس سے ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال لما دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ
وقال ہذہ القبلۃ رواہ البخاری ورواہ مسلم عنہ عن اسامۃ بن زید
روایت ہی ابن عباس سے کہا جب داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی دن فتح مکہ کی دعا کی بیچ کونون اوسکی سب کونون یعنی چارون
کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہان تک کہ نکلی اوسمین سے پس جبکہ نکلی پڑہین دو رکعتین سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہہ ہی قبلہ روایت کی یہہ بخاری
نی اور روایت کی مسلم نی اونہین ابن عباس سے کہ نقل کی اونہون نی اسامہ بن زید سی **ف** یہہ ہے قبلہ تمہارا کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا
کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونی کی جانب مکی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہوئیگا اور یہہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگی کی جانب ہے اور متوجہ ہونا اور
طرف درست نہین اور نہ یہہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سی معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسیکہ امام مالک کہتی ہین بیچ نماز فرض کے
اور سب اہل علم کی نزدیک جائز ہین نفل پڑہنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمر رض کی اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی پس گئی ہین جمہور طرف جواز کی
اور منع کیا ہی اوس سے مالک اور احمد نی ع **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل
الکعبۃ ہو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال بن رباح فاغلقہا علیہ ومکث فیہا
فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلثۃ
اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم داخل ہوئی کعبی مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نی یا عثمان نی کعبہ حضرت پر یعنی تا لوگ
ہجوم نکرین اور ٹھہری حضرت اوسمین یعنی اور دعا مین مشغول رہی عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ مین نی پوچہا بلال سی جسوقت کہ نکلی بلال یا حضرت
کعبے سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نی کیا ایک ستون بائین اپنی اور کیے دو ستون داہنی اپنی
اور تین ستون پیچھی اپنے اور تہا خانہ کعبہ اوس دن چھہ ستونون پر یعنی اب تین ستون ہین پہر نماز پڑہی روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعبہ کی اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سی کہ ابن عباس نے اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت
نے نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہہ ہے کہ جب کعبہ مین داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئی پس
دیکہا اسامہ نی دعا مانگتی پہر وہ بہی دعا مین مشغول ہوگئی کسی کعبہ کی کونی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونی مین تہی اور بلال
قریب تہے آنحضرت کی آنحضرت نے جو نماز بعد دعا کی پڑہی اونہون نی نماز مین دیکہا اور اسامہ نی نہ دیکہا اس لیے کہ دور تہی اور دعا مین مشغول
تہے اور نماز بہی سبک تہے اور دروازہ بند تہا اور یہہ بہی آیا ہی کہ حضرت نی اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین دیوار کی تصویر مٹانی کی
لیے پس ہوسکتا ہی کہ آن حضرت نی نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مختار ثابت کرنا ادای نماز کا ہی نہ نفی اوسکی ح ع **وعن**

اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مسجد
میری بیچ کہ یہہ ہی یعنی مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سی اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف
سوا مسجد حرام کی کہ اوسمین بہ نسبت اور مسجدون کی لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نی اس جگہہ مین کہ اتنا ثواب کس
جگہہ ہوتا ہی اسمین چار قول ہین ایک یہہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سی
اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض شافعیہ نی یہی السلمی کہ اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتہہ فرائض کی نہ نوافل کے
اور تیسرا یہہ ہے کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علما نی بسبب اس حدیث ابن ماجہ کی وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہے
لاکہہ درجہ چوتہا یہہ کہ وہ کعبہ ہی یہہ بعید ہی سب قولون مین ﴿ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ باندہو تم کجاوونکو مگر طرف تین مسجدون کی یعنی سفر نہ کرو مگر طرف
تین مسجدون کی مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہہ روایت کی بخاری ومسلم نی ف ظاہر اس حدیث کا یہہ ہے
کہ منع کیا حضرت نے اختیار کرنی سفر ہر جگہہ کی سی کہ سوای ان تین جگہونکی ہی کہ پروردگار تعالی نی بسبب زیادتی بزرگی کی اونکو ممتاز اور مخصوص
کیا ہی لیکن مقصود یہہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کی سوای ان مواضع کی قصد نہ کرین اور سفر نکرین اور اگر کچہہ حاجت پڑی مثل تحصیل علم
اور تجارت اور ادای حقوق وغیرہ کی یہہ بات اور ہی اور سفر ساتہہ اس قصد کی جائز ہی لیکن سفر کرنیمین واسطی زیارت قبور صالحین کی اور
واسطی پہنچنی کی مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضی مباح کہتی ہین اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین
کہ قصد کرنا بطریق نذر کی سوای ان تین جگہونکی درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کی واجب نہین ہوتا وفا اوسکا اور
بعضون نی کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنی کسی مسجد کی لیی سوای ان تین مسجدون کی سفر جائز نہین اور اور مواضع سوای مسجدون
کے خارج ہین مفہوم اس کلام کسی اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہونکا اور سفر انکیطا ہی کہ متبرک
ترین مقامات کی ہین یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کی اور نیز انکی مشقت کینچنی بفائدہ ہی نہ یہہ کہ سفر سوای ان تین جگہونکی درست
نہین تمت اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کی لکہا ہی ترجمہ اونکی کلام
کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تہی اہل جاہلیت قصد کرتی تہی مکانات معظمہ کا کہ اپنی گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتی تہی اور
زیارت کرتی تہی اور برکت حاصل کرتی تہی اور اسطرح کی قصد کرنیمین اور بزرگی جاننی مین تحریف اور فساد اسقدر ہی کہ نہین پوشیدہ
پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فساد نا تا ملجاوین غیر شعائر ساتہہ شعائر کی اور نہو جاوی وسیلہ واسطی عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک
میری یہہ ہے کہ قبر اور جگہہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیاء مین سی اور کوہ طور سب یہہ برابر ہین بیچ ہین یعنی ان سب چیزون کی طرف سفر نکری
انتہی ﴿ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ
وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان گہر میری
کے اور منبر میری کی ایک باغ ہی باغون بہشت کی سی اور منبر میرا اوپر حوض میری کی ہی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی جو کچہ

عبادت کریگا اوس جگہہ مین کہ درمیان گہر میری کی اور منبر میری کی ہی پہنچی کا طرف باغ کی باغون بہشت کیسی لی درجو کوئی لازم کریگا عبادت
نزدیک منبر کی ہیویگا دن قیامت کی حوض کوثر میر ےسی اور کہا امام مالکؒ نی کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنی پر اور روضہ یعنی ٹکڑا سی کی ہی یعنی یہہ
جگہہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پہیر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کی اور کہا تورپشتی نی کہ نام رکہا گیا ہی
اس جگہہ کا روضہ اس لئی کہ زیارت کرنیوالی حضرت کی قبر کی اور وہانکی رہنی والی ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتی ہین اوسمین عبادت اور
ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلئی روضہ کہا جیسکہ حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا ؛ ع ص **وعن**
ابن عمرؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیہ رکعتین متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادی بہی اور سوار بہی پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین
ف قبا نام ایک جگہہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکہ سی ہجرت کرکر مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کی داخل ہونی سی پہلی ایک مسجد اوسمین بنائی اوسکو
مسجد قبا کہتی ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قایم مقام تحیۃ المسجد کی ہو پڑہتی تہی اور اوسمین
دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجرؒ نی کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ نماز پڑہنی قبا مین مانند عمرہ کی ہی اور سعد بن ابی وقاص نی روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میری اس سے
کہ جاوین بیت المقدس دوبار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہے البتہ مارین طرف اوسکی جگر اونٹون کی یعنی دور دور سی مشقت سفر کے
اوٹہاکر آوین ؛ ج ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب البلاد الی اللہ مساجدہا
وابغض البلاد الی اللہ اسواقہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محبوب
زیادہ مکانون کی شہرون مین طرف اللہ کی مسجدین اونکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کی طرف اللہ کی بازار اونکی روایت کی یہہ مسلم نی
ف مسجدین جگہہ عبادت کی ہین اسلئی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والون کو خیر پہنچاتا ہی اور بازار جگہہ فعال شیاطین کے
ہے یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جہوٹہہ کی اسلئی اونکو مبغوض رکہتا ہی یعنی اونکی رہنی والونکو برائی پہنچاتا ہی یہان
ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ بتخانی اور شرابخانی اور جنگلی بدترین بازار سی اونکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہہ کہ بازارون کی رہنی
کے لئے شارع کی طرف سے حکم ہی اور ان چیزون کی رکہنی کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکہنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہی ؛ ع ؛
وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عثمانؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بناوی واسطی خدا کی مسجد بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** واسطی خدا کی یعنی خالص اوسکی رضامندی کی لئی بناوی نہ واسطی دکہانی سنانی لوگون کی اسی لئی کہا
گیا ہی کہ جو لکہی نام اپنا مسجد پر یہہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسکی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کی لئی ہی یعنی اگرچہ چہوٹی
مسجد بناوی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلی تیتر کی یہہ مبالغہ ہی خوردی اور تنگی مین ؛ ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا
او راح متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی اول روز مین طرف مسجد
کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی مہمانی اوسکی بہشت مین سی جب جاوی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہہ بخاری نے

سلم کی **ف** یہہ اشارہ ہی اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنیوالون اپنی کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین
جانے کی وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہئین ومین سی ایک یہہ ہی ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
تفصیل سی ہو چکا ہی ترجمہ **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ
ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی
یصلی ثم ینام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بڑا لوگو نمین سی ازروی
ثواب کے بیچ نماز کی جو دور راہ اونکا پس دور اونکا ازروی چلنی کی یعنی جتنا گھر دور ہو گا مسجد سی وتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑہی ساتہہ امام کی بڑا ہی ازروی ثواب کی اوس شخص سے کہ نماز پڑہی پہر سو رہی روایت کی یہہ بخاری ومسلم
نے **ف** یعنی جو کوئی تاخیر کری نماز کو تاکہ پڑہی اوسکو ساتہہ امام کی ثواب بہت پاتا ہی اوسسے کہ پڑہ کر سو رہی اور انتظار امام کا نکری اگرچہ
وقت مختار سی بین پڑہی اور اگر کوئی چہوٹی جماعت کی ساتہہ پڑہ لی یا اوسکی ساتہہ پڑہ لی کہ حق امامت کا نہین رکہتا ہی اور دوسرا
انتظار جماعت کثیر کا کری اور ساتہہ اوسکی ادا کری کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سی خصوصا کہ یہہ سبب
کسل کی کری ترجمہ **وعن** جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ینتقلوا قرب المسجد
فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم
یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمة دیارکم تکتب اثارکم دیارکم تکتب اثارکم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گہر گرد مسجد کی پس ارادہ کیا بنو سلمہ نی یہہ کہ اوٹہہ آوین نزدیک مسجد کی پس پہنچی یہہ خبر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت نی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تم ارادہ رکہتی ہو کہ نقل کرو یعنی اوٹہہ آؤ نزدیک مسجد کی کہا اونہون نی کہ ہان
ای رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہمنی پس کہا ای بنی سلمہ ٹہری رہو اپنی گہر ونمین لکہی جاوینگے نقش قدم تمہارے ٹہری رہو اپنی گہر ونمین
لکہی جاوینگی نقش قدم تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سی وہ حضرت کی مسجد سی دور رہتی تہی جب گرد
مسجد کی کچہہ گہر خالی ہوئی بسبب مرجانی رہنی والون اونکی یا اور جای جا رہنی کی تو اونہون نی آرزو کی مسجد کی پاس آرہنی کی حضرت
نے اوسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگی وہان سی آنی مین قدم بہت رکہو گی وہ نامہ اعمال مین لکہی جاوینگی اور باعث زیادتی ثواب کی
ہونگی ترجمہ **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعة یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا
ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادة اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود
الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ
امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقة فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما
ینفق یمینہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہی گا اونکو اللہ بیچ سایہ
اپنی کی اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کری اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اوسکا لگا
ہوا ہی مسجد مین جسوقت کہ نکلتا ہی اوس سے یہان تک کہ پہر جاوی طرف اوسکی اور چوتہی دو شخص کہ محبت رکہتی ہین آپس مین واسطی اللہ کے
اکٹہی ہوتی ہین اوسکی محبت مین اور جدا ہوتی ہین اوسکی محبت مین یعنی حاضر وغائب خالص محبت رکہتی ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کری

اللہ کو نہایس بہتی ہین انکہین اوسکی اور چہٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورة نی کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنی بارادہ بد بلایا پس کہا
تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سی اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہہ صدقہ پس چہپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتہہ اوسکی نی کہ کیا خرچ کیا داہنی ہاتہہ
اوسکی نی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سایہ مین کہی گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہی گا سختیون آخرت کیسی اور
بعضون نی کہا ہی کہ مراد سایہ سی سایہ عرش کا ہی اور اخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف
اوسکی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی داہنی طرف اپنی اور بعضون نی معنی اسکی یہی لکہی ہین جو کہ صاحب ترجمہ نی لکہی اس صورت مین یہہ کنایہ
ہی کمال پوشیدگی سی ش ر ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ
تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ
وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ
وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجی زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اوسکی کہ گہر مین پڑہی اور بازار
مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارة کی لیی بیٹہتا ہی اور یہہ اسواسطی کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا یعنی ساتہہ رعایت شرائط
اور آداب کے نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز نی یعنی خاص نماز ہی کیلیی نکلا کچہہ اور غرض نہین ہی نہین رکہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی
واسطی اوسکی ساتہہ اوس قدم کی درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس کے سبب اوسکی گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ رہتی ہین فرشتی دعا کرتی
اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہہ اپنی کی ہی یا الہی بخشش کر اوسپر یا الہی رحم کر اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہی نماز کا
اور بیچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روک نی والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون
کے یا الہی بخشش واسطی اوسکی یا الہی قبول توبہ کر اوسپر جبتک کہ نہ ایذا دی اوسمین یعنی کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتہہ سی جبتک نہ وضو جاوی بیچ اوسکی
روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جبہی ملیگا کہ جماعت سے پڑہی اور مسجد مین پڑہی اور معنی اخیر حدیث کی یہہ ہین کہ ملائکہ
دعا کرتی ہین جبتک کہ کسی کو ایذا نہ دی گویا کہ یہہ حدث معنوی ہی اسلیی اوسکی بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتلک نہ وضو توڑی یعنی اگر کسیکو ایذا
دیگا یا وضو توڑیگا تو فرشتی دعا نہین کرینگی اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فضیلت مترتب ہے اسپر کہ مصلے نماز پڑہ کر وہین بیٹہا رہی اور اگر نماز پڑہ کر
اور جای جا بیٹہی یہہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضی مشایخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتی ہین واسطی خوف تشویش وقت کی در بار کی اگرچہ یہہ
نیت صحیح ہے اور اوسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہی رہنی کی بیچ جگہہ نماز کی نہین حاصل ہونی ہی ح **وعن** اَبِيْ اُسَيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا
خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ کہی یا الہی کہول واسطی میری دروازی رحمت اپنی کی اور جب نکلی پس چاہیی
کہ کہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دروازی رحمت کی کہول بسبب برکت اس مکان شریف کی

یا بسبب توفیق دینی نمازکی ہمین یا بسبب کہولنی حقایق نمازکی ور مراد فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد نکلنی کی نماز سی اوسکی طلب کو جاتا ہے ؛ ح ؛ **وعن** اَبِی قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوا ایک تمہارا مسجد مین پس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین پہلی بیٹہنی سی روایت کی بخاری ومسلم نی **ف** یہہ حدیث سند شافعی کی ہی ہی ح واجب ہونی تحیۃ المسجد کے اس لیی کہ وہ کہتی ہین کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کے لیی ہے ؛ ح ؛ **وعن** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین پہر بیٹہتی اوسمین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** بیٹہتی مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد مین بیٹہنا وقت آنی کی سفر سی گہر مین جانی سی پہلے ؛ ح ؛ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ سنی کسیکو کہ ڈہونڈتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر یعنی نہ پاوی تو پس تحقیق مسجدیں نہین بنائی گئین واسطی اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ زبان سی کہی واسطی زجر اور منع کی نہ دلسی یہہ دعا کری اور نہ چاہیی کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوی اور اگر دلسی بہی چاہی تا وہ سزای فعل بد کی پاوی اور پہر ایسی حرکت نہ کری بعید نہوا اور داخل ہے اسمین ہر امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی اوسکی لیی مانند خرید فروخت وغیرہ کی اور تہی بعض سلف کہ روا نہین رکہتی تہی تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنیوالی [illegible] ؛ ح ؛ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سی یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتی ایذا پاتی ہین اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہین اوس آدمی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یعنی جیسی بدبودار چیز سی آدمیون کو ایذا ہوتی ہی ویسیہی فرشتونکو بہی ایذا ہوتی ہی پس لہسن یا پیاز کہاکر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہہ حضور ملائکہ کی ہی وہ ایذا پاوینگی اور اسمین داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکہی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر اوسکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسونکا ہے یعنی مجلس وعظ اور پڑہنی پڑہانی اور حلقی ذکر کی اور مانند انکی کی کہ اونمین بہی بدبودار ہوکر نہ جاوی ؛ ح ؛ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تہوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یعنی مسجد مین تہوکنی نہین اگر اتفاقاً ایسی حرکت ہوہی جاوی تو دفعیہ اوسکی گناہ کا یہہ ہے کہ اوسکو دفن کر دی ؛ ح ؛ **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو لائی گئی میری عمل امت میری کی نیک انکی اور بری اونکی پس پائی مینی بیچ نیک عملون اونکی موذی چیز کہ دور کی جاوی راہ سی اور پایا مینی بیچ بری عملون اونکی تھوک کہ ہوی مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنھا وفی روایۃ ابی سعید تحت قدمہ الیسری متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہوا یک تمہارا طرف نماز کی پس نہ تھوک ڈالے آگی اپنی پس سوای اسکی نہیں کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سی جب تک کہ نماز کی جگہہ بیچ ہی اور نہ تھوک ڈالی داہنی اپنی اسواسطی کہ داہنی اوسکی فرشتے ہیں اور چاہیی کہ تھوک ڈالی بائین اپنی یا نیچی پانوں اپنی کی پھر دفن کری اوسکو اور روایت ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچی قدم اپنی کی کہ بایان ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اسمین شباہت دی مصلی کو ساتہہ اوس شخص کی کہ سرگوشی کرتا ہی مالک اپنی سی پس واجب ہے اوسپر رعایت ادب کے کہ اودہر تھوک کی نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہی جہت سے اور مراد فرشتی سی یا تو فرشتہ ہی سوای کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی واسطی تائید اور الہام مصلی کی اور واسطی آمین کہنی کی دعا اوسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کری مہمان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین سی کہ ہر وقت ساتہہ رہتی ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سے کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنی طرف والی کو واسطی آگاہ کرنیکی اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والی سی رتبہ مین جیسیکہ داہنی طرف افضل ہی بائین طرف سی اور فرشتہ رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب سی **ش ح** **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ بیماری اپنی کی کہ نہیں اوٹھی اوس سے یعنی تندرست نہین ہوی اور اوس سے انتقال ہوا اوسمین لعنت کری اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نی قبرین انبیا کی سجدہ گاہ ... کہ سجدہ اونپر کرتے تھے روایت کی بخاری و مسلم نی **ف** جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اجل نزدیک پہنچی اور ڈری امت سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسیکہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرونکو سجدہ کرتی ہین آگاہ کیا اسکی منع ہونی پر ساتہہ لعن کرنی یہود اور نصارا کی کہ قبر ونبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسیکہ بت پرست بت پوجتی ہین دوسرے یہہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکہین لیکن اعتقاد یہہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور موجب قرب و رضا اوسکی کا ہی یہہ دونون طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی اسلیئی کہ اوسمین شریک کرنا ساتہہ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونو پر ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کی یا مرد صالح کی واسطی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی اور کسیکو اسمین خلاف نہین **ش ح** یہہ مضمون مختصر لکہا گیا ہے جو تفصیل دیکہا چاہی وہ شرح مین دیکہی **وعن** جندب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انھاکم عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جندب سے کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تھی پہلی تمسی پکڑتی تھی قبرون انبیا اپنی کو اور نیکبختون اپنی کیکو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرونکو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سی روایت کی یہہ مسلم نی **ش ح** **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو گہرون اپنی مین اپنی نمازون سی اور نہ پکڑو گہرون کو قبرین روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی گہرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہہ ہی کہ قبرون کو مانند گہرون کی نکرو یعنی جیسیکہ کسیکو کچہہ حاجت ہوتی ہی تو چلا جاتا ہی گہر مین واسطی حاجت کی اسیطرح کسیکو کچہہ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوی بلکہ اللہ ہی سی اپنی حاجت مانگو یا مراد یہہ ہی کہ جیسی مقبرہ مین نماز نہین پڑہتی اسطرح سی گہر کو نکرو کہ گہر مین کچہہ نماز نہ پڑہو بلکہ گہرون مین بہی نماز پڑہا کرو اسی واسطی گہرون مین نماز پڑہنی بہتر ہی سوا فرض کی ؛ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان مشرق اور مغرب کی قبلہ ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ حدیث ہی مدینہ والون کی حق مین اور اونکی کہ جنکا قبلہ مدینہ کی موافق ہی کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہی پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین پڑتا ہی ؛ ح ؛ **وعن** طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانھا بھذا الماء واتخذوھا مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی اور روایت ہی طلق بن علی سی کہ کہا نکلی ہم جماعت قصد کرنیوالی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیعت کی ہمنی اونسی یعنی بیعت اسلام کی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور خبر دی ہمنی اونکو کہ بیچ زمین ہماری کی بیعہ ہی واسطی ہماری پس مانگا ہمنی حضرت سی بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا حضرت نی پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی اوسیہ پانی وضو کیسیے بعد وضو کی کلی کی پہر ڈالا اوسکو واسطی ہماری چہاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنی اور چہڑکو اوس جگہہ اس پانی کو یعنی تا انوار اور برکات دین کی وہان پہیل جاوین اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی اوسکی جگہہ مسجد بناؤ کہا ہمنی تحقیق شہر ہی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سی پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہہ نسائی نی **ف** بیعہ کہتی ہین نصاری کی عبادت خانہ کو یہہ قوم نصاری تہی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالین اور اوسپر پانی تبرک کا چہڑکین چنانچہ جملہ فاستوھبناہ مین بیان اسکا ہی اور نہین زیادہ کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چہاگل مین ہی زیادہ نہین کریگا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہی مگر برکت کو یا یہہ پانی جو اب ڈالا ہی اوس پہلے پانی مین برکت زیادہ کریگا حاصل یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہی آمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہوگی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اوسکو اور شہرون مین بطور تبرک کی اور اسپر قیاس کیا جاتا ہی تبرک کرنا جہوٹی علماء اور مشایخ کیسیکو قسم کہانی اور پینی سی اور اونکی کپڑی کو یعنی یہہ بہی جائز ہی بشرطیکہ حد شرع سی تجاوز نکری یعنی اوسکو تبرک سمجہکر پوجنی نلگی اور تعظیم زیادہ از حد کری ؛ ح ؛ **وعن** عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنانی مسجدون کی محلون مین اور یہہ کہ پاک کیجاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہہ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** ان چیزون کی کرنی مین نیت تعظیم اوس جگہہ کی کری اور یہہ نیت کری کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگی اسکی پاکی

اور خوشبوئی طرح **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اُمرتُ بتشييد المساجد قال ابن عباسٍ لتزخرفنّها كما زخرفت اليهود والنصارى رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدون کی کہا ابن عباس نی البتہ زینت کروگی تم جیسی کہ زینت کی یہود اور نصاری نی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** زخرف اصل مین کہتی ہین طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کرینگی اور سونا چڑہاوینگی مسجدون پر یہہ بات کہی ابن عباس نے واسطی خبر دینی کی فعل آدمیون کی سی بعد آنحضرتؐ کی بسبب عادت لنفسون کی اور بعضی متاخرون نی اسکو جائز رکہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گہرون کو بلند اور مزین اور مطلا کرتی ہین اور ہم اگر مسجدین ساتہہ لکڑی اور مٹی کی بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہون اور حضرتؐ کی مسجد حضرتؐ کی زمانہ مین اینٹون کی اور کہجور کی ٹہنیون کی تہی اور ستون کہجور کے لکڑی کی تہی پہر حضرت عمر نی اسیطرح بنائی پہر حضرت عثمان نی متغیر کیا اوسکو پہر بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکی ساتہہ پتہر نقش دار کی بنائی اور چہت سال کی طرح **وعن** انسٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انّ من اشراط الساعة ان يتباهى الناس في المساجد رواه ابو داود والنسائي والدارمي وابن ماجة اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کیسی ہی یہہ کہ فخر کرینگی لوگ مسجدونمین روایت کی یہہ ابو داود ونسائی ودارمی وابن ماجہ نی **ف** یعنی بڑی بڑی مسجدین بناوینگی اور آراستہ کرینگی اونکو بطریق فخر اور ریار کی تا لوگ اونکی تعریف کرین طرح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عُرِضت عليَّ اُجورُ اُمّتي حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعُرِضت عليَّ ذنوبُ اُمّتي فلم ارَ ذنبًا اعظم من سورةٍ من القرآن او آيةٍ اُوتيها رجلٌ ثم نسيها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی اوہنین انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو کی گئی مجہپر ثواب امت میری کی یہان تک کہ ثواب کوڑی اور خاک کا کہ نکالی وسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیی گئی مجہپر گناہ امت میری کی پس نہین دیکہا مینی کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کیسی یا آیت کہ دیا گیا ہو وسکو ایک شخص پہر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود نی **ف** یعنی سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نی سیکہی تو بڑی نعمت اوسکو ملی تہی پہر اوسنی جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس بڑا گناہ گار ہوا بطرس **وعن** بُريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشّر المشّائين في الظلم الى المساجد بالنور التامّ يوم القيمة رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن سهل بن سعدٍ وانسٍ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشخبری دی چلنی والون کو بیچ اندہیرون کی طرف مسجدون کی ساتہہ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی سہل بن سعد سی و انس سے **ف** یہہ اشارہ ہی اس آیت پر نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور اگی مومنون کی اور داہنی اونکی کہینگی ای رب ہماری پورا کر ہماری لیی نور ہمارا بطرس **وعن** ابي سعيدٍ الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فانّ الله يقول انّما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطی اوسکی ساتہہ ایمان کی اس لیی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین آباد کرتا مسجدون اللہ کیلو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی روایت کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نی **ف** خبرگیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی اور نماز اوسمین پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علم

دینی مین مشغول رہنا ہی اوسکی لیی گواہی دو کہ وہ مومن ہی ۔ ت ح : وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن
لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام
فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب فقال ان ترھب
امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوٰۃ رواہ فی شرح السنۃ ۔ اور روایت ہی عثمان بن مظعون سی کہا ای رسول خدا کی اذن دو ہم
میری بیچ خوجہ ہونی کی یعنی تا خطرہ زنا سی بچون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہم مین سی یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ
خوجہ کری کسیکو یا خوجہ کری اپنی تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکہنا ہی یعنی اوس سی شہوت جاتی رہتی ہی پہر عرض کیا عثمان نی اذن
دو واسطی ہماری بیچ سیر کرنی کی فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کی پہر عرض کیا اذن دیجئی ہمکو بیچ ترہب کے پس فرمایا حضرت
نی تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹہنا مسجد و نمین واسطی انتظار نماز کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین ف سیر امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا
اور پہرنا زمین مین کہ محمود ہی واسطی جہاد کی چلنا پہرنا ہی اور یونہی پہرنا زمین مین بیہودہ جیسیکہ بعضی فقیر پہرتی ہین بی فائدہ پہر اذن جانا
ترہب مین یعنی جیسیکہ بعضی اہل کتاب کرتی ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتی ہین اور شغل دنیا کی اور لذتین اوسکی بالکل چہوڑ دیتی ہین اور عورتون کی پاس
نہین جاتی اور سب لوگون سی اور جسب دنون سی یکسو ہوتی ہین کہ یہہ کام کرنی ترہب ہین اور اونکی کرنیوالونکو راہب کہتی ہین پس حضرت نی فرمایا
کہ ترہب میری امت کا مسجد نمین بیٹہنا ہی واسطی انتظار نماز کی کہ سب لوگونسی اور سب دنون سی موتہہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کی ہو کر بیٹہتا اور وہ ترہب کہ
کہ راہب کرتی ہین کچہہ نہین ہے اور انجام اوسکا اچہا نہین ۔ ت ح : وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رایت ربی عز وجل فی احسن صورۃ فقال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع
کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراھیم
ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن
عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات
والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوٰۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء
فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت
فقل اللھم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ
فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوٰۃ والناس
نیام ولفظ ھذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا فی شرح السنۃ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب مین دیکہا مینی پروردگار اپنی کو بیچ بہتر صورت
کے فرمایا اللہ تعالیٰ نی کس چیز مین گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب مین کہا مینی کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کونسی عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا نی پس رکہا اللہ
تعالیٰ نی اپنا ہاتہہ درمیان مونڈہون میری کی پس پائی مینی سردی اوسکی درمیان سینی اپنی کی پس جان لی مینی وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانون
اور زمین کی اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اسیطرح سی دکہلایا ہمنی ابراہیم کو تصرف آسمانونکا اور زمین کا اور تا کہ ہو وہ یقین کرنیوالون مین سی
روایت کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی اور ترمذی نی اور مانند اسی حدیث کی ساتہہ اختلاف بعضی لفظون کی اونہین عبد الرحمن سے اور ابن

عباس اور معاذ بن جبل سی اور زیادہ کیا ترمذی نی اوس میں یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی بعد دینی علم کی یہہ سوال کیا ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس
چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب یعنی کہا مینی کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتی ہین کفارات مین یعنی اون اعمال مین گناہ اونسی جہڑتی ہین اور کفارات
جہڑتی ہین بیٹہہ رہنی سی مسجدونمین بعد نمازون کی یعنی واسطی ذکر اور دعا کی یا واسطی انتظار نماز دوسری کی اور جہڑتی ہین پیادہ چلنی سی
طرف جماعتون کی اور پورا پہنچانی پانی وضو کی بیچ اوقات ناخوش مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنی کیا یہہ زندہ رہیگا ساتہہ بہلائی
کے اور مریگا ساتہہ بہلائی کی اور ہوگا پاک گناہون اپنی سی مانند اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی اور فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد جسوقت نماز
پڑہ چکی تو پس کہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجہسی کرنا نیکیون کا اور چہوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی میرا انکو دوست رکہنا
یا وہ مجہی دوست رکہین اور جسوقت ارادہ کیا ساتہہ بندون اپنی کی فتنہ کا یعنی گمراہی کا یا سزا پہنچانیکا پس اوٹہا مجکو طرف اپنی بغیر فتنہ کی یعنی
غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی واسطی زیادتی تعلیم پیغمبر اپنی کی بعد اسکی کہ بیان کہی اونہون نی کفارات یا کہا حضرت نی واسطی زیادتی بیان کی امت
کو سبب حاصل ہونی علم کی جانب حق سی اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسی مرتبہ بندہ کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی یہہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنی
ہر مسلمان سی سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلانا کہانیکا اور نماز پڑہنی رات کو اوسوقت کہ لوگ سوتی ہون اور لفظ اس حدیث کی جیسا کہ مصابیح
مین ہین نہین پایا مینی اونکو عبد الرحمن سنی مگر شرح السنۃ مین ف اگر یہہ دیکہنا اللہ تعالی کو خواب مین تہا جیساکہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچہہ اشکال
نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبہی غیر شکل دار کو شکل دار دیکہتا ہی و شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکہنا بیداری مین تہا جیساکہ اور روایت مین
آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتہہ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی ساتہہ صفت جمال اور لطف و کرم کی اور اطلاق صورت کا صفت
پر اکثر آتا ہی جیسکہ کہتی ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہے اور جائز ہی یہہ کہ پہیرین معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
دیکہا مینی رب اپنی کو اور مین اچہی صورت مین تہا اور کس چیز مین بحث کرتی ہین یعنی کونسی عمل مین کہ فرشتی اونکی فضیلت مین بحث اور گفتگو کرتی
ہین یا اونکی لیجانی مین بیچ جگہہ قبولیت کی جہگڑتی ہین آپس مین وہ کہتا ہی مین پہلی لیجاؤن پس رکہا ہاتہہ اپنا یہہ کنایہ ہی اس سی کہ خاص
کیا اونکو ساتہہ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کی جیسکہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتی ہین تو ہاتہہ اوسکی پیٹہہ پر رکہتی ہین اور گردن مین ہاتہہ
ڈالتی ہین پس پائی مینی سردی اوسکی یہہ کنایہ ہی پہنچنی اثر اوس فیض کسبی قلب شریف مین پس جب کہ فیض قلب شریف مین پہنچا تو حضرت فرماتی
ہین کہ جانی مینی ہر چیز کہ آسمان وزمین مین ہی اور پڑہی آنحضرت نی مناسب اس حال کی اور ساتہہ قصد گواہی کی اوپر ممکن ہونی اوسکی یہہ آیت و
کذلک آخر تک یعنی ای محمد جیسکہ ہمنی تجکو آسمان وزمین کی چیزون کا علم دیا اسطرح دکہائی ہمنی ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور الوہیت کی اور ولیکون
من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنی دکہلائی ہمنی ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تاکہ دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی اوپر ہماری اور تاکہ
ہووی یقین کرنیوالون مین سی اور اخیر حدیث مین اشارہ ایسا ہی کہ آدمی کو چاہئی کہ جمع کری اپنی مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادہ کی ۵
شرف مرد بجود است کرامت بسجود ✱ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ✱ طرح ✱ **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ فہو ضامن
علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی
المسجد فہو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو امامہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ سبکا ذمہ لیا ہی اللہ نی یعنی واجب کیا ہی اوپر اپنی یہہ کہ محفوظ رکہیگا اونکو

نسر دن دینا اور آخرت کیسی ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کی لیی اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کی یہان تک کہ وفات دی اوسکو اللہ پس داخل
کری اوسکو بہشت مین یا پہیری اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پہنچی اوسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی
اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی
ہے یعنی واجب ہے اوسپر کہ کوشش اور ثواب اوسکا ضائع نہین کرنی کا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گہر اپنی مین ساتہہ سلام کی پس وہ ذمہ پر
اللہ کی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** داخل ہوا گہر مین ساتہہ سلام کی اوسکی دو معنی ہین ایک یہہ کہ وقت داخل ہونیکی گہر مین گہر والون پر
سلام کہی پس صورت مین اللہ کی ذمہ پر اوسکی لیی یہہ ہی کہ خیر و برکت دیگا اوسکو اور اوسکی گہر والون کو دیگا اور دوسری معنے یہہ ہین کہ لازم
پکڑی گہر مین رہنا اور گہر سی باہر نہ نکلی واسطی طلب امن اور سلامتی کی صحبت خلق کیسی صورت مین اللہ کی ذمہ پر یہہ ہی کہ سلامت رکہیگا اوسکو
آفات سے اور پہلی شخص کی لیی جو اللہ کی ذمہ پر تہا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا نہ بیان کیا اس لیی کہ ظاہر ہی ؛ س ؛ **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطہرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن
خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینہما
کتاب فی علیین رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی اونہین ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا
سے گہر اپنی سے باوضو قصد کرنیوالا طرف مسجد کی واسطی ادای فرض کی ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالی احرام باندہنی والی کی ہی اور جو شخص کہ نکلا
طرف نفل پڑہنی چاشت کی نہ مشقت مین ڈالا اوسکو مگر نفلون نے یعنی خالص اسلیے قصد نماز کی نکلا بغیر آمیزش ریا اور اور غرض کی پس ثواب اوسکا مانند ثواب
عمرہ کرنی والی کی ہی اور نماز پڑہنی پیچہی نماز کی کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اون دونونکی ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین مین روایت کی یہہ احمد
وابوداود نی **ف** اس حدیث مین وضو مشابہ احرام کی ہی اور نماز مشابہ حج کی اور وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی جس وقت
سے کہ گہر سی نکلتا ہی تا وقت آنی گہر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہی ورنہ لازم آتا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کی
مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی اور نماز پیچہی نماز کی آخر تک معنی اسکی یہہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اوسپر بغیر آمیزش
اوس چیز کی کہ خلاف اوسکی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اوس سی نہین یہہ مطلب کنایہ سمجہا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکہنی
والون کی دیوان کا کہ پہنچائی جاتی ہین طرف اوسکی اعمال صالحین کے ؛ س ؛ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل یا رسول اللہ ما ریاض الجنۃ قال المساجد قیل وما الرتع
یا رسول اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کی پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا کہ مسجدین
کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنی میوہ خوری اوسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی یہہ
ترمذی نی **ف** مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اوسمین سبب ہے حاصل ہونی باغ بہشت کا اور معنی رتع کی اصل مین یہہ ہین
یہہ کہ باغ مین جاکر خوب طرح میوی اور لذت کی چیزین کہاوی اور نکلی طرف نہر وغیرہ کی سیر کیلیی جیسیکہ عادت ہی لوگونکی وقت جانی
باغ مین پہر استعمال کیا گیا ہی بیچ پہنچنی کی ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اوس
سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہی ؛ س ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیء فہو حظہ رواہ ابو داود

اور روایت ہی اوہنین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیا کی لیی پس وہ ہی نصیبہ اوسکا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے اگر عبادت کی لیی آیا ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی لیی گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین کی سی اور وہ نے نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ نی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی مسجد مین درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی کہتے صلے اللہ علے محمد وسلم یا کہتی اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول میری لیی دروازی اپنی رحمت کے اور جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود بہیجتی اوپر محمد کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول واسطی میری دروازی اپنی فضل کے روایت کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتی حضرت مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتھہ نام اللہ کی داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد وسلم کی اور کہا ترمذی نی نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کے نی نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود وسلام وغیرہ کی الفاظ یون نہ مائی اور یون نفرمائی اللہم صلے علے اور اللہم اغفر لمحمد اسلیی کہ درود وسلام کی ساتھہ مناسبت ہے اس اسم شریف کو اور رب اغفر لی کہنی مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کی لیی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغری نی نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلیے کہ حضرت امام حسین کی عمر اونکی وقت مین آٹھہ برس کے تہی پس سند اسکی متصل نہوی راوی درمیان مین کا متروک ہی **ح** **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی ہی اپنی باپ سے اون نے نقل کیا اپنی دادا سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی شعرون کیسی مسجد میں اور بیچنی اور خریدنی سی مسجد مین اور یہہ کہ حلقہ باندہ کی بیٹہین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سی مسجد مین یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کی لیی بیٹہین اور مشغول ساتہہ ذکر کی ہون روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** مراد شعرون سی شعر بری اور جہوٹی ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہی اس لیی کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نکری اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی تابعدارون کی ہووی یا نصیحت کے باتین اونمین ہون ہر حال سب جگہ پڑہنی مستحسن ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تہا اور اونکی دشمنون کی ہجو کہتا تہا مسجد مین منبر بچہاتی اور فرماتی کہ جبرئیل تائید کرتی ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید فروخت جیسی مسجد مین منع ہی اسیطرح اور معاملات دنیا کی بہی منع ہین اور حلقہ کرکر بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی؟

علما نے اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہہ کہ حلقہ کرکر بیٹھنا مخالف ہی ہیئت اجتماعی نمازیون کی دوسری یہہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہی چاہیے وس سے فارغ نہو وین مشغول ہونا اور کام مین نہ چاہیے اور حلقہ کرکر بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہی ان صورتوں مین نہی مخصوص ساتھہ حلقہ کرنیکی وقت خطبہ کی نہین تیسری یہہ کہ وہ وقت چپ ہنی کا اور مشغول ہونیکا ہی ساتھہ سننی خطبہ کے اور متوجہ ہونیکا طرف اوسکی ہے اس صورتمین مراد نہی ہی حلقہ کرنیسی وقت خطبہ کی اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہی اور تیسری صورتمین نہی تحریمی ہی م ح ۂ

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتک واذا رایتم من ینشد فیه ضالة فقولوا لا ردّ الله علیک رواه الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت دیکہو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین کہو نہ نفع دی اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکہو تم کسی شخص کو کہ ڈہونڈتا ہی ساتھہ بلند آواز کی مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی ہی مسلمان نہ پہیری اللہ تجہپر یعنی نہ لاوی تیری چیز روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی

وعن حکیم بن حزام قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد فیه الاشعار وان تقام فیه الحدود رواه ابوداود فی سننه وصاحب جامع الاصول فیه عن حکیم وفی المصابیح عن جابر اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ قصاص لیا جاوی یعنی بدلی خون کی خون کیا جاوی مسجد مین اور یہہ کہ پڑہی جاوین مسجد مین شعر اور یہہ کہ قایم کیا جاوین اوسمین حدین یعنی مثل حد زنا اور حد شراب پینی اور مانند انکی کی روایت کی ابوداود نی بیچ سنن اپنی کے اور صاحب جامع الاصول نی جامع الاصول مین حکیم سی یعنی بغیر لفظ ابن حزام کی اور مصابیح مین جابر سی اور یہہ اصول مین نہین پایا گیا

وعن معاویة بن قرة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اکلهما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لابد آکلیهما فامیتوهما طبخا رواه ابوداود اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی اون نی نقل کے اپنی باپ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ان درختون سی یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کہاوی ان دونون کو پس نزدیک نہووی ہماری مسجد کی یعنی مسجد مسلمانونکی کی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کہانیوالی ونکی پس مار ڈالو ونکو پکاکر یعنی بو اونکی دور کرو بسبب پکانی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جنہون نی کہایا ان دونون کو یہہ بیان ہی پہلی جملہ کا اور پس نزدیک نہووی یہہ مبالغہ ہی بیچ نہ آنی کی مسجد مین یعنی نزدیک بہی نہ آوی مسجد کی چہ جائی اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہی نہ داخل ہونی سی م س ح ۂ

وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابوداود والترمذی والدارمی

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساری زمین مسجد ہی یعنی نماز اوسمین بلا کراہت جائز ہی سوائے مقبرہ کے اور حمام کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نی

وعن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یصلی فی سبعة مواطن فی المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظهر بیت الله رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نماز پڑہی جاوی سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست پڑنی کی اور جگہہ ذبح ہونی جانورون کی اور مقبرہ کی اور بیچون بیچ راہ کی اور بیچ حمام کی اور بیچ جگہہ بندہنی اونٹون کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بعض سلف

کا یعنی اگلی علما کا مذہب یہہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطی ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑہنی جانب قبر کی حرام
ہے بالاتفاق یہہ مسئلہ مفصل شرح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہی وہان دیکہی اور فربلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہی بسبب نزدیک
ہونی نجاست کی یعنی ان مکانون مین اگر صاف جای مین نماز پڑہی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلی بچہاکر پڑہی تو بہی مکروہ ہی
کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ مین پڑہنی چاہئی نہ کہ ایسی جای اور راہ مین اسلئی منع ہی کہ بسبب گذرنی
لوگون کی نماز مین دہیان بٹتا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازی کی آگی سی بضرورۃ گذرین گی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگون
کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا اونکی گذرنی سی اور حمام مین نماز مکروہ ہی اس لیی کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنی اور رہنی شیطانونکی اور پشت کعبہ
پر بہی نماز مکروہ ہی اسلئی کہ بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ساتون جگہون مذکورمین جو نماز پڑہنی منع ہی نہی اسمین تحریمی
ہے یا تنزیہی ❊ س ر ح ❊ **وعن** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا
فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنی بکریون کی
اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنی اونٹونکی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اونٹونکی جگہہ نماز اسلئی منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکی کہلجانی اور ضرر پہنچانی
کا پس نماز خاطر جمعی سی نہین ہوتی اور بکریون کی جای یہہ ڈر نہین ہوتا ❊ س ر ح ❊ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو اور لعنت کی ونکو کہ جو بکڑتی ہین
قبرون پر مسجدین یعنی قبرونکی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی و نسائی نی **ف** حضرت نی ابتداء اسلام مین
منع فرمایا تہا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتی ہین کہ یہہ اجازت عام ہوئی مردون کو بہی اور عورتون کو بہی پس یہہ نہی
پہلی تہی اب نہی ہی عورتون کو زیارت قبور کی و بعضی کہتی ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کی حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت
صبر اور جزع اور فزع اونکیکی ظاہر حدیث کا مؤید اسی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سی نزدیک جمہور
کے یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورۃ اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطی اسراف اور ضائع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین
کہ اگر قبر کی پاس سی رستہ چلتا ہو اور راہگیرون کی لیی چراغ رکہی یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس
مقصود نہین چراغ جلانا قبر کی لیی نہ ہوا بلکہ اور کام کی لیی ہوا ❊ ح ع ❊ اور تحقیق میری استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا کی یہہ ہے کہ عورتون
کو زیارت قبور کی ساتہہ قول صحیح ترکی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردونکو اور مکروہ ہی عورتون کو انتہی
اور کتاب مجالس واعظیہ مین لکہا کہ ایسی عورتین پس نہین حلال ہی اونکو یہہ کہ نکلین طرف مقابر کی اسلئی کہ روایت کی گئی ہی ابوہریرہ
سے انہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچہی گئی قاضی جواز نکلنی عورتون کسی طرف مقابر
کے اور خرابی و قباحت سے بیچ نکلنی کی پس کہا مت پوچہہ جواز اور فساد سی بیچ اسکی بلکہ پوچہہ مقدار اوس چیز کیسی کہ لاحق ہوتی ہے
اوسکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی نکلنی کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جب نکلتی ہی گہیر لیتی ہین اوسکو شیاطین
ہر طرف سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوسپر روح میت کی اور جب پہرتی ہی ہوتی ہی اللہ کی لعنت مین اسیطرح یہان تک کہ پہر آتی
ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورۃ نکلتی ہی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کی پس

چلتی ہی بیچ لعنت اللہ کی اور جو عورت دعا کرنی ہی میت کی لیی ساتھہ خیر کی اپنی گھر مین دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور روایت ہے سلمان ورابی ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز نکلی مسجد سی پس کھڑی ہوئی اپنی گھر کی دروازی پر پس آئین بیٹی اونکی حضرت فاطمہ رضہ پس کہا حضرت نی اونکو کہانسی آئی تو کہا اونہون نی نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تھی پس کہا حضرت نی کیا گئی تھی تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ نی معاذ اللہ یہہ کہ کرونمین ایک چیز بعد اوس چیز کی کہ سنی مینی تم سی وہ چیز کہ سنی مینی پس فرمایا حضرت نی اگر جاتی تو اوسکی قبر پر نپاتی تو جنت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی رسالہ مالابد مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مردونکو جائز ہی نہ عورتون کو انتہی **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْیَھُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ فَسَکَتَ عَنْہُ وَقَالَ اَسْکُتُ حَتّٰی یَجِیْءَ جِبْرَئِیْلُ فَسَکَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰہِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْہُ قَطُّ قَالَ وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُھَا وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُھَا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق ایک عالم نی یہود یون مین سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہہ بہتر ہی پس چپ رہی حضرت جواب دینی سی اور کہا اپنی دلمین کہ چپکا رہونگا یہان تک کہ آوی جبرئیل پس چپکی رہی اور آئی جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرت نی پس کہا جبرئیل نی نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا اوس سے دانا تر پوچھنی والیسی یعنی اس بات کو جیسا تم نہین جانتی ویسا ہی مین بہی نہین جانتا لیکن پوچھونگا مین رب اپنی سی کہ بابرکت ہی اور بلند قدر ہے پھر کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سی نزدیک ہونا کہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سی کبہی فرمایا حضرت نی کسطرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو ای جبرئیل کہا جبرئیل نی تہی درمیان میرے اور درمیان اوسکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرمایا اللہ تعالی نی بدترین مکانون کی بازار اونکی اور بہترین مکانون کی مسجدین اونکی روایت کی یہہ ابن حبان نی اپنی صحیح مین ابن عمر سی **ف** یہہ پردی بہ نسبت مخلوقات کی ہین نہ بہ نسبت خالق کی حق سبحانہ تعالی پردی مین نہین ہی بلکہ لوگ پردی مین ہین یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کی بہ نسبت اندہی کی کہ وہ پردی مین ہی یعنی نہین دیکھہ سکتا نہ آفتاب سائل نی پوچھا بہتر مکان اور جواب مین پہلی بری دونون بیان کیے مقابلہ کی لیی کہ گھر رحمن اور شیطان کی دونون کی معلوم ہوجاوین اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچھا جاوی اور وہ جانتا نہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نکری جواب دینی مین اور غیرت نکری پوچھنی مین اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکھا پیچہی سی بعضی عالمون نی نام کتاب کا لکھا ہی ۱۲ ح س

الفصل الثالث فصل تیسری عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُہٗ اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ آوی اس مسجد میری مین نہ آوی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکہی اوسکو یا سکہلاوی اوسکو پس وہ تو ایسی مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوی واسطی غیر کام نیک کے یعنی مانند لہو ولعب وغیرہ کی پس وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف اس مسجد میرے مین یعنی مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور فرع اونکی ہین اس حکم مین یعنی اور مسجد ونکا بہی یہی حکم ہی اور نہ آوی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکہی وسکو یا سکہلاوی اوسکو سیکہنی اور سکہانیکو خاص کر ذکر کیا واسطی اظہار فضیلت اونکی والا نماز اور اعتکاف اور تلاوۃ اور ذکر بہی یہی حکم رکہتی ہین اور دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی یعنی یہہ مثل وس شخص کے ہی کہ آپ ایک چیز نہین رکہتا اور غیر کی چیز دیکہہ کر حسرت لیجاتا ہی یعنی ایسی ہی یہہ شخص ہے جب آخرت مین ثواب اوسکا دیکہیگا کہ مسجد مین خیر کی تہی حسرت کریگا اور رنج اوٹہاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سی محروم رہا یا یہہ معنی ہین کہ جیسی غیر کی چیز دیکہنا یعنی ارادہ اوسکی لینی کا رکہنا منع ہی ویسی ہی مسجد مین غیر نیک کام کی لیجانا منع ہی ۱۲ ح س : **وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اونکی مسجدون اپنی مین بیچ مقدمہ دنیا اونکی پس نہ بیٹہا تم اونکی ساتہہ یعنی اگرچہ ہم کلام نہو اوسنی تا شریک نہوا اونکی پس نہین واسطی اللہ کی بیچ اونکی کچہہ حاجت روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یہہ کنایہ ہی اس سے کہ اللہ تعالیٰ بیزار ہی اونسی اور وہ خارج ہین اللہ تعالیٰ کی عہد اور پناہ سی اور کنایہ ہی نہ قبول ہونی طاعت اونکیسی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہے اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد مین اور شاید کلام سی وہ مراد ہی کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہوا اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچی داخل اسمین نہوگا ۱۲ ح : **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نی پس دیکہا مینی ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تہی پس کہا جا لا میری پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین کر رہی تہی پس لایا مین اون دونونکو اونکی پاس پس فرمایا حضرت عمر نی کن لوگونمین سی ہو تم یا فرمایا کہانکی ہو کہا ان دونون نی ہم ہین اہل طائف سی فرمایا حضرت عمر نی اگر ہوتی تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا مین تمکو یعنی مارتا ازبسکہ یہان کی رہنی والی نہین ہو ادب مسجد شریف کیسی واقف نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کی ہو بلند کرتی ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی بیچ درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام روایت کی یہہ بخاری نی ف لفظ او شک کا اور من این انتما مین شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتہہ علم کی ہو ۱۲ طیبی **وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا** اور روایت ہی مالک سے کہ بنایا تہا حضرت عمر نی ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کی نام تہا اوسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کری یہہ کہ غل بمعنی کری یا پڑہی شعر یا بلند کری آواز اپنی پس چاہیی کہ نکلی طرف اس چبوترہ کی روایت کی یہہ موطا مین **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ**

تَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

اور روایت ہی انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رینٹھہ کو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہہ حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اونکیکی پس کہری ہوی اور کہرچا اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوا اسکی نہین کہ سرگوشی کرتاہی پروردگار اپنی سی اور تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس نتہوکی کوئی تمہارا جانب قبلہ کی ولیکن بائین اپنی یا نیچی پاؤن اپنی کی پہر لیا حضرت نی کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکیکو اوپر بعض کی پہر فرمایا یا کری اسطرح سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ اوسکی کی معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنی کا ساتہہ متوجہ ہونی کی طرف قبلہ کی پس تقدیر اس کلام کی یہہ ہے کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہہ کہ بچاوی اس طرف کو تہوک سی اور حکم تہوکنی کا بائین طرف اور نیچی قدم کی اوس صورت مین ہے کہ نماز مسجد مین نہ پڑہتا ہو اور مسجد مین اگر پڑہتا ہو تو نہ تہوکی مگر کپڑی اپنی مین طیبی

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی سائب بن خلاد سی اور وہ ایک شخص ہی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہا اونہون نی تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اوسنی طرف قبلہ کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے قوم اوسکیکی جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سی کہ نماز نہ پڑہاوی واسطی تمہاری یہہ بعد اسکی پس ارادہ کیا اوسنی پیچہی اوسکی نماز پڑہانیکا واسطی اونکی پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اون نی یہہ یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کہ ہان اور کہتاہی راوی کہ گمان کرتاہون مین یہہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی بیچ بیان کرنی سبب منع کی امامت سی یہہ کہ تحقیق ایذا دی تونی اللہ کو اور رسول اوسکیکو یعنی سبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہہ ابوداؤد نی

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ

إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَأَسْأَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ
فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ
عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیر کی ہمسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک روز صبح کی نماز سی یعنی وقت عادت کی نہ آئی یہان تک کہ نزدیک تہی ہم کہ دیکہین قرص آفتاب کے پس نکلی جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتہہ
نماز کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پہیرا پکارا ساتہہ آواز اپنی کی پس فرمایا واسطی ہمارے
بیٹہی رہو اوپر صفون اپنی کی جیسیکہ ہو تم بیٹہی پہر مڑی طرف ہمارے پہر فرمایا آگاہ ہو تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سی کہ روکا مجکو مستی آنی
صبح وہ یہہ ہے کہ تحقیق مین اوٹہا رات کو یعنی تہجد کیلیی پس وضو کیا مینی اور نماز پڑہی مینی جو کچہہ مقدر تہی واسطی میری پس اونگہا مین بیچ نماز اپنی کی
یہان تک کہ بہاری ہوا مین یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکہا مینی پروردگار اپنی بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچہی صورت کی یعنی اچہی صفت
کے پس کہا ای محمد کہا مینی حاضر ہون ای رب میرے فرمایا پروردگار نی بیچ کس چیز کی گفتگو کرتی ہین فرشتی مقرب کہا مینی نہین جانتا مین فرمایا
اللہ تعالی نی یہہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچہی اور مینی یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نی پس دیکہا مینی اللہ کو کہ رکہا تہہ اپنا درمیان مونڈہوں
میرے کی یہان تک کہ پائی مینی سردی انگلیون اللہ تعالی کی درمیان چہاتی اپنی کی پس ظاہر ہوئی واسطی میری ہر چیز اور پہچان لیا مینی سبکو پس
فرمایا یا محمد کہا مینی حاضر ہون مین ای رب میرے فرمایا کس چیز مین جہگڑتی ہین فرشتی مقرب کہا مین کہا مین کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ
کہا مین نی چلنا ساتہہ قدمونکی طرف جماعتون کی اور بیٹہنا مسجدون مین پیچہی نمازون کی اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کی یعنی جب نہ خوش لگی
طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی و بیماری کی فرمایا پہر کس چیز مین گفتگو کرتی ہین کہا مینی بیچ درجون کی فرمایا اللہ تعالی نی اور کیا ہین وہ کہا
حضرت نی کہا مینی کہلانا کہانیکا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑہنی راتین اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہون کہا اللہ تعالی نی دعا کر اپنی لیی جو چاہ
کہا حضرت نی دعا کی مینی یہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسی کرنی نیکیون کا اور چہوڑنی برائیونکا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ بخشی واسطی میری
اور رحم کری مجہپر اور جسوقت ارادہ کری تو فتنہ کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنہ مین اور مانگتا ہون مین تجسی محبت تیری یعنی تجہی دوست رکہون یا تو مجہی
دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کے کہ محبت رکہی تجہسی یعنی مین اوسی دوست رکہون یا وہ مجہی دوست رکہی اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ
نزدیک کری مجکو طرف محبت تیری کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ خواب حق ہی پس یاد رکہو اوسکو پہر سکہلاؤ اوسکو لوگونکو
روایت کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور پوچہا مینی محمد بن اسمٰعیل سی حال اس حدیث کا پس کہا یہہ حدیث صحیح ہے ف شرح اس
حدیث کی دوسرے فصل مین مفصل بیان ہو چکی ہی اسلیی یہان نہ بیان کی اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نی خواب مین اللہ تعالی کو دیکہا
اور اسی حالت مین یہہ سوال جواب ہوئی ۔ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطٰنُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن
العاص سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جسوقت داخل ہوتی مسجد مین یہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بڑا ہی اور ساتہہ

ذات اوسکی کی کہ بزرگ ہی اور ساتھہ سلطنت اوسکیکی کہ قدیم ہی شیطان راندی ہوئی سی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ کہتا ہی کوئی یہہ
کلمات وقت داخل ہونیکی مسجد مین کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سی یہہ بندہ تمام دن روایت کی یہہ ابوداودنی **وَعَنْ** عَطَاءِ
ابْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یا الٰہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ ٹہہرائین قبرین اپنی انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہہ مالک نے
مرسل **ف** یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کی بیچ تعظیم کرنی لوگونکی اور بار بار آنی اونکیکی واسطی زیارت کی یعنی بطور میلی کی اور متوجہ ہونیکی اوسکی
طرف واسطی سجدہ کی جیسا کہ سنتی ہین اور دیکھتی ہین ہم اب بعضی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تہان وغیرہ کی اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک
جملہ مستانفہ یعنی جملہ علیحدہ ہی گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہہ دعا کرتی ہین اوسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنی از راہ مہربانی اور شفقت کی اوپر امت کی
یہہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہہ بھی اسمین گرفتار ہون جیسی یہود گرفتار ہو کر غضب کی گئی ۱۲ طیبی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی نماز پڑہنی باغون مین کہا بعض راویون اس حدیث کی نی کہ مراد حیطان
سے باغ ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کی سی تحقیق ضعیف کہا ہی اوسکو
یحیی بن سعید وغیرہ نی **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ
وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَ
صَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکیکی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد کی کہ جمعہ پڑہا
جاوی اوسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نمازونکی اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصی کے یعنے بیت المقدس کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز
اوسکی بیچ مسجد میری کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکہہ نمازون کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی
وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ
قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ
الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ کہا مینی ای رسول خدا کی کونسی مسجد بنائی گئی زمین مین پہلی فرمایا مسجد
حرام کہا مینی پہر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کہا مینی کتنی مدت تہی درمیان اون دونون کی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ
ساری زمین واسطی تیری سجدہ ہی یعنی حکم مسجد کا رکہتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوی تجکو نماز پس نماز پڑہ روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی
ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان
دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سی ہی پس فرق چالیس برس کا کیون کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابن جوزی نی کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ

ہی اوپر اول بنا کئی ان دونون مسجدون کی اور پہلی کعبہ حضرت براہیم نی نہین بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمان نی بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہے کہ اول جو بنائی کعبکی رکہی حضرت آدم علیہ السلام نی رکہی بلد وسکی ونکی اولاد پہلی زمین مین پس ہوسکتا ہی کہ کسینی اونکی اولاد مین سی بنا بیت المقدس کی رکہی ہوا اور اوسمین چالیس برسکا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیم نی کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نی بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نی کہا کہ پایا مینی شاہد واسطی اسکلام کی اس قصہ کو کہ ابن ہشام نی کتاب التیجان مین لکہا ہی کہ جب بنایا آدم نی کعبہ کو حکم کیا اونکو پروردگار تعالی نی واسطی سیر کرنی بیت المقدس کی اور بنانی اوسکی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی اوسمین پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برسکا بعید نہین کذا فی بعض الشروح شرح ہذا اور توجیہ اسکی ہماری اوستاد دلسنی اللہ رحمت کری اوپر یہہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم عم نی کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بہی حد مقرر کر دی ہوگی پس ہوسکتا ہی کہ اس حد ٹہیرادینی مین فرق چالیس برس کا ہو

باب الستر

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی شرمگاہ کی **ف** اس باب مین مولف حدیثین ستر ڈہکنی کی کہ شرائط نماز سی ہی لایا ہی اور سوا اوسکی اور حدیثین بہی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نی اور صحابہ نے اوسمین نماز پڑہی ہی لایا ہی ٭ ح ٭

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہا کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین اشتمال کیی ہوی اوسکو بیچ گہر ام سلمہ کی رکہی ہوئی دونو طرف اوسکی اوپر مونڈہون اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اشتمال کہتی ہین اوسکو کہ لیوی کنارہ کپڑیکا کہ ہی داہنی مونڈہی پر نیچی بائین ہاتہہ کی کہینچی اور لیوی اوس کنارہ کو کہ ڈالا ہی بائین ہاتہہ پر نیچی داہنی ہاتہہ کی کہینچی پہر گرہ لگا دی سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینی کی سینہ پر اوس صورت مین ہوتی ہی کہ گوشی کپڑیکی دراز نہون اور خوف کہلجانیکا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندہنی کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کی سی ظاہر ہوتا ہی اسلیی بیچ عبارت بعض شارحین کی قید گرہ لگانی کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئی ہین معنی انکی ایک ہی ہین ٭ ح س

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نماز پڑہی ایک تمہارا ایک کپڑی مین کہ نہ ہو اوپر مونڈہون اوسکی کی اوس کپڑی مین سی کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسیکہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہی اکثر علما نی کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ جب ایک کپڑیکا تہبند کیا اور کندہون پر اوسمین سی نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کہلجانیکا اور صورت بی ادبی کی بہی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی پس اگر نماز پڑہیگا ایک کپڑی مین کہ کندہون پر نہو اور ستر ڈہکا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتہہ کراہت کی اور امام احمد اور بعضی اگلی علما نی کہا ہی کہ نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اونہون نی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ٭ س ٭

وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ جو شخص نماز پڑہی ایک کپڑی مین پس چاہیی کہ مخالفت کری درمیان دونون طرفون اوسکی یعنی جیسیکہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہہ بخاری نی

وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم واتونی بانبجانیۃ

أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ چادر کی کہ اوسمین کناری اور رنگ کی تہی یا اوسمین کچہہ کام کیا ہوا تہا پس دیکہا طرف کام اوسکی کی یکہا پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کی اور لاؤ میری پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نی باز رکہا مجکو اب نماز میری یعنی حضور نماز سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا مین دیکہا طرف نشان اوسکی کی اور مین تہا نماز مین پس خوف کیا مینی یہہ کہ خلل مین ڈالی مجکو **ف** خمیصہ کہتی ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور اسمین خط ہوتی ہین پس جملہ لہا اعلام تاکید یا بیان ہی اوسکا ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کی لیی تحفہ لائی تہی اوسکو حضرت نی اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکی خطوں پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچہہ فرق آیا جب نماز سی فارغ ہوئی صحابہ کو فرمایا کہ اوسکو ابوجہم کو پہیر دیا اور اوسکی پہیرنی مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا اسلئی فرمایا کہ اوسکی بدلی انبجانیہ اوسسی لی آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہی اوسمین کملی سادی بنی جاتی ہی اوسکو انبجانیہ کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کی بیچ پاک نفسون کی اور صاف دلون کی بہی تاثیر کرتی ہین اور یہہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسکہ سفید کپڑی پر اگر ایک نقطہ سیاہ پڑجاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بہی نہین ہوتی اور نزدیک میری یہہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سی کہ جو نماز مین دہیان بٹا دین ع ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا پردہ واسطی حضرت عائشہ کی ڈہانکا تہا ساتہہ اوسکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کر ہمسی اس پردی اپنی کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکی ظاہر واسطی میری بیچ نماز میری کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ نی بطور دیوارگیری کی دیوار مین لگایا ہوگا اور بعضی کہتی ہین مثل چہپرکہٹ کی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اوتار ڈالا ع ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا ریشمی پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہرے پس اوتارا اوسکو سخت مانند مکروہ رکہنی والی کی اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہہ واسطی بچنی والون کی یعنی شرک اور کفر سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** فروج اوس قبا کو کہتی ہین کہ اوسمین پیچہی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل نی یا بادشاہ اسکندریہ نی حضرت کو بطور تحفہ کی بہیجی تہی اور حضرت نی جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تہا اور مکروہ جانکر اوتارنی سبب یہہ تہا کہ اوسمین رعونت پائی جاتی ہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پہ کرتی ہین افضل یہی ہے کہ نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا اسکو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہوسکتا ہی کہ نہی اسی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی سی مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیی طیبی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون بیچ ایک کرتی کی فرمایا
کہ ہان اور کہنڈی لگالی اوسمین اگرچہ ساتہہ کانٹی کی ہو روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنی مین شکار
کیا کرتا ہون اور اوسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی وسکی نہین ہوتی اس لیی کہ شکار کی پیچہی دوڑنا آسان ہو پس اوسی ایک کرتی
مین نماز پڑہ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گہنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوس مین سی وقت رکوع وسجود کی معلوم ہوتا ہو تو بند
کر لیا کر اگرچہ کانٹی ہی سی ہو تا ستر نہ معلوم ہو ۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبل ازارہ قال لہ رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذھب فتوضأ فذھب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یا رسول اللّٰہ مالک امرتہ ان یتوضأ
قال انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللّٰہ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائی ہوئی ازار اپنی فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کیا ہی واسطی تمہاری کہ حکم کیا تمنی اوسکو یہہ کہ وضو کری
فرمایا تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور وہ لٹکائی ہوئی تہا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائی ہوئی ہو ازار اپنی روایت
کی یہہ ابو داود نی **ف** مسبل کہتی ہین اصل مین اوسکو کہ کپڑا دراز پہنی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز وتکبر کی اور یہہ مخصوص ساتہہ ازار ہی کی
نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سی نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہی اسلیی فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی
کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتے ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو فرمایا
بہید اسمین یہہ تہا کہ تا فکر کری وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکی پس معلوم کری برائی اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ طہارت ظاہر کی پاک کر دی باطن اوسکا تکبر وناز سی اس لیی کہ طہارت ظاہر کی تاثیر کرتی ہی بیچ طہارۃ باطن کی ۲ حسن **وعن**
عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ حائض الا بخمار رواہ ابو داود والترمذی
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہہ اوڑہنی کی یعنی بغیر سر ڈہانکنی
کے نماز نہین ہوتی روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی نی **ف** مراد یہان حائض سی عورت بالغہ ہی کہ پہنچی سن حیض کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی
اور اوسمین دلیل ہی اوپر کہ سر اور بال عورت کی ستر ہین پس اگر ننگی سر نماز پڑہی نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر باریک کپڑا اوڑہی ہو کہ رنگ
بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمین بہی نماز نہین ہوتی اور یہہ حکم آزاد عورۃ کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگی سر ہو جاتی ہی اسلیی کہ اوسکا سر ستر نہین
ہے ستر اوسکا نیچی ناف سی زانو کی نیچی تک ہے مانند مرد کی اور پیٹ وپیٹہہ اور پہلو بہی سیدہ عالمگیری ۲ **وعن** ام سلمۃ انھا سألت
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیھا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی
ظھور قدمیھا رواہ ابو داود وذکر جماعۃ وقفوہ علی ام سلمۃ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ اونہون نی پوچہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا نماز پڑہی عورت بیچ کرتی کی اور اوڑہنی کی کہ نہو اوسپر تہبند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکی پشت قدم اوسکی
یعنی تب نماز بغیر لنگی کی ہو جائیگی روایت کی یہہ ابو داود نی اور ذکر کیا ابو داود نی ایک جماعت محدثین کیکہ موقوف کیا اونہون نی اسکو
ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین **ف** اسمین دلیل ہی اوپر کہ پشت قدم عورۃ کی بہی ستر ہی واجب ہے ڈہانکنا
اوسکا نماز مین ۲ حسن **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی

اَلرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل
سے نماز مین اور منع کیا اس سی کہ ڈہانکی آدمی موہنہ اپنا روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** معنی سدل کی یہہ ہین کہ اوڑہی کپڑا سر پر یا
مونڈہون پر اور دونو طرفین اوسکی لٹکی رہین یعنی بگل نماری پس یہہ منع ہی مطلق اس لیے کہ نشان تکبر کی ہی اور نماز مین بہت ٹہاہی تمام اس سے
مکروہ ہوتی ہی اور عرب پگڑی کی کونہ سی ڈہاٹا باندہتی تہی کہ دہانہ چہپ جاتا تہا اوس سی بہی منع فرمایا اسلیے کہ قراءۃ اچہی طرح اس سی نہین
ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جماہی لی یا ڈکار لی اور اوسکی موہنہ سی بدبو آئی ہو اوسکو نماز مین ڈہانکنا موہنہ کا ہاتہہ سی مستحب ہے
ش ح **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ
فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خلاف کرو یہودیون کا یعنی
ساتہہ اداکرنی نماز کی جوتون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑہتی اپنی جوتون مین اور نہ موزون مین روایت کی یہہ ابوداود نی **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا کسی چیز مباح پر واسطی ظاہر کرنی خلاف گمراہون کی چاہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن ازبسکہ اوسکی کرنی مین خلاف
اونکا لازم آتا ہی حکم عزیمت یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہی ش ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا
قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ
نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا
اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ
فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اوس وقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہاتی اپنی یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکہا اونکو بائین طرف اپنی یعنی دور ہٹاکر بائین طرف رکہین پس جبکہ
دیکہا یہہ قوم نی نکال ڈالین اونہون نی پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑہ چکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو
اوپر نکالدینی تمہاری کی پاپوشون کو کہا اونہون نی دیکہا ہمنی آپکو کہ نکالڈالین آپنے پاپوشین اپنی پس نکالڈالین ہمنی بہی پاپوشین اپنی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جبرئیل آئی میری پاس پس خبر دی مجکو یہہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کی نجاست ہے
جسوقت کہ آوی ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکہلی پس اگر دیکہی پاپوشون مین نجاست پس چاہیے کہ پونچہہ ڈالی اوسکو اور نماز پڑہی اونمین
یعنی پاپوشین پہنی ہوئی روایت کی یہہ ابوداود اور دارمی نی **ف** قذر ساتہہ زبر قاف اور ذال معجمہ کی اصل مین کہتی ہین اوسکو کہ طبیعت
مکروہ رکہی اوسکو پس ظاہر یہہ ہے کہ جوتہ مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس سے درست نہو بلکہ کچہہ گہنادنی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کی کہ الا
نماز از سر نو پڑہتی کیونکہ بعض نماز اوس سی پڑہی تہی حضرت جبرئیل نی جو خبر دی اور حضرت نی اوسکو اوتار ڈالا سبب یہہ تہا کہ حضرت کی مزاج
مین ستہرائی بہت تہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تہا اور بعض شافعیہ کہتی ہین کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی رہی اور مصلی کو علم اوسکا
نہو تو نماز ہوجاتی ہی یہہ قول قدیم شافعی کا ہی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اس لیے کہ صحابہ نی بمجرد اسکی کہ حضرت
کو جوتہ اوتارتی دیکہا آپ بہی اوتار ڈالی موقوف پوچہنی سبب پر نہ رکہا اور حضرت نی اوسکو جائز رکہا ش ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ

فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ نماز پڑہی ایک تمہارا پس نہ رکہی اپنی پاپوشوں کو داہنی اپنی اور نہ بائین اپنی پس ہونگی داہنی غیر اوسکیکی مگر یہہ کہ ہو بائین اوسکی کوئی اور چاہیی کہ رکہی اونکو درمیان دونون پانوں اپنی کی یعنی آگی اپنی قریب پانوں کی اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہے کہ یا نماز پڑہی اونمین یعنی اگر پاک ہون تو اونمین نماز پڑہی روایت کے یہہ ابو داؤد نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی معنی اسکی ف یعنے جس صورت مین کہ نمازیکی بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور یہہ بائین طرف جوتہ رکہیگا تو اوسکی داہنی طرف پڑیگا پس جب اپنی داہنی طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکی داہنی کیون روا رکہتا ہی لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہی اپنی یار کی لیی جو کچہہ دوست رکہتا ہی اپنی اپنی اور مکروہ رکہی اوسکی لیی جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنی لیی ہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی بوریہ پر کہ سجدہ کرتی تہی اوسپر کہا راوی نی اور دیکہا مینی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین بطور یہ کی یعنی جیسیکہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اوسکی مذکور ہوئی روایت کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم نباتات یعنی زمین کی آگی ہوئی چیزون سی ہو مثل بوریہ وغیرہ کی یا قسم نباتات سی نہو مثل کپڑی اور صوف وغیرہ کی اگرچہ اسمین ذکر بوریہ کا ہی لیکن علما دلیلین اور بہی رکہتی ہین کہ سوا بوریہ کی صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچہانی کسی چیز کی افضل ہی اسلیی کہ تواضع اور خشوع ظاہر ہی نماز مین اور زمین پر پڑہنی مین حاصل ہی مگر کچہہ حاجت ہو مثلاً سردی اور گرمی کی یا نجاست زمین کی تو بچہالینا بہتر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جو چیز زمین سی اگی ہوئی ہو اوسپر نماز پڑہنی خوب ہین یعنی بوریہ اور مانند اوسکی پر خوب ہے اور کپڑی اور مانند اوسکی پر خوب نہین ہی ح ہ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَافِیًا وَّمُتَنَعِّلًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی کبہی ننگے پانوں اور کبہی پاپوشوں سی روایت کی یہہ ابو داؤد نی

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی بِنَا جَابِرٌ فِیْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَہٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاہُ وَثِیَابُہٗ مَوْضُوْعَۃٌ عَلَی الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ تُصَلِّیْ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِیْ اَحْمَقُ مِثْلُکَ وَاَیُّنَا کَانَ لَہٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہہ ہماری جابر نی بیچ ایک تہبند کی کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کی اور کپڑی اونکی رکہی ہوئی تہی سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنی والی نی کہ نماز پڑہتی ہو ایک تہبند مین پس کہا اونہون نی کہ سوا اسکی نہین کہ کیا مینی یہہ تاکہ دیکہی مجکو احمق مانند تیری اور کونسا تہا ہم مین کہ ہون واسطی اوسکی دو کپڑی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری نی ف مشجب اوسکو کہتی ہین کہ اوسپر کپڑی رکہا کرتی ہین اور کبہی مشک پانی کی باندہا ہوتی لیی لٹکا دیتی ہین کہ اوسکو سہ پایہ کہتی ہین مانند سہ پایہ کہڑا لکی ہوتا ہی پس جابر نی اوسپر کپڑی رکہدی تہی اور نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین کہ اوسکا تہبند کیا تہا اور اوسیکو بلند کر کر گردن پر گرہ لگائی تہی پس لیک دیکہنی والی نی اوسکو برا اور خلاف سنت کی جانکر جابر سی پوچہا کہ کپڑی تمکی موجود ہوتی ہوئی ایک کپڑی مین تم نماز پڑہتی ہو اونہون نی

کہا کہ یہہ میں ہیلی کیا ہی تا مجکو کوئی جاہل مانند تیری دیکہی اور جانی کہ نماز ایک کپڑہ میں جائز ہی اور خلاف سنت کی نہین چنانچہ اسلیی ذات الکوکم اور احمق کہا کہ اسکو کیون لو برا جانتا ہی حضرت کی زمانی مین کونسا ہم مین کا تہا کہ اوس پاس دو کپڑی تہی اور اجماع ہی علمار کا کہ نماز دو کپڑو نمین پڑہنی افضل ہی و اجب نہین اسلیی کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور صحابہ رضی نی جو ایک کپڑہ مین نماز پڑہی ہی کبہی تو بسبب نہونی دوسرے کپڑی کی پڑہی ہی اور کبہی بیان جواز کی لیی پس حاصل یہہ کہ اگر ایک کپڑی مین بسبب نہونی دوسری کپڑی کی یا واسطی غرض تعلیم جواز کی پڑہی تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کی پڑہی تو اچہا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام رضو پر طعن اور اعتراض نکری ترک سنت پر اور گمان نیک کہی اونکی ساتہہ یعنی یہہ جانی کہ یہہ امر بیان جواز کی لیی کیا ہوگا یا کچہہ اور عذر ہوگا ؛ ح **وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا نماز ایک کپڑہ مین سنت ہی تہی ہم کرتی یہہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ عیب کیا جاتا تہا ہمپر پس کہا ابن مسعود نی سوا اسکی نہین کہ تہی یہہ بات جسوقت کہ تہی بیچ کپڑونکی قلت پس جسوقت کشادگی کی اللہ نی پس نماز دو کپڑونمین بہتر ہی روایت کی یہہ احمد نی

باب السترة

باب بیچ بیان سترہ کی **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کی آگی کہڑی کیجاوی مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کی تا جگہہ سجود کی بسبب اوسکی متمیز ہو اور گذرنیوالا آگی اوسکی گنہگار نہووی اور درازی اوسکی کم ایک ہاتہہ سی نہو اور پرکاری کم ایک انگشت سی نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیونکا ہی یعنی اگر امام کی آگی سترہ ہو تو مقتدیون کی آگیسی گذرنا جائز ہی اگرچہ اونکی آگی کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کی ورےسی گذرنا جائز نہین مگر یہہ کہ پاوی آنیوالا فرجہ یعنی خالی جگہہ صف پہلی مین تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ گذری آگی صف دوسرےکیسی کیونکہ دوسری صف والونکا قصور ہی کہ آگی نہ بڑہی اور اور احکام اوسکی آگے حدیثون مین مذکور ہین ؛ ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی آگی اونکی اوٹہائی جاتی اور کہڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگی اونکی پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معمول یہہ تہا کہ خادم اکثر اوقات برچہی حضرت کی ساتہہ رکہتی تہی واسطی سترہ کرنی اور دہلی توڑنی اور مانند اسکی ؛ ح **وعن** أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کی اور وہ تہی ابطح مین بیچ خیمہ سرخ کی کہ چمڑی کا تہا اور دیکہا مینی بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکہا مینی لوگونکو کہ جلدی لیتے تہے اوس پانی کو پس جسکو کہ پہنچ گیا اومین سی کچہہ پانی لی لیا اوسکو موتہہ اور بدن اپنی پر اور جسکو نہ پہنچا اوسکی لی اوسی تراوت ہاتہہ یار اپنی کی سی پہر دیکہا مینی بلال کو کہ لی برچہی پس گاڑ دیا اوسکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑی سرخ کی کہ تہا خطدار دامن

اوٹھائی ہوئی نماز پڑہی طرف برچھی کی ساتھہ لوگون کی دو رکعت اور دیکھا مینی لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتی تہی پری برچھی کی روایت کی یہہ بخاری نی مسلم نی **ف** البطح نام ایکنالہ کا ہی نزدیک مکہ کی بیچ راہ منا کی دسکو محصب اور بطحا بہی کہتی ہین اوس نالہ کو البطح اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین سنگریزی ہین اور حلہ کہتی ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمین سرخ خط تہی جیسیکہ یہان بہاگلپور کی لنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اوسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کی پرسی گذرنا آدمیون اور چارپایون کا درست ہے ۔ ح ؛ **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا متفق علیہ وزاد البخاری قلت افرایت اذا ذہبت الرکاب قال کان یاخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی اخرتہ اور روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سامنی بٹہاتی اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہا نافع نی کہا مینی ابن عمر سی کہ خبر دو مجھکو کہ جب جاتی اونٹ چرنی اور پانی پینی کو تو کیا کرتی تہی حضرت یعنی پہر کسچیز کو سترہ کرتی تہی کہا ابن عمر نی تہی لیتی کجاوہ پس درست کرکر اوسکو کہڑا کرلیتی دسکو پہر نماز پڑہتی طرف پچھلی لکڑی اوسکی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تہی **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہی ایک تمہارا آگی اپنی سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوی کیکی پس نماز پڑہی اور نہ پروا کری جو کوئی گذری پری اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پروا نکری نمازی گذرنا کسیکا اسکی آگی خشوع کم قطع نہین کریگا یا معنی یہہ ہین کہ پروا نکری گذرنیوالا گنہگار نہین ہوگا گذرنیسی ۔ ح ؛ **وعن** ابی جہیم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابوجہیم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذرنیوالا آگی مصلی کی سی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی ٹہیرا رہنا اور نہ گذرنا آگی مصلی کیسی چالیس تک بہتر اوسکیلیی گذرنی سی آگی مصلی کی کہا ابونضر نی کہ ایکراوی اس حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینی یا چالیس برس روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا امام طحاوی نی مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینی اور نہ چالیس دن اور یہہ بات ثابت کی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ کیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گذرتا ہی آگی بہائی اپنی کی عرض مین اوس جالمین کہ وہ سرکوشی کرتا ہے رب اپنی سی یعنی کہ گناہ اسکا جانی تو البتہ ہووی ٹہیرا رہنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطی اوسکی قدم سی کہ رکہی اوسکو پس **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری وللمسلم معناہ ۵ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف ایک چیز کی کہ ڈہانکی اوسکو لوگونسی یعنی سترہ کہڑا کری کہ حائل ہو درمیان اسکی اور درمیان لوگونکی پس ارادہ کری کوئی یہہ کہ گذری آگی اوسکی یعنی سترہ کی ورلیسی پس چاہیی کہ باز رکہی اوسکو پہر اگر نہ مانی پس قتل کری اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہین اور واسطی مسلم کی معنی اسکی **ف** قتل کری اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ جائز ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہہ ہے کہ بہت برا ہی اوسکی آگی سی

گذرنا بزور اوسکو ہٹا دیوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اوسکو ساتھہ اوس چیز کے کہ جائز ہے دفع کرنا ساتھہ اوسکے اور وہ مرجاوے
پس نہیں قصاص اوسپر ساتھہ اتفاق علماء کے اور دیت واجب ہونے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں واجب ہے بعضے کہتے ہیں نہیں پس
وہ شیطان ہے یعنی شیطان نے یہہ کام اوس سے کروایا یا مراد یہہ ہے کہ وہ شیطان آدمیونکا ہے ایسلیے کہ شیطان کی معنی سرکش کی ہیں
خواہ جنون میں ہو خواہ آدمیون میں سے ایسلیے شریر آدمی کو شیطان الانس کہتے ہیں ۔ طیبی ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْءَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ
الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہیں نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہے
اس توڑنیکو رکہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پچہلی کجاوے کی ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف جمہور علماء صحابہ وغیرہم کا یہہ مذہب ہے کہ کوئی
چیز یا کوئی شخص اگر مصلے کے آگے سے گذرے نماز ٹوٹتی نہیں خواہ یہہ تینون چیزین ہون یا غیر اونکے اور حدیثین جو اس باب میں آئی
ہین محمول ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کی بیچ کہڑا کرنے سترے کے یا مراد یہہ ہے کہ یہہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی ہیں کہو دینے
مین یا مراد یہہ ہے کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھہ انکے اور خاص ان تینون چیزون کو ایسلیے ذکر کیا کہ انسے
دل بہت مشغول ہوجاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدہے کے ساتھہ شیاطین اکثر ہوتے ہین اسلیے مستحب ہے اعوذ پڑہنی وقت نکلنے
اوسکے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے ۔ح ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ
اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنی سامنے مانند عرض مین ہونے جنازہ کے آگے نمازیون کے روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ اشارہ ہے طرف اوسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم
ہوا کہ آگے آنا عورت کا نمازی مین نماز کو نہین توڑتا ۔ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ
نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ
بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
تہے ساتھہ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنی بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے اور چہوڑ دی گدہی کہ چرتی تھی اور داخل
ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہپر کسی نے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہہ ہے کہ گدہی کے آگے گذرنیسے
نماز نہ ٹوٹی اور یہہ ہونا بالغ نہوی تہے ایسلیے کسینے انکے آگے گذرنے پر بہی انکار نکیا ۔ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا
فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ کرے سامنے منہہ
اپنے کے ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند انکے اور کچہہ پس اگر نپاوے کچہہ پس چاہیے کہ کہڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتھہ اوسکے عصا
پس چاہیے کہ کہینچے خط پہر نہ ضرر کریگا اوسکو وہ کہ گذریگا آگے اوسکے یعنی خشوع نماز مین خلل نہین ڈالیگا روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھہ دے تاکہ مشابہ گاڑ دینے کی ہو شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر
رکھہ لے عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے تو بعضون نے کہا ہے کہ کفایت کرتا ہے وسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ
مین کہا ہے کہ طول مین رکھہ لے نہ عرض مین اور خط کہینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہے اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ
کے بہی ساتہہ اسکے قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بہی قول جدید مین
انکار اسکا کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث جو اس باب وارد ہوئی ہے ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہو نہین اعتبار نہین رکہتا اور دور سے
معلوم اور متمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بہی یہی ہے اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ اولی ہے اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور
اور امتیاز بہی رکہتا ہے اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہے اور بعد اسکے اختلاف کیا ہے صفت خط مین کہ کسطرح کا خط کہینچے بعضون نے لکھا ہے
کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب قبلہ کے لکھا ہے اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہے
خط ہے کذا فی بعض الشروح ❁ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى
اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن ابی
حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اوس سے تا نہ توڑے شیطان
اوسپر نماز اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب ہوسکے کہ سکی تا نہ توڑے شیطان نماز اوسکی یعنی اگر دور
ہوگا تو احتمال ہوگا کسیکے گذرنیکا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دلمین ڈالیگا اور حضور قلب مین فرق آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گو یا توٹ
گئے نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونیسے اس آفت سے بچتا ہے ❁ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ
الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ
عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا نہین دیکہا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کرتے اوسکو سامنے داہنی بہون کے
یا بائین بہون کے اور نہ قصد کرتے واسطے اوسکی قصد کرنا سیدہا کا روایت کی یہہ ابو داود نے ف یعنے سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے
نکرتے بلکہ داہنی یا بائین بہون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتہہ نہو ❁ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ
وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ
اور روایت ہے فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتہہ انکے تہے
عباس پس نماز پڑہی جنگل مین کہ نتہا آگے حضرت کے سترہ اور ہماری گدہی اور کتیا کہیلتی تہین آگے حضرت کے پس پروا نکی اسکی روایت کی
یہہ ابو داود نے اور نسائی نے مانند اسکی ف عرب مین رسم تہی کہ چند روز جنگلمین جا کر خیمے کہڑے کرتے تہے اور وہان رہتے تہے اور ہر ایک
جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تہا پس انہین دنون مین کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تہے حضرت وہان رونق افزا ہوے اور اس حدیث سے
یہہ معلوم ہوا کہ سترہ کہڑا کرنا نماز کے آگے واجب نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑہتا ہو ❁ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذری آگی نمازی کی اور دور کرو جب تک
ہو سکی یعنی اوس چیز کو کہ آگی گذری نمازی کی یعنی تا خضوع وخشوع نماز کیمین خلل نہ آوی پس سوا اسکی نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہی
روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو نہین توڑتی ہو**الفصل الثالث**
فصل تیسری **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین سوتی آگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پانو میری طرف قبلہ آنحضرت کی یعنی جگہہ سجدہ آنکی ہوتی
پس جب سجدہ کرتی ٹہوکتی مجکو پس سمیٹ لیتی مین پانو اپنی اور جس وقت کہ کہڑی ہوتی کہولدیتی مین پانو اپنی کہا حضرت عائشہ نی اور گہر اون
دنون مین نہ تہی اونمین چراغ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا یہہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نی حضرت کی سجدہ گاہ مین پانو
پہیلانیکا کہ بسبب نہونی چراغ کی سجدہ کی جگہہ حضرت کی مین پانو پہیلی رکہتی تہی اور بعد ٹہوکنی کی دوبارہ پہیلا دیتی تہین پس تہا
یہہ واسطی تقریر حضرت کی یعنی جائز کہنی حضرت کی اونکو اوپر اسحالت کی ہو **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر جانی ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہی واسطی اوسکی بیچ گذرنی کی آگی بہائی اپنی کی عرض مین بیچ حالت نماز کی ہووی
البتہ کہڑا رہنا سو برس بہتر واسطی اوسکی اوس قدم سی کہ رکہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا مَالِكٌ**
اور روایت ہی کعب احبار سی کہا کہ اگر جانی گذرنیوالا آگی نمازی پڑہنیوالی کی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی دہسایا جانا اوسکو بہتر واسطی اوس
گذرنی آگی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر یہہ ہی کہ آسان ہی اوسپر روایت کی یہہ مالک نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا بدون سترہ کی پس تحقیق توڑتا ہی نماز اوسکی گدہا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہی
یہہ چیزین اوس سی کہ گذرین آگی اوسکی دور قدر پہینکنی پتہر کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جتنی دور پتہر جا کر پڑتا ہی اتنی دور پری نماز پڑہنیوالی کی آگی سی یہہ
چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذرجاوین تو کفایت کرتی ہین توڑنی نماز سی یعنی فقصور نماز مین نہین آتا اور لکہا ہی علما نی کہ مراد پتہر پہینکنی سی مجہ بیچ حج کی یعنی جو کنکر
کہ حج مین مارتی ہین مقدار اوسکی تین ہاتہہ کی لکہی ہی اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی ہی کہ مراد نماز کی کم ہونی سی کیا ہی **باب صفة الصلوٰة** یہہ باب ہی بیچ بیان صفت نماز کی **ف** یعنی اسمین اوصاف نماز کی لکہی ہین کہ کیونکر پڑہی اور ارکان اور
اجزا اوسکی کیا ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ**

فقال وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فقال في الثالثة او في التي بعدها علمني يا رسول الله فقال اذا قمت الى الصلوة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تستوي قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وفي رواية ثم ارفع حتى تستوي قائما ثم افعل ذلك في صلوتك كلها متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی کونی مسجد کی مین پس نماز پڑہی اوس شخص نے یعنی اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کے خوب نکی پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور جواب دیا سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑہی تہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نی اور جواب دیا سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوس شخص نی بیچ تیسرے بار کی یا اوس بار مین کہ بعد تیسری کی ہی یعنی چوتہی بار مین سکہلاؤ مجکو اے رسول خدا کی پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پہر سامنی کہڑا ہو قبلہ کی پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہہ تیری قرآن سی پہر رکوع کر یہان تک کہ ٹہیری تو رکوع مین پہر اوٹہا یعنی سر رکوع سی یہان تک کہ سیدہا ہو تو کہڑا پہر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سی کر تو سجدہ پہر اوٹہا سر یہان تک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو پہر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سی کر تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو اور بیچ ایک روایت کی یہہ ہے کہ پہر اوٹہا تو سر یہان تک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لیی اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پہر کر یہہ اپنی ساری نماز مین روایت کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رح نی اوپر فرض ہونی طمانیت کی رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین اسلیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی نہونی سی نفی کی نماز کی اور یہہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل بسبب نہونی اوسکی کی منتفی اور باطل ہو جاوی اور طمانیت اوسکو کہتی ہین کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ مین ٹہیری کہ جوڑ بدن کی اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانیت رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور یہہ توجیہ احادیث کی یون کرتی ہین کہ مراد نہونی نماز سی نہونا کمال اوسکا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کی ساتہہ روایت ابی داود اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو تمام کیا تو نی اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچہہ کہ ناقص کیا تو نی اس سے ناقص کیا نماز اپنی سی اور یہہ نشان وجوب اور سنیت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پہیرنیکو اوس شخص کو اس لیی فرمایا تا نماز کی کراہیت اور نقصان کے ہووی نہ اس لیی کہ باطل اور معدوم تہی اور اگر فرض ہوتی تو اول سی منع کرتی اور اوس سی باز رکہتی اور نچہوڑتی اوسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کری اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ نرمی کری جاہل پر مسائل سکہانی مین اور دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنی کی اگرچہ مکرر ہو اور تہوڑی دیر کی بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوی بعضی واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گی کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کی بعد بیٹہہ کر اوٹہتی ہین یہہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگی ہوگی شرح مین **وعن**

عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع راسه

مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَکَانَ
یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّةَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقْبَةِ الشَّیْطٰنِ
وَیَنْهٰی اَنْ یَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِیْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہہ تکبیر کی اور شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب
العالمین کے اور تہی جب رکوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ پست کرتی سر کو ولیکن درمیان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور
پیٹہہ برابر رکہتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی نہ سجدہ کرتی یہان تک کہ سیدہی کہڑی ہولی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا سجدہ
سے نہ سجدہ کرتی یعنی دوسرا یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی اور تہی پڑہتی بعد دو ہر رکعتون کی التحیات اور تہی بچہاتی بایان پانو اپنا یعنی اوس پر
بیٹہتے اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا اور تہی منع کرتی عقبہ شیطانی سے اور منع کرتے تہہ کہ بچہاوی آدمی دونو ہاتہہ اپنی بچہانا درندہ کا سا
اور تہی ختم کرتی نماز ساتہہ سلام کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شروع کرتی قراءۃ ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کے یعنی ساری سورہ فاتحہ
پڑہتی اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ جہر کی پڑہتی ہونگی جیسی کہ مذہب حنفی ہی اور تہی بچہاتی بایان پانو اور کہڑا رکہتی داہنا پانو اپنا ظاہر اس حدیث سی
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ دونو قعدون مین یون ہی بیٹہتی تہی اور یہی ہے قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی افتراش یعنی پانو
بچہانا پہلی قعدہ مین اور تورک یعنی کولی پر بیٹہنا دوسرے قعدہ مین بہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بہی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونو
قعدون مین تورک ہی اور امام احمد کی نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد ہین بیچ تشہد اخیر اوسکی تورک ہی اور جسمین ایک ہی تشہد ہی افتراش
ہے اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کی یہہ ہے کہ بہت حدیثون مین مطلق بچہانا پانونکا واقع ہوا ہے اور آیا ہی کہ سنت تشہد مین یہہ ہے اور بیٹہنا حضرتؐ
کا تشہد مین اسیطرح تہا بلا قید قعدہ پہلی اور دوسری کی اور جسطرح کا بیٹہنا کہ آپنی اختیار کیا ہی بہتر ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ افضل
اعمال کی بہتر اونکی ہین اور بعضی حدیثون مین قعدہ اخیرہ مین کہ کولی پر بیٹہنا آیا ہی جیسیکہ مذہب شافعی ہی محمول اس پر ہے کہ حضرتؐ حالت ضعف
اور کبرسن مین اس طرح بیٹہتی تہی اسلیی کہ قعدہ اخیر مین بیٹہنا زیادہ ہوتا ہی آسانی کی لیی اسطرح بیٹہتی تہی اور عقبہ شیطان یہہ ہی کہ دونو کولی زمین
کو لگاوی اور دونو پنڈلیان کہڑی کری اور کبہی دونو ہاتہہ زمین پر جیسیکہ کتا بیٹہتا ہی پس اسطرح التحیات مین بیٹہنا ساتہہ اتفاق علماء کی مکروہ ہے
اور طیبی نی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہہ ہے کہ دونو ایڑیون کو دونو سرینون پر رکہی یہہ معنے ساتہہ لفظ عقبہ کی بہت مناسب ہین اور منع کیا یہہ کہ بچہاوی
مرد دونو کہنیان ہاتہونکی زمین پر یعنی وقت سجدہ کے مانند بچہانی درندونکی یعنی کتی وغیرہ کی اور قید مرد کی اسمین اسلیی ہی کہ عورتون
کو کہنی بچہانی ہین چاہییں کہ اوسمین ستر خوب ہوتا ہی اور ختم کرتی نماز کو ساتہہ سلام کی یہہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہے اور
ہماری نزدیک واجب ہی رح ٭ **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُهٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْهِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْهِ
مِنْ رُکْبَتَیْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ
وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی
فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی
وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ ایک جماعت کی

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں خوب یاد رکہتا ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکہا مین نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتی کرتے دونو ہاتہہ اپنے مقابل دونو مونڈہون اپنے کی اور جسوقت رکوع کرتے محکم پکڑتے دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہون کی پہر جہکاتے پیٹہہ اپنی یعنی تا برابر گردن کی ہو وے پس جسوقت کہ اوٹہاتے سر اپنا کہڑے ہوتے سیدہے یہان تک کہ پہر آتا ہر جوڑ ٹہکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکہتے دونو ہاتہہ اپنے زمین پر یعنی مقابل موتہہ کے نہ بچہاتے اور نہ سمیٹتے انکو طرف پہلو کے اور سامنے رکہتے انگلیان پانوں اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹہتے بعد دو رکعت کے بیٹہتے اوپر بائین پانوں اپنے کے اور کہڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹہتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بائیان پانوں اپنا اور کہڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹہتے کولے اپنے پر روایت کی یہہ بخاری نے **ف** جب تکبیر کہتے کرتے ہاتہہ اپنے مقابل دونو مونڈہون اپنے کی مذہب شافعی میں یون ہے کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مقابل کانونکے رکہے کہ یہہ بہی آیا ہے حدیثون میں اور بعضے روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بہی آیا ہے پس امام ابوحنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہے کہ ہتیلیان ہاتہہ کی مقابل کاندہے کی رہین اور انگوٹہے برابر لو کے اور سرا انگلیونکے مقابل اوپر کی جانب کانکے رکہے کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہوجاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنی کبہی کسیطرح اوٹہاتے ہون کبہی کسیطرح اور محکم پکڑتے دونو زانو ساتہہ دونو ہاتہونکے اور کشادہ رکہتے تہے انگلیان اور کہا ہے علماء نے کہ انگلیان رکوع میں کشادہ رکہے اور سجود میں بند کئے ہوئے اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چہوڑے اور نہ سمیٹے انکو یعنی انگلیان اور ہتیلیان زمین پر رکہے اور پہنچے اور بازو اوٹہائے ہوئے الگ پہلو سے رکہے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو بیچ سے نکل جائے اور اس حدیث میں نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے سجدہ میں جاوے پہلے زانو زمین پر رکہے یا ہاتہہ دونو طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکہنے افضل اور مختار اکثر ائمہ کی ہیں ؛ ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے اوٹہاتے ہاتہہ اپنے برابر مونڈہون کی جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اوٹہاتے سر اپنا رکوع سے اوٹہاتے دونو ہاتہہ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکے کہ حمد کی اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تہے حضرت نہین کرتے تہے یہہ بیچ سجدون کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے تیرے ہے حمد یعنی جو کوئی کسیکی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف کرتا ہے کیونکہ پیدا کرنیوالا اسکا تو ہی ہے پس تعریف مصنوع کی حقیقت میں صانع ہی کی ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑہنیوالا سمع اللہ اور ربنا دونو کہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہہ تنہا پڑہنے والے کی حق مین ہے اور جماعت میں پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بہی دونو چیزین کہے اور اسکو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سے اسطرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک ہے اور نہین کرتے تہے سجدون میں یعنی جب سجدہ مین جاتے اور سر اوٹہاتے سجدون سے تو ہاتہہ نہ اوٹہاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے کہ ان وقتون مین ہاتہہ نہ اوٹہاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہنچا ہے تین جگہون مین ہے وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع کی جانیکے وقت اور سر اوٹہانیکے رکوع سے سوا ان تین جگہونکے ثابت نہین ہوا ہے کذا فی سفر السعادة ؛ ح ؛ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر تھی جسوقت کہ داخل ہوتی نماز
مین تکبیر کہتی اور اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور جسوقت رکوع کرتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی
اور جب اوٹھتی دو رکعتون سی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت نی
اسطرح کیا روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت تکبیر کہتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی یہان تک برابر کرتی اونکو اپنی کانونکی اور جسوقت اوٹھاتی سر اپنا رکوع سی پس کہتی سمع اللہ لمن
حمدہ کرتی مانند اسکی یعنی دونو ہاتھہ برابر کانونکی اوٹھاتی اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہان تک کہ برابر کرتی دونو ہاتھونکو اوپر کی جانب
کانون اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہیے کہ اوٹھانا ہاتھونکا سوای تکبیر تحریمہ کی مختلف فیہ ہی درمیان ہمارے اور شافعیہ
کے اور حق یہہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونو جانب مین موجود ہین پس مآل تو یہہ ہی کہ کبھی اوٹھاتی ہون اور کبھی نہین یا یہہ کہ اول اوٹھاتی ہون آخر مین منسوخ ہوا دلیلین
ہاتھہ نہ اوٹھانیکی ذکر کی جاتی ہین تاحق ظاہر ہوجانا چاہیے کہ ترمذی نی جامع ترمذی مین دو باب لکھی ہین اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک
رکوع کی اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جوکہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہی کہ نہین دیکھا گیا ہاتھہ اوٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کی اس باب مین
حدیث علقمہ کے عبد اللہ بن مسعود رض سی لایا ہی کہ ابن مسعود نی اپنی یارون سی فرمایا کہ ادا کی ہین ساتھہ تمہاری نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس ادا کی ابن مسعود نی نماز اور نہ اوٹھائی دونو ہاتھہ اپنی مگر اول بار اور اوسی باب مین کہا کہ براء بن عازب سی بھی یون ہی آیا ہی
اور کہا ترمذی نی کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھہ اسکی قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی
یہی ہے اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی ابی داود اور نسائی سی اور حدیث براء بن عازب کو بھی ابی داود سی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود
نے کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنی دونون کندھون کی نزدیک تک پھر نہ عود کرتی اور ایک
روایت مین ہے کہ پھر نہ اوٹھاتی اون دونونکو یہان تک کہ فارغ ہوتی نماز سی اور ابو داود نی جو کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہی احتمال رکھتا ہی
کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتھہ اس طریق خاص کے ہووی پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال رکھتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے
موافق اسکی کہ ترمذی نی کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسیکہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نی بیچ موطا اپنی کی بعد
از روایت کرنیکی حدیث ابن عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھانی کی رکوع سی آئی ہی کہا ہی کہ سنت یہہ ہے کہ تکبیر کہے
ہر جھکنی اور اوٹھنی مین لیکن رفع یدین سوای ابتدا نماز کی ایکبار سی زیادہ نہو اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی اور بیچ اسکی آثار بہت آئی ہین بعد اسکی
عاصم بن کلیب جرمی سی کہ اونہی روایت کی اپنی باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علی کیسی ہی ساتھہ تعدد روایات کے لایا ہی کہ حضرت علی رض رفع یدین
سوای تکبیر اولی کی نکرتی تھی اور عبد العزیز بن حکیم سی لایا ہی کہ کہا دیکھا مینی ابن عمر رض کو کہ اوٹھاتی تھی ہاتھہ بیچ اول تکبیر افتتاح کی اور نہین
اوٹھاتی تھی سوای اوسکی اور مجاہد سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی پڑہی مینی نماز پیچھی ابن عمر کی پس نہ ہاتھہ اوٹھاتی تھی مگر تکبیر اولی مین اور اسود
نے روایت کی ہی کہ دیکھا مینی عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹھاتی تھی ہاتھہ اپنی مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابن عمر
رض کہ نہایت قرب حضرت سی رکھتی تھی جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچھہ کہ خلاف اسکی نقل کرین اولی اور لائق ساتھہ قبول کی نہو اور شرح ابن

امام مین لایا ہی حدیث دارقطنی سی اور ابن عدی سی کہ نقل کی محمد بن جابر سی اونسی حماد بن ابی سلیمان سی اونسی ابراہیم سی اونسی علقمہ سی اونسی
عبد اللہ سی کہ کہا ادا کی مینی نماز ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابی بکر اور عمر رض کی پس نہ اوٹہائی اونہون نی ہاتہہ اپنی مگر نزدیک شروع
نماز کی اور منقول ہی کہ جمع ہوئی امام ابوحنیفہ ساتہہ اوزاعی کی مکی مین بیچ دار الحناطین کی پس کہا اوزاعی نی کیون نہین ہاتہہ اوٹہاتی
ہو تم نزدیک رکوع کی اور سر اوٹہانیکی رکوع سی امام ابوحنیفہ نی کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب
مین کچہہ پس کہا اوزاعی نی کہ حدیث کی مجکو زہری نی سالم سی اونسی اپنی باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی تہی ہاتہہ جسوقت کہ شروع
کرتی تہی نماز اور نزدیک رکوع کی اور سر اوٹہانیکی اوس سے پس کہا ابوحنیفہ نی حدیث کی مجہکو حماد نی ابراہیم سی اونسی علقمہ اور اسود سی کہ
دونون نی نقل کی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹہاتی تہی ہاتہہ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر نہ عود کرتی تہی ساتہہ
کسی چیز کی اس سے اوزاعی نی کہا مین روایت کرتا ہون زہری سی کہ اونسی نقل کی سالم سی اونسی ابن عمر سی اور تو اوسکی مقابلہ مین روایت
کرتا ہی حماد سی کہ اونسی نقل کی ابراہیم سی اونسی علقمہ سی یعنی یہہ اسناد تیری ساتہہ اوس اسناد میری کی کہ عالی ہی کہان پہنچتی ہی پس ابوحنیفہ نی
کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سی اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سی اور علقمہ کم ابن عمر سی نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتہہ فضیلت صحبت حضرت کی مخصوص ہی
اور اسود کو بہی بہت فضیلت ہے اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہی ہین یعنی اونکی کیا تعریف کیجاوی کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کی اور قرب کے ساتہہ
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی پس اوزاعی نی ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونی اسناد کی اور ابوحنیفہ نی بسبب فقیہ ہونی
راویون کی اور مذہب اونکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتی ہین غیر فقیہ پر جیسا کہ اصول فقہ مین لکہا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کی لکہا ہی کہ
عبد اللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا مسجد حرام مین اور اوٹہاتا تہا دونون ہاتہہ اپنی نزدیک رکوع کی
اور نزدیک سر اوٹہانیکی رکوع سی پس کہا ابن زبیر نی کہ ایسا مت کر یہہ ایک چیز ہی کہ کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد اوسکی ترک
کیا یعنی یہہ حکم اوائل مین تہا پہر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رض نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوٹہائی ہمنی بہی اوٹہائی اور حضرت
نے ترک کی ہمنی بہی ترک کی اور ابن عباس رض سی روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹہاتی تہی ہاتہہ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور جو
مجاہد نی ابن عمر رض سی کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی اوس سی روایت کی گئی ہی عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا سالہا پیچہی ابن
عمر رض کی نماز ادا کی مینی اور ہرگز نہ دیکہا مینی کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتہہ اس حدیث کی ساقط ہوگا اسلیی کہ مقرر ہوا ہی
اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کرے عمل ساتہہ اوس روایت کی ساقط ہوگا انتہی پس معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتہہ
اوٹہانی اور نہ اوٹہانی کی دونون کی ثابت ہین اور ایک جماعۃ صحابہ وغیرہم کی خصوصًا ابن مسعود اور تابعین اونکی بیچ جانب نہ ہاتہہ اوٹہانیکی
ہین محل اسکا سوائے اسکی نہووے کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وجود مین آئی اور جو علم فقہ ابوحنیفہ کا
اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکی کی ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس ابوحنیفہ نی بہی یہی اختیار کیا ہم آپ اس
عقیدہ پر ہین اور علما مذہب ہمارے کی ساتہہ اسقدر کی اکتفا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ حکم ہاتہہ اوٹہانیکا منسوخ ہے اسلیی جب ابن عمر
کو کہ راوی ہے حدیث رفع یدین کے ہین دیکہا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے
باوجود کثرت روایات اور احادیث کی ہین بابین واللہ اعلم انتہی یہہ خلاصہ شرح سفر السعادۃ کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی
تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو دیکہنا منظور ہو اوسمین دیکہی اور حاصل اونکی تحقیق کا یہہ ہی کہ اونکی نزدیک ہاتہہ اوٹہانی

اور نہ اوٹھانی دونو سنت ہین لیکن نہ اوٹھانا ہاتونکا اولی اور ارجح ہی اور علما رحنفیہ نی کہا ہی کہ ہاتہہ اوٹھانی منسوخ ہوئی واللہ اعلم **وعنہ**
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی اونہین سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی ہتی پس جسوقت ہوتی بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی
سے نہ کہڑی ہوتی یہان تک کہ سیدہی بیٹہتی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی پہلی رکعت مین اور تیسری مین بعد سر اوٹہانیکی سجدی دوسری سے
بیٹہتی تہی بعد اوسکی اوٹہتی تہی اوسکو جلسہ استراحت کا کہتی ہین کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی اور کیفیت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنی کی ہی پہلی قعدہ
مین اور بعد بیٹہنی کی ساتہہ دونو ہاتہونکے تکیہ زمین پر کرکر اوٹہتی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ساتہہ روایت مختار کی یہہ
بسبب عذر کبرسن وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت اوسکی نہو اوسکی حقمین سنت نہین اور رسند امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث
ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی نی لایا ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی اوپر پشت قدمون کی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اگرچہ بعضی
طرق اس حدیث کی ضعیف ہین ولیکن صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹہتی تہی نماز مین
اوپر پشت قدمون اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سی بہی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی
عباس سے لایا ہے کہ پایا مینی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹہاتی تہی دوسری سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کیسی اوٹہتی تہی جیسیکہ ہوتی تہی بغیر اسکی
کہ بیٹہین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہین محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کی ہین **ح وعن**
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ
يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ وَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ
اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اونہی
دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی اوسوقت کہ داخل ہوئی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لیے ہاتہہ کپڑی اپنی مین پہر رکہا داہنا
ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ پر پہر جب ارادہ کیا یہہ رکوع کرین نکالی دونو ہاتہہ اپنی کپڑی سی پہر اوٹہایا اونکو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا
سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائی اپنی دونو ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونوں ہاتہون اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ڈہانک لیے ہاتہہ کپڑی مین
ظاہر یہہ ہے کہ چادر مین ڈہانک لیے اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ آستین مین ہاتہہ چہپائی لکہا ہی علمار نی کہ یہہ شاید بسبب شدت جاڑی کی تہا اور رکہنا
داہنی ہاتہہ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کی مگر امام مالک کے نزدیک چہوڑ دینا ہاتونکا ہی اور جائز ہی باندہنا بہی لیکن امام
ابوحنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچی ہاتہہ رکہی اور امام شافعی کی نزدیک اوپر سینہ کے یعنی ناف سی اوپر اور حدیثین دونو جانب مین آئی ہین اور لکہا ہے
علمار نی کہ امر اس باب مین واسع ہی جو کچہہ کری درست ہی اور ناف کی نیچی رکہنا ہاتون کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہے اور متعین نہین
یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونو طرح آیا ہی پس جبکہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ نی جو کچہہ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کی ہی اختیار
کیا کہ وہ ناف کی نیچی رکہنا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکو وقت تکبیر کہنی کی اور اوٹہانیکی کپڑی سی نکال لیوی **ح وعن**
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تہی لوگ حکم کیی جاتی یہہ کہ رکہی آدمی ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنی کی نماز مین روایت کی یہہ بخاری
نے **ف** اسمین اشارہ ہی اس پر کہ لائق ہی کہڑی ہونیوالی کو آگی جبار کی کہ اوسکو ہاتہہ سی ندی بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر رکہی اور سر جہکا رکہی

جیسکہ بادشاہوں کی آگی کھڑی ہوتی ہیں ۸ س وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ
من الرکعۃ ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد
ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم
من الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
ارادہ کرتی کھڑی ہونیکا طرف نماز کی تکبیر کہتی یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑی ہوتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ رکوع کرتی پہر کہتی سمع اللہ
لمن حمدہ جسوقت اوٹہاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی پہر کہتی کھڑی ہوئی آی میری واسطی تیری ہی سب تعریف پہر تکبیر کہتی جسوقت جہکتی
یعنی سجدہ کی لیی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا یعنی سجدہ سی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتی پہر تکبیر کہتی جسوقت کہ
اوٹہاتی سر اپنا پہر کرتی یہہ بیچ تمام نماز اپنی کی یہانتک کہ پورا کرتی اوسکو اور تکبیر کہتی اوسوقت کہ کھڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر پیچہی بیٹہنی
کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث میں فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتہہ اوٹہانی کا ذکر نہیں ۸ ح وعن جابر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ طول القنوت رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہتر نمازوں مین وہ نماز ہی کہ اوسمین دراز ہو قیام روایت کی یہہ مسلم نی ف اسی معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی
اسلیی کہ اوسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علماء نی اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہہ حدیث
سند اوس جماعت کی ہی کہ کہتی ہین قیام افضل ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہی اور قرآن افضل ہی تسبیح سی
مذہب حنفیہ بہی یہی ہی ۸ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یکبر ثم یقرأ ثم
یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل ولا یصبی
راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ
معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض ساجدا فیجافی یدیہ عن جنبیہ ویفتخ اصابع رجلیہ ثم
یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ معتدلا ثم یسجد
ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم
الی موضعہ ثم ینھض ثم یصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک
فی بقیۃ صلوتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد
متورکا علی شقہ الایسر ثم سلم قالوا صدقت ھکذا کان یصلی رواہ ابو داود والدارمی
وروی الترمذی وابن ماجۃ معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن

صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہا بیچ دس شخصون کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ مین خوب جانتا ہون تمسی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو کہا صحابیون نی پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک برابر کرتی اونکو مونڈہون اپنی کی تکبیر کہتی پہر قرآن پڑہتی پہر تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک برابر اوٹہاتی اون دونون کو مونڈہون اپنی کے پہر رکوع کرتی اور رکہتی دونو ہتیلیان اپنی اپنی گہٹنون پہر سیدہی کرتی کمر پس نہ جہکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی پیٹہہ اور سر برابر رکہتی پہر اوٹہاتی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ لمن حمدہ پہر اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ برابر کرتی دونو مونڈہون اپنی کی درحالیکہ سیدہے کہڑی ہوتی پہر کہتی اللہ اکبر پہر جہکتی طرف زمین کی سجدہ کی لیے پس دور رکہتی دونو ہاتہہ اپنی دونو پہلوؤن اپنی سی اور موڑتی انگلیان پانو اپنی کے یعنی اسطرح کہ انگلیون کے قبلہ کی طرف ہوتے پہر اوٹہاتے سر اپنا سجدہ سے اور موڑتے بانیان پانو اپنا یعنی بچہاتے پس بیٹہتے اوسپر پہر سیدہے ہوتے یہان تک کہ پہرتے یعنی ہوجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانی اپنی کی درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہہ تاکید ہی لفظ یعتدل کی پہر سجدہ کرتی یعنی تکبیر کہتی ہوئی پہر کہتی اللہ اکبر اور اوٹہتی اور موڑتی بانیان پانو اپنا پہر بیٹہتی اوسپر یعنی جلسہ استراحت کرتی پہر اعتدال کرتی یعنی ٹہہرتے خاطر جمع سی یہان تک پہر آتی ہر ہڈی ٹہکانی اپنی پر پہر کہڑی ہوتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی یعنی سوائے سبحانک اللہم اور اعوذ کی شروع رکعت مین پہر جسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی کندہون تک جیسا کہ تکبیر کہتے نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر کرتی اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہان تک جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہی اوسکی ہی سلام یعنی آخر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اوسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بائیان پانو اپنا اور بیٹہتی کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کی پہر سلام پہیرتی کہا اون دس صحابیون نی کہ سچ کہا تونی اسیطرح تہی حضرت نماز پڑہتی روایت کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نی معنی اسکی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی حدیث ابی حمید کیسی یہہ آیا ہی کہ پہر رکوع کیا پہر رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون زانوؤن اپنی کی گویا کہ پکڑنی ہوئی ہین اونکو اور مانند چلی کی کیا دونون ہاتون اپنی کو یعنی دور کیا کہنیونکو پہلو سی گویا کہ کہنیان مشابہ چلی کی ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کی جیسیکہ آگی کہا پس دور کیا کہنیونکو دونو پہلوؤن اپنے سے اور کہا راوی نی پہر سجدہ کیا پس ٹہہرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایکسو کیا دونون ہاتون اپنے کو یعنی کہنیون کو پہلوؤن اپنے سی اور رکہتی دونو ہاتہہ اپنی برابر مونڈہون اپنے کی اور کشادگی کی درمیان دونو رانون اپنی کی نہ لگانیوالی ہتی پیٹ اپنی

کو کسی چیز پر زانون اپنی سی یہان تک کہ فارغ ہوئی سجدون سے پہر بیٹہی پہر بچہایا بانیان پانو اپنا اور متوجہ کی پشت داہنی پانو اپنی کو قبلہ کیطرف اور رکہا داہنا ہاتہہ پر گہٹنی داہنی کی اور بانیان ہاتہہ اپنا اوپر بائین گہٹنی کی اور شارہ کی ساتہہ انگلی اپنی کی یعنی سبابہ کی اور بیچ اور روایت ابی داود کی یون ہی اور جسوقت کہ بیٹہتی بیچ دو رکعتون کی بیٹہتی اوپر تلوی پانون بائین اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پانو اپنا اور جسوقت کہ ہوتی بیچ چوتہی رکعت کی لگاتی بانیان کو لا طرف زمین کی اور نکالتی دونو پانو اپنی ایک طرف سے **ف** مین خوب جانتا ہون تسے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کی واسطی ایک مصلحت کے کری بغیر نفسانیت کے تو درست ہی اور پہر تکبیر کہتی اسی صریح معلوم ہوتا کہ تکبیر تحریمہ بہی ہاتہہ اوٹہا کی کہتی تہی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور پس ٹہیرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتہہ ناک اور پیشانی کی دونون کی کرنا چاہیی کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتی تہی اور حدیثین بہی موافق اسکی آئی ہین پس پورا سجدہ ہونا ہی ساتہہ رکہنی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دونون مین سی رکہا بسبب عذر کی مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کی ایک کو رکہا پس اگر پیشانی رکہی زمین پر اور ناک نہ رکہی تو جائز ہی اجماعاً لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکی بالعکس کیا یعنی ناک رکہی اور پیشانی نہ رکہی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز و علیہ الفتوی اور اسی اشارہ کی ساتہہ انگلی کی یعنی سبابہ کی سبابہ کہتی ہین شہادت کی انگلی کو یہہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی دینی کی اس انگلی کو اوٹہاتی تہی اسلیی اسکو سبابہ کہتی تہی کہ سب کے معنے گالی کی ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کی اسکو اوٹہاتی ہین پس اوس سے حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑہنی کلمہ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنی نفی کی یعنی اشہد ان لا الہ کی انگلی اوٹہاتی اور وقت اثبات کے یعنی الا اللہ کہنی پر رکہدی شرح سفر السعادۃ وفتاوی عالمگیری **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ روایت ہی وائل بن حجر سی یہہ کہ دیکہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ کہڑی ہوئے طرف نماز کی اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی یہان تک کہ ہوئی مقابل دونو مونڈہون اونکی اور اوٹہائی انگہوٹہی اپنی برابر کانون اپنی کی پہر تکبیر کہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یہہ ہی کہ اوٹہاتی تہی انگوٹہی اپنی کانون کی لون تک **ف** یہہ حدیث بہی موافق مذہب ابی حنیفہ کی ہی کہ تکبیر کہتی تہی بہی ہاتہہ اوٹہاتی کی اور انگوٹہی کانون کی لون تک اوٹہاتی تہی ؛ **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتی ہین باپ اپنے سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی ہماری پس پکڑ لیتی بانیان ہاتہہ اپنا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی قیام مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ

عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر پڑہ نماز اپنی اسواسطی کہ تونی نماز نہین پڑہی پس کہا اوسنی سکہلا مجکو ای رسول اللہ کہ کسطرح پڑہون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہہ چاہا اللہ نی یہہ کہ پڑہی تو یعنی سورہ فاتحہ کی ساتہہ اور سورہ جو چاہ پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کری پس رکہہ اپنی ہاتونکو اپنی زانوونپر اور ٹہیر تو رکوع اپنی مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اوٹہا سر اپنا یعنی سیدہا کہڑا ہو یہان تک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنی جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹہیر واسطی سجدہ کی پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کی پہر کر یہہ بیچ ہر رکوع اور سجدہ کی یہان تک کہ اطمینان کرے تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابو داود نی ساتہہ تہوڑی تغیر کی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہی تو کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نی ساتہہ اوسکی پہر کلمہ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کی بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکہتا ہی یا معنی تشہد کی یہہ ہین کہ اذان کہہ پہر اچہی طرح نماز ادا کر یا اقم کی یہہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتہہ تیری قران یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجای قرآن کی پڑہی جیسکہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کی اوسکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی بقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کری وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہے اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہا تو دونو ہاتہہ اپنی کہا فضل نی بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کی یہہ کہتی ہی حضرت مراد رکہتی ہین اس قول سی یہہ کہ بلند کر تو اونکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنیوالا ہو ہتہلیان دونو ہاتونکی منہہ اپنی کی یعنی جیسی کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو ای رب میرے ای رب میری اور جس شخص نی نہ کیا یہہ یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہے اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** نماز دو دو رکعت ہے یعنی نماز نفل مین افضل یہہ ہی کہ دو دو رکعت پڑہی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بہی اور دن مین بہی اور صاحبین کی نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ صحت کو پہنچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑھتی تھی اور نماز چاشت مین بھی چار رکعت پڑھتی تھین اور یہہ بھی ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنی تحریمہ کی اور جس عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے مراد اس سے یہہ ہی کہ نماز نفل طاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر مین ۞ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن سعيد بن الحارث بن المعلى قال صلى لنا ابو سعيد الخدري فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نی پس پکار کر کہی تکبیر جس وقت کہ اوٹھایا سر اپنا سجدہ سی اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور اوس وقت کہ اوٹھی دو رکعت پڑھ کر اور کہا اسیطرح دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہہ بخاری نی **ف** مقصود یہہ ہے کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہی اور خاص یہے چند تکبیرین اتفاقاً بیان کین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے یہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا آیا ہی کہ بیمار ہوئے یا غایب ہوئی ابوہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نی پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کی اور رکوع کی بیان کی سارے حدیث ۞ ح ۞ وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال ثكلتك امك سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑھی مینی پیچھی ایک بوڑھی کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینی واسطی ابن عباس کے کہ تحقیق یہہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نی گم کری تجھکو ماں تیری یہہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کی اور مروان اور بنی امیہ نی یہہ تکبیرین پکار کر کہنی چھوڑ دین تھین اسلیے عکرمہ نی ابوہریرہ کی پکار کر تکبیرین کہنی پر تعجب کیا ۞ ح ۞ وعن علي بن الحسين مرسلا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الصلوة كلما خفض ورفع فلم تزل تلك صلوته صلى الله عليه وسلم حتى لقي الله رواه مالك اور روایت ہی علی بن حسین سے بطریق ارسال کی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز مین جب جھکتی یعنی رکوع سجدہ مین اور اوٹھتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کی پس ہمیشہ رہی یہہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات پائی روایت کی یہہ مالک نی ۞ وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبير الافتتاح رواه الترمذي وابو داود والنسائي وقال ابو داود ليس هو بصحيح على هذا المعنى اور روایت ہی علقمہ سی کہا کہ کہا واسطی ہماری ابن مسعود نی کیا نہ پڑھاؤں مین تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اوٹھائی دونو ہاتھ اپنی مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرنی نماز کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور کہا ابو داود نی یہہ صحیح نہین اوپر اس معنون کی **ف** ترمذی نی دو باب لکھے ہین اول تو رفع یدین مین اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسری باب مین یہہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن عازب سی بھی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ اسکی قائل مین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہی لیکن ان عبد اللہ بن مبارک سی پہلی باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور

ابن مسعود کی حدیث بیچ عدم رفع یدین کی ثابت نہین اور سوای اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی اخبار اور آثار بہت سی جنانچہ پہلی مذکور ہوئین ﴿ح﴾ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی سامنی ہوتی قبلہ کی اور اوٹہاتی ہاتہ اپنی اور کہتی اللہ اکبر روایت کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اِنَّکُمْ تُرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی اور بیچ اخیر صف کے ایک شخص تہا پس بری طرح پڑہتا تہا نماز پس جب سلام پہیرا اوسنی پکارا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای فلانی کیا نہین ڈرتا تو اللہ سی کیا نہین دیکہتا تو کسطرح پڑہتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجہپر کوئی چیز اوس چیز سی کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی جیسا کہ دیکہتا ہون آگی اپنی سی روایت کی یہہ احمد نی ﴿ف﴾ یہہ دیکہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے اور پیچہی سی بطریق خرق عادت یعنی معجزہ کی تہا ساتہہ وحی یا الہام کی اور کبہی کبہی تہا نہ ہمیشہ اور موید اسکی یہہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہان گئی منافقون نی کہا کہ محمد کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہنچاتا ہون اور یہہ نہین جانتا کہ اونٹنی اوسکی کہان ہی پس فرمایا حضرت صلعم نی واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچہہ کہ معلوم کروادی مجکو پروردگار میرا اب دکہایا مجکو پروردگار میری نی کہ وہ اونٹنی فلانی جای ہی اور مہار اوسکی ایک درخت کی شاخ مین اٹکی ہوئی ہی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین یعنی بغیر معلوم کروانی حق کی اس دیوار کی پیچہی کیا ہی پس حالت نماز افضل اور اعلی حالتون حضرت صلعم کی تہی ظاہر ہونا حقایق اشیا کا اور مطلع ہونا اونپر اس حالت مین بہت کامل تہا اور شہود حضرت صلعم کا موجب غیبت کا کائنات سی نہ تہا یعنی حالت حضور مین اور چیزین حضرت سی پوشیدہ ہوتی نہین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ نی کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی دونون مونڈہون کی درمیان دو سوراخ تہی اون سی بہی دیکہتی تہی یہہ بات غریب ہے اور روایت صحیح سی ثابت نہین

بَابُ مَا یَقْرَأُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ پڑہی بعد تکبیر تحریمہ کی ﴿ف﴾ صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوئی ہین مثل وجہت اخر تک کی اور سبحانک اللہم اور سوا اونکی مستحب ہے پڑہنا اونکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کی سب پڑہی یا بعض اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کے فقط سبحانک اللہم اخر تک سے پڑہی اور جو کچہہ کہ سوا اسکی روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کی ہی یعنی نفلون مین حضرت پڑہتی تہی کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللہم اور انی وجہت دونو پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی اسکا زمی اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہی یا پہلی اوسکی اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑہے ﴿ح﴾

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَۃِ اِسْکَاتَۃً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ

القراءة

لقرأۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتی یعنی پکار کر نہ پڑہتی درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی چپ رہنا پس کہا مینی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری ای رسول خدا کی پوچہتا ہون مین تمسی چپ رہنی تمہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کے کہ کیا کہتی ہو تم اوسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میری کی جیسیکہ دوری رکہی تونی درمیان مشرق اور مغرب کے یعنی بہت بخش گناہ میری یا الہی پاک کر مجکو گناہون سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یعنی خوب پاک کر گناہون سی یا الہی دہو ڈال گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولون کی روایت کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اخیر کی جملہ سی مراد یہہ ہی کہ پاک کر مجکو گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی بخششون کی پس یہان مبالغہ منظور ہی بخشش مین ان چیزون سے دہونا حقیقۃً نہین مراد ہی ؛ **وعن** علیؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ وفی روایۃ کان اذا افتتح الصلوۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع راسہ قال اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموت والارض وما بینھما وملأ ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ مسلم وفی روایۃ للشافعی والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت انا بک والیک لا منجا منک ولا ملجا الا الیک تبارکت

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ تہی جس وقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی متوجہ کیا مینی منہ اپنا واسطی ویسکی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونیوالا ہون طرف حق کی اور بیزار ہون دین باطل سی اور نہین مین شریک کرنیوالون سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سی یا الہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مینی نفس اپنی پر اور اقرار کیا مینی ساتہہ گناہ اپنی کی یعنی اور تو نی فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے

گناہونکا اقرار کرتا ہوا آوی میری درگاہ مین بخشون مین اوسکو پس بخش واسطی میرے گناہ میری سارے اسلیے کہ نہین بخشتا گناہونکو مگر تو اور راہ دکہا مجکو واسطی بہترین اخلاق کی راہ نہین دکہاتا واسطی بہترین خلقون کی کوئی مگر تو اور پہیر مجہسی اخلاق بد یعنی پہیر تا مجہسی اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالانے تیرے مین اور خیر تمام بیچ ہاتہ تیرے کی ہی اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری مین قائم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع تیری طرف رکہتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنی عقل کسیکی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہنچتی بخشش مانگتا ہون تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری اور جسوقت کہ رکوع کرتی حضرت کہتی یا الہی واسطی تیری رکوع کیا مینے اور ساتہہ تیرے ایمان لایا مین اور واسطی تیری اسلام لایا مین عاجزی کی واسطی تیری شنوائی میری نی اور بینائی میری نی اور گودے میرے نی اور ہڈی میری نے اور پٹہے میرے نی پس جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا کہتی یا الہی اے رب ہمارے تیری ہی لیے حمد ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرائی اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی اور بہرائی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بعد آسمان اور زمین وغیرہ کی اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہی اور جسوقت کہ سجدہ کرتی کہتی یا الہی تیرے لیے سجدہ کیا مینے اور ساتہہ تیرے ایمان لایا مین اور تیرے ہی لیے اسلام لایا مین سجدہ کیا منہہ میرے نے واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیکترین پیدا کرنیوالا پہر ہوتی آخر اوس چیز کی کہ کہتی درمیان التحیات اور سلام کی یہہ دعا یا الہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مینے اور جو پیچہے کیے مینے اور جو پوشیدہ کیے مینے اور جو ظاہر کیے مینے اور جو کہ زیادتی کی مینے یعنی اعمال مین اور خرچ کرنی مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی تو ہی آگے کرنیوالا جسکو چاہی بندون اپنی سی قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچہے ڈالنیوالا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو روایت کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کی بعد لفظ فی یدیک کی یون آیا ہی اور شر منسوب نہین طرف تیری اور ہدایت کیا گیا وہ ہی کہ جسکو ہدایت کیا تو نی مین قائم ہون ساتہہ قوت تیری کی اور رجوع طرف تیری رکہتا ہون نہین نجات تجہسی اور نہین پناہ مگر طرف تیری بابرکت ہی تو **ف** اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری یعنی از راہ ادب اور تعظیم کی اگرچہ سب تیرے ہی پیدا کیے سے ہی اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنی کی برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی مین حکمتین ہین برائے اگر ہی تو مخلوقات مین ہی جیسیکہ فرمایا من شر ما خلق یعنی پناہ مانگتا ہون برائی مخلوق کی سی اور بعضی کہتی ہین کہ معنی الشر لیس الیک کے یہہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنیوالی طرف تیری کہ اوس سی تیری درگاہ مین نزدیکی حاصل کیجاوی یا شر نہین چڑہتی طرف تیری یعنی مقبول نہین ہوتی جیسیکہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی اوسکی طرف چڑہتی ہین باتین پاکیزہ ؛ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف مین اور تحقیق چڑہا تہا اوسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ برکت دیے گئی وسمین پس جبکہ ادا کر چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سی کہنیوالا تہا ان کلمونکو پس چپ رہے قوم یعنی جو کہ حاضر تہی بلحاظ اسکی کہ شاید ہمسی خطا ہوئی ہے کہ اوسکے سبب سی خطاب وعتاب کیے گئی پہر فرمایا حضرت نی کون تہا تم مین سی کہنیوالا ان کلمونکو پس چپ رہے قوم پہر فرمایا حضرت نی کون تہا تم مین سی کہنیوالا ان

کلمونکو پس تحقیق دیستی نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نی کہ آیا تہا مین اور تحقیق چڑہ گیا تہا دم میرا پس کہی مینی یہہ کلمات پس فرمایا حضرت نی
تحقیق دیکہی مینی بارہ فرشتی جلدی کرتی تہی ان کلمونکو کہ کونسا اونمین سی اوٹہاکر لیجاوی اونکو یعنی جناب الہی مین روایت کی یہہ مسلم نی
ف اوس شخص نی جو ذکر دم چڑہنی کا کیا بیان واقع تہا الا یہہ کہنی ان کلمات کی لئے عذر کرنیکی اوسسے دخل نہین رکہتا ۱۲ ح ب ۱۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن ابي سعيد وقال الترمذي هذا حديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز کہتی پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین ہم ساتہہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت حارثہ کی سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکی بسبب حفظ اوسکی کی ف طیبی رح شافعی نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اسپر خلفا راشدین سی عمر بن الخطاب نے اور یہہ حدیث مسلم مین بہی ہی انتہی اور بہت سی لفظ اس حدیث کی تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسکو دیکہہ لے ۱۲

وعن جبير بن مطعم انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة قال الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلثا اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابو داود وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر في اخره من الشيطان الرجيم وقال عمر نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی نماز کہتی تہی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرة واصیلا کو بہی تین بار پڑہتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی شیطان سی تکبر اوسکی سی اور شعرون اوسکی سی اور وسوسہ اوسکی سی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اوسکی کی من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر نی نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون ف مراد نفخ شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اوسکو اوسکی نظر مین اچہا کر دکہاتا ہے گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سی کہ معنی دم کرنیکی ہی سحر کہا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کرواتا ہی اور یہہ معنے مناسب تر ہین ساتہہ قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سی عورتین سحر کرنیوالیاں ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد نفث سی شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کی جی مین ڈالتا ہی اور اوسکی منہ سی نکلواتا ہی مانند بری منترون کی اور اون شعرون کی کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کی ہون اور مراد ہمز سی غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہمز شیطان سی وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسیکہ ہمزات سی اس آیہ مین اعوذ بک من ہمزات الشیاطین وسوسی اوسکی مراد رکہی ہین پس یہہ معانی جب مراد ہون گے

کہ معنی ذکر کیے گئے متن حدیث میں حضرت عمر سے ثابت ہوں اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رض سے صحت کو پہنچی گی تو مراد وہی معنے ہوں گی نہ اور کچھ ﴿ ح ﴾ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اوسنے یاد رکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتی یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتی اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتی پڑہنی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کسی پس سچا کہا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مانند اسکی **ف** پہلی سکتی سی مراد نہ پکار کر پڑہنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان علما کی واسطی پڑہنی دعا استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کی تا مقتدی سورہ فاتحہ پڑہیں اور منازعت امام کی ساتھہ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور نزدیک حنفیہ اور مالکیہ میں یہہ سکتہ مکروہ ہی ﴿ ح ﴾ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی دوسری رکعت پڑہ کر شروع کرتی پڑہنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتی ایسا ہی صحیح مسلم میں ہی اور ذکر کیا اوسکو حمیدی نی بیچ کتاب افراد اپنی کی اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والی نی فقط مسلم سی **ف** یعنی جب دو رکعت کی بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہہ تو ہم پڑہنی استفتاح کی تہی اسلئی بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتی تو سکتہ واسطی پڑہنی دعای استفتاح کی نہ کرتی بلکہ الحمد ہی شروع کر دیتی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ جب کہڑی ہوتی واسطی رکعت دوسری کی شروع کرتی پڑہنا الحمد کا ﴿ ح ﴾

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ روایت ہی جابر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک واسکا اور ساتہہ اسکی حکم کیا گیا ہوں میں اور میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الہی راہ دکہا مجکو واسطی بہترین اعمال کی اور بہترین خلقوں کی نہیں راہ دکہاتا واسطی بہترین اعمال و اخلاق کی مگر تو بچا مجکو بری عملوں سی اور بری خلقوں سی نہیں بچاتا بری عملوں اور بری خلقوں سے مگر تو روایت کی یہہ نسائی نی **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکہا ہی علما نی کہ یہہ بات خاص حضرت ہی کی لئی ہی کہ اول سب سے اسلام اونہیں کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام میں اپنی امت پر اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں کہیں اور سوای حضرت کی اور پر یہہ بات درست نہیں آتی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضوں نی کہا ہی کہ نماز اس سی فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کری نہ خبر دینا حالت اپنی سی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر مراد کہیں

اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان و اسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکہتا ہے جیسکہ تابعدار بادشاہوں کی وقت ترک حکم کی کہتی ہیں جو حکم ہوا اور پہلی جو فرمان برداری کرونگا میں ہوںگا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہے واللہ اعلم ؛ ح

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی پڑہتی نفل کہتی اللہ بہت بڑا ہے متوجہ کیا میں نے منہ اپنا واسطے اوسکی کہ پیدا کئی آسمان اور زمین درحالیکہ میں توحید کرنیوالا ہوں اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی مگر یہہ کہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنی اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا تہا پہر کہا یا الہی توہی بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو اور تعریف ہے تجکو پہر پڑہتی قراءة یعنی بعد اعوذ و بسملہ کی روایت کی یہہ نسائی نے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب قراءة کا بیچ نماز کی **ف** قراءة نماز میں نزدیک سب علماء کی فرض ہے نزدیک شافعی کے ساری نماز میں اور نزدیک مالک کے تین رکعت میں باعتبار للاکثر حکم الکل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت میں اور مذہب امام احمد کا جو قول مشہور کی موافق شافعی کی ہے اور ایک روایت میں موافق ہماری اور نزدیک حسن بصری اور زفر کی ایک رکعت میں فرض ہے ؛

ح ؛ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا

روایت ہے عبادة بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز پوری اوس شخص کے کہ نہ پڑہی الحمد روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ نہیں ہے نماز اوسکی کہ نہ پڑہی الحمد اور زیادہ اور **ف** یعنے الحمد اور ساتہہ اسکی کچہہ اور بہی پڑہنا ضرور ہے سند پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کی امام شافعی نے اور احمد نے بیچ ایک روایت کی اوپر فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز میں اس لیے کہ نفی کی نماز کی اوس سے کہ فاتحہ نہ پڑہی اور نزدیک ہماری نفی کمال کی ہے یعنی بغیر اسکی نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہے فاقرءوا ما تیسر من القران یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت نے بہی ایک اعرابی کو فرمایا واقرا ما تیسر معک من القران یعنی پڑہ جو کہ آسان ہو ساتہہ تیری قران سے پس فرض کہ نماز بغیر اوسکی روا نہو پڑہنا ایک آیہ یا تین آیہ کا ہے قران سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اوسکی اور کچہہ در پڑہنا فاتحہ کا واجب ہے کہ نماز بغیر اوسکی ناقص ہوتی ہے ؛ ح ؛

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی اور نہ پڑہی اوسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہے کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطی ابو ہریرہ کی تحقیق ہوتی ہین ہم پیچہی امام کی یعنی جب پڑہین کہا اوسنی پڑہ تو اوسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سنے اسلیی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی فرمایا اللہ تعالی نی کہ تقسیم کی مینی نماز درمیان اپنی اور درمیان بندی اپنے کی آدہون آدہ یعنی حمد ثنا میری لیی ہی اور دعا بندی کی لیی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگی پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندی میری نی اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندی میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندہ میری نی اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی لیی ہی اور مدد مانگنی بندی کے لیی ہی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہہ واسطی بندی میری کی اور واسطی بندی میری کی جو مانگی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تقسیم کی مینی نماز مراد نماز سی یہان سورہ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑی ابو ہریرہ کی ساتہہ اس حدیث کی واسطی پڑہنی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہے تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیہ یعنی ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندی اور خدا کی کہ آدہی آیہ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اوسکی عبادت کا ہی اور آدہی آیہ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندی کی اور تین جو اوسکی بعد ہین دعا مین خاص واسطی بندی کی ہی اللہ تعالی سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسملہ داخل فاتحہ کی اور جزو اوسکا نہین جیسکہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اسکی گنین تو چار آیتین ہوتی ہین پس یہہ تقسیم صحیح نہین ہو سکتی ایک طرف ساڑہی چار ہونگی ایک طرف ساڑہی تین پس آدہون آدہ کہان ہوا اور اسپر سب سے دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتون مین سی صراط الذین انعمت علیہم ہی بخ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر تہی شروع کرتی نماز ساتہہ الحمد للہ رب العالمین کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت الحمد کی پہلی بسم اللہ نہ پڑہتی تہی ولیکن پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسیکو خلاف اوسمین نہین اور اور حدیثونسی پڑہنا اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسملہ کو جزو فاتحہ کا رکہین جیسا کہ شافعی کہتی ہین یا جزو نہ رکہین جیسکہ حنفیہ کہتی ہین پس شافعیہ تاویل کرتی ہین اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سی سورہ فاتحہ ہی جیسکہ کہتی ہین کہ الم پڑہی اور سورہ بقر مراد ہوتی ہی پس یہہ اس سے نہ نکلا کہ بسملہ نہ پڑہتی تہی اور ہم کہتی ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسملہ پکار کر نہ پڑہتی تہی نفی مطلق پڑہنی کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خلفاء راشدین سی اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہین پڑہتی تہی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نی بعضی حفاظ سی یعنی جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنی بسملہ کی مگر کہ اوسکی اسناد مین کلام ہی نہایت اور کتنی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سی ان کمنت منقول ہی کہ جہر نہین کرتی تہی اور احیاناً اگر بعضونسی جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطی تعلیم کی تہا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نی سنا اور ترمذی نی دو باب لکہی ہین ایک مین حدیثین جہر کرنی بسملہ کے

لکھے ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کیطرف اور کہا ہی کہ یہہ اس جانب کی ہین اکثر اہل علم کی اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی اور تابعین وغیرہم سے ؁ ۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آمین کہی امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قراءۃ فاتحہ کی آمین کہتا ہی اوسوقت فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس تم بہی اوسوقت آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوی آمین اوسکی اور آمین فرشتونکی بخشتا ہی اللہ واسطی اوسکی جو اگلی گذری گناہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اوسکا کہنی فرشتونکی بخشے جاوینگی واسطی اوسکی جو اگلی ہیں گناہ یہہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین مانند اسکی اور بیچ اور روایت کی بخاری مین کہا جسوقت آمین کہی پڑہنی والا قرآنکا یعنی امام یا مطلق پڑہنی والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اوسکی آمین فرشتونکیکی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ کہ اگلی ہین گناہ اوسکی **ف** معنے آمین کی یہہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتونسی حفظہ یعنی فرشتی عمل لکہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ اور فرشتی ہین سوا اونکی ؁ ۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی امام اور رکوع کری پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلی تمہاری اور اوٹہتا ہی پہلی تمسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس یہہ بدلی اوسکی فرمایا حضرت نی اور جسوقت کہ کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نی واسطی اوسکی کہ حمد کرتا ہی اوسکو پس کہو یا اللہ لیے اے رب ہمارے واسطی تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہہ لفظ زیادہ ہی اور جسوقت پڑہی پس چپ رہو **ف** پس یہہ بدلی اوسکی یعنی چاہیی کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نی ساتہہ اوسکی تیرے بیچ پہلی رکوع کرنیکی پورا ہوجاتا ہی ساتہہ اوس لحظہ کی کہ تاخیر کی اوس سے تمنی بعد سر اوٹہانی اوسکیکی رکوع سے یعنی جیسی امام کی بعد رکوع مین گئی تہی ویسی ہی اوٹہی ہی بعد اوسکی پس مقدار رکوع امام کی اور

مقتدی کی برابر ہوتی اور یہیں کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت میں ربنا و لک الحمد ساتھ واو کی بھی آیا ہے اور ایک روایت میں اللہم ربنا
و لک الحمد بھی اور اس حدیث میں دلیل ہے ابو حنیفہ کی لیے کہ وہ کہتے ہیں امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک دونوں
کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونوں کہے مثل منفرد کی اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت میں
اسیطرح ہے لیکن ربنا جیسکی کہے اور اکیلا نمازی دونوں کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پر بھی جائز ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ اکتفا ربنا پر
کرے اور سمع اللہ اوٹھتے ہوئے کہے اور ربنا حالت قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے امام ابو حنیفہ کی لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے تحمید
نہ پڑہے جیسا کہ ظاہر ہے نماز جہری ہو یا سری ۔ ح ؛ **وعن** اَبِی قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ
الْاُولَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا
وَيُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مَا لَا يُطِيلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ
وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ظہر میں بیچ پہلی دو رکعتوں کے سورہ فاتحہ اور دو سورتیں
یعنے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ پڑہتے اور دو رکعتوں پچھلی میں سورہ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیہ کبھی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت میں اسقدر کہ نہ دراز
کرتے دوسرے رکعت میں اور اسیطرح عصر میں کرتے اور اسیطرح سے صبح میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سنانا آیہ کا
قصداً تھا تا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کی سورہ پڑہتے ہیں یا فلانی سورہ پڑہتے ہیں اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہے اور پہلی رکعت دراز پڑہنی تینوں
اماموں کی مذہب میں ہے سنت روشن اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہے ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث سے ثابت کیا ہے اور مغرب اور عشا کو قیاس
اوپر کیا ہے اور عبد الرزاق بیچ آخر اس حدیث کی لایا ہے کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑہنے سے یہہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت
پاویں اور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ مخصوص ساتھ نماز فجر کی ہے کہ
وقت نیند اور غفلت کا ہے اور اور دونو رکعتیں بیچ استحقاق قراءۃ کی برابر ہیں پس مقتدی کو چاہیے برابر ہوں چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آیا ہے کہ
حضرت ہر رکعت میں بقدر تیس آیتہ کی پڑہتے اور دراز پڑہنا جو اس حدیث میں آیا ہے محمول ہے اوپر کہ دعاء استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہتے
تھے اور تین آیتوں سے کم زیادتی ہوتی تھی اور خلاصہ میں کہا ہے کہ قول امام محمد کا احب ہے یعنی اچھا ہے کذا فی شرح ابن الہمام ۔ ح ؛
وعن اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا
قِيَامَهُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِی رِوَايَةٍ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ
قَدْرَ ثَلٰثِينَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ
مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں اور عصر میں پس اندازہ کرتے ہم کھڑے
ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کی ظہر سے مقدار پڑہنے الم تنزیل السجدہ کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پڑہتے تھے ہر رکعت میں
بقدر تیس آیتوں کی اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا پچھلی دو رکعتوں میں مقدار آدہی کی اس سے اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت
کا بیچ پہلی دو رکعتوں کی نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے انکی پچھلی دو رکعتوں میں ظہر سے اور بیچ پچھلی دو رکعتوں کی عصر سے اوپر مقدار آدہی
اسکی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** مقدار پڑہنے الم تنزیل السجدہ کی یعنی دونو رکعتوں میں اسقدر پڑہتے تھے یا ہر رکعت میں اور اخیر

مسنون کی موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتون کے پڑہتی تہی یعنی کہ سورہ مذکور وہین اور تیس آیتین ہین اور بر تقدیر مسنون اول کی روایت
آیندہ مخالف ہوتی ہی اس روایت کی اور پچہلی دو رکعتون مین مقدار آدہی کی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتون مین بہی سورہ
پڑہتی تہی مختصر پہلی سی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی کہ وہ موافق مذہب ابوحنیفہ کی ہی پس حمل
کیا جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبہی اسطرح پڑہتی تہی تا لوگ اسکا جایز ہونا معلوم کرین جاننا
چاہیی کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی یا سکوت کری تو بہی
جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کی یہی مذہب ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً سکوت کری برا ہے واسطی مخالفت
سنت کی اور بیچ روایت حسن بن زیاد کی ابوحنیفہ سی آیا ہے کہ قراءۃ اخیر کی رکعتون مین واجب ہے اور ابن ابی شیبہ نی حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت
کیا ہی کہ قراءۃ پڑہی پہلی دو دونون رکعتون مین اور تسبیح کہی اخیر کی دونون مین کذا ذکر الشمنی اور یہہ بہی کہا ہی کہ اگر اخیر کی دونون رکعتون مین سورہ فاتحہ اور
کوئی سورہ پڑہے سی سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح یہی ہی ایسی کہ پڑہنا ہی سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکعتون مین سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب
نہین اور صحیح نزدیک احمد کی یہہ ہے کہ پڑہنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی آیا ہی کہ کبہی زیادہ کرتی تہی سورہ
فاتحہ پر بیچ دو رکعتون اخیر کی لیکن مستحب ہے ترک کرنا سورہ کا شرح : **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ
نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پڑہتی تہی ظہر مین واللیل اذا یغشی اور ایک روایت مین ہے کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکی اور صبح مین دراز اس سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
بعضے حدیثون مین جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فلانی نماز مین فلانی سورہ اور بیان نہین کیا کہ پہلی مین پڑہتی تہی یا دونون مین
یا ایک رکعت مین بلا تعیین پہلی یا دوسری کی پس یہہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ حمل کرنیکی اوپر پڑہنی ایک سورہ کی دونون رکعت مین تکرار
لازم آویگی یا بعض سورہ کی یعنی تہوڑی ایک مین پڑہی تہوڑی ایک مین اور یہہ دونون بعید ہین اگرچہ جایز ہین ایسی کہ وقوع انکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی نادر ہی اور فقہا نی لکہا ہی کہ پڑہنا تمام سورہ کا اگرچہ تہوڑی ہو افضل ہی پڑہنی بعض سورہ کی سی اگرچہ طویل ہو یہہ حکم سوا تراویح کی ہی کہ اوسمین ختم
کرنا ساری مہینی مین فضیلت ہی چہوٹی سورہ پڑہتی ہی اور حمل کرنا اوپر پڑہنی کی بیچ ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہی
بحسب عبارت کی اور سنا مینی بعضی ثقات فقہاء مکہ کی سی کہ تہی شیوا حنفیون کی تہی کہ یہہ جو فقہاء نی تعیین کی ہی طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار
مفصل کی یہہ معتبر ہی پہلی رکعت مین شرح : **وعن** جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ طور روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کیسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اوسمین آیا ہی کہ حضرت
نماز مغرب مین سورہ اعراف اور انفال اور دخان پڑہتی تہی اور ایسی ہی اور حدیثین کہ مثل انکی واقع ہوی ہین دلالت کرتی ہین اوپر نہ مقرر
ہونی قراءۃ کی جیسیکہ فقہا نی لکہا ہی کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑہی پس اصل دلیل

تہا کی بیچ تعین قرارۃ کی یہہ ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی نامہ ابوموسی اشعری کو کہ حاکم کوفہ کی تہی لکہا اوسمین یہہ تفصیل لکہی تہی اوسپر امر قرارۃ کا قرار پایا حاصل یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین امر قرارۃ کا بیچ طول اور قصر کی مختلف تہا ساتہہ اختلاف احوال و اوقات کی اور متعلد جواز کی بعد اوسکی مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمر کی اور ضرور ہی کہ اونکو کچہہ دلیل اور سماع حضرت سی اس باب مین ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑہتی ہونگی جیسا کہ حضرت عمر نی لکہا اور کبہی کبہی خلاف اوسکی ہوگا غرض کہ ہمین کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہونی مین شرح

وعن جابر قال كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي فيؤم قومه فصلى ليلة مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم أتى قومه فأمهم فافتتح بسورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف فقالوا له أنافقت يا فلان قال لا والله ولآتين رسول الله صلى الله عليه وسلم فلأخبرنه فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إنا أصحاب نواضح نعمل بالنهار وإن معاذا صلى معك العشاء ثم أتى قومه فافتتح بسورة البقرة فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على معاذ فقال يا معاذ أفتان أنت اقرأ والشمس وضحاها والضحى والليل إذا يغشى وسبح اسم ربك الأعلى متفق عليه

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپنی قوم کی پس نماز پڑہتی معاذ نی ایک رات ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر آئی اپنی قوم مین پس امام ہوئی اونکی پس شروع کی سورہ بقرہ پس پہر ایک شخص نماز سی پس سلام پہیرا پہر نماز پڑہی اکیلی اور چلا گیا پس کہا لوگون نی اوسکو کیا منافق ہوگیا تو اے فلانی یعنی یہہ فعل منافقون کا سا کیا تو نی اے فلانی کہ جماعت سی نکلا اور کنارہ جو دیکی نماز سی کہا اوسنی نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آونگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دونگا اونکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اے رسول خدا کی ہم اونٹ والی ہین کہ پانی کہینچتی ہین ساتہہ اونکی یعنی درختون اور کہیتیون مین دیتی ہین محنت کرتی ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذ نی نماز پڑہی ساتہہ آپکی عشا کی پہر آئی اپنی قوم کی پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجہی اسمین رنج ہوا کہ دیر لگا تہکا تہا پس متوجہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی پہر فرمایا اے معاذ کیا فتنہ مین ڈالنیوالا ہی تو یعنی لوگونکی جماعت چہڑوا کر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑہ والشمس وضحاہا اور والضحی اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس سلام پہیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تہا لیکن اوسنی جدا کرنا نماز سی ساتہہ سلام کی نکلی تا مشابہت ہو ساتہہ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلی کی یہہ سورتین بہی روایت کی گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نی ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اوسپر کہ فرض پڑہنیوالیکو اقتدا کرنا نفل پڑہنیوالیکا جائز ہی اسلیئی کہ معاذ جو حضرت کی ساتہہ نماز پڑہتی تہی فرض ادا ہو جاتا تہا پس نماز جو قوم کی ساتہہ پڑہتی تہی نفل ہوتی تہی اور قوم کی نماز فرض تہی پس معاذ کی اس فعل کی آنحضرت نی تقریر کی یعنی روا رکہا منع نفرمایا اور حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہہ دیتی ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر کوئی مگر ساتہہ خبر دینی نیت کرنی والی کی پس جائز ہے کہ معاذ حضرت کی ساتہہ نماز بہ نیت نفل پڑہتی ہون تا سیکہین حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنی نفس سے تہمت نفاق کی پہر آتی ہون قوم کی پاس اور پڑہاتی ہون اونکو نماز فرض واسطی حاصل کرنی دونو فضیلتونکی

پس حمل کرنا اسپر اولیٰ ہی اس لیے کہ ہمسکی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہی تخفیف
کرنی نماز میں اور رعایت کرنی ضعیفونکی ۝ ع ۝ **وعن** البراء قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی العشاء
والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن صوتا منه متفق علیه اور روایت ہی براء سی
کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی عشا میں والتین والزیتون اور نہیں سنا مینی کسیکو زیادہ خوش آواز حضرت سی روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دونون رکعتونمین سی ایک رکعت مین والتین پڑہتی اور دوسری میں اور کچہہ ۝ ح ۝ **وعن** جابر بن سمرة
قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید ونحوها وکانت صلوته بعد
تخفیفا رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی فجر میں سورہ ق والقرآن المجید
اور مانند اوسکی اور تہی نماز حضرت کی پیچہی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی فجر کی نماز مین قراءۃ دراز پڑہتی اور اور وقتونمین اوس سے
کم اس لیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی ۝ ح ۝ **وعن** عمرو بن حریث انه سمع النبی صلی اللہ علیه
وسلم یقرأ فی الفجر واللیل اذا عسعس رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑہتی نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنی اذا الشمس کورت روایت کی یہہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن السائب قال صلی لنا رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم الصبح بمکة فاستفتح سورة المؤمنین حتی جاء ذکر موسی وهارون او ذکر عیسی
اخذت النبی صلی اللہ علیه وسلم سعلة فرکع رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ
بن سائب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فجر کی مکہ مین یعنی بعد فتح مکہ کی پس شروع کی سورہ مومنین یعنی قد
افلح المومنون یہان تک کہ آیا ذکر حضرت موسی اور ہرون کا یا ذکر حضرت عیسی کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانسی پس رکوع کیا روایت کی
یہہ مسلم نی **ف** ذکر حضرت موسی اور حضرت ہارون ع کا اس آیت مین ہی ثم ارسلنا موسی واخاه ہارون اور ذکر حضرت عیسی کا اس آیت مین
ہے وجعلنا ابن مریم وامه آیة اور پیش آئی کہانسی یعنی ونکی ذکر سی روئی یہان تک کہ غالب ہوئی اونپر کہانسی پس سورۃ تمام نکرسکی رکوع
کردیا ۝ ع ۝ **وعن** ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعة بالم تنزیل فی
الرکعة الاولی وفی الثانیة هل اتی علی الانسان متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی فجر کی نماز مین دن
جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ہل اتی علی الانسان روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شافعیہ کا عمل اسپر ہے
اور حنفیہ نی جو قراءۃ مقرر کرنیکو منع کیا ہی تو اس صورتمین کیا ہی کہ لوگ اوسکو لازم اور واجب جانکر پڑہین اور اوسکی سوا اور کچہہ پڑہنی کو مکروہ
جانین اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی ساتہہ قراءۃ حضرت کی اور اتباع سنت کی پڑہین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوا اوسکی اور بہی کچہہ کبہی کبہی
پڑہین اور جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سوای اسکی جائز نہین اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت
نہین ہوا ہے بلکہ کبہی کبہی پڑہتی ہونگی پس کبہی کبہی پڑہنا اسکا افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورہ سجدہ پڑہی تو سجدہ تلاوت کا ہی کری اگرچہ
بعضی شافعیہ نی بعض ایام میں امام کی لیے ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرت سی ثابت ہوا ہے ۝ ح س ۝ **وعن** عبید اللہ بن ابی رافع
قال استخلف مروان اباهریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابوهریرة الجمعة فقرأ سورة الجمعة
فی السجدة الاولی وفی الآخرة اذا جاءک المنافقون فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه

وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة رواه مسلم اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سی کہ کہا خلیفہ کیا مروان نی ابو ہریرہ کو مدینہ پر
اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نی جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک
المنافقون پس کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہہ دونو سورتین دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ مین روایت کی یہہ مسلم
نے وعن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح
اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية قال فاذا اجتمع العيد والجمعة في يوم واحد
قرأ بهما في الصلوتين رواه مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی دونو عید دن مین اور جمعہ مین سبح
اسم ربك الاعلى اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نی اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن مین پڑہتی یہہ دونو سورتین دونو نمازون
مین یعنی عید مین اور جمعہ مین روایت کی یہہ مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونو سورتون کا ان نمازونمین مستحب ہو کہ ہی اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتی تہی ؛ ح ؛ وعن عبيد الله ان عمر بن الخطاب
سأل ابا واقد الليثي ما كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاضحى والفطر
فقال كان يقرأ فيهما بق والقرآن المجيد واقتربت الساعة رواه مسلم اور روایت ہی عبید اللہ سی کہ تحقیق عمر بن الخطاب نی
پوچہا ابو واقد لیثی سی کہ کیا پڑہتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان مین اور عید فطر مین پس کہا تہی پڑہتی ان دونو مین سورہ
ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہہ مسلم نی ف مقصود حضرت عمر رض کو اس پوچہنی سی یہہ تہا کہ حاضرین اسکو سنلین اور
انکی ذہن مین قرار پکڑی والا باوجود اس قرب کے کہ حضرت سی رکہتی تہی اور حضرت کی حوال اقوال سی واقف تہی نہ جاننا انکا بعید تہا
؛ ح ؛ وعن ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الفجر قل يا ايها
الكافرون وقل هو الله احد رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ دو رکعتون
سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ مسلم نی وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر قولوا آمنا بالله وما انزل الينا والتي في آل عمران قل يا
اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی
بیچ دونو رکعتون سنت فجر کی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقرہ مین ہی اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران مین ہی قل یا اہل الکتب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہہ مسلم نی ف پہلے آیۃ ساری یون ہی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل و
اسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی
یون ہی قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہہ ہی کہ کبہی کبہی یہہ آیتین پڑہتی ہونگی اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑہتی ہونگی اور اس سی یہہ بہی معلوم
ہوا کہ پڑہنا بعض سورۃ کا خصوصا سورۃ کی درمیان مین سی مکروہ نہین ؛ ح ؛ الفصل الثاني فصل دوسری عن ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح صلوته ببسم الله الرحمن الرحيم رواه الترمذي وقال هذا
حديث ليس اسناده بذاك روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اسکی ایسی یعنی قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے بسم اللہ جہر سے نہ پڑہتے پہر قراءۃ شروع کرتے قید جہر کی اس لیے لگائی تا یہہ حدیث مخالف اوپر کی حدیثون کے نہو کہ شروع کرتے نماز ساتہہ الحمد للہ رب العالمین
کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمین نظر ہے بلکہ یہہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہے ٭ ع ٭ وعن وائل بن حجر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ رواہ الترمذی وابو داود
والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتہہ اسکی آواز اپنی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و دارمی و ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتہہ اسکی آواز
دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑہنے فاتحہ کی سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام
یا مقتدی اگرچہ امام آمین نکہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پکار کر نکہے وہ کہتے
ہین کہ حدیثین پکار کر کہنے کی محمول ہین اس پر کہ یہہ ابتدا مین تہا واسطے تعلیم کے پہر جبکہ صحابہ سیکہہ لیے چپکی کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت
کے احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کیسے کہ اونہنے نقل کی علقمہ بن وائل سے وسنے اپنے باپ سے کہ اونہنے نماز
پڑہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہنچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہی آمین اور چپکی کہی اور یہی روایت کی ہے اونہون نے ابن مسعود کی کہ وہ
چپکے کہتے تہے اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے چار چیزین ہین کہ امام اونکو آہستہ کہے اعوذ اور بسملہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا مین
چپکے پڑہنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکی اور شک نہین ہے اسمین کہ آمین دعا ہے پس نزدیک
تعارض کے راجح ہوا چپکی کہنا اسکا اور آمین قرآن سے نہین ہے اجماعا پس نہین لائق ہے یہہ کہ ہو ساتہہ آواز قرآن کے جیسے نہین جائز ہے لکہنا اسکا
مصحف مین واللہ اعلم ٭ ح ع ٭ وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء یختم قال بآمین رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تہا سوال کرنے مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے ساتہہ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتہہ آمین کے روایت کی یہہ ابو داود نے ف
واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور معنی اول مناسب ہین بحسب اس حدیث کے آمین خاتم
رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کے کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہین بسبب اوسکے جیسا کہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خطا اور ہر چیز کہ اوسپر مہر کرتے ہین
پس فرمایا ساتہہ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتہہ اوسکے ٭ ع ح ٭ وعن عائشۃ قالت ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بسورۃ الاعراف فرقہا فی الرکعتین رواہ النسائی
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی ساتہہ سورہ اعراف کے متفرق پڑہا اس سورہ کو دونون
رکعتون مین روایت کی یہہ نسائی نے ف حضرت مغرب مین قراءۃ مختصر پڑہتے تہے اور بیان جواز کے لیے دراز قراءۃ پڑہی ہے کہ جائز
ہونا ہی ہے اور اسمین شک نہین کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکہتا ہے حنفیہ کے جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ٭ ع ح ٭ وعن عقبۃ
بن عامر قال کنت اقود لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی السفر فقال لی یا عقبۃ

أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا تہا مین کہینچتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی اونکی سفر مین پس کہا واسطی میری ای عقبہ نہ سکہلاؤن مین تجکو بہتر سورتین کہ پڑہی گئین پس سکہلائین مجکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نی پس نہین دیکہا حضرت نی مجکو کہ خوش کیا گیا مین ساتہہ اون دونون کی بہت پس جب اوترے واسطی نماز صبح کی نماز پڑہی ساتہہ ان دونون کی نماز صبح کی واسطی لوگون کی پس جب فارغ ہوئی پہری طرف میری پس فرمایا ای عقبہ کیا دیکہا تونی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی **ف** بہتر سورتین کہ پڑہی گئین یعنی متضمنہ تعوذ یعنی پناہ مانگنی مین بہترین حضرت نی عقبہ سی سوال کر کر جب یہہ سورتین سکہائین تو دیکہا انکو کچہہ بہت خوش ہوی اسلیی کہ اوسمین بیان اللہ تعالی کے وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتونکی نہین پس حضرت نی صبح کی نماز مین انکو پڑہ کر فرمایا کہ ای عقبہ کیسی دیکہی تونی فضیلت انکی کہ صبح کی نماز مین کہ افضل نمازون کی ہی اور قراءۃ دراز اوسمین مستحب ہے انکو پڑہا مینی **ح** وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز مغرب مین جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن عمر سی مگر تحقیق اوسنی نہین ذکر کیا شب جمعہ کا **ف** نماز مغرب سے مراد فرض اوسکا ہی اور احتمال ہی کہ سنت مراد ہوا اور ابن حبان نی بعد لفظ قل ہو اللہ کی باقی حدیث یون نقل کی ہی وفی العشا سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنی شب جمعہ کی عشا مین یہہ دو سورتین پڑہتی تہی اور کہا ہی ابن ملک نی یہہ اور مثل اسکی محمول دوام پر نہین ہی بلکہ کبہی کچہہ پڑہتی کبہی کچہہ تا لوگ جواز اوسکا معلوم کرلین **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کسقدر سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کی کہ پیچہی مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلی نماز فجر کی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی مگر اوسنی نہین ذکر کیا پیچہی مغرب کے **ف** نہین گن سکتا مین یعنی اکثر بار حضرت کو یہہ پڑہتی دیکہا کہ بسبب کثرت کی گن نہین سکتا **ح** وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی اونی نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا ابو ہریرہ نی نہین نماز پڑہی مینی پیچہی کسکی کہ بہت مشابہ ہو نماز کی پڑہنی مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی فلانی شخص سی کہا سلیمان نی نماز پڑہی مینی پیچہی اوسکی یعنی فلانیکی پس تہی دراز کرتی پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتی تہی دو پچھلی اور ہلکی کرتی تہی نماز عصر کو اور پڑہتی تہی مغرب مین سورتین چہوٹی مفصل کی اور پڑہتی تہی عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑہتی تہی صبح مین لنبے سورتین مفصل کی روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ ویخفف العصر تک **ف** مراد فلانی شخص سے بعضون نی کہا امیر حضرت علی رض ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ کوئی اور شخص حاکم تہا مدینہ کا مروان کیطرف سی وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑہنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتی تہی اور عصر مین بہی تخفیف ذکر کی اور یہہ نہ کہا کہ قصار پڑہتی تہی یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چہوٹی سورتین مفصل کی پڑہتی ہین اور مراد مفصل سی اوپر قول مشہور کی سورتین آخیر قران کی ہین سورہ حجرات سی آخر تک مفصل اونکو اس لیے کہتی ہین کہ معنی فصل کی ہین جدا ہونا پس یہان سے سورتین چہوٹی ہین کہ ایک دوسری سی جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کی اور سورتین اوسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چہوٹی پس حجرات سی بروج تک جو سورتین ہین اونکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سی لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ٭ ح ٭

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَؤُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا تہی ہم پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نی قران پس بہاری ہوا اونپر پڑہنا پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتی ہو پیچہی امام اپنی کی کہا ہم نی البتہ ای رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو کچہہ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہی یہہ سورہ روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور واسطی نسائی کی معنی اسکی اور بیچ روایت ابی داود کی کہا اور مین کہتا تہا یعنی اپنی دلمین جبکہ قراءة مجہپر بہاری ہوئی کیا ہی واسطی میری کہ نزاع کرتا ہی مجہسی قران یعنی دشوار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا مجہپر پس جانا مینی کہ یہہ تمہاری پڑہنی کی سبب سے تہا پس نہ پڑہو کچہہ قران سی جسوقت کہ مین پکار کر پڑہون مگر سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑہنا سبب بہاری ہونیکا یہہ تہا کہ لوگون نی حضرت کی پیچہی قراءة پڑہی اور چپکی ہو کر حضرت کی قراءة نہ سنی اس سے اون کی نماز مین نقصان آیا اسنی تاثیر کی حضرت کی قراءة مین کہ کامل مین بہی کبہی تاثیر ناقص کے ہو جاتی ہی جیسیکہ کتاب الطہارة مین گذرا کہ ایکروز آنحضرت نی صبح کی نماز مین قراءة شروع کی اور لگی بہر بہان سبب اسکا کیا کہ ایک قوم میری پیچہی کہڑی ہوتی ہی کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اونسی مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علما نی اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلی نمازی کو پڑہنا اسکا واجب ہے اور امام کی پیچہی نہ پڑہی نماز سری ہو یا جہری دلیل اونکی آیہ کلام اللہ کی ہی وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا یعنی جب قران پڑہا جاوی پس سنو اور چپکی رہو اور اسحدیث کو محمول کرتی ہین ابتدا پر یعنی یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگی مذکور ہی ٭ ح ع ٭

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

يا رسول الله قال إني أقول ما لي أنازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فيما جهر فيه بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مالك
وأحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وروى ابن ماجة نحوه اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھری اوس نماز سی کہ پکار کر پڑہی
اوسمین قراءة پس فرمایا کیا پڑہا ہی ساتہہ میری کسی نی تم مین سی ابہی پس عرض کیا ایک شخص نی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق مین کہتا
کیا ہی واسطی اسکے کہ چہینا جہپٹی کرتا ہون قرآن سی کہا ابوہریرہ نی پس باز رہی لوگ پڑہنی سی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ
اوس نماز کی کہ پکار کر پڑہتی تہی وسمین قراءة نمازومین سی اوسوقت کہ سنا یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہہ مالک نے احمد اور ابوداود اور
ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی پیچہی مطلق پڑہنی تہی نہ احمد نے اور
کہیہ شاید کہ یہہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابوہریرہ متاخر الاسلام تہی نع ع: **وعن** ابن عمر والبياضي قالا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إن المصلي يناجي ربه فلينظر ما يناجيه به ولا يجهر بعضكم على بعض بالقرآن رواه أحمد
اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑہتی والا سرگوشی کرتا ہی پروردگا
اپنی سی پس چاہیی کہ فکر کری اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سی ساتہہ اوسکی یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب وتامل اور خضوع اور خشوع
سے پڑہی اور نہ بلند کری آواز بعضا تمہارا البعض پر ساتہہ پڑہنی قرآن کی یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سی روایت کی یہہ احمد نی نع ح:
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر
فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا رواه أبو داود والنسائي وابن ماجه اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کی جاوی ساتہہ اوسکی پس جسوقت کہ اللہ اکبر
کہے پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہی قراءة پس چپ رہو روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** جب تکبیر کہی تکبیر
کہا ابن حجر نی کہ تکبیر امام کی بعد کہی نہ ساتہہ اوسکی ورنہ پہلی اوسکی یہہ بات تکبیر احرام مین واجب ہے اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہی
ظاہر یہہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہتا ہو یا چپکی اسی لیی فانصتوا فرمایا یعنی چپکی ہو اور فاستمعوا نہ فرمایا اللہ تعالی نی اذا قرئ
القرآن فاستمعوا له یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو یعنی حالت جہر مین وانصتوا اور چپکی رہو یعنی حالت سر مین جانا چاہیی کہ مذہب شافعی مین
واجب ہے قراءة فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوای فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بہی ہی ایک
قول کی وجوب قراءة فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کی ہی فقط اور بیچ جہریہ کی سننا قراءة امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہہ ہے کہ پڑہنا بیچ جہریہ مین اور سریہ
مین اور صاحبین کی نزدیک بہتر پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نی کہ فاسد ہوتی ہی نماز بیچ قول ایک جماعت کی صحابہ سی پس احتیاط بیچ عمل کرنی
کے ہے ساتہہ قوی تر دلیل کی اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہہ حدیث من کان له امام فقراءة الامام قراءة له اور یہہ حدیث صحیح ہی سوای بخاری
ومسلم کی سب نی اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابة ع ح: **وعن** عبد الله بن أبي أوفى قال جاء رجل إلى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أستطيع أن آخذ من القرآن شيئا فعلمني ما يجزئني قال قل سبحان الله وا
لحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله قال يا رسول الله هذا لله فما لي قال
قل اللهم ارحمني وعافني واهدني وارزقني فقال هكذا بيديه وقبضهما فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَھَتْ
رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکہتا یہہ کہ سیکہوں مین قرآن مین سی کچہہ یعنی اسیوقت پس سکہلاؤ مجکو وہ چیز کہ کفایت کری مجکو فرمایا کہہ پاک
ہے اللہ اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہوں سی اور نہین قوۃ عبادۃ پر مگر
ساتہہ مدد اللہ کی کہا ای رسول خدا کی یہہ تو واسطی اللہ کی ہی پس کیا ہی اپنی لیی فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجپر اور عافیت سی رکہہ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور
روزی دی مجکو پس اشارہ کیا اوسنی اس طرح سی ساتہہ دونوں ہاتوں اپنی کی اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آپہ اس
شخص نے پس بہرے ہاتہہ اپنی نیکی سی روایت کی یہہ ابو داود نے اور تمام ہوئے روایت نسائی کی قول ونکی
الا باللہ تک **ف** مصنف یہہ حدیث جو باب القراءۃ مین لایا اس قرینہ سی یہہ معلوم ہوا کہ مراد یہہ ہی کہ وہ شخص قرآن مین سی اسقدر نہ یاد کر سکتا تہا
کہ جس سے نماز درست ہوتی لیکن یہہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہوکر اسقدر نہ یاد کرسکی اگر بقدر ان کلمات کی یہ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تہی جواب
اس شبہہ کا یہہ ہی کہ وہ شخص ابہی مسلمان ہوا تہا اور وقت نماز کا آگیا تہا اور قرآن دینا یاد نہین کرسکتا تہا آسانی کی لیی یہہ سکہا دیا یا حمل
کیجاوگی یہہ حدیث ابتداء اسلام پر کہ اوس دنوں مین بنا امر کی آسانی پر تہی اولی ہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتونکو یعنی اشارہ کیا اوسنی کہ یاد رکہا مینی
اور نگاہ رکہا جو کہ آپنی فرمایا جیسیکہ کسیکو کوئی چیز نفیس ہاتہہ لگتی ہی تو اوسکو مٹہی مین بند کرلیتا ہی ۔ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی فرماتی سبحان ربی الاعلی
روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** معنی سورۃ کی سر کی یہہ ہین کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی پس اس حکم
بجالانی کی لیی فرماتی تہی کہ پاکی بیان کرتا ہوں اپنی رب کے جو کہ بلند مرتبہ ہی ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ
مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ
الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تم مین سے سورہ والتین والزیتون پس پہنچی تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا
نہین ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیی کہ کہی بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہاں اور مین اسپر شاہدوں مین سی ہوں اور جو شخص پڑہی
لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہنچی اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین یہہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کری مردونکو پس چاہیی کہ
کہے بلی یعنی ہاں قادر ہی اور جو کوئی پڑہی والمرسلات پس پہنچی اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتہہ کس بات کی پیچہی اسکی ایمان لاوینگے
پس چاہیی کہ کہی امنا باللہ یعنی ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک
من الشاہدین یعنی مانند پہلے آیۃ کی جواب کے **ف** یہ جواب دینی ان آیتوں کی اور مانند انکی کی اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کی نماز
مین ہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی ہی کہی اور نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل مین ہی اور فرضوں مین نکہی اور امام

اعظم کی نزدیک باہر نماز کی ہے اور نماز میں نہیے نفلو نمین نہ فرضو نمین تا توہم نہو وی کہ یہہ الفاظ قرآنکی ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہہ نماز میں تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کی تو کہینگے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کی آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کے ادا کرتے تہے جب پہنچتے تہے آیہ رحمت پر تو ٹہیرتے تہے اور طلب رحمت کی کرتے تہے اور جب پہنچتے تہے آیہ عذاب پر تو ٹہیرتے تہے اور پناہ مانگتے تہے عذاب سے اور کسی نے اون نمازونمین کہ جہر کرتے تہے فرائض سے روایت نہین کی ؛ ح ؛ **وعن** جابر قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمٰن من اولہا الی اٰخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودًا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پاس پڑہی اوپر سورہ الرحمٰن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پہر فرمایا حضرت نے تحقیق پڑہی تہی مینے یہہ سورہ جنون پر اوس رات کہ جمع ہوئے تہے جن یعنی ایمان لانیکی لیے اور قرآن سننے کی لیے پس تہے وہ اچہے جواب دینے مین تمسے تہا مین جبکہ پہنچتا تہا اوپر کہنے اس آیہ کی فبای الاء ربکما تکذبان یعنی پس کونسی نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کی سے جہٹلاتے ہو تم اے جن و انس تو کہتے جوابمین لابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی نہین کوئی چیز نعمتو تیری سے اے ہمارے جہٹلاتے ہین پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے روایت کیا یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** معاذ بن عبد اللّٰہ الجہنی قال ان رجلا من جہینۃ اخبرہ انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ فی الصبح اذا زلزلت فی الرکعتین کلتیہما فلا ادری انسی ام قرأ ذلک عمدًا رواہ ابوداود روایت ہے معاذ بن عبداللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا جہینہ مین کا کہ خبر دی اوسنے معاذ کو یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے نماز صبح مین سورہ اذا زلزلت دونو رکعتونمین پس نہین جانتا مین کہ بہول گئے یا پڑہی یہہ قصدًا روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی ساری سورہ پہلے رکعت مین پڑہی پہر ساری دوسری مین ظاہر یہہ ہے کہ اسطرح قصدا حضرت نے پڑہا بیان جواز کی لیے کہ اصل سنت اسمین ادا ہو جاتی ہے اور افضل عدم تکرار ہے یعنے ایکسورۃ دو رکعتونمین مکرر نہ پڑہے خصوصًا فرائض مین ؛ ع ؛ **وعن** عروۃ قال ان ابا بکر الصدیق صلی الصبح فقرأ فیہما بسورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما رواہ مالک اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق نے نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونوں رکعتونمین سورہ بقرہ روایت کی یہہ مالک نے **ف** یعنی متفرق ایکسورۃ دونو مین پڑہی کہ کچہہ ایک مین پڑہی کچہہ ایک مین یہہ بہی بیان جواز کی لیے کیا مداومت اوسپر حضرت سے ثابت نہین ہوئی اکثر پوری سورہ پڑہتے تہے اور یہہ تفریق پڑہنا نادر تہا ؛ ع ؛ **وعن** الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قراءۃ عثمان ابن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا رواہ مالک اور روایت ہے فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ کہا نہین سیکہی مینے سورہ یوسف مگر پڑہنے عثمان بن عفان کی سے اوسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنے ونکیکے اوسکو روایت کی یہہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ علما مکروہ کہتے ہین مداومت کرنیکو سورہ معینہ پر اسلیے کہ اسمین ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہے پس یہہ منافی اس حدیث کی معلوم ہوتا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ علما جو مکروہ کہتے ہین مراد اونکی مداومت کرنی تمام نمازون مین ہے اور حضرت عثمان سے جو ثابت ہوا ہے یہہ نہین ہے بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز مین تہے اور بعضے علما نے لکہا ہے کہ مداومت کرنی سورہ یوسف کے پڑہنے پر باعث ہے حاصل ہونے سعادت

شہادة کا ﴿و عن عامر بن ربيعة قال صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيهما بسورة يوسف و سورة الحج قراءة بطيئة قيل له اذا لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال اجل رواه مالك﴾ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہا نماز پڑہی ہمنی پیچہی عمر بن الخطاب کے صبح کی پس پڑہی اوسمین سورہ یوسف اور سورہ حج ٹہیر ٹہیر کر کہا گیا واسطی عامر کی او سوقت البتہ کہڑی ہوتی ہونگی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہونگی کہ اسقدر پڑہتی تہی کہا کہ ہان روایت کی یہہ مالک نی **ف** اول وقت صبح کی نماز پڑہنی جائز ہی اسمین کچہہ خلاف نہین پس یہہ حدیث محمول ہی جواز پر نہ مختار یعنی اولویت پر سلیبی کہ حدیث ابن نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اسکیکی ع ﴿و عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم بها الناس في الصلوة المكتوبة رواه مالك﴾ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اون نی نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اون نی نقل کی اپنی دادا عبد اللہ سی کہ کہا اوسنی نہین مفصل سی کوئی سورہ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مینی سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تہی ساتہہ اوسکی لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ بیان جواز کی لیی تہا کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورہ پڑہنی نماز مین جائز ہی ع ﴿و عن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة المغرب بحم الدخان رواه النسائي مرسلا﴾ اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہہ نسائی نی بطریق ارسال کی **ف** حم دونون رکعتون مین پڑہی ساری حم بالعض ع

باب الركوع

باب ہی بیچ بیان رکوع کی **ف** معنی رکوع کی لغت مین ہین جہکنا اور یہہ رکن ہی نماز کا ساتہہ کتاب سنت کی اور خاص ہاسی ہی نماز مین ہے اور اسونکی نماز مین نہین ع

الفصل الاول

فصل پہلی ﴿عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله اني لأراكم من بعدي متفق عليه﴾ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد سیدہا کرنی سی ٹہیر ٹہیر کر کرنا ہی یعنی سجدہ اور رکوع کی ادا کرنی مین جلدی نکرو اور دیکہتا ہون پیچہی اپنی سی یہہ دیکہنا از راہ معجزہ کی تہا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے ع ﴿و عن البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق عليه﴾ اور روایت ہی برا سی کہ کہا تہا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور بیٹہنا اونکا درمیان دو سجدون کی اور جسوقت کہ اوٹہتی رکوع سی سوائی کہڑی رہنی اور بیٹہنی کی یہہ چارون چیزین ہوتی تہین قریب برابر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قیام کہ اوسمین قراءۃ پڑہتی تہی البتہ دراز ہوتا تہا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑہتی تہی وہ بہی دراز ہوتا تہا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ کہ اسمین قریب برابر کی ہوتی تہی مقدار مین ح ﴿و عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم﴾ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کہڑی رہتی یہان تک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت یہہ سجدہ کرنی اور بیٹہتی درمیان دونون سجدون کی

یہانتک کہتی ہم تحقیق ترک کیا سجدہ، روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بعد رکوع کی دیر تک ٹہرے رہتی حتی کہ ہم گمان کرتی کہ یہہ رکعت کہ جسکا
رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سر نو شروع کیا اسیطرح بعد سجدی کی اتنی دیر ٹہیرتی کہ ہم جانتی کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ
درازگی نوافل میں ہوتی ہوگی یا فرضوں میں ہوتی ہو کبہی کبہی اسکی بیان جواز کی ۔ ح ع ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتی رکوع اپنی میں اور سجدہ اپنی میں پاک ہی تو یا الہی ای پروردگار ہماری
اور پاکی بیان کرتی ہیں ساتہ تعریف تیری کی یا الہی بخش مجکو عمل کرتی تہی موافق قران کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قران
میں جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی فسبح بحمد ربك واستغفره یعنی پس پاکی بیان کر ساتہ تعریف پروردگار اپنی کی اور بخشش مانگ اوس سے اس امر کو بجالاتی
تہی کہ رکوع وسجود میں تسبیح اور تعریف کرتی اور بخشش مانگتی اسلیئی کہ رکوع وسجود افضل احوال خضوع وخشوع کی ہیں اور اور حدیث سے معلوم
ہوتا ہی کہ سوا رکوع وسجود کی بہی اسکو پڑہتی تہی آیا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرت کا آخر عمر میں بعد اوترنی سورہ اذا جاء کی یہی تہا ۔ ح **وعنها**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اونہیں سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی رکوع اپنی میں اور سجدہ اپنی میں بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون
کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کیا یہہ مسلم نی ۔ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ
اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہہ کہ پڑہوں میں قران رکوع کی
حالت میں یا سجدہ کی حالت میں لیکن پر رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اوسمیں رب کی اور سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنی میں پس لائق
ہے یہہ کہ قبول کیجاوی تمہاری لیئی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہی قران پڑہنی کی رکوع وسجود میں تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی اور موافق قیاس
کے بہی ہی اللہ تعالی نی ہر ہیئت کیواسطی نماز سی مقرر کیا ہی واسطی ایک نوع کی انواع ذکر سی پس قیام کو کہ اول ہیئت ہی واسطی اعظم اوسکی ہی مقرر کیا واسطی
قران کی کہ افضل ذکر ونکا ہی اور بعد مقرر کرنی اللہ تعالی کی گنجایش اسکی نہیں کہتا کہ خلاف اوسکا کرین اور اگر کرینگی تو حرام ہوگا یا مکروہ
اور یہہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اوسکی نہیں معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنی کی رکوع میں یعنی سبحان ربی العظیم پڑہو اور سجدہ
میں جو دعا کرنیکو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ اللہ تعالی سی مطلب اپنا مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اوسکی کری کیونکہ
کے تعریف وغیرہ کرنی بہی حقیقت میں دعا ہی ہوتی ہی پس سجدہ میں جو بہت دعا کرنیکو فرمایا دونو قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نی جو
اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سی منع کرتی ہیں وہ بہی بجالانی امر دعا کی سی خالی نہیں کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی من شغله ذكري عن مسئلتي
اعطيته افضل ما اعطي السائلين یعنی جسکو باز رکہا میری ذکر نی سوال کرنی میری سی دیتا ہوں اوسکو افضل اوس چیز سی کہ دیتا ہوں مانگنی والون کو لیکن چاہیئی
یون کہ اوسوقت میں ذکر خلوص دلسی کری اور بعضی محققین حنفیہ نی تطبیق آمین یون بیان کی ہی کہ نوافل میں دعا صریح کری اور فرائض میں
اقتصار تسبیحات پر کری ۔ ع ح ۔ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہتا ہی امام سمع اللہ لمن

اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس ہویا الہی ہی ربّ ہماری واسطی تیری ہی حمد ہی پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اوسکا کہنی فرشتوں کی بخشی جاتی ہیں
واسطی اوسکے گناہ اوسکے جو کہ پہلی کیے ہیں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کلام متعلق اس مقام کا باب القراءة کی پہلی فصل میں گذر چکا اور گناہ صغیرہ
موافق وعدہ کی بخشی جاتی ہیں اور کبائر بہی از راہ فضل کی جاہی تو بخشدی ح ع **وعن** عبد الله بن ابي اوفى قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد
ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد رواه مسلم اور روایت ہی عبد الله بن ابی اوفی
سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹہاتی پیٹہہ اپنی رکوع سی کہتی سنا الله نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی یا الہی ای رب
ہماری واسطی تیری ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمینوں بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی یعنی بعد آسمان و زمین کی اور چیزیں کہ ہنوز
نہیں پیدا کی ہیں پیدا کری روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کلمات جو بعد ربنا لك الحمد کی ہیں نماز نفل میں پڑہتی ہیں حنفیہ کی نزدیک باعث
وعن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه من الركوع قال اللهم
ربنا لك الحمد ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی کہتی یا الہی ای پروردگار ہمارے
واسطی تیری ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز پیچہی آسمانوں و زمین کی ای لائق تعریف اور بزرگی کی لائق تر ہی
اوس چیز سی کہ کہا بندی نی یعنی حضرت نی یا سب بندوں نی اور سب ہم تیری ہی بندہ ہیں یا الہی نہیں کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی
اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کیا تو نی اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی روایت کی یہہ مسلم نی **وعن**
رفاعة بن رافع قال كنا نصلي وراء النبي صلى الله عليه وسلم فلما رفع راسه من الركعة قال
سمع الله لمن حمده فقال رجل وراءه ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف قال
من المتكلم انفا قال انا قال رأيت بضعة وثلثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول رواه البخاري اور روایت
ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا تہی ہم نماز پڑہتی پیچہی نبی صلی الله علیہ وسلم کی پس جب اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی کہتی سنا الله نی واسطی اوسکی
کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نی کہ تہا پیچہی حضرت کی ای رب ہماری اور تیری ہی لیی تعریف ہی تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک و ریا سے
برکت کی گئی اوسمیں یعنی ساتہہ کثرت اور اخلاص اور حضور کی پس جب پہری حضرت نماز سی فرمایا کون تہا بولنیوالا اب یعنی ان کلموں کا پڑہنی والا کہا اوس
شخص نی کہ میں تہا فرمایا کہ دیکہا میں نی کئی اوپر تیس فرشتی ہیں کہ جلدی کرتی ہیں کونسا اونمیں سی لکہی ثواب ان کلموں کا پہلی روایت کی یہہ بخاری
نی

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تجزئ صلوة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن
ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم نی نہیں کفایت کرتی اور قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہاں تک سیدہی کری پیٹہہ اپنی رکوع میں اور سجدہ میں روایت
کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شرح منية المصلي

مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع سجود مین آرام سی ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنی ٹھکانی پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابو یوسف کی اور تینون اماموں کی بموجب اس حدیث کی اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رح کی پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سی اور جلسہ دونون سجدونمین اور طمانیت سب یہہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد رح کی سنت ہین اور ابن ہمام نی کہا ہی لائق ہی کہ ہر دو قومہ اور جلسہ واجب ہون ع ؛ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا جب اتری یہہ آیت پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بڑی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنی مین یعنی کہو سبحان ربی العظیم پھر جب اتری یہہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدی اپنی مین یعنی پڑھو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سی اونسی نقل کی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکوع کری ایک تمہارا پس کہی رکوع اپنی مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہہ ہی ادنا درجہ اوسکا اور جسوقت کہ سجدہ کری پس کہی سجدی اپنی مین پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہہ ادنی درجہ اوسکا ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی نہین ہی سند اسکی متصل اسواسطی کہ تحقیق عون نی نہین ملاقات کی ابن مسعود سی **ف** یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی والا اصل سنت ایکبار مین بھی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھہ حد نہین اور بعضون نی دس تک کہا ہی اور بعضون نی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہی اور ساتھہ حدیث منقطع کی دلیل پکڑنا ضرر نہین رکھتا اس لیی کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعا ع ح ؛ **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ اونہون نی نماز پڑہی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھی حضرت کہتی رکوع اپنی مین سبحان ربی العظیم اور سجدے اپنی مین سبحان ربی الاعلی اور نہین آتی تھی کسی آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتی دعا اور نہین آتی کسی آیۃ عذاب سے پر مگر کہ ٹھہرتی اور پناہ مانگتی عذاب سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نی قول الاعلی تک اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حمل کیا ہی اس حدیث کو علما ہمارے نی اور مالکیہ نی اسپر کہ یہہ نماز حضرت کی نفل تھی اس لیی کہ وہ جائز نہین کہتی ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کی نماز فرض مین اور ممکن ہی حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت نی بیان

جواز کی لیی ہون ہے کیا ہو فرضو نمین اور لکہا ہی شیخ جزری نی کہ یہہ حدیث مسلم نی بہی روایت کی ہی پس اسکو حسا ئین نہ لانا تہا بلکہ صحاح مین لانا مولف نے ع

الفصل الثالث

تیسری فصل ہے **عن** عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة رواه النسائي روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا ٹہیری بقدر سورہ بقرہ کی اور کہتی تہی رکوع اپنی مین پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور کبریائی اور بزرگی کا روایت کی یہہ نسائی نی **ف** یہہ نماز تہجد کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی ع ح

وعن ابن جبير قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا ركوعه عشر تسبيحات وسجوده عشر تسبيحات رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن جبیر سی کہ کہا سنا مینی انس بن مالک سی کہ کہتی تہی نہین پڑہی مینی نماز پیچہی کسیکی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت مشابہہ ہو نماز مین ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوجوان سے یعنی عمر بن عبد العزیز سی کہا ابن جبیر نی کہ کہا انس نے پس اندازہ کیا ہمنی حضرت کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجدہ اونکی کا دس تسبیحین روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی جتنی دیر مین کہ وہ رکوع کرتی یا سجدہ کرتی اتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑہ لیتی تہی پس وہ بہی دس تسبیحین پڑہتی ہون گی یا کم یا زیادہ ع ح

وعن شقيق قال ان حذيفة رأى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلوته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا تحقیق حذیفہ نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نی نہین نماز پڑہی تو نی یعنی پوری کہا شقیق نی اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہہ بہی کہا اور اگر مری یعنی بغیر توبہ کی ایسی نماز سی تو مریگا اوپر غیر فطرۃ کی یعنی غیر طریقے اسلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہہ بخاری نی **ف** وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اوسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوی تو گویا بالکل ہی نہوی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کی اور نزدیک اکثرون کی جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کری غرض کہ بہر نوع اسکی وعید مین تامل کری اور رکوع وسجود اچہی طرح کیا کری اسکی ترک کو سہل نجانی ع ح

وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوء الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه احمد اور روایت ہے ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت برا لوگونمین با عتبار چرانی کی وہ شخص ہے کہ چوری کری نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سی فرمایا نہ پورا کری رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ احمد نی **ف** چور نماز کا مال کی چور سی برا اس لیے ہے کہ مال کا چرانی والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹہاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکی مالک سے یا کاٹی جاتی ہین ہاتہہ اوسکی پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کی کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنی کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتہہ

کچھ گھٹاتے نہیں سوا ضرر کی ؛ ع ؛ **وعن** النعمان بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذلک قبل ان تنزل فیہم الحدود قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھن فواحش وفیھن عقوبۃ واسوء السرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا وکیف یسرق من صلوتہ یا رسول اللہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودھا رواہ مالک وروی الدارمی نحوہ اور روایت ہی نعمان بن مرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا گمان کرتی ہو بیچ حق شراب پینی والی کی اور زنا کرنی والی کی اور چوری کرنی والیکی یعنی گناہ انکا کسقدر ہی اور یہہ پوچھنا پہلی نازل ہونی حدون کی تہا کہا صحابہ نی اللہ اور رسول وسکا دانا تر ہی کہا کہ یہہ ہین گناہ کبیرہ اور انمین سزا اور بہت برے چوری چوری اوسکی ہی کہ چراوی نماز اپنی مین سی کہا صحابہ نی اور کسطرح چراوی نماز اپنی مین سے ای رسول خدا کی فرمایا نہ پورا کری رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہہ مالک نے اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی **ف** لفظ ترون تے کے زبر سی ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ مین ت کی پیش سی ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ کیا گمان کرتی ہو اور یہہ پہلی نازل ہونی حدون کے تہا یہہ راوی نی بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نی یہہ سوال پہلی اترنی حدون کی کیا تہا کہ جب تک اترے نہ ان افعالکی اچہی طرح نہ معلوم تہے اور بعد اترنی حدون کی شک نہ ا نکی برائی مین ؛ ح ؛

باب السجود وفضله

باب ہے بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنی کے اور بزرگی وسکی کی **ف** معنی سجدہ کی لغت مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکی یہہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا او پر وجہ مخصوص کے ؛ ح ؛

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونو ہاتہون پر اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونو قدمون کی اور نہ اکٹہا کرین ہم کپڑونکو اور نہ بالون کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدہ کی وقت یہہ سب زمین پر رکہون اور اکثر اماموںکا مذہب ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونون سی کری بغیر اسکی سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کی نزدیک اگر پیشانی سی فقط کری جائز ہے لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اور اگر ناک سی فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سی جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا قدمونکا سجدی مین ضرور ہی اگر دونو پانو سجدی مین اوٹہا لی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالی تو مکروہ ہی اور سجدہ مین فرض ہی رکہنا اونگلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکہی تو نہین جائز اور لوگ اس سی ہین غافل کذا فی الدر المختار اور در اور جگہہ در مختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتہہ پیشانی کی اور دونون قدمون کی اور رکہنا ایک اونگلی کا دونون قدمو مین سے شرط ہی اور رکہنا ہاتونکا اور زانو کا سنت ہی نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اکٹہا کرین کپڑون کو یعنی سجدہ مین جاتی وقت کپڑی سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سے بہی منع فرمایا بلکہ اس غرض کی لیون ہین سمیٹین یا دامن باندہ لین یہہ بہی منع ہی اور اکٹہا کرنا بالونکا یہہ ہے کہ جمع کر کر دستار وغیرہ مین رکہہ لی یہہ بہی مکروہ ہی چاہیے یون کہ چہوڑی رکہی تا وہ بہی سجدہ کرین ؛ ع ح ؛ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ ٹہیرو تم سجدے میں اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونوں ہاتھہ اپنے مانند بچھانے کتے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد اعتدال سے طمانینہ ہے یعنے خاطر جمعی سے سجدے میں ٹہیرنا اور طیبی نے کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدہ میں یہہ ہے کہ ہموارہ رکہے پیٹہہ اور زمین پر رکہے دونوں ہاتہہ اور اوٹہائے رکہے زمین سے دونوں کہنیاں اپنی اور الگ رکہے پیٹ کو رانوں سے ع ح **وعن** البراء بن عازبٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس رکہہ زمین پر دونوں ہاتہہ اپنے اور بلند کر دونوں کہنیاں اپنی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** سجدے میں ہاتہہ زمین پر کانوں کے سامنے رکہے اور انگلیاں ملی رکہے اور ہاتہہ کہلی رکہے کہ کہڑے سے ڈہکنے کر دے اور بلند کر کہنیاں یعنے زمین سے یا دونوں پہلوؤں سے یہہ حکم خاص مردوں ہی کے لیے ہے عورتوں کو چاہیے کہ کہنیاں زمین پر رکہیں اور پہلوؤں سے ملی رکہیں کہ ستر اسمیں خوب ہوتا ہے ع ح **وعن** میمونۃ قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لو ان بہمۃ ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت ھذا لفظ ابی داود کما صرح فی شرح السنۃ باسنادہ ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت بہمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکہتے دونوں ہاتہہ اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا بیچ ہاتوں اون کے تو گذر جاتا یہہ لفظ ابو داود کے ہیں جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنۃ میں ساتہہ اسناد اپنے کے اور مسلم میں معنے اسکے ہیں یعنی لفظ اوسکے اور ہیں کہ وہ یہہ ہیں کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتوں اونکے کے البتہ گذر جاتا **ف** فرق سے رکہتے دونوں ہاتہہ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکہتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو سخلہ کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اوسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہہ لفظ ابو داود کے ہیں مقصود مولف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب تہا کیونکہ اوسمیں شیخین ہی کی روایتیں ہوتی ہیں ع ح **وعن** عبد اللّٰہ بن مالک ابن بحینۃ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے کہولتے ہاتہہ اپنے یہاں تلک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں اونکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسی لیے مالک کے ساتہہ تنوین کے پڑہتے ہیں اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکہتے ہیں تا نجانیں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونوں صفتیں ہیں ابن مالک بہی اور ابن بحینہ بہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جس نمازی نے کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکہا اوس وقت بدن مبارک پر کپڑا نہ تہا یا مراد یہہ ہے کہ جگہہ بغل کی معلوم ہوتی تہی اور سفیدی بغلوں کی اس لیے کہی کہ بغلیں حضرت کی سفید تہیں جیسا کہ تمام بدن تہا کہ مکدر اور سیاہ نہ تہیں جیسے کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللّٰھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے میں یا الہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چہوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچہلے اور ظاہر اور چہپے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنے کبہی یہہ دعا پڑہتے تہے یہہ احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتہہ پڑہتے ہوں یا بدون اوسکے اور چہپے گناہوں سے وہ مراد ہیں کہ لوگوں سے چہپے ہوتے ہیں والا اللہ تعالی کے آگے دونوں برابر ہیں لعلمہ السر واخفی یعنی جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو

ع ؛ وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه مسلم

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچہونی پر پس ڈہونڈا مینی اونکو پس جا پہنچی ہاتہہ میری حضرت کی قدمون پر اوس حال مین کہ وہ سجدہ مین تہے اور دونون قدم کہڑی تہی اور وہ کہتی تہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ رضامندی تیری کی غضب تیری سی یعنی اون افعال سی کہ لازم کری غصہ کو مجہپر یا میری امت پر اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری تجہسی یعنی ساتہہ رحمت تیری کی قہر تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تو نی اوپر ذات اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی

ف اعوذ بک منک حاصل پہلی فقرونکا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کی چہونی سی وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسا کہ مذہب امام اعظم کا ہی اور نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر یعنی طاقت نہین رکہتا کہ تیری تعریف کرسکون جیسا کہ تو مستحق ہی اوسکا تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تو نی اپنی ذات پر یعنی اس آیۃ مین فلله الحمد رب السموٰت ورب الارض رب العالمين وله الكبرياء في السموات والارض وهو العزيز الحكيم یعنی اللہ ہی کی لیی سب تعریف ہی کہ وہ پروردگار آسمانونکا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسکی لیی ہی بزرگی آسمانونمین اور زمین مین اور وہ غالب دانا ہی ؛ ع ؛ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک ہوتا بندہ کا اپنی رب سے مستحق ہی اوسحال مین کہ وہ سجدہ مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کی یہہ مسلم نی

ف اللہ تعالی بہرحال بندی سی نزدیک ہے اور سجدہ مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندی سی اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیی حکم دعا کا فرمایا ؛ ع ؛ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلي النار رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑہتا ہی بیٹا آدم کا آیۃ سجدی کی پہر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑہنی والا یا سننی والا ایکطرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ای مصیبت مجہی حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتہہ سجدہ کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتہہ سجدی کی پس نافرمانی کی مینی پس میری لیی آگ ہی روایت کی یہہ مسلم نی

وعن ربيعة بن كعب قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت اسألك مرافقتك في الجنة قال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم اور روایت ہی ربیعہ بن کعب سے کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لاتا مین حضرت کی پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنی جو چاہو خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا مینی مانگتا ہون آپسی رفاقت بہشت مین کہا یا سوا اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکی اور یعنی یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچہہ اور چاہو کہا مینی مطلب میرا یہی ہی کہ عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کی ساتہہ بہت کرنی سجدونکی روایت کی یہہ مسلم نی

ف پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونی کی فرمایا بیچ مقام مکافاۃ کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنیکی ساتہہ بہت کرنی سجدونکی یعنی بسبب نماز پڑہنی اور

دعا کرنی کی سجدہ ونمین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہوتی شفا تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھہ فرماؤن تو بھی اوسپر
عمل کری کرنا حاصل ہونی شفا اور تدبیر کارگر کی یہی ہی ہے فتح قفل رجہ کلید ساہی عزیز بجنبش از دست تو می خواہند تیرہ اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا انکو موجب ہی واسطی حصول کرامت کا ہی خصوصاً رضای سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات ہین
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور یہین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیی کہ مطلوب سوای نعمتون آخرۃ کی کہ باقی اور دائم ہی نرکہی اور
طرف لذتون دنیای فانی کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہے کہ بندگی مین اپنی طرف سی قصور نکری نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرنی کہ ایکا
بیٹھنا اور آرزو رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی ۔ کار کن کار بگذر از گفتار ۔ کاندرین راہ کار دارد کار ۔ ح ع ۔ **وعن** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً
قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی کہ کہا ملاقات کی
مینی ثوبان سی کہ چیلہ آزاد تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینی خبر دو مجکو ساتہہ ایک عمل کی کہ کرون مین اوسکو تا داخل کری مجکو اللہ بسبب
اوسکی بہشت مین پس چپ رہا پہر پوچہا مینی اوسکو پس چپ رہا پہر پوچہا مینی وسے تیسری بار پس کہا پوچہا تہا مینی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا
لازم کر اپنی پر بہت سجدے کرنی واسطی خدا کی پس تحقیق تو نہین سجدہ کری گا واسطی اللہ کو کوئی سجدہ مگر بلند کری گا تجکو اللہ بسبب اوسکی باعتبار درجہ کی اور
دور کری گا تجہسی بسبب اوسکی گناہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی مینی ابو درداسی پس پوچہا مینی اونسی پس کہا واسطی میرے مانند اوس چیز کی کہ کہا مجہسی ثوبان
نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ثوبان نی دوبار مین جواب ندیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدہ ولنسی سجدی نماز کی ہین با ملاحظہ
کے باشکر کی ہم ح ع ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسرے **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ
کرتی سجدہ کرنی کا رکہتی دونون گہٹنی اپنی پہلی ہاتون اپنی سی اور جسوقت کہ ارادہ اوٹہنی کا کرتی اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی پہلی گہٹنون اپنی سی
روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہی قول ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابو داود
کے مین آیا ہی کہ اوٹہتی تہی حضرت گہٹنون اپنی پر اور ٹیکتی تہی ہاتہہ اپنی ران اپنی پر اور لکہا ہی علما نی کہ رکہنا اعضا سجدہ کا زمین پر باعتبار
قرب کے ہی کہ جو عضو زمین سی نزدیک ہی رکہنا اوسکا پہلی ہی اور اوٹہاتی ہین برخلاف اسکی اور بیچ رکہنی پیشانی اور ناک کی ترتیب نہین کہ دونون
بیچ حکم ایک عضو کی ہین اور نزدیک بعضون کی ناک پہلی رکہی کہ نزدیک تر ہی ساتہہ زمین کے اور شمنی رحمہ نی کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکہنا زانو ونکا پہلی
ہاتہہ کی بسبب کسی عذر کی مانند موزہ وغیرہ کی تو رکہی ہاتہہ پہلی زانو کی ح ع ۔ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ قَالَ اَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری ایک تمہارا پس نہ بیٹھی جیسا بیٹھتا ہی اونٹ

اور چاہی کہ رکہی دونون ہاتہہ اپنی پہلی زانوؤن سے پیچہی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی کہا ابوسلیمان خطابی نی کہ حدیث وائل
بن حجر کی بہت ثابت ہی حدیث سی اور کہا گیا یہہ حدیث منسوخ ہی **ف** نہ بیٹہی مانند بیٹہنی اونٹ کی یعنی گہٹنی نہ رکہی پہلی ہاتون کی جیسکہ
اونٹ بیٹہتا ہی مشابہت دی اوسکو ساتہہ بیٹہنی اونٹ کی باوجودیکہ اونٹ رکہتا ہی ہاتہہ پہلی پانون کی اسلیے کہ گہٹنا آدمی کا پانوں مین
ہوتا ہی اور گہٹنا جانور کا ہاتہہ مین پس جب گہٹنی پہلی رکہی تو مشابہ ہوا اونٹ کی بیٹہنی کی پس یہہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ
دلالت کرتی ہی اوپر رکہنی زانوؤن کی پہلی ہاتون کی اور درمیان اماموں کی بہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل
عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلی گذری کرتی ہین کہ زانو پہلی ہاتون کی رکہتی ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علماء کی عمل اس حدیث
ابوہریرہ پر کرتی ہین کہ ہاتہہ پہلی زانوؤن کی رکہتی ہین پس لکہا ہی علماء نی کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابی ہریرہ کی سی اور ایک جماعت
نے حفاظ سی اوسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثین مختلف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتی ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کی بہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتی تہی تو ابتدا کرتی تہی ساتہہ
گہٹنون کی پس انہین دو وجہون پر اشارہ کی مولف نی ساتہہ قول اپنی کی قال ابوسلیمان آخر تک ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني
وارزقني رواه ابوداود والترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی درمیان مین دونو سجدون کی یا الٰہی
بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکہہ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دی مجکو روایت کی
یہہ ابوداود اور ترمذی نی **وعن** حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدتين رب اغفر لي
رواه النسائي والدارمي اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی درمیان دونو سجدون کی ای رب میرے بخش مجکو روایت
کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** ابن ماجہ کی روایت مین اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ۱۲

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش
السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير رواه ابوداود والنسائي والدارمي
روایت ہی عبدالرحمن بن شبل سی کہی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہونگ مارنی کوّی کی سی اور بچہا دینی درندی کیسی اور یہہ کہ جگہہ مقرر
کر رکہی آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** یعنی سجدی سے سر جلد نہ اوٹہا لیا کری جیسکہ
کوا دانا اوٹہانیکی وقت جلد سی چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹہا لیتا ہی اور سجدہ کی وقت اپنی زمین پر نہ بچہا دی جیسکہ درندی جانور ہاتہہ بچہا کر
بیٹہتی ہین مثل کتی بہیڑیی وغیرہ کی اور مسجد مین نماز کی لیی ایک جا ہی نہ مقرر کری کہ اپنی سوا کسیا وہان نہ بیٹہنی دی جیسی اونٹ ایک جا ہی مقرر کر
لیتا ہی اور اونٹ وہان نہین بیٹہتا مسجد جگہہ سب مسلمانونکی ہی اپنی لیی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اورون کو اوس سی منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہی
اور حلوانی سے منقول ہی کہ ہمارے علماء کی نزدیک مکروہ ہی یہہ کہ پکڑی مسجد مین مکان معین کہ اوس مین نماز پڑہی اسلیی کہ عبادت عادت ہو جاتی
ہے اوس مین اور بہاری ہوتی ہی اوسکی غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کری اوسکو چنانچہ اسلیی مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انہی لیں کہا جاتا
ہے اوسکا کہ مسجد مین جگہہ مقرر کری واسطی غرض فاسد کی ۱۲ ع ح **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا علي اني احب لك ما احب لنفسي واكره لك ما اكره لنفسي لا تقع بين السجدتين رواه الترمذي اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق مین دوست رکہتا ہون تیری لیے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون واسطے نفس اپنے کی اور مکروہ رکہتا ہون تیری لیے وہ چیز کہ مکروہ رکہتا ہون واسطے نفس اپنے کی نہ اقعا کر درمیان دو سجدون کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** معنے اقعا کی یہہ ہین کہ لگاوے آدمی سرین اپنی زمین سے اور کہڑا رکہے ران اور پنڈلیون کو اور رکہے ہاتہہ اپنے زمین پر مانند کتے کی قول صحیح معنے اقعا کی یہی ہین اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ پنجے کہڑے کر کر ایڑیون پر درمیان سجدون کی بیٹہے اور یہی معنے اقعا کی علما نے کہے ہین غرضکہ یہہ مکروہ ہے سب علما کی نزدیک ؛ ح ع ؛ **وعن** طلق بن علي الحنفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله عز وجل الى صلوة عبد لا يقيم فيها صلبه بين خشوعها وسجودها رواه احمد اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکہتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندہ کی کہ نہین سیدہی کرتا اوس مین پیٹہہ اپنی وقت رکوع کی اور سجدے کی روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنے نماز قبول نہین کرتا ہے اللہ اوسکی کہ رکوع اور سجدہ مین پیٹہہ اپنی سیدہی اور درست نہین رکہتا ؛ ح

وعن نافع ان ابن عمر كان يقول من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه على الذي وضع عليه جبهته ثم اذا رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك اور روایت ہے نافع سے یہہ کہ ابن عمر تہے کہتے جو شخص کہ رکہے پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکہے دونو ہاتہہ اپنے اوس جگہہ پر کہ رکہی ہے اوسنے پیشانی اپنی پہر جسوقت اوٹہے پس اوٹہاوے دونو ہاتہون کو اسلیے کہ دونون ہاتہہ بہی سجدہ کرتی ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہہ روایت کی یہہ مالک نے **ف** رکہے دونو ہاتہہ اوس جگہہ پر کہ رکہی ہے اوسنے پیشانی اپنی یعنی ہاتہہ برابر پیشانی کی جگہہ کی رکہے جبسکہ مختار ہمارے نزدیک ہے نہ برابر مونڈہون کی جبسکہ مختار شافعی کا ہے یا معنی یہہ ہین کہ ہاتہہ بہی زمین پر اوسطرح رکہے کہ جسطرح پیشانی رکہی ہے یعنی قبلہ رخ ؛ ع ح ؛

باب التشهد

باب ہے بیچ بیان تشہد کی **ف** معنے شہادہ کی ہین خبر سچ دینی کہ اوسمین دل ساتہہ زبان کی موافق ہوا اور گواہی دے نے اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ دل مین ہے اور شرع مین تشہد کہتے ہین اشہد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑہتے ہین یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اوس مین کلمہ شہادتین کا ہے ہوتا ہے ؛ ح ؛

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد في التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد ثلثة وخمسين واشار بالسبابة وفي رواية كان اذا جلس في الصلوة وضع يديه على ركبتيه ورفع اصبعه اليمنى التي تلي الابهام يدعو بها ويده اليسرى على ركبته باسطها عليها رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتے بیچ تشہد کی رکہتے بایان ہاتہہ اپنا بائین گہٹنے اپنے پر اور رکہتے داہنا ہاتہہ اپنا داہنے گہٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتہہ انگلی شہادت کی اور ایک روایت مین یون ہے کہ تہے جسوقت کہ بیٹہتے نماز مین رکہتے دونو ہاتہہ اپنے اوپر گہٹنون اپنے کی اور اوٹہاتے انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹہی کی ہے دعا مانگتے ساتہہ اوسکی یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتہہ اوسکی اور رکہتے بایان ہاتہہ اپنا اوپر زانو اپنی کی کہلا ہوا اوسپر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** ہاتہہ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کی یعنی ران پر رکہتے اور بند کرتے ہاتہہ ساتہہ گنتی ترپن کی یعنی اہل حساب گنتی کی وقت انگلیان بند کر لی جاتی ہین اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کی مقرر کیا ہے کہ اکائیون کی لیے یہان رکہے اور دہائون کی لیے یہان اور سیکڑون

کی لیی یہان اور ہر ارادون کی لیی یہان بس کہا راوی نی کہ حضرتؐ نی اشارہ کی لیی اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کی لیی بند کرتی ہین صورت
اوسکی یہہ ہے کہ بند کرلی چھنگلیا اور اوسکی پاسکی انگلی درمیان کی انگلی اور اوس انگلی شہادت کی کہلی رکہی اور رکہی انگوٹھی کی سر کو انگلی شہادت کی جڑ پر
امام شافعی نی اور امام احمد نی ایک ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہے یعنی نوی کی اوسکی صورت یہہ ہے کہ بند کری چھنگلیا اور
اوسکی پاسکی انگلی اور کہول انگلی شہادت کی اور رکہی سر انگوٹھی کا اوپر بیچ کی انگلی کی اور حلقہ کری نزدیک حنفیہ کی اور مختار مذہب امام احمد مین یہہ
ہے اور شافعی بہی بیچ قول قدیم کی ساتہہ اسکی قائل ہین اور یہہ بیچ حدیث مسلم کی عبد اللہ بن زبیر سی آگی مذکور ہوگی اور بیچ حدیث احمد اور ابوداود
کے سبب ہے وائل بن حجر سی آیا ہی اور نزدیک مالک کی بند کری سب انگلیان داہنی ہاتہہ کی اور کہلی رکہی انگلی شہادت کی اور بیچ بعضی حدیثون کی
اشارہ بغیر عقد کی بہی آیا ہی اور مختار بعضی حنفیہ کا بہی یہی ہی غالباً عمل آنحضرتؐ کا بہی مختلف تہا کبہی اسطرح اور کبہی اسطرح اور وجہ تطبیق کی
بیچ اکثر جگہون کی کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیی کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کی نی اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا
ہے اور متقدمین کرتی تہی اور انکی متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماء حرمین کی اور اور شہرون عرب کی کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کی نی کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کی شہادتین تک تو ہاتہہ کہلا رکہی اور بیچ وقت تہلیل کی انگلیان بند کری اور اشارہ کری اور کہا
ہے کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کی ہی اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی سنت ہی اور
اسیطرح ابو یوسف سی روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہماری کی کہ یہہ سنت ہی پس جب ثابت ہوا اوسکا
کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علماء کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کی اسمین وارد ہوئی ہون
تو عمل کرنا اوسپر اولی اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہہ ہے کہ اوٹہاوی انگلی وقت کہنی الا اللہ کی نزدیک شافعیہ کی اور ہماری نزدیک اوٹہاوی
وقت کہنی لا الہ کی اور رکہدی نزدیک کہنی الا اللہ کی اور چاہیی کہ اشارہ اوپر کی جانب کری تا وہم نہ دلاوی جہت کا اور دعا مانگتی یعنی اشارہ
ساتہہ وحدانیۃ حق کی کری نزدیک کہنی لا الہ الا اللہ کی جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا ہی کہتی ہین اسلیی کہ اوس سی ہی لائق انعام اور اکرام
کے ہوتا ہی شرح ع ؛ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ
وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ
عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹہتی
بیچ نماز مین تشہد پڑہتی کو کہتی داہنا ہاتہہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کی اور بایان ہاتہہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کی اور اشارہ کرتی ساتہہ انگلی شہادت اپنی کی اور رکہتی انگوٹہا اپنا اوپر
بیچ کی انگلی اپنی کی اور پکڑتی بائین ہاتہہ سی گہٹنا اپنا یعنی کبہی یون بہی کرتی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ہماری مذہب مین اشاری کی
وقت اسیطرح حلقہ کرتی ہین اور شافعیہ کی ہان جیسی التحیات کی لیی بیٹہی اوسوقت سی حلقہ کری اور ہماری نزدیک اشارہ کی وقت حلقہ کری ؛ ع ح
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہم جس وقت کہ نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی بیچ بیٹہنی تشہد کی پہلی شروع نماز اوسکی کی سلام ہی اللہ پر پہلی سلام پہنچنی کی اوپر بندوں اوسکی کی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر سلام ہی اوپر فلانی کی یعنی اور فرشتی پر فرشتوں میں سے یا نبی پر انبیا میں سی پس یہہ کلمات عوض التحیات کی پڑہا کرتی تہی پس جبکہ پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوئی نماز سی متوجہ ہوئی ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی یعنی ساتہہ نثری کلام کی فرمایا نکہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہی یعنی سالم ہی سب نقصانوں سی اور آفتوں سی اور دیتا ہی سلامتی بندوں کو آفات ظاہر اور باطن کی سی پس سلامتی اوسکی لیی ثابت ہی اور اوسی سے ہی اور دعا کرنی ساتہہ سلامتی کے اوسکی لیی چاہیی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹہے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیی کہ کہے بندگی سے کہنی کے یعنی جو کچہہ مونہہ سی پڑہتے ہیں ورجہی بات منہ سے نکالتی ہیں واسطے اللہ کے ہی اور بندگی بدن کی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوۃ وغیرہ یہہ بہی اللہ ہی کی لیی ہی سلامتی ہی تمپر سب آفتوں سی اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہمپر یعنی جو کہ حاضر ہیں قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سی اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کی پس تحقیق جب کہتا ہی یہہ دعا نمازی پہنچتی ہی برکت اوسکی ہر بندی نیک کو کہ آسمان میں ہی اور زمین میں ہے بعد اوسکی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کی سوائے اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندی اوسکی ہیں اور رسول اوسکی پہر چاہیی کہ اختیار کری دعا میں سی جو کہ خوش آوی اوسکو پس دعا مانگی اللہ سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نے کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ثنا کی اللہ تعالی کی ساتہہ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نی السلام علیک ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اس لیی لگائی کہ سلام کرنا نہیں لائق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتہہ حقوق اللہ تعالی کی اور بندوں کی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح نی فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیی کہ ایسا راضی برضا اور سونپنی والا امور اپنی کا طرف اللہ تعالی کی ہو جیسی لڑکا بیچ ہاتہہ دایہ کی اور میت بیچ ہاتہہ نہلانیوالی کی انتہی جب بندہ اس حال کو پہنچتا ہی تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن میں ہوتا ہی اور التحیات پڑہنی دونو قعدوں میں اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ہے ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو تشہد جیسیکہ سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن سی پس تہی کہتی یہہ کہ عبادتیں منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیاں بدن کی اور بندگیاں مال کی اللہ ہی کی لیی ہیں سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندوں اللہ کی کہ نیک بخت ہیں گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہیں روایت کی یہہ مسلم نی اور نہیں پایا میں نی صحیحین میں ح اور نہ بیچ جمع بین الصحیحین میں لفظ سلام علیک

اور سلام علينا كى بغير الف ولام كى وليكن روايت كيا ہى اسكو جامع الاصول والى نى ترمذى سى **ف** اس تشہد ابن عباس كى پر عمل اكثر شافعيكا ہى
اور ہمارى مذہب مين عمل ہى ابن مسعود كى تشہد پر جوكہ پہلى مذكور ہوا كہا ہى محدثين نى كہ تشہد ابن مسعود كا صحيحتر ہى اور شيخ ابن حجر شافعى نى
كہا كہ صحيحتر ين حديث كہ روايت كى گئى ہى تشہد مين حديث ابن مسعود كى ہى اور مذہب امام احمد كى يہى ہى اور اكثر اہل علم صحابہ اور تابعين
سے اسى پر ہين اور امر فرمايا ہى حضرت نى اوسكى سيكہنى اور سكہانى كى ليى امام احمد كى سند مين آيا ہى كہ حكم كيا آنحضرت صلى اللہ عليہ وسلم نى ابن مسعود
كو كہ تعليم كرين او سكو لوگونكو اور ايك روايت مين آيا ہى كہ كہا ابن مسعود نى كہ پكڑا آنحضرت صلى اللہ عليہ وسلم نى ہاتہہ ميرا اپنى ہاتہہ مين اور تعليم كيا مجكو
تشہد جيسيكہ تعليم كرتى تہى مجكو قرآن اور حديث ابن مسعود كى بخارى اور مسلم مين ہے اور حديث ابن عباس كى افراد مسلم سى اور تشہد امام مالك
كا تشہد عمر كا ہى التحيات للہ الزاكيات للہ الطيبات للہ الصلوات للہ السلام عليك ايہا النبى آخر تك اور لكہا ہى علما نى كہ جائز ہى جسطرح كہ پڑہى كلام
اولى اور فضل مين ہے اور بيچ تشہد ابن عباس كى مصابيح والى نى سلام عليك اور سلام علينا بغير الف ولام كى ذكر كيى ہين اور سيد مولف مشكوة
كے نى اعتراض كيا ساتہہ اس قول اپنى كى ولم اجد آخر تك حاصل اوسكا يہہ كہ لانا صاحب مصابيح كا اوسكو پہلى فصل مين صحيح ہوا واللہ اعلم بالصواب ح

الفصل الثانى فصل دوسرى

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

روايت ہى وائل بن حجر سى اون نى نقل كى رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم سى كہ فرمايا پہر بيٹہى حضرت يعنى بعد اوٹہانى سر كى سجدى سى پس بچہايا
انہوں نے پاؤں بايان اپنا اور ركہا بايان ہاتہہ اپنا اوپر بائين ران اپنى كى اور الگ ركہى كہنى داہنى اوپر داہنى ران اپنى كى يعنى كہنى پہلو سى ملائى نہين
وقت ركہنى اوسكى كى ران پر اور بند كين دو انگليان يعنى چہنگليا اور اوسكى پاسكى انگلى اور حلقہ كيا حلقہ كرنا يعنى بيچ كى انگلى اور انگوٹہى
سے جيسيكہ حنفيہ كرتى ہين پہر اوٹہائى انگلى اپنى يعنى شہادت كى پس ديكہا مينى اونكو كہ ہلاتى تہى اوسكو دعا مانگتى يعنى اشارہ توحيد كرتى تہى
ساتہہ اوسكى **ف** لفظ ثم جلس سے ٹكڑا حديث كا ہى كہ باقى يہان نہين مذكور ہوئى اوسمين حضرت كى سارى نماز كا طور ذكر كيا ہى يہان فقط
كيفيت جلسہ كے ذكر كى ہى اور امام مالك كے ہان وقت اشارہ كى انگلى ہلائى جاتى ہى اور امام اعظم كى ہان نہين ہلاتى كيونكہ حديث مابعد كى
مخالف اسكى ہى كہ اوسمين ہے لا يحرك كہا اور ممكن ہے كہ مراد حركت دينى سى اس حديث مين اوٹہانا انگلى كا مراد ہو كيونكہ اوٹہانى مين ہلنا لازم ہى پس
اس توجيہ سى تطبيق حاصل ہو جاتى ہى اس حديث مين اور حديث آگى كى مين ح ع :

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ

اور روايت ہى عبد اللہ بن زبير سى كہ كہا تہى نبى صلى اللہ عليہ وسلم اشارہ كرتى ساتہہ انگلى اپنى كى جسوقت كہ دعا كرتى يعنى كلمہ شہادت پڑہتى
قعدہ مين اور نہ ہلاتى تہى اوسكو روايت كى يہہ ابو داود اور نسائى نى اور زيادہ كيا ابو داود نى اور نہين تجاوز كرتى تہى نظر اونكى اشارہ اونكى
سے **ف** يعنى جس انگلى سى كہ اشارہ كرتى نظر اوس سى تجاوز نكرتى يعنى وقت انگلى اوٹہانى كى نظر اوس انگلى ہى پر ركہتى اور طرف نہ ديكہتى تا مضمون
توحيد كا دل مين حاضر رہى اور خضوع اور خشوع حاصل رہى

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ

اور روايت ہى ابى ہريرہ سى كہ كہا تحقيق ايك شخص تہا اشارہ كرتا ساتہہ دو انگليون كى يعنى دونوں شہادت كى انگليون سى وقت پڑہنى تشہد كى

پس فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک اونگلی کی اشارہ کر ساتھ ایک اونگلی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابوداود اور نسائی کی روایت مین آیا ہی ۱۲ ع ؛ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ ۔ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بیٹھے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنے ہاتھ پر یعنی منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اوٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اوٹھے روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی مین ہی کہ منع فرمایا حضرت نے یہہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھ اوپر جس وقت کہ اوٹھے نماز مین ف یعنے سجدہ وغیرہ سے جو اوٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اوٹھے یونہین اوٹھ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہی اور امام شافعی کے ہان ہاتھ ٹیک کر اوٹھتے ہین سند اونکی یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہہ حدیث محمول ہی بڑہاپے کی حالت پر کہ حضرت بسبب کبرسن کے اسطرح سے اوٹھتے تھے نہ کہ بلاعذر ۱۲ ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُومَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتوں پہلی کے یعنی پہلی قعدہ مین کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہان تلک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف مراد یہہ ہے کہ پہلے قعدہ مین کم بیٹھتے تھے درود دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہین سکتا جلد اوٹھ کھڑا ہوتا ہے ۱۲ ع ؛

الفصل الثالث فصل تیسرے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن سے یعنی اسکے بھی الفاظ مختلف ہین جیسے کہ الفاظ قران کے مختلف ہین باعتبار قراءۃ کے چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ کے لیے ہی سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ محمد بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہہ نسائی نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون گھٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ اونگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے اونگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ ضمیر اسی کی اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادۃ کی اونگلی سے سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ

اسلئی ہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** کیونکہ بسبب اشارہ کرنی توحید کی طمع شیطان کی منقطع ہو جاتی ہی واقع ہونی مصلی کی سی شرک کفر مین ؛ ح ؛ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنت سی ہی آہستہ پڑہنا تشہد کا روایت کیا یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** جب ایک صحابی ایک فعل کو کہی کہ سنت یون ہی تو وہ بیچ حکم اس قول کی ہی کہ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کی حکم مین ہی یہی مذہب ہے جمہور محدثین اور فقہار کا ؛ ع ؛

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان درود کی اوپر نبی صلی الله علیہ وسلم کی اور فضیلت اوسکی کی **ف** صلوة کی معنی ہین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت پر بندونکی طرفسی طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالی سے اونکی لیی کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کیکو اور الله تعالی نی امر کیا ہی بندونکو ساتہہ صلوة وسلام بھیجنی کی حضرت صلی الله علیہ وسلم پر اس آیہ مین یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ یہہ امر وجوب کی لیئے ہے پس بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنی اور بعضون نی کہا ہی ایک بار فرض ہی ساری عمر مین جیسی گواہی دینی ساتہہ نبوة اونکی کی اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتون اور شعار سلام سی ہی اور قاضی ابو بکر نی کہا کہ فرض کیا الله تعالی نی مومنون پر کہ صلوة وسلام بھیجین اوسکی پیغمبر پر اور نہین کیا اوسکی لیی وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوی درود اور غفلت نکی جاوی اوسمین بعضی علمار نی قول اول کو صحیح کہا ہی اور شافعی نی فرض کہا ہی اوسکو تشہد مین اور کہا ہی علمار نی کہ یہہ قول شافعی سی شاذ ہی موافقت نہین کی ہی اونکی بیچ اسکی کسینی اور معتمد نزدیک ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرت کا سنی تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑہنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ آیا صلوة وسلام جائز ہی غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کی یہہ ہے کہ مخصوص ہی ساتہہ انبیار کی اور شریک نہین ساتہہ اونکی سوا اونکی اوسمین بلکہ اورون کی نام پر غفره الله اور رحمه الله اور رضی الله عنہ کہی اور نقل کیا ہی طیبی نی کہ سوائے انبیار کی اورون پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کر انتہی اور صحیح یہہ ہی کہ غیر انبیا اور ملائکہ پر صلوة وسلام بھیجنا ابتدا اگر مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور انکی ساتہہ درپہ بھیجنا جائز ہی جیسی کہین صلی الله علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم والله اعلم ؛ ح ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ** روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ملاقات کی مجسی کعب بن عجرہ نی پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطی تیری ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مینی اوسکو نبی صلی الله علیہ وسلم سی پس کہا مینی ہان پس بھیجو اوس تحفہ کو میری لیی پس کہا کعب نے پوچہا ہمنی یعنی اصحاب نے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے پس کہا ہمنی اے رسول خدا کی کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر اے اہل بیت نبوة کی پس تحقیق الله تعالی نی سکہلا دی ہمکو کیفیت سلام بھیجنی کی آپ پر

فرمایا کہو یا الہی رحمت بہیج اوپر محمد کی اور اوپر آل محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الہی برکت بہیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی برکت بہیجی تونی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر مسلم نی نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونو جگہہ **ف** کسطرح درود بہیجین ہم آپ پر حاصل سکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی جو ہمکو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام بہیجنی کو تو کیفیت سلام بہیجنی کی ہمنی معلوم کی آپ سے التحیات مین سکہائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بہیجین اور یہہ جو کہا کہ اللہ نی سکہائی کیفیت سلام بہیجنی کی تو مراد یہہ ہے کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالی کی اس لیی کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالی ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتی تہی مگر ساتھہ وحی کی اور آل محمد پر آل معنی اہل وعیال کی ہی اور اسکی معنی تابعدار کی بہی آئی ہین اور بعضون نی کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضون نی کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سی تابعدار ہین اور بعضون نی آل کو تفسیر کیا ہی ساتھہ اہل بیت کی یعنی وہ کہ جنپر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نی کہا کہ اولی یہہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت کی ہین اور حضرت علی بہی داخل ان مین ہین بسبب اختلاط اونکی ساتھہ حضرت فاطمہ رضہ کی اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم ع ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیی کہ جد امجد حضرت کے ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتھہ متابعت اونکی کی اصول دین مین اور برکت بہیج یعنی ہمیشہ رکہہ اور ثابت رکہہ اونکی لیی جو بزرگی کہ دی ہی تونی اونکو اور مگر مسلم نی نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونو جگہہ یعنی نہ پہلی درود مین نہ دوسری مین الفاظ اوسکی یون ہین کما صلیت علی آل ابراہیم اور کما بارکت علی آل ابراہیم شرح ع

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا کہا صحابہ نے ای رسول اللہ کی کس طرح درود بہیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو یا الہی رحمت بہیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر اور برکت بہیج محمد پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی برکت بہیجی تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** الفاظ صلوة کی مختلف آئی ہین اور پڑہنا اون درود کا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئی کافی ہی کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت وترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہین پہنچا کذا قالوا اور بعضی محدثین نی کہا ہی کہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہے واللہ تعالی اعلم شرح ع وغیرہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بہیجی گا مجپر ایکبار رحمت بہیجی گا اللہ اوسپر دس بار روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دس رحمتین بحکم اس آیت کی ہوتی ہین من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اوسکی لیی دس برابر اوسکی ہی شرح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی بہیجے مجپر درود ایک بار رحمت بہیجی گا اللہ اوسپر دس رحمتین اور بخشی جاوینگی اوس سے دس گناہ اور بلند کیی جاوین گی اوسکی لیی دس درجے یعنی بیچ قرب حق کی روایت کی یہہ نسائی نی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ

فِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک لوگوں
کے ساتھہ میری دن قیامت کی اکثر اونکی ہین مجبر درود پڑہنی والی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** کہا ابن حبان نی بیچ صحیح اسحدیث کی کہ اس
خبر مین بیان صحیح ہی اسپر کہ قریب تر لوگون کی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت مین ہونگی اصحاب حدیث کی اس لیے کہ نہین ہی
اس امت مین کوئی قوم محدثین سی زیادہ درود بہیجنی والی حضرت پر شرع **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ**
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کتنی فرشتی ہین پہرنی والی زمین مین پہنچاتی ہین مجکو میری امت کی طرف
سے سلام روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی **ف** امت کی طرف سی سلام جبکہ سلام بہیجتی ہین مجبر قلیل ہو یا کثیر اور یہہ مخصوص ہے اوسکی
لیے کہ دور ہی قبر شریف سی یعنی جو وہان جاکر بہیجتا ہی تو بلا واسطہ حضرت سنتی ہین احتیاج فرشتون کی پہنچانیکی نہین اور اسمین اشارہ
ہے طرف حیات دائمی حضرت کی اور خوش ہونی اونکی کی بسبب بہیجنی سلام امت کی اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتی ہین اوسکو فرشتی اور لیجاتی
ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آگی آویگا کہ حضرت جواب سلام کا دیتی ہین اوسکو کہ سلام بہیجتا ہی آپ پر اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ فرشتی نام لیتی ہین اوسکا مثلاً کہتی ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین یقرئک السلام یعنی وہ سلام عرض
کرتا ہی خدمت بابرکت مین ۔ جان میدہم در آرزوی قاصد آخر باز گو در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود شرح **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ
عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین کوئی شخص کہ سلام بہیجی مجبر مگر کہ پہیرتا ہی اللہ تعالی مجبر روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون اوسپر سلام کا روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور بیہقی
نے دعوات کبیر مین **ف** عقیدہ ہی اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین ہے ایسی حیات النبی کہتی ہین
اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت زندہ نہین ہین وقت سلام کرنی کسی کی روح بدن مبارک مین آتی ہین جواب اس اشکال کا یہہ ہے کہ مراد
روح پہنچنی سی یہہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہی اب آ پہنچتی ہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزۃ مین مستغرق ہے
اوسکو اوس حالت سی افاقت دیکر اس عالم کی طرف متوجہ کرتی ہین تا صلوٰۃ و سلام سنی پس اس توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یون کہا کہ پہیرتا ہے
اللہ روح مجبیر والانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگے کلام اسمین رہا کہ یہہ فضیلت خاص زیارت کرنی والون ہی کیلئے
ہے یا عام ہی ظاہر یہہ ہی کہ عام ہی یعنی خواہ دور سے سلام بہیجی یا قبر مبارک پر جاکر مگر یہہ کہ سلام زیارت کرنیوالونکا بی واسطہ ملائکہ کی سنتی
ہین اور اورونکا بواسطہ ملائکہ کی جیسا کہ حدیث ابوہریرہ سے کہ تیسری فصل مین ہی ظاہر ہوتا ہی شرح **وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ**
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ
تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرماتی تہی نہ ٹہراؤ گہرونکو مانند قبرون کی اور مت ٹہراؤ قبر میری کو عید اور درود بہیجو مجبر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان ہو
تم روایت کی یہہ نسائی نی **ف** نہ ٹہراؤ گہرون کو مانند قبرون کی کہ مثل مردون کی ونمین پڑی اور سوئی رہو اور کچہہ عبادت
اور نماز اونمین نکرو بلکہ جیسی مسجد ونمین عبادت کرکر انوار حاصل کرتی ہو اونمین سی گہرونمین بہی کچہہ کرتی رہو تا انوار اور برکات اوس کی

گهر اور گهر والون کو پہنچین اور فرائض مسجد ون مین ادا کرو اور نوافل گهر ون مین کر لو افضل گہر مین ادا کرنے افضل ہین اگر
کرنیسی مساجد مین یا مراد یہہ ہے کہ گہر ون مین مردی دفن نکرو اور دفن ہونا حضرت کا گہر مین خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نہ چاہیی اور ممکن ہے
کہ معنی یہہ ہون کہ قبرون کو جگہ سکونت کی نہ ٹہیراؤ یعنی جیسی سوقت مین مخادمون نی اختیار کیا ہی تا کہ نرمی دلکی اور رحمت نہ جاتی
ہے بلکہ زیارت کر کر اپنی گہرون مین پہر آیا کرو اور مت ٹہیراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کی نہ کرو کہ جمع ہوا و سیر ساتہہ زینت
اور سرور اور لہو ولعب کے کہ موجب غفلت کا ہی جیسیکہ یہود اور نصاری اپنی انبیا کی قبرون پر کرتی ہین پس جیسی یہان قبرون پر عرسون مین
جا کر خرافات کرتی ہین بہت برا ہے کرنا اونکا اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کی نہ کرو کہ برس مین ایکدفعہ ہی حاضر
ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اسصورت مین رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونیکی اوس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ
اور آگی اسکی فرمایا کہ درود بہیجو مجہپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نکرو اس لیی کہ درود تمہارا پہنچتا ہی مجکو جہان کہ ہو تم اسمین تسلی فرمائی بعضی
مشتاقون کو پس اگرچہ بسبب ضرورہ کی دور ہون لیکن چاہیی کہ توجہ اور حضور قلبی سی غافل نہون ۔ قرب جانی جو بود بعد مکانی سہل است

ح ع ؛ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم يدخلاه الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوس
شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکی پس نہ بہیجا درود مجہپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کے کہ آیا اوسپر رمضان پہر گذر گیا پہلی اس سے کہ بخشا
جاوی واسطے اوسکی یعنی عبادۃ اور حرام وسکی ادا کیی سبب بخشش اوسکی ہوی اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کے کہ پایا نزدیک اوسکے ماباپ اوسکی نی بوڑہاپی کو یا ایکنی اونمین سے پس
نہ داخل کیا اونہون نی اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی ف خاک آلودہ ہونی سی یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین یعنی لیا جاوی نام میرا اوسکی سامنی
اور درود نہ بہیجی مجہپر ظاہر اس حدیث کا یہہ ہے کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوی درود بہیجنا واجب ہوتا ہی اسلیی کہ اوسکی ترک پر وعید آیا ہے
مگر یہہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کے وعید آخرہ کا ہوتا ہی اور یہہ وعید اوس قبیلہ کا نہین ہے نہایت یہہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور افضلیت
پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ نیکی ماباپ کے ساتہہ نکی اور اون کی حق نہ ادا کیی اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونی بہشت
کے ہوتی ؛ ح ؛ وعن ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه فقال انه جاءني جبرئيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا رواه النسائي والدارمي
اور روایت ہی ابی طلحہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی یعنی یارون کی پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی بیچ چہرہ
مبارک اونکی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنا اونکی کی یا بعد سوال کی کہ تحقیق آیا میری پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا
ہے کیا نہین راضی کرتا تجکو ای محمد یہہ کہ نہ بہیجی درود تجپر کوئی امت تیری سی مگر کہ رحمت بہیجونمین اوسپر دس بار اور نہین سلام بہیجتا
تجپر کوئی امت تیری سی مگر سلام بہیجتا ہون اوسپر دس بار روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اس بشارت سی واسطی حاصل ہونی ثواب کے امت کی لیی تہا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت کی طلب خیر کے تہی واسطی امت
کے ؛ ح ؛ وعن ابي بن كعب قال قلت يا رسول الله اني اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلاتي

مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابی ابن کعب سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بہیجتا ہون درود اپ پر پس کتنا مقرر کردن واسطی درود اپکی کی اوسوقت مین سے کہ اپنی دعا کی لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہی تو کہا مینی چوتہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی ادہا مقرر کردن فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی واسطی تیری کہا مینی پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مینی مقرر کیا مینی واسطی درود اپکے کی کر سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاوی گا مقاصد دنیا اور آخرت کی اور جہاڑی جاوین گی تیری لیی گناہ تیری روایت کی یہہ ترمذی نی

ف بہت بہیجتا ہون درود اپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت بہیجون درود اپ پر پس کتنا مقرر کردن واسطی آپکی صلوۃ اپنی سی مراد صلوۃ سی یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین رکہتا ہون کہ اوسمین اپنی نفس کی لیی دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بہیجون آپ پر اور بہت بہیجون پس کسقدر اوسوقت مین سے درود بہیجنی مین صرف کرون پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی اختیار پر چہوڑا فرمایا جسقدر چاہ وقت دعا اپنی مین سے درود مین صرف کرا اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرۃ کی سبب سکا یہہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اوسکو حبیب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ نی اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطی زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادای فرائض کی مانند درود کی اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیی کہ تمام اوقات اپنی کو اسمین صرف کرنا اور چیز مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکی لیی کچہہ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑہو کہ ساتہہ اوسکی رطب اللسان ہوا اور اوسکی رنگ مین رنگین ہوا اور مستغرق ہوا اسمین کذا ذکر الشیخ رح اور حصن حصین کے مصنف نی مفتاح مین لکہا ہی کہ فواید درود بہیجنی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور برکات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات مین اور مینی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف و ہلاکتونکی جگہہ مین پڑا مین نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ

اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑہی پہر کہا یعنی بعد نماز کی یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کی تو نی ای نماز پڑہنی والی یعنی اسلیے کہ ترک کی تو نی ترکیب دعا کی جسوقت پڑہی تو نماز پس بیٹہہ یعنی بعد فراغ نماز کی دعا کے لئے پس تعریف کر اللہ کی ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ لائق اوسکی ہی اور درود بہیج مجہپر پہر مانگ اللہ سی جو چاہ یعنی حضرت نی پہر

ادب دعا کا سکہایا اور وارد حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی بعد بہی حمد و صلوٰۃ پڑہی کہا راوی نی پہر نماز پڑہی ایک اور شخص نی بعد اسکی
پس تعریف کی اللہ کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا کی پس فرمایا اوسکی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای نماز پڑہنی والی
دعا کر قبول کیجاوی گی روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابوداود اور نسائی نی مانند اسکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ
بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف رکہتی تہی اور ابوبکر اور عمر ساتہہ اونکی حاضر تہی پس جب بیٹہا مین یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ پر
پہر درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کی مینی واسطی اپنی پس فرمایا حضرت نی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہہ
ترمذی نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّكْتَالَ بِالْمِكْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ كَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ کہ دیا جاوی ثواب ساتہہ پیمانہ پوری کی یعنی جسکو خواہش
ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملی جسوقت کہ بہیجی درود ہمپر کہ اہل بیت نبوۃ کی ہین پس چاہی کہ کہی یا الٰہی رحمت بہیج محمد پر کہ نبی امی ہین
اور اونکی بیبیون پر کہ مائین مسلمانون کی ہین اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکی پر جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر اولاد ابراہیم کی تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ ابوداود نی ف امی لقب خاص آنحضرت کا ہی کہ مذکور ہی توریت اور انجیل مین اور تمام کتابون
مین جو کہ آسمان سی اوتری ہین امی لغت مین اوسکو کہتی ہین کہ نہ لکہہ جانی اور نہ لکہی کو پڑہ سکی اور مکتب مین نہ گیا ہو اور کسی سی سیکہا نہ
ہو یہہ منسوب ہی ام کی یعنی ماکی طرف یعنی جیسا کہ ماکی پیٹ سی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی نی لکہوایا پڑہوایا نہین ہی ۵ نگارِ من
کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست بتعلیم
و ادب او را چہ نسبت کہ خود زآغاز او آمد مودب اور بعضون نی کہا ہی کہ امی منسوب طرف ام القری کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہی
ساری زمین کی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا گیا مین یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک
اوسکی پس نہ درود بہیجا مجہپر روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی یہہ احمد نی حسین بن علی رض سی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن
صحیح غریب ہی ف یعنی مالکی خواہش کی سبب سی بحکم جبلت طبعی کی آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو مال نہین دیتا پس اوسکا بخل تو بہی ہی
بڑا بخیل وہ ہی کہ ساتہہ حکم کسل اور غفلت کی ایک کلمہ پیام آنسرور کی نفس اپنی سی نہین نکال سکتا اور ادای حق اور شکر نعمت
کا نہین کرتا احسان و انعام اونکی ایسی ہی کہ اگر جانین اونکی نام پر فدا کرین بیجا ہی جہ جای ایک کلمہ ۵ مرحبا ای پیک مشتاقان

بدہ پیغام دوست بہ تا کنم جان از سر رغبت فدای نام دوست ﴿ ح ﴾ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بہیجی مجہپر نزدیک قبر میری کی سنتا ہون مین اسکو
اور جو درود بہیجی مجہپر دور سی پہنچایا جاتا ہون اسکو روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنے پاس والیکا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ
اور دور والی کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتی ہین اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہون اس سی معلوم کیا جا ہی کہ حضرت پر سلام بہیجنی کی کیا
بزرگی ہی اور حضرت پر سلام بہیجنی والی کو خصوصًا بہت بہیجنی والی کو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر کی سلامونکا ایک جواب آوی سعادت
ہے چہ جای کہ ہر سلام کا جواب آوی ع بہر سلام کنی رنجہ در جواب آن لب ٭ کہ صد سلام مرا بس کی جواب از تو ﴿ ح ﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا جسنی درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (ایکبار) رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتی اوسکی ستر
رحمتین روایت کی یہہ احمد نی ف شاید کہ یہہ ثواب مخصوص ساتہہ دن جمعہ کی ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین
ستر حصہ ہوتا ہی اسی لیی حج اکبر ستر حج برابر ہوتا ہی اور یہہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنی قول ابن عمرو کا ہی لیکن حکم مرفوع مین
ہے اس لیی کہ ثواب اعمال کا بغیر بتانی حضرت سی نہین کہہ سکتی ع ح ﴿ وَعَنْ رُوَیْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ
شَفَاعَتِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی رویفع سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی درود بہیجی اوپر محمد کی اور کہی
یعنے بعد درود بہیجنی کی یا اللہ اوتار اوسکو بیچ جگہہ کی کہ مقرب ہے نزدیک تیری دن قیامت کی واجب ہوتی ہی اوسکی لیی شفاعت
میری روایت کی یہہ احمد نی ف مراد جگہہ سی یعنے مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی ثابت ہی سب مسلمانون کی لیی لیکن اسکو درجہ
خاص حاصل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اسکی لیی اور اسمین بشارت ہی طرف اشارہ کی ساتہہ حسن خاتمہ کی ح ع وَعَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ
السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ
لَكَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلٰوةً صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ داخل ہوی باغ کہجورون کی مین پہر
سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہان تک کہ ڈرا مین یہہ کہ اللہ تعالی نی وفات دی اونکو کہا عبد الرحمن نی پس آیا مین دیکہتا تہا
مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹہایا حضرت نی سر اپنا پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری یعنی کونسی چیز پیش آئی تجہکو کہ تجہپر علامت
غم اور گہبراہٹ کی پائی جاتی ہی پس ذکر کیا مینی (یعنے) ڈرنا اپنا واسطی اونکی کہا راوی نی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام
نے کہا مجہکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجہکو یہہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہی تیری لیی کہ جو شخص درود بہیجی تجہپر رحمت بہیجون گا
مین اوسپر اور جو سلام بہیجی تجہپر سلام بہیجونگا مین اوسپر روایت کی یہہ احمد نی ف اور زیادہ کیا احمد نی بیچ بعض سندات اپنی

کے کہ فرمایا حضرت نی پس سجدہ کیا مینی واسطے اللہ کی انتہی کہا سخاوی نی کہ نقل کی یہہ بیہقی نی بیچ خلافیات کی حاکم سی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور نہیں جانتا مین بیچ سجدۂ شکر کی کوئی حدیث صحیح اس سے اور اوسکی لیی طرق متعدد ہین ؛ ع ؛ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا ٹہری رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کی نہین چڑہتی کچہہ اوس سے کچہہ یہان تلک کہ درود بہیجی تو اوپر نبی اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنے قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بہیجنے پر اور درود خود مقبول ہی طفیل اور توسل اوسکی کی دعا بہی مقبول ہوتی ہی ۵ مور مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ؛ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ؛ اور حصن حصین مین ہی کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نی کہ جب مانگی تو اللہ تعالی سی حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتہہ درود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کر جو چاہی پہر ختم کر ساتہہ درود کی اوپر اس لیی کہ اللہ سبحانہ اپنی کرم سی قبول کرتا ہی دونو درودونکو اور وہ بزرگتر ہی اس سی کہ چہوڑ دی اوس دعا کو کہ درمیان اون دونون کی ہی یعنی وسکی کرم سی بعید ہے کہ اون کی درمیان مین کی دعا نہ قبول کری اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہی کہ یہہ کلام حضرت عمر کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین نے علما حدیث نی کہ مثل اسکی راوی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ہی پس یہہ مرفوع ہی حکماً اور یہہ مرفوع بہی روایت کی گئی ہی ؛

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

باب ہی بیچ دعا کی بیچ تشہد کی یعنی بعد التحیات اور درود کی کہ سنت ہی اوسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ بعد پڑہنی التحیات اور درود کی دعا کری جو کہ خوش آوی اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کی نہو مثلاً یون نلکہے کہ یا اللہ روٹی دی مجکو وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کیمین بہی گذرا کہ پہر اختیار کری دعا سی جو کہ خوش آوی اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائین خاص بہی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑہنی کی لیی پس مراد دعا اون خوش آئند ہی سی دعائین کہ حضرت سی منقول ہوئین ہونگی حاصل یہہ کہ چنگل مارنا ساتہہ ان دعائون کی اولی اور افضل ہی کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا اور آخرۃ کو ؛ ح ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی نماز مین یعنی بعد تشہد کی کہتی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگی کی سی اور فتنہ موت کی سی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گناہ سی اور قرض سی پس کہا واسطی اونکی ایک کہنی والی نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمہارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور بہت لوگونکو گمراہ کریگا اخیر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اس لیی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ وسکی ملی ہوئی

ہو جائیگا یا ممسوح ہوگا یعنی بعید ہوگا تمام بھلائیون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہی کہ اصل ونکی مسیحا ہی یعنی مبارک کے زبان عبرانی مین یا مسیح کی معنی ہین بہت سیر کرنی والا پس لفظ مسیح دونوپر اطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب نرا مسیح بولتی ہین تو حضرت عیسیٰ مراد ہوتی ہین اور جب دو ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتی ہین ساتھہ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور فتنہ زندگانی کا یہہ ہی کہ گرفتار ہو بلا مین ساتھہ بے صبری اور رضا کی اور امور کہ باعث بھرنی کی راہ راست سے ہون اور فتنہ موت کا یہہ ہی کہ شیطان وسوسے ڈالی حالت نزع مین اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب عقبیٰ کی اور لفظ مأثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقصیر جو اوسکی ادا مین ہوئی ہی زمانہ گذشتہ مین اوسکی عذر کی تمہید مین جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی کہ اوسکی ادا کا زمانہ آیندہ مین پس خلاف کرتا ہی ٭ ع ح ٭ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی چار چیز ون سے عذاب دوزخ کی سے اور عذاب قبر کی سے اور فتنہ زندگانی اور مرنی کی سے اور برائی مسیح دجال کی سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پناہ پکڑی یعنی یون کہی اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی سکھاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہہ دعا جیسے سکھاتی سورہ قرآن کی فرماتی کہو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب دوزخ کی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ کانی دجال کی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کی سے روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ سکھلا و مجھکو دعا کہ دعا مانگون ساتھہ اوسکی اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد و درود کی فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق ظلم کیا مینی نفس اپنی پر ظلم بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سے اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ کثیرا اس روایت مین ساتھہ ثی مثلثہ کی ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھہ بی موحدہ کے آیا ہی پس کبھی پڑہی کثیرا اور کبھی کبیرا ٭ ع ٭ **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے نقل کی وسنی اپنی باپ سے کہ کہا تہا مین دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پہیرتی داہنی اور بائین اپنی یہان تک کہ دیکہتا مین سفیدی رخسارہ اونکی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چہرہ مبارک اتنا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم

ہوتا ہی سعادت اونکی کہ پہلواونکی مین ہوتی ف کاشکل اندر نماز کی جاتے دو پہلو مین تو پڑتا بتقریب سلام افتد نظر بروی تو ؛ ح ؛
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نماز پڑہ چکتی متوجہ ہوتی ہمپر ساتہہ منہ اپنی کی روایت کہ
یہہ بخاری نی ف یعنی جب نماز پڑہ چکتی تو مقتدیوں کی طرف منہ کرکر بیٹہتی ؛ ع ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتی یعنی کبہی مصلی سی دا ہنی
اپنی سی روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ
يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود سی کہ کہا نہ مقرر کری ایک تمہارا واسطی شیطان کی حصہ نماز اپنی مین سی اعتقاد کری یہہ کہ لازم ہی اوسپر یہہ کہ نہ پہری مگر داہنی
اپنی سے تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہرتی تہی بائین طرف اپنی سی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل
یہہ کہ بعد سلام پہیرنی کی کبہی تو پہرتی تہی داہنی طرف سی در بیٹہتی تہی بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ سلام پہیرتی اور دعا
مانگتی اور جانب حجرہ شریف کی کہ بائین طرف ہی تشریف لی جاتی اور کبہی برعکس اسکی کرتی کہ بائین طرف سی پہرتی اور داہنی طرف بیٹہتی
اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین داہنی طرف سی شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت کا اکثر اسیطرح تہا لیکن ابن مسعود
رض کہتی ہین کہ دوسری صورت یعنے بائین طرف سی پہرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تہی لیکن سنت یمین اعتقاد واجب ہونی کا نکری یعنی
پہلی صورت کو واجب نجانی اور رخصت شارع کی سی کہ دوسری صورت ہی اعراض نکری کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست
رکہتا ہی یہہ کہ عمل کیا جاوی رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر اور شافعیہ نی ان دونو حدیثون سی
نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیی کہ پہری طرف حاجت کی اگر حاجت داہنی طرف ہی یعنی مثلاً مکان اوسکا دہری یا کچہہ اور کام رکہتا ہی
اوسطرف تو داہنی طرف پہری اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پہیرے اور حضرت علی رض سی بہی اسیطرح منقول ہی کبہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مقتدیون کی طرف بہی منہ کرکر بیٹہتی اور پشت قبلہ کی طرف جیسا کہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا اسمین ایسی کہا کہ
کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ
جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہنچا اوسپر شیطان گمراہ کرنی کو پس کیا حال ہی اوسکا
کہ اصرار کری بدعت اور خلاف شرع پر اور یہہ چارون حدیثین یعنی حدیث جابر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبد اللہ کی متعلقات
اس باب کی سی ہین ؛ ح ع ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم جب نماز پڑہتی پیچہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکہتی تہی ہم یہہ کہ ہوان داہنی حضرت کی تو متوجہ ہون ہمپر ساتہہ مونہہ اپنی کی یعنی وقت سلام کی
اول ہماری طرف متوجہ ہون کہا براء نی پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی بعد سلام کی ای رب میری بچا مجکو عذاب اپنے سے

او سلام کرا اور نماز ہنا و ہی تو اوسع کر رہتا اپنی جگہ مذکور روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور تجمیع ثابت دی ہی کہ حضرت نی یوم تجمع فرمایا بعث عبادت در یہہ دعا حضرت نی تعلیم امت کی لیی کی یا از راہ تواضع کی ؛ ع : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تحقیق عورتین بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین جس وقت کہ سلام پہیرتین نماز فرض سی کہڑی ہوتین یعنی اپنی گہر جاتی کی لیی اور بیٹہی رہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑہتا مردون مین سی جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب کہڑی ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوتی مرد روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنے حضرت بیٹہی رہتی اور عورتین اوٹہہ جاتین تا مرد و عورت راستی مین مل نجاوین پس کبہی اسقدر بیٹہتی کہ اللہم انت السلام آخر تک پڑہتی اور کبہی اتنا بیٹہتی کہ دعا کرتی اور قران پڑہتی اور احکام الہی بیان کرتی اور کبہی مصلی مین بیٹہی فتاب نکلنی تک بیٹہنا مختلف تہا بحسب اختلاف وقات کی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی امام کو بیٹہی رہنا اس غرض کی لیی اور مستحب ہی مقتدیون کو کہ نہ اوٹہین پہلی امام کی ؛ ع ح : وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضَّحِكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک مین ذکر کرینگی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا پکڑا ہاتہہ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو ای معاذ پس کہا مینی اور مین بہی دوست رکہتا ہون آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ جب دوست رکہتا ہی تو مجکو تو پس نچہوڑ اسکو کہ کہی تو بعد ہر نماز کی ای رب کیجیو مدد کر میری اوپر ذکر کرنی اپنی کی اور شکر کرنی اپنی کی اور اچہی کرنی عبادت اپنی کی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے مگر یہہ کہ ابوداود نی نہین ذکر کیی یہہ الفاظ کہ کہا معاذ نی وانا احبک **ف** اچہی عبادت یہہ ہی کہ عبادت کمال حضور قلب سی کری گویا کہ دیکہتا ہی تو اللہ کو جیسا کہ اول کتاب مین بیچ ایک حدیث کی معنی حسن عبادت کی یہی فرمائی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو دوست رکہی تو مستحب ہی کہ اوس سی اظہار اپنی محبت کا کر دی اور یہہ حدیث مسلسل ہی ساتہہ اس فعل و قول کی اخذ بیدی و یقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجہہ لین کی عوام در پی اسکی سمجہنی کی نہون ؛ ح ع : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتی داہنی طرف کہتی السلام علیکم و رحمۃ اللہ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہان تک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنی رخسارہ

اونکی کی اور سلام پھیرتی بائین آپکی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تلک کہ دکھلائی دیتی سفیدی بائین رخسارہ کی روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی اور نہین ذکر کیا ترمذی نی حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ نی عمار بن یاسر سی **ف** یعنی ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہین نقل کیا ہی دونو جانب اسیقدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہہ ہی کہ ابن ماجہ نی بہی ساری حدیث روایت کی ہی نہ بعض اوسکی مانند ترمذی کی ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہا بہت پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سی جانب بائین کی طرف حجرہ اپنی کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تہا طرف مسجد کی بائین طرف محراب کی پس وہ پہرتی تہی بائین جانب اپنی اور داخل ہوتی تہی حجرہ اپنی مین ؛ ع وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت ہی عطا خراسانی سی اون نی نقل کی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نماز پڑہی امام اوس جگہ کہ نماز پڑہ چکا ہی اوسمین یہان تلک کہ سرک جاوی روایت کی یہہ ابو داؤد نی اور کہا ابو داؤد نی کہ عطا خراسانی نی نہین ملاقات کی مغیرہ سی یعنی پس یہہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہان فرض پڑہی ہین وہان سنت نہ پڑہی بلکہ جگہہ بدل کر اور جاہی پڑہی اور یہہ حکم خاص امام ہی کی لیی نہین ہی بلکہ سب مقتدیون کی لیی ہی اور منع اس سی اس لیی کیا کہ آنیوالا یہہ گمان نکری کہ مصلی ہنوز نماز فرض ہی مین ہی یا اس لیی کہ دونو جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ کہا ہی بعضون نی کہ یہہ حکم اون نماز ون مین ہی کہ بعد اونکی سنتین راتبہ ہین اور جنکی بعد سنت نہین ہی مانند صبح اور عصر کی یہہ حکم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ حکم سب نماز ون میں ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی تہی صحابہ کو نماز پڑہنی پر اور منع کیا اونکو یہہ کہ پھرین وہ پہلی پہرنی حضرت کی نماز سی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** رغبت دلاتی نماز پر یعنی تاکید کرتی اور رغبت دلاتی ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلی حضرت کے نماز سی نہ پہرین تا مرد وعورت رستی مین نہ مل جاوین جیسکہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرت اور لوگ بیٹہی رہتی تہی یہان تلک کہ عورتین چلی جاتی تہین پہر اوٹہتی حضرت اور لوگ اس صورتمین بہی تنہی ہو گی در احتمال ہی کہ مراد پہرنی سی اوٹہہ کر چلی رہنا مسبوق کا ہی پہلی سلام امام کی پس یہہ حرام ہی ہمارے نزدیک ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی نماز اپنی مین یعنی بعد

تشہد کی الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی ثابت رہنا دین کی مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پراور مانگتا ہون تجسی شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجسی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجسی بہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو اور بخشش مانگتا ہون تجسے واسطے ان گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہہ نسائی نی اور روایت کی احمد نی مانند اسکی **ف** قصد کرنا ہدایت یعنی لازم کردن ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ شکر کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنے قایم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سی اور خوبی عبادت تیری کی یعنے ادا کرون اوسکو ساتھہ شرائط اور ارکان اوسکی کی اور قلب سلیم یعنی پاک بری عقیدون سی اور میل کرنی سی طرف خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ما سوی اللہ سی وما لک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجسی ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون الہی کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہہ دعا حضرت نے تعلیم امت کی لیے کی ہی کہ لوگ پڑہین ورنہ آنحضرت کو سب بہلائیان حاصل تہین اور برائیون سی محفوظ تہی اور گناہ اگلی پچہلی بخشی گئی تہی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی اپنی نماز مین بعد التحیات کی بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہے اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی یہہ نسائی نے ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتی نماز مین ایک سلام سامنی منہ اپنی کی پہر جہکتی طرف داہنی جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے ابتدا سلام کی قبلہ رخ کرتی پہر درمیان سلام مین کچہہ داہنی طرف مائل ہوتی ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسیکہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب مین ایک ہے سلام ہی بنظر ظاہر اس حدیث کی اور تینون امام اور اور علما قائل دو سلامون کی ہین واسطے وارد ہونی بہت حدیثون کی اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ پکار کر کہتی تہی ایک سلام اور دوسرا چپکی سی ؛ ح ؛ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی سمرہ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پہیرنی کی جواب سلام امام کی کی اور یہہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہہ کہ سلام کری بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پہیرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہین جو کہ امام کی داہنی طرف ہون دوسری سلام مین نیت جواب کے کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام پہیرتی ہوئی نیت کرنی چاہیی کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نمازیون سی اور تمام مومنون سی محبت کرین اور خوش خلقی سی پیش آوین آگی اسکی فرمایا کہ سلام پہیرنی بیچ نماز کی آپسمین ایک دوسرے کی بہی نیت کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والونکی اور بائین طرف مین بائین طرف والونکی نیت کری اور ہر نمازی کو دونو سلامون مین نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہیی کہ یہہ بہی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعض علما ہماری نی کہ یہہ

سنت ہی اور لوگون نی اسکو ترک کر دیا ہی ؛ ح ع ؛

باب الذکر بعد الصلوة

باب ہی بیچ بیان ذکر کر پیچہی نماز کی **ف** مراد ذکر سی عام ہی دعا ہو یا غیر اوسکی اور اختلاف ہی اسمین کہ مصلے بعد اون نمازون کی کہ سنتین ہین کسقدر بیٹہی درمختار مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتونکی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللہم انت السلام آخر تک اور کہا حلوانی نی نہین مضائقہ ساتہہ فصل کی ساتہہ اورادکی اور اختیار کیا اوسکو کمال نی کہا حلبی نی اگر ارادہ کی جاوی ساتہہ کراہت کی کراہت تنزیہی تو اوٹہہ جاتا ہی خلاف کہتا ہو مین اور بیچ یاد میری کی ہی حمل کرنا پڑہنی کا قلیل پر اور مستحب ہے یہہ کہ استغفار کری تین بار اور پڑہی آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہی تہلیل پوری سو کرنیکو اور دعا مانگی اور ختم کری ساتہہ سبحان ربک رب العزت آخر تک یہہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفونکو اور امام آگی یا پیچہی ہٹے کہ کہڑا رہی تا مشتبہ نہووی آنیوالونپر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنیوالا اسی توہم پر اگر اقتدا کری تو فاسد ہووی اقتدا اوسکا اور اختلاف ہی اسمین کہ افضل پہرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہہ ہے کہ اختیار رکہتا ہی جس طرف چاہی پہر کی اور اکثر اسیپر ہین کہ بائین طرف پہری تا داہنا اوسکا داہنیان ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجرہ شریف ادہر ہی پہرنا افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑہ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کی حدیثون مین واقع ہوئی ہے اور تعجیل قیام کی واسطی سنتون مغرب کی منافی نہین ہے پڑہنی آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی کی جیسیکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑہی بعد فجر اور مغرب کی دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اور بعضی آدمی جو جلدی کرتی ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کے سنتون مین پڑہتی ہین کچہہ نہین اور مخالفت سنت کی ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کی وارد ہوا ہی ح

الفصل الاول

فصل پہلے **عن ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ** روایت ہی ابن عباس سے کہا تہا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ساتہہ کہنی اللہ اکبر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نی بیچ بیان کرنی مراد کی ساتہہ تکبیر کی بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آواز بلند کرنی ساتہہ ذکر کی وقت فارغ ہونی لوگونکی نماز فرض سی بیچ زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر تہی کہا ابن عباس نی کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونی نماز کو ساتہہ اوسکی پہر لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سی مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نی حضرت کی اس جہر کو اسپر کہ تہا واسطی تعلیم مقتدیون کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نی دلیل پکڑی ہی جبکی ذکر کرنی پر ساتہہ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا صحابہ کو ساتہہ ترک کرنی چلانی کی کہ تہلیل تکبیر پکار کر کرتی تہی اور فرمایا کہ تم نہین پکارتی ہو بہری کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتہہ تمہاری ہی سنتا ہی قریب ہے انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمید کی ساتہہ دس بار یا تینتیس بار پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی زمانی مین بعد نماز کی تکبیر کہتی تہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نی کہا کہ یہہ ایام منا مین تہا کہ تکبیرات تشریق کی کہتی تہی اور بہر تقدیر مشکل یہہ ہے کہ یہہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکہتا ہی کہ سلام سی تمام ہونا نماز کا نہ جانتے تہے اور تکبیر سی جانتی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ چہوٹی تہی شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتی ہون گی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جماعت مین ہوتی ہون لیکن پچہلی صف مین کہڑی ہوتی ہون پس نہ پہنچانتی تہی تمام ہونی نماز کو ساتہہ سلام کی ؛ ح ع ؛

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پہیرتی نہ بیٹہتی مگر مقدار اوس چیز کی کہ کہتی یا الہی تو ہی سالم یعنی سب عیبون سی اور تجہ سے ہی سلامتی یعنی بندون کی سب آفتون سی بابرکت ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جن نمازون کے بعد سنتین ہین اونکی سلام کی بعد نہین بیٹہتی مگر اسقدر کہ جسمین یہہ دعا پڑہ لین اور جن نمازونکی بعد سنتین نہین ہین مثل صبح کی اور عصر کی ثابت ہوا ہی بیٹہنا حضرت کا زیادہ اس سے اور مستحب ہے ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس دعا مین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہین ہی اسکے اصل یعنی حدیث سی ثابت نہین اور ایک توجیہ نہ بیٹہنی کی یہہ ہی کہ بہیئت نماز نہ بیٹہتی تہی مگر اسقدر کہ جسمین یہہ دعا پڑہین یا نہ بیٹہتی تہی یعنی احیانا مگر اسقدر ۱۲ مولانا اسحق وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پہیرتی نماز اپنی سی استغفار کرتی تین بار اور کہتی یا الہی تو ہی سلام اور تجہی سی ہی سلامتی بابرکت ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** استغفار کرتی تین بار یعنی کہتی استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہتی تین بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ۱۲ ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی پیچہی ہر نماز فرض کی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی لیے ہے بادشاہت اور اوسی کی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی نہین کوئی منع کرنیوالا اوس چیز کی کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نی اور نہین فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کلمات اور اوراد کہ حدیثون مین آئی ہین پڑہتی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ بعضی اوقات حضرت سلام پہیرتی اور اوٹہہ کہڑی ہوتی بغیر اسکی کہ کچہہ پڑہین اور بعضی اوقات یہہ اذکار کل یا بعض نمین سی پڑہتی اور بعضون نی یہہ ترتیب مستحبی کی کیا ہی کہ اول استغفار کری بعد اوسکی اللہم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑہی اور اوراد اذکار اور دعائین بہت ہین کہ حدیث کی کتابون مین مذکور ہین روایت مین آیا ہی کہ اونکو بعد نماز کی پڑہتی تہی اور بعد سی یہی مراد نہین ہی کہ متصل فرضون کی پڑہی بلکہ اگر بعد سنتون کی پڑہی تو بہی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز انہی سی کہتی ساتھہ آواز بلند کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی
لیے ہی بادشاہت اور اوسی کی لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں باز گشت گناہوں سی اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر ساتھ
اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتی ہم مگر اوسکو اوسکی لیے ہی نعمت یعنی سب نعمتیں اوسی کی طرف سی ہیں اور اوسے
کی لیے ہی بزرگی اور اوسی کی لیے ہی تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنی والے ہیں ہم واسطے اوسکی بندگی کو اگرچہ مکروہ رکہیں
کافر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ کلمہ ہی حضرت پکار کر پڑہتی تہی واسطی تعلیم امت کی اور نووی نی کتاب مہذب میں لکہا ہی کہ افضل
چپکے پڑہنا ہی بیچ ان وظائف کی اور سوا اسکی کی خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہہ کہ حاجت ہووی ساتھہ تعلیم اوسکی کی تو پکار کر پڑہی اور آپ پر
حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑہنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور بعد اسکی کہ یاد ہوا لوگونکو چپکی پڑہنا افضل ہی ؁ ع ح ؁

وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے سعد سی یہہ کہ سعد تہی تعلیم کرتی نسب اپنی اولاد کو یہہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پناہ پکڑتی ساتھہ ان لفظون
کے پیچھی نماز کی یا الہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بخیلی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ
تیری ناکارہ عمر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری فتنہ دنیا کی سی اور عذاب قبر کسی یعنی جو چیزین کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت
کی یہہ بخاری نی **ف** مراد جبن سے یہاں نہ جرأت کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سی یہہ ہی کہ نہ نفع پہنچاوی غیر کو
ساتھہ مال کی یا علم کی یا خیر خواہی کی وغیرہ ذلک اور ناکارہ عمر یہہ ہی کہ عقل میں خلل آ جاوی اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سی
پناہ مانگی اس لیے کہ مقصود عمر سی یہہ ہی کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتون کا اچہی طرح ادا کری اور ایسی عمر میں یہہ غرض فوت ہوتی ہی
؁ ع ؁ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهٰجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا
قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا
نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ
بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ
وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس کہا انہون نی تحقیق لی گئی دولت والی درجی بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہی

یعنے اونہون نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کی ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت نے کیا سبب عرض کیا فقراء نے
نماز پڑھتے ہین وے جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین وے جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین وے اور ہم نہین صدقہ دے سکتے اور بردہ آزاد کرتے ہین اور ہم
نہین آزاد کرسکتے یعنی بسبب افلاس کی پس انکا ثواب وہنین کو حاصل ہے اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن
تمکو ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بسبب اوسکے درجے اون شخصون کی کو کہ بڑھ گئے ہین تم سے یعنی پہلے تمہارے اسلام لائے ہین اور بڑھ جاؤ تم بسبب اوسکے
اون لوگون پر کہ پیچھے تمہارے ہین یعنی ایمان مین پیدا ہوتے ہین اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیاء مین سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوسچیز کے
کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ یہہ تسبیح پڑھیگا وہ سا ہے تم بہتر نہین ہونے کی بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا اونہون نے بہتر فرمایئے یا رسول اللہ فرمایا تسبیح
اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقراء مہاجرین کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس عرض کیا اونہون نے کہ سنا بھائیون ہمارے نے کہ مالدار ہین اوسچیز کو کہ کی ہمنے پس کیا اونہون نے مانند اوسکے یعنی پھر فضل اونکے
ہو ہے وہ ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور نہین
قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کی یہہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس
بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے ف پہلے روایت مین جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت مین تین احتمال
ہین یا تو یہہ کہ تینون ملکر تینتیس بار ہون یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار
ہو چنانچہ عمل مشائخ کا ایسا ہی ہے اور یہہ افضل ہے اور بعضی روایت مین صریح ہی آیا ہے یا یہہ کہ تینون ملاکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمین بھی ہر ایک
تینتیس بار ہو جائیگا اور یہہ فضل اللہ کا ہے یعنی فضیلت دنیا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے صبر کرو اور قضاء الہی
پر راضی رہو کہ اوسنے بزرگی دی ہے بعضی بندون کو بعضون پر اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن حال
نہین ہے غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی سے اور فقیر امن مین ہے اس سے کہا ہے امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ لوگون نے اختلاف کیا ہے
اس مسئلہ مین پس گئے ہین جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کی اور کہا ہے ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو
افضل ہے فقیر صابر سے رح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ
قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ
وَثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتنے الفاظ ہین نماز کے پیچھے کہنے کی نا امید نہین ہوتا ثواب سے کہنے والا اونکا یا فرمایا کرنے والا اونکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار
سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ
کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کی یہہ کلمہ نہین کوئی شریک واسکا اوسی کے

لیے ہی بادشاہت واوسی کی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوینگی گناہ اوسکی اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت روایت
کے یہہ مسلم نی **ف** بعضی روایتوں میں بعد والحمد کی یحیی ویمیت اور بعضی میں بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہی اور یہہ کلمات کہ نماز کی پیچھی پڑہی جاتی
ہیں عدد انکی مختلف آئی ہیں کبھی حضرت کسطرح پڑہتے تھے کبھی کسطرح انہیں سی جس طرح پڑہیگا سنت ادا ہو جائیگی اور کہا ہی حافظ زین
عراقی نی کہ یہہ سب اچھی ہیں اور جو زیادہ ہیں پس وہ پسندیدہ تر ہیں طرف اللہ تعالی کی اور ثابت ہوا ہی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی تھی
تسبیح کو ساتھ داہنی ہاتھ کی اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی شمار کرو ساتھ انگلیوں کی ایسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کی جاوینگی
اور صحابہ سی کھجور کی گٹھلیوں پر بھی پڑہنا ثابت ہوا ہی پس افضل انگلیوں پر پڑہنا ہی اور جائز گٹھلیوں وغیرہ پر بھی ہی ؛ ع ح ؛ **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل
الآخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سی وقت دعا
بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان راتمیں کہ جانب اخیر میں ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازوں کی پیچھی روایت کی یہہ ترمذی نی
وعن عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر
کل صلوۃ رواہ احمد وابوداود والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا
حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پڑہوں میں معوذات پیچھی ہر نماز کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی اور بیہقی نی
دعوات کبیر میں **ف** معوذات وہ سورتیں ہیں کہ جنکی سری پر لفظ اعوذ کا ہی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات
کا جمع اسلیے لائی کہ اقل جمع دو ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ قل ہو اللہ اور قل یا ہی معوذات میں داخل ہیں تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق اور
اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر کیا اگرچہ اون دو میں لفظ اعوذ کا نہیں ہی پس بموجب اس قول کی چار سورتیں پڑہے
کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ؛ ع ؛ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان
اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ العصر الی ان
تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کی کہ یاد کریں اللہ کو وقت صبح کی آفتاب
نکلنے تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد کروں میں چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سی اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اوس قوم کی
کہ یاد کریں اللہ کو وقت نماز عصر کی سی آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہی نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں چار غلام روایت کی یہہ ابو داود
نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اخیر میں بھی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سی مراد ہوں اور احتمال یہہ ہے کہ مطلق ہوں اور تخصیص اولاد
حضرت اسمعیل کی اسلیے ہی کہ افضل عرب کے ہیں اور حضرت اونکی اولاد میں ہیں ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت
لہ کاجر حجۃ وعمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی
انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی فجر کی جماعت میں پھر بیٹھی یاد کری اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑہے

دو رکعت نماز ہوگا ثواب اوسکی لیے مانند ثواب حج کی و عمرہ کی کہا راوی نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پوری حج و عمرہ کا پوری حج و عمرہ کا پوری حج و عمرہ کا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ بیٹھی یاد کری اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین رہے بیچ جگہ نماز اپنی کی اور مسجد اپنی کی کہ جسمین نماز پڑہی ہی پس نہین منافی ہی اوٹہنا واسطی طواف کی یا طلب علم کی یا مجلس وعظ کی مسجد مین اور اسیطرح اگر گہر مین چلا آوی اور ذکر کرتا رہی اوسکا بہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلتی تک یہہ نماز پڑہی یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے بقدر نیزہ کی نماز پڑہی کہ وقت کراہت کا جاتا رہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوٰۃ ضحی بہی آیا ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دونون نمازین ایک ہین اول وقت وسکا نزدیک بلند ہونی آفتاب کے ہی اور آخر وقت پہلی زوال کی اول کو اشراق کہتی ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا بسبب اداکرنی فرائض کی ساتھ جماعت کی ہوتا ہی اور ثواب عمرہ کا بسبب اداکرنی نفل کی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو امام ہمارے نی کہ کنیت تہی اوسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نی کہ پڑہی مینی یہہ نماز یا مانند اس نماز کی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو رمثہ نی اور تہی ابوبکر اور عمر کہڑی ہوتی پہلی صف مین داہنی طرف حضرت کی اور تہا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تہا تکبیر پہلی مین نماز سے پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر سلام پہیرا داہنی اپنی اور بائین اپنی یہان تک دیکہی ہمنی سفیدی رخسارون حضرت کی پہر پہرے نمازیون سی مانند پہرنی ابی رمثہ کی مراد رکہتا تہا نفس اپنی کو پس کہڑا ہوا وہ شخص کہ جسنی پائی تہی ساتھ حضرت کی تکبیر اولی نماز سی شروع کین دو رکعتین پس جلدی سے اوٹہہ کہڑی ہوے عمر پکڑی دونون مونڈہی اوسکی پس ہلایا اوسکو پہر کہا بیٹہہ اس لیئی کہ نہین ہلاک ہوئی اہل کتاب مگر کہ نہ تہا درمیان نمازون کی فرق پس اوٹہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نگاہ اپنی پس فرمایا پہنچایا اللہ نی تجکو راہ حق پر اے بیٹی خطاب کے روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پڑہی مینی یہہ نماز یہہ اشارہ کیا ابو رمثہ نی اوس نماز کی طرف کہ پڑہی تہی ظہر یا عصر مثلا اور یا مانند اس نماز کی یہہ شک راوی کی ہی کہ ابو رمثہ نی ہذہ الصلوٰۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوٰۃ اور یہہ جو کہا کہ پائی تہی ساتھ حضرت کی تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہہ ہی کہ وہ شخص مسبوق نہ تہا کہ واسطی تمام کرنی نماز کی اوٹہا ہو بلکہ پہلی سے رکعت مین ملا تہا اور واسطی اداکرنی سنت راتبہ کی اوٹہا تہا اور مراد فرق سی یا تو فرق کرنا ہی ساتھ سلام پہیرنی کی یا جگہ بدلنی ہی جیسیکہ حدیث ابی ہریرہ کہ مین آیا ہی کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارا کہ جو نماز اداکرے آگی بڑہ جاوی یا پیچہی ہٹ جاوی یا داہنی یا بائین ہٹ کہڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہی یا نکلنا ہی مسجد سی جیسا کہ مسلم کی روایت مین آیا ہی سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا نی کہ وصل نکرین ہم نماز کو یہان تک کہ کلام کرین ہم یا باہر نکلین ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوٰۃ مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تفرق کرنی سی ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کی ہو یعنی بعد نماز فرض کی چاہیی کہ ذکر کری جو کہ وارد ہوا ہی حدیثون مین بعد اوسکی اوٹہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نہ وصل کرنی نفل کی ساتھ فرض کی

(رسول اللہ)

ح ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کی گئی ہم یہہ کہ تسبیح کرین پیچھی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمد للہ کہین تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص نی انصار مین سی خواب مین ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کیا حکم کیا ہی تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ تسبیح کرو پیچھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصاری نی اپنی خواب مین کہ ہان کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اوسمین لا الہ الا اللہ پچیس بار یعنی تا گنتی سو کی پوری ہو جاوی پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس عمل کرو اسیطرح روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** پس کرو تم اسیطرح شاید مراد یہہ ہی کہ اسطرح بہی پڑہو اور یہہ بسبب تقریر آنحضرت کی ایک وجہ ذکر سی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نکرتی نرا خواب حجت نہوتا ؛ ح ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا سنا مینی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر لکڑیون اس منبر کی یعنی منبر پر فرماتی تہی جو کہ پڑہی آیۃ الکرسی پیچھی ہر نماز کی نہین منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو پڑہی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکی گہر پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گہر کہ اوسکی گہر سی ملی ہوئی ہین اور کتنی گہر گرد اوسکی یعنی اگرچہ اوسکی گہر سی نملی ہوئی ہون روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہی بلکہ پہونچانی والی ہی جنت مین ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یون کہتی الا الحیوۃ اس لئی کہ حیوۃ مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم مین آدمی پیدا ہوا اوسکا جواب اسکا یہی ہی کہ موت پردہ ہی درمیان دخول جنت کی پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا کذا ذکر الطیبی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد موت سی ہوتا بندہ کا قبر مین ہی پہلی وہتی کی جب اٹہی گا قبر سی جاوی گا بہشت مین بلا توقف اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نی بہی روایت کیا ہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بہی اوسکی ساتہہ پڑہنی آئی ہی ؛ ح ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ــــ اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم سی اون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہی پہلی پہرنی کی جگہ نماز سی اور پہلی موڑنی پانوین کی نماز مغرب اور صبح سی یعنی جسطرح تشہد کی لیی بیٹہتا ہی اوسی ہیئت پر بیٹہے بعد مغرب اور صبح کی یہہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اوسکی ہاتہہ مین ہی بہلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی ساتہہ ہر ایک کی دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہین اوسسے دس برائیاں اور بلند کیی جاتی ہین واسطی اوسکی دس درجے اور ہوتی ہین یہہ کلمات واسطی اوسکی امان ہر بری چیز سی اور پناہ شیطان راندی ہوئی سی اور نہین پہنچتا واسطی کسے گناہ کی یہہ کہ ہلاک کری اوسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کی مگر شرک یعنی اگر شرک کریگا نہین بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگونکا از روی عمل کی مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اوسسے یعنی زیادہ کہی اوسچیز سی کہ کہا اوسنی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اوسکی ابوذر سی تا قول اوسکی الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ؛ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجی فوج طرف ملک نجد کی پس غنیمت لائی غنیمت بہت اور جلدی کے اونہون نی پہرنی مین یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص نی ہم مین سی کہ نہ نکلا تہا نہین دیکہی ہمنی کوئی فوج کہ جلد ہو پہرنی مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤں مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پہرنی مین مراد رکہتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح مین پہر بیٹہی یاد کرتی رہی اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پس یہہ لوگ ہین بہت جلد پہرنیوالی اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنی مین ف یعنی اون لوگونکو متاع دنیا ہاتہہ لگی اور وہ فانی ہی اور اونکو ملا تہوڑیسی دیر مین بہت سا ثواب عقبی کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہاری پاس ہے فانی ہی اور جو اللہ کی پاس ہے باقی ہی پس یہہ ہوئی افضل اونسی غنیمت مین اور پہری جلدی اونسی ؛ ع ؛

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

باب ہے بیچ بیان اوسچیز کی کہ نہین جائز کرنا اوسکا نماز مین اور اوسچیز کی کہ جائز ہی نماز مین ف یعنی اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کی مذکور ہین ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ؛ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بأبصارهم فقلت واثكل أمياه ما شأنكم تنظرون إلي فجعلوا يضربون بأيديهم على أفخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبأبي هو وأمي ما رأيت معلما قبله ولا بعده أحسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال إن هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن أو كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله إني حديث عهد بجاهلية وقد جاء نا الله بالإسلام وإن منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قلت ومنا رجال يتطيرون قال ذلك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه فذلك رواه مسلم قوله لكني سكت هكذا وجدت في صحيح مسلم وكتاب الحميدي وصحح في جامع الأصول بلفظة كذا فوق لكني

روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہا اوسوقت کہ مین نماز پڑہتا تہا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان چہینکا ایک شخص نی قوم مین سے پس کہا مینی یرحمک اللہ پس گہورا مجکو قوم نی ساتہہ آنکہون اپنی کی یعنی اشارہ کیا کہ نماز مین ہوکر جواب چہینک کا دیتا ہی پس کہا مینی یعنی دلمین گم کیجو ان میری کیا ہی حال تمہارا کہ دیکہتی ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نی کہ مارتی تہی ہاتہہ اپنی رانون اپنی پر یعنی واسطی چپ کرانی اور تعجب کی پس جب دیکہا مینی انکو کہ چپ کراتی ہین مجکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب جاننی برائی اس فعل کی لیکن چپ ہوا مین پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان باپ میرا اونکی اور مان میری نہین دیکہا مینی کسی سکہلانی والی کو پہلی حضرت کی اور نہ پیچہی حضرت کی کہ بہت اچہا ہو سکہلانی مین آنحضرت سے پس قسم ہی اللہ کی نہ ڈانٹا مجکو اور نہ مارا مجکو اور نہ برا کہا مجکو فرمایا تحقیق یہہ نماز نہین لائق ہی اسمین کوئی چیز باتون آدمیونکیسی سوا اسکی نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآنکا ہی یا مانند اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ الفاظ حدیث کی حضرت نی یون ہین فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین تو مسلم ہون یعنی نہین جانتا مین ابتک سب احکام دین کی اور تحقیق دیا اللہ نی ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ آتی ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت نی پس مت جا تو انکی پاس کہا مینی اور ہم مین سی کتنی شخص لیتی ہین شگون بد فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتی ہین اوسکو اپنی دلونمین یعنی یہہ وہم ہی کہ پیدا ہوا ہی انکی نفسون سی نہین تاثیر اوسکو نفع اور ضرر مین پس باز رکہی اونکو یعنی کام کرنی سی باز نہ رہین اس وہم سی کہا معاویہ نی کہ کہا مینی اور ہم مین بہی کتنی شخص ہین کہ خط کہینچتی ہین یعنی جیسی رمال خط کہینچ کر احکام اور احوال غیب کے بتاتی ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی خط کہینچتی تہی پس جو شخص کہ موافق ہو خط اوسکا اون پیغمبر کی پس وہ پہنچتا ہی اوس بات کو روایت کی یہہ مسلم نی کہا مولف نی کہ قول اوسکا لکنی سکت اسیطرح پایا مینی صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین ساتہہ لکہنی لفظ کذا کی اوپر لکنی کی **ف** گم کیجو تجکو مان تیری یہہ لفظ عرب مین وقت تعجب کے اور بعید جاننی ایک امر کی استعمال کرتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ چہینکنی والی نی الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نی اوسکی جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چہینک کی جواب مین یرحمک اللہ

کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرت نے اوس شخص کو نماز کی پہیرنے کا حکم اسلیے کیا کہ وہ جاہل تہا اور نہ سنا تہا کہ کلام کرنا
نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کہے نمازی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی اسلیے کہ خطاب کیا اوسکو اور اگر کہی یرحمہ اللہ نہین
باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہی اپنے نفس کے لیے یرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہی جیسے یرحمنی اللہ کہنی مین نہین فاسد ہوتی اور نہین
لائق ہی آمین باتون آدمیون کی جیسی یہہ اسلیے فرمایا کہ نا نکالا جاوی اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتہہ
انکی خطاب کرنا لوگونکو اور سمجہانا انکو اور مراد باتون آدمیونکی سی وہ کلام ہی کہ خطاب کرین ساتہہ اوسکی لوگونکو او رمانگ سکین اوسکو لوگون
سے لکہا ہی فقہا نے کہ اگر نماز پڑہتا ہوئی سے کوئی پوچہے کہ کس جنس کا ہی مال تیرا اور وہ کہے الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑہنے والی کی آگی
کتاب دہری ہی اور ایک شخص یحیی نامی کہڑا ہی اور اوسنے کہا یا یحیی خذ الکتاب یعنے اے یحیی لی لے کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن
کی ہین لیکن از بسکہ بقصد خطاب کے پڑہین فاسد ہوگی نماز اور اگر ارادہ قراءۃ کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن عرب مین ان کو کہتی تہی
کہ وہ ساتہہ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت رکہتی تہی اور شیاطین خبرین سچ اور جہوٹ اونکو کہہ جاتی تہی اور وہ
دعوی علم غیب کا کر کر لوگونکو خبرین دیتی تہی پس اونکی پاس جانیسی منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بہی آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی جاوی نزدیک عراف کی یا پاس کاہن کے پس سچ مانی اونکی کہنی کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتہہ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی
محمد پر یعنی قرآن یہہ امام احمد نے روایت کی ہی ساتہہ سند صحیح کی ابو ہریرہ سے اور معنی کاہن کی تو معلوم ہوسے اور عراف اوسکو کہتی ہین کہ بیان
کرتا ہی معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کہینچتے تہے یعنی حضرت ادریس یا دانیال
علیہما السلام اور اس عبارت سے کوئی یہہ سمجہی کہ علم رمل جائز ہی بلکہ یہہ تعلیق بالمحال ہی کہا خطابی نے کہ حضرت نے فمن وافق خطہ الخ
زجر کی فرمایا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین موافق ہوسکتا خط کسیکا ساتہہ خط اوس نبی کی اسلیے کہ خط اونکا معجزہ تہا انتہی اور موافقت
خط کی غیر معلوم ہی اسلیے کہ نہین معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے رمال جیسی خط کہینچتے
ہین کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بہی اسیطرح کہینچتے تہی اوسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہہ محال ہی پس جب اتفاق اوسکی نہوا
تو کرنا ہی اوسکو درست نہوا اور رمال اکثر کے اور اعمال اسی قبیلہ کی ہین نزدیک علماء متقدمین اور مشایخ محققین کے یہی حکم رکہتی ہین اور اخیر
عبارت کا مطلب یہ ہی کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہی جو چاہتی ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکہتا ہی نشان صحت کا رکہین تو لفظ
کذا کا اوسپر لکہتی ہین جیسیکہ صاد یا صح لکہتی ہین حاصل یہہ کہ لفظ کلمتہ کا ثابت ہی اصولین اور ساقط ہی مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا
اوسپر نکرنا چاہیے کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکہکر تصحیح اوسکی کردی ہی کہ اصول مین یون ہین سے۔ ح ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا
مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ
فَتَرُدُّ عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہی ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ ہوتی نماز مین پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ پہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سے سلام کیا ہمنی اونپر پس نہ جواب دیا
پس کہا ہمنی اے رسول خدا کے تہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز مین پس جواب دیتے تہی آپ ہمکو یعنی آپ نے جواب کیون نہ دیا پس فرمایا
حضرت نے تحقیق نماز مین البتہ شغل ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور دین نصاری کی تہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا حق ہونا توریت و انجیل وغیرہ سے معلوم کرکر حضرت پر اسلام لایا تہا اور سن نو ہجری کا مین انتقال اوسکا ہوا اور حضرت
نے صحابہ کی ساتہہ کہڑی ہو کر غائبانہ اوسکی جنازہ کی نماز پڑہی پس وہ از بس کہ حضرت سی عقیدت نہایت رکہتا تہا صحابہ نی جبکہ کفار مکہ کی
ہاتہہ سے ایذا مکہ مین پائی تو اوسکی ملک مین اکثر صحابہ گئی اوسنی صحابہ کی آنی کو غنیمت جانکر خوب خدمت گذاری کی جب صحابہ نی حضرت کی خبر سنی کہ
ہجرت کرکر مدینہ مین رونق افزا ہوئی ہین وہ بہی حاضر ہوئی پس اوس وقت کا حال ابن مسعود بیان کرتی ہین کہ مین بہی اوسی قافلہ مین تہا
موافق پہلی عادت کی مینی سلام حضرت پر کیا حضرت نی جواب نہ دیا اور نماز کی بعد فرمایا کہ نماز مین شغل ہی یعنی شغل پڑہنی قرآن کا اور تسبیح کا
اور دعا کا اور مناجات کا ہی وہ مانع ہی کلام کرنی سی ساتہہ آدمیونکی پس اس سی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا اور کلام کرنا نماز مین حرام ہی
اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر جواب سلام کا ہاتہہ سی یا سر سی دی یا کوئی اوس سی کچہہ طلب کری پس وہ اشارہ کری سر سی یا آنکہون سی ہان
کا یا نہ کا نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی لیکن مکروہ ہوتی ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معیقیب سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ پوچہا اوسنی حال نفس اپنی کا کہ مین برابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہہ مین فرمایا یعنی اوسکی جواب مین اگر یہی کرنی والا
ضرور ہی تو کر ایک بار روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** شرح منیہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی کنکر سجدی کی آگی سی ہٹانی مگر جو سجدہ
نکرسکی بسبب تنشیب و فراز کی تو برابر کرلی یکبار یا دو بار زیادہ اس سی نکری ؛ ع ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ رکہنی سی پہلو پر نماز مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ
مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر اودہر دیکہنی
سی نماز مین پس فرمایا کہ وہ اچک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی اوسکو شیطان نماز بندی کی سی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی ادہر
اودہر دیکہنی سی شیطان اچک لیتا ہی نماز بندی کی سی کمال اوسکا اور ادہر اودہر دیکہنی سی یہہ ہی کہ گردن پہیر کی ادہر اودہر
دیکہی اسطرح کہ منہ قبلہ کی طرف سی پہر جاوی پس یہہ مکروہ ہی اور اگر اس طرح دیکہی کہ سینہ بہی بالکل قبلہ سی پہر جاوی تو نماز فاسد ہوتی
ہی اور کن انکہیون سی ادہر اودہر دیکہی تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی ؛ ح ؛ ع ؛ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ باز رہین لوگ اوٹہانی نگاہ اپنی کی سی وقت دعا کی نماز مین طرف آسمان کی یا اوچکی
جاوینگی آنکہین اونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چاہیی کہ باز آوین اوٹہانی نگاہ کی سی والا اوچکی جاوینگی آنکہین اونکی ور
نماز مین مطلق نظر اوپر اوٹہانی مکروہ ہی خصوصا وقت دعا کی اس لیی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ اللہ تعالی کی لیی مکان معین ہی اور وہ
پاک ہی مکانیت سی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی تہی نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہہ آیت
والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت نی سر مبارک اپنا اور خارج نماز سی وقت دعا کی نگاہ اوپر اوٹہانی مین اختلاف

بعضی مکروہ کہتی ہین بعضی جائز صحیح یہہ ہی کہ نہ اوٹہاوی ش ح ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا
وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
امامت کرتی تہی لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کے ہوتی اوپر مونڈہی حضرت کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی ٹہا دیتی یعنی ساتہہ
اشارہ کی اور جسوقت کہ اوٹہتی سجدی سی اوٹہا لیتی اوسکو اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابو العاص داماد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت کی اونکی بیٹی تہین امامہ وس اس پر ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اوٹہانا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکہنا زمین پر اور پہر اوٹہانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بہی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی
کہتا ہی کہ اوٹہانا آنحضرت کا امامہ کو قصدًا نہ تہا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کی کہ حضرت سی کرتی تہین نماز مین بہی آنکر حضرت سی چمٹ
جاتی تہین اور کندہی پر چڑہ بیٹہتین اور وقت رکوع کی کندہی شریف سی گر پڑتین حضرت اونکو ایسی اوتارتی تہی پس اوٹہانا اور اوتارنا حضرت
سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت کی مجازًا ہی پس حاجت نہین ہے اسکی کہ کہین کہ یہہ فعل کثیر تہا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پی در پی
ہوا اور اگر ایسا تہا یا توجیہ اسکی یہہ ہے کہ یہہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر سی تہی یا یہہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہو واللہ اعلم ع ح وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ
مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بند کری جہانتک
کہ ہوسکی پس تحقیق شیطان گہس جاتا ہی یعنی منہ مین روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی
لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ بند کری جہانتک کہ ہوسکی اور نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جمائی کی وقت بی اختیار یہہ لفظ کبہی منہ سی نکل
جاتا ہی سوا اسکی نہین کہ یہہ شیطان سی ہی ہنستا ہی وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بہرنی اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی
ہے اور باعث کسل کی ہی عبادتمین اس لیے اوسکو نسبت شیطان کی طرف کی جمائی لینی مین منہ مین گہس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین بہکانا
اور باز رکہنا عبادت سے خوب اوسکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنی سی اوسکی یہہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکہکر کہ یہہ باعث کسل کی
ہے عبادتمین پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکی روکی اوسکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند کرنیکا یہہ ہے کہ ہونٹ بہنچی یا نیچی کا ہونٹ دانتون
مین پکڑی یا پشت بائین ہاتہہ کی منہ پر رکہی ش ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ
سُلَیْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک دیو جنون مین سی یعنی شیطان سرکش جہٹ آیا
آجکی رات تاکہ توڑی مجپر نماز میری پس قدرت دی مجہکو اللہ نے اوسپر پس پکڑا مینی اوسکو پس ارادہ کیا مینی یہہ کہ باندہ رکہون اوسکو ایک ستون

سے ستونوں مسجد کیسے یعنی مسجد نبوی کی تھی تاکہ دیکھیہ لوطرف اوسکی سب پس یاد کی مینی دعا بہائی اپنی سلیمان کی اے رب بخش مہری لئے ملک
نہ لائق ہو واسطے کسیکے پیچھے میرے پس پھیر انکا میں نے اوسکو خوار رد روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چہٹ آیا یعنی جنو نمین سے کہ بند کیا ہے اونکو حضرت
سلیمان نے بیچ یعنی جزایر وغیرہ مین اور تاکہ توڑ ہی مجہپر نماز میری یعنی وسوسے ڈالکر کمال نماز میریکا کہودی اور مراد ملک سے مسخر کرنا جن اور شیاطین
کا اور تصرف کرنا انمین ہے اور سلئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہہ دعا کی تھی اور یہہ ملک خاص اپنی ہی لیے چاہا انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نچاہا تاکہ اظہار اپنی تصرف کا اوسمین کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیادہ اوس سے تہی اور اسحدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ چہونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ؛ ح ع ؛ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کو درپیش آوے اوسکو کچھہ نماز مین پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوا اسکی نہیں کہ دستک دینی واسطے عورتوں
کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردونکی اور دستک دینی واسطے عورتونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
درپیش آوے کچھہ یعنی جبکہ نماز گہر مین پڑہتا ہے اور اوسکو کسی نے پکارا اور ناگہ گہر مین آنے کی لیے اور وہ جانتا نہیں کہ یہہ نماز
مین ہے تو اسصورت مین مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کر دے اور عورت دستک بجاوے اس لیے کہ اوسکی آواز بہی عورۃ ہے اور
دستک یوں بجاوے کہ ہتیلی داہنی ہاتھہ کی بائیں ہاتھہ کی پشت پر مارے اور ہتیلی ہتیلی پر نہ مارے جیسیکہ گانیوالی مارتی ہین اگر اسطرح
مارینگی تو نماز فاسد ہو جاویگی ؛ ح ؛

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا
فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى
صَلٰوتَهُ قَالَ اِنَّ اللهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ
عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللهِ فَاِذَا كُنْتَ
فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تہے ہم سلام
کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتے نماز مین پہلے اس سے کہ آویں ہم زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پہر جب
کہ پہر کر آئے ہم زمین حبشہ کی سے میں اون پاس پس پایا مینے حضرت کو نماز پڑہتے پس سلام کیا مینے اونپر پس نہ جواب دیا مجکو یہانتک کہ جسوقت
پڑہ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق وہ چیز سے کہ ظاہر کیا یہہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز مین پہر جواب
مجہپر سلام کا اور فرمایا سوا اسکی نہیں کہ نماز واسطے پڑہنی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہے پس جسوقت کہ ہووے تو نماز مین پس چاہیے کہ ہووے
یہہ حال تیرا یعنی پڑہنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام
کا بعد فراغ کی نماز سے اور اسیطرح اگر پاخانہ پہرتا ہو یا قرآن پڑہتا ہو اور کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونیکی جواب دینا اوسکی سلام
کا ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا مینی واسطی بلال کی کسطرح تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتی صحابیون کو جسوقت کہ سلام کرتی
اونپر اور وہ ہوتی نماز مین کہا تہی اشارہ کرتی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت نسائی کی مانند اسکی اور بدلی بلال
کے صہیب ہے یعنی ترمذی کی روایت مین ہی کہ ابن عمر نی بلال سی پوچہا اور نسائی کی روایت مین ہی کہ صہیب سے پوچہا **ف** اشارہ
اسطرح کرتی تہی کہ پنجہ ہاتہہ کا کہول کر ہتیلی زمین کی طرف کرتی جیسا کہ حدیث ابوداود وغیرہ مین آیا ہی اور کبہی اکتفا کرتی ساتہہ اشارہ انگلی کی فتاوی
ظہیریہ مین ہی کہ اگر اشارہ کری سلام کی جواب مین ساتہہ سر کی یا ہاتہہ کی یا انگلی کی نہین فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ مین ہے کہ سر یا ہاتہہ سی اگر
جواب سلام کا دیوی فاسد ہوتی ہی نماز اور شرح منیہ مین ہی کہ مکروہ ہی یہہ کہ جواب سلام کا دی مصلی ساتہہ اشاری ہاتہہ کی یا سر کی پس اس حدیث
کو حمل کرین گی کہ یہہ اشاری سی جواب دینا پہلی نسخ ہونی کلام کی سی نماز مین تہا جب کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا جواب دینا زبان سی
اور اشاری سی بہی منع ہوا اس لیے کہ اشارہ بہی بیچ معنی کلام کی ہی ؛ ح ع ؛ **وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ
رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ
أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ
أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَ
ثَلٰثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا نماز پڑہی
مینے پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس چہینکا مینی پہر کہا مینی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص با برکت
اور برکت کی گئی اوسپر جیسا کہ دوست رکہتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پہری پس فرمایا کون ہی کلام کرنی والا نماز مین پس نہ بولا کوئی یعنی اس ڈر سی کہ غصہ نکرین پہر فرمائی یہہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی
پہر فرمائی یہہ تیسری بار پس کہا رفاعہ نی مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری
ہاتہہ اوسکی مین ہی البتہ تحقیق جلدی کرتی تہی اس کلمہ کی لی جانی کی لیے کتنی اوپر تیس فرشتی کہ کونسا اون مین سی لیجاوی اوسکو روایت
کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ جائز ہی حمد کرنی نماز مین واسطی
چہینکنی والی کی لیکن اولی یہہ ہی کہ حمد دلمین کری یا سکوت کری واسطی نکلنی کی خلاف سی جیسا کہ شرح منیہ مین ہی ؛ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى
فِيهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمائی لینی نماز مین شیطان سی
ہے پس جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ روکی اوسکو جب تک کہ ہوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ اور روایت ترمذی اور
ابن ماجہ کی یہہ ہے پس چاہیی کہ رکہی ہاتہہ اپنا منہ اپنی پر **ف** شیطان سی ہی اس لیے کہ باعث کسل اور نیند اور تہکنی کی ہی اور
شیطان ان چیزون سی خوش ہوتا ہی ؛ ح ؛ **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ**

فَاِنَّہٗ فِی الصَّلوٰۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری ایک تم مین سی پس اچھا کری وضو اپنا پہر نکلی قصد کر کر طرف مسجد کی پس نہ تشبیک کری درمیان اونگلیون اپنی کی اس لیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** اچھا وضو کری یعنی ساتہہ آداب اور شرائط اور حضور کی کری اور لکہا ہی علمار نی کہ جسقدر توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اوسی قدر نماز مین بہی ہوگا اور تشبیک نکری یعنی اونگلیان ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین نڈالی اس لیے کہ جب بنیت نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین ممنوع ہی اس لیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بہی ممنوع ہوگا اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین بہی نکرنی چاہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ہنگام چاہیی کہ نماز کی راہ مین ساتہہ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کی جاے اور بخاری نی صحیح بخاری مین ایک باب عقد کیا ہی واسطی تشبیک کے مسجد مین اور اوسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی جواز پر پس علمار نی لکہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہے کہ بطریق کہیلنے کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کی یا ممکن ہے کہ حمل کرین اوسکو پہلی نہی سی تہی ٭ ح ٭ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلوٰتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ ادہر اودہر نہین دیکہتا یعنی گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سے منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سی لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار تعالی ساتہہ ذات بزرگ اپنی کی اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہی اور غیر کیطرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ اے ابن آدم کسکی طرف دیکہتا ہی تیری لیی کوئی ہی بہتر مجہسی کہ اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو پہر حق جل وعلی اسیطرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی حق تعالی اپنا روی مبارک اوس سے ٭ ح ع ٭ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی یہہ بیہقی نی سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سی کہ مرفوع کیا ہی اسکو **ف** ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہے نظر رکہنی سجدی کی جگہہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا لیکن طیبی نی کہا ہی کہ مستحب ہے کہ قیام مین نظر سجدہ کی جگہہ رکہی اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدی مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کیطرف اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا ساتہہ زیادتی اسکی کہ سلام مین کندہون پر نظر رکہی اور بعضی علمار نی کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکہی اور اسحدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنکہہ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہے کسی شارح نی یہہ عبارت لاوی ہی البیہقی آخر تک ٭ ح ٭ ع ٭ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلوٰۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلوٰۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری بچ تو ادہر ادہر دیکہنی سی نماز مین اسلیے کہ ادہر
ادہر دیکہنا نماز مین یعنی گردن پہیر کر سبب ہے ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہہ ترمذی نی ف سبب
ہلاکی کا ہی یعنی آخرت مین اس لیے کہ اطاعت شیطان کی کی پس اگر ہو ضرور یعنی اگر راضی ہوتا ہی ساتہہ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال
کے پس نماز نفل مین کر کہ کار اوسکا بہ نسبت فرض کی سہل ہی نہ نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنی اوسکا ضروری ہی اور حقیقت مین نقصان
نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات فرائض کی ہین پس غرض اس سی یہہ نہین ہی کہ نفلون مین ادہر ادہر
دیکہنا مکروہ نہین ہے بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضون مین یہہ فعل نکری خوب احتیاط کری ہمین اور ظاہر یہہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہہ ہی
کہ کراہت اس فعل کی نفلو نمین کم ہی بہ نسبت فرضون کی ؛ ح ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کن انکہیون سی دیکہتی نماز مین داہین اور بائین اور نہ پہیرتی
تہے گردن اپنی پیچہی پیٹہہ اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اسطرح دیکہنا اس لیے تہا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہہ نماز کو باطل
نہین کرتا یا واسطی دیکہنی احوال مقتدیون کی تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مکروہ پہیرنا گردن کا ہی نہ کنکہیون سی دیکہنا اگرچہ ترک اولی
ہے ؛ ح ؛ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي
الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عدی بن ثابت
سے اون نی نقل کی اپنی باپ سے اون نی نقل کی عدی کی دادا سی کہ اونی پہنچائی حضرت تک فرمایا حضرت نی کہ چہینکنا اور اونگہنا
اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قی آنی اور نکسیر پہوٹنی شیطان سی ہی روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ سب چیزین
کہ نماز مین واقع ہون شیطان سی ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سی اور مراد چہینکنی سی چہینکنا بکثرت ہی پس یہہ نہین منافی ہی
اس حدیث کی کہ اللہ دوست رکہتا ہی چہینکنے کو اسلیے کہ مراد اوس سی یہہ چہینکنا معتدل ہی اور چہینکنا معتدل یہہ ہی کہ تین سی کم ہو
اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی چہینکنی کو خارج نماز کی اور چہینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز
کے ہے اور اون چیزون سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چہینکنا مانع قراۃ اور حضور کا ہی اور اونگ اور جمائی باعث کسل اور سستی
کے ہین عبادتمین اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کی بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کر کر جدا کر دیا اونکو تین چیزون
اخیر سی اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کی کہ وہ مفسد نہین ؛ ح ؛ وَعَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ
الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ
الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَبُوْدَاؤُدَ الثَّانِيَةَ
اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی اون نی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالت مین
کہ وہ نماز پڑہتی تہے اور اونکی اندر سی آواز آتی تہی مانند آواز جوش کرنی دیگ کے یعنے روتی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا دیکہا مین نی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی اور سینہ اونکی مین آواز تہی مانند آواز چکی کی رونی سی روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی

نسائی نی روایت پہلی اور ابوداود نی دوسری **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رونی سی نماز باطل نہین ہوتی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آہ
کری یا آہ کہینچی یا آواز سی روی اگر یاد کرنی بہشت اور دوزخ سی ہی نہین ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سی ہی ٹوٹ جاتی ہی
ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ
الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہڑا ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ دور کری ہاتہہ سی کنکر
پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہی اوسکی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** رحمت سامنی ہوتی ہی
پس نہین لائق ہی کہ اس مقام مین بے ادبی کری اور کہیلی ساتہہ کنکری کی تا پانی انوار فضل و رحمت کی سی محروم نہووی ح
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ
فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک غلام کو کہ
ہمارا تہا کہا جاتا تہا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پہونک مارتا یعنی زمین پر تا منہ گرد مین نہ بہری پس فرمایا حضرت نی ای افلح
خاک آلودہ کر منہ اپنی کو روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اپنی پہونک مارتا منہ خاک آلودہ ہووی کہ یہہ قریب تر ہی طرف عاجزی کی
اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی اسمین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلو پر ہاتہہ رکہنی نماز مین یہہ صورت ہی راحت دوزخیون کی روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف**
یعنے دوزخی رنج اوٹہا وینگی بسبب بہت کہڑی رہنی کی محشر مین پس آرام طلب ہونگے ساتہہ ہاتہہ رکہنی کی پہلو پر پس حالت نماز مین
اسطرح کہڑی ہونیکو منع فرمایا تا مشابہت ساتہہ دوزخیون کی نہو ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ مَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار دو دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سی سانپ اور بچہو ہین روایت کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور نسائی نی معنی اسکی **ف** کہا امام
ملک نے کہ جائز ہی مارنا انکا ساتہہ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نہ زیادہ اسسے اس لیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح منیہ مین لکہا
ہے کہ کہا بعض مشائخ نی کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلنی کی یعنی تین قدم پی درپی رکہنی کی اور نہ طرف کام
بہت کی یعنی تین چوٹون پی درپی کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جائیگی نماز اس لیے کہ یہہ عمل
کثیر ہی ذکر کیا اسکو سرخسی نی مبسوط مین پہر کہا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ نہ فرق کیا جا دی اسمین اس لیے کہ یہہ رخصت ہی مانند چلنی کی بیچ
پیش آنی حدث کی اور صحیح تر یہہ ہی کہ نماز اسمین فاسد ہو جاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا اوسکا بسبب عذر کی جیسیکہ مباح ہی
واسطی فریاد رسی کسی مظلوم کی یا واسطی بچانی کسیکی ہلاک سی جیسیکہ کوئی گرا پڑتا ہی چہت سی یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہی تو
توڑ سی نماز اور بچاوی اونکو اور اسیطرح جب خوف ہو ضائع ہونی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اوسکی ایک درہم ہو تو جائز
ہے کہ نماز توڑ ڈالی اور لی وہ چیز اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی ہرطرح کی سانپ کو مارنا تخصیص کالی ہی کی نہین اور حدیث

ہین قید کالی کی تنایا ہی ۔ ع ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی نفل اور دروازہ ہوتا اوپر بند پس مین آتی اور کہلواتی پس چلتی حضرت اور کہول دیتی میرے لیے پہر پہرتے طرف نماز کی جگہہ اپنی کی اور ذکر کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ دروازہ تہا جانب قبلہ کی روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** دروازہ تہا جانب قبلہ کی یعنے دروازہ کہولنی کی لیے جو حضرت تشریف لاتی تہی تو قبلہ سی منہ نہ پہرتا تہا اسلیے کہ سامنے تہا قبلہ اور مصلے پر پہر جو آتی تو پچہلی پانون ہٹ کر آتی تا پشت بر قبلہ ہون اور لکہا ہی علما نی کہ گہر تنگ تہا ایک دو قدم سی زیادہ چلنا نہ پڑتا تہا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پہر باقی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کہولنا اور پہر آنا یہہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہہ ہی کہ یہہ فعال پے در پے نہوتی تہی کہ فعل کثیر ہوتا ۔ ح ع ۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی بائی بلا آواز کسیکی تم مین سے نماز مین پس چاہیے کہ پہرے اور وضو کرے اور پہر پڑہے نماز روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی ترمذی نی ساتہہ زیادتی اور نقصان کی **ف** جب بائی ایسی نکلی تو وضو کر کر از سر نو نماز پڑہنی افضل ہی جیسکہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتہہ شرائط کی کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہی امام اعظم رح کی نزدیک کہ اور حدیثون سی اونہون نی ثابت کی ہی اور تینون اماموں کی نزدیک نہین جائز اور اگر قصداً بائی نکالی تو واجب ہے از سر نو پڑہنا نماز کا ۔ ح ع ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی یہہ کہ اونہون نی کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ توڑے ایک تمہارا وضو نماز اوسکی مین پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پہر پہرے روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے ایسی صورت مین ناک پکڑ کر وضو کی لیے جاوے تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پہوٹی ہی یہہ اسلیے فرمایا کہ اسمین عیب چہپتا ہی اور لوگون مین چلا جاوے گا تو اسمین بچیائی لازم آئیگی اسلیے کہ عادت اس فعل کو لوگ محل نقصان کی کہتی ہین اور لوگ غیبت مین پڑین گی اسلیے لکہا ہی علما نی کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہو اور ظاہر مین محل اعتراض کا اوسکو چاہیے کہ اپنی دلمین اوسکو پوشیدہ رکہی تا لوگ بے آبروئی نکرین اور ساتہہ اوس عیب کے کہ نہ رکہتا ہو منسوب نکرین اور یہہ جہوٹ کی قبیلہ سی نہین ہے بلکہ قبیلہ معاریض سی ہی ۔ ح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ وضو توڑنی ایک بتا ہی کا اوس حالت میں کہ تحقیق بیٹھہ چکا ہی بیچ آخر نماز اپنی کی یعنی مقدار تشہد کی پہلی اس کی سلام پہیری پس تحقیق جائز ہوئی نماز اوسکی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ اسناد اوسکی نہین قوی اور تحقیق مضطرب کیا ہی بیچ اسناد اوسکی **ف** اس صورت مین امام ابو حنیفہ کی نزدیک قصداً وضو توڑیگا تو نماز ہو ویگی اس لیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہی اونکی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آپ سے وضو ٹوٹ جاوی گا تو بہی نماز تمام ہو جاویگی پس امام اعظم رح کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی قصداً وضو توڑنی پر اور صاحبین کی نزدیک مطلق پر پس یہہ حدیث مؤید ہی مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبین کی بخلاف شافعی کی کہ اونکی نزدیک لفظ سلام سی نکلنا فرض ہی اور امام اعظم کی نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہی کہ روایت کی گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہہ علامت ضعف کی ہی اس لیے کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ راویوں کو ضبط نہین ہوئے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ اس حدیث کی لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہی انکو طحاوی نی اور تعدد طرق کا پہنچاتا ہی حدیث ضعیف کو طرف حسن کے ؛ ح ع ؛

الفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَاَ اِلَیْهِمْ اَنْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی طرف نماز کی پس جب ارادہ تکبیر کہنی کا کیا پہر گئی اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہہ کہ ٹہیری رہو جس طرح سی کہ ہو تم پہر نکلی مسجد سی پس نہالی پہر آئی اور سر حضرت کا ٹپکتا تہا پس نماز پڑہائی اونکو پس جب نماز پڑہ چکی فرمایا تحقیق تہا مین جنبی پس بہول گیا مین یہہ کہ نہاؤن روایت کی یہہ احمد نی اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّی الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ كَفِّیْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْهِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا ظہر کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیتا مین مٹہی کنکریون سی تا کہ ٹہنڈی ہو جاوین میری تہہ مین رکہتا تہا مین کنکریون کو واسطی پیشانی اپنی کی کہ سجدہ کرون مین اون پر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہی اور فعل کثیر بہی نہین ؛ ح ؛

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ یَدَهٗ كَاَنَّهٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَارٍ لِیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا کہڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی پس سنا ہمنے اونکو کہتی تہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ

تجہسے پہر فرمایا لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتہہ لعنت خدا کی تین بار اور کہولا اتہہ اپنا گویا کہ پکڑتی ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوی نماز
سے کہا ہمنی یارسول اللہ تحقیق سنا ہمنی آپکو کہتی تہی نماز مین ایک چیز کہ نہین سنا ہمنے آپکو کہتی پہلی اسکے اور دیکہا ہمنی آپکو کہ کہولتی تہی ہاتہہ
اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالی وسکو منہ میری پر پس کہا مینی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تجہسی تین بار پہر
کہا مینی لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتہہ لعنت خدا کی ایسی کہ پوری ہی پس نہ ہٹا کہا مینی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پہر ارادہ کیا مینی یہہ
کہ پکڑون مین اوسکو قسم ہی اللہ کی اگر نہوتی دعا بہائی ہماری سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندہا ہوا یعنی ستون سی کہیلتی ساتہہ
اوسکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نی دعا جنات کی مسخر ہونی کی اور تصرف کی اونپر کی
تہی چنانچہ شرح اسکی بیچ اخر فصل اول کی حدیث ابوسعید کیمین گذر چکی اور اسمین دلیل قوی ہی اسپر کہ ابلیس جنون مین سی ہی ح ع *
وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمر گذری ایک شخص پر اوس حالمین کہ وہ نماز پڑہتا تہا پس سلام کیا اوسپر پس جواب
دیا سلام کا اوس شخص نی ابن عمر کو بولکر پس پہر طرف اوسکی عبداللہ بن عمر پہر کہا واسطی اوسکی جسوقت کہ سلام کیا جاوی اوپر ایک
تمہاری کی اوس حالمین کہ وہ نماز پڑہتا ہو پس نہ بولی اور چاہیی کہ اشارہ کری ساتہہ اتہہ اپنی کی روایت کی یہہ مالک نی **ف** بیان
اس اشارہ کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا

بَابُ السَّهْوِ

باب ہی بیچ بیان سجدہ سہو کی **ف** جاننا چاہیی کہ سہو ونسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتہہ خبر دینی کی
اور پہنچانی حکمون کی ہین جائز نہین اور افعال مین ہوتا تہا تاکہ لوگ مسائل اوسکی سیکہین * ح *

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّىْ جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہڑا
ہوکر نماز پڑہتا ہی آتا ہی اوسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہی اوسپر یہان تک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی پس جسوقت کہ پاوی یہہ
ایک تمہارا پس چاہیی کہ کری دو سجدے اوس حالت مین کہ وہ بیٹہا ہو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ صورت شک کی ہی اور
فرق درمیان شک اور سہو کی یہہ ہی کہ سہو مین یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہی کہ یہہ ہی یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شک مین ہرگز نہین پڑی بسبب اسکی کہ شیطان سی ہوتا ہی لیکن سہو ونسیان البتہ ہوا ہی بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی
اور حکم شک کا بہی مثل حکم سہو کی ہی بیچ وجوب ہونی سجدہ سہو کی اور حکم اسکا بتفصیل حدیث آئندہ مین مذکور ہوگا * ح * **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِىْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ** اور روایت ہی عطا ابن

لیسار سی اون نی نقل کی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نجانی کہ
کتنی نماز پڑہی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیی کہ دور کری شک کو اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین رکہتا ہی پہر کری دو سجدی پہلی
اس سے کہ سلام پہیری پس اگر نماز پڑہی ان نی پانچ رکعت جفت کر دینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب دونو سجدون کی واسطی اوسکی نماز
اوسکیکو اور اگر نماز پڑہی ان نی پوری چار ہون گی یہہ سجدی سبب ذلت کی واسطی شیطان کی روایت کی یہہ مسلم نی اور روایت
کی مالک نی عطا سی بطریق ارسال کی اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہی کہ جفت کر دی گا نمازی اون پانچ رکعتون کو بسبب ان
دو سجدون کی **ف** پس چاہیی کہ دور کری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ اوسمین شک ہی اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین ہی
ہونا اوسکا یعنی کم تر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو تین ٹہراوی اور اوسپر بنا رکہی پہر دو سجدی کری جیسیکہ سہو کی کرتی ہین
پہلے اس سے کہ سلام پہیری بخاری کی روایت مین یہہ قید نہین ہے اسی سبب سے اختلاف کیا ہی اماموں نی بیچ ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام
کے یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل اسکی بیچ شرح اور حدیث کی مذکور ہو گی بعد اوسکی فائدہ دونو سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑہی ان کی
پانچ رکعت یعنے جسکو شک ہوا کہ تین پڑہی ہین یا چار اور بنا رکہی تین پر اور واقع مین چار پڑہے ہیں جبکہ ایک رکعت اور پڑہے تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کر دینگی یہہ پانچ رکعتین بسبب
ان دونون سجدون کے کہ بیچ حکم ایک رکعت کے ہین مصلی کے لیے نماز اوسکیکو یعنی جو یہہ پانچ رکعتین تہا ان دو سجدون سے ہو بیچ حکم چہہ رکعتون کے ہوتی ہین اور اگر نماز پڑہی ان نی
پوری چار رکعت جیسیکہ واقع مین ہے تین تہین یا تہہ اس رکعت کے کہ بنا تین پر رکہکر ایک رکعت اور پڑہے چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگی یہہ دو سجدی سبب ذلت کے
شیطان کی لیے یعنے اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسیکہ پہلی صورت مین تہی لیکن فائدہ سجدتین
کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی کہ وہ چاہتا تہا کہ شک مین ڈالی اور عبادت سی باز رکہی اور مصلی نی برعکس اوسکی سجدہ کیا اور عبادت مین
زیادتی کی جالا۔ چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا اقل پر کری کہ یقینی ہی اور عمل ساتہہ تحری کی
یعنے غالب ظن کی نہ کری اور مذہب جمہور ائمہ کا بہی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کی اہل علم سی بیچ صورت شک کی اعادہ
کری نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ اگر شک اول بار ہو دی یعنی شک کی عادت اوسکی نہین ہوا ہے تو ازسرنو نماز پڑہی والا تحری یعنی
اٹکل کری اور بعد تحری کی اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہو اوسپر عمل کری اور اگر غلبہ ظن کا حاصل ہو بنا اقل پر رکہی اور سجدہ سہو کا کری اسلیے
کہ بنا رکہنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہی شرع مین جیسیکہ قبلہ اور مانند اوسکی مین ہے اور صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ سلم نی جسوقت شک کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اوسپر لایا ہے
اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کی اور جامع الاصولین حدیث نسائی بہی بیچ تحری صواب کے لایا ہی اور امام محمد نی موطا مین کہا ہی
کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کی بہت آئی ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوی پس نجات سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت
کثرت شک کے حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق رح کہ حاصل مقام کا یہہ ہے کہ اس باب مین تین حدیثین آئے ہین اول
تو یہہ کہ جب شک کری پس ازسرنو پڑہی دوسری یہہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز مین پس تحری کری صواب کی تیسرے یہہ حدیث کہ اس
باب مین مذکور ہی کہ متضمن ہے اوپر بنا رکہنی کی یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہ نی درمیان تینون حدیثون کی اس طرح کہ حمل کیا اول
کو اوپر پیش آنی شک کی اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونی تحری کی ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونی تحری کی
اور یہہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رح کی واللہ اعلم ۞ رح ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی ونکی کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نی پڑہی آپنی نماز پانچ رکعت پس سجدی کیی حضرت نی بعد سلام کی دو سجدی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سوا اسکی نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہاری بہولتا ہون جیسی تم بہولتی ہو پس جسوقت بہولون مین پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس چاہیی کہ قصد کری صواب کا پس چاہیی کہ پورا کری اوسپر پہر سلام پہیری پہر سجدی کری دو سجدی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین ذکر بنا رکہا اوپر اقل کی نہین ہے اور مراد وہی ہی یعنی اگر تحری فائدہ نکری بنا اقل پر رکہی اور تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہین ہین ساتہہ تحری کی مراد تحری صواب سے اقل ٹہیرانا کہتی ہین اور حنفیہ کی نزدیک بیچ صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہی کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سی اور اٹہہ کہڑا ہوا واسطی پانچوین رکعت کی پہر یا دی طرف قعدہ کی جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض اور بیفائدہ گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کر کر اوٹہا پہلی سلام سی رجوع کری طرف قعدہ کی جبتک کہ سجدہ نہین کیا ہی پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئی فرض اوسکی اور ملاوی ساتہہ اوسکی چہٹی رکعت اور سجدی کری واسطی سہو کی سلام سی اور یہہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت بعد چار رکعت کی بیٹہہ کر پانچوین کی لیی اوٹہی تہی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملائی نہین چہٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتہہ سجدہ سہو کی جیسیکہ مذہب شافعی ہی جواب سکا یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ حضرت نے یہہ بیان جواز کی لیی کیا ہو ہ ح

وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ سَمَّاھَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ مَعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّکَأَ عَلَیْھَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَوَضَعَ خَدَّہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَھَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ یُقَالُ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْہُ ثُمَّ سَلَّمَ فَیَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ کُلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اور روایت ہی ابن سیرین سی اون نی نقل کی ابی ہریرہ سی کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو نماز دن مین سی کہ بعد زوال کی ہین یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نی کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نی ولیکن بہول گیا مین کہا ابو ہریرہ نی

پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کے لیے نہ اٹھے پھر کھڑے ہوئے طرف لکڑی کی کہ عرض میں تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اوس پر گویا کہ غصے تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں پر اور انگلیاں انگلیوں میں ڈالیں اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائیں ہاتھ اپنے کی اور نکلے جلد باز لوگوں میں سے دروازوں مسجد کے سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر اور دعا کے لیے نہیں ٹھیرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہو گئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہو گئیں کہ حضرت نے دو پڑھیں اور صحابہ میں یعنی جو کہ مسجد میں باقی رہے ابوبکر اور عمر بھی تھے پس ڈرے دونو حضرت سے یہ کہ کلام کریں اون سے اور صحابہ میں تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اوسکے کے تھی درازی کہا جاتا تھا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتوں کے بسبب درازی ہاتونکے یہ لقب اوسکا ہوا تھا کہا اوسنے اے رسول خدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت نے نہیں بھولا میں اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہاں یوں ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے اپنے کے کہ نماز میں کیا تھا یا دراز تر پھر اوٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے معمولی اپنے کے یا دراز تر پھر اوٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اوسکے واسطے بخاری کے ہیں اور بیچ اور روایت اون دونوں کی یہ ہے کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے لم انس و لم تقصر کے یہ تھا پس کہا ذوالیدین نے تھا کچھ اسمیں سے اے رسول خدا کے **ف** پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے یعنی یہ جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے تو اون سے بطریق استفہام کے اکثر لوگوں نے پوچھا ثم سلم یعنی آیا کہا ابوہریرہ نے ثم سلم یعنی سجدے سہو کے بعد سلام کے کہے یا پہلے پس اوسکے جواب میں ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث میں کہا ثم سلم یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کے سے نہیں یاد رکھتا میں لیکن مجکو خبر پہنچی ہے کہ عمران بن حصین نے کہ اونسے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اوسمیں ثم سلم کہا اور یہی جو حدیث ابی ہریرہ کی میں ثم سلم ذکر کیا ہے عمران کی روایت سے ہے کہ اس جگہ لایا ہوں اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہے اگر سب لکھی جاوے کلام طویل ہوتا ہے لیکن اوسپر دو شبہ وارد ہوتے ہیں بیان کرنا اونکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کے نزدیک یہ بات ٹھیری ہوئی ہے کہ حضرت کو سہو ہونا اخبار میں جائز نہیں اور افعال میں خلاف ہے اور یہاں جو حضرت نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہے خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان میں واقع ہوئے اور باوجود اوسکے حضرت نے وہی نماز پوری کی از سرنو نہ پڑھی جواب اول شبہ کا یہ ہے کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اون اقوال و اخبار کے ہے کہ متعلق ہیں ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب میں اور دوسرے اشکال کا جواب علماء نے یہ کہا ہے کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہیں اوس صورت میں ہیں کہ قصداً ہوں نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہیں اور موافق مذہب حنفیے کے بھی نہیں کیونکہ اونکے نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہے پس وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز کلام اور افعال کے سے ہے نماز میں اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ کلام نماز میں قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہے مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے یا مقتدی سے تو مفسد نہیں جیسا کہ یہاں ہوا ۱۲ ح ع ⁂ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ

فقام في الركعتين الاوليين لم يجلس فقام الناس معه حتى اذا قضى الصلوٰة وانتظر الناس تسليمه
كبّر وهو جالس فسجد سجدتين قبل ان يسلم ثم سلم متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ
ابن بحینہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی صحابہ کو ظہر کی پس کہڑی ہوئی پہلی دو رکعتون مین نہین بیٹہی یعنی قعدہ
اولی کی لیی پس کہڑی ہوی لوگ ساتہہ حضرت کی یہان تک جب پڑہ چکی نماز اور منتظر ہوی لوگ سلام پہیرنی کی تکبیر کہی حضرت نی اسحالت
مین کہ وہ بیٹہی تہی پس کیی دو سجدی پہلی سلام پہیرنی سی پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مذہب شافعی مین
سجدی سہو کی سلام سی پہلی ہی کرتی ہین بموجب حدیث کی لیکن اور روایتون مین آیا ہی کہ حضرت نی سجدہ بعد سلام کی کیا اور
ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر کا بہی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ؛ ع ؛

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى
بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن غريب روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی لوگونکو پہر بہول گئی پہر سجدی کیی
دو سجدی پہر التحیات پڑہی پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یہہ سجدی کیی دو سجدی یعنی
بعد سلام پہیرنی کی جلسیکہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث مین جگہہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور
اور حدیثونمین ذکر تشہد کا نہین ہی اور یہہ حدیث موافق مذہب ہماری کی ہی اور مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی اور بعضی مالکیہ اور شافعیہ
بہی اسیپر ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آئی ہین اوس تشہد مین پڑہی کہ پہلی سجدی سی ہی یا اوسمین پڑہی
کہ بعد سجدی کی ہی کرخی نی تو یہہ اختیار کیا ہی کہ دوسری تشہد مین پڑہی اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شروح ہدایہ کی مین
لکہا ہی کہ صواب یہہ ہے کہ اول مین پڑہی اور طحاوی نی کہا کہ دونونمین پڑہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ قول طحاوی کی اسمین خوب احتیاط ہی
کذا فی فتاوی قاضی خان ؛ ع ح ؛ وعن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا قام الامام في الركعتين فان ذكر قبل ان يستوي قائما فليجلس وان استوى قائما فلا يجلس
ويسجد سجدتي السهو رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑا ہوا امام دو رکعت پڑہ کر یعنی اور قعدہ بہلا گیا پس اگر یاد آوی پہلی اس سی کہ سیدہا کہڑا ہو پس
چاہیی کہ بیٹہہ جاوی اور اگر سیدہا کہڑا ہو چکا پس نہ بیٹہی اور سجدی کری دو سجدی سہو کی روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کہڑا ہونا اور نہ ہونا ہے اور ظاہر مذہب ہمارا یہہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹہنی کی ہو بیٹہہ جاوی اور تشہد پڑہی
اور اگر قریب تر ہو قیام کی نہ بیٹہی اور قریب تر بیٹہنی کی اسکو کہتی ہین کہ نیچی کا بدن سیدہا نہو جاوی اور اگر سیدہا ہو جاوی تو قریب قیام
کے ہے اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اعتبار اقربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی ہی کہ اختیار کیا ہی اسکو مشائخ بخارا نی اور ظاہر
مذہب یہ ہی کہ جب تک پورا نہ کہڑا ہو جاوی بیٹہہ جاوی اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہہ حدیث بہی پس اگر پہلی کہڑی
ہونی کی بیٹہہ جاوی گا تو سجدہ نہین آئے گا اور کہڑا ہو جاوی گا تو آوی گا اور بعد کہڑی ہونی کی بیٹہی نہین اگر بیٹہہ جاوی گا تو نماز
ٹوٹ جاوی گی شرح ع ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمران بن حصين ان

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی عصر کی اور سلام پہیرا تین رکعتون مین پہر داخل ہوئی اپنی گہر مین پس کہڑا ہوا طرف اونکی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی خرباق اور تہی اوسکی ہاتون مین درازی پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی پس ذکر کیا واسطی اونکی کام اونکا یعنی سلام پہیرنا تین رکعت مین پس نکلی حضرت غصے مین کہینچتی ہوی چادر اپنی یہان تک کہ پہنچی طرف لوگونکی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ ہان پس پڑہی حضرت نی ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدے کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** پہر داخل ہوئی گہر مین اسمین منہ قبلہ سی پہرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہہ فعال ازراہ سہو کی ہیے ہماری نزدیک نماز توڑ دیتی ہین پس یہہ محمول ہی ہماری نزدیک اسپر کہ یہہ منسوخ ہی مانند کلام کی نماز مین یعنی یہہ فعال اور کلام کرنا نماز مین پہلی جائز تہی پہر منسوخ ہوئی اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہی جو پہلی مذکور ہوا اور یہہ حدیث اوپر کی حدیث سی دو ہاتون مین مخالف ہی اس سببسے علماء نی لکہا ہی کہ واقعی متعدد ہین اور دونو واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور پہر سجدے کیی دو سجدے پہر سلام پہیرا کہا طیبی نی کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی کہ وہ سجدہ کرتی ہین واسطی زیادتی اور نقصان کی بعد سلام کی پہر تشہد پڑہتی ہین اور سلام پہیرتی ہین ؛ ع ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کری زیادتی مین روایت کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب حاصل ہو اور شک ہو کمی مین جیسیکہ چار رکعت کی نماز مین شک ہے وی کہ تین پڑہی ہین یا چار پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ شک کرےسی زیادتی مین یعنی بنا کم پر کری کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹہرا دی اور ایک رکعت اور پڑہے تا شک کری کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیی کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سی جیساکہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ کیمین وارد ہوا دوسرے دو رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسری ایک رکعت اخیر سی جیسیکہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتہی بیچ زیادہ ہونی پانچوین رکعت کی جیسیکہ بیچ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی ہے پس مجتہدون نی اسپر قیاس کر کر کہا کہ جو کوئی بہول جاوی ایک واجب واجبات نماز کیسی واسطی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اس بابمین وارد ہوئین ہین اون سی معلوم ہوا کہ حضرت نی بعضی جگہہ سجدہ سہو کا پہلی سلام کی کیا اور بعضی جگہہ بعد سلام کی ظاہر یہہ ہے کہ فعل حضرت کا کبہی اوسطرح ہو کبہی اسطرح اور دونو جائز ہون لیکن مذاہب ائمہ مین معین ہی امام شافعی سب جگہہ پہلی سلام کی کہتی ہین اور حدیثین کہ وارد ہوی ہین اسمین اونکو ترجیح دیتی ہین اور امام اعظم رح سب جگہ بعد سلام کی کہتی ہین اسلیے کہ بہت حدیثین اسمین آئی ہین اور قوی ہین اور ابو داود اور ابن ماجہ اور احمد اور عبد الرزاق ثوبان سی لائی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ؛ واسطی ہر سہو کی دو سجدی ہین بعد سلام پہیرنی کی پس جب فعال حضرت کی مختلف آئی متمسک ساتہہ قول کی کیا ہمنی اور قول قوی ہی

سے ہیہ فعل سنی نزدیک ابوحنیفہ کی جبسکہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہہ ہے کہ جس جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ
پہلی سلام کی کیا ہی پہلی سلام کی کری اور جس جگہہ بعد سلام کی کیا ہی بعد سلام کے کرے اور لکھا ہی علما نی کہ یہہ قول قوی تر اور قریب ساتھہ صواب کے
ہے اور جاننا چاہیی کہ اختلاف مذکور سجدہ مین کہ بعد سلام کی کری یا پہلی بیچ افضلیت کے ہی نہ بیچ اصل جواز کی اختلاف نہین مذکور
ہے یہہ کتابون ائمہ اربعہ کیمین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ دونو طرف سلام پہیر کر سجدہ سہو کا کری ۰ ح ۰ **باب**

سُجُودِ الْقُرْاٰنِ باب ہے بیچ بیان سجدون قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہے نزدیک امام اعظم رح کی
پڑہنی والی اور سنی والی پر اگرچہ قصداً نسنی اور اور امامون کی نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کی شرط ہی
اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی طہارۃ وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی ۰ ع ح ۰ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی ہے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ
وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا ساتھہ اونکی
مسلمانون نی اور مشرکون نی اور جنون نی اور آدمیون نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** سورہ والنجم مین جب حضرت آیہ سجدہ
کو پہنچی سجدہ کیا واسطی فرمان برداری امر الہی کی اور مسلمانون نی بہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت کی اور مشرکون نی اسلیی سجدہ کیا
کہ اپنی بتون کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سنی یا سبب اوسکا یہہ تہا کہ جب حضرت اس آیہ تک پڑہنی لگی افرایتم اللات والعزی
آخر تین آیتون تک تو شیطان نی اپنی آواز حضرت کی آواز کی مشابہ کرکر پڑہا تلک الغرانیق العلی ۰ وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بت
مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نی گمان کیا کہ حضرت نی ہماری بتونکی تعریف کی پس
خوش ہوئی اور حضرت نی جب سجدہ کیا اونہون نی بہی کیا اور یہہ جو بعض مفسرون نی نقل کیا ہی کہ حضرت نی عیاذاً باللہ بہولی
سے یہہ الفاظ پڑہی یہہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون اور مشرکون اور جن اور انس سی وہ ہین کہ جو حضرت پاس
حاضر تہی اور یہہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہے ۰ ح ع ۰ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاۤءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سجدہ
کیا ہمنی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین رد ہی امام
مالک کا کہ وہ کہتی ہین مفصل مین سجدہ نہین ۰ ع ۰ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ
السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ
عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتی نزدیک
اون کے پس سجدہ کرتی حضرت اور ہم بہی سجدہ کرتی ساتہہ اونکی پس ازدحام کرتی ہم یہان تک کہ نپاتا بعض ہمارا واسطی پیشانی اپنی
کے جگہہ کہ سجدہ کری اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تہی لوگ کثرت سی سجدی کی لیی جمع ہوتی اس سبب تنگی جگہہ کے
بعض کو اون کی ساتہہ سجدہ کرنا میسر ہوتا لیکن تاخیر کرتا سجدی کو اون سی یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہے سجدہ تلاوت
کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور ازدحام کرتی اور سجدی کی ادا کرنی میں سنت ہے کہ آگی پڑہنی والا اور صف باندہ
پیچھی اوسکی سنی والی لیکن یہہ اقتداء صورۃ ہی نہ حقیقۃ ۰ ع ۰ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑہی مینی روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اوسمین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا امام شافعی نی کہ سجدہ و اسمین بیان جواز کی لیے
حضرت نی نہ کیا اور کہا امام مالک نی کہ مفصل مین سجدہ نہین ہے اسلیے نکیا اور امام ابوحنیفہ رح کہتی ہین کہ اسلیے نکیا کہ با وضو نہ تہی یا وقت
کراہت کا تہا یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہوجاوی کہ فرض نہین ہی اور یہہ بہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی اور وقت
کیا ہو پس اس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین گذر چکا ہی کہ حضرت نی اور مسلمانون وغیرہ نی
اسمین سجدہ کیا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى
أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ
أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سجدہ سورہ
ص کا نہین ہے بہت تاکیدی سجدون مین سی اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتی تہی اوسمین اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا مجاہد نی کہا مینی واسطی ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین ص مین پس پڑہی یہہ آیت اور اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان
یہان تک کہ آئی اس قول اللہ تعالیٰ تک پس سات ہہ طریقی ونکی کی پیروی کر پس کہا ابن عباس نے نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون
مین سے ہین کہ حکم کیے گئی ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی روایت کی یہہ بخاری نی ف نہین بہت تاکیدی سجدون مین سے معنی اسکی بموجب
مذہب حنفیہ کی یہہ ہین کہ یہہ سجدہ فرائض سی نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سی ہی کہا ہی علما نی کہ سجدہ کرنا آنحضرت کا اوسمین واسطی
موافقت داود علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول توبہ اونکی کی تہا چنانچہ حدیث مین بہی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ سجدہ کیا بہائی ہمارے
داود نی واسطی قبول توبہ کی اور ہم سجدہ کرتی ہین واسطی ادای شکر کی اور پس کہا ابن عباس نی بعد پڑہنی آیۃ کی واسطی دلیل پکڑنی
کے سجدہ کرنی پر کہ نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اونہین سی ہین کہ حکم کیے گئی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی یعنی جب حضرت کو اونکی
پیروی کا حکم ہوا تو تجہی بطریق اولی ونکی پیروی کرنی چاہیی یعنی جب داود علیہ السلام نی سجدہ کیا اور آنحضرت نی اونکی پیروی کیلیے سجدہ
کیا ہمکو بہی کرنا چاہیی شرح ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي
سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا پڑہائی اوسکو یعنی
عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پندرہ سجدی قرآن مین اونمین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدی روایت
کے یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف بعضے نسخون مین بجای اقراہ کی اقرأنی ہی یعنی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون مین اوپر اور تین
مفصل مین یعنی سورہ نجم اور انشقت اور اقرأ مین اور سورہ حج مین دو سجدی ہین ایک بعد یشاء کی اور دوسرا بعد تفلحون کے
اور باقی دس سجدی یہہ ہین کہ سورہ اعراف میں اخیر سورہ پر اور رعد مین بعد آصال کی ونحل مین بعد یؤمرون کے اور بعضون نی
کہا بعد یستکبرون کی لیکن یہہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کی اور مریم مین بعد بکیا کی اور
فرقان مین بعد نفورا کی اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون نی کہا ہی بعد یعلنون کی اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کی

اور ص مین بعد آیت کے اور فصلت مین بعد لیساموں کی اور بعضون نے کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ گنتی سجدون قرآن کے
کہا امام احمد نی کہ پندرہ مین جیسیکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر حدیث پر اور امام شافعی نی کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص
مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نی کہ چودہ اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی
بدستور اور کہا امام مالک نے گیارہ ہین ساقط کیا ہی اونہون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کیکو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور کہا ہی
اور علماء نی کہ یہہ حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہی اور لائق دلیل پکڑنیکی نہین اور بعضے راوی اسکی مجہول ہین اور اتفاق ہی علماء کا اسپر
کہ سجدہ قرات کا کیا جاوی نماز فرض اور نفل مین اور گئی ہین بعضی علماء اسپر کہ جو سجدہ آخر سورہ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدے
سے یعنی رکوع کرنی مین ادا ہوجاتا ہی یہہ قول ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح کور
ہے کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدہ کی کی تو سجدہ بھی ادا ہوجاتا ہی یا نیت نکی پہر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہوجاتا
سجدہ قراءۃ کا جبکہ نہ پڑہین ہون بعد اوسکی تین آیتین اور تین آیتین پڑہنی مین اختلاف ہے پس اگر پڑہین بعد اوسکی تین سی زیادہ پس ضرور
ہے سجدہ کرنا واسطی اوسکی قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتہہ رکوع کی اور نہ ساتہہ سجود نماز کی اور سجدہ جو نماز مین لازم آوی خارج نماز کی نکیا
جاوی ۱۲ ع ح ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ
نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ
لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ بزرگی دی گئی ہی سورہ حج بسبب اسکے کہ اوسمین مین دو سجدی فرمایا کہ ہان
اور جو سجدی نکری وہ دونون پس نہ پڑہی اون دونو آیتون سجدی کی کو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہہ الفاظ ہین پس نہ پڑہی اس سورہ کو جیسیکہ کتاب شرح السنہ مین ہے ۔ **ف** پس نہ پڑہی اون دونو آیتون
سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدی کی یعنی سجدہ مشروع ہوا ہے بیچ حق پڑہنی والی کی بسبب لذت اوٹہانی کی اور ترک نا سجدہ کا حق
تلاوت ہے پس جبکہ ہو دریے ضائع کرنیکی پس اولی ہی ترک تلاوت کا اسلیی کہ سجدہ واجب ہے پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اوسکیکی اور ایک نسخہ
صحیحہ مین بجای فلا یقرأہما کی فلم یقرأہما ہی یعنی جسنی اسکی سجدی نکیی گویا دونو آیتین ہے نہ پڑہین اسلیے کہ عمل نکیا اوسپر اور دوسرا سجدہ حج
کا امام اعظم رح کی نزدیک واجب نہین وہ کہتی ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسلیی کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکی ساتہہ مذکور ہی اور یہہ
حدیث ضعیف ہی جیسیکہ ترمذی نی کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۱۲ ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلوٰةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا نماز ظہر مین پہر کہڑی ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون نی
کہ تحقیق حضرت نی پڑہی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** صحابہ نی فقط سجدہ کرنیسی پڑہنا اس سورہ کا نہین معلوم کیا
بلکہ ایک آیتہ سورہ کی سنتی اوس سے جانا کہ یہہ سورہ پڑہی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت کبہی ایک آیتہ سورہ سی سنا دیتی تہی تا معلوم کرین کہ فلانی
سورہ پڑہی ہا بی اختیار بسبب نہایت شوق اور حضور کی جہر ظاہر ہو جاتا تہا اور ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجدہ کرنی اور
اوٹہنی کی باقی سورہ نہ پڑہی اور رکوع مین گئی اور یہہ جائز ہی اگرچہ افضل یہہ ہے کہ باقی سورہ پڑہی بعد اوسکی رکوع مین جاوی انشاءاللہ

یہہ بیان جواز کی لیے کیا باوجودیکہ نص نہین ہے حضرت سی بیچ نہ پڑہنی بائی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی اور حضرت نی اکتفا
ساتہہ رکوع کی نکیا جبکہ ہمارے مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہوجاتا ہی اسلیے کہ یہہ فضل ہی ؛ ع ح ؛ **وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہمپر قرآن
پس جسوقت کہ گذرتے آیۃ سجدہ کی تکبیر کہتی اور سجدہ کرتی اور سجدہ کرتی ہم ساتہہ اونکی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا
کہ سجدہ قاری اور سامع دونو پر ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تکبیر کہی مگر سجدہ کی لیے اسی پر عمل ہی ابو حنیفہ کا اور شافعی
کے نزدیک یہہ ہے کہ ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر کہی احرام کی لیے پہر تکبیر کہی سجدہ کی لیے اور مستحب ہے یہہ کہ کہڑا ہووی پہر سجدہ کری یہہ حضرت
عائشہ سی روایت کیا گیا ہی ؛ ع **وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ**
سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ
عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ اونہون نی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سال فتح
مکہ کی آیۃ سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگون نی بعضی سجدہ کرنیوالی سوار تہی اور بعضی سجدہ کرنیوالی زمین پر یہان تک کہ سوار سجدہ کرتا
تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** پڑہی آیۃ سجدہ کی یعنی ایک آیۃ اول اگلی آخر اوسکی ساتہہ ملاکر پڑہی یا نری آیۃ
پڑہی بیان جواز کی لیے اسلیے کہ نری آیۃ پڑہنی خلاف استحباب کے ہی ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی یعنی ہاتہہ زین
وغیرہ پر رکہکر سجدہ کرتا تہا کہ پاوی سختی زمین کسی حالت سجدہ مین کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتی اسپر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتہہ پر صحیح
ہے جبکہ جہکاوی گردن اپنی نزدیک ابو حنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہہ غیر مشہور ہی اونکی مذہب مین پس شرح منیہ مین لکہا ہی
کہ اگر سجدہ کری بسبب ازدحام کی اپنی ران پر جائز ہی اور اسیطرح سواے ران کی اور چیز پر جائز ہی اگر ہو اوسکو عذر کہ منع کری سجود سے
اور نہین جائز ہی بلا عذر بموجب روایت مختار کی کذا فی الخلاصہ اور اگر رکہی ہاتہہ زمین پر اور سجدہ کری اوسپر جائز ہی بموجب روایت
صحیحہ کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ جسوقت پڑہے آیۃ سجدے کے سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت
کرتا ہی اوسکو اشارہ ؛ ع ؛ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ**
مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
سجدہ کیا بیچ کسی سورۃ کی مفصل مین جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جب سے کہ پہری طرف مدینہ کی
یعنے اگرچہ پہلی اس سے مکہ مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نی اونکی ساتہہ سجدہ کیا یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا
سجدہ کیا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اذا السماء انشقت کی اور اقرأ باسم ربک الاعلی کی اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنی
مدینہ کی ہی ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح تر اور راجح ہی اور بہت صحابہ نی روایت کیا ہی سجدہ مفصل مین اور مثبت
مقدم ہے نافی پر حاصل یہہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہی حضرت سی کرنا چاہیے اور مفصل کہتی ہین چہوٹی سورتون کو کہ وہ سورہ حجرات
سے آخر تک ہین ؛ ح ؛ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ**
بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری نی واسطی وسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہہ قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** قیدرات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہ نی یہہ دعا آنحضرت سی انکو سنی تہی وہی بیان کیا اور پڑہنا اس دعا کا آنحضرت سی مطلق سجدہ تلاوت مین بلا قید رات یادن کی بہی آیا ہی اور یہہ دعا بہی روایت کی گئی ہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ سبحان ربی الاعلی پڑہنا سجدہ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سی ثابت ہوئی ہین پڑہنا اونکا اولی ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ دیکہا مینی اپنی تئین آجکی رات اوس حالمین مین کہ سوتا تہا گویا کہ مین نماز پڑہتا ہون پیچہی ایک درخت کی پس سجدہ کیا مینی یعنی سجدہ تلاوت کا پہر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدی میرے کی پس سنا مینی اوس درخت کو کہ کہتا تہا یا اللہ لکہہ میری لیے بسبب اس سجدی کی نزدیک اپنی ثواب اور دور کر مجہسی بسبب اسکی گناہ اور کر اسکو واسطی میری نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجہسی جیسا قبول کیا تو نی اوسکو اپنی بندی سی کہ داود ہی کہا ابن عباس نے پس پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیہ سجدی کی یعنی وہی مجلس مین بقصد پڑہی امتحان دعا کی یا اور وقت اور پہر سجدہ کیا پس سنا مینی انکو کہ وہ کہتی تہی مانند اوس چیز کی کہ خبر دی تہی انکو اوس شخص نے کہنی درخت کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کیے یہہ الفاظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داود اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اوسنی آیہ سجدہ کی جو سورہ ص مین ہے پڑہی ہوگی اور حضرت نی بہی وہی آیۃ پڑہی یا سورہ سجدہ پڑہی ؛ ع ؛ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سورہ نجم پہر سجدہ کیا اوسمین اور سجدہ کیا اون لوگون نے کہ تہی ساتہہ اونکی مگر ایک بوڑہا تہا قریش مین سی کہ لی اون نی مٹہی کنکریون سے یا مٹی سی پس اوٹہایا اوسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہی مجکو یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پس تحقیق دیکہا مینی اوسکو بعد اس قصہ کی کہ مارا گیا کافر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نی ایک روایت مین کہ وہ بوڑہا امیہ بن خلف تہا **ف** اوسنی از راہ تکبر کے یہہ حرکت کی اور یہہ قصہ فتح

لم کی یہاں کا ہی ؛ ع ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داود نے یعنی بیچ قصہ کی کہ سورہ ص میں اون سے مذکور ہی واسطے توبہ کی اور کرتی ہیں ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ اونکی روایت کی یہہ نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہہ باب ہے بیچ بیان ان وقتوں کی کہ منع کی گئی ہی نماز ان میں **ف** یہہ شامل ہی تینوں وقتوں کو کہ حرام ہی نماز ان میں کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوار یعنی ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی ان وقتوں کو کہ نماز نفل ان میں مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہمارے مذہب میں تینوں شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلی تین وقتوں میں جائز نہیں ادا اور نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہیں جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازے کی جبکہ حاضر ہووی ونہیں وقتوں میں اور جائز ہی سجدہ تلاوۃ کا جو پڑہی جاوی آیۃ سجدی کے انہیں وقتوں میں لیکن اولی تاخیر ہی انکی ان وقتوں سی اور جائز ہیں یہہ دونوں یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوۃ کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کی اور نفل ان وقتوں میں بہی مکروہ ہیں لیکن شروع کریگا تو لازم ہو نگے جاہیے کہ توڑ ڈالی اور قضا کری وقت غیر مکروہ میں اور اگر تمام کری عہدہ اوسکی سی برآتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی جائز ہی قضا اور نماز جنازی کی جو حاضر ہووی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد میں ولیکن اگر ساتہہ قصد تحیۃ کی ان وقتوں میں آوی اور یا تاخیر کری قضا کو تا کہ ان وقتوں میں ادا کری جائز نہیں اسلیے کہ قصد کر کر ان وقتوں میں پڑہنا موجب جنایت کی ممنوع ہی اور اسیطرح جائز ہی انکی نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتوں احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوۃ کا جو پڑہا جاوی ان وقتوں میں اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان میں ہی اور نزدیک شافعی کی اور اور علمار کی کہ موافق انکی ہیں دن جمعہ کی وقت استوار کی جائز ہی اور مکہ معظمہ میں ہے جائز ہی سب وقتوں میں اور نزد حنفیہ کا احوط ہی اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہوں ترجیح محرم کو ہی واللہ علم ؛ ح ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کری ایک تمہارا پس نماز پڑہی نزدیک نکلنی آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنی آفتاب کے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہ نکلی کنارہ آفتاب کا پس چہوڑ دو نماز کو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چہوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑہو نہ فرض اور نہ نفل یہاں تک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نماز وں کا وقت نکلنی آفتاب کے اور نہ غائب ہونی آفتاب کی اسواسطے کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونوں سینگوں شیطان کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ قصد کری اس سے امام شافعی کہتی ہیں کہ تحیۃ المسجد اور قضا نماز قصد کر کر ان وقتوں میں پڑہنی جائز نہیں اور اگر اتفاقاً پڑہ لی جائز ہی

اور ہم کہتی ہین کہ مقصود حدیث سی منع کرنا ہی نماز سی ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کی یعنی دونو جانبون سر کی کہ کہڑا رہتا ہی سامنی آفتاب کے تاکہ نکلی درمیان دونو جانبون سر اوسکی پس ہووی قبلہ آفتاب پرستونکا اوسوقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت انکی ساتھہ نہووی ؛ ع ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰنَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا تین وقت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہمکو کہ نماز پڑہین ہم اونمین یا دفن کرین ہم اونمین مردون اپنے کو یعنی نماز جنازہ کی پڑہین والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت نکلنی آفتاب کے ظاہر یہان تک کہ بلند ہوا اور اوسوقت کہ کہڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹہیک دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلی آفتاب اور اوسوقت کہ میل کری آفتاب واسطی ڈوبنی کی یہان تک کہ ڈوب جاوی آفتاب روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین نماز پیچہی صبح کے یہان تلک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی اور نہین نماز پیچہی نماز عصر کی یہانتلک کہ غایب ہو آفتاب روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** مراد نفی کامل نماز کی ہی اسلیی کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہی نہ حرام ؛ ح ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس آیا مین بہی مدینہ مین پس داخل ہوا حضرت کے پاس پس کہا مین خبر دو مجہکو وقت نماز کی سی پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پہر باز رہ نماز سی جسوقت کہ نکلی آفتاب یہان تک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب

نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دو نو سنگیون شیطان کے اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین اوسکو کافر یعنی آفتاب پرست پہر نماز پڑہ یعنی اشراق اسلیے کہ نماز اوسوقت کی مشہود ہے یعنی گواہی دیتی ہین فرشتی مصلی کی لیے اور حاضر ہوتی ہین یا وہین فرشتی یہان تک کہ چڑہ جاوی سایہ نیزہ پر اور نہ پڑی زمین پر یعنی تہیک دوپہر ہو جاوی پہر بندرہ نماز سی اس لیے کہ تحقیق اوسوقت جہونکی جاتی ہے دوزخ پس جسوقت کہ پہری سایہ پس نماز پڑہ یعنی ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سی اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی ہین فرشتی یہان تک کہ پڑہی تو نماز عصر کے پہر بندرہ نماز سی یہان تک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سنگون شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین طرف اوسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مینی ای نبی اللہ کی پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی سی فرمایا نہین تم سی کوئی شخص کہ نزدیک کرتی پانی وضو اپنی کا پس کلی کری یعنی بعد دہونی ہاتہون کی اور بسم اللہ کہنی اور نیت کرنیکی اور ناک مین پانی دی پہر جہاڑی ناک کو مگر گرتی ہین گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اوسکی اور نتہنون اوسکی پہر جسوقت دہوتا ہی چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ تعالی نی مگر گرتی ہین گناہ چہرہ اوسکی کنارہ داڑہی اوسکی سی ساتہ پانیکی پہر دہوتا ہی دونون ہاتہ اپنی کہنیون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون ہاتون اوسکی پہر انگلیون اوسکی سی ساتہ پانیکی پہر مسح کرتا ہی سر اپنی کو مگر گرتی ہین گناہ سر اوسکی طرفون بالون اوسکی سی ساتہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون پاؤن اپنی ٹخنون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون پاؤن اوسکی کی سر انگلیون اوسکی سی ساتہ پانیکی پس اگر وہ کہڑا ہوا پہر نماز پڑہی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتہ بزرگی کی یاد کیا اوسکو ساتہ اوس بزرگی کی کہ وہ لائق اوسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطی اللہ کی مگر کہ پہرتا ہی نماز سی پاک ہو کر گناہ اپنی سی مانند بیئت اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** چڑہ جاوی سایہ نیزہ پر یہہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کی ہوتی ہی کہ گرمی دنون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور اخیر عبارت سی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونو بخشی جاتی ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشی جاتی ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر ع ؛

وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کسی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نی بہیجا اوسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہ کی پس کہا ان تینون نی کہہ اونسی سلام اور پوچہہ اونسی حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کریب نی پس گیا مین حضرت عائشہ کی پاس پس پہنچا یا مینی اونکو وہ پیغام کہ بہیجا تہا اونہون نی مجکو اوسکی لیی پس کہا حضرت عائشہ نی کہ پوچہہ ام سلمہ سی پس نکلا مین طرف اون تینون صحابیون کی پس پہر بہیجا اونہون نی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نی سنا مینی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتی تہی ان دونون رکعتون سی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ پڑہتی ہین دو رکعتین پہر داخل ہوئی حضرت
یعنی گہر مین مسجد سی پڑہ کر یا صحن مین سے پڑہ کر اندر مکان کی آئی پس بہیجا مینی طرف انکی لونڈیکو پس کہا مینی کہہ تو واسطی انکی کہتی ہی ام سلمہ
یا رسول اللہ سنا مینی آپکو کہ منع کرتی تہی ان دو رکعتون کو اور دیکہا مینی آپکو کہ پڑہتی تہی یعنی کیا ہی بہید اسمین کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچہا
تونی دو رکعتون سی پیچہی عصر کی اور تحقیق شان یہہ ہے کہ آئی میری پاس کتنی شخص عبد القیس مین کی یعنی واسطی سیکہنی احکام دین کی
پس باز رکہا مجکو دو رکعتون سی جو کہ بعد ظہر کی ہین پس یہہ تہین وہ دونو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حال دو رکعتون کا
کہ بعد عصر کی یعنی حضرت یہہ پڑہتی تہی باوجودیکہ منع بہی فرمایا تہا نماز سی بعد عصر کی سبب اسکا کیا تہا پس کریب نے یہہ بات حضرت عائشہ سے
پوچہی اونہون نی حوالہ حضرت ام سلمہ کا ایسی کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ اونہون نی تحقیق اسکو کیا تہا پہر کریب بپاس اوب کے تینون صحابیون
پاس آئے جب اونہون نی یہہ حال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بہیجا کریب نے جاکر وہ پیام اونکو پہنچایا اور منع کرتی تہی ان دونو رکعتون سی یعنی
عصر کی بعد کی دو رکعتون سی مراد اونکی یہہ ہے کہ مطلق نماز نفل سی منع کرتی تہی اوسکی ضمن مین نہی انکی بہی ہے نہ یا بالخصوص انسی منع کیا
ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنی حضرت نی لونڈی سی فرمایا کہ ام سلمہ سی اوسکی سوال کا یہہ جواب کہہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کر فرمایا اور
ابو امیہ نام ام سلمہ کی باپ کا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کی اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہی نماز
نفل پڑہنی پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کی جاوی اونکی بعد وقت کی جیسا کہ
مذہب شافعیہ مین ہی اور حنفیہ کی نزدیک اونکی وقت مین پڑہی نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہہ کرتی ہین کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کی توڑ دی ہون اس سبب سے قضا انکی کی واللہ علم اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث سی
تو اتنا ہی معلوم ہوا کہ حضرت نی بعد عصر کی سنتین ظہر کی پڑہین بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت
ہمیشہ یہہ دو رکعتین پڑہا کرتی تہی چنانچہ حضرت عائشہ سی صحیح بخاری مین آیا ہی کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ لی گیا حضرت کو اس عالم سی ترک
نکین حضرت نی دو رکعتین بعد عصر کی یہان تک کہ ملاقات پروردگار اپنی سی اور اسیطرح کئی آئتین آئی ہین پس سبب اسکا کیا تہا جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیثون
صحیحہ سی ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کی مکروہ ہی اور جمہور علماء بہی اسی پر ہین اور حضرت عمر رض منع کرتی تہی اس سی اور مارتی تہی اسپر پس
یہہ خصائص حضرت کی سی تہا امت کو درست نہین جیسیکہ آپ روزی وصال کی رکہتی تہی اور لوگون کو منع فرماتی تہی ۞ ح ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّیْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرٰهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ
قَهْدٍ نَحْوَهٗ روایت ہی محمد بن ابراہیم سی اون نی نقل کی قیس بن عمرو سی کہ کہا دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فرض صبح کی دو رکعتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو
رکعت لیکن کہا اوس شخص نی تحقیق مینی نہ پڑہین تہین دو رکعتین یعنی سنت کہ پہلی دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑہتا ہون میں اونکو اب پس

چپ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا اسناد اسحدیث کی نہین متصل ہے

کہ محمد بن ابراہیم نی نہین سنا قیس بن عمرو سی اور بیچ شرح السنہ کی اور نسخون مصابیح کی قیس بن قہد سی مانند اسکی **ف** تقدیر جملہ صلوة الصبح رکعتین
کے یہہ ہی اجعلوا صلوة الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہی واسطی تاکید نفی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبح کی دو ہی رکعت پڑہو بعد اوسکی
اور نماز نہ پڑہو اور جب یہ حضرت اسکو تقریر کہتی ہین محدثین کے اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت کی سامنی ہوا اور حضرت نی اوسپر سکوت فرمایا گویا
راضی ہوئی پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض سی نہ پڑہی جاوین بعد اوسکی قضا کری چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک
امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی قضا نہین ہے سنتون فجر کی نہ پہلی طلوع کی اور نہ بعد اوسکی لیکن اگر فرضون کی ساتہہ فوت ہون تو قضا کیجاوین
ساتہہ فرضکی پہلی زوال کی اور امام محمد نی کہا کہ قضا کی جاوین گی سنتین بہی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
کے یہہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا مخصوص ساتہہ واجب کے ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر بیچ قضا اونکی کی ساتہہ
تبعیت فرض کی پس باقی رہی سوا اوسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی اور یہہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل تمسک پکڑنیکے نہین اور
اسیطرح او سنتین بہی قضا کی جاوین بعد وقت کی تنہا اور بیچ قضا اونکی کی ساتہہ تبعیت فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ ؛ ع ح ؛

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسیکو کہ طواف کری اس خانہ کعبہ
کا اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہی رات کو یا دنکو روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** عبد مناف کی بیٹون کو خانہ کعبہ کے
کاروبار کی خدمت تہی اونکو حضرت نی یہہ احکام فرمائی اور طواف کرنی مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب
کا اور سوا انکی کسیکو خلاف نہین وہان نماز پڑہنی مین ہے کہ امام شافعی کی نزدیک بنظر ظاہر اس حدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ
دو رکعتین طواف کی ہون یا سوا اسکی اور نزدیک امام احمد کی جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہین کوئی
نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی بیچ حرمت اور کراہت کی اسلیی کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سی کہ نماز پڑہی جسوقت
چاہی یہہ ہے کہ سوای اوقات مکروہہ کی جب چاہی پڑہی اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ علم ؛ ع ح ؛

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی وقت دو
پہر کی یہانتک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ اونکی نزدیک دوپہر کو دن
جمعہ کی نماز پڑہنی درست ہے اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نہین درست اسلیی کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور یہہ حدیث ضعیف ہے
اونکا مقابلہ نہین کرسکتی یا یہہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر ؛ ح

وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ

اور روایت ہی ابوالخلیل سی اونہی
نقل کی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی نماز دوپہر کو یہانتک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ کی اور فرمایا

کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہی ہر روز دوپہر کو سوای دن جمعہ کی روایت کی یہہ ابوداود نی اور کہا کہ ابو الخلیل نہین ملا ابا قتادہ سی یعنی
پس اسناد اسکی متصل نہین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس تطلع ومعها قرن الشيطن فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات رواه مالك واحمد والنسائي روایت ہی عبداللہ صنابحی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتھ اوسکی ہوتا ہی سینگ شیطان کا پس جسوقت بلند ہوتا ہی جدا ہوجاتا ہی اوس سے پہر جسوقت دوپہر ہوتی ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کے شیطان پہر جب ڈہلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اوس سی پہر جب قریب ہوتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی اوس سی شیطان پس جب غائب ہو جاتا ہی جدا ہوتا ہی اوس سے اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی نماز کیسی ان وقتون مین یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹہیک دوپہر کو روایت کی یہہ مالک اور احمد اور نسائی نی **ف** منع کیا نماز سی نماز خواہ حقیقۃً ہو یا حکمًا مانند نماز جنازی اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نی باوجودیکہ یہہ حدیث روایت کی ہے دوپہر قائل نہین ہیں تہہ حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی اور کہا کہ نہین پایا ہمنی اہل فضل کو مگر کوشش کرتی تہی اور ادا کرتی تہی نماز دوپہر مین ؛ح؛ وعن ابي بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر فقال ان هذه صلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم روایت ہی ابی بصرہ غفاری سی کہ کہا پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عصر کی مخمص مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہہ نماز لازم کی گئی تہی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمسی پس ضائع کیا اونہون نی اوسکو یعنی حق اوسکا ادا نہ کیا اور مداومت نکی اوسپر پس جو شخص کہ حفاظت کری اوسپر ہوگا واسطی اوسکی ثواب اوسکا دوہرا اور نہین نماز پیچہی اوسکی یہان تک کہ نکلی شاہد اور شاہد ستارا ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہہ عمل نیک ہے اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اوسکی کی برخلاف اگلون کی اور شاہد ستارہ کو اس لیے کہا کہ حاضر ہوتا ہی رات کو اور مقصود اس سی یہہ ہے کہ آفتاب غروب ہو ؛ح؛ وعن معاوية قال انكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رايناه يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر رواه البخاري روایت ہی معویہ سی کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑہتی ہو نماز البتہ تحقیق صحبت مین رہی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہین دیکہا ہمنی اونکو کہ نماز پڑہتی ہون یہہ دو رکعتین اور تحقیق منع کیا اون دونونسی یعنی پڑہنی ان دو رکعت کی سی پیچہی عصر کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اور جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت یہہ دو رکعتین پڑہا کرتی تہے اور یہان نفی کی تو مراد یہان یہہ ہے کہ باہر نہ پڑہتی ہونگی گہر مین پڑہتی ہونگی تا کہ لوگ دیکہین اونکی پیروی نہ کرین اسلیے کہ یہہ خاص حضرت ہے کو پڑہنی درست تہین اور دوسرونکو نہین اور کہا طحاوی نی کہ حضرت سی حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپنی عصر کی بعد نماز پڑہنی سی منع فرمایا ہی پہر صحابہ کا عمل بہی اسی پر ہے پس نہین لائق کیسیکو کہ مخالفت کری اوسکی ؛ع؛ وعن ابي ذر قال وقد صعد على درجة الكعبة من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا اونہون نی اوسحالت مین کہ چڑہی اوپر زینہ کعبہ کی جس شخص نی کہ پہچانا مجکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو یعنی سچا ہی میرا اور جسنی کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین نماز بعد نماز صبح کی یہانتک کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کی یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کیے یہہ احمد اور رزین نی **ف** کعبہ کا دروازہ بلند ہی اوسپر چڑہنی کی لیے زینہ تہا چنانچہ اب ہی چوبی زینہ ہی بشکل منبر کی نزدیک زمزم کی سامنی کعبہ کی رکہا رہتا ہی جب داخلی ہوتی ہی تو اوسکو لگا دیتی ہین آگی دروازہ کعبہ کی اور بعد داخلی کی پہر وہین رکہدیتی ہین پس احتمال ہی کہ اوسوقت مین بہی اسیطرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابوذر نی کہ نام اونکا جندب تہا زینہ پر چڑہکر یہہ بات کہی تا لوگ سب سچا ہونا اونکی کی یقین کرین حدیث کا گو یا اشارہ کیا اسپر کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نی اور نہ اوٹہایا زمین نی کوئی راست گو زیادہ ابوذر سی اور یہہ حدیث ضعیف ہی شرح

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان جماعت کی اور بزرگی اوسکیکی **ف** اختلاف کیا ہی علماء نی کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نی کہا کہ فرض عین ہی مگر بغیر عذر یہہ قول امام احمد اور داود اور عطا اور ابو ثور کا ہی اور یہہ کہتی ہین کہ جو کوئی سنی بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اوسکی اور امام شافعی نی کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یارون اونکی کی نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نی نقل کیا اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہے اور سنت اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ ثبوت اوسکا سنت سی ہے جیسی نماز عید کی اور بدائع مین لکہا ہی کہ واجب ہے اوپر حر عاقل بالغ غیر معذور کی حاضر ہونا مسجد مین جماعت کے لیے اور اگر نپاوی ایک مسجد مین واجب نہین پہرنا اور مسجد ونمین اور اگر جاوی اچہا ہی اور قدوری نی لکہا ہی کہ اس صورتمین جمع کری اہل عیال کو اور گہر مین جماعت سے پڑہی اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلہ مین اختیار کری قدیمی کو اور اگر دونو برابر ہون اختیار کری قریب تر کو اور اتفاق کیتی ہین کہ جماعت بسبب عذر کی ساقط ہو جاتی ہی اور عذر بیماری ہی اور دونو طرف سی ہاتہہ پاؤن کٹی ہوئی اور فالج اور چہپنا بادشاہ سی اور ضعف کہ اوس سے راہ نہ چل سکی اور اندہا پن اور بعضون نی کہا کہ مینہہ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندہیری بہی بالاتفاق عذر ہی قول صحیح مین شرح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلی کی سی ستائیس درجے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجہ آیا ہی سوائے حدیث ابن عمر کی کہ اسمین ستائیس درجہ آیا ہی پس تطبیق اسمین یہہ ہے کہ پہلی پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اوسکی زیادتی کی گئی ازراہ فضل و انعام کی اور یہہ بہی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ یہہ فضیلت مخصوص ساتہہ جماعت کی مسجد مین ہے یا عام ہی بعضون نی کہا کہ مخصوص ساتہہ جماعت کے مسجد مین ہے اور بعضون نی کہا عام ہی شرح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ

لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے البتہ قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون یعنی کسی خادم کو ساتھہ جمع کرنی لکڑیون کی پس جمع کیجاوین لکڑیان پہر حکم کرون ساتھہ اذان کہنی کی نماز کی لیی یعنی نماز عشا کی لیی پس اذان دیجاوی اوسکی لیی پہر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی پہر جاؤن مین طرف اون لوگون کے کہ حاضر نہین ہوتے ہین نماز کے لیے یعنی بغیر عذر کی تا پکڑون مین اونکو اچانک اور ایک روایت مین ہے کہ جاؤن مین طرف اون لوگون کے کہ نہین حاضر ہوتی نماز مین پس جلادون مین اون پر گہر اونکی اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے اگر جانی ایک اونکا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتی جماعت مین یہہ کہ پاوی یعنی مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ یا کہ دو کہر گائین یا بکری کے اچہی البتہ حاضر ہون نماز عشا مین روایت کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی مانند اسکی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی امام کو بسبب عذر کی یہہ کہ خلیفہ پکڑی کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی لیی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ اہتمام کرنی عذاب بیچ اون لوگون کی کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتی کہ حضرت نی بدایہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اونکو عذاب دون اور اخیر حدیث مین بیان دون ہمتی اونکی کا کیا کہ ایسی امر خسیس دنیاوی مین حاضر ہوتی ہین اور واسطی ثواب آخرت کی اور حاصل کرنی قرب حق کی نہین آتی ہین ع

وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی تحقیق نہین ہے میری لیی کوئی کہینچنے والا کہ کہینچکر لیجاوی مجکو طرف مسجد کی پس پوچہا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ رخصت دین واسطی اوسکی پس نماز پڑہی اپنی گہر مین پس رخصت دی حضرت نی واسطی اوسکی پس جبکہ پیٹہہ پہیر کر چلا بلایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہی تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان بن مالک نی شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرت نی رخصت دی یہہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑہ لیا کری اور اس سے معلوم ہوا کہ اندہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیی کہ وہ فضلای مہاجرین سے تہی لائق ترحال اونکی کی یہی تہا کہ عمل ولی پر کرین پس پہلی اجازت دی پہر رد کی بسبب وحی کی یا بسبب متغیر ہونی اجتہاد کی اور اوسمین کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتہہ سننی اذان کی ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کی کہ سردی تہی اور ہوا تہی پہر کہا یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنی مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی موذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہی خبردار ہو نماز پڑہو اپنی گہرون مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہہ ہے عذر ہی ترک جماعت کی لیی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچہا مینی ابو حنیفہ

بے حال جماعت کا کیجئے مین پس کیا نہین درست رکہتا مین ترک دسکا ح ع : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا عشا کی وقت کا ایک تمہارا ایکا اور قائم کیجاوی نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اوس سے اور تہی ابن عمر رکہا جاتا واسطی ونکی کہانا اور قائم ہوتی نماز پس آتی نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتی اوس سے اور تحقیق وہ سنتی قراءۃ امام کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ نماز پڑہتی والا بہوکا ہو جاتا ہی کہ نماز پڑہونگا تو دہیان کہانی ہی مین رہیگا تو وہان اولی یہی ہے کہ پہلی کہانا کہا لی بشرطیکہ وقت بہی وسیع ہو ح ع : وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی نماز ہوتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت مین کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی دو نو خبیث یعنی حاجت ہو بول و براز کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہانا سامنی آوی اور خواہش رکہتا ہو اوسکی اور اسیطرح جبکہ تقاضا ہو بول و براز کا اور اسکی حکم مین ہی باقی ورق یعنی انکو بہی روک کر نماز نہ پڑہی اس لیی کہ حضور نماز مین فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہر حال پڑہ لی ح ع : وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضونکی پس نہ چاہیی کوئی نماز سوای نماز فرض کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنی موذن کی سنت فجر کی بہی نہ پڑہی بلکہ شریک ہووی امام کی ساتہہ فرضو مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کہتی ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑہنی مین ایک رکعت بہی فرض کی ہاتہہ لگی تو سنت پڑہ لی بعد اوسکی شریک جماعت مین ہوتا ثواب سنتونکا بہی ہاتہہ سی نجاوی اور ثواب جماعت کا بہی لیکن صف سے الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑہی صف مین نہ پڑہی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونو رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوی سنتین ترک کری کیونکہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نی سنتین فجر کی مستثنی ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوہا وان طردتکم الخیل یعنی پڑہو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکی تمکو لشکر پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چہوڑنی نہین اور کہا ابن ہمام نی کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک روایت کیا ہی حسن نی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر پڑہی انکو بیٹہہ کر بغیر عذر کی تو نہین جائز ہی ح ع : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعَنَّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پروانگی مانگی عورت ایک تمہاری کی طرف مسجد کی پس نہ منع کری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ یہہ نہی محمول ہی کراہۃ تنزیہی پر اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی نکلنی عورتون کی طرف مسجد کی نماز کی لیی لیکن ہماری زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کی لیی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی وہ چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نی البتہ منع کرتی اونکو جیسیکہ منع کی گئین عورتین بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود
سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنی سی مگر بڑہیونکو بیچ کپڑون کا روباکی یعنی میلی پرانی کپڑون مین حاصل یہہ کہ عورتین بڑہیان بغیر بناو
سنگار اور خوشبو کی مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانونکو نہین جائز اور اوسوقت مین عورتین واسطی تعلیم احکام دین کی مسجد مین جاتی
تہین اور اب چند ان احتیاج نہین کیونکہ احکام دین کی مشہور و معلوم ہین ؛ ع ح ؛ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ
فَلَا تَمَسَّ طِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بیوی عبداللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا واسطی ہماری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ حاضر ہوا ایک تم مین سے مسجد مین پس نہ لگاوی خوشبو روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت لگاوی بخور
یعنی خوشبو پس حاضر ہو ساتہہ ہمارے وقت عشاء کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بخور کہتی ہین خوشبو دار چیز کی دہوان لی نی کو مثل اگر وغیرہ
کے اور خاص وقت عشاء ہی کا ذکر کیا اسلیی کہ وقت اندہیرا کا ہوتا ہی خوف فتنہ کا اسمین زیادہ ہی اور اوپر گذر رہی چکا ہی کہ مطلق خوشبو لگاکر
مسجد مین آنیسی بہی منع فرمایا ع ؛

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدونسی اور گہر اونکی بہتر ہین واسطی اونکی
یعنی نماز کی یہی روایت کی یہہ ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ
فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ
صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عورت
کے اپنی گہر مین یعنی دالان مین بہتر ہی نماز اوسکی سی بیچ صحن گہر کی اور نماز اوسکی کوٹہری مین بہتر ہی نماز اوسکی سی بیچ مکان کہلی ہوئی
کے روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑہی بہتر اور انسب ہے اسلیی کہ بنا کار اوسکی پردہ پر ہے
اسی لیی کہا گیا ہی نعم الصہر القبر یعنی اچہی سسرال قبر ہی ؛ ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق سنا مینی محبوب اپنی سی کہ ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی تہی نہین قبول کیجاتی نماز اوس عورتکی کہ خوشبو لگاوی واسطی جانی مسجد کے یہانتک کہ غسل کری مانند غسل جنابت
کے روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی احمد اور نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنی سارا بدن پانی سی دہووے اگر خوشبو لگائی ہی سارے
بدن تاکہ جاتی رہی خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہہ لگائی ہی وہی جگہہ کو دہووی اور اگر کپڑونکو لگائی ہی بدل ڈالی کپڑی یا دور کری خوشبو
اور یہہ حکم جب ہے کہ ارادہ کری مسجد مین جانیکا ورنہ نہین تو نہین کہا ابن مالک نے کہ یہہ مبالغہ ہی زجر مین اسلیی کہ اس سے فتنہ اوٹہتا ہی اور
رغبت زیادہ ہوتی ہی اوسکی طرف لوگونکی ؛ ع ؛ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو آنکھہ ہی زنا کرنیوالی ہی یعنی جو آنکھہ کہ نظر کری شہوت سی طرف عورت
بیگانہ کی وہ زنا کرنیوالی ہی اسلیے کہ زنا اوسکا دیکھنا ہی اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگاتی ہی پہر گذرتی ہی کسی مجلس میں
یعنے مردونکی مجلس میں اور جا ہی کہ اپنی تئین اونکو دکہاوی پس وہ ایسی و ایسی ہی یعنی زنا کرنیوالی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداؤد
اور نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنے اپنی خوشبو سی لوگونکو رغبت دلائی کہ اوسکو دیکھا پس اونکو زنا آنکھوں کا حاصل ہوا اور یہہ عورت باعث
اوسکی ہوئی گویا اسنی زنا کیا ع وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ
فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ
عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ
الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ
وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن
صبح کی پس جب سلام پہیرا فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی نام اوسکا لیا عرض کیا صحابہ نی کہ نہیں فرمایا کیا حاضر ہی فلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا تحقیق یہہ دونو نمازیں یعنے
فجر اور عشاء کی بہت گران ہوتی ہین نماز ونمین منافقون پر اور اگر جانتی تم کیا کچھہ ثواب ہے ان دونونمین البتہ آتی تم ان دونو نماز ون
کو اگرچہ چلتی گہٹنون پر یعنی افتان وخیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتونکی ہی یعنی ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھہ اللہ کی
اور اگر جانتی تم کہ کیا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتی تم اوسمین بہت جیسی کی ایسی اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھہ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکہتی ہی
نماز اوسکی سی اکیلی اور نماز اوسکی ساتھہ دو شخصون کی زیادہ ثواب رکہتی ہی نماز اوسکی سی ساتھہ ایک شخص کی اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ
زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کی روایت کی یہہ ابوداؤد و نسائی نی **ف** یہہ دونو نمازیں منافقون پر اسلیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل انمین
بہت ہوتا ہی اور ریا کو دخل کم ہی ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ
فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ
الْقَاصِيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہیں تین شخص بستی میں اور نہ بادیہ میں کہ نہ جماعت کیجاوی انمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہی اون پر شیطان پس لازم کر
اپنی پر جماعت پس سوا اسکی نہیں کہ کہاتا ہی بہیڑیا اوس بکری کو کہ دور ہو گلہ سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نی **ف** یعنی اگر تین شخص بستی میں یا بادیہ میں
یعنے جنگل میں رہتی ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اونپر غالب ہوتا ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ
مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی اذان کہنی والی کی پس باز رکہی اوسکو موذن کی تابعداری سی کوئی عذر کہا صحابہ
نے اور کیا ہی عذر کہا ڈرنا یعنی دشمن سے یا بیماری نہیں قبول کیجاتی اوس سی نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑہی یعنی اگرچہ مسجد مین پڑہی روایت

کے یہہ ابو داود اور دارقطنی نے **ف** کہا صحابہ نے کیا ہی عذر یعنی جب ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہی اونہون نے کہا ڈر یعنی ڈر جانا کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظالم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہہ مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکی ہین کہ مینہہ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کہانا موجود ہو یا حاجت استنجی کی ہو پس یہہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر بیماری ہی یعنی ایسی بیماری کہ پہنچ نہ سکی مسجد مین کذا فی شرح المنیہ پس حاصل یہہ کہ جو کوئی اذان سنی اور پہر موذن کی نابعداری نکری یعنی جماعت مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اوسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سی نہ حاضر ہوا تو مقبول ہی اور معنی نہ قبول ہونی نماز کی یہہ ہین کہ ثواب نہین پاتا وہ اوس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہی جیسیکہ نماز زمین غصب کیگئی مین پڑہنی اور اسیطرح حج کرنا ساتہہ مال حرام کی اور اتفاق ہی علمار کا اسپر کہ نہین رخصت ہی بیچ ترک جماعت کی کسیکی لیی مگر عذر سی بسبب احادیث کی اور اوسکی کہ پہلی گذری ؏

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی تہی جسوقت کہ قائم کیجاوی نماز اور پاوی ایک تمہارا حاجت پائخانہ کی پس چاہیی کہ ابتدا کری ساتہہ پائخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی مالک نے اور ابو داود اور نسائی نی مانند اسکی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَھُنَّ لَا یَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَھُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یَنْظُرْ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یُصَلِّ وَھُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ نہین حلال واسطی کسیکی یہہ کہ کری اونکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کری ذات اپنی کو ساتہہ دعا کی بدون اونکی یعنی بدون شریک کری اونکی کی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق خیانت کی واسطی اونکی اور نہ نظر کری اندر گہر کسیکی پہلی اس سے کہ اذن مانگی پس اگر کیا یہہ پس تحقیق خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑہی اوسحالت مین کہ بند کیی ہو پیشاب یا پائخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی استنجے سے فارغ ہو روایت کی یہہ ابو داود نی اور ترمذی نی مانند اسکی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ تاخیر کرو نماز یعنی اوسکی وقت سے واسطی کہانی کی اور نہ واسطی غیر اوسکیکی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلی کہالیا کری اور نماز بعد پڑہی اور یہان فرمایا کہ نماز کو تاخیر نکرو طعام وغیرہ کی لیی تو یہہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنی مین وقت جاتا ہو تو حب یہہ حکم ہے کہ تاخیر نکری اور وہ حکم اوس صورت مین ہے کہ وقت فراخ ہو اور کہانا حاضر ہو اور خواہش ہو اوسکی تو حب یہہ چاہیی کہ پہلی کہانا کہا لی پس تعارض نہ باقی رہا دونو حدیثون مین ؏

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوۃَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدَی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ

الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکھا ہمنی اپنی تئین اور اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم و ظاہر تہا نفاق اوسکا یعنی جوکہ نفاق پوشیدہ رکہتا تہا وہ بہی نہین باز رہتا تہا جماعت سی یا بیمار یعنی جوکہ اصلا طاقت مسجد مین آنیکی نرکہتا ہو وہ بہی باز رہتا تحقیق تہا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کی یہان تک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سکہائی ہمکو طریقی ہدایت کی اور تحقیق طریقون ہدایت کی سی ہی نماز پڑہنی یعنی جماعت سے اوس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اوسمین اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا ابن مسعود نی جس شخص کو خوش آ دی یہہ کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی کل کو پورا مسلمان پس چاہیی کہ محافظت کری ان پانچون نمازون پر اوس جگہہ کہ اذان دیجاوی واسطی اونکی یعنی جماعت سے اداکری مسجد مین پس تحقیق اللہ تعالی نی مقرر کیی واسطی نبی تمہاری کی طریقی ہدایت کے اور تحقیق یہہ نمازین پانچون جماعت سے پڑہنی طریقون ہدایت کی سی ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑہو اپنی گہرونمین یعنی اگرچہ جماعت سی پڑہو جیساکہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنی والا اپنی گہر مین البتہ چہوڑ دوگی سنت نبی اپنی کی اور اگر چہوڑ دوگی تم سنت نبی اپنی کی البتہ گمراہ ہوگی اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرتی پس اچہا وضو کری یعنی مع واجبات اور آداب اوسکی بجالاوی پہر قصد کری طرف مسجد کی ان مساجد مین سے مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر قدم کی کہ قدم رکہتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکو بسبب اوس قدم کی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی بسبب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکہا ہمنی اپنی تئین اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچہی رہتا تہا جماعت سی مگر منافق ایسا کہ معلوم تہا نفاق اوسکا اور تحقیق تہا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اوس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کی یعنی بسبب نہایت ضعف کی یہان تک کہ کہڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** سنن ہدی یعنی وہ طریقی کہ عمل کرنا اوپر انکی موجب ہدایت اور پہنچنی کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالی کا ہو افعال حضرت کی دو طرح کی تہی ایک وہ کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی تہی اور ایک وہ کہ بطریق عادت کی کرتی جو بطریق عادت کی کرتی اونکو سنن زوائد کہتی ہین اور جو بطریق عبادت کی کرتی تہی اونکو سنن ہدی کہتی ہین پہر اگلی سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہین کہ حضرت نی بطریق مواظبت کی کین یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سی سنن موکدہ مراد ہین اور جوکہ جماعت کو واجب کہتی ہین اونکی بہی یہہ منافی نہین اسلیی کہ واجب بہی سنن ہدی مین داخل ہی لغۃً اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کی پکارنیوالی کو کہ پکارتا ہی طرف نماز کی پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہہ احمد اور طبرانی نی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اوپر ترک کرنی جماعت کی مسجد مین اور یہہ جو کہا کہ جیساکہ نماز پڑہتا ہی یہہ پیچہی رہنی والا ظاہرا یہہ ایک شخص تہا کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تہا ع ح؛ و مولانا ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر نہوتین گہرون مین عورتین اور اولاد حکم کرتا مین برپا کرنی نماز عشا کا اور حکم کرتا مین خادمون اپنی کو کہ جلاتی اوس چیز کو کہ گہرون مین ہی ساتہہ آگ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یعنی عورتین اور بچی گہر مین ہوتی ہین اور اونپر جماعت واجب نہین اگر یہہ گہرون مین نہوتی تو حکم کرتا نماز عشا کی برپا کرنیکا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت مین حاضر نہین ہوئی اونکو اور اونکی اسباب کو جلا دین اس سی معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہی کہ جسکی سزا یہہ ہوئی کہ حضرت نی ارادہ اوسکی جلانیکا کیا ؛ ع ح وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ہو تم مسجد مین پس اذان دیجاوی نماز کی پس نکلی ایک تمہارا یہان تلک کہ نماز پڑہی روایت کی یہہ احمد نی **ف** یہہ نہی ہمارے مذہب مین اوسکی لیی ہی کہ وہ شخص منتظم نہو کہین کے جماعت کا یعنی اگر امام او مسجد کا چلا جاوی بعد اذان کی مکروہ نہین اور اگر نماز پڑہ چکا ہی تو نکلنا مکروہ نہین مگر جس صورت مین کہ موذن تکبیر شروع کردی تو ظہر اور عشا مین چاہیی کہ شریک ہو جاوی تا متہم نہووی ساتہہ ترک جماعت کی اور اوراماموں کی نزدیک ہر نماز مین شریک ہو جائی ح وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی شعثا سی کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سی بعد اسکی کہ اذان کہی گئی اوسمین پس کہا ابوہریرہ نی اس شخص نی تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم کی درود اللہ کا اونپر اور سلام روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اوسکو اذان نی مسجد مین پہر نکلا نہ نکلا واسطی کسی حاجت کی اور وہ نہین ارادہ رکہتا پہر آنیکا پس وہ منافق ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی گنہگار ہی بسبب ترک کرنی جماعت کی مانند منافق کی ہوا ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسنی سنی اذان پس نجواب دیا اوسکو پس نہین نماز یعنی کامل یا مقبول واسطی اوسکی مگر عذر سی یعنی جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئی اگر اونکی سبب سے مسجد مین نہ آیا خیر کچہہ مضائقہ نہین روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** پس نجواب دیا یعنی زبان سی جواب دیا اور مسجد مین نہ آیا اور اصل جواب یہی ہی کہ مسجد مین آوی ؛ ع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّهَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ام مکتوم سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینی مین بہت موذی جانور رہین اور درندی ہین اور مین ہون اندہا پس آیا پاتی ہو میری لیی رخصت کہ جماعت مین نہ آون فرمایا کیا سنتا ہی تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہوا اور نہ رخصت دی چہوڑنی جماعت کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** سنتا ہی تو آخر تک یعنے اذان تو سنتا ہی

ان کلمون کو ساحب سلیمی ذکر کیا انمین معنی خطاب کے ہین : ع : وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام درداسی کہ کہا آئی مجہ پر ابو درداء یعنی خاوند انکی اور وہ غصہ تہے پس کہا مینی کس چیز نی غصہ مین ڈالا تجکو کہا قسم اللہ کی نہین جانتا مین امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسیی کچہہ مگر تحقیق وہ نماز پڑہتی ہین جماعت سے یعنی اور اب اوسکو بہی ترک کرتی ہین روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمٰنَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمٰنَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمٰنَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمٰنَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نی نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئی طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تہا درمیان مسجد اور بازار کی پس گذری اوپر شفا کی کہ ام سلیمان کی انکا ہی پس کہا عمر نی واسطی اوسکی نہین دیکہا مینی سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا ان سلیمان کی نی تحقیق سلیمان نی رات گذاری تہی نماز پڑہتی پس غلبہ کیا انکہون اوسکی نی یعنی نیند اوسکی نی پس کہا حضرت عمر نی البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہی طرف میرے قیام کرتی میری سی رات کو روایت کی یہہ مالک نے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی : ح : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخص اور زیادہ اون سی جماعت ہے روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنے اگر دو آدمی ہوویں ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی : ح : وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر سی اون نی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو عورتون کو اون کی حصی سی مسجدون سی جبکہ پروانگی مانگین تم سی مسجد کی جانی کی یعنی بسبب حاضر ہونی مسجدون کی جو ثواب وہ نہین ملتا ہی اوسکی حاصل کرنیسی روکو نہین یعنی نماز کی لیے مسجد مین جانی دو پس کہا بلال نی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرین گے ہم اونکو پس کہا بلال کو عبد اللہ نی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی البتہ منع کرینگی ہم اونکو اور بیچ روایت سالم کی روایت کیا اون نی اپنی باپ سے کہا پہر متوجہ ہوئی بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اوسکو برا کہنا نہین سنا مینی اونکو کہ برا کہا ہو اوسکو مانند اوسکی کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگی ہم اونکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ عبد اللہ غصی اسلیی ہوئی کہ اسطرح جواب دینی مین مقابلہ معلوم ہوتا تہا حدیث کا ساتہہ رای کی اگر

تقدیر فساد وقت کا بیان کرنا ہو کہتی ہین کہ اسوقت مین مناسب نہین ہی عورتونکو نکلنا اور دو خشانہ ہوئی اور سلف نے اتباع کیا ہی اونکا علما نی
بیچ منع کرنی نکلنی عورتون کی پس ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہ مبت کری امام عورتون کی ہماری زمانہ مین کہا ابن ہمام نی اسلیے کہ وہ منع
کئے گئے ہین حضور جماعات سی اور پہلی گذر ہی چکا ہی مظہر سی کہ یہہ نکلنا اونکا طرف مسجد کی نماز کیلیے ہماری زمانی مین مکروہ ہی
ت ع ؛ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ
يَاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ　رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی مجاہد سی اون نی نقل کی عبد اللہ بن عمر رضہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس سے
کہ آدین مسجد وںمین پس کہا ایک بیٹے عبد اللہ بن عمر کی نی یعنی بلال نے ہم منع کرینگی اونکو پس کہا عبد اللہ نی مین حدیث بیان کرتا ہون
تجہکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی یہہ کہا مجاہد نی پس نہ بولی اوس سے عبد اللہ یہانتک کہ وفات ہوئی روایت
کے یہہ احمد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سی واسطی ترک کرنی سنت کی ؛ ح ؛ بَابُ
تَسْوِيَةِ الصَّفِّ　باب ہے بیچ بیان برابر کرنی صف کی **ف** یعنے اسمین ملکر کہڑی رہین درمیان مین جہد نہ
رکہین اور آگی پیچہی ہٹ کر نہ کہڑی رہین برابر کہڑی رہین اور اگر صفین کئی ہون اسطرح کہڑی ہون کہ فرق درمیان مین برابر رکہی
؛ ح ؛ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ　فصل پہلے　عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى
كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ
اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ　رَوَاهُ مُسْلِمٌ　روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہانتک کہ گویا برابر کرتی ساتہہ اونکی تیرونکو یہانتک کہ دیکہا تحقیق سمجہی ہم اونسی یعنی برابر کرنا صفونکا
پہر نکلی ایکدن پس کہڑی ہوی یہانتک کہ قریب تہے کہ تکبیر کہین پس دیکہا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ اوسکا صف سی پس کہا ای بندو
اللہ کی برابر کرو اپنی صفون کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان ذاتون تمہاری کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** گویا برابر کرتی ساتہہ اون کی
تیرون کو یہہ مثل ہی بیچ راستی اور ہمواری کی کہ تیرون سی چیزون کو ہموار اور سیدہا کرتی ہین یہان مبالغہ ہی کہ صفون کو ایسا سیدہا اور
برابر کرتی کہ تیرون کو اونسی سیدہا کر سکین اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہہ ہونگی کہ گویا برابر کرتی اونکا ساتہہ
تیرون کی اور حاصل خیر حمایہ کا مظہر نی یہہ بیان کیا ہی کہ اختلاف ظاہر کا علامت ہے اختلاف باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگی اللہ اور رسول کی
حکم کی ظاہر مین تو یہہ پہنچا دیگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پہر سرایت کریگی یہہ طرف ظاہر تمہاری کی پس واقع ہوگی
درمیان تمہاری عداوت اسطرح کہ اعراض کریگا بعض تمہارا بعض سے ؛ ح ع ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ
مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ منہ اپنی کی پس فرمایا سیدہی کرو

اپنے صفون کو اور اکیس مین نزدیک کہڑے ہو پس تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو پیچہی پیٹہہ اپنی کی سی یعنی نماز کی حالت مین مکاشفہ سی مصلیونکا حال
معلوم کرتا ہون روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ بخاری اور مسلم کی یہہ ہے کہ پورا کرو صفون کو پس تحقیق مین دیکہتا ہون تمکو پیچہی پیٹہہ اپنی کی
سے **ف** پورا کرو صفون کو یعنی جب تلک نپہلے صف بہر لی دوسرے صف نہ قائم کرو ۞ ع ۞ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ
عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ** اور روایت ہی انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو صفون اپنی کو پس تحقیق
برابر کرنا صفون کا تمام کرنی نماز مین سے ہی، روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی لفظ من تمام الصلوۃ کا ہی **ف** یعنے
کلام اللہ مین جو آیا ہی اقیموا الصلوۃ یعنی پڑہو نماز ساتہہ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفونکا بہی اوسمین سے
ہے ۞ ع ۞ **وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي
الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہاتہہ اپنی ہماری مونڈہون پر نماز مین یعنی جسوقت ارادہ
کرتی نماز پڑہنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہو جاوینگے دل تمہاری چاہیی کہ متصل ہون میری تم مین سی صاحبان
بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین انکی کہا ابو مسعود نی پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
اور نہ اختلاف کرو یعنی بدن برابر رکہو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کی تعلق عجیب اور
تاثیر غریب ہے کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کے طرف دوسری کی یا نہین دیکہتا ہی تو کہ ٹہنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسطرح
باطن کے ظاہر مین آگی ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنے پہلی صف مین کہڑی ہون صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تا یاد
کرین کیفیت نماز کی اور احکام اوسکی اور پہنچاوین امت کو پہر دوسرے صف مین وہ کہ قریب ان کی ہین یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہین کہ اونکو
مراہق کہتی ہین پہر تیسرے صف مین کہ قریب اونکی ہین یعنی خنثی کہ علامت مرد اور زنی دونون کی رکہتی ہین اور بعد انکی صف عورتون کے
کہڑی رہی وہ نہین ذکر کی اس لیی کہ متعین ہین کہ بعد انکی وہی ہین اور پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سبب اس اختلاف اور فتنون
کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتی ۞ ح ع ۞ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ
اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ
الْاَسْوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ نزدیک ہون
میرے تم مین سی صاحب بلوغ کی اور عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکی تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنی بازارون کی سی یعنی مسجدون مین
شور مانند شور بازارونکی نکرو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تین بار فرمایا یعنی اس حدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفونکی
چار ہوئی پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ح ۞ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهِ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ
لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکہی حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں اپنے میں تاخیر پس فرمایا واسطے انکے کہ آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کرے تم سے جو تمہارے
دور کہ ہوں پیچھے تمہارے ہمیشہ رہے گی ایک قوم تاخیر کرتی یہاں تک کہ پیچھے ڈالیگا ان کو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنی سے روایت کی یہہ مسلم نے

ف یاروں میں تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہ جاتے ہیں انکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف میں کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا تاکہ
پیچھے متصل کھڑے رہو افعال میری دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کریں کہ تمہارے پیچھے کھڑے ہوں ایسی کہ صف پیچھے کی متابعت
اگلوں کی کرتی ہے یعنی افعال انکی دیکھتی ہیں اور اسیطرح وہ بھی کرتی ہیں لیکن یہہ متابعت باعتبار ظاہر کی ہے اور حقیقت میں سب تابع امام
کے ہیں ۱۲ع وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأنا حلقاً فقال
مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملئكة عند ربها فقلنا يا رسول
الله وكيف تصف الملئكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف
رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہیں حلقے حلقے
بنائی ہوئی پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تمکو جماعتیں الگ الگ یعنی یوں بیٹھنا چاہیے کہ علامت نااتفاقی کی ہے پھر نکلے
ہم پر یعنی اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہیں صف باندھتے تم یعنی نماز میں مانند صف فرشتوں کی نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی جبکہ بندگی
کے لیے کھڑے ہوتے ہیں پس کہا ہم نے اے رسول خدا کے اور کسطرح صف باندھتے ہیں فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے
ہیں پہلی صفوں کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں صف میں روایت کی یہہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اخرها و
شرها اولها رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردوں کی پہلی صف
اور بدترین صف مردوں کی پچھلی اور بہترین صف عورتوں کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتوں کی پہلی صف روایت کی یہہ مسلم نے

ف مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنی پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردوں کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب
ہوتی ہیں اور عورتوں سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتی ہیں اور عورتوں سے نزدیک اور عورتوں کی اول
بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردوں کے نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردوں سے دور رہتی ہیں پس مردوں کو اول صف
کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتوں کو پچھلی صف کی ۱۲ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق
فوالذي نفسي بيده اني لارى الشيطن يدخل من خلل الصف كأنها الحذف رواه ابو داود
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی یعنی آپس میں خوب بھڑ کر کھڑے رہو اور نزدیک
کرو درمیان صفوں کی یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہ ہو کہ ایک صف بیچ میں اور کھڑی ہو سکے اور برابر کرو گردنیں یعنی کوئی تم میں سے بلند جگہہ پر کھڑا ہو کسی پست
جگہہ پر کھڑے رہو تاکہ گردنیں برابر رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطان کو داخل
ہوتا ہے بیچ شگافوں صف کی گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا روایت کی یہہ ابو داود نے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر رواه ابو داود

اور روایت ہی انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اوسکو کہ نزدیک ہے اوسکی پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف مین روایت کیے ہیہ ابوداودنے وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ خَطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اون لوگونپر کہ قریب ہوتی ہین پہلی صفون کے اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کی اوس قدم سی کہ چلی اور ملاوی ساتھہ اوسکی صف کو یعنی اگر صف مین جگہہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کہڑا ہی روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** قریب ہوتی ہین پہلی صفون کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتھہ فضیلت دوسری صف کی پہر کہ بعد صف اول کی اوسکو بہی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد اوسکے ہین ذکر کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کی روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** لکہا ہی علماء نے کہڑی ہنا داہنی طرف امام کی اگرچہ دور ہو امام سی افضل ہی کہڑی ہوتی سی بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر بائین طرف خالی ہو نمازیون سی تو افضل ہی بائین طرف کہڑی رہنا واسطی رعایت دونون طرفون کی ۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی یعنی ہاتھہ یا زبان سی ہماری صفون کو جسوقت کہ کہڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چلتی تکبیر تحریمہ کہتی روایت کی یہہ ابوداودنی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی داہنی طرف اپنے سیدہے کہڑی رہو اور برابر رکہو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتی سیدہی کہڑی رہو اور برابر رکہو صفین اپنی روایت کی یہہ ابوداودنی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈہی اونکی نماز مین روایت کی یہہ ابوداودنی **ف** اسکی معنی علماء نے کتنی طرح پر لکہی ہین ایک تو یہہ کہ اگر صف مین کہڑا ہو اور حکم کری اوسکو کوئی مونڈہی پر ہاتھہ رکہکر برابر کہڑی ہونیکی لیی تو تکبر نکری اور کہنا مانی اوسکا اور دوسری یہہ کہ اگر کوئی چاہی کہ صف مین در آوی تو منع نکری اوسکو خصوصًا کہ جگہ خالی ہو اور صف بہرنی کی لیی آوی اور تیسری یہہ کہ نرم کرنا مونڈہونکا کنایہ ہی سکون اور خشوع و وقار سی یعنی نماز ساتہہ خاطر جمعی کی اور حضور دل اور وقار کی پڑہی ۶

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی جیسکہ دیکہتا ہون تمکو آگی اپنی سی یعنی

ساتھ شاہد و اور مکاشفہ کی روایت کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بہی یعنی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بہیجتی ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین پہلی صف پر یعنی اس بار بہی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور دوسری پر بہی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بہیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری پر بہی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈہوں اپنی کی یعنی برابر جگہہ مین کہڑی رہو ایک دوسری سی اونچا ہوکر نہ کہڑا رہی اور نرم ہو آگی ہاتہوں بہائیوں اپنی کی یعنی اگر کوئی مونڈہی پر ہاتہہ رکہکر صف مین برابر کرے کہنا مانو اور بند کرو صفا کی شگافوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی درمیان تمہاری مانند حذف کی یعنی چہوٹی بچی بہیڑ کی روایت کی یہہ احمد نی **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہی اسکو عطف تلقین کہتی ہین یعنی صف کی لیی تو فرمایا دوسری کی لیی بہی فرمائیی اور حضرت نی جو تہی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سی **ع ح** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈہوں کی اور بند کرو فرجوں کو اور نرم ہو بیچ ہاتہوں بہائیوں اپنی کی اور نہ چہوڑو تم فرجی شیطان کے اور جسنی کہ ملائی صف یعنی خالی جگہہ مین جا کہڑا رہا ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھ فضل اور رحمت اپنی کی اور جسنی توڑی صف توڑیگا اوسکو اللہ یعنی دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کیا نسائی نی اس حدیث مین سی قول انکا من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین من وصل کی ادہر کی عبارت نہین ہے **ف** نرم ہو بیچ ہاتون بہائیون اپنی کی یعنی ہاتو لیکے بلکر برابر کرین صف مین تو کہنا مان لو انکا **ع** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مین رکہو امام کو یعنی داہنی بائین طرف امام کی آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافوں کو روایت کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھی ہٹتی رہی گی پہلی صف سی یہان تک کہ پیچھی ڈالی رکہی گا اونکو اللہ

دوزخمیں روایت کی یہہ ابوداود نی ف حتی یؤخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا آخر الامر اونکو دوزخمیں یا کریگا اونکو پیچھے ہنی والا دوزخمیں
حاصل یہہ کہ سبقت کرنی چاہیئے پہلی جماعت کے طرف اسنی جو ایسی کو ایسی ثواب سے محروم رکھا پیچھے کر ڈالا اوسکی بدلی مین یہہ سزا پاوی گا
ع وعن وابصة بن معبد قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يصلي خلف الصف
وحده فأمره أن يعيد الصلوة رواه أحمد والترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث
حسن اور روایت ہی وابصہ بن معبد سے کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچھی صف کی
اکیلا پس حکم کیا اوسکو کہ پہر پڑہی نماز روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی ف پہلی صف میں
جگہہ خالی تہی اور پہر وہ شخص پیچھی کہڑا ہوا تہا اوسکو نماز پہیرنی کو فرمایا از راہ استحباب کی اسلیی کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک نماز
نہین ہوتی اکیلی پڑہنی والی کی پیچھی صف کی اور تینوں اماموں کی نزدیک نماز ہوجاتی ہی لیکن اکیلی پڑہنی چاہیی نہین کہ مکروہ ہی ۱۶ ع

باب الموقف باب بیچ بیان جگہہ کہڑی رہنی امام کی اور مقتدی کی الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد الله بن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي فقمت عن يساره فأخذ بيدي من وراء ظهره فعدلني كذلك من وراء ظهره إلى الشق الأيمن
متفق عليه روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا رات گذاری مینی بیچ گہر اپنی خالہ میمونہ کی پس کہڑی ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنی لگی یعنی تہجد کی پس کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہ میرا پیچھی پیٹھ اپنی سی پس پہیرا
مجکو اسطرح یعنی ہاتہ پکڑ کر پیچھی پیٹھ اپنی سی طرف پہلو داہنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اس
حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہہ جائز ہی نماز نفل جماعت سے اور دوسرے یہہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کی داہنی طرف کہڑا ہوا اور تیسرے یہہ
کہ جائز ہی تہوڑا سا عمل نماز مین اور چوتہا یہہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگی ہو امام کی اسلیی کہ آنحضرت نی ابن عباس کو پیچھی سی پہیرا اور پانچوین
یہہ کہ جائز ہی امامت بیچہی اوسکی کہ نیت کری امامت کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اکیلا تہا ازی امام کی پیچھی یا بائین طرف نماز پڑہی تو جائز ہی لیکن
برا ہی ع وعن جابر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فجئت حتى قمت عن يساره فأخذ بيدي
فأدارني حتى أقامني عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأخذ بيدينا جميعا فدفعنا حتى أقامنا خلفه رواه مسلم اور روایت ہی جابر
سے کہا کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑہین پس آیا مین یہان تک کہ کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتہ
میرا پہر پہیرا مجکو یہان تک کہ کہڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنی یعنی داہنا ہاتہ پکڑ کر پیٹہہ کی پیچھی سی کہینچکر داہنی طرف کہڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر
پس کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پکڑی حضرت نی دونو ہاتہ ہمارے اکہٹی یعنی اپنی داہنی ہاتہ سی بایان ہاتہ
ایک کا پکڑا اور بائین ہاتہ سی دایان ہاتہ دوسری کا پس ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کہڑا کیا ہمکو پیچھی اپنی روایت کی یہہ مسلم نی ف اس سی معلوم
ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کہڑا رہی اور اگر ایک سے زیادہ ہون تو پیچھی کہڑی رہین اور کہا قاضی نی کہ اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ
ہاتہ سی ایکبار حرکت کرنی یا دوبار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسیطرح زیادہ بہی اگر فرق سی ہو ع وعن أنس قال صليت
أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وأم سليم خلفنا رواه مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا نماز پڑہی مینی اور یتیم نی بیچ گہر اپنی کی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم پیچہی ہمارے روایت کی یہہ مسلم نی
ف ام سلیم ماں ہی انس کی ماں کا اور یتیم اونکی بہائی تہی بعضی کہتی ہیں نام اونکا ضمیرہ تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مردوں کی صف آگی ہو
عورتوں کی صف کی وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاُمِّهٖ اَوْخَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ
وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہیں سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ساتہہ انس کے اور ماں اونکی
یعنے ام سلیم کی یا کہا خالہ اونکی کہا انس نی پس کہڑا کیا مجکو داہنی اپنی اور کہڑا کیا عورت کو یعنی انکی ماں یا خالہ کو پیچہی ہمارے روایت کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ
ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہہ کہ وہ پہنچی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حالت میں کہ وہ رکوع میں تہے پس رکوع کیا پہلی اس سے کہ پہنچیں طرف صف
کے یعنی ہنوز صف میں نہ پہنچی تہی کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع میں شریک ہو گئی تا رکعت ہاتہہ سی نجادی پہر چلی طرف صف کی پس ذکر کیا
کیا یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا زیادہ کری تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پہر نکرنا اس طرح روایت کی یہہ بخاری نی ف
چلے طرف صف کی یعنی ساتہہ دو قدموں کی یا زیادہ غیر متوالیہ کی یعنی پی در پی قدم نرکہی بلکہ ٹہیر ٹہیر کر لیا ایک دو قدم چلنی میں نماز
پہر نی نہیں آئی لیکن اولی یہہ ہی کہ اس سے بہی احتراز کری اور لفظ لا تعد میں کئی قول آئی ہیں ایک تو ساتہہ زبر تا کی و پیش عین کی عود
سے یعنی اس طرح پہر نکرنا اور دوسرا ساتہہ سکون عین کی اور پیش دال کی عدو سی یعنی جلدی نکرنا چلنی میں طرف نماز کی بلکہ صبر کر یہاں
تک کہ صف میں پہنچی پہر شروع کر نماز اور تیسرا ساتہہ پیش تا کی اور زیر عین کی اعادہ سی یعنی نہ پہیر نماز جو پڑہ چکا ہی اور قول اول صحیح ہی
از راہ عقل و نقل کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ اکیلی کہڑی ہونا پیچہی صف کی باطل نہیں کرتا نماز کو اس لیی کہ حضرت نی نماز پہیرنی
کو نفرمایا لیکن کراہیت بلاشبہ ہی ۱۲ ع ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَ مِنَّا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہہ کہ آگی ہووی ہمارے
یعنے امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہہ ترمذی نی ف دو آدمیوں کا بہی یہی حکم ہی ایک امام ہو اور ایک مقتدی ۱۲ ع وَعَنْ عَمَّارٍ
اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ
فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ
مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عمار سی یہہ کہ وہ امام ہوی لوگوں کی شہر مدائن میں کہ قریب کوفی کی ہی اور کہڑی ہوئی چبوترہ پر نماز پڑہتی اور مقتدی
نیچی تہی اونسی پس آگی بڑہی حذیفہ یعنی صف سی پس پکڑی دونو ہاتہہ عمار کی یعنی اور کہینچا اونکو پیچہی تاکہ اوتر کر برابر مقتدیوں کی کہڑی ہوں پس
متابعت کی حذیفہ کی عمار نی یہاں تک کہ اوتارا اونکو حذیفہ نی چبوترہ سی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز اپنی سی کہا واسطی اونکی حذیفہ نی کیا
نہیں سنا تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کہڑا ہو اوس جگہہ کہ بلند ہو جگہہ مقتدیوں کی سی یا فرمایا

مانند اسکی پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا میں نے تمہارا جسوقت کہ پکڑی تمنے ہاتھہ میرے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کھڑی ہوئی چبوترے پر یعنے اکیلی کھڑی ہوئی پس اگر کھڑا ہووے امام ساتہہ بعضے مقتدیوں کی بلند جگہہ پر تو نہیں مکروہ اور اگر مقتدی اونچی پر ہوں اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہہ نہیں مکروہ اس لیے کہ نہیں مشابہت ہوتی ہے ساتہہ اہل کتاب کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہہ پر پس وہ منع ہے اونکی مشابہت سے اور یہہ ظاہر روایت میں ہے کہ مکروہ ہے اسلیے کہ اسمیں حقارت امام کی لازم آتی ہے اور بلندی کہ جسپر اکیلی کھڑی رہنا امام کو مکروہ ہے مقدار اوسکی کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ بقدر قد آدم کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر ہاتھہ کی ہو اور فتویٰ اسی پر ہے کذا فی شرح المنیۃ اور نماز پڑہتے ہے یعنی عمار نماز پڑہتے کھڑے رہے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا مانند اسکی یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت کی بعینہ یاد نہ تھے اس لیے یہہ کہا کہ یہی لفظ فرمائے تھے یا مانند انکی اور اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مسئلہ عمار جانتے تھے اور حضرت سے سنا تھا پس یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی حرکت کی جواب اسکا یہہ ہے کہ شاید عمار سے یہہ بھول گئی ہوں گے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا اونکو ۞ ع ۞ ح ۞ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْ... [illegible] ...هُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ ...جَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ

اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچہے گئے کس چیز سے یعنی کس لکڑی کا تہا منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تہا جہاؤ بیشہ کیسے بنایا تہا اوسکو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور رکہا گیا یعنی مسجد میں پس منہہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کی اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کی لیے اور کھڑے ہوئے لوگ پیچھے حضرت کی پس پڑہا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگوں نے پیچھے حضرت کی پہر اوٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پہر ہٹے پیچھلے پاؤں پس سجدہ کیا زمین پر پہر تشریف لے گئے منبر پر پہر پڑہا قرآن پہر رکوع کیا پہر اوٹہایا سر اپنا پہر ہٹے پچھلے پاؤں یہاں تک کے سجدہ کیا زمین پر یہہ لفظ بخاری کی ہیں اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے مانند اسکی اور کہا راوی نے بیچ آخر اوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئے حضرت متوجہ ہوئے لوگوں پر پس فرمایا اے لوگو نہیں کیا میں نے یہہ مگر تاکہ پیروی کرو میرے اور تاکہ جانو نماز میری **ف** جہاؤ بیشہ کیسے یعنی ایک جنگل تہا اوس سے پرے مدینہ سے وہاں درخت بہت سے تہے وہاں کی جہاؤ کا منبر بنا تہا اور فلانی کا نام یا قوم رومی تہا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکہا ہے مظہر نے کہ اوس منبر کی تین زینہ تہے پاس پاس پس اوترنا اوسپر سے آسان ہوتا تہا ساتہہ ایک یا دو قدم کی پس فعل کثیر نہیں لازم آتا تہا کہ اوس سے نماز باطل ہوتی اور اسمیں دلالت ہے اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والے دیکہکر سیکہیں تو جائز ہے اوسے اونچی جگہہ پر کھڑے ہونا اور یہہ لفظ بخاری کی ہیں اشارہ کیا مولف نے ساتہہ اس عبارت کی اور عبارت بالعکس اسپر کہ یہہ حدیث پہلی فصل میں لانی چاہیے تہی لیکن یہاں جو ذکر کی واسطے ابعاد کی صاحب مصابیح کی کہ ذکر کیا اونہوں نے اسکو حسان میں ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ

سے کرکہنا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنی کی اور لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف**
حضرت نے رمضان شریف مین اعتکاف کی لیے بوریہ کا حجرہ بنا لیا تہا اوسمین چند شب نماز تراویح کی پڑہی اور لوگون نے اقتدا کیا ۱۲ ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰی بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف باندہی مردون کی اور کہڑا کیا پیچہی اونکی لڑکونکو پہر نماز پڑہائی اونکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پہر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سی ہے نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہی ابو مالک سے نہین گمان کرتا مین ابو مالک کو مگر کہا امت میری کی یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سی کہ فرمایا اسطرح سی ہے نماز امت میری کی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** معنی یہہ ہین کہ لائق ہی اونکو یہہ کہ نماز پڑہین اسطرح اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑہی اس طرح نہین ہے حضرت کی امت تابعدار مین سی ۱۲ ع وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ جَبْذَةً فَنَحَّانِیْ وَقَامَ مَقَامِیْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِیْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ یَا فَتٰی لَا یَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا اَنْ نَّلِیَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَیْهِمْ اٰسٰی وَلٰكِنْ اٰسٰی عَلٰی مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ یَا اَبَا یَعْقُوْبَ مَا تَعْنِیْ بِاَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا اوسوقت کہ مین بیچ مسجد کی تہا پہلی صف مین پس کہینچا مجکو ایک شخص نے پیچہی میری سی کہینچا پہر ایک طرف کیا مجکو اور کہڑا ہوا میری جگہہ پس قسم ہی اللہ کی نہین سمجہا مین نماز اپنی کو یعنی نہ جانا مینی کہ کسطرح پڑہتا ہون اور کتنی رکعتین پڑہین مین بسبب غصے کی کہ آیا مجکو کہینچنے سی مکان افضل سی باوجود پہلی کہڑی ہونی میری کی وہان پس جبکہ پہرا وہ شخص کہینچنی والا نماز سی اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تہے پس کہا اونہون نے ای جوان نہ غم ڈالی تجکو اللہ یعنی بسبب اوس چیز کی کہ کی مینی ساتہہ تیری تحقیق یہہ وصیت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم اونکی یعنی پس اوسی طرح لگے اونکی اماموں کی ساتہہ کہڑی ہوتی ہین پہر سامنی ہوی قبلہ کی پس کہا ہلاک ہوئی سردار قسم ہی پروردگار کعبہ کے تین بار کہا یہہ پہر کہا قسم ہے اللہ کی نہین سردارون پر غم کرتا مین ولیکن غم کرتا ہون مین اون شخصون پر کہ گمراہ کرتی ہین سردار اونکو یعنی رعایا کہ متابعت کرتی ہین سردارون کی کہتا ہی قیس بن عباد کہ کہا مینی ابی بن کعب کو ای ابا یعقوب کیا مراد رکہتی ہو تم ساتہہ اہل عقد کی کہا کہ امرا روایت کی یہہ نسائی نے **ف** یہہ کہ نزدیک کہڑی ہووین ہم یہہ اشارہ ہی اس حدیث پر لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کہڑی ہووین میری تم مین سی صاحب بلوغ اور عقل کی پس قیس کو ایسا نہ پایا اس لیی اونکو وہانسی ہٹا دیا اور ہلاک ہوی اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگون کی کامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حق کی رعایت صفوف کی نماز مین اور کہڑی ہونا اوسمین اونہین کے ہاتہہ مین ہے شاید کہ یہہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنی زمانہ کی امیرون پر انتظام جماعت کا اچہی طرح نہین کرتی تہی لیکن موت اونکی بیچ خلافت حضرت عثمان رض کی ہوئی تہی پس شاید شکایت بعضی حاکمون اونکی کی ہو واللہ اعلم ۱۲ ع ح

باب الامامة

باب ہے بیچ بیان امامت کی یعنی اولی امامت کی لیی کون ہی **الفصل الاول** فصل پہلے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً
فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ
الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا يَؤُمَّنَّ
الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي اَهْلِهٖ روایت ہی ابی مسعود رضؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ہو قوم کا جو زیادہ
اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکی عالم ہو ساتھہ احکام اور ارکان نماز کی اگرچہ تفصیل سی مسائل نجانتا ہو پس اگر ہون پڑھنی مین
برابر پس امامت کری زیادہ جاننی والا اونکا سنت کو یعنی احکام نماز او مسائل اوسکو بعد اسکی کہ خوب پڑھ سکے قراءۃ مسنونہ پس اگر ہون سنت کی جاننی
مین اور قراءۃ مین برابر پس امامت کری وہ کہ پہلا ہو اونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلی ہجرۃ کر کر مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قراءۃ اور ہجرت مین برابر پس
امامت کری بڑا اونکا عمر مین اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکی اور نہ بیٹھی بیچ گہر اوسکیکی مسند اوسکی پر مگر ساتھہ حکم اوسکی کے
روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ گہر اوسکی کی یعنی اگرچہ یہہ افضل ہو اوس سے مگر ساتھہ اذن اوسکی
ف کہا طیبی نی کہ مراد سنت سی حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تہا وہ بڑا فقیہ ہوتا تہا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف
کا اسی حدیث پر ہی کہ اونکی نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہہ ہے کہ بہت علم والا اور
فقیہ مقدم ہی بڑی قاری پر اس لیی کہ احتیاج قراءۃ کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرأ پر اونکا
جواب وہ یہہ دیتی ہین کہ اوس زمانہ مین اقرأ اعلم تہی اسلیی کہ وہ سیکہتی تہی قرآن ساتہہ احکام کی اسی سبب سے مقدم کیا ہی اقرأ کو حدیثون مین اور ہمارے
زمانی مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنی اعلم کو اور بڑی دلیل ہمارے یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرض موت مین حضرت ابوبکر سی نماز پڑہوائی
کہ وہ اعلم تہی باوجودیکہ قاری اونسی زیادہ موجود تہی اور کہا ابن ملک نے کہ ہجرۃ منقطع ہی آجکی دن پس معتبر اوسکی جای ہجرۃ معنوی ہی
یعنی ہجرۃ معاصی سی اسی لیی فقہا نی بعد مساوات کی علم اور قراءت مین پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین اتنی ہی مراتب مذکور ہوئی
لیکن علما نی لکہا ہی کہ اگر سن مین بہی برابر ہون پس امامت کری خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر ہون اچھی چہرہ والا اونمین سے امامت کری
پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف تر نسب کا امامت کری پہر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپسمین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکر الشیخ
ابن الہمام اور نہ امامت کری کوئی کسیکی بیچ جگہہ حکومت اوسکیکی اور نہ اوس جگہہ مین کہ وہ مالک ہو اوسکا جیسیکہ دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ
پس پہل نکری امامت مین حاکم پر یا اوسکی نائب پر کہ ولایت مین ہی مثل امام اور خلفا اور حاکمون اوسکی کی خصوصا عیدون اور جمعون مین اور پہل
نکری امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتہہ اذن انکیکی اسلیی کہ یہہ باعث ہوتا ہی پست کرنی مرسلطنت کا اور اسکی بغض اور ترک ملاقات اور ظہور
خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطی دفع ان چیزون کی منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف وفضل کی حجاج کی
پیچھی نماز پڑہتی تہی کہ نبی عمیہ ظالم اور فاسق تہا ؛ ع ش ح ؛ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَأُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اونکا ایک شخص کا اور بہت حقدار ہی اونکا ساتہہ امامت کے
اچھا پڑھتا ہو اونکا روایت کی یہہ مسلم نی ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی اس سے کم وزیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی
مقتدی اور کہا طیبی نی کہ اکثر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوئی بڑی عمر مین پس سیکہتی تہی علم دین پہلی پڑہتی قرآن کی او–

جو کہ بیچ اونکی ہوئی سیکہتی تہی قرآن چہوٹی عمر مین پہلی سیکہتی علم دین کی پس نہین تہا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تہا انتہی پس عبارت فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتہہ امر صلوۃ کی پس بڑا علم رکہنی والا معاملات کا نہین ہے اولی ساتہہ امامت کی اچہی قاری سی ع ؛ وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچہی باب فضیلت اذان کی ہی یعنی مصابیح مین یہان مذکور تہی اور ہمنی وہان ذکر کی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ اذان دین تمہاری لیی اچہی تمہاری اور امامت کرین تم مین سی جو خوب پڑہی ہون تم مین سی روایت کی یہہ ابو داود نی ف محافظت اوقات نماز و روزی کی موذن کی ہاتہہ ہوتی ہی اور اذان بلند جگہہ پر کہتا ہی لوگون کی گہر پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز و روزیکی بہی کریگا اور نظر نامحرم سی بہی بچاوی گا ؛ ع ؛ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تہا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیی طرف مسجد ہماری کی حدیث کرتا یعنی حدیث حضرت کی بیان کرتا اور راوی بیان کرتا پس آیا وقت نماز کا ایکدن کہا ابو عطیہ نی پس کہا ہمنی واسطی مالک کے آگی ہو اور نماز پڑہا کہا مالک نی واسطی ہماری آگی کرو کسی شخص کو اپنی مین سی کہ نماز پڑہاوی تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑہاتا مین تمکو سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی جو شخص کہ ملاقات کری کسی قوم کی پس نہ امامت کری ونکی اور چاہیی کہ امامت کری ونکی کوئی شخص انہین مین سی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی مگر کہ نسائی نی اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی اوسنی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من زار آخر تک اور قصہ مالک کی آنیکا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سی نہین ذکر کیا اور مالک نی باوجود اذن کی انکار کیا امامت سی واسطی عمل کرنی کی ظاہر حدیث پر ع ؛ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن ام مکتوم کو امامت کرین لوگونکی اور تہی وہ اندہی روایت کی یہہ ابو داود نی ف اس حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی امامت اندہی کی بلا کراہت اور روایتین فقیہ بہی ہمارے مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندہا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر وہ علم خوب رکہتا ہو پس وہ اولی ہی کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب الاشباہ والنظائر مین ح ؛ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز اونکی کانون اونکی سی یعنی قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بہاگا ہو مالک اپنی سی یہان تک کہ پہر آوی یعنی طرف مالک اپنی کی اور دوسری وہ عورت کہ رات کذاری ہو

حالت مین کہ خاوند اوسکا ہوا وس سی خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ کہتی ہون روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** غلام کی حکم مین داخل ہی لونڈی بھی یعنی اگر وہ بھاگ گی اوسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کی حقمین جو فرمایا یہہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکیکی یا بی ادبی اوسکیکی یا کم اطاعت کرنی اوسکیکی اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورۃ پر نہین ہے گناہ بلکہ خاوند گنہگار ہوگا اور امام کی حق مین ابن ملک نے کہا ہی کہ یہہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اوس سے ناراض ہون بسبب بدعت اوسکیکی یا فسق اوسکیکی یا جہل اوسکی کی اور اگر آپسمین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کی پس نہین ہی اوسکی لیے یہہ حکم بلکہ اوس سی ناحق ناراض ہونگی تو وہی گناہ گار رہونگی اور مراد امام سی عام ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز انکی یعنی ثواب نہین پاتی نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوی نماز کو پیچھی اور معنی پیچھی کی یہہ ہین کہ آوی نماز کو بعد جاتی رہنی وقت اوسکی یعنی وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھی آزاد کو روایت کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی غلام کو آزاد کرکے بجبر خدمت لینی لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنیکو اوس سے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکونکا سا اوسپر کرنی لگا یا بردہ مول لیا اور شرع اسکی نہوئی جیسی اسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتی ہین اور پھر اوسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ فقہانی لکھا ہی کہ اگر جماعت مسلمانون کی دار الاسلام سی دار الحرب مین جاکر بقہر وغلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چھوٹی خواہ بڑی بندی کرکر دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کیکو اسیطرح غلبہ کرکر لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنیوالی خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کی ہوتی ہین بیچنا اور ہبہ کرنا اور ہبہ وصحبت کرنی بغیر نکاح کی اور سب تصرف مالکانہ ساتھہ انکی جائز ہین اور لونڈیکی اولاد بھی اونہین کا سا حکم رکھتی ہی بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہون انسی پیدا ہونگی تو آزاد ہین پس سوا ان اقسام کی جو قسمین بردی کی لکھکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہی اور بعضی کو لکہا ہی کہ شرعی بردہ نہین ہوتی لیکن صحیح یہہ ہے کہ سوای دونون قسمون مذکورین کی شرعی بردی نہین ہوتی پس ای بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہی اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوی ورنہ یہہ نکری کی جسپر نام لونڈی کا رکھیگا آدمی اگرچہ شرعی لونڈی نہو وی اندھا دھند مثل جانورون کی اوس سے صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اسیطرح اور تصرفات مالکانہ بھی نکری اوسکی ساتھہ حرمولانا ❊ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلامہ بیٹی حرکیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتون قیامت کی سی ہی یہہ کہ دفع کرینگی اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوینگی امام کو کہ نماز پڑہاوی انکو روایت کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ کنایہ ہی ظہور جہل اور فسق سے آخر زمانہ مین کہ ایسی جاہل ورنا اہل پیدا ہونگی کہ کوئی لائق امامت کی نہین ہوتی کا ہر کوئی اپنی نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی آپس مین ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑہا مین لائق امامت کی نہین وہ کہیگا تو پڑہا مین لائق اسکی نہین پس اگر اپنی سی افضل کو امام کری اور اپنی سی امامت

دفع کری اسلیی وہ اسمین خلل نہین کیونکہ دوسرا اسکو افضل جانکر دفع کرتا ہی ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد واجب ہی تمپر ہمراہ ہر سردار کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھی ہر مسلمان کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** جہاد واجب ہے یعنی فرض عین ہی بعضی صورتمین اور فرض کفایہ ہی بعضی صورتمین اور امامت فاسق کی جائز ہی اگر فسق اوسکا حد کفر کو نہ پہنچی لیکن مکروہ ہی اور نیک بخت کی ہوتی ہوئی فاسق کو امامت نکرنی چاہیی اور نماز جنازہ پر واجب ہے یعنی فرض کفایہ ہی ع ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ کُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰی اِلَیْهِ کَذَا فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْکَلَامَ فَکَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اتْرُکُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا وَصَلٰوةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّیْ لِمَا کُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّکْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ کُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عمرو بن سلمہ سی کہا تہی ہم رہتی کنارے ایک پانیکی کہ تہا وہ گذرگاہ لوگونکا گذرتی ہمپر قافلی پوچھتی ہم کیا ہی واسطی لوگون کی کیا ہی واسطی لوگونکی یعنی دین اسلام کیا نکلا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی لوگ دعوی کرتا ہی وہ یہہ کہ اللہ نی بہیجا ہی اسکو وحی کی ہی طرف اوسکی وحی کی ہی طرف اوسکی اسطرح یعنی قرآن عظیم کہ پڑہتی تہی اوسکو قافلی والی پس تہا مین یاد کرتا تہا اوس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑہتی تہی اور حضرت کی اوصاف کو کہ بیان کرتی پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میری سینہ مین یعنی خوب یاد رہتا اور تہی عرب یعنی سوای حضرت کی قوم کی اکثر عرب انتظار کرتی بیچ اسلام اپنی کی فتح ہونی مکی کا یعنی کہتی تہی کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم مسلمان ہوجاینگی پس کہتی چہوڑ دو اوسکو ساتہہ قوم اوسکی کہ قریش ہین پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچی ہین یعنی اسلیی کہ باوجود اس ضعف کی غلبہ اونپر بغیر معجزہ کی متصور نہین پس جبکہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نی ساتہہ اسلام اپنی کی اور پہل کی اسلام لانیمین باپ میری نی قوم میری پر پس جبکہ سفر سی پہر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سی آیا ہون مین تمہاری پاس سی ہے اللہ کی نزدیک نبی برحق کیسی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نی پڑہو نماز ایسی فلانی وقت مین اور نماز ایسی فلانی وقت مین یعنی کیفیت نماز ذکی اور اوقات اونکی بیان فرمائی پس جبکہ آوی وقت نماز کا پس چاہیی کہ اذان دی ایک تمہارا اور امام ہو تم مین سی زیادہ جاننی والا تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نی یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنی امام کی پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننی والا قرآنکو مجہسی اس لیی کہ تہا مین سیکہتا قرآن قافلہ والون

سے پس امام کیا انہوں نے مجکو آگی اپنی اور میں تہا چہہ برس کا یا سات برس کا اور تہی مجپر ایک چادر تہا میں جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میری بدنسی یعنی اور کہل جاتی چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم میں سے کیا نہیں ڈہانکتی تم ہم سے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میری لیے کرتا پس خوش ہوا میں ساتہہ کسی چیز کی مانند خوشی اپنی کی ساتہہ اوس کرتے کی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سب سلمہ ساتہہ زبر لام کی ہین مگر یہہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتہہ زیر لام کی ہے اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ عمرو بن سلمہ بہی اپنے باپ کے ساتہہ حضرت پاس حاضر ہوا تہا یا نہیں اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اوسکی کی کہ صحابی ہے یا نہیں ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہیں گیا اپنے باپ کے ساتہہ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکی کی اور اون سے بیچ امامت لڑکی کی جمعہ میں دو قول ہین یعنی جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہیں جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علماء حنفیہ نے نفل میں پس جائز کہی ہی مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل اونکا ہی اور مصر میں اور شام میں بہی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اوسکو غیر اونکی نے اور اسی پر عمل ہی علماء ما ورا النہر کا انتہی کہا زیلعی نے شرح کنز میں کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہی ساتہہ قول عمرو بن سلمہ کی فقد مولی آخر تک اور ہماری نزدیک نہیں جائز ہی بسبب قول ابن مسعود کی کہ نہ امامت کری وہ لڑکا کہ نہیں واجب ہوئی اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہی کہ نہ امامت کری لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ لڑکا نفل پڑہتا ہی پس نہیں جائز ہی کہ اقتدا کری اوسکا فرض پڑہنیوالا اور امامت عمرو کی نہیں تہی ساتہہ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ لوگوں نے اپنی اجتہاد سے اوسکو امام کیا تہا اسلیے اوسنے قرآن سیکہا تہا قافلہ سے اور عجب ہے شافعیہ سے کہ نہیں پکڑتی ہین دلیل ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور اور بڑے بڑے صحابی رض کی قول کو اور دلیل پکڑتی ہین لڑکی کی فعل کو ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جب آئی مہاجرین پہلی مدینہ میں تہے امام اونکی سالم مولی ابی حذیفہ کی اور اونمیں تہی حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کی قاری تہی نہایت بزرگ اور صحابی تہی قاریوں میں گنی جاتی تہی چنانچہ حضرت نے حکم فرمایا تہا کہ لو قرآن کو چار سے اونمیں ایک اونکو بہی گنا اور وجہ اونکی امام ہونیکی باوجود موجود ہونی ایسی صحابہ کبار کی یہہ تہی کہ یہہ قاری خوب تہے یا کچہہ اور مصلحت ہو ح ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہیں بلند ہوتی واسطی اونکی نماز اونکی اوپر سر اونکے ایک بالشت بہر یعنی قبول نہیں ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہوں یعنی امور دینی میں اور دوسری وہ عورت کہ رات گذاری اور خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنی حق اوسکی کی اور تیسری وہ کہ دو بہائی ہوں آپسمیں ناخوش روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ہوں آپسمیں ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ح

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

باب ہے اوس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنی رعایت کرنے مقتدیوں کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس سی کہا نہین نماز پڑہی مین نی پیچہی کسی امام کی کبہی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور تحقیق تہی حضرت البتہ سنتی رونا لڑکیکا پس ہلکی کرتی نماز ڈر اسکیسی کہ تشویش مین پڑی ما اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی اول جملہ اس حدیث کی یہہ ہین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تہی باوجود تمام وکمال کی اور مراد سبک سے یہہ ہی کہ قراءۃ اور تسبیحات حد سی زیادہ نہ پڑہتی تہی اور قراءۃ مین مد وشد بی محل نہ کرتی بلکہ قراءۃ اونکی بی تکلف ترتیل کی ساتہہ ہوتی تہی اور خاصیت تہی حضرت کی قراءۃ مین کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قراءۃ سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ نہین لائق ہی امام کو یہہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرۃ دلانی کا ہی لوگونکو اور یہہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتہہ زیادتی کی تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کری اور یہہ بہی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کری قدر اقل سنت سی قراءۃ مین اور تسبیح مین واسطی ملال دلکیکی اور معنی اخیر جملہ کی یہہ ہین کہ تشویش مین پڑے ماں اوسکی اور جاتا ہی ذوق اور حضور نماز کا بسبب رونی بچی کی کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کیتا ہو نماز مین شریک ہونی کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اوسکو یہہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوی رکعت اور بعضون نی مکروہ کہا ہی اوسکو اور کہا کہ خوف رکہتا ہون مین یہہ کہ ہووی یہہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب اپنا یہہ ہے کہ امام اگر طویل کری رکوع کو واسطی شریک ہونی آنیوالی کی نہ واسطی نزدیک ڈہونڈنی اللہ تعالی کی ساتہہ رکوع کی تو یہہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سے بڑی گناہ کا ولیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکے اس لیے کہ نہین نیت کے ہے اوسنی ساتہہ اسکی عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنیوالی کو تو نہین مضائقہ یہہ کہ طویل کری رکوع کو اور صحیح یہہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہی اور جو طویل کری رکوع کو واسطی قرب اللہ تعالی کی اور نہ خلجان ہو اوسکی دل مین کسی چیز کا سوائے قرب اللہ تعالی کی پس نہین مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہے کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب کہا گیا ہی مسئلۃ الریا پس احتیاط اوسمین اولی ہی کذا فی شرح المنیہ ح ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنی نماز کا پہر سنتا ہون رونا لڑکیکا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی بسبب اوس چیز کی کہ جانتا ہون مین شدۃ فکر ماں اوسکی سبب رونی لڑکی کی روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہاوی ایک تمہارا لوگونکو پس چاہیے کہ ہلکی کری نماز اس لیے کہ اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا واسطی اپنی یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کری جسقدر چاہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اکیلا طویل کری جسقدر چاہی اور اسیطرح جب لوگ حضور قلب رکہنی والی ہون کہ دراز کرنے سی گہبراتی نہ ہون اور ہو اونمین کوئی ذکر کیے گیو نمین سی تو بہی جسقدر چاہی دراز کری ع وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَةٍ

اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نی یہہ کہ ایک شخص نی کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق مین پیچہی رہ جاتا ہون نماز صبح کی سی سبب فلانی شخص کے کہ لنبی پڑہاتا ہے نماز ہمکو پس نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنی کی کہ سخت غصہ مین ہون زیادہ اوسدن سی پہر فرمایا تحقیق تم مین سے بعضے نفرت دلانی والی ہین یعنی لوگونکو جماعت سی بسبب طویل کرنی نماز کی پس جو تم مین سی نماز پڑہاوی لوگونکو پس چاہیی کہ ہلکی پڑہی اسواسطی کہ اونمین ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتا ہی روایت کے یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہاوینگی امام واسطی تمہاری پس اگر اچہی طرح نماز پڑہائی پس واسطی فائدی تمہاری کی ہے یعنے اور اونکی لیی بہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑہائی پس تمہاری لیی ثواب ہے اور اوپر وبال ہی روایت کی یہہ بخاری نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی **ف** تمہاری لیی ثواب ہے اسلیی کہ تمنی اچہی طرح پڑہی اور نیت جماعت کی کی اور اوپر وبال ہی سبب تقصیر کے یہہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بری حاکم جب پیدا ہونگی اور امامت کرینگی اور اوسکی اداکرنی مین رعایت احکام و آداب کے نہین کرینگی پس اوسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بہی اچہی طرح پڑہینگی دونونکو مفید ہی و الا تمہین اوس سی ضرر نہین وبال اونہین پر ہوگا ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تہی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑہ ہوا اونکو نماز روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نی کہ کہا مینی اے رسول خدا کی تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹہایا مجکو آگی اپنی پہر رکہا ہاتہہ اپنا بیچ سینی میری کی درمیان دونو چہاتیون میری کی پہر کہا پیٹہہ پہیر پہر رکہا ہاتہہ پیٹہہ میری پر درمیان دونون مونڈہون میری کی پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیی کہ ہلکی پڑہاوی نماز اسلیی کہ اونمین بوڑہا بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور تحقیق اونمین ضعیف بہی ہوتا ہی اور تحقیق بعضے اونمین حاجت والا بہی ہوتا ہی پس جب نماز پڑہی ایک تمہارا اکیلا پس چاہیی کہ نماز پڑہی جس طرح چاہی **ف** پاتا ہون نفس اپنی مین ایک چیز یعنی عاجزی اوای حقوق امامت کی سے یا کچہہ اور وسوسی یا وقت امامت کی عجب کبر پاتا ہون اوسکی دفع کی لیی حضرت نی ہاتہہ پہیرا اور دست مبارک کی برکت سی وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جسطرح چاہی پڑہی لیکن دراز پڑہنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموںکا حال برخلاف اسکی ہی

حمد پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطی تیری ہی تعریف روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر یہہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین **ف** پس کہو آمین اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امام الحمد پڑہی اور مقتدی سنیں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا جیسیکہ مذہب امام اعظم کا ہی ؛ع ؛ح؛ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گہوڑی پر پس گرائی گئی اوس سے پس چہل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چہلی کہ قوت کہڑی ہونیکی نماز مین نہ رہی پہر نماز پڑہی ایک نماز نمازونمین سے یعنی فرض اور تہی بیٹہی پس نماز پڑہی ہمنے پیچہی اونکی بیٹہی ہوئی پس جب فارغ ہوئی نماز سے فرمایا سوای اسکی نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تاکہ اقتدا کیا جاوی اوسکا پس جب نماز پڑہی کہڑی ہوکر پس تم بہی نماز پڑہو کہڑی ہوکر اور جب رکوع کری پس رکوع کرو اور جب اوٹہی رکوع سے پس اوٹہو اور جب کہی سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہی امام بیٹہ کر پس نماز پڑہو بیٹہہ کر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمانا رسول خدا کا جسوقت کہ نماز پڑہی بیٹہ کر پس پڑہو نماز بیٹہہ کر یہہ تہا حضرت کی پہلی مرض مین پہر نماز پڑہی پیچہی اسکی یعنی مرض الموت مین ایکدن پہلی انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہہ کر اور نماز پڑہی لوگون نے پیچہی اونکی کہڑی ہوکر نہین حکم کیا اونکو ساتہ بیٹہنی کی اور سوای اسکی نہین کہ عمل کیا جاتا ہی ساتہہ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جو آخر ہو یعنی پچہلا فعل ناسخ ہوتا ہی پہلی فعل کا یہہ لفظ بخاری کی ہین اور اتفاق کیا ہی مسلم نے ساتہہ بخاری کی لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کی پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کری پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو مذکور ہوا یہہ شیخ ہی بخاری کا مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہی کہ امام اگر بسبب عذر کی بیٹہہ کر پڑہی تو مقتدی کہڑی ہوکر پڑہیں اونکو بیٹہی پڑہنا درست نہین ؛ع ؛؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِی رِوَایَةٍ لَهُمَا یُسْمِعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی بلال خبر دار کرنی انکو ساتھہ نماز کی پس فرمایا حکم کرو ابوبکر کو یہہ کہ نماز پڑہا دی لوگونکو پس نماز پڑہائی ابوبکر صدیق نی ان دنونمین یعنی سترہ نمازین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی بیچ طبیعت اپنی کی کچہہ تخفیف پس کہڑی ہوئی چلائی جاتی تہی دو شخصون کی کندہونپر پاتہہ ٹیکی ہوئی اور پاؤن حضرت کی گہسٹتی تہی زمین مین یعنی بسبب ناطاقتی کی یہان تک کہ داخل ہوئی مسجد مین پس جب سنے ابوبکر نی آہٹ حضرت کی آنیکی شروع کیا ہٹنا یعنی تا کہ حضرت انکی جگہہ کہڑی ہو وین پس اشارت کی طرف ابوبکر رض کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نہ ہٹین پس آئی حضرت یہان تک کہ بیٹہی بائین طرف ابوبکر صدیق کی پس تہے ابوبکر نماز پڑہتی کہڑی ہوئی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی بسبب ناطاقتی کی اقتدا کرتی ابوبکر رض ساتہہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ اقتدا کرتی تہی ساتہہ نماز ابوبکر کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت ان دونون کی یہہ ہے کہ سناتی تہی ابوبکر لوگونکو تکبیر **ف** حکم کرو ابوبکر کو آخر تک شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر رض افضل ہین لوگونمین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی انکی ہین ساتہہ خلافت حضرت کی جیسا کہ کہا صحابہ نی کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابوبکر کو واسطی دین ہمارے کی پس کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطی دنیا اپنی کی اور مراد دو شخصونسی حضرت علی اور عباس ہین اور اقتدا کرتی تہی ابوبکر آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تہی ابوبکر بہی اوسیطرح کرتی تہے اور جو فعل ابوبکر کرتی تہی اونکو دیکہکر اور لوگ بہی ویسیطرح کرتی تہی اسلیئی کہ حضرت بیٹہی تہی اور ابوبکر اونکی پہلو مین کہڑی تہی پس معنی اقتدا کی یہہ ہین نہ یہہ کہ ابوبکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اونکی اسلیئی کہ اقتدا کرنا ساتہہ مقتدی کی نہین جائز ہی بلکہ امام حضرت تہی اور ابوبکر اور لوگ اقتدا اونکا کرتی تہی اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابوبکر کی نماز پڑہا نیمین امام ہو گئی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سی تہا یعنی اور کو اس طرح درست نہین ہے لیکن امام شافعی نی اسمین خلاف کیا ہے اور اسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہی مرقاۃ مین مذکور ہی جو چاہی سو دیکہہ لی اور بعضونے کہا ہی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرت ابوبکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابوبکر نی نماز نہ شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ علم اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز پڑہی کہڑا ہوا پیچہی بیٹہی ہوئی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی موذنونکو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنی تکبیرین انتقالات کی پکار کر کہین اسلیئی کہ جو دور ہون امام سی وہ بہی سنین ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہی سر اپنا پہلی امام سی یہہ کہ بدل ڈالی اللہ تعالی سر اوسکا سر گدہی کا سا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے کر دی اوسکو اللہ کم فہم مانند گدہی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی سبب جہل اونکی پس ہوگا یہہ مسخ معنوی مجازاً اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیئی کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب اشراط الساعۃ کی کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہی اوسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا اس سی کہ کر دی اللہ صورۃ اوسکی گدہی کی سی اور کہا خطابی نی جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نی کہ یہہ مسخ خاص ہے اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ انہون نے سفر کیا طرف دمشق کی واسطی طلب حدیث کی ایک شیخ سی کہ مشہور تہا اوسمین پس پڑہا اوس سے سب کچہہ لیکن وہ شیخ ڈالی رکہتا تہا درمیان

اپنی اور درمیان اوسکی پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تہا منہ اوسکا پس جب وہ بہت لازمت مین تہا اوسکی اور دیکہی اوسنی حرص اوسکی حدیث پر کہولا
واسطی اوسکی پردہ پس دیکہا منہ اوسکا گدہی کا سا پہر کہا اوس شخص نی بچ ای بیٹی میرا اس سے کہ سبقت کری تو امام سی جبکہ سنی مینی یہہ حدیث بعید
جانا مینی وقوع اوسکا پس سبقت کی مینی امام سی پس ہوگیا منہ میرا جیسا کہ دیکہتا ہی تو اوسی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین کہ
ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی یا یہہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین ؛ ع ؛ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی حضرت

علی رض اور معاذ بن جبل رض سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو
پس چاہیی کہ کری جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے اقتدا کری امام کا اوسکی فعال مین اور
تقدیم اور تاخیر اوس پر نکری اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہے کہ موافقت کری امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسمین ہے قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر
اوسکی مین یعنی پس انتظار نکری رجوع کرنی امام کا طرف قیام کی جیسا کہ کرتی ہین عوام اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہی اوسپر
اہل علم کا اور نووی نی کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی پس تہا ترمذی کہ ارادہ کرتا تہا تقویت حدیث کا ساتہہ عمل اہل علم کی جیسا کہ کہا شیخ محی الدین
ابن عربی نی یہہ کہ پہنچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی اور جسکی لیی پڑہا جاوی
یہہ اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا مین پڑہتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیی گئی کی بغیر اسکی کہ نیت کرون مین واسطی کسیکی بالخصوص
پس حاضر ہوا مین ایک کہانی پر ساتہہ یارون کی اونمین ایک جوان تہا مشہور ساتہہ کشف کی پس تہا کہاتا وہ کہاتی مین رونی لگا پس پوچہا
مینی اوس سے سبب اوسکا پس کہا دیکہتا ہون مین مان اپنی کو عذاب مین پس بخشا مینی اپنی دلمین ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ
اور کہا دیکہتا ہون مین اوسکو جنت مین کہا شیخ نی پس پہچانی مینی صحت اس حدیث کی ساتہہ صحت کشف اوسکی کی اور صحت کشف اوسکی کی ساتہہ صحت حدیث کے **وَعَنْ**

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کی اور ہم سجدہ کیی ہون پس سجدہ کرو
اور نہ حساب مین لاؤ اوسکو کچہہ اور جسنی پایا رکوع ساتہہ امام کی پس تحقیق پائی اوسنی رکعت نماز کی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی
سجدہ مین امام کی ساتہہ ملو تو اوسکو اوس رکعت سی کہ جسمین شریک ہوئی ہو نگنو کچہہ یعنی جیسی رکوع مین شریک ہونیسی وہ رکعت ساتہہ لگ جاتی ہی
ویسی سجدہ مین شریک ہونی سی رکعت ساتہہ نہین لگتی اور اوسکی مابعد کی عبارت کی علماء نی دو معنی کہی ہین ایک تو یہہ کہ رکعت سی مراد رکوع ہی
اور صلوۃ سی رکعت یعنی جسنی امام کو رکوع مین پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا اور دوسرے یہہ کہ جسنی پائی ایک رکعت نماز کی
پایا اوسنی نماز کو ساتہہ امام کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اوسکی ؛ ح ؛ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسنی نماز پڑہی خدا کے لیی چالیس دن جماعت مین اسطرح سی کہ پاوی تکبیر اولی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے

اور دوسرے خلاصی نفاق سی روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یا دی تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنی امام کی یہہ ہے تکبیر تحریمہ کہے اور علماء نی کہا ہے کہ امام کی دعاء استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بہی اسی حکم میں ہے، اور دوسرے خلاصی نفاق سی یعنی امن میں رکہتا ہی اوسکو اللہ دنیا میں اس سے کہ عمل کری منافقوں کیسے یعنی ریا اور کسل نماز میں اور جہوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کے عملوں کی اور آخرت میں امن دیگا اوس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتہہ اوسکی منافق اور گواہی دیجاویگی اسکی لیے کہ یہہ منافق نہیں ہے یعنی اس سبب سے کہ منافق جب کہڑے ہوتی ہیں نماز میں کہڑے ہوتی ہیں کسلمند اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز میں پہلی سی آموجود ہوا اور تکبیر اولی میں شریک ہوا ؛ ع ؛ و

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا اپنا یعنی ساتہہ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دلکی پہر گیا یعنی مسجد میں پس پایا لوگونکو کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہیں دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی مانند ثواب اوس شخص کے کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت میں کم نہیں کرتا یہہ ثواب دینا اوسکو ثوابوں اونکی سی کچہہ روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنے اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیوں کی ثواب میں سے کم ہوکر نہیں ملا کہ اونکی ثواب میں کمی ہو جاوی بلکہ وہ اونہون نی اجر اپنی فعل کا پایا اور اسنی ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنی کی اور یہہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونی میں قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سی رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پہر جماعت کے بعد آیا تو یہہ ثواب نہیں پاویگا ؛ ع ؛ و

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ تصدق دی اسکو پس نماز پڑہی ساتہہ اسکی پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** تصدق دی یعنی احسان کری اسپر کہ اسکی ساتہہ نماز پڑہی تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکا اچہی راہ بتانیسی اور باعث ہونی سی اوسپر ثواب صدقہ دینی کا حاصل ہوتا ہی اور کہا مظہر نی کہ اسکا نام صدقہ اسلیے رکہا کہ تصدق کرتا ہی اوسپر چہبیس حصے ثواب اسلیے کہ اگر اکیلی نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہی ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ

النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ لِصلوةِ العِشاءِ الآخرةِ فأرسلَ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إلى أبي بكرٍ بأن يُصلِّي بالنَّاسِ فأتاهُ الرَّسولُ فقالَ إنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يأمُرُكَ أن تُصلِّيَ بالنَّاسِ فقالَ أبو بكرٍ وكانَ رجلاً رقيقاً يا عمرُ صلِّ بالنَّاسِ فقالَ لهُ عمرُ أنتَ أحقُّ بذلكَ فصلَّى أبو بكرٍ تلكَ الأيَّامَ ثمَّ إنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وجدَ في نفسِهِ خِفَّةً وخرجَ بينَ رجلَينِ أحدُهُما العبَّاسُ لِصلوةِ الظُّهرِ وأبو بكرٍ يُصلِّي بالنَّاسِ فلمَّا رآهُ أبو بكرٍ ذهبَ ليتأخَّرَ فأومأَ إليهِ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بأن لا يتأخَّرَ فقالَ أجلِساني إلى جنبِهِ فأجلساهُ إلى جنبِ أبي بكرٍ والنبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قاعدٌ وقالَ عُبيدُ اللهِ فدخلتُ على عبدِ اللهِ بنِ عبَّاسٍ فقلتُ لهُ ألا أعرضُ عليكَ ما حدَّثتني عائشةُ عن مرضِ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قالَ هاتِ فعرضتُ عليهِ حديثَها فما أنكرَ منهُ شيئاً غيرَ أنَّهُ قالَ أسمَّتْ لكَ الرَّجُلَ الذي كانَ مَعَ العبَّاسِ قلتُ لا قالَ هوَ عليٌّ مُتَّفَقٌ عليهِ

روایت ہی عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پاس کہا مینی کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسی کی نماز کو تشریف لاتے تھی کہا حضرت عائشہ نی کہ ہان بہت بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نے پس کہا ہمنی کہ نہین یا رسول اللہ وہ نماز کی انتظار کرتی ہین تمہارا پس فرمایا کہ رکہو میری لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نی پس کہا ہمنے پہر نہائی حضرت پس ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی لوگون نے کہا ہمنی نہین نماز کی منتظر ہین تمہارے ای رسول خدا کی پس فرمایا کہ رکہو میری لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہ نے پس بیٹھی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین منتظر ہین وہ آپکی یا رسول اللہ فرمایا رکہو میری لیے پانی لگن مین پس بیٹھی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوئی حضرت پہر ہوشیار ہوئی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپکی یا رسول اللہ اور لوگ ٹہری ہوئی تہی مسجد مین منتظر تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء کی لیے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابوبکر صدیق کی ساتہہ اس مضمون کی کہ نماز پڑہا دین لوگونکو پس آیا اونکی پاس پیغام پہنچانیوالا یعنی بلال پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین تمکو یہہ کہ نماز پڑہاؤ لوگونکو پس کہا ابوبکر نے اور تہی وہ مرد نرم دل ای عمر پڑہاؤ تم لوگونکو یعنی مین متحمل حضرت کی جگہہ کہڑی رہنیکا نہین ہون تم پڑہا دو پس کہا واسطی اونکی عمر نے تمہین لائق تر ہو ساتہہ اسکی پس نماز پڑہائی ابوبکر نے ان دنونمین یعنی ایام مرض مین کہ سترہ نمازین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنی مین تخفیف اور نکلی حضرت نماز ظہر کی لیے تکیہ کیے ہوئی درمیان دو شخصون کی کہ ایک ان دونونمین سی تہی عباس اور ابوبکر نماز پڑہاتی تہے لوگونکو پس جب دیکہا حضرت کو ابوبکر نے ارادہ کیا کہ پیچہی ہٹین پس اشارہ کی طرف اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پیچہی نہ ہٹین پس فرمایا اون دونون شخصون کو بٹہا دو مجکو طرف پہلو انکی پس بٹہا دیا اونکو طرف پہلو ابوبکر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہی پس گیا مین عبد اللہ ابن عباس کے پاس پس کہا مینی واسطی اونکی کیا نہ بیان کرونمین روبرو تمہاری وہ حدیث کہ بیان کی مجسے عائشہ نے بیماری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سی کہا ابن عباس نے کہ ہان بیان کرین پس بیان کی مینے روبرو اونکے حدیث عائشہ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نے اوسمین سے کچہہ سوای اسکی کہ اونہون نی کہا کیا نام بیان کیا ہی عائشہ نے واسطی تیری اوس شخص کا کہ تہی ساتہہ عباس کی کہا مین نہین کہا ابن عباس نے کہ وہ علی تہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حضرت عائشہ نے دوسری طرف کی آدمی کا نام جو نہ لیا تو

سبب تہا ایک شخص مقرر نہ تہا مثل عباس کے ایک طرف مین ملکہ نوبت بنوبت بدلتے جاتی تہی کبہی حضرت علی کبہی اسامہ یا فضل بن عباس اسلئے لبہی اور روایت مین باہی کہ کہا عائشہ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تہا اور بات ہے کہ تا شامل ہو سبہونکو بطریق احتمال کی واللہ اعلم ۱ ح ؛ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ كَثِیْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ تہی کہتی کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی رہ گئی پڑہنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اوس سے ثواب بہت روایت کی یہہ مالک نے **ف** یعنی جسنی سورہ فاتحہ نماز مین نہ پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب اوس سے رہگیا پس ثواب اوسکی نماز کا ناقص ہی اور ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ؛ ع ح ؛ **وَعَنْهُ قَالَ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ کہا جو شخص کہ اوٹہاوی سر اپنی کو اور جہکاوی اوسکو یعنی رکوع وسجود مین پہلے امام کی پس سوای اسکی نہین کہ پیشانی اوسکی بیچ ہاتہہ شیطان کی ہی روایت کی یہہ مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً مَرَّتَیْنِ

باب ہی بیچ بیان حال اوس شخص کے کہ نماز پڑہی دوبار یعنی حقیقةً یا صورةً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمَهٗ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہی جابر سے کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی اپنی قوم پس پس نماز پڑہاتی اونکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سنت عشار کی یا نفل حضرت کی ساتہہ پڑہا تاکہ فضیلت حاصل کرین اونکی ساتہہ کی نماز کی اور اونکی مسجد مین پڑہنی کی اور سیکہلین ادب اونسی پہر اپنی قوم مین انکو فرض اپنی پڑہتی ؛ ع ؛ **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَیُصَلِّیْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِیَ لَهٗ نَافِلَةٌ رَوَاهُ** اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا تہی معاذ نماز پڑہتی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی پہر پہرتی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑہاتی اونکو عشار کی اور وہ واسطی اونکی نفل ہوتی روایت کی یہہ **ف** نماز پڑہتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی یعنی وہ عشار کہ پڑہتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی کہ نیت کرتی تہی معاذ اوسمین سنت عشار کی یا نفل کی پہر پہرتی اپنی قوم کی طرف پس پڑہتی ساتہہ اونکی فرض عشار کی اور وہ یعنی نماز دوبارہ پڑہنی ساتہہ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اوسکی لیی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کے ہوتی اور جنہون نی کہ معنی یہہ کہی ہین کہ وہ یعنی عشار دوسری بار کی اوسکی لیی نافلہ ہوتی تہی اور اوسکی قوم کی لیی فرض عشار کی ہوتی تہی اونکو سند لانی چاہیی معاذ سی کہ اونسی یہہ بات ہمنی سنی ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہو سکتا یہہ بغیر کہی اونکی کے کیونکہ نیت دل سی ہوتی تہی چنانچہ ابن ہمام نی ذکر کیا ہی کہ نیت کرنی زبان سی بدعت ہی نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ صحابہ سی اور باوجود اسکی یہہ زیادتی یعنی وہی لہ نافلہ نہین ہے روایت صحیحہ مین چنانچہ بعضون نی لکہا ہی کہ یہہ زیادتی کلام شافعی سی ہی بنابر اجتہاد انکی کی اور کتاب مشکوٰة مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی پس معلوم ہوا کہ مولف نی بیچ کسی طریق کی سنن سی یہہ لفظ نہین پایا اور تورپشتی نی کہا کہ علمار حدیث نی کہا ہی کہ قول وہی لہ نافلة غیر محفوظ ہی حدیث جابر مین ۶ شرح ؛ یہہ خلاصہ انکی شرحون سی لکہا ہی جو مفصل دیکہا چاہی وہان دیکہی اور نفل پڑہتی والی کی پیچہی فرض پڑہنی درست ہین یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی باب القراءة فی الصلوة کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسرے **عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا**

قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَهٗ قَالَ عَلَیَّ بِهِمَا فَجِیْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّیَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَکُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن اسود سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ حج اونکی یعنی حجۃ الوداع مین پس نماز پڑہی مینی ساتھہ اونکی نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکی نماز اپنی اور پہیر نماز سی پس ناگہان آنحضرت نی دیکہا دو شخصون کو بیٹہی ہوئی آخر قوم مین کہ نماز پڑہی تہی اونہون نی ساتھہ حضرت کی فرمایا کہ لی آؤ ان دونونکو میری پاس پس لائی گئی وہ دونون کانپتا تہا گوشت مونڈہون اونکا یعنی حضرت کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نی باز رکہا تمکو نماز پڑہنی سی ہمارے ساتھہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق تہی ہم نماز پڑہ چکی بیچ مکان اپنے کی فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اوسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہہ نماز تمہاری لیی نفل ہی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی یہہ جو نماز جماعت سی پڑہی نفل ہوگی خواہ پہلی نماز جماعت سی پڑہی ہو یا بغیر جماعت کی ؛ ح ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَکُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی بسر بن محجن سے اون نے نقل کی اپنی باپ سے کہ تحقیق وہ تہی ایک مجلس مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کی لیی پس کہڑی ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر نماز پڑہی اور پہیری اور محجن بیٹہی ہوئی تہی جگہہ اپنی مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ نماز پڑہی تو ساتھہ لوگون کی کیا نہین تو مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہون مین مسلمان یا رسول اللہ ولیکن تہا مین کہ تحقیق نماز پڑہی تہی مینی بیچ اہل اپنی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت آوی تو مسجد مین اور نماز پڑہ چکا ہو یعنی اپنی گہر مین پہر قائم کیجاوی نماز پس نماز پڑہ ساتھہ لوگون کی اگرچہ تو نماز پڑہ چکا ہو روایت کی یہہ مالک اور نسائی نی وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَیْمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ یُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّیْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِکَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سے تہا پہر اونی پوچہا ابو ایوب انصاری سی کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنی مین بیچ گہر اپنی کی نماز پہر آتا ہی مسجد مین اور پڑہی جاتی ہی نماز پس کیا پڑہون مین نماز ساتھہ اونکی پس پاتا ہون مین دل اپنی مین ایک چیز اس سے یعنے خدشہ اور شبہ دلمین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنی سی کہ آیا بہتر ہی میری لیی یا برا پس کہا ابو ایوب نے پوچہا مینی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس یہہ واسطی اوسکی نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نی **ف** یعنے دوبارہ پڑہنی سی ثواب فضیلت جماعت کی ہاتہ لگتے ہی اس سی دلمین شبہ نلاح ؛ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ

فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِي جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ
يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ
قَالَ اِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ
النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی یزید بن عامر سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز مین تہی پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین ساتہہ اونکی نماز مین
پس جبکہ پہرے نماز پڑہ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا مجکو بیٹھی ہوئی پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان ای یزید کہ نماز نہ پڑہی تونی کہا مینی ہان یا
رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ داخل ہو تو ساتہہ لوگون کی نماز اونکی مین کہا تحقیق تہا مین نماز پڑہ
چکا گہر اپنی مین اور گمان کیا مینی یہہ کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگون کو یعنی نماز پڑہتی پس نماز
پڑہ ساتہہ اونکی اگرچہ تحقیق پڑہ چکا ہو ہوگی یہہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطی تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہہ ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّي اُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّي مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ
اَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ
اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا اونسی پس کہا تحقیق مین نماز پڑہتا ہون
بیچ گہر اپنی کی پہر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتہہ امام کی کیا پس نماز پڑہون مین ساتہہ اوسکی کہا اوسکو ہان کہا اوس شخص نی کونسی ٹہراون
نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹہراون اولکی یا آخر کی کہا ابن عمر نی اور یہہ طرف تیری ہی یعنی یہہ مقرر کرنا تیری سپرد نہین ہے سوا اسکی نہین
یہہ سپرد طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے ٹہرا دیگا اون دونون مین سی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہہ مالک نی **ف** تمہید
ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نی کہ فرض ایک ہے اون دونون سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سی
صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل موافق فتویٰ سکی یہی ہی اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتہہ ادای اول کی پس فرض وہ
ہی واللہ اعلم ۱۲ ح وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ
مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ
مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہ کی سی کہا آئی
ہم ابن عمر کی پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑہتی تہی پس کہا مینی ابن عمر سی کیا نہین نماز پڑہتی تم ساتہہ اونکی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق نماز پڑہ چکا ہون
مین اور تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ پڑہو تم نماز ایکدن مین یعنی ایک وقت مین دوبار روایت کی یہہ
احمد اور ابوداود اور نسائی نی **ف** بلاط نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نی مسجد سے باہر بنائی تہی لوگون کی لیے
کہ اگر باتین و آتین کرنی منظور رہون وہان بیٹھ کر کرین تا مسجد مین کلام دنیا نکیا جاوی اور نماز پڑہ چکا ہو نہ شاید ابن عمر نماز جماعت سی پڑہ
چکی ہونگی یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑہنے چاہیے اسلیے یہہ فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثو
دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑہنی پر تطبیق ان حدیثون مین یہہ ہے کہ یہہ حدیث اوس شخص کے حق مین ہے کہ پہلی جماعت سی پڑہ چکا ہو اور پہلی
حدیثین اوسکی حق مین ہین کہ تنہا پڑہی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سی یہہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑہو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑہ ہو مضائقہ نہیں تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازوں مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہی کہ اگر نماز پڑہ آیا ہو اور جماعت کہڑی ہو تو شریک ہو جاوی لیکن مجتہدون نی نظر کی ہی اور حدیثون پر کہ جنمین بعضی اوقات نماز پڑہنی مکروہ فرمائی ہی بنظر اونکی اونہون نی بعضی نمازونکو خاص کر لیا ہی کہ اس نماز کو دوبارہ پڑہی اوسکو نہ پڑہی چنانچہ حدیث آیندہ مین بہی تخصیص ہے ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تہی کہتی کہ جسنی نماز پڑہی مغرب کے یا صبح کی پہر پایا اون دونون کو ساتہہ امام کی پس پہر نہ پڑہی اون دونون کو روایت کی یہہ مالک نی ف یہہ مویدہی مذہب امام مالک کی کہ اونکی ان دو نمازونکا اعادہ نہیں اور ہماری نزدیک عصر کا بہی یہی حکم ہی اور شافعی کی نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑہی ہو یعنی اوسکا یہہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑہ چکا ہوگا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہئی ؛ ح ؛

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

باب ہے بیچ بیان سنتونکی اور فضیلتون یعنی بزرگیون اونکی ف یعنے وہ نمازین کہ فرضونکی ساتہہ پڑہی جاتی ہین قبل اور بعد اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنے جنپر حضرت نی مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنی جنپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کی اور جاننا چاہیی کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہہ سب الفاظ مترادف ہین معنی انکی ایک ہے ہین معنی انکی یہہ ہین کہ ترجیح دی شارع نی انکی کرنکو ترک پر اگرچہ ہی بعض سنتون موکد تر بعض سے ؛ ح ؛ ع ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر بہشت مین چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت پیچہی اوسکی اور دو رکعت پیچہی مغرب کے اور دو رکعت پیچہی عشا کی اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ ام حبیبہ نی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہی واسطی اللہ کی ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوای فرض کی مگر کہ بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی ایک گہر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک گہر بہشت مین ف یہہ سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور حسن نے مغرب کے بہی دو رکعتون کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث سی رد کیا ہی اونکی قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سی کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین پہلی ظہر کی اور دو رکعتین پیچہی اوسکی اور دو رکعتین پیچہی مغرب کے بیچ گہر حضرت کی یعنی حضرت حفصہ کی حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تہین اور دو رکعتین پیچہی عشا کی

بیچ گہر اونکی کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑہتی دو رکعتین ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تنبیہ نہین منافی ہی جمع کی ساتہہ اس توجیہ کی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق سب حدیث مین اور یہہ حدیث کہ روایت کی گئی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چہوڑتی تہی چار رکعتین ظہر کی پہلی یہہ لکہا ہی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث
سند شافعی کی ہی کہ اونکی نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتین ہین اور ہماری نزدیک چار رکعتین ہین اور اوسمین بہی حدیثین آئی ہین حضرت علی
اور عائشہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہی سفیان
ثوری اور ابن المبارک اور اسحٰق کا اور شافعی اور احمد سے بہی چار رکعتین آئی ہین ولیکن ساتہہ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت گہر مین چار رکعتین
پڑہتی ہونگی ازواج مطہرات نے دیکہکر وہ روایت کین اور جب مسجد مین آئی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتی اوسکو ابن عمر نے سنت ظہر کی
گمان کیا اور راز اسکا یہ کہ ابن عمر صبح کو حاضر نہوتی تہی اوسوقت کی سنتین پڑہتی حضرت حفصہ سے سنکر روایت کین **وعنه** قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين في بيته متفق عليه
اور روایت ہی اونہین سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتے پیچہے جمعہ کی یعنی کچہہ یہان تک کہ پہرتی یعنی طرف گہر اپنی کی پس
پڑہتی دو رکعتین گہر اپنی مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے مراد ہی اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا
اسی پر ہی بسبب ایک قول کی سنت جمعہ کی مانند ظہر کی ہی اور گہر مین پڑہتی تہی اسلیے کہ نوافل گہر مین پڑہنی افضل ہین اور اور حدیثون
مین آیا ہی کہ حضرت پڑہتی تہی پہلی جمعہ کی چار رکعت اور بعد اوسکی چار اور ایک روایت مین بعد جمعہ کی چہہ بہی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف
کے نزدیک یہی ہی ۱۲ ع **وعن** عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين
وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان
يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرأ وهو قائم ركع
وسجد وهو قائم وكان اذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى
ركعتين رواه مسلم وزاد ابو داود ثم يخرج فيصلي بالناس
صلوة الفجر اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا نفلون اونکا پس کہا حضرت عائشہ نے تہی حضرت نماز پڑہتی میری گہر مین پہلی ظہر کی چار رکعتین پہر نکلتی پس نماز پڑہتی ساتہہ لوگون
یعنی فرض ظہر کے پہر داخل ہوتی یعنی گہر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی نماز مغرب کے پہر داخل ہوتی یعنی اپنی گہر مین
پہر نماز پڑہتی دو رکعتین پہر نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی عشا کی اور داخل ہوتی گہر میری مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی رات کو
یعنی تہجد نو رکعت اونہین وتر بہی ہوتی اور تہی نماز پڑہتی رات کو دیر تک کہڑی اور رات کو دیر تک بیٹہی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی کہڑی ہوکر رکوع
کرتی اور سجدہ کرتی اوسحالت سے کہ کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی بیٹہہ کر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی بیٹہی اور جسوقت نمودار ہوتی
فجر پڑہتی دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے پہر نکلتی پس پڑہتی ساتہہ لوگون کی نماز فجر کی **ف** اسمین دلیل
ہے اسپر کہ سنتین گہر مین پڑہنی مستحب ہین اور اونمین وتر بہی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین روایتین مختلف

الی ہین چھہ بہی اور آٹھہ بہی اور نو بہی اور دس ہے اور گیارہ بہی اور تیرہ بہی کہ کبہی کتنی پڑہتی کبہی کتنی اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سے کہ کہڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تہی رکوع وسجود مین حالت قیام سی یہہ کہ رکوع وسجود بیٹھہ کر کرتی تہی اور جب بیٹھہ کر پڑہتی رکوع وسجود بہی اوسی حالت مین کرتی اور اس صورتمین رکوع وسجود کہڑی ہوکر بہی کرنا آیا ہی یعنی قراءۃ پڑہتی بیٹھہ کر پہر کہڑی ہوتی اور تہوڑی سی قراءۃ پڑہتی پہر رکوع وسجود کرتی لیس تین طرح پر تہی نماز حضرت کی یا تمام کہڑی یا تمام بیٹھی یا قراءۃ بیٹھہ کر پڑہتی بعد ازان کہڑی ہوتی اور رکوع وسجود کرتی اور اسطرح نہ تہی کہ قراءۃ کہڑی ہوکر پڑہین اور پہر بیٹھہ کر رکوع وسجود کرین نح ع ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلون سی بہت محافظۃ اور مداومت کرتی جیسیکہ محافظت کرتی دو رکعتون سنت فجر پر روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی سنتین فجر کی سب سی زیادہ موکد تہین کہ سفر اور حضر مین انکو حضرت نچہوڑتی اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ بغیر عذر کی انکو بیٹھہ کر پڑہنا درست نہین نح ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہے روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کری اوس سی یہہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمین بخل کری اور راہ دین مین خرچ نکری اوسمین جہاں کہاں ہے کہ اوس سی انکو بہتر کہین اور لکہا ہی علمانی کہ سب سی زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکی سنتین مغرب کے اور بعد انکی سنتین ظہر کی بعد کی اور بعد انکی سنتین عشا کی اور بعد ان سبہونکی سنتین ظہر کی پہلے کی نح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کے یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کہ چاہی واسطی مکروہ جاننی اس بات کی کہ ٹہیراوین انکو لوگ سنت روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تین بار حضرت نی فرمایا کہ نماز پڑہو پہلی فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسری بار مین یہہ بہی فرمایا کہ جو چاہی پڑہی یہہ اس لیی فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹہرالین نہایت یہہ کہ مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتی ہین انکو اور اسکی تحقیق بیچ باب فضل اذان کی گذر چکی ہی اور فصل تیسری اس باب کے مین بہی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی نح ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو تم مین سے نماز پڑہنی والا بعد جمعہ کی پس چاہی کہ پڑہی چار رکعت روایت کی یہہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یہہ ہے کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیی کہ پڑہی بعد اوسکی چار رکعت

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ محافظت کری یعنی مداومت کری اوپر چار رکعتون کی پہلی ظہر کی اور چار پیچھی ظہر کی حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ نہین آگ مین

روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائے اور ابن ماجہ نی **ف** اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اذا کری چار رکعت ظہر کی بعد کی کو ساتھہ دو سلام کی اور کلام آسمین ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتون کی دو رکعتون سمیت ہین یاسوای انکی ظاہر ہہ ہے کہ یہہ چار سوای اون دو کی ہین کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ دو رکعت انمین سے موکدہ ہین اور دو مستحب اولی یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتہہ دو سلامون کی ح **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار رکعتین پہلے ظہر کی کہ نہین درمیان سلام پہیرنا یعنی افضل یہہ ہی کہ اخیر ہی کو سلام پہیری درمیان مین نہ پہیری کہولی جاتی ہین اونکی لیے دروازے آسمان کی روایت کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین بسبب اونکی انوار رحمت کے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعتین سنتین راتبہ ظہر کی ہین یاسوای اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتی ہین اور مختار یہہ ہے کہ یہہ غیر رواتب کی ہین یعنی فی الزوال شرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی چار رکعت پیچہی ڈہلنی آفتاب کی پہلی ظہر سی یعنی نماز فی الزوال اور فرمایا تحقیق یہہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہین اسمین دروازے آسمان کے یعنی واسطے چڑہنی اعمال صالحین کے پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ چڑہی واسطی میرے اوسمین عمل نیک روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک اسوقت مین کری مقبول ہی اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑہنا اوسکا افضل ہوگا ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ پڑہی پہلی عصر کی چار رکعت روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونی اس نماز کی ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر چار رکعتین فرق کرتی درمیان اونکی ساتہہ سلام کرنیکی اوپر فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنی درجہ مین مسلمانون مین سی اور ایمان والون مین سے **ف** مراد تسلیم سی یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتونکی بعد التحیات پڑہتی اور چار رکعت کی بعد سلام پہیرتی ح **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی اوسہین سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کی دو رکعتین روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی پس مصلی کو اختیار ہی چاہی دو پڑہی چاہی چار لیکن چار افضل ہین ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی پیچہی مغرب کے

چہہ رکعتین کہ نہ بولی درمیان انکی ساتہہ کلام بد کی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کسیی اور سنا مینی محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتی تہی کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور ضعیف کیا بخاری نی اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتی ہین یہہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بہی داخل چہہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آیندہ مین منقول ہین اونمین بہی دو داخل ہین کہا یہہ طیبی نی پس بہتر ہے دونو سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکہٹی پڑہی چاہی دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کی چہہ رکعتین پڑہتے تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مینی اپنی پیاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ طبرانی نی ؁ ع ؛ اور حضرت مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ تحقیق ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ چہہ اور بیس سوای سنتون موکدہ کی ہین واللہ اعلم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** محدثین نی اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی ہی پس جسنی پڑہی یہہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو کہا ایک جماعت علمار کی نی کہ روایت کی گئین ہین اس نماز کی چار رکعتین ہے اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہین اسمین حدیثین بہت ؁ ح ؛ ع ؛

وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشار کی کبہی پہر آئے ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہی چار رکعتین یا چہہ رکعتین روایت کیے یہہ ابوداود نی **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین موکدہ اور دو مستحب اور ست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کے لیی ہی یا تنویع کی لیی ہی اور مشہور روایتون مین بعد عشار کی دو رکعتین آئی ہین اور بعضی روایتون مین چار بہی آئی ہین اور چہہ رکعتین سوا اس حدیث کی نہین سنے آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشار کی چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشار کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتین لیلۃ القدر مین رواہ سعید بن منصور فی سننہ ؁ ع ؛ ح ؛ وبرہان شرح مواہب الرحمن

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْبَارَ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِدْبَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد ساتہہ تسبیح ادبار النجوم کی دو رکعتین فجر کی پہلی کی ہین یعنی سنتین فجر کی اور مراد ساتہہ تسبیح ادبار السجود کی دو رکعتین مغرب کی بعد کی ہین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سورہ طور کی اخیر مین جو آیا ہی وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتہہ تعریف رب اپنی کی جبکہ کہڑا ہووی تو اور کچہ رات کو بہی تعریف کر اوسکی اور وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سی یعنی تسبیح کرنی ہی وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی مراد

سنتیں فجر کی ہیں اور یہہ جو آیا ہی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف
پروردگار اپنی کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی ڈوبنی کی اور کچھہ رات کو پس پاکی بیان کر اوسکی اور پیچھی سجود کی پس سجود سی مراد اس آیۃ میں
فرض مغرب کے ہیں اور ادبار السجود سی یعنی تسبیح کرنی سی پیچھی سجود کی سنتیں مغرب کی ہیں ؁ح؁ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے

عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی حضرت
عمر رض سی کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی چار رکعتیں پہلے ظہر کی پیچھی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتیں ظہر کی
حساب کیجاتی ہیں اور برابر رکہی جاتی ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتہہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد میں پڑہے جاویں یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا
ثواب ہوتا ہی اونکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اسوقت پہر پڑہے یہہ آیت پہرتی ہیں سائی ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائیں
طرف سی اور سجدہ کرتی ہوئی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہیں روایت کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** حضرت نی واسطے
رغبت دلانی کی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار
اوسکی حکم کی ہیں اوس بات میں کہ پیدا کیا جسکی لیی ؁ح؁ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ** اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا نہیں چہوڑیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دو رکعتیں پیچھی عصر کی نزدیک میرے یعنی میرے گہر میں کبہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت میں یہہ ہے کہ کہا عائشہ
نے کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہیں چہوڑیں حضرت نی یہہ دونو رکعتیں یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی **ف**
یہہ دو رکعتیں پڑہنی حضرت کی خصوصیات سے تہیں کہ حضرت ہی کو پڑہنی جائز تہیں اور کو عصر کی بعد نفل پڑہنی درست نہیں کہ بہت حدیثیں
اسکی منع میں وارد ہوئی ہیں ؁ح؁ع **وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی مختار بن فلفل سی کہ کہا پوچہا میں نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھی عصر کی پس کہا تہی حضرت عمر مارتی تہی اوسکی ہاتہونکو
کہ نیت باندہتا نماز کی پیچھی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تہی لوگونکو بعد عصر کی نماز پڑہنے سے اور تہی ہم پڑہتی زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دو رکعتیں
پیچھے غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا میں نے انس کو کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دونو رکعتوں کو کہا کہ تہی دیکہتی
ہمکو نماز پڑہتی پس نہ حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع کرتی ہمکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس سے تقریر حضرت سی ثابت ہوئی
لیے حضرت نی روا رکہی اور خلفاء راشدین ان دونوں رکعتوں کی قائل نہیں تہے پس قدر اذنکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی منع کرتی ہیں
اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی میں تاخیر مغرب کی ؁ع؁ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ**

اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا تہی ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینی والا واسطی نماز مغرب کے دوڑتی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونونکی پس پڑہتی دو رکعت یہان تک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکی بسبب کثرت اون لوگونکی کہ پڑہتی نماز دو رکعت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گمان کرتی کہ فرض مغرب کے لوگ پڑہ چکی ہین اور اونکی سنتین پڑہ رہی ہین اور کہا طیبی شافعی نی کہ اس حدیث مین دلیل ظاہری اوپر اثبات ان دونو رکعتون کی انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نی کہ نہین شک ہے کہ یہہ تہا نادر اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تہی واسطی نماز مغرب کے اجماعا اور لازم آتی ہی اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنے سی نزدیک بعضی علماء کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت مین یا تہی یہہ نماز پہلی پہر چہوڑ دیا اوسکو جیسکہ کہا بعضون نے وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سی کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کی پاس پس کہا مینی کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سی کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلے نماز مغرب کی پس کہا عقبہ نی تحقیق تہی ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض اونکی پڑہتی یہہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کبہی کبہی کہا مینی کس چیز نی منع کیا تمکو اب کہا شغل دنیا نی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف مباح ہونی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنتہ سی ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبد الاشہل مین کہ ایک قبیلہ تہا انصار مین سے پس پڑہی اوسمین نماز مغرب یعنی فرض و سنت پس جب پڑہ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہہ یعنے سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہے کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرونمین **ف** یہہ نوافل نماز گہرون کے ہی یعنی افضل ہی پڑہنا انکا گہرون مین اس لیے کہ دور تر ہی ریا سی اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گہرون مین برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوسکی لیی ہی کہ ارادہ کرتا ہی پہر نیکی طرف گہر اپنی کی بخلاف اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ وہ پڑہی مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہے بالاتفاق جاننا چاہیی کہ افضل یہہ ہے کہ نماز نفل سوا فرضونکی گہر مین ادا کری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہو توخیر خصوصا سنت مغرب کی کہ اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کری سنت سی واقع نہین ہوتین اور بعضون نے کہا ہی گنہ گار رہتا ہی اور جمہور اس پر ہین کہ گنہ گار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیی ہی اور حاشیہ ہدایہ مین جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کے مسجد مین ادا کری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پہرنیکی گہر مین شغل پیش آوے گا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی پس صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہہ ڈر نہین ہے افضل یہہ ہے کہ گہر مین جا کر پڑہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ

أَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قراءة کو یعنی کبھی دو نوں رکعتوں میں پیچھی
مغرب کے یہان تک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین پڑھتی تہی پس
محمول کسی سبب اور عذر پر ہی کہ گہر مین جانی سی مانع آیا مسجد مین پڑہین اور ظاہر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی بیان جواز پر یعنی اس لیی پڑہین کہ لوگ
معلوم کرلین کہ جائز یون بہی ہی یا اعتکاف مین پڑہی ہون اور احتمال ہی کہ گہر مین پڑہی ہون اور گہر متصل مسجد کی تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی
تہا ابن عباس نے حضرت کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہے کہ درازگی قراءة کی بہی کبہی ہوئی ہو اسلیے کہ ثابت
ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں مین قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی تہی ح ع ۞ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول تابعی سی کہ پہنچاتا ہی اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہہ کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑہی پیچھی مغرب کے پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتیں اور ایک روایت
مین چار رکعتین بلند کیجاتی ہی نماز اوسکی علیین مین روایت کی یہہ مکحول نی بطریق ارسال کی **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب فرضونکی بعد یا سنتونکی
بعد اور دو رکعتین یعنی سنتین مغرب کی یا سوا اونکی اور چار رکعتین دو اتمین سی سنت مغرب کی اور دو سوا اونکی یا چار رون سوا سنتون کی پس
یہہ دو یا چار کہ سوای سنتونکی ہون انکو صلوة الاوابین کہتی ہین اور بلند کیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض بہشت علیین مین
یہہ کنایہ ہی کمال قبول ہونی اس نماز کی سی اور بہت ثواب ملنے سی اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوس مین ارواحین
مومنونکی جاتی ہین اور عمل اونکی لکہی جاتی ہین ع ۞ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہی حذیفہ سی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس تہی حضرت فرماتی جلدی پڑہو دو رکعتین پیچھی مغرب کے یعنی سنتین اوسکی اسلیی
کہ تحقیق وہ دونوں اوٹہائی جاتی ہین ساتہہ فرضون کی روایت کیا ان دونونکو رزین نی اور روایت کی یہہ بیہقی نی زیادتی حذیفہ سی مانند
اسکی شعب الایمان مین **ف** اسلیی کہ یہہ دونوں رکعتین اوٹہائی جاتی ہین علیین مین پس جلدی پڑہو بغیر فاصلہ کی فرضون سی تا ملائکہ عمل لیجانیوالی
منتظر نہون اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد اسکی پڑہنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہی پڑہنا اوسکا بعد فرضونکی منافی تعجیل کے نہین یا یون کہا جاہی کہ پڑہنا
اوسکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعدیت کی نہین لیکن یہان ایک اور شبہہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونوں رکعتون کی پڑہنی کی گہر مین ثابت ہوئی ہی
پس اگر گہر دور ہو تو جلدی نہین ہوسکتی پس اس صورت مین کیا کری جواب یہ ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ گہر اختیار کری کہ تاکید اوسکی بہت ہی واللہ اعلم
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهٗ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ
فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ
فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ
فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن عطا تابعی سی کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نی بہیجا اوسکو یعنی عمر کو طرف سائب صحابی
کے کہ پوچہی اون سی اوس چیز سی کہ دیکہا اوسکو یعنی معاویہ نی نماز مین پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑہی مین نی ساتہہ معاویہ کی جمعہ کی ۞

مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام نی کہڑا ہوا مین بیچ مقام اپنی کی یعنی جہان جمعہ پڑہا تہا پس نماز پڑہی مینی یعنی سنتین جمعہ کی بغیر اسکے
کہ فرق کرون مین فرض وسنت مین کچہہ پس جسوقت داخل ہوئی معاویہ گہر مین بہیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پہر نہ کرنا یہہ کام کہ کیا تونی یعنی نماز نفل
فرضونکی جگہہ بغیر فرق کی نہ پڑہنا جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اسکو ساتہہ اور نماز کی یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہان تک بولی تو یا
نکلے تو یعنی مسجد سے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اسکا یہہ ہے کہ نہ ملادین ہم نماز کو
ساتہہ نماز دوسرے کی یہان تک بولین ہم یا نکلین ہم روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسوقت کہ پڑہی تو نماز جمعہ کی یہہ بطور مثال کی فرمایا اسلیے کہ
سوا جمعہ کی اور نماز کا بہی یہی حکم ہی کہ فرض کی ساتہہ نفلونکو ملا کر نہ پڑہی چنانچہ مؤید ہی اسکی حدیث جو معاویہ نی ذکر کی اور مقصورہ نام ہی
ایک جگہہ کا کہ مسجد مین بنا دیتی تہی واسطی نماز پڑہنی بادشاہ کی اور یہان تلک بولی تو یعنی کسی آدمی سی کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہوجاتا ہی فرق اور ذکر
اللہ کرنی سی فرق نہین حاصل ہوتا یا نکلی تو یعنی حقیقۃً نکلی یا حکماً نکلے کہ سرک جاوی فرضوں کے جگہہ سی ع ؎ **وَعَنْ عَطَاءٍ** قَالَ كَانَ
ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا
اور روایت ہی عطا سی کہ کہا تہی ابن عمر جسوقت کہ پڑہ چکتی نماز جمعہ مکہ مین آگی بڑہتی پہر پڑہتی دو رکعتین پہر آگی بڑہتی پڑہتی چار رکعتین اور
جسوقت کہ ہوتی مدینہ مین پڑہتی نماز جمعہ پہر پہرتی طرف گہر اپنی کی پہر پڑہتی دو رکعتین اور نہ پڑہتی مسجد مین پس کہا گیا واسطی انکی کہ کیون گہر مین پڑہین
نہ مسجد مین پس کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہہ روایت کی یہہ ابوداود نی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ کہا عطا نی دیکہا مینی ابن عمر کو
پڑہتی تہی پیچہی جمعہ کی دو رکعتین پہر پڑہتی تہی پیچہی اسکی چار رکعتین **ف** آگی بڑہ جانا بمنزلہ نکلنی کی تہا جیسا کہ قول معاویہ مین مذکور ہوا اور لکہا ہی
علما نی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کی اسلیے تہا کہ گہر ابن عمر رض کا مدینہ مین نزدیک مسجد کی تہا وہان بسبب سنت کی گہر مین پڑہتی اور مکہ مین مسافر
تہی اور مکان حرم سی دور تہا پس آگے بڑہتی کو قائم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز کی مکہ مین یعنی چہہ رکعت اسلیے تہی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہی اور
سنت نزدیک ابوحنیفہ کی بعد جمعہ کی چار ہین چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی کہ پڑہتی تہی پیچہی جمعہ کے دو رکعتین پہر پڑہتی پیچہی اسکی چار رکعتین
یہہ لکہی ہین کہ پہلی دو پڑہا کرتی تہی بعد اسکی چار پڑہنی لگی یعنی دو اور زیادہ کرلین اور نہین دو رکعتونمین اسلیے کہ ثابت ہوئی انمین نزدیک انکی
حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہہ رکعتین ہین اول چار پہر دو ؎

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب ہے بیچ بیان
نماز رات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی ہین حضرت سے روایتین مختلف آئی ہین جو قسم انمین سی اختیار کرلی بزرگی اتباع کی
پاوی گا اور اگر کبہی کسیطرح پڑہی کبہی کسیطرح بہت مناسب ہے اور موافق تر ہی ساتہہ سنت کے اور رکعتین اسکی تیرہ بہی اور گیارہ بہی اور نو بہی
اور سات بہی آئی ہین اور بعضی علما نی پانچ بہی کہی ہین اور تیرہ سی زیادہ ثابت نہین پس بعضون نی فجر کی سنت سمیت کہی ہین اور بعضون نی
بغیر اسکی بہت صحیح قول یہی ہی اور کبہی وتر ساتہہ ایک رکعت کے اور کبہی ساتہہ تین رکعتونکے اور بعضی راوی تو انمین عدد وتر کو داخل اسکی گنا ہی اور بعض
مین خارج اور بعضی مین اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی مین تین پر یا پانچ اور سات اور بعضی مین تمام نماز رات کو وتر کہا ہے ؎ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ
الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ

مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی یعنی اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا سی فجر تک گیارہ رکعتین سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی پہر کرتی سجدہ اس رکعت مین قدر اوس چیز کی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیتین پہلے اسسے کہ اوٹہاتی سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا موذن اذان سی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی واسطی ونکی فجر یعنی روشنی ہولی کہڑی ہوتی پس پڑہتی دو رکعتین ہلکی یعنی سنتین فجر کی پہر لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آنحضرت کی پاس اذان دینی والا واسطی تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطی تکبیر کے پس نکلتی نماز کی لیے روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** اور وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی وہ رکعت ملے ہوئے ہوتی تہے ساتہہ دو دوگانہ سی یہہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نی کہا کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہی علیحدہ اور سلام پہیرنا ہی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا اور پہر سجدہ کرتی الخ ظاہر مراد یہہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتون کا بقدر مذکور کی کرتی یا یہہ مراد ہی کہ ایک سجدہ وتر کے سجدہ مین ہے یا سجدی ہی اوسکی اسقدر کرتی تہی اور یہہ جو بعضی شہر والی بعد وتر کی دو سجدی کرتی ہین ساتہہ کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیف فقہ کی مین ہے فضیلت اوسکے واقع ہوئی ہی کچہہ اصل اونکی حدیثون سی ثابت نہین اور نہین وارد ہوئین وہ مین روایات فقہیہ مختار اور عمل نہین ہے اوپر حرمین شریفین میں ہے بلکہ تمام شہرون عرب کے مین اور ایک حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہی کہ حکم کیا ہی ساتہہ وضعی ہونی اوسکی اور نہین گیا ہی کوئی امام مذاہب اربعہ سی نہ ساتہہ سنت ہونی اوسکی نہ ساتہہ مستحب ہونی اوسکی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کے جانتی بہی نہین اوسکو اور بعضون نے نقل کی ہی کراہت اوسکی اور سنتین فجر کی ہلکی پڑہتی کہ اونمین قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی ہی اور لیٹتی سنتون کی بعد سلیے کہ بسبب قیام رات کی رنج اوٹہاتی تہی وسسے استراحت ہووی اور فرض نشاط ادا ہون پس مختار یہہ ہے کہ یہہ لیٹنا مستحب ہے ح ع ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتی مجہسی اور اگر مین سوتی ہوتی لیٹ رہتی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر کہ فرق کرنا درمیان سنتون صبح کی اور فرضون کی جائز ہی اور دلیل ہی اوپر تاخیر یا مین رتین ساتہہ اہل کی مستحب ہی انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کردیتا ہی نماز کو یا اوسکی ثواب کو پس قول وسکا باطل ہی لیکن ہان اسمین شبہ نہین کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام آخرۃ کا ہوتا تہا اور کلام دنیا کا بلا شبہ خلاف اولی ہی ہمیشہ خصوصاً درمیان دو نماز وکی اس لیی کہ حکمت بیچ مقرر ہونی سنت کی یہہ ہے کہ مستعد ہووی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کی اور دور ہووی غفلت سی پہر داخل ہووے فرضونمین ساتہہ کمال حضور کی اور لذۃ کی کذا ذکر علی و حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مکروہ کہا ہی بعضی علمار نی صحابہ وغیرہ مین سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرتی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہین اور یہہ قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت کا اسی قبیلہ کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا انکانت لہ الی حاجۃ لینی مشعر ہی ساتہہ اسکی **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہ چکتی دو رکعتین سنتین فجر کی لیٹتی داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ

عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہیں عائشہ سے کہ کہا انہی نے صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی راتکو تیرہ رکعتیں انہیں وتر بہی
ہوتی اور دو رکعتیں سنتین فجر کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنے تین رکعتیں انہیں سے وتر کی ہوتی تہیں یہہ اسلیے کہا کہ افضل سبہوں کی نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بہی شمائل میں ایک
روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی ثم یصلی ثلاثا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتیں اور مسلم میں ثم اوتر بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو راتکی نماز کی کہیں اون میں دو رکعتیں سنت
فجر کی بہی اونہیں میں گنی گئیں تو واسطی قریب ہونے تہجد کی ساتہہ اونکی اور حاصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کے گیارہ رکعتیں تہیں مع
وتر کی جیسا کہ اوپر روایتوں میں آیا ہی ش ع ش ح وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا میں نی حضرت عائشہ سی احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راتکو پس کہا کبہی سات رکعتیں تہیں
اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوائے سنت فجر کی روایت کی بخاری نی ف سوائے دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ متعلق ساتہہ احدی عشرۃ
کے ہے اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کی ہوتی تہیں کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی ایک
روایت میں جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتیں بہی پڑہتے تہے میں وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتیں سنت فجر کو بہی اسمیں گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہیں اور دو سنت
فجر کی باوجود اسکی مانع نہیں ہے اس سے کہ ہوں رکعتیں حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب
ہوتیں آنکہیں حضرت کی اور سو جاتی تہجد اپنی سے پڑہتی دنکو بارہ رکعتیں ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا انہی نے صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی
راتکو تاکہ نماز پڑہیں یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتوں ہلکی کی روایت کی یہہ مسلم نی ف کتاب ازہار میں لکہا ہی کہ مراد
ساتہہ دو رکعتوں کی دو رکعتیں وضو کی ہیں مستحب ہے اونمیں تخفیف اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتیں تہجد ہی میں کے ہوتی تہیں کہ قائم مقام تحیۃ
الوضو کی تہیں اسلیے کہ وضو کی لیے نماز علیحدہ نہیں ہی ش ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیند سی راتکو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتوں ہلکی کی
روایت کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ
اِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ
قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ
فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ
يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ
نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا

اور روایت ہی ابن عباس سے کہا رات گذاری مینی یعنی رات کو رہا مین خورد سالی مین نزدیک خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلعم نزدیک اونکی تہے یعنی اونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی تہوڑی سی دیر پہر سو رہی پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچہہ اوسمین سی یعنی کم تہائی سی اوٹہہ بیٹہی پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبہی اندہیرا اور کبہی اجالا کبہی گرمی کبہی جاڑا کبہی درازی کبہی کوتاہی البتہ نشانیان ہین واسطی عقلمندون کی یہان تک تمام کی سورۃ پہر کہڑی ہوئی طرف مشک کی پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالہ مین پہر کیا وضو اچہا درمیان دو وضوونکی یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسرافکو پہونچی اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہووین بلکہ بیچ کی درجہ کا اچہا وضو کیا جیسا کہ راوی کہتا ہی نہ بہایا تہا کے پانی کی اور تحقیق پہنچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہنچایا پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی اور کہڑا ہوا مین یعنی سوتی سی یا طرف مشک کے اور وضو کیا مینی یعنی مانند وضو حضرت کی پہر کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سی داہنی طرف اپنی پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہی اور سو ئی یہان تک خراٹی لی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نی ساتہہ نماز کی یعنی ساتہہ پہنچنی وقت معمولی نماز کی اور طیار ہونی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا اونکی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتی یہہ الفاظ یا الہی گردان میری دلمین نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکہہ مین نور اور میری کان مین نور اور داہنی میری نور اور بائین میری نور اور اوپر میری نور اور نیچی میری نور اور آگی میری نور اور پیچہی میری نور اور گردان اور پیدا کر واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضی نی اور گردان پٹہی میری مین نور اور گوشت میری مین نور اور خون میری مین نور اور بالون میری مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی اور گردان میری جانمین نور اور بڑا کر واسطی میری نور اور بیچ اور روایت مسلم کی یا الہی دی مجکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرۃ سی یا قبیلہ نصیحت سے یا بطریق اختلاط کی گہر کی لوگو اور پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہہ تیرہ وتر سمیت ہونگی لیکن سنتین فجر کی الگ مین النسی پس یہہ مخالف ہے ساتہہ حدیث عائشہ کی کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تہین پس نماز حضرت کی مختلف تہے کبہی وسطرح کبہی اسطرح اور خراٹی لینی علامت ہین کشادگی دم انکی جگہہ کے اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا مذکور اکثر مشائخ کی عمل مین ہے اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی بہی آیا ہی اور اسکو دعا طویل کہتی ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک آیا وسکی ایک برکت ہوئی سے اور یہہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئی ۃ ج ۃ ع وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ وَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْهِمَا الْقِیَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ یَسْتَاكُ وَیَتَوَضَّأُ وَیَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰیٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین کے یہان تک ختم کی سورۃ

پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اونکی کھڑے رہتا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہان تک کہ خراٹے لیے پھر کیا یہہ یعنی جو مذکور ہوا تین بار چھہ رکعتون مین ہر بار ان تین بار مین سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہہ آیتین پھر وتر پڑھے تین رکعتین روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہے اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی بھی سلیے کہ مکروہ ہے اونکے نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر ؛ ع ؛ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ اونہون نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اجکی رات پس پڑہین دو رکعتین ہلکی پھر پڑہین دو رکعتین لمبی لمبی لمبی پھر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تھین ان دو رکعتون سے کہ پہلی اونسے تہین پھر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین ان دو سے کہ پہلی ونسے تہین پھر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو لو کم تہین ان دونونسے کہ پہلی انسے تہین پھر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دولو کم تہین ان دونون سے کہ پہلی انسے تہین پھر وتر پڑہے پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑہین دو رکعتین اور وہ دونو کم تہین ونسے کہ پہلی تہین چار بار ہے اسیطرح سے صحیح مسلم مین ہے اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور کتاب موطا امام مالک کے مین اور سنن ابو داود مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین کہین وتر مین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل نہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہے اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہے اوسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونو نے روایت کی ہین دوسرے افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہین اور تیسرے افراد مسلم کہ فقط مسلم نے روایت کی ہین پس یہہ عبارت یعنی ثم صلے رکعتین وہما دون اللتین قبلہما تین صحیح مسلم مین چار بار ہے اور کتاب حمیدی مین بھی اسیطرح اور موطا اور سنن ابی داود اور جامع الاصول مین بھی اسیطرح مولف نے جو اس مسئلہ سے بیان کیا یہہ رد ہے صاحب مصابیح پر کہ اونے اسکو تین بار ذکر کیا ہے کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین ؛ ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جب بڑے ہوئے عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپے کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین ان سورتونکو کہ آپسمین ایک مانند دوسرے کی ہین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اونکے پھر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کی اور جمع کرتے حضرت اسطرح کہ پڑہتے دو سورتین ایک رکعت مین آخر ان تہین سورتونکی یعنی دو اخیر کی بیس مین سے حم الدخان اور عم یتساءلون تہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف آپس مین ایک دوسری کی مانند ہین یعنے درازگی اور کوتاہی مین آپسمین برابر ہین اور معنی مفصل کی باب القراءة مین معلوم ہو گی بموجب قول مشہور کی ابتدا اوسکی سورہ حجرات سی ہی تا آخر اور یہہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کی ہین بموجب تالیف ابن مسعود کی کہ کلام اللہ جمع کیا تہا اوسکی تہین اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابو داود کی مذکور ہی وہ اسطرح سی ہی کہ پڑہتی تہی پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورہ الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعة اور الحاقة ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعة اور سورہ نون ایک رکعت مین اور سال سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمة ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داود نی یہہ ہی موافق جمع کرنی ابن مسعود کی تہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ تقدیر یون ہے کہ آخر بیس سورتونکی حم الدخان اور ہم مثل اوسکی جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتساءلون اور ہم مثل اوسکی جو المرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علماء کا اسپر کہ نہ پڑہا جاوی کلام اللہ مگر جسطرح کہ مرتب ہے اب جہوٹونکو درست ہی کہ پڑہین اخیر کیطرف سی واسطی ضرورت تعلیم کی اور اگر نماز مین پڑہی غیر مرتب تو خلاف اولی ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ ہی ہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورہ ناس پڑہی تو دوسری مین کیا پڑہی کہا ابو حنیفہ نی کہ دہی پہر پڑہی اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سی مفلحون تک یہہ امام ابو حنیفہ سی بہی منقول ہی اور اظہر یہی ہی ۱۲ ع ح

الفصل الثاني

نسل ودسک عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو پس تہی کہتی یعنی بعد نیت قلبی کی اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتی صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سبحانک اللہم پڑہتی پہر پڑہتی سورہ بقرہ پہر رکوع کیا پس تہا اندازہ رکوع اونکی کا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی پس تہی کہتی اپنی رکوع مین پاک ہے رب میرا بڑا پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی پہر تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی میری رب کی لیے سب تعریف ہی پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدی اونکی کی قریب قومہ اونکی کی پس تہی کہتی سجدی اپنی مین پاک ہی رب میرا بلند پہر اوٹہایا سر اپنا سجدی سے اور تہی بیٹہتی درمیان دونو سجدون کی قریب سجدی اپنی کی اور تہی کہتی یعنی جلسہ مین ای رب میرے بخش واسطی میرے ای رب میری بخش واسطی میرے پس پڑہین چار رکعتین پڑہین ونمین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نی کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہہ ابو داود نی ف تہا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمول سی دراز کیا ایسی ہی رکوع کو بہی مقدار معمول سی دراز کیا نہ یہہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسا کہ نسائی نی حدیث عوف بن مالک سے روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفر لی جو دو بار کہا احتمال ہی

کہ دو بار پڑہتی ہوں اور احتمال یہہ بہی ہے کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو شرح شرع ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتہہ دس آیتوں کی نہیں لکہا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکہا جاتا نام اوسکا صحیفہ غافلین میں اور جو کوئی قیام کرے ساتہہ سو آیتوں کی لکہا جاتا ہے فرمان برداری کرنیوالوں سے اور جو کوئی قیام کرے ساتہہ ہزار آیتوں کے لکہا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** قیام کرے ساتہہ دس آیتوں کی یعنی پڑہے دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور ٹہیر ٹہیر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہے اونکو دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کی دس آیتیں ہوں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتہہ پڑہنے فاتحہ کی کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اور کہ ادنی درجہ قراءۃ نماز کی ہیں اور معنی قانتین کے ہیں مواظبت کرنیوالے طاعت پر یا دراز کرنیوالے قیام کو عبادۃ میں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حدیث مطلق ہے مقید نہیں ساتہہ نماز کی اور نہ ساتہہ رات کی یعنی جب پڑہیگا ہے ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کی یعنی باب صلوٰۃ اللیل میں یعنی رات کو پڑہیگا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکہا ہے کہ قیام کرنا کنایہ ہے اس سے کہ یاد کرے ان آیتوں کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑہنے اونکی کی اور تفکر کرے اونکی معنوں میں اور عمل کرے موافق اونکی واللہ اعلم ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتے ویسا پڑہتے لکہا ہے علماء نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑہتے اور اگر وہاں کوئی سوتا ہوتا پست آواز سے پڑہتے ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور حضرت ہوتے حجرہ میں روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑہتے اور نہ چپکے پڑہتے کہ کوئی سنے نہیں بلکہ اسطرح پڑہتے جو مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قراءۃ کا ہے اور جب مسجد میں پڑہتے بہ نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتے ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَيَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطٰنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہاں گذرے ابو بکر رض پر کہ نماز پڑہتے تہے اور پست کرتے تہے آواز اپنی اور گذرے عمر پر اور وہ پڑہتے تہے نماز در حالیکہ بلند کرنیوالے تہے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابو بکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت نے

ای ابوبکر گذرا تھا مین تجہر اور تو نماز پڑہتا تھا پست کیے آواز اپنی کہا ابوبکر نے تحقیق سناتا تھا مین اوسکو کہ مناجاۃ کرتا تھا مین اوس سے یا رسول اللہ
یعنے مناجاۃ کرتا تہا رب اپنی سے وہ سنتا ہے نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے گذرا تہا مین تجہر اور تو نماز
پڑہتا تہا بلند کیے ہوئی آواز اپنی پس کہا عمر نے ای رسول خدا کے جگاتا تہا مین سوتی ہوؤنکو کہ وقت عبادۃ کے ہے بسبب گرانی نیند کی جاگتی
نہین اور چاہتی مین کہ جاگین اور ہانکتا تہا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچہہ اور فرمایا حضرت عمر
کو پست کر آواز اپنی کچہہ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہہ ابوداود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی ۃ ۃ
وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُكَ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے
ابی ذر سے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتہہ ایک آیت کے اور آیت یہہ ہے اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین
اور اگر بخشے تو واسطے اونکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت
کے اپنی امت کی حق مین جناب باری تعالیٰ مین عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا بحسب حال اپنی امت کی یہہ آیت پڑہی یعنی
حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑہتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ ۃ ح ۃ وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑہ چکے ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر
کے پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنے تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے اور نماز پڑہے
ساتہہ خوشی خاطر کے یہہ کہا ہے بعض علماء ہماری نے اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اوس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑہے رات کو تہی پس لائق
ہے کہ پوشیدہ کرے یہہ فعل یعنی گہر مین کرے نہ مسجد مین روبرو لوگون کے اور بچاوے اپنی کو نیند سے ایسا نہو کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑہے
یہہ کہا ہے سید زکریا نے کہ مشائخ ہماری سے ہین علم حدیث مین ۃ ع ۃ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ كَانَ یَقُوْمُ
مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ كَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سے کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کس وقت کہڑے ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہ نے تہی کہڑے
ہوتی جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اوسپر کرنے والا اوسکا اور بعضی روایت
مین آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت ہے مرغ کی بعد آدہی رات کی ہے ۃ ع ۃ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تہے ہم کہ چاہین یہہ کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑہتی مگر کہ
دیکہتے اونکو اور نہ چاہین ہم یہہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتے اونکو سوتی روایت کی یہہ نسائی نے ف یعنے ہر رات مین حضرت سوتی ہی
تہے اور نماز تہجد کی بہی پڑہتے تہے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتی رہتے پس سوتے بہی دیکہتے ہم اور جاگتے بہی ۃ ح ۃ وَعَنْ
حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ

سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی اصحاب آنحضرت کسی کہا کہ کہا مینی یعنی اپنی دلمین یا العضے بار ان اپنی سی اوس حال مین کہ مین تہا سفر مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکہونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی تہجد کی لیی اوسکی تا دیکہونمین فعل حضرت کا یعنی اور پہر مین بہی اسیطرح کیا کرون پس جب پڑہی حضرت نی نماز عشار کی اور اوسکو عتمہ بہی کہتی ہین لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک رات مین سے پہر جاگی پس نگاہ کی آسمان مین پہر پڑہی یہہ آیت ای رب ہمارے نہین پیدا کیا تو نی یہہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہان تک کہ پہنچی آخر آیۃ تک کہ وہ یہہ ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف بچہونی اپنی کی پس نکالی اوسمین سے مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ مین چھاگل مین سے کہ نزدیک اونکی تہی یعنی مسواک کرنیکی لیی یا وضو کی لیی پس مسواک کی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی یعنی ساتہہ نئی وضو کی یا پہلی وضو کی یہان تک کہا مینی یعنی اپنی گمان مین تحقیق نماز پڑہی موافق اندازہ اوسچیز کی کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوئی یہان تک کہا مینی تحقیق سوئی موافق اندازی اوسچیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسے کیا پہلے بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اوسچیز کی کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑہی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین بار پہلی فجر کی روایت کی یہہ نسائی نی **ف** احتمال ہی کہ حضرت نی اس رات مین آیۃ مذکورہ انک لاتخلف المیعاد تک پڑہی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ سننی والی نے اسکی مابعد کی آیتین سنی ہون پس اس سی تطبیق ہو جاوی گی اسحدیثمین اور اوسمین جو کہ ابن عباس سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرت نی آخر سورہ تک پڑہا ۱۲ ع

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوسنی پوچہا ام سلمہ سی کہ بی بی ہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور نماز اونکی سی یعنے پوچہی پس کہا ام سلمہ نی اور کیا ہی واسطی تمہارے ساتہہ نماز اونکی کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمہین ساتہہ بیان کرنی قراءۃ اور نماز اونکی کی تم کہان طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کرسکو تہی نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازی اوسچیز کی کہ نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوس کی سوئی پہر سوتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی یہان تک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نی قراءۃ حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تہین قراءۃ کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ہے بیچ بیان اوسچیز کی کہ پڑہتی حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز کیلیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی راتکو کہ تہجد پڑہین کہتی یا الٰہی تیرہی لیی سب تعریف ہی توہی قایم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین یعنی توہی محافظت اور تدبیر کرنیوالا امور انکیکا ہی ہمیشہ کہ اگر ایکدم بہہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہوجاوی اور تیری ہی لیی سب تعریف ہے توہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیرہی لیی سب تعریف ہے توہی ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیرہی لیی سب تعریف ہی توہی ہے حق یعنی ثابت موجود کہ کبھی معدوم نہین ہوئیگا اور سوای تیری سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھہ مدد کرنیکی دنیا مین اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیری تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیری قبول کیی مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور تجہپر بہروسا کیا مینی سب امور اپنی مین اور تیرہی طرف رجوع کی مینی سب احوال اپنی مین اور رسوع کیا مینی سب امور اپنی مین اور ساتھہ مدد تیری کی جہگڑتا ہون مین دشمنان دین سے اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی پیش کیا مینی امر اپنا طرف تیری تا فیصلہ کری درمیان میرے اور مخالفون میرےکی پس بخش میری لیی وہ گناہ کہ آگی کیی مین اور وہ گناہ کہ پیچہی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیی مینی اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مینی اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجہسی توہی ہی آگی کرنیوالا اور پیچہی ڈالنی والا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوائے تیری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتی تہے جیسکہ بعض روایات مین آیا ہی ؛ ع ؛ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی راتکو شروع کرتی نماز راتکی یعنی تہجد پس کہتی یا الٰہی ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی ای پیدا کرنیوالی آسمانو اور زمین کے ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی وسچیز مین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی امر دین مین جو ایام دنیا مین اختلاف کرتی ہین فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف وسچیز کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سی یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجہی اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھہ توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی روایت کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
ثم قال رب اغفرلی اوقال ثم دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلوٰتہ رواہ البخاری

اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند سے رات کو پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اوسکی لیے بادشاہی ہے اور اوسکی لیے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریفیں ہیں اللہ کی لیے اور نہیں کوئی معبود سوا ہی اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی پھر کہے اے رب بخش میری لیے یا فرمایا پھر دعا کرے یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خاص دعا رب اغفرلی پڑھنے کو فرمایا یا یہہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول کیجاوے دعا واسطے اوسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجاوے گی نماز اوسکی روایت کی یہہ بخاری نے **ف** معنے تعار کی ہیں جاگے نیند سے اور بعضوں نے کہا کروٹ لے اور ابن ملک نے کہا کہ جاگے ساتھ آواز کی جیسے عادۃ ہوتی ہے کہ وقت جاگنے کی آواز نکلتی ہے پس دوست رکھا حضرت نے یہہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضے علما نے لکھا ہے کہ اس دعا کو کہ اسوقت میں کرتی ہیں درسم الکیس کہتے ہیں یعنی جیسے کوئی اپنی کیسہ میں درہم رکھتا ہے اور جب چاہتا ہے لے لیتا ہے ایسے ہی یہہ دعا جب وقت مذکور میں کرتا ہے قبول ہوتی ہے

شروع ## الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الٰہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداؤد

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہوں میں تجھسے واسطے گناہوں اپنے کی اور مانگتا ہوں میں تجھسے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سے طرف باطل کے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تونے مجکو اور بخش میری لیے نزدیک اپنی سے رحمت یعنی توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنے والا ہے روایت کی یہہ ابوداؤد نے

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علیٰ ذکر طاھرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابوداؤد

اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ سووے رات کو اوپر ذکر اللہ کی اوسحالمیں کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ بھلائی یعنی دنیا میں یا آخرت میں روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے

وعن شریق الھوزنی قال دخلت علیٰ عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شیءٍ ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وھلل اللہ عشرا ثم قال اللھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیٰمۃ عشرا ثم یفتتح الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا میں نے اونسے کہ ساتھ کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع

کرتی تھی جبکہ اوٹھتی رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے پوچھی تونے مجسے ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجسے وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی رسول خدا جب اوٹھتے
رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار
اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے دس بار یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت
کے سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتے ہیں مقابل مسبعات عشر کی یعنی
جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ہاں ہی کہ دس چیزیں سات سات بار پڑھتے ہیں اس حدیث میں سات چیزیں دس دس بار پڑھتے فرماتے ہیں ۱۲ ح

بعبارۃ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ** اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
کھڑے ہوتے نماز کی لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہی تو یا الٰہی اور حمد کرتے ہیں ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری
اور نہیں کوئی معبود سوائے تیری پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہی بڑا پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننے والی جاننے والی کی شیطان راندے
ہوئی سے وسوسے اوسکی سے اور تکبر اوسکی سی کہ آدمی کو تکبر میں گرفتار کرتا ہی اور شعر سکھانی اوسکی سے یعنی بُری شعر سکھانی سی روایت کی یہہ
ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے بعد قول نبی کی غیرک پھر کہتے لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث میں یعنی بعد اعوذ
کے یہہ ہی کہ پھر پڑھتے **وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الْھَوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھَوِیَّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ** اور روایت ہی ربیعہ
بن کعب اسلمی سی کہ کہا تھا میں رات گذارتا نزدیک حجری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تھا میں سنتا آواز حضرت کی جب کھڑے ہوتے رات کو
یعنی نماز تہجد کی لیے کہتے دیر تک پاک ہے پروردگار عالموں کا پھر کہتے دیر تک پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی روایت
کی یہہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ

باب بیچ بیان رغبت دلانی کی قیام رات پر **ف** قیام رات سی مراد ہی قائم ہونا ساتھ عبادۃ کی رات کو یعنی تہجد وغیرہ پڑھنی شرع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کی جسوقت کہ وہ سوتا ہے
تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ یعنی ڈالتا ہی بیچ دل سونیوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دلسی یا زبانسے

کہل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کے پس اگر وضو کیا کہلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کے پس اگر نماز پڑہی کہلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی ابن ملک نی کہ مراد ساتہہ گرہ کی گرہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا میرک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اس گرہ کی بعضون نی کہا ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقۃ پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی جیسیکہ ساحروقت سحر کی کسیپر گرہ لگاتی ہین اور موید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوة سے سونی والی کی تئین ساتہہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد اوسکی سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ اسکی گرہ دلکی در مصمم کرنا اوسکا ایک چیز پر ہی یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت بڑی ہی سویا رہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنی میں اور کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اس لیے کہ مقید ہوتا ہی ساتہہ قید شیطان کی اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سے ؛ ع ؛ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راتکو یہانتک کہ سوجہ گئی قدم اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسواسطے کرتی ہین آپ یہہ حالانکہ بخشی گئی واسطی تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ پیچہی ہون فرمایا کیا نہ ہون مین بندہ شکر کرنیوالا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو میری گناہ بخشدی ہین تو پس مین کیا مشقت عبادة کی چہوڑ دون پس بندہ شکر گذار ہوؤن نہ بلکہ یہہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجہی عطا ہوئین ہین اونکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادة کرنی چاہیی تا مین بندہ شکر گذار ہوؤن حضرت علی رض سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نی عبادت کی واسطی رغبت کی یعنی واسطی رغبت اور آرزو جنت اور ثواب کے پس یہہ عبادت سوداگرونکی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی ڈر کی یعنی ڈر دوزخ و عذاب کے پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ عبادت احرار یعنی آزادونکی ہی ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا طرف نماز کی فرمایا یہہ شخص سے کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان اوسکی کی یا فرمایا بیچ دونون کانون اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نہین اوٹہتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لیے یا نماز صبح کی لیے نہین اوٹہتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نی کہا ہی کہ حقیقۃً ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہی کہ وہ سورہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض انہون نی خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اوٹہایا اوسنی پاؤن اپنا پہر پیشاب کیا اونکی کانمین اور حسن بصری سے منقول ہی کہ اگر وہ لگاتا ہاتہہ اپنا کان کو تو پاتا اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اسلیی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اوسپر ؛ ع ؛ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ

کہا جاگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرائی ہوئی فرماتی تہی سبحان اللہ کسقدر اوتاری گئی ہین آجکی راتمین خزانی اور کسقدر اوتاری گئی ہین فتنے کون شخص ہی کہ جگادی حجری والیون کو ارادہ کہتی تہی اس سے بیویان اپنی تاکہ نماز پڑہین یعنی تاکہ نماز پڑہکر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سی اکثر پہننی والیان کپڑی دنیامین ننگی ہونگی آخرۃ مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو خزانی اللہ کی رحمت آنحضرت کو پہنچنے مقدر تہی اوس رات اوترا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرحسی جو فتنہ مقدر تہی ہوئی امت مین وہ حضرت کو پہلی سی معلوم ہوئی اور اخیر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی پہنینگے اور آخرت مین عملون سی خالی ہو نگے یا یہہ ہینا ہونگی پر نیند کی یعنی بسبب نیند کی یاد خدا سے غافل ہونگی اور آخرتمین درجون اور زیورگیون سی خالی ہون گی یا یہہ کہ بنابر ظاہر کی اوپری کی کپڑی پہنتی ہوئی ہون گی دنیامین اور حقیقت مین اور حکم آخرتمین ننگی ہونگی جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑی کا جالیدار کا ۔ مولانا رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد خزانون سی رحمت ہی اور فتنون سی عذاب **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہے اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچی کی دسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچہلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکاری مجکو پس قبول کرون مین وسکی کون ہی کہ مانگی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجسی پس بخشون مین اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یہہ ہے کہ پہر کہولتا ہی دونو ہاتہ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا صبح تک یہے فرماتا رہتا ہی **ف** نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ نی یہہ لکہی ہے کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہین اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہہ متشابہات سی ہے کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنی دعا کی ہین پکارنا جیسا کہ بندہ یارب کہے مقابلہ مین اجابت و قبول ہی جیسا کہ پروردگار تعالی لبیک عبدی کہی اور سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی اور کبہی وعدہ اور سوال ہر یکجا ایک دوسرے کی جگہ واقع ہوتی ہین اور یہہ روایت منافی نہین ہے، اوس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہے اللہ تعالی جب گذر جاتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہے کہ جب گذرتی ہی آدہی رات یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہی یہہ کہ ہو نزول بعضی راتونمین اوسطرح اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دی یعنی دیوی عبادۃ بدنیۃ یا مالیۃ بطریق قرض کے اور لیوی عوض کی رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفا عہد نکری یا ناقص دی ثواب یعنی کون ہے کہ عمل کری دنیامین بنظر امید ثواب کے آخرتمین واسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی ادا حق اوسکی سی اور واسطی عادل کی کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتہہ ناقص کرنی اوسچیز کی کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ در بہت ثواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا ذات پاک اوسکیکو ساتہہ نفی ان دو وصفون کی اسلیے کہ مانع قرض دینی سی اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون سی پاک ہی پس معنی یہہ ہوئے کہ جو کوئی کری بہلائی دنیامین پاویگا جزا کامل کے ہر بار ہستی ہین شرح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق راتمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان و سچا المیرکہ مانگی وسمین اللہ سے بہلائی امر دنیا کے سے اور آخرۃ کی سی مگر دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ ہر شب مین ہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** دیتا ہی حقیقۃ یا حکما اور یہہ ساعت معین نہ ہونا یہ ہم

بعضے کہتے ہیں کہ مبہم ہے مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ساعت آدھی رات کی ہے ۱۲ ح ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازوں میں طرف اللہ کی نماز داؤد کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کی روزے داؤد کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پھر سوتے چھٹے حصے رات کے میں اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف اس طرح کی نماز محبوب اس لیے ہے کہ جب نفس دو ثلث میں رات کو سوویگا تو نشاط عبادت میں خوب ہوگی اور روزے اس طرح محبوب اس لیے ہیں کہ نفس کو اس میں مشقت بہت پڑتی ہے ۱۲ ع ؛ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ کرتے آخر شب کو یعنی بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کے ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث حضرت عائشہ سے مفصل روایت کئے گئے ہیں شمائل ترمذی میں کہ کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت سوتے اول رات یعنی بعد نماز عشاء کی آدھی رات تک پھر اٹھتے سدس رابع اور خامس میں یعنی چھٹے حصے چوتھے اور پانچویں میں تہجد کے لیے پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑھتے پھر بچھونے پر آتے یعنی سونے کے لیے اس لیے کہ مستحب ہے سدس سادس میں تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکے نماز صبح پر اور اوسکی مابعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتے اہل اپنی سے پس جب سنتے اذان اٹھتے پس اگر ہوتے جنبی ڈالتے اپنے پر پانی یعنی نہاتے اور اگر نہ ہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کی یعنی بعد سنتیں پڑھنے کی گھر میں انتہی اس حدیث سے واضح ہوگئے معنی حدیث اول کی اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت بعد صحبت کرنے کی وضو کرکر آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان متعارف ہے اور دوسرے اذان تکبیر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنے چھٹے حصے شب میں عشاء تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے سدس میں آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچویں سدس میں جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس میں سوتے پس تین سدس سوتے اور تین سدس جاگتے ۱۲ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑھنی اس لیے کہ وہ طریقہ اچھے لوگوں کا ہے کہ پہلے تمہارے تھے اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہارے کی اور سبب دور ہونے گناہوں کا ہے اور باز رکھنے والا ہے گناہ ہو نے سے روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اچھے لوگوں سے انبیاء اور اولیاء ہیں اور اس میں تنبیہ ہے اس پر کہ نہیں یہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہئے اس لیے کہ تم بہتر ہو سب امتوں میں اور اشارہ ہے اس پر کہ جو قیام رات کا نہیں کرتا وہ صالحین کا ملین سے نہیں بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینے والے کی ہے نہ پوشیدہ ۱۲ ع ؛ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ اَلرَّجُلُ اِذَا

قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں یعنی تین طرح کی لوگ ہیں کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف انکی یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکھتا ہی طرف اونکی نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر راتکو نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی یہہ شرح السنۃ میں ف

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار کا بندی سی درمیان رات پچھلی کی ہی پس اگر ہوسکی تجہسی یہہ کہ ہو تو اون شخصوں میں سی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو اوس وقت میں پس ہو یعنی کوشش کر سکی کہ ہو وی تو اونمین سی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کی ف نزدیک ہونا رب کا یعنی رضا اوسکا اور درمیان رات پچھلی کی کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی لیی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریائی کی ہین ابتدا ظہور نبوت میں کہ آنحضرت مکہ میں تھی وہ اپنی وطن میں تھے اونکی دلمین یکایک نور توحید کا اور کراہت بت پرستی اور شرک کے پڑھی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگونکو توحید کیطرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ میں آئے اور خبر آن حضرت کی پوچھی آنحضرت اون دنونمین تاتہہ حکم اللہ تعالی کی نظر اعداء دین کیسی پوشیدہ تھی اونہون نے پوچھا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ وروش تمہاری سی نکل کر اور دین کیطرف بلاتا ہی لوگون نی کہا ہان ایک دیوانہ ہی کہ طریقہ باپ دادی کا چھوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی ہی ع دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۔ دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند ۔ اونہون نی کہا کہ پہر وہ کہان ملین گی کہا لوگون نی آدہی راتکو نکلتا ہی اور گرد اس خانہ کعبہ کے پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آئے راتکو نکلی اور کعبہ کی پردہ مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کہا شخص ہی وہ کہ سب دی خاک آستانہ اوسکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نی کہا میں ہے اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وے ایمان لائی وہ تیسری یا چوتھی ہین دین مین پس حضرت نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجہسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہو گا میری پاس آنا پس بعد اوسکی عمرو بن عبسہ مدینہ میں آئے اور حضرت کی صحبت میں حاضر رہی اور کمال کو پہنچی ۱۲ شرح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سی پہر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اوس عورت نی بھی پہر اگر عورت نجاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چھینٹی دیوی اوسکی منہ پر پانی کی رحمت کری اللہ اوس عورت کو کہ اوٹہی رات سی پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑھی نماز خاوند اوسکی نی بھی پہر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹی دیوی منہ اوسکی پر پانی کی روایت کی یہہ ابو داود نی اور نسائی نی ف پس نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو اولی ہی وسکا

پہنچا اور چاہئے تئیں یہی مراد ہے کہ سعی کرے اوسکی وتہائی میں واسطے طاعت رب کے اوسکی کی جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ ہے کہ مرد و عورت کو چاہئے
کہ آپس میں مددگار رہیں یا ایک دوسری کا طاعت پر اور اسطرح رفیقون کو بھی آپس میں ہے چاہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ جبر کرنا کسیکو
خیر پر جائز ہے بلکہ مستحب ہے ؛ ع وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ
وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا گیا ای رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول
ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کی یعنی تہائی رات پچھلی رہے اور پیچھے فرض نمازون کی روایت کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ
ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ
اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں بالاخانے ہیں ایسے کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی
چیزیں اونکی اندر اونکی سے اور اندر کی چیزیں اونکی باہر کی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی تیار کیا ہے اونکو اللہ تعالی نے واسطے اوس شخص کے کہ نرمی سے کرے بات
اور کھلاوے کھانا اور پی درپی روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا ہو اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد ایسی وقت کہ آدمی سوتے ہوں یعنی اکثر آدمی
سوتے ہوں نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکی اور اوسکی روایت میں بجای لمن الان الکلام
کے لمن اطاب الکلام ہے یعنی دونون کی ایک ہے ہیں ف کہا ہے بعضون نے کہ ادنی درجہ پی درپی روزے رکھنے کا یہہ ہے کہ تین روزے ہر
مہینے میں رکھے ؛ ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کی کہ تہا قیام کرتا
رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کی واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل
ہوا گویا بیچ سالکون کے کہ جنکی حق میں کہا گیا ہے تارک الورد ملعون اور حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت
کے نقصان ہے بعد زیادتی کی اور اوس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کی نقصان
سے بعد زیادتی کی پس لائق ہے سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور یہی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی نہووے زیادتی میں پس وہ نقصان میں ہے
؛ ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا اَهْلَهُ يَقُولُ يَا اٰلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَاِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے داود علیہ السلام کی ایک وقت راتمیں یعنی نصف اخیر میں کہ جگاتے اوسمیں اہل اپنے کو کہتے ای آل داود کہ کھڑے
ہو پہر نماز پڑھو پس تحقیق یہہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ اوسمیں دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کی روایت کی یہہ احمد نے ف عشار
یعنے جو کہ دہ گیرہ کرتا کون وغیرہ پر بیٹھے ہیں اور لوگون سے مال ونکی ازراہ ظلم کی لیتے ہیں جیسے یہان محصول لینے پر لوگ مقرر ہیں پس
فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ انسے ضرر پہنچتا ہے خلق کو سیلے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہہ ہے

ر تعظیم کری امر الہی کی اور شفقت کری خلق اللہ پر ع ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہترین نماز بعد فرضونکی یعنی اور بعد سنتون معمولی وسکی کی نماز درمیان رات کی ہی روایت کی یہہ
احمد نے **ف** کہا میرک نی کہ اسمین حجت ہی واسطی ابی اسحق مروزی شافعی کی اسپر کہ نماز رات کی افضل ہی سنن رواتب سی اور کہا ہی اکثر علماء نی کہ
سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہی واسطی صحیح دلالت کرنی اس حدیث کی اوپر اسکی اور تحقیق اسمین یون ہی کہ تہجد افضل ہی اس
جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہی نفس پر اور بعید ہی ریا سی اور سنن رواتب اس جہت سی افضل ہین کہ بہت تاکید ہی اونکی پڑہنی کی ساتہ
فرضونکی اور متمم ہین فرضونکی پس کچہہ منافاۃ نہین یا یون کہا جاوی کہ نماز رات کی افضل ہی اسلیے کہ مشتمل ہی اوپر وتر کی کہ واجب ہی حضرت
جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی کسی نی خواب مین دیکہا پوچہا کہ تمہاری رب نے کیا معاملہ کیا تمہاری ساتہہ انہون نی کہا جاتی رہین وہ باتین
کہ معارف و حقائق بین کہتا تہا مین اور فنا ہو گئی اشاری کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ ندیا مجہکو مگر چند رکعتون نی کہ درمیان شب کے پڑہتا تہا مین
رغبت دلائی طالبونکو اسکی کہ اہتمام و کوشش عبادۃ و ریاضت مین خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر ۔ کار کن کار بگذر از گفتار
کاندرین راہ کار دارد کار ۔ ع شرح ﴿ مولانا ﴿ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَیَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پس جب صبح کرتا ہی چوری
کرتا ہی فرمایا شتاب ہے کہ باز رکہی گی نماز اوسکی اوس چیز سی کہ تو کہتا ہی روایت کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے اوسکی
مزاولت سی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنی نورانیت اور برکت اوسکی باز رہی گا اس فعل بد سی جیسکہ قران
مجید مین فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بری بات سے ع ﴿ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ
هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ
جَمِیْعًا كُتِبَا فِی الذَّاكِرِیْنَ وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ﴾ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی
ہریرہ سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگاوی آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑہی دونون نی یا فرمایا نماز
پڑہی ہر ایک نے دو رکعتین اکہٹی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی روایت کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی
ف اہل سی مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ فصلیا کا
فرمایا یعنی مرد نی اور اوسکی اہل نی دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی یا لفظ فصلے کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی مطلب دونو لفظون
کا ایک سے ہی پس لکہی جاتی ہین دونون ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی والذاکرین اللہ کثیرا و
الذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کی مرد اور عورتین تیار کر رکہی ہی اللہ نی اونکی لیے مغفرت اور ثواب بڑا
ع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ
اللَّیْلِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ﴾ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اشراف یعنی بزرگ
قدر امت میری کی اوٹہانیوالی قران کی اور صاحب رات کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اوٹہانیوالی قران کے یعنی جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین اوسکے امر و نواہی اوسکی بیہودہ پھیری ہے تاکہ بزرگ قدر ہین جیسکہ اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی
گئی نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکی کے مگر یہہ کہ نہین ہے وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وے کیجاتی ہے طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب
وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہہ ہے کہ یاد کرے وسکو اور عمل کرے موافق اوسکے والا ہوتا ہے بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہے
اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب لیہ یاد ہو دے اور پہیر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدہے پر کتابین لادین یعنی کچہہ فائدہ نہین
اونکو اوس سے اور صاحب اونکی یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر اوسمین ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ باپ اونکے حضرت عمر بن الخطاب
تہے نماز پڑہتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتے پچہلی رات جگاتے اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لیے فرماتے اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتے
یہہ آیت اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنے کو ساتہہ نماز کے اور صبر کر اوسپر نہین مانگتے ہم تجہسے روزی ہمین روزی دیتے ہین تجکو اور آخرہ
واسطے پرہیزگارون کے ہے روایت کی یہہ مالک نے ف اور صبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوپر اوٹہانے مشقتون نماز کی اور مشقتون امر اہل اپنے کی
بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتہہ اونکی عبادت اللہ تعالی کی برابر مدد ڈہونڈ ساتہہ اوسکے اوپر غنا ظاہر و باطن اپنے کی اور دست فکر کر امر رزق اپنے کو
اور فارغ کہہ دل اپنا واسطے امر آخرۃ کے اس لیے کہ ہم قادر ہین بندون کے رزق دینے پر تجسے رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ تیجے حاصل کرنے رزق اور وجہ
معیشت اپنے کی اور اور رون کی سعی کرے اور مشقت اوٹہاوے ایسے کہ باز رکہے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجکو جیسکہ رزق دیتے ہین غیر ترکو اور عاقبت
محمود یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہے ۞ ع ۞ شرح

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

باب ہے بیچ بیان میانہ روی
کرنے کی عمل مین ف یعنے عمل نقل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنی کمی زیادتی نکرے ۞ ع ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ
حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَأَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا
رَأَيْتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنی اکثر ایام ۞ یہان تک کہ گمان
کرتے ہم یہہ کہ نہین روزہ رکہنے کے اوسمین سے کچہہ اور روزے رکہتے یعنی اکثر ایام اوسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہان تک کہ گمان کرتے ہم یہہ کہ نہ افطار
کرینگے اوسمین سے کچہہ اور تہے کہ نہ چاہے تو یہہ کہ دیکہے اونکو رات مین نماز پڑہتے ہوئے مگر کہ دیکہے تو اونکو اور نہ چاہے تو کہ دیکہے اونکو سوتے ہوئے مگر کہ دیکہے تو
اونکو روایت کی یہہ بخاری نے ف یعنے نہ تہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوئیں تا افراط یعنی زیادتی لازم آوے اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تہے
تا تفریط یعنی کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبہی روزے رکہتے اور کبہی افطار کرتے اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتے اور سوتے بہی نہ تمام شب نماز پڑہتے اور نہ
تمام شب سوتے تہے عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ۞ ح ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب
عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہے اگرچہ کم ہون روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے برا جانتے ہین اہل تصوف
ترک اوراد کو جیسکہ برا جانتے ہین ترک فرض کو انتہی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ ترک اولی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب بندے نے ترک کی طاعت

یعنیٔ قصور درست کیں اونسی گو یا کہ اعراض کیا عبادت سی جو کسی لیسی مستحق ہو عتاب کی بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی ثنا کا محبوب ہو اور اگرچہ کم ہو اور حاصل یہہ کہ عمل قلیل ساتہہ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہی عمل کثیر سی ساتہہ ترک عادت اور محافظت کی ۱۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لو عملونسی وسعت کہ طاقت رکہو یعنی ہمیشہ کرنیکی اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین تنگ ہوتا یہان تک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے نہ لازم کر و نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکہو ہمیشہ کرنی اوسکی بلکہ بقدر استعداد اختیار کرو کہ ہمیشہ کرسکو اسلیے کہ اللہ ملول نہین ہوتا یعنی ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہان تک کہ ملول ہو تم یعنی چہوڑ دو عبادۃ حاصل یہہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادہ پر دیے جاتا ہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تہک کر چہوڑ دوگی اللہ تعالی ثواب بہی دینا چہوڑ دیگا پس عبادۃ متوسط کرنا ہمیشہ بہی ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا وقت خوشی نماز کی اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ آخرۃ کو چاہیی کہ کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت مین اور احتراز کری ملول ہو کر عبادۃ کرنی سی اور جب سست ہو اور بیٹہہ رہا عبادۃ سی اور مشغول ہوا کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اور بہ قصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہی طاعت سے ایسی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیی کہ یہ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت اور ملالت کی حدیثین بہت واقع ہوئی ہین ایسی کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اوسکا ہوتا ہی لیکن چاہیی کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتہہ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کی نہو جاوی کہ تہوڑی سی عمل مین فی الحال تہک جاتی ہین اور چہوڑ دیتی ہین اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو رکعت نماز کی اور ایک سپارہ قران کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اور سے اونکو بہت عمل کی عادۃ ڈالنی سی سو رکعت نماز کی اور دس سپارہ قرآن کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہین ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگی ایک تمہارا اور اس حالمین کہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیی کہ سو رہی یہان تک کہ جاتی رہی اوس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اونگہتی ہوئی نہین جانتا وہ چیز کہ کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرۃ کا پس بددعا کری نفس اپنی کو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنے مثلا ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفر لی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ بیٹہی اللہم اعفر لی ساتہہ عین جہملہ اور را کی کہ معنی اوسکی کہ اللہ خاک آلودہ کر مجکو پس یہہ بددعا ہوئی نفس پر ایسی کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہیں سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتہہ جنت اور سلامتی کی اور نعمت اور کرامت کی اس لیے کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تہوڑی عمل

پر اور مدد چاہو ساتھہ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھہ اخیر رات کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** دین آسان ہی یعنی احکام دین کی اللہ تعالیٰ نی آسان مقرر کیی ہین پس سخت نہ پکڑو اونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیت کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیر واجب باتونکو واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سے وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہے اور وہ مغلوب اور سددوا کی معنی یہہ ہین کہ قریب ہو وامر دین کے ساتھہ سہولت کی ورنہ دور ہو اوس سے ساتھہ سختی کی اور طیبی نی کہا ہی کہ قاربوا تاکید ہی سددوا کی یعنی سددوا کی ہین سوے قاربوا کی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈو اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون مین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھہ اخیر رات مین یہہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کا ﴿ع ثرح﴾ **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑہی تمام وظیفہ اپنے کے پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی گویا کہ پڑہا اوسکو رات کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے ایک شخص نے کچھہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ اور اذکار و نماز سی کہ شب کو پڑہتا تہا اور وہ فوت ہو گیا پہر پڑہی بابین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑہ لیا تو اوسکی لیی ثواب رات کی پڑہنی کا سا لکہا جاتا ہی اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ دن کو فوت ہو گیا اور رات کو پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کا ثواب لکہا جاتا ہی روز و شب آپسمین خلیفہ ایک دوسری کی ہین اور اسمین جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیی کہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد اور بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہین اسلیے اس حدیث کو اس باب مین لائے ﴿ح﴾ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہ کہڑی ہو کر پس اگر نہو سکی پس پڑہ بیٹہہ کر پس اگر یہہ بہی نہو سکی پس پڑہ کروٹ پر روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنے کروٹ سی پڑہی قبلہ کیطرف منہہ کر کر اور اگر قبلہ کیطرف منہہ نکر سکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف منہہ پہیر نیوالا بہم پہنچی تو ہر طرف جائز ہی اور ہماری نزدیک افضل یہہ ہے کہ چت لیٹی رو بقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈہون کی نیچی رکہکر سر اونچا کر لی اور اشارون سی نماز پڑہی چنانچہ دارقطنی نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سے چت ہی نماز پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نی عمران سے فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی وہ چت نلیٹ سکتی تہی پس درد کی لیی چت نہین ہو سکتی اسلیی کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حضرت نی فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہہ بطریق اولی جائز ہوگا ﴿ع﴾ **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین عمران سی کہ اونہون نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نماز آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہو کر پس وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹہی ہوئی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑی کا اور جو کوئی پڑہی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹہہ کر پڑہنی اگر بی عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو تو قیام ساقط ہی پس کہڑی ہو کر پڑہنی افضل بیٹہہ کر پڑہنی سی نہوگی اور بیٹہہ کر پڑہنی میں اوسکو آدہا ثواب کہڑی کا نہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نی کہ آیا جائز ہی یہہ کہ نماز نفل لیٹے

پڑہی باوجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہین پس کئی ہین بعضی طرف اسکی کہ نہین جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی کہ ثواب اسکو برابر آدہی ثواب بیٹھہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بہی یہی ہے اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطی ثابت ہونی اسکیلئے حدیث سی انتہی اور مذہب ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ یہہ جائز نہین پس کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنی والی بیمار کی ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہوا وسکو کہڑی ہوکر پڑہنا یا بیٹھہ کر پڑہنا ساتھہ شدت اور زیادتی کی مرض مین فرع

الفَصلُ الثَّانِی

فصل دوسری

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَکَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِکَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا تیمم کرکر اور نجاستون سی پاک ہوکر یا پاک گناہون سی ہوکر اور یاد کری اللہ کو یعنی زبان سی یا دلسی یہان تک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت راتمین اوس حالمین کہ مانگی اللہ تعالی سی اوسمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی وہ بہلائی ذکر کرا یہہ نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ وَمَا لَهٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹہا نرم بچہونون اپنی سی اور بالاپوش اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سے طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ واسطی فرشتون اپنی کی دیکہو طرف بندی میری کی اوٹہا فرش اپنی سی اور نرم بچہونی اپنی سی محبوب اور اہل اپنی کی پاس سے طرف نماز اپنی کی واسطی رغبت کرنیکی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میری ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بہاگا ساتہہ یارون اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہی بہاگنی مین یعنی بلا عذر بہاگنی مین اور جانا اوس ثواب کو کہ واسطی اوسکی ہے پہر آنی مین پس پہرا اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب فرشتونکو دیکہو طرف بندی میری کی یعنی بنظر تعجب کے کہ پہرا واسطی رغبت کرنیکی اوس چیز مین کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہان تک کہ بہا خون اوسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** لحاف یعنی جو کپڑا کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی یہہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سے اوٹہہ کر رغبت کی طرف عبادت رب اپنی کی جاتا کہ یہہ کچہہ نفع نہین دینگی اوسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ عمل کرنا واسطی اللہ کی ساتہہ امید ثواب کے کہ اوس عمل پر ملتا ہی منافی خلاص اور کمال کے

نہین اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کی لیے عمل کری کچہہ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطی ثواب کے یا خوف عذاب کے کری
کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سے تو عبادت سے اوسکی چہوڑ دی نہین صحیح ہوتی عبادة اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ کفر ہی ؛ ع : **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**۔ روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سی کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہنچی مجہی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹہی ہوئے یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کہڑی کی کہا راوی نی پس آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مینی اونکو نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی پس رکہا مینی ہاتہہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عبد اللہ بن عمرو کہا خبر دیا گیا تہا مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹہی ہوئی برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹہی ہوئی فرمایا کہ ہان اسیطرح سی ہی ولیکن مین نہین مانند ایک کے تم مین سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** عادت عرب کی ہی کہ جب کسیسے کوئی بات تعجب کے دیکہتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتہہ رکہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف ادب کی نہین بلکہ از راہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو عبد اللہ نی ہاتہہ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکہا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی ہین پہر بیٹہہ کر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ میری خصوصیات سے ہی میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسیطرح پڑہون مجکو اور رتبہ قیام مین کم دادرند اور ونکو مجبر ؛ ع : **وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ**
اور روایت ہی سالم بن ابی الجعد سی کہا کہا ایک شخص نی قوم خزاعہ مین سے کاشکی مین نماز پڑہون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نی عیب پکڑا اوسپر پس کہا اوسنی سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دے ہمکو ساتہہ اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** پس آرام پکڑون مین یعنی ساتہہ عبادت رب اپنے کی اور مناجاة اوسکی کی اور لذت پڑہنی کلام اوسکی کی اور بعض حاضرین نی عیب اسلیے پکڑا کہ یہہ عبارة محتمل تہی دو معنون کی ایک یہہ کہ آرام پکڑون مین ساتہہ نماز کی اور دوسرے یہہ کہ نماز سی آرام پکڑون یعنی نماز پڑہ کر آرام سی ہو بیٹہون پس مراد اوسکی معنی اول تہی اور لوگ سمجہی کہ دوسرے معنے مراد ہین اور وہ خلاف ادب کی ہین پس اونہون نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کر کہ حضرت نی یہی فرمایا ہی ای بلال راحت دے مجکو ساتہہ نماز کی یعنی مشغول ہونا اونکا نماز مین راحت تہا اونکیلیے سلیے کہ وہ گنتی تہی سواے نماز کی اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پاتی تہی ساتہہ نماز کی اسلیے کہ اوسمین مناجاة ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرة عینی فی الصلوة یعنی آرام مجہی نماز مین ملتا ہی ؛ ع : **بَابُ الْوِتْرِ** باب بیچ بیان نماز وتر کی **ف** اختلاف وتر مین درمیان علماء کی دو باتون مین ہی اول یہہ کہ سنت ہے یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہین واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین رکعت اکثر اماموں کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور حدیثین جانبین مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہ کر سلام پہیرتے ہین اور اگرچہ یہہ مکروہ ہی ؛ ح : **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونی صبح کسی سی پڑہے ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکی الیی جسکو نماز

پڑہی ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد رح نی کہ رات کو

نفل پڑہی تو افضل یہی ہے کہ دو دو رکعتیں پڑہی اور پڑہی ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکو نماز پڑہی ہی کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ

رات کی نماز مین پہلی جو دو دو رکعتین پڑہین تہین وہ نماز جفت تہی یہہ ایک رکعت اسکو طاق کر دیگی اور یہہ حدیث حجت ہے واسطی شافعی کی کہ اونکی

نزدیک وتر کی ایک رکعت ہی ہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق

کر دیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین ہے حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی ورا اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہے ہی کہ نہی

وارد ہوئی ہی بتیراء سی یعنی تنہا رکعت سے ملا علی قاری نی مرقاۃ مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان اختصار کی لیی اسیپر اکتفا کیا جو چاہی اوسمین دیکہہ لے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے وتر ایک رکعت ہی ملی ہوئی ساتہہ دوگانہ کی پہلی

اوسکی یہہ معنے اسلیے کہی ہے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثوں مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات مین ہوتا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ یہہ

حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین وتر ہونی وتر کی تین رکعت آگی ونگی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ

فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات مین تیرہ

رکعت وتر پڑہتی اونمین سے ساتہہ پانچ رکعت کے نہ بیٹہتی کسی رکعت مین یعنی تشہد کی لیی مگر بیچ آخر اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز

ان حضرت کی راتمین کیے طرح پر آئی ہی ایک اونمین سی یہہ ہی کہ آٹہہ رکعتین پڑہتی تہی ساتہہ چار سلامون کی اور پانچ رکعتین پڑہتی تہی متصل ساتہہ

نیت وتر ساتہہ ایک تشہد کے اور ایک سلام اور یہہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتون کے ساتہہ ایک جلوس کے اور یہہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کی اور جو کہ

قائل نہین ہین اسکے تاویل عدم جلوس کے ساتہہ عدم سلام کی کرتی ہین یعنی سلام نہین پہیرتی تہی مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی لم یسلم الا فی

آخرہن اور بعضی یہہ تاویل کرتی ہین کہ جلوس دراز نہین کرتی تہی مگر آخر مین اور وصل چار رکعت سی زیادہ ساتہہ ایک سلام کی جائز ہی باتفاق

اور ہماری نزدیک جائز ہی آٹہہ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہی ساتہہ کراہت کی ح مولانا وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ

يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ

اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ

وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا

ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ

اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ
لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
سعد بن ہشام سی کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ کی پس کہا مینی ای ماں مسلمانونکی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہا حضرت عائشہ نی
کیا نہین پڑہا تو نی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن یعنی جو کچہہ کہ قرآن مین اچہی اخلاق
وصفات مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کیی تہے کہا مینی ای ماں مومنون کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی یعنی وقت اور کیفیت
اور عدد رکعات اوسکی سی پس کہا ہم تہی مین تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی واسطی وضو اونکی کا پس اوٹہاتا اونکو اللہ جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی
اونکو رات کو پس مسواک کرتی یعنی پہلی وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی تہی انمین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ کو اور
تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین
رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتے سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر
سلام پہیرتے کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتے تہی وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتون مین مانند کرنی اونکی پہلی صورت مین یعنی اوسیطرح بیٹہہ کر پڑہتی پس یہہ
ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب
ہوتی اونکو نیند یا بیماری یعنی مانع ہوتی کہڑی ہونی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون سارے
مہینے سوا رمضان کے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جب نماز پڑہتی حضرت اور اسیطرح اور عبادت کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا
بسبب عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون سارے مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت سارے شعبان مین روزے
رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اوسمین ہی کہ اکثر شعبان مین روزے رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتونکا
بعد وتر کی اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض
کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا
ہے کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسیکو انسی اور جمہور علما قائل ہین انکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی انمین پس تطبیق
انمین دو طرحسی دی ہی ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوة سی مراد اور نوافل ہین سوای ان دو رکعتونکی یعنی سوای ان دو رکعتون
کے اور نوافل بعد وتر کے نہ پڑہا کرو اور دوسرے یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تاکہ عمل دونو پر ہو پس حدیث
اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پہر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتونکا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین
پس حدیث ابو امامہ کے مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین صرف اتنا آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہہ کر پڑہتی تہی اور یہہ نہین
کہا کہ اول شب پڑہتی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہی کہ یہہ بر تقدیر ادا کرنی وتر کی ہی اول شب مین اور یہہ دونو حدیثین آخر باب
مین آوینگی اور حدیثین بخاری و مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وتر کے یہہ بہی پڑہتی صحیح یہ
ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قائم مقام سنتون وتر کی ہین ؛ ح ؛ ع ؛ و مولانا ؛ وعن

ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا آخر صلوتكم بالليل وترا رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز اپنی رات کی وتر کو روایت کی یہہ مسلم نی ف امر اس مین استحباب کے لیے ہی اور شرح
اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی ع ؛ وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم
اور روایت ہی اونہین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلدی کرو صبح سی ساتھہ وتر کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی وتر
صبح سی پہلی پہلی پڑہ لیا کرو ہماری نزدیک یہہ امر وجوب کے لیے ہی اور اگر رات کو وتر رہ جاوین تو قضا اونکی واجب ہے کہ دنکو پڑہ لی ؛ ع ؛ وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله
ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈری اس سی کہ نہ اٹھونگا آخر رات مین پس چاہی کہ وتر پڑہ لی اول شب اور جو امید رکھی اوٹھنی کی آخر
رات مین پس چاہیی کہ وتر پڑہی پچھلی رات کو اس لیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہی یعنی حاضر ہوتی ہین فرشتی رحمت کے اور انوار و برکات اور یہہ یعنی وتر اخیر رات کی
بہتر ہین روایت کی یہہ مسلم نی ف وتر اخیر رات کی بہتر ہین اسلیی کہ ثواب اسوقت بہت ہوتا ہی بسبب حاضر ہونی ملائکہ رحمت اور برکت کی اور وقوع
ہونی اونکی کی افضل وقت مین ع ؛ وعن عائشة قالت من كل الليل اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من اول
الليل واوسطه وآخره وانتهى وتره الى السحر متفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہر جزو رات کی مین پڑہی وتر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول رات مین بہی اور بیچ رات مین بہی اور اخیر رات مین بہی اور آخر عمر مین ٹہیرا پڑہنا حضرت کا سحر کی وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ
رات کا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛ وعن ابي هريرة قال اوصاني خليلي بثلث صيام ثلثة ايام من كل شهر
وركعتي الضحى وان اوتر قبل ان انام متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے یعنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ تین باتون کی روزہ رکہنی تین دنکی ہر مہینی مین اور پڑہنی دو رکعتین ضحی کے اور یہہ کہ پڑہون مین وتر پہلی اس سے کہ سو رہون
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف روزے تین دنکی یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک روزہ
اول مہینی مین اور ایک درمیان مہینی مین اور ایک آخر مہینی مین اور بعضون نی کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول مین اور بعضون نی کہا مطلق یعنی سارے
مہینی مین جب چاہی رکہ لے اور دو رکعتین ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونیکی پڑہی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ
اونکا ہی اور اکثر اشراق کی چھہ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہ کو اول شب مین پڑہنی اسلیی فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتی تہی
حضرت کے حدیثونکی یاد کرنی مین اور تکرار کرنی اونکی مین پس اسمین رات بہت جاتی تہی اخیر رات مین اوٹہنا مشکل تہا اور بسبب مشغولی علم کی ضحی
کے بہی دو رکعتین پڑہنی کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہی اور عبادت سی ع ؛ ح ؛

الفصل الثاني

فصل دوسری عن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يغتسل من الجنابة في اول الليل ام في آخره قالت ربما اغتسل في اول الليل وربما اغتسل في آخره قلت الله اكبر
الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت كان يوتر اول الليل ام في آخره قالت ربما اوتر في اول الليل وربما اوتر في
آخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قلت كان يجهر بالقراءة ام يخفت قالت ربما جهر
وربما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة رواه ابو داود

وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ روایت ہی غضیف بن حارث سی کہ کہا کہا مینی واسطی عائشہ کی کیا دیکھا تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ تھی غسل کرتی جنابہ سی اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتی ہی نہا ڈالتی تھی یا سو رہتی اور حجت کی لیی اٹھتی نہاتی کہا حضرت عائشہ نی اکثر اوقات
نہاتی اول شب اور اکثر اوقات نہاتی آخر شب کہا مینی اللہ اکبر سب تعریف اللہ کی لیی ہی کہ جسنی کی امر دین مین وسعت کہا مینی تھی وتر پڑھتی اول شب
یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نی اکثر پڑھتی تھی اول شب اور اکثر پڑھتی وتر آخر شب کہا مینی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی اللہ کی لیی کہ جسنی گردانی امر دین
مین وسعت کہا مینی پکار کر پڑھتی تھی قراءۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نی اکثر پکار کر پڑھتی تھی اور اکثر آہستہ کہا مینی اللہ بہت بڑا ہی سب
تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہہ ابوداود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ اخیر یعنی جہر کر قراءۃ کا ہی ۰

ف لفظ اللہ اکبر غضیف نی ازراہ تعجب اور خوشی کی کہا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی قیس سی کہ کہا پوچھا مینی حضرت عائشہ سی کہ ساتھہ کتنی رکعتون کی
تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتی کہا حضرت عائشہ نی تھی وتر پڑھتی حضرت ساتھہ چار رکعت کی اور تین رکعت کی اور چھہ اور تین اور آٹھہ اور
تین اور دس اور تین کی اور نہین وتر پڑھتی کم سات سی اور نہ زیادہ تیرہ سی روایت کی یہہ ابوداود نی **ف** ساتھہ چار رکعت کی اور تین کی یعنی چار
رکعت تہجد کی ہوتی تھین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کی دیر کی رکعتون کو مجازا وتر کہا اسی طرح چھہ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹھہ
تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین حدیث مین دلالت ہی اس پر کہ وتر کی تین رکعتین ہین اور نہین پڑھتی تھے کم سات سی یعنی غالبًا اکثر
رکعتین ہین ثابت ہوئے اور نہ تیرہ سی زیادہ یعنی غالبًا اور الا پندرہ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین ۱۲ ع ش **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی وتر حق ہی یعنی لازم ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہی کہ پڑھی وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑھی تین رکعت پس چاہیے کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑھی ایک رکعت
پس چاہیے کہ کری روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** حق کی معنی ہین ثابت اور واجب پس ابوحنیفہ حق کی معنی لیتی ہین واجب اور
امام شافعی لیتی ہین ثابت یعنی ثابت ہی سنت سی اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اوزاعی اور اماموں نی اور تین رکعت اختیار کی
ہین امام ابوحنیفہ نی اور ایک رکعت امام شافعی اور اوزاعی اور اماموں نی ۱۲ ع ش ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَہْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت
علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکھتا ہی وتر کو پس وتر پڑھو ای اہل قرآن کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی نی **ف** اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات و صفات مین پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی اپنی افعال مین پس نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ
مددگار دوست رکھتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول کرتا ہی اوسکو حاصل یہہ اللہ یکتا ہی اس مناسبت سی دوست رکھتا ہی عدد طاق کو پس وتر بھی
طاق ہی اوسکو دوست رکھتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تھی اور اسمین اشارہ اسپر بھی ہی کہ دوست رکھتا ہی
انقطاع کو مولیٰ کو ماسوائے اللہ سی اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائی قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوئے اسمین منبہہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑھنی
قرآن کی اوسمین ۱۲ ع ش ح **وَعَنْ** خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ

اللہ امدکم بصلوٰۃ ہی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوٰۃ العشاء الی ان
یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداود ۔ اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سی کہ کہا نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی
نے امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہی نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹوں سی وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہاری
درمیان نماز عشاء کی نکلنے فجر تک یعنے وقت اوسکا اوسکی مابین ہی جب چاہی پڑہ لی روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** سرخ اونٹون
کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانیکی لیے حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہے کہ یہہ نماز بہتر ہے
تمام متاع دنیا سی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ وتر واجب ہی اور پہلی عشاء سی پڑہنا اوسکا جائز نہین ع ۔ **وعن** زید بن
اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلا
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سو جاوی غافل ہوکر وتر اپنی سی پس چاہیے کہ پڑہے جس وقت کہ صبح
ہو روایت کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضا وتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑہنا اوسکا یعنی
اتنا وقت ہے کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کے پڑہی اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہیے اول پڑہی چاہی بعد
ع ۔ **وعن** عبد العزیز بن جریج قال سالنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکفرون وفی الثالثۃ
بقل ہو اللہ احد والمعوذتین رواہ الترمذی وابوداود ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن
ابزی ورواہ احمد عن ابی بن کعب والدارمی عن ابن عباس ولم یذکرا والمعوذتین
اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سی کہ کہا پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی کہ کونسی سورۃ پڑہتی تہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت
عائشہ نی کہ پڑہتی تہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی یہہ احمد نی ابی بن کعب
سے اور دارمی نی نقل کی ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ تیسری رکعت مین پڑہی یہہ روایت
کی ہے **ف** کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیر ہی روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ
سے یہہ ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی روایت منقول ہوئی اوسپر عمل علمی
نہین کرتی ہین کہ اسکی سند مین کچھہ خلل ہی اور دوسری یہہ کہ جو یہہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اخیر کی رکعت کو اوپر
کے رکعتوں کی دراز نہ کرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقات مین دیکہہ لے اور یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر
کہ وتر کی تینوں رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی ع ۔ ح ۔ **وعن** الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلمات اقولہن فی قنوت الوتر اللہم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن
تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک
انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداود والنسائی
وابن ماجۃ والدارمی ۔ اور روایت ہے حضرت حسن بن علی رض سے کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی کلمی کہ کہون مین انکو بیچ قنوت وتر کی الہی ہدایت

کر مجکو بیچ ان کی جنکو تونے ہدایت کیا اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت میں رکہہ مجکو دنیا اور آخرت میں بیچ عفو اور عافیت ان لوگوں کی کہ عافیت میں رکہا تونے اونکو اور کارسازی کر
میری بیچ جملہ ان لوگوں کی کہ کارسازی کی تونے اونکی اور برکت دے میرے لیے بیچ اوس چیز میں کہ دی ہی تونے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی سے اوس چیز کے
کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حاکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہیں حکم کیا جاتا تجپر تحقیق نہیں ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا تونے اوسکو بابرکت
ہے تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سے ہی خیر تیری دارین میں اور بلند ہے تو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
نے **ف** کہو نہیں قنوت وتر میں یہاں مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہے کہ تمام سال میں پڑہنا مراد ہی جیسے کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی
ہیں قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ ہدایت پر یا زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچنی کی اعلی مراتب کو اور نہیں ذلیل
ہوتا یعنی آخرت میں یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا میں ہو یا کوئی اوسکو ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت میں اللہ کی نزدیک وہی عزت ہوتا ہی
جیسے کہ حضرت ذکریا علیہ السلام کو آرہ سے چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا ہیں یہہ سب امتحانات اللہ تعالی کی ہیں غرض کہ لوگوں کی ذلیل کرنی
سے اولیاء اللہ ذلیل نہیں ہوتی اللہ کے نزدیک وہ عزت والی ہی ہیں اور بعضی روایتوں میں اس جملہ کی بعد ولا یعز من عادیت بہی آیا ہی اور بعضی روایت
میں بعد وتعالیت کے نستغفرک ونتوب الیک اور بعضی میں بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہہ ہی کہ وتر میں اور نماز فجر میں پڑہتی ہیں
اور ہمارے نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہے اور لکہا ہی علماء نے کہ افضل یہہ ہے کہ دونوں پڑہی اور کہا ابن ہمام نے کہ یہاں مختلف فیہ تین باتیں ہیں ایک
تو یہہ کہ قنوت وتر میں پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسرے یہہ کہ قنوت وتر میں تمام سال پڑہی یا نصف اخیر رمضان میں اور تیسرے یہہ کہ قنوت
سوائے وتر کی اور نماز میں پڑہی یا نہیں پس امام شافعی تو کہتی ہیں کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ پہلی رکوع کی اور دونو سند پکڑتی
ہیں حدیثوں سے لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی جو چاہی مرقات میں دیکہہ لے اور بیان باقی دو باتوں مختلف فیہ کا باب القنوت میں ہوویگا انشاء
اللہ تعالی ۰ ع ۰ **وعن** اُبَیّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ
الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا نہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے وتر میں کہتی پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی
نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار بلند کرتی تہی آواز تیسرے بار میں اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اون
نقل کیا اپنی باپ سے کہ کہا تہی کہتی حضرت جب سلام پہیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسرے بار میں **ف** دارقطنی کی روایت
میں رب الملائکۃ والروح بہی آیا ہی یعنی یوں ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ۰ ع ۰ **وعن** عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ
عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی
بیچ آخر وتر اپنی کی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ رضا تیری کی غضب تیرے سے اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں
میں ساتہہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سے یعنی غضب وغیرہ سے نہیں گن سکتا میں تعریف تیری یعنی مجہہ میں طاقت نہیں ہوتی پہر رکوع کرتی
تو ویسا ہی ہی جیسی تعریف کی تونے ذات آپکی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ... تہی ہوتی بغیر کہڑی ہوتی کی دیکہو

وترکی تیسری رکعت میں بعد رکوع کی قومہ میں امام مالک اسکی قائل ہیں اور بعضون نے کہا بعد سلام سبکے پڑہتے تہے اور بعضون نے کہا پہلی سلام کی التحیات مین پڑہتی اور بعضون نی کہا سجود مین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑہتی تہی حضرت اسکو جب نماز سی ہی فارغ ہوتی اور جگہہ پکڑتی بستر اپنی پر اور کہا ابن ہمام نی کہ مستقول ہی ایک جماعت علمار کسی توقیت نکری دعار قنوت مین یعنی ایک ہی دعا پڑہنے نہ مقرر کری اس لیے کہ مقرر کرنیمین دعا رزبان پر جاری ہوتی ہی بغیر صدق و رغبت کی پس نہین حاصل ہوتا اوس سے مقصود اور علمار نی کہا ہے کہ یہہ حکم بیچ غیر اللہم انا نستعینک کے ہی یعنی اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکی سوار اور دعاؤنکو مقرر نکری کبہی کوئی پڑہی کبہی کوئی اسلیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہی اللہم انا نستعینک کے پڑہنی پر اور اگر سوا اسکی اور قنوت پڑہی توبہی جائز ہی اور اسی طرح محیط مین اللہم اہدنا کو بہی مستثنیٰ کیا ہی بعضی توقیت اوسکی بہی منع نہین اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکہتا ہو پڑہی ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو اللیث نی تین بار پڑہی اللہم اغفرلی ع ؛ ح ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قیل له هل لك في امير المؤمنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال اصاب انه فقيه وفي رواية قال ابن ابي مليكة اوتر معاوية بعد العشاء بركعة وعنده مولى لابن عباس فاتى ابن عباس فاخبره فقال دعه فانه قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطی اونکی کیا ہی واسطی تمہاری بیچ امیر المومنین معاویہ کی یعنی کیا فتوی دیتی ہو اونکی اس فعل مین کہ نہین وتر پڑہتی مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچہا کیا اونہون نی تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نی کہ وتر پڑہی معاویہ نی پیچہی عشار کی ایک رکعت اور نزدیک اونکی تہا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی اونکو کہا ابن عباس نے چہوڑ دی اونکو اس لیے کہ اونہون نے صحبت کیے ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی شاید اونہون نے دیکہی ہو حضرت سی وہ چیز کہ نہین دیکہی او رنی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ حضرت معاویہ نی ایک ہے رکعت پڑہی ہوگی اسلیے انکار کیا دیکہنے والے نی کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑہتے ہین یہہ ایک رکعت کیون پڑہتے ہین اور احتمال یہہ ہے کہ اونہون نی وتر کی ایک رکعت پڑہی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ دوگانہ کی پہلی وسکی پس اس وتر مین انکار اونپر اس لیے کیا کہ اکتفا کیا ہوگا اونہون نی تیرا ور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت عشار کو ؛ ع ؛ **وعن** بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابو داود اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی وتر حق ہی یعنی واجب ہے پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین یعنی ہماری تابعین سے وتر حق ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سے وتر حق ہی پس جو نہ پڑہی وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہے جیسا کہ حنفی کہتی ہین ؛ ع ؛ **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل اذا ذكر واذا استيقظ رواه الترمذي وابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سو رہے وتر سی یا بہول جاوی اوسکو پس چاہیی کہ پڑہی یعنی قضا اوسکی جسوقت کہ یاد آوی یا جسوقت کہ جاگی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود علیہ **ف** یہہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی وجوب پر ؛ ع ؛ **وعن** مالك بلغه ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر

تولیت وبار عبد الله قد اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل يردد

انه لا يدل من و رسول الله صلى الله عليه وسلم واوتر المسلمون رواه في الموطا

وابن ماجة والدارمي

اور روایت ہی مالک سے پہنچی اونکو یہہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سی حال وتر کا کہ کیا واجب ہے وہ یعنی یا سنت ہے کہا عبد اللہ نے تحقیق وتر پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی یعنی صحابہ نی پس شروع کیا اوس شخص نے کہ تکرار کرتا تہا اوسی اور عبد اللہ کہتے تہی وتر پڑہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہی مسلمانون نی روایت کی یہہ موطا مین **ف** اکتفا کیا ابن عمر نی ساتہہ دلیل کے مدلول سی گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتہہ دلیل سنت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اجماع اہل اسلام کی اور صریح واجب کہا احتیاطاً اسلیے کہ منانہ تہا حضرت سے اسمین کچہہ اور وہ شخص تکرار کرتا تہا واسطی طلب کے جواب صریح کی ۶ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اونمین نو سورتین مفصل سی پڑہتی ہر رکعت مین تین تین سورتین کہ آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** بعضے روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اس طرح آئی ہی کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ ۷ **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِيْمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی مکہ مین اور آسمان پر تہا ابر پس ڈری صبح ہو جانیسی پس وتر پڑہا ایک رکعت پہر کہل گیا ابر پس دیکہا یہہ کہ ہی رات پس دوگانہ کیا اوس رکعت کو ساتہہ ایک اور رکعت کی پہر پڑہتی گئی دو دو رکعتین پہر جبکہ خوف کیا صبح ہو جانیکا وتر پڑہا ایک رکعت نقل کی یہہ امام مالک نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی رات مین یا دنمین پس پڑہتی قرآن بیٹہی ہوئی یعنی بسبب قراۃ طویل کی پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سی قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑی ہوتی اور پڑہتی کہڑی کہڑی پہر رکوع کرتی پہر سجدہ کرتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس طرح نماز پڑہنی جائز ہی بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان اسکا باب السنن مین ہو چکا ہی اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتہہ باب کے نہین ظاہر ہوتی مگر یہہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہی ۸ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی پیچہی وتر کی دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی پڑہتی دو رکعتین ہلکی بیٹہی ہوئی **ف** شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی وتر ایک رکعت پہر پڑہتی دو رکعتین پڑہتی اونمین قرآن بیٹہی ہوئی پس جسوقت ارادہ کرتی کہ رکوع کرین کہڑی ہوتی پہر رکوع کرتی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن حجر نی کہ نہین منافی ہی یہہ پہلی حدیث کی اس لیے کہ کبہی پڑہتی تہی اونکو بیٹہی ہوئی بغیر کہڑی ہونی کی اور کبہی

اوٹہری ہوجاتی وقت ارادہ رکوع کی ؛ ع ؛ **وعن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہی ثوبان سے کہ اون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہہ بیدار رات کی مشکل اور بہاری ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی پہلے سونی کی یا تو برخلاف فضل کی واسطی اعتماد ہونی کی ساتھہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کی لیی تو بہتر ہی اور اگر نہ اوٹہا ہوگی یہہ دو رکعتین کافی اوسکی لیی یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لیی حاصل ہوجاتا ہی ان سی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ؛

وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھما بعد الوتر وھو جالس یقرأ فیھما اذا زلزلت وقل یایھا الکفرون رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی یہہ دو رکعت پیچہی وتر کی بیٹہی ہوئی پڑہتی اونمین اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہہ احمد نی

باب القنوت

باب ہے بیچ بیان قنوت کی **ف** قنوت کی کئی معنی آئی ہیں طاعت کو بہی کہتی ہیں اور خشوع کو بہی اور قیام نماز کو بہی اور دعا کو بہی اور اس جگہہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعا قنوت اللہم اہدنی آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اللہم انا نستعینک ہے کہ ثابت کیا ہی اسکو ہمارے علما نی ساتھہ طریق صحیح کی طبرانی وغیرہ سی اور شیخ ابن ہمام ابوداود سی لائی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تہی مضر پر آئی اونکی پاس جبرئیل اور اشارہ ساتھہ سکوت کی کیا اور کہا ای محمد خدای تعالی نی تجکو برا کہنیوالا اور لعنت کرنیوالا نہین پیدا کیا ہی تجکو واسطی رحمت عالمین کے بہیجا ہی پہر پڑہی یہہ آیت لیس لک من الامر شیء یعنی نہین تجکو کچہہ دخل بیچ دین بعد ازان جبرئیل ع نی سکہائی یہہ دعا اللہم انا نستعینک آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بہی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لائی ہین ساتھہ اختلاف بعضی لفظون کی ؛ ح ؛

الفصل الاول

فصل پہلے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع فربما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا سنین کسنی یوسف یجھر بذلک وکان یقول فی بعض صلوتہ اللھم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیء الآیۃ متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت ارادہ کرتی یہہ کہ بد دعا کرین کسیکو یا دعا دین کسیکو تو قنوت پڑہتی پیچہی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جسوقت کہہ چکتی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اوس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب اپنا اون پر اس طرح کہ مسلط کر اون پر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت مین بیچ مصر کے ہوا تہا پکار کر کہتی یہہ اور تہی کہتی بیچ بعضے نماز اپنی کی یا الہی لعنت کر تو فلانیکو اور فلانیکو کہتی تہی یہہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تہی یہان تک کہ اتاری اللہ نی یہہ آیت نہین واسطی تیری امر سی کچہہ آخر تک روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعضے صحابہ گرفتار ہوگئے تہی کفار کی قید مین اونکی نجات کے لیی حضرت دعا کرتی تہی اور بعضی کفار قبائل عرب کے لیی بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بہائی خالد بن ولید کی کہ روز بدر کی کافر تہی اونکو عبد اللہ بن جحش نے قید کیا پس آئے بہائی اونکی خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چہڑا کر لی گئی وہان جا کر ولید مسلمان

ہوئی لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں میں تہا تو پہلے فدیہ کے کیونکہ مسلمان ہوا تا مال ہی ہاتھہ لگتا اور ہشام بہی کہا خوش نہ آیا مجہی کر لوگ کہیں قید پر صبر کیا
اور ہشام نے صبر ہی لایا پس بہائیوں نے اوسکو قید کیا اور ایذا دیتے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہی اونکی نجات کے لیے پس وہ بہاگ کر اونکی ہاتھہ سے
اور حضرت پاس حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بہائی ابوجہل کے قدیم الاسلام تہے اونکو بہی کافروں نے مکہ میں قید کیا تہا اور عذاب دیتے تہی وہ بہی اونکے
ہاتہہ سے بہاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور عیاش ابن ابی ربیعہ بہی بہائی تہے ابوجہل کے اخیافی یعنی ماں کی طرف سے اور قدیم الاسلام تہے پہلے ہجرت سے
مسلمان ہوکر حبشہ میں ہجرت کرکر گئے پہر مدینہ میں آئے بعد ہجرت کی پس ابوجہل مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری ماں نے قسم کہائی ہے کہ سایہ میں نہ بیٹہیں
جبتک تجہی دیکہہ نہیں پس عیاش ماں کی محبت سے اوسکے ساتھ مکہ میں آئے ابوجہل نے اوسکو باندہا اور بند کیا پس بہاگے اور مدینہ میں آئے
آخر کو تبوک میں شہید ہوئے یہہ مثال اسکی ہے کہ حضرت قنوت میں مومنوں کے لیے دعا کرتے تہے اور بدعا کی مثال یہہ ہے اللہم اشدد وطأتک اور حضرت
کے بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط میں رہے کہ ہڈیاں مردار کی کہاتے تہی اور حاصل آیت کا یہہ ہے کہ حضرت کو بددعا کرنے سے اللہ تعالےٰ نے
منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہے اور کہا طیبی نے کہ جب وارد ہو کوئی حادثہ مانند آنی دشمن کے یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کے یا ضرر ظاہر
کے مسلمانوں میں اور مانند اونکی کی قنوت پڑہیں لوگ تمام نمازوں فرض میں انتہیٰ اور یہہ حنفیوں کے نزدیک بہی جائز ہے وقت اوترنے حادثہ کی شرح ۴

وعن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن القنوت فى الصلوٰة كان قبل الركوع او بعده قال قبله انما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه اور روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا پوچہا میں نے انس بن مالک سے حال
قنوت کا نماز میں پہلے رکوع کے تہے یا بعد رکوع کے کہا پہلے رکوع کے نہیں قنوت پڑہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچہے رکوع کے یعنی صبح میں یا سب نمازوں میں مگر مہینا بہر تحقیق
بہیجے تہے حضرت نے کتنے لوگ کہا جاتا تہا اونکو قرا کہ ستر شخص تہے پس شہید کیے گئے اس سبب قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے رکوع
کے مہینا بہر بددعا کرتے تہے اوپر قتل کرنیوالوں قرا کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حال قنوت کا نماز میں یعنی صبح کی نماز میں یا وتر
میں یا سب نمازوں میں وقت ہونے حادثہ کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ پڑہنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا ہے یہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح
کا اور بہیجے تہے یعنی طرف بعضے قبیلوں کے واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تہا اونکو قرا بسبب بہت پڑہنے اور یاد کرنے قرآن کے
کہ ستر شخص تہے اہل صفہ سے غریب بیٹہ رہتے تہے صفہ مسجد میں اور سیکہتے تہے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تہے وہ مددگار مسلمانوں کے بسبب کمال
شجاعت کے جب اوترتا اوپر حادثہ اور بعضے لکڑیاں لاکر بیچتے تہے اور خریدتے ساتہہ اوسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب کو دور کرتے قرآن کا
پس اونکو بہیجا تہا حضرت نے طرف اہل نجد کے تاکہ دعوۃ کریں اونکو طرف اسلام کی اور پڑہیں اوپر قرآن پس جب اوترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک
موضع ہے درمیان مکہ اور عسفان کے قتل کیا اونکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی اونمیں سے مگر کعب بن زید انصاری
نے سو بہی اس طرح کہ ایک رمق اونمیں باقی تہی اور اونہوں نے گمان کیا کہ مرگئے پس وہ جیتے رہے یہاں تک کہ دن خندق کے شہید ہوئے اور اونمیں
سے ایک عامر بن فہیرہ تہے کہ نہ پایا گیا بدن اونکا اونکو ملائکہ نے دفن کردیا پس اوپر حضرت نے بہت غم کیا کہ انس کہتے تہے کہ میں نے نہیں دیکہا
حضرت کو کہ غمگین ہوئے ہوں کسی کے لیے مانند غمگین ہونیکے اوپر اونکے اور حضرت اونکے قاتلوں پر قنوت میں بددعا کرتے رہے مہینے بہر تک اور یہہ واقعہ
سن چار ہجری میں درپیش ہوا ۴ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قنت رسول الله

قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ روایت ہی ابی ذرسی کہ کہا روزی رکہی ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان میں پس نہ قیام کیا ساتھہ ہمارے کچھہ مہینی سی یعنی نماز تراویح ہمارے ساتھہ نہ پڑہی سوائے فرض کی یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھہ ہمارے یعنی تیئیسوین راتمین یہان تک گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھہ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتھہ ہمارے یہان تک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یا رسول اللہ کاشکے زیادہ کرتی ہمارے لیے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدہی رات سی زیادہ کرتی تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی فرض ساتھہ امام کی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی امام گنا جاتا ہی اوسکی لیے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنی عشاء اور فجر کی جماعت سی پس پڑہنا نوافل کا جبہی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہی پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھہ ہمارے یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نی اہل اپنی کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھہ ہمارے یہان تک کہ ڈری ہم کہ فوت ہو ہمسی فلاح کہا راوی نی کہ کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نی کہا نام سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتھہ ہمارے باقی مہینی میں یعنی اٹہائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہہ ابوداؤد و ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی مگر یہہ کہ ترمذی نی نہین ذکر کیا پہر نہ قیام کیا ساتھہ ہمارے باقی مہینی میں **ف** یہان تک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نی کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کی ہی یعنی اونتیس دن کا مہینا یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہے جیسا کہ اشارہ ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیے کہا کہ اوس سی قوۃ ہوتی ہی روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب فلاح کا ہی اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کی ہو یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تہی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تہی اونمین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا اکثرون کی نزدیک لیلۃ القدر وہی ہی اسی لیے لوگون کو بہی جمع کیا ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ پایا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچہونی پر یعنی اپنی نوبت کی دن پس ناگہان دیکہا مینی کہ وہ بقیع مین تہے پس فرمایا حضرت نی کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجپر اور رسول اوسکا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تہا مینی یہہ کہ تم گئی ہو بعضی عورتون اپنی کی پاس پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی رات آدہی شعبان کی میں یعنی پندرہوین شب شعبان کی میں طرف آسمان دنیا کی یعنی اول آسمان پر پس بخشتا ہی

گنا وزیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب کے سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ بخشتاہی اون لوگو نکو کہ مستحق ہوچکی ہین آگ کے یعنی مومنون مین سی اور کہا ترمذی نی کہ سنا مین نے محمد بخاری کو کہ ضعیف کہتی تہی اس حدیث کو **ف** بقیع نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مینی حضرت کو تو لیس باندہی مینے اپنی پر کپڑی اپنی اور نکلی مین ڈہونڈ تی ہوئی القصہ قدم حضرت کی لیس ناگہان وہ سجدہ کرنیوالی تہی بقیع مین لیس دراز کیا سجدہ یہان تک کہ گمان کیا مینی کہ حضرت نی وفات پائی لیس جب سلام پہیرا التفات کیا طرف میری لیس فرمایا کیا تہی تو ڈرتی یہہ کہ ظلم کری اللہ تجپر اور رسول اوسکا یعنی تونی یہہ جانا کہ مین تیری باریمین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کی لیی ہی اب آگی اسکی حاصل حضرت عائشہ کی جواب کا یہہ ہی کہ نہین گمان کیا مینی یہہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکی نی مجپر بلکہ گمان کیا مینی یہہ کہ تم ساتہہ حکم اللہ تعالی کی یا ساتہہ اجتہاد اپنی کی نکلی میری پاس سے واسطی کسی بیوی اپنی کی کہا ابن حجر نی کہ حضرت عائشہ اگر جواب مین نعم کہتی تو ہوتا کفر اسی لیی اسطرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پہر حضرت نی اونکی تسلی کی لیی عذر اپنی نکلنی کا بیان کیا کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت عام کی طرف آسمان دنیا کی شب برات مین ایسی کہ وہ رات مبارک ہی اور بنی کلب ایک قبیلہ ہی عرب مین کہ اونکی ہان بکریان بہت ہوتی تہین لیس فرمایا کہ جتنی اونکی بال ہین اونسی بہی زیادہ گناہ لوگون کی بخشی جاتی ہین لیس حاصل یہہ کہ وقت اوترنی برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تہا مینی چاہا کہ اپنی امت کی لیی دعا بخشش کے کرون اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہی اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مولف لایا کہ یہہ رات بسبب زیادتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہی ۞ ع ۞ **وعن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کے بہتر ہی نماز اوسکی سی اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑہنی بہتر ہین روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی لیس گہر مین نوافل پڑہنی وہان کے نماز پڑہنی سی بہتر ہین اسلیی کہ بعید ہی ریا سی یہہ حضرت نی اوسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان مین کرکر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرون مین نماز پڑہو اور سند پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح یہہ ہے کہ اپنی گہرون مین تنہا پڑہین اور حضرت نی جو پڑہین مسجد مین بیان جواز کی لیی پڑہی اور معتکف تہے اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور بعضی مالکیہ وغیرہ کہتی ہین کہ افضل یہی ہی پڑہنا اوسکا مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اور صحابہ نی بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اوپر عمل مسلمانون کا اسلیی کہ وہ شعار دین سے اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اوسکی سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہی اسکو چاہیی کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہے روا ہی کہ گہر مین ادا کری کذا فی کتب الفقہ ۞ ح ۞

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ

الَّتِیْ عَنْهُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ
یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عبد القاری سی کہ کہا نکلا مین ساتھہ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی
رمضان مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تہی یعنے وہ نفل پڑہتی تہی اوسمین بعد عشا کی متفرق جیسا کہ بیان
اوس اجمال کا کیا کہ پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز اوسکی ایک قوم یعنی اکیلی پڑہتی تہی
اور بعضی جماعت سی پس کہا حضرت عمر نی تحقیق مین اگر جمع کر دون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگو
کو ابی بن کعب پر یعنی اونکو امام سبکا کیا کہا عبد الرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر کی ساتھہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتھہ نماز امام اپنی کی
یعنے ابی بن کعب کی کہا عمر نی اچہی بدعۃ ہی یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتی ہو اور غفلت کرتی ہو اوس سے بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی ہو اراده
کرتی آخر رات کا یعنی اس قول سی مراد انکی یہہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی
اول رات روایت کی یہہ بخاری نی ف اچہی بدعت ہی یہہ یعنی تقرر جماعت کا اچہی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت اس لئے کہ وہ حضرت سی
ثابت ہو چکی ہی کہ حضرت نی ساتھہ جماعت کی کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہے کہ جو کچہہ کہ خلفاء راشدین نی کیا سنت ہے پس معنی بدعت
کے یہان باعتبار لغت کی ہین نہ اصطلاح فقہا کی شرع ہرح وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ
وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِیُّ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ
حَتّٰی كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا حکم کیا حضرت عمر نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگون کو رمضان مین یعنی راتکو
گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتونسی ہین یہان تک کہ تہی ہم سہارا دیتی عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کی
پس تہی ہم پہرتی مگر بیچ قریب فجر کی روایت کی یہہ مالک نی ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہے
یہہ کہ باری باری سی پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات مین بار اتون مین اور ساتھہ گیارہ رکعت کی لکہا ہی علماء نی کہ صحت کو پہنچا ہی کہ قیام کرتی تہی حضرت
عمر کی عہد مین ساتھہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتو مین قصد تشبہ کا ساتھہ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سی گیارہ
پڑہنی ثابت ہوئی ہین اونہون نی بہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار پائی ہو جیسیکہ حضرت سی بہی ایک روایت مین تیس آئی ہین تین رکعت اونمین
وترون کی ہین اور سہارا دینی عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصًا وقت ضعف کی شرع ہرح وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا
النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِیُّ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِیْ
رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اعرج سی کہ کہا نہین پایا ہمنی
لوگونکو مگر کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرون کو رمضان مین یعنی وترون مین رمضان کی کہا اور تہا پڑہتا قاری سورہ بقرہ آٹہہ رکعتون مین پس جسوقت
کہ پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتو مین جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مالک نی ف شاید کہ یہہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سی
ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین پس نہین منافی ہوتی اوس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سی کہ سنت ہی جب آدہا رمضان گذری یہہ لعنت
کری کافرون کو وتر مین اور شاید سبب لعنت کا یہہ تہا کہ جب کافرون نی تعظیم نکی اوس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نی یعنی اس
مہینے کی اور ہدایت نپائی کلام اللہ سی کہ اسمین اوترا ہی مستحق ہوئی اسکی کہ بد دعا کیجاوی اونپر اور نصف اخیر کی بد دعا کرتی مین اشارہ ہے

اونکی زوال ہے اور استدلال کرتی اونکی بہ بھی حال سی حضرت کے حال کی اور جانا جاتا ہی کہ نہین مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح مین عدد معین
بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین ؛ ع ؛ **وعن عبد اللہ**
ابن ابی بکر قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام
مخافۃ فوت السحور وفی اخری مخافۃ الفجر رواہ مالک اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر سی کہ کہا سنا مین نی اپنی باپ کو کہ کہتی
تھے ہم پہرتی رمضان مین قیام سی یعنی نماز تراویح کی سی پس جلدی کرتی ہم خادمون کو کہانیکی واسطی خوف جاتی رہنی وقت سحر کی اور
بیچ اور روایت کی واسطی خوف ہو جانی فجر کی روایت کی یہہ مالک نی ؛ **وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال ھل تدرین ما فی ھذہ اللیلۃ یعنی لیلۃ النصف من شعبان قالت ما فیھا یا رسول اللہ فقال
فیھا ان یکتب کل مولود من بنی آدم فی ھذہ السنۃ وفیھا ان یکتب کل ھالک من بنی آدم
فی ھذہ السنۃ وفیھا ترفع اعمالھم وفیھا تنزل ارزاقھم فقالت یا رسول اللہ ما من
احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالیٰ فقال ما من احد یدخل الجنۃ الا برحمۃ اللہ تعالیٰ
ثلثا قلت ولا انت یا رسول اللہ فوضع یدہ علی ھامتہ فقال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ
یقولھا ثلث مرات رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا
جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی رات آدہی شعبان کی مین یعنی شب براءت مین کہا عائشہ نی کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ
فرمایا اس رات مین یہہ ہوتا ہی کہ لکہا جاتا ہی ہر پیدا ہونی والا بنی آدم مین سی اس برس مین اور اس رات مین لکہا جاتا ہی ہر مرنی والا بنی آدم
سے اس برس مین اور اس رات مین اوٹہائی جاتی ہین عمل آدمیون کی اور اس رات مین اوترتی ہین رزق اونکی پس کہا حضرت عائشہ نی یا رسول
اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت خدا تعالیٰ کی پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ تعالیٰ کی تین بار
فرمایا کہا مینی اور نہ تم ای رسول خدا کی یعنی تم بہی بغیر اوسکی رحمت کی بہشت مین نہین داخل ہونگی پس رکہا ہاتہہ اپنا حضرت نی اپنی سر پر پہر
فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونیکا مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اپنی فضل وکرم سی اللہ ساتہہ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین
بار روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور اوٹہائی جاتی ہین عمل یعنی لکہی
جاتی ہین اعمال صالحہ کہ اوٹہائی جاوینگی اس سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی نازل ہونی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا
کہ حدیث مین آیا ہی کہ لکہی جاتی ہین وسعتین اجلین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عائشہ نی
سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کرینگی سمجہین کہ داخل ہونا جنت مین ساتہہ تقدیر الٰہی اور فضل اوسکی کے
ہوتا ہی نہ بسبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اونکی سوال کا حضرت نی جواب دیا کہ سب اللہ کی رحمت سی داخل ہوتی ہین جنت مین اور
نہین معارض ہی اسکی قول اللہ تعالیٰ کا وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون یعنی یہہ جنت وہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم
کرتی اسلیئی کہ عمل سبب ظاہری ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ اور کچہہ اور علاوہ اوسکی یہہ کہ عمل بہی جملہ رحمت سی ہی
بندہ ہی پر پس بغیر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتہہ رحمت محض کی اور بعضون نی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی
اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کی ہی ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن ابی موسی الاشعری عن رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن رواہ ابن ماجۃ ورواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص وفی روایتہ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات ادہوا ڑکی شعبان سی یعنی شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ رکہنی والیکو روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اوسکی روایت مین یہہ ہے مگر دو شخص کینہ رکہنیوالا اور جان کو مار ڈالنی والا **ف** حاصل یہہ کہ اللہ تعالی درگذر کرتا ہے بندون سے حقوق سے اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ اونکو تاخیر دیتا ہے یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کرے اونکو اور کینہ رکہنی والیکو یعنی بی جہت شرعی بسبب نفس امارہ کے اور بعضے روایتون مین ہہ بہی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنی والی کو اور بعضی مین ازار لٹکانی والیکو یعنی ٹخنون سی نیچی اور نافرمان ماباپ کو اور ہمیشہ شراب پینے والی کو اور بعضی مین زانیکو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سی لینی والیکو اور ساحر اور کاہن اور عریف کو یعنی جو خبرین غیب کے بتاوی اور صاحب عرطبہ کو یعنی باجا بجانیوالیکو ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالی ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات ادہواڑ شعبان کی پس کہڑے ہو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکا یعنی پندرہوین کا اسواسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اوس راتمین وقت پہنچنی آفتاب کے طرف آسمان نیچی کی پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والا ہی پس بخشون مین اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو ہی کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اوسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر **ف** اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمندونسی چنانچہ ہی کوئی کچہہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اوسکو اسیطرح اور سمجہہ لے اور اکثر سلف سی مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ وہ پڑہتی تہی یہہ دعا اللہم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شعبان کی مین حدیث مین بہی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابہ سی مراد کتابہ معلقہ ہی اسلیے کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھہ دس دس قل کی کہ دیلمی وغیرہ نی روایت کے ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی رسالون مین لکھا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس قل اور اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی بہی زیادہ کرتے ہین نہین آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا دی کوئی ساتھہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب اور احیا وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنون مین پڑی ہین یہانتک لازم کی ہی بسبب اسکے کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی ہین اوسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈرتی ہین اولیا خسف سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اسکو اور صلوۃ الرغایب اور مانند انکی کو جاہل اماموں مساجد کی نی جال واسطی

جمع کرنی عوام کی اور طلب کرنی ریاست نمود کی اور حاصل کرنی خانہ کی پھر قائم کیں اللہ تعالی ائمہ ہدی کو کوشش کی انہون نی اوسکی باطل کرنی
مین پس جاتا رہا امر اوسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کی بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کی انتہی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری رح کہتی ہین کہ جاننا چاہیے
عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور غلو کرنی چراغ جلانی مین انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونی منکرات کی انکار کیا ہی حاصل یہہ کہ اگر نہ ہوتا بغیر خرابیون مذکورہ کی تو بھی جائز
ہے اور کہا ہی بعضون نی کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تھی پس جبکہ مسلمان ہوئی داخل کیا انہون نی اسلام
مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین سی ہی یعنی چراغان جلانی لگی وقت نماز کی اور مقصود انکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطے
کہ رکوع کرتی اور سجدہ کرتی ساتھ مسلمانون کی طرف اس آگ کی اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سی کسی جگہ اور یہہ
جو کرتی ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منی مین پس وہ بھی اسی قبیلہ سی ہی اور برا جانا ہی طرطوسی نی
جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کی اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہہ بدعت ہی کہتا ہون یعنی ملا علی رح کہتی ہین کہ رحمت کرے
اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتھ اسکی اہل حرمین شریفین کی بھی یہان تک راتون ختم کی مین حاصل
ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عیدین مین اور مترتب ہوتی
ہین اوسپر فساد بہت اور منکرات کئی تھی اور مستہ کرتی ہین چراغان کیطرف اور پیٹھ کرتی ہین بیت اللہ کی طرف اور کھڑی ہوتی ہین
اور بہیئت آتش پرستون کی بیچ عبادات کی یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنیوالون پر مکان اور تشویش مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالون
کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اوسوقت پس سوال کرتی اللہ العفو والعافیہ والغفران مع الرضوان واللہ المستعان تمام

باب صلوٰۃ الضحیٰ

باب ہے بیچ بیان نماز ضحی کی وقت ضحو اور ضحوہ کی معنی ہین چڑھنا دن کا پس اوسوقت کی نماز کو نماز
ضحی کہتی ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے ایک دو نیزہ کہ وقت نماز
کا ہی اوسوقت نماز پڑہتی تا قریب پہر کے ایک تو یہہ وقت ضحی کا ہی اسکو عرف مین اشراق کہتی ہین اور دوسرا وقت یہہ ہے کہ خوب گرمی ہو اور دہوپ زمین پر
پہیل جاوی ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحی کہتی ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتی ہین اور عربی مین ضحوہ صغری اور
ضحوہ کبرے کہتی ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی جانب
ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تھی
اور جب مشرق کے جانب ایسا ہوتا کہ جیسا کہ ظہر کی وقت مغرب کے جانب ہوتا ہے تو چار
رکعت پڑہتی پس اس سی معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھہ اور
چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کی چار رکعت ہین ایسی کہ حدیثین اوسکی صحیح اور اخبار روات
اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضلیت ضحی کی بہت آئی ہین اور اکثر علما اوسکے استحباب کی ہین مختار قول یہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی
نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوٰۃ ضحی کی بہت آئی ہین یہان تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نی کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر
معنوی کو پہنچتی ہین اور قاضی ابوبکر نی کہا ہی کہ یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی
حدیث ابوہریرہ کی کہ صلوٰۃ ضحی اکثر صلوٰۃ داود کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت
کرتے تھے اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی صلوات اللہ علیہم اجمعین مولانا ح

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ام ھانیٍٔ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فاغتسل وصلی ثمانی رکعات فلم ار صلوٰۃ قط اخف منہا غیر انہ یتم الرکوع والسجود وقالت فی روایۃ اخری وذلک ضحی متفق علیہ روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہرمین دن فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی اٹہہ رکعتین پس نہین دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سی لیکن پورا کرتی تہی رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ام ہانی بہین ہین حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ ہی اور آٹہہ رکعتین ساتہہ دو سلاموں کی یا چار سلاموں کی پڑہین اور ہلکی پڑہی یعنی سورہ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑہین ۱۲ع **وعن** معاذۃ قالت سالت عائشۃ کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ الضحیٰ قالت اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتین پڑہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسقدر چاہتا اللہ اور بارہ رکعت سی زیادہ یہہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہہ حدیث دونو وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوۂ صغری کو بہی اور ضحوۂ کبری کو بہی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیاء مین لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی ان مین والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ۱۲ع دمولانا **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی ہر ہر بڈی کی تمہاری کی صدقہ پہر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور امر کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی صبح کو جو ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سی اور لائق ہوتی ہی کاروبار کی تو اوسپر از راہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض اوسکی لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنی اونسی شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہی تمام اعضای بدن کا پس قائم ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی کہ مداومت کریں اوسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نماز کو یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سے اشراق ہی ۱۲ع دمولانا **وعن** زید بن ارقم انہ رای قوما یصلون من الضحی فقال لقد علموا ان الصلوٰۃ فی غیر ہذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سی تحقیق دیکہا اونہون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑہتی تہی وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سی کہ تحقیق نماز غیر اسوقت مین بہتر ہے یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز بہت رجوع کرنی والوں کی طرف اللہ کی اوسوقت کہ گرم ہون بچے اونٹوں کے یعنی پاؤں اونکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جانتے ہین لوگ یعنی زید نی انکار کیا اونپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور نہ صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتی ہین با وجود علم اپنی کی ساتہہ اسکی کہ نماز غیر اسوقت مین افضل ہی اور گرم ہونے بچے اونٹوں کے یعنی جسوقت کہ شدۃ گرمی سے زمین گرم ہو جاوے کہ اونٹوں کی بچوں کی پاؤں جلنی لگین اوسوقت نماز چاشت کی پڑہنے

بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب دوپہر دن اونچی ہوتی ہی اور اسوقت مین فضل الٰہی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین کہ نفس کی
امر جو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوة الاوابین معلوم ہوا اور احادیث سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ۱۲ ع ب و مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی الدرداء وابی ذر قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارک وتعالی انه قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النهار اکفک آخره رواه الترمذی ورواه ابو داود والدارمی عن نعیم بن همار الغطفانی و احمد عنهم اور روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سی کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی درحالیکہ نقل کرنیوالی تہی جناب باری تعالی سی کہ وہ فرماتا ہی اے بیٹی آدم کی پڑہ خالص میرے لیے چار رکعتیں اول دن مین کفایت کرونگا تجہکو اوس دن کی شام تک روایت کی یہہ ترمذی نی اور روایت کی ابو داود اور دارمی نی نعیم بن ہمار غطفانی سی اور احمد نی اون سب سے **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل بنا فارغ رکہ میری عبادت کی لیے اول روز مین فارغ رکہونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کی من کان لله کان الله له اور یہہ چار رکعتیں اشراق کی ہین یا چاشت کی ۱۲ ع ب

وعن بریدة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی الانسان ثلثمائة وستون مفصلا فعلیه ان یتصدق عن کل مفصل منه بصدقة قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی الله قال النخاعة فی المسجد تدفنها والشیء تنحیه عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک رواه ابو داود

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ آدمی مین تین سو ساٹہہ بند ہین پس آدمی پر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری لیے ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت رکہے اسکی اے نبی الله کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہہ بہی ایک صدقہ ہے اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ بہی ایک صدقہ ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوئی چیز صدقہ کو نہین ہے بقدر تین سو ساٹہہ کی پس دو رکعتیں ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجہکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہے روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** لازم سی مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی اسلیے کسی نی واجب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کیکو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہے شرعا اور عقلا شکر الله کے نعمتون پر اجمالا اور تفصیلا اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کے ۱۲ ع ب و مولانا

وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا من ذهب فی الجنة رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتیں بناتا ہی الله اوسکی لیے محل سونیکا بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نی اپنی کتاب مین

وعن معاذ بن انس الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر رواه ابو داود

اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ رہی اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سے کہ پہری نماز صبح کیسی یہانتک کہ پڑہی دو رکعتیں ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی باتین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہیں اوسکی لیے گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہون جہاگ دریا کی سی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جو شخص بیٹہا رہی الخ ملا علی قاری کی شرح سی ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ مشغول رہی ذکر و فکر مین اور اور نیک کامون مثل سیکہنی سکہلانی علم کی اور وعظ اور نصیحت کی اور طواف کرنی بیت اللہ کے بعد فراغ
ہونیکی نماز صبح سی یہان تک پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اسکی بیچ مین سوائے کلام نیک کے نکری تو بخشی جاتی ہین صغیرہ گناہ
اور احتمال ہی کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہے۔ پس اونکی تقریر سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا ہی نماز کی جگہہ یہہ بطور تمثیل کی فرمایا ہی اور
مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہی کامون مین ہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مراد ضحی سی نماز اشراق کی ہی اور اوراد احادیث مین ضحی سی احتمال اشراق
اور چاشت دونونکا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا ہی اور اگر اوٹہہ کر خلوت مین جاکر مشغول
عبادت مین ہو یہہ ثواب نہین پاویگا اور بیچ وصیتون مشایخ کی مذکور ہی کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریا کا ہو یا دی خلوہ مین جاوی اور مشغول ہووی اور لکہا
علما نی کہ اسوقت مین قبلہ رخ بیٹہنی کو ہاتہہ سی نہ دیوے اور اگر نیند آوی دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نی کہا ہی کہ عمل کہ جزا اوسکی دنیا مین
فی الحال ہے نورانیت باطن کی ہوتی ہی یہہ عمل ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحی غفرت لہ ذنوبہ وان کان مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ محافظت کری اوپر دوگانہ ضحی کی تو بخشی جاتی ہین اوسکی لیی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن عائشۃ انہا کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتہا رواہ مالک اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ وہ تہین پڑہتین نماز ضحی کی آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کیی جاوین میری لیی ماباپ میرے نہ چہوڑون مین اس نماز کو روایت کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعلیق بالمحال ہے ساتہہ قصد مبالغہ کی اس نماز کی لذت مجہکو ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماباپ بہی زندہ ہون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلائی اس نماز کی محافظت و مداومت پر ۔ع۔ وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعہا ویدعہا حتی نقول لا یصلیہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کی یہان تک کہ کہتی ہم نہ چہوڑینگی اسکو یعنی کبہی نہ چہوڑتی اسکو یعنی کبہی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہینگے اس نماز کو روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسیکہ عادت شریف تہی ادا کرنی نوافل مین کہ ہمیشہ نکرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا اونپر لازم نہو جاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نازل ہو اور یہہ حکم فعل آنحضرت ہے کا تہا کہ ایک فعل حضرت کی التزام سی فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت اب التزام کرین مستحب ہے ۔ ش ح ۔ وعن مورق العجلی قال قلت لابن عمر تصلی الضحی قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابوبکر قال لا قلت فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا إخالہ رواہ البخاری اور روایت ہی مورق عجلی سی کہ کہا کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑہتی ہو تم ضحی کی کہا نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان کرتا مین حضرت کو بہی روایت کی یہہ بخاری نی ۔
ف ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا اور امر اونکا پہنچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کی اسیر واسطی خوف فرض ہو جانی کی اور اصل نماز یہہ ثابت ہی حضرت سے بہت روایتون سی کہا ملا حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اوٹہہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ۔ع۔

باب التطوع

یہہ باب ہی بیچ بیان نماز نفل کی ۔ **ف**

باب التطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتوں موکدہ پر آتا ہے ح وجہ اسکی خیر تسمیہ حضرت شیخ کی ترجمہ میں لکھی ہی جو چاہے دیکھ لے ۱

الفصل الاول

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال عند صلوۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطھر طھورا فی ساعۃ من لیل او نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کی اے بلال بیان کر روبرو میرے بہت امید رکہا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام میں یعنی کونسا عمل ہے تیری پاس کہ امید اوسکی ثواب کی بہت رکہتا ہے اسلیے تحقیق سنی میں نے آواز پاپوشوں تیری کی آگی میرے بہشت میں عرض کیا بلال نے کہ نہیں کیا میں نے کوئی عمل کہ بہت امید رکہا گیا ہو نزدیک میری اس عمل سے کہ تحقیق میں نہیں طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت میں رات کو یا دنکو مگر نماز پڑہی میں نے ساتھ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی میرے لیے یہہ کہ نماز پڑہوں میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سنے میں نے آواز یہہ ایک امر تہا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند میں یا جاگتی میں یا دیکہا شب معراج میں اور آگی چلنا بلال کا ایسا تہا جیسے خادم چلتی ہیں مخدوموں کے آگی اور طہارت شامل ہے وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث میں بیان ہے اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی پڑہتے ہیں کہ اوسکو شکر الوضو کہتے ہیں ح ع

وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری و اٰجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی و عاقبۃ امری او قال فی عاجل امری و اٰجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کاموں کے جیسے سکہاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام تہا اسکی سکہانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑہے دو رکعتیں سوای فرض کی پہر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں طلب خیر کرتا ہوں تجہسے ساتہہ استعانت علم تیری کی اور طلب قدرت کی کرتا ہوں یعنی ور پانے خیر کے اور حاصل کرنے اوسکی کی بواسطہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہوں تجہسے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے یعنی ہر چیز پر اور نہیں ہوں میں قادر یعنی کسی چیز پر ساتہہ قدرت تیری کی اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا غیبوں کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہہ کام کہ میں قصد اوسکا کرتا ہوں بہتر ہے میرے لیے بیچ دین میرے اور دنیا میرے میں اور زندگانی میرے میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اوس جہان کے پس مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت دے اوسمیں میرے لیے اور اگر جانتا ہے تو یہہ کام برا ہے میرے لیے دین میرے میں اور زندگانی میرے میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا اس جہان میں اور اوس جہان میں پس پہیر اوسکو مجہسے اور پہیر مجکو اوس سے اور مہیا کر میرے لیے بہلائی جہاں ہو پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا لیعنی نزدیک کے روایت کی یہہ بخاری نے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی میں مانند سفر اور تجارۃ کی اور نکاح اور مانند انکی کی اور میں مقرر ہے کہ اسمیں استخارہ نہیں چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہو استخارہ اوسمیں باعتبار تعیین وقت کی یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نہ کیا جاوے

بچ کرنی واجب اور مستحب کے اور چھوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اسکی حق میں مناسب ہوتی ہے اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے
اور پڑھے دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو میں سے بھی پڑھ کر یہہ دعا پڑھے جائز ہے لیکن اولی یہی ہے کہ دو رکعت
جدی پڑھے نیت تحصیل استخارہ کی اور جسوقت چاہے پڑھے سوای اوقات مکروہہ کی اور سورۃ جو نسی چاہے پڑھے اور بعضی روایت
میں ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑھے اور او عاجل امری میں لفظ او کا شک راوی کی لیے ہے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے فی دینی و معاشی و
عاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظونکی جگہہ عاجل امری و آجلہ فرمایا اور افضل یہہ ہے کہ دونون جملہ پڑھے اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہا
کہ حدیث میں واقع ہے بطریق عموم کی استخارہ کرنیوالی کی عبارت میں ہے وہ امر خاص مذکور ہو مثل ہذا السفر وہذا الاقامۃ اور مانند انکی اور جائز ہے
کہ ہذا الامر کہے اور پہر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت میں استخارہ مختصر یہہ منقول ہے اگر جلدی ہو یہہ پڑھے اللھم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری
یعنے ای اللہ پسند کر میری لیے اور اختیار کر میری لیے یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجھکو طرف اختیار میری کی اور حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ
فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سے اوسکی لیے سات بار پہر دیکھہ کہ جو کچھہ کہ تیری
دل میں لگا ہوا ہے اوسمیں جرأت کر کہ وہی بہتر ہے بر ع شرح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علیؓ قال حدثنی
اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ
ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا
اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کرنا پہر اٹہا ہو پس وضو کرے پہر نماز پڑھے پہر بخشش چاہے گناہوں کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہے
اللہ اوسکو پہر پڑھے یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتے ہیں گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانو
پر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہیں مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکی کی اور مساس کرنی کی اور نظر حرام کرنی کی اور مانند انکی یاد کرتے ہیں اللہ کو یعنی
عذاب اوسکا پس طلب بخشش کی کرتے ہیں واسطی گناہوں اپنی کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کی آیۃ ف سچ کہا
ابو بکر نے یہہ جملہ معترضہ ہے بیان کیا اوسکو حضرت علی رضی نے واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونے ابو بکر کی اور وہ ایسی سچی تھی جنکا نام حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صدیق رکہا تہا اور آیا ہے کہ عادۃ حضرت علی رض کی یہہ تہی کہ قبول نکرتے تھی حدیث یہان تک کہ قسم دیتے راویکو کہ وہ کہتا قسم ہے کہ سنی
مینے حضرت سے سنا لیکن جب حضرت ابو بکر سے کوئی حدیث سنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہے اور ساتہہ ٹہنڈی پانی
کے اکمل ہے اور پہر نماز پڑھے یعنی دو رکعت پہلی رکعت میں قل یا پڑھے اور دوسری میں قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہیں اور پہر بخشش چاہے
مراد بخشش چاہنے سے یہہ کہ توبہ کرے ساتہہ ندامت کی اور اوس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آیندہ کبہی نکرونگا اور تدارک کرے
حقوق کا اگر اسکی ذمہ پر کسیکی حق ہون اور پڑہے حضرت نے آیۃ بطور سند کی کہ اللہ تعالی نے ہے اسیطرح فرماتا ہے اور بعد لفظ لذنوبہم کی یون ہے
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی اور کون ہے کہ بخشتے گناہونکو بغیر خدا کی اور ہمیشہ نہیں رہتے اوس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتے ہیں
یعنے ہمیشگی نہیں کرتے برے فعل اپنی پر جان بوجہہ کر بلکہ بیجہ وصادر ہونی گناہ کی توبہ کر ڈالتے ہیں یہی گروہ ہے کہ

خدا اونکی بخشش ہی پروردگار اونکی کی طرف سی اور باغ ہین کہ چلتی ہین اونکی نیچی نہرین ہمیشہ رہنیکی ونمین ٭ لفظ والذین کہ پہلی آیہ مین ہی مبتدا ہی اور لفظ اولٰئک دوسری آیہ مین ہی خبر اسکی ہی سمجھنی الاسطلاح اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل ہی اس مقام کو دیکھا چاہی کسی تفسیر مین دیکھی ٭ ع ٭٭

وعن حذیفة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبه امر صلی رواہ ابوداود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہنچتی انکو کوئی مصیبت نماز پڑہتی روایت کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت پیش آتی تو نماز پڑہتی واسطی خلاصی غم کی اور واسطی بجالانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی یاایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوة یعنی ای ایمان والو مدد چاہو ساتہ صبر اور نماز کی اور لکھا ہی علما نی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ جب مشغول ہوتا ہی آدمی عبادت مین تو کہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہی پس آسان ہوتا ہی دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس متوحش نہین ہوتا نہونی اوسکی اور نہ خوش ہوتا ہی ہونی سی جیسکہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ٭ ح ٭

وعن بریدة قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال بما سبقتنی الی الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتك امامی قال یارسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بهما رواہ الترمذی اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز صبح کی پس فرمایا ساتہہ کس چیز کی پہل کی تونی مجہسی طرف بہشت کی نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبہی مگر سنی مینی آواز پاپوش تیری آگی اپنی کہا بلال نی یارسول اللہ نہین اذان دی مینی کبہی مگر کہ پڑہی مینی دو رکعتیں اور نہین پہنچا مجکو بی وضو ہونا کبہی مگر کہ وضو کیا مینی اوسی وقت اور اختیار کیا مینی یہہ کہ اللہ کی لیی مجہپر ہین دو رکعتین یعنی لازم کین مینی اپنی پر دو رکعتین اور مواظبت کی اونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب انہین دو چیزون کی پہنچا تو اوس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہہ ترمذی نی ف یعنی حضرت نی بلال کو آگی اپنی دیکہا بطور خادم کے سلیقہ اسکا پوچہا کہ کونسا عمل تونی کیا ہی کہ اوسکی سبب سی ساتہہ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگی چلنی سی مراد یہہ ہی اور ظاہر معنی اسکی لیئے درست نہین اس لیی کہ کسی نبی کو بہی یہہ رتبہ نہین ہو سکا کہ حضرت پر سبقت لیجاوی چہ جای کوئی امتی اور بسبب انہین دو چیزونکی یعنی ہمیشہ باوضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہین ٭ ع ٭

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت له حاجة الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هی لك رضی الا قضیتها یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کی یا طرف کسی بنی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیی کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کی پہر پڑہی دو رکعتیں پہر تعریف کری اللہ تعالی کی اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا

پاک ہے اللہ پروردگار عرش بزرگ کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالموں کا ہی سوال کرتا ہوں میں تجھسے عمل کہ سبب ہون رحمت تیری
کے ہون اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہون سبب اوس کے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میری لیے کوئی گناہ مگر
کہ بخش تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کہول دے اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو اے بہت رحم کرنیوالے
سب رحم کرنیوالوں سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** فضل یہہ ہے کہ اوسمیں درود التحیات
کا بہی اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتے ہیں اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہے قصد کرنا مفتی کی صبح کو حاجت اپنی کی لیے بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی صبح کو جاوے مفتی کی ہی طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکی پس میں ضامن ہون واسطے روا ہونے اوسکی کی بشرع حاجت اگر
حافظہ درست ہونیکی ہو تو اوسکی لیے صلوۃ الحافظہ پڑہے جو کہ حصن حصین میں مذکور ہے اور اس عاجز نی اوسکی شرح ہندی میں ساری روایت بتفصیل لکہی
ہے جو چاہے اوسمیں دیکہہ لے

صلوۃ التسبیح

یہہ بیان ہے صلوۃ تسبیح کا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا اخبرک الا افعل
بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطأہ
وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ ان تصلی اربع رکعات تقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب
وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا
اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من
الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود
فتقولہا عشرا ثم تسجد فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس وسبعون
فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان
لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ
فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر
وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس ابن
عبد المطلب کے اے عباس اے چچا میرے کیا نہ دون میں تجکو کیا نہ دون میں تجکو کیا نہ خبر دون میں تجکو کیا نہ کرون میں تجکو صاحب دس خصلتوں کا جس وقت کرے تو یہہ
بخشے اللہ تیری لیے گناہ تیری پہلے اور پچہلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چہوٹے اور بڑے چہپے اور ظاہر یہہ کہ نماز پڑہ تو چار رکعتیں پڑہ ہر رکعت
میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پس جبکہ پڑہ چکے تو قراءۃ پہلی رکعت میں اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع
کر پس کہہ ان کلمونکو رکوع میں دس بار یعنی بعد تسبیح سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد
سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدہ میں پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر سجدہ سے کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر
پہر ان کلمونکو دس بار پہر اوٹہا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئیں ہر رکعت میں کر تو یہہ چاروں رکعت میں اگر طاقت رکہے تو پڑہ دن میں اس نماز کو
ایکبار ہر روز پس اگر نہ پڑہ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ میں ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے ہر ہفتہ میں پس ہر مہینے میں ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے ہر مہینے میں پس ہر برس میں ایکبار پس اگر
نہ پڑہ سکے ہر برس میں پس تمام عمر میں ایکبار روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر میں اور روایت کی ترمذی نے

ابلے را قع سی مانند اسکی **ف** کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتونکا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوسکے سبب سے دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین
مذکور ہوئی بخشی جاوینگی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دینا دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوۃ مین سی لفظ
عشر خصال کا بعد لفظ و علانیتہ کی اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین بہی ہی اسی لیے طیبی نے لکہا ہی کہ بہت مناسب
بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہے کہ مراد دس خصلتون سی یہہ ہون اول چار رکعت پڑہنی اور دوسرے فاتحہ پڑہنی اور تیسرے ضم سورہ کرنی اور چوتہی
پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اونکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدہ مین آٹہوین
دس بار کہنا اونکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسہ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے
منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑہی الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات
اور اذا جاء اور سورہ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور یہہ تسبیحات قعدہ مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی
نے لکہا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوۃ تسبیح مین پہلی سلام کی یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ
اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ
مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی
الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داود نے لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پر صلوۃ تسبیح
اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مینے کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لیے مثل صلوۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگونکا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی
پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدی سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جائینگی اور درجہ
اعتدال کا مومن کے لیے یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسپر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن
بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اوسمین سورتین جو مذکور ہوئین شرح شرعۃ فخر **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ
اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ
تَعَالٰی انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی
ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ الزَّکٰوةُ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ
حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کی اعمال سی اوسکی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی پائی اور نجات
ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی اور زیانکار ہوا یعنی بسبب واقع ہونی عذاب کے پس اگر
ناقص ہوئی نماز فرض مین سے کچہہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتونکو دیکہو کیا ہی واسطے بندی میری
کے کچہہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال مین پس پورا کیا جاویگی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سے یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر
اور ایک روایت مین پہر زکوۃ مانند اوسکی پہر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہہ ابو داود نی اور روایت کی یہہ احمد نی ایک شخص سے **ف** اور روایت
مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اللہ کے

حقوق مین سے پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلا اگر روزی فرض مین کچھ نقصان ہوا
ہوگا تو روزی نفل سی اوسی پورا کر دینگی اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کر دینگی و حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ
پورا کر دینگی اور اگر کسیکا حق اسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگی اسیطرح حال ور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت
مین ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح ایا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ہے ع ح ؛ **وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لعبد فی شیء افضل من رکعتین یصلیہما وان البر لیذر علی
راس العبد ما دام فی صلوتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منہ یعنی القران
رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا
ساتھہ رحمت کے اللہ تعالی اوپر کسی بندہ کی بیچ کسی عمل کی بہتر دو رکعتوں سی کہ پڑہی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سی ہے اور عنایت اللہ تعالی کی بندے
پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سی اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہی اوپر سر بندہ کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کی اثر نیکی کا ہی جب تک
کہ ہوتا ہی نماز ہی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتھہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سے یعنی قران یعنی جیسی قران پڑہنے
سے قرب لیے ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی

باب صلوۃ السفر

باب ہے بیچ نماز سفر کی **ف** کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہے بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہے اور فرض وقت مسافر پر
دو رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی ؛

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین متفق علیہ**
روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر کی بیچ ذو الحلیفہ مین دو رکعتین
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نی ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کی لیے تو ظہر مدینہ مین
پوری پڑہی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ مین پہنچے کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس پر مدینہ سی ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑہین یہی مذہب ہے
امام اعظم اور شافعی کا ہی یہی ہے کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کی مکانات سے قصر کری ع ؛ **وعن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وامنہ بمنی رکعتین متفق علیہ** اور روایت ہی
حارثہ بن وہب خزاعی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اوس حال مین کہ ہم تھی بہت الیسی کہ نہ تھی کبھی اور زیادہ
امن مین تھے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنون مین صحابہ بشمار تھی اور امن تھی کفار سی یہہ اس لیے کہا کہ مشروع
ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سی نہین جیسا کہ ظاہر قران کا دلالت کرتا ہی بلکہ بہر حال سفر مین قصر کرنا چاہیی چنانچہ حدیث آیندہ
مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی ح ؛ **وعن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب انما قال اللہ تعالی ان تقصروا
من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت
منہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم
فاقبلوا صدقتہ رواہ مسلم** اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا کہا مینی واسطی عمر بن الخطاب کی سوائی اسکی
نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی یہہ کہ کم پڑہو نماز اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئی پس تحقیق امن مین ہین ؛

اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہے قصر کی کہا عمر نے تعجب کیا مینے اوس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اوس سے پس پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا احسان ہے کہ احسان کیا اللہ تعالی نے ساتھہ اوسکے تمپر پس قبول کرو صدقہ اوسکا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے کہ جو ڈر ہولے اور یہی یون ہے وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ آخر تک ور پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہوا ہو اور آیت مین قید خوف کی باعتبار عادت و اغلب کے لگائی ہے کہ اکثر مسافرونکو خوف ہوتا ہے خصوصًا اوس زمانی مین کہ کافر درپی ایذا مسلمانون کے تھے اور یہہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیے ہے پس مو ید ہے قول ابو حنیفہ کا کہ قصر واجب ہے اور اتمام اساءۃ یعنی پورا پڑہنا اوسکا برا ہے ع ج **وعن** اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِھَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع مین پس تھے نماز پڑہتے دو دو رکعتین یعنے چار کی دو پڑہتے یہانتک کے پہر کر آئے ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطے انس کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ مین کچہہ یعنی ایام تک کہا ٹھہرے تھے ہم مکہ مین دس دن روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دس دن یون ہوے کہ چوتھی ذی الحجہ کو وہان پہنچے تھے اور چودہوین کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کی ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے آدمی مقیم نہین ہوتا یہہ حدیث ظاہر مین منافی ہے مذہب شافعی کی کہ اونکے ہان اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہوتا ہے پورا پڑہنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہووے گی ع ج

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَکَّۃَ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہرے انیس دن نماز پڑہتے تھے دو دو رکعتین کہا ابن عباس نے پس ہم نماز پڑہتے ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کی کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کی ہے انیس دن یعنی جب اقامت کرتے ہین ایک منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کی انیس دن تو دو دو رکعت پڑہتے ہین پس جسوقت کہ ٹھہرتے ہین زیادہ اس سے تو پڑہتے ہین چار رکعت روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پس ٹھہرے انیس دن یعنی ٹھہرے انیس دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا کرتے تھے آج کل ہین اور ابن عباس نے یہہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کرے انیس دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑہے اس بات مین متفرد ہین ابن عباس اور اونکا یہہ مذہب ہے نہین جانا چاہیے کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑہے اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کی برسون تک رہے تو بھی قصر کرے اور یہہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا یہہ طحاوی نے اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمر سے لائے ہین کہ وہ آذربیجان مین چھہ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ پڑہتے تھے اور اور صحابہ بھی اونکے ساتھ تھے اور انس ہیے ساتھہ عبد الملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام مین رہے دو دو ہی رکعت پڑہتے رہے اور مذہب شافعی مین یہہ ہے کہ اگر نیت چار روز کی اقامت کی کرے سواے دو دن آنے اور کوچ کرنے کے یا زیادہ کی تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑہے اور اگر بغیر نیت اقامت کی ساتھہ قصد چلنے آج کل کی زیادہ اٹھارہ دن سے ٹھہرے تو پوری پڑہے نماز قول معتمد اونکی ان یہی ہے ع ج **وعن** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَصَلّٰی لَنَا الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَہٗ وَجَلَسَ فَرَاٰی نَاسًا قِیَامًا فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰٓؤُلَاءِ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یَزِیْدُ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حفص بن عاصم سی کہ کہا رفاقت کی مینی ابن عمر کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئی ڈیری اپنی مین اور بیٹھی پس دیکہا لوگونکو کہڑی ہوئی پس کہا کیا کرتی ہین یہہ کہا مینی نفلین پڑہتی ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہتی والا پوری پڑہتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہہ محل ادا کرنی نوافل کا ہوتا تو پورا پڑہنا فرضونکا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر کیی گئی تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل سی صحبت رکہی ہے مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی نہ زیادہ کرتی سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مینی ابوبکر اور عمر اور عثمان سی اسیطرح یعنی وہ بہی سفر مین زیادہ دو رکعت سی نہ پڑہتی تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ اسمین دلیل ہی اوسکی لیی کہ اختیار کیا ہے یہہ کہ نفل نہ پڑہی سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ؛ ع ؛ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَہْرِ سَیْرٍ وَیَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان ظہر کی اور عصر کی جسوقت کہ ہوتی سفر مین اور جمع کرتی درمیان مغرب اور عشاء کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیون کا کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کی درست ہے خواہ ظہر کی وقت مین عصر کو پڑہ لی یا عصر کی وقت مین ظہر کو اسیطرح مغرب و عشاء مین یعنی مغرب کے وقت مین عشاء پڑہ لی یا عشاء کی وقت مین مغرب اور حنفیون کی نزدیک یہہ حدیث محمول ہی جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑہتی اور عصر اول وقت مین پس صورت مین جمع ہوئین اور حقیقت مین دونو نمازین اپنے وقت مین اسیطرح مغرب و عشاء مین کہ تاخیر کرتی مغرب کو اور اول وقت پڑہتی عشاء کو ؛ ع ؛ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّہَتْ بِہٖ یُوْمِیْ اِیْمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَیُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اونکو اشارہ کرتی اشارہ کرنا پڑہتی سفر مین سواری پر نماز شب کے سوا فرضون کی اور وتر بہی پڑہتی اپنی سواری پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نماز پڑہتی سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کی منہ قبلہ کیطرف کرتی جیسیکہ انس کی حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتی یعنی رکوع و سجود مین اشارہ کرتی اور اشارہ سجود کا پست اشارہ رکوع سی کرتی اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئی ایک تو یہہ کہ سواری پر نفل پڑہنی جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہی لیکن اور حدیثونمین نفل عام آئی ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوا ہی اونکی اور امام ابوحنیفہ سی روایت ہی کہ مستحب ہے اوترنا سنت فجر کی لیی اور ایک روایت مین واجب ہے اور اسکی لیی جائز نہین ہے ادا کرنا اونکا بیٹہی ہوئی بغیر عذر کی اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب اوسمین خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑنیکا یا راہ بہول جانی کا یا جانور سرکش ہو کہ اوس پر سوار نہو سکی بعد اوترنے کی یا مصلی بڈہا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکی اور نہ کسیکو پاوی کہ سوار کر دی اوسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوسپر ممکن نہو یا عذر مینہہ کا ہو تو ان صورتونمین فرض سواری پر جائز ہے اور ضرورتین مستثنی ہین قواعد شرع سی کذا فی شرح الہدایۃ اور کہا طحاوی نی کہ وجہ پڑہنی وترون کی سواری پر ہماری نزدیک یہہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر سواری پر پہلی حکم کرنی اور تاکید کرنی وترون کی پہر جب تاکید کی بعد اسکی اور نہ رخصت دی بیچ ترک اوسکی اوتر کر پڑہتی ہون چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمر سی کہ وہ نماز پڑہتی تہی یعنی نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑہتی تہی زمین پر اور کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتی تہی اور امام محمد اپنی موطا مین بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائی ہین کہ وہ اوترتی تہی وترون کی لیی اور شمنی نے

کہا ہی کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑہا ہو سواری پر جائز نہیں اور دوسرا یہہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتہہ شہر یا سفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسیر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بہی اسیطرح ہی اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہہ شرط کیا گیا ہی ہونا مصلے کا باہر شہر کی مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کی ہو جائز نہین اسکو نفل پڑہنی سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک محمد کی جائز ہین لیکن مکروہ اور ابو یوسف نے کہا کہ کچہہ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان اختلاف کیا ہی اسمین کہ کتنی دور شہر سی باہر جاے تو نماز سوار پر جائز ہی بعضون نی دو فرسخ کہی ہین بعضون نی تین فرسخ بعضون نے کہا ایک کوس اور صحیح یہہ ہے کہ جائز ہی بعد جدا ہونی کی گہرون شہر کی سی جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہی ۱۲ ع ح

الفصل الثاني

فصل دوسرے **عن** عائشة قالت كل ذلك قد فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قصر الصلوٰة واتم رواه في شرح السنة

روایت ہی عائشہ سی کہا سب یہہ تحقیق کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کم رکعتین پڑہین اور پوری ہی پڑہین روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنے چار کی دو بہی پڑہین ہین اور پوری چار بہی عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جائز ہی قصر بہی اور پورا پڑہنا بہی سفر مین اور ابو حنیفہ کی نزدیک نہین جائز ہی پورا پڑہنا بلکہ گنہگار ہوتا ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحیی ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہو سکتی اور صاحب سفر السعادت نی کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچتی ہی اور حضرت سی اتمام وجود مین نہین آیا اور دارقطنی و بیہقی وغیرہما نی جو جائز ہونی قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہے اور دارقطنی نی کہا ہی کہ اسناد اسکی صحیح ہی پس بر تقدیر صحت اسکی حمل کی جاویگی اوپر اس کی یعنی یہہ بات ابتدا مین تہی پہر قصر مقرر ہوا واللہ اعلم ۱۲ ع ح ایک معنے اس حدیث کی یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ قصر کیا حضرت نی یعنی اون نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑہی یعنی وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بہی ہوا اور اتمام بہی یہہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا ۱۲ مولانا **عن** عمران بن حصين قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين يقول يا اهل البلد صلوا اربعا فانا سفر رواه ابو داود اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاضر ہوا مین ساتہہ اونکی فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹہارہ شب نماز نہین پڑہتی تہی مگر دو رکعتین فرماتی اہل شہر کی پڑہو تم چار رکعتین اسلیے کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اٹہارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکہتی تہی کہ آج چلین کل چلین اسلیے اتنی دنون قصر پڑہتی رہی اور فرماتی یعنی بعد سلام پہیرنے کے مقیم مقتدیون کو خطاب کر کہ تم چار پوری پڑہو اس طرح کہہ دینا مستحب ہے امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کری مسافر کا تو چار رکعتین پڑہی اور متابعت امام کی نکرے باقی نماز مین اور مسافر جو اقتدا کری مقیم کا تو متابعت اوسکی کری کہ چار رکعتین پڑہے ۱۲ ع ح **عن** ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعدها ركعتين وفي رواية قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر فصليت معه في الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيئا والمغرب في الحضر والسفر سواء ثلث ركعات ولا ينقص في حضر ولا سفر وهي وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑہی مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت

میں ہی کہ کہا ابن عمر نے نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں اور سفر میں پس پڑھیں میں نے ساتھ حضرت کے شہر میں ظہر کے
چار رکعتیں اور بعد اسکے دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑھیں میں نے نماز ساتھ انکے سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پیچھے اسکے دو رکعتیں یعنی
سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی پیچھے اسکے کچھ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر ہیں تین رکعتیں اور نہ کم کرتے
تھے شہر میں اور سفر میں اور نماز مغرب کے وتر ہے دن کا اور پڑھتے پیچھے اسکے دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قصر
ہے رکعت میں سے تین میں نہیں اور وتروں کی ہے یعنی جیسے نماز وتر رات کی ہے یہہ نماز وتر دن کی ہے اور اسمیں تقویت ہے قول ابی حنیفہ
کے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سنتیں معمولی سفر میں بھی پڑھے مانند حضر کے
انتہی اور معتمد ہمارے مذہب میں یہہ ہے کہ پڑھے انکو منزل میں اور چھوڑ دے انکو راہ میں ۔ع۔ **وعن معاذ بن جبل قال كان**
النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك إذا زاغت الشمس قبل أن يرتحل جمع بين الظهر
والعصر وإن ارتحل قبل أن تزيغ الشمس أخر الظهر حتى ينزل للعصر وفي المغرب مثل ذلك
إذا غابت الشمس قبل أن يرتحل جمع بين المغرب والعشاء وإن ارتحل قبل أن تغيب الشمس
أخر المغرب حتى ينزل للعشاء ثم يجمع بينهما رواه أبو داود والترمذي اور روایت ہے معاذ بن جبل سے
کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کریں جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے
پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہاں تک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے یعنی ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب میں کرتے مانند اسکے جب ڈوبتا آفتاب پہلے
کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہاں تک کہ اترتے عشاء کے لیے پھر جمع
کرتے درمیان دونوں نمازوں کے روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** اس حدیث سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی
ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے کہ انکے نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نمازوں کا جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ کہا ابو داود نے کہ نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے
کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داود کا دلیل ہے اس حدیث کی ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہے ابن مسعود سے کہ نہیں دیکھا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض کے راجح ہے حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے
اور بسبب اسکے کہ وہ بڑی احتیاط والی تھی ۔ع۔ **وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سافر**
فأراد أن يتطوع استقبل القبلة بناقته فكبر ثم صلى حيث وجهه ركابه رواه أبو داود
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتے یعنی نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم ہوتے اور ارادہ کرتے یہہ کہ نفل پڑھیں
سامنے کرتے قبلہ کی اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** امام شافعی کے نزدیک
صحیح ہے منہ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے یعنی اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہوا فرض سواری پر پڑھے
تو رو بقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے ۔ع۔ **وعن جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم**
في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق ويجعل السجود أخفض من الركوع
رواه أبو داود اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرت نماز
پڑھتے تھے اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی رکوع و سجدہ

الفصل الثالث　فصل تیسری

دونو اشارہ سی کرتی تہی بس سجدہ کی لیی زیادہ جہکتی اور رکوع کی لیی کم ؏ عن

ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وأبو بكر بعده وعمر بعد أبي بكر وعثمان صدرا من خلافته ثم إن عثمان صلى بعد أربعا فكان ابن عمر إذا صلى مع الإمام صلى أربعا وإذا صلاها وحده صلى ركعتين متفق عليه

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اور ابو بکر نی بہی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نی بہی بعد ابی بکر کی دو رکعتین اور حضرت عثمان نی بہی پڑہین ابتدا اپنی خلافت مین پہر پڑہین حضرت عثمان نی پیچہی چار رکعتین پس تہی ابن عمر جب پڑہتی نماز ساتہہ امام کی یعنی ساتہہ حضرت عثمان کی پڑہتی چار رکعتین اور جب پڑہتی اکیلی یعنی حالت سفر مین پڑہتی دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حج کو آتی اور منا مین پہنچتی تو وہان بہی نماز مسافرانہ پڑہتی اور حضرت عثمان نی بہی اول خلافت مین تو چہہ برس تک مسافرانہ نماز پڑہی اور بعد اسکی چار پڑہنی لگی وجہین اسکی کئی لکہی ہین علمانی یا تو یہہ وجہ ہے کہ وہ متاہل ہوگئی تہی مکہ مین چنانچہ احمد نی روایت کیا ہی کہ حضرت عثمان نی منی مین چار رکعتین پڑہین پس لوگون نی اونپر انکار کیا پس کہا اونہون نی ای لوگو مین متاہل یعنی قبیلہ دار ہون مکہ مین اور مین نی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی متاہل ہووی ایک شہر مین پس پڑہی نماز مقیم کیسی اور لوگونکی انکار کرنی مین اونپر دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز نہین پڑہتی تہی سفر مین اور قصر لازم ہی ورنہ لوگ انکار نہ کرتی یا وجہ یہہ تہی کہ موسم حج مین لوگ بہت آتی تہی اور اون سے بعضی احکام دین کی مفصل نہین جانتی تہی اونکی دکہانیکی لیی پڑہتی تہی تا وہ جانین کہ نماز کی چار رکعتین ہین اگر دو پڑہتی تو شاید وہ جانتی کہ نماز کے دو ہی رکعتین ہین یا آخر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کی ہوگئی تہی کہ اونکی نزدیک قصر اور اتمام دونو جائز تہی ؏ ع ح ؏ وعن

عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين ثم هاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ففرضت أربعا وتركت صلوة السفر على الفريضة الأولى قال الزهري قلت لعروة ما بال عائشة تتم قال تأولت كما تأول عثمان متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتین یعنی اول دو رکعتین فرض ہوئی تہین سفر اور حضر مین پہر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرض کی گئی چار شہر مین اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر کہا زہری نی کہا مین نی واسطی عروہ کی کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑہتی ہین نماز سفر مین کہا دلیل پکڑتی ہین جیسی دلیل پکڑی عثمان نی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر مین رخصت نہین بعد از مشروع ہونی چار رکعت کی بلکہ اصل مشروع دو ہی رکعتین ہین پس عزیمت یعنی لازم ہین نہ رخصت اور یہہ موید ہی مذہب حنفی کی پس اگر پوری چار پڑہیگا اور پہلی قعدہ مین بیٹہی گا تو مسیی ہوگا یعنی برا کریگا اور ہو وینگی دو رکعتین نفل اور اگر نہ بیٹہی گا پہلی قعدہ مین کہ حکما وہ قعدہ اخیرہ ہی ہی باطل ہوگا فرض اوسکا اور دلیل پکڑتی ہین جیسی دلیل پکڑی تہی حضرت عثمان نی صحیح قول یہہ دلیل پکڑنی عائشہ اور حضرت عثمان کی یہہ ہے کہ یہہ قصر اور اتمام دونو جائز رکہتی تہی جیسا کہ کہا گیا ؏ ع ح ؏ وعن ابن عباس

قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر أربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة رواه مسلم

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرض کی اللہ نی نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری کی گہر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور سفر مین دو رکعتین یہہ دلیل صریح ہے ہماری مذہب کے کہ سفر مین دو ہی پڑہنی چاہین اور خوف مین ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر اسکی پر ایک جماعت نی سلف سی کہ اونمین سے حسن بصری اور اسحق بہی ہین اور کہا جمہور علما نی کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کی ہی بیچ عدد رکعات کی اور تاویل کی اونہون نی اس حدیث کی یہہ کہ مراد

یہہ ہی کہ بیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہی اور دوسری رکعت تنہا جیسیکہ آگی ہی حدیثون صحیحہ مین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف مین انتہی اور چار رکعتین بیچ شہر کی اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑہی کہ امام کی ساتھہ دو رکعتین پڑہی اور باقی اکیلی تفصیل اسکے صلوٰۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ع ؛ **وعن** ابن عمر قالا سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سی کہ کہا دونون نی مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مقرر کین حضرت نی قصر ثابت ہی کتاب اللہ سی پس مراد یہہ ہی کہ حضرت نے واضح کیا ساتھہ قول و فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ مین ہی اور نہین ناقص یعنے سفر مین مشروع یہی دو رکعتین ہین نہ یہہ کہ پہلی چار تہین اب دو رکعتین کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتہہ سنت کے یا سنت ہی سنتوں اسلام سی پس یہہ منافی وجوب کے نہین ؛ ع ؛ ج **وعن** مالک بلغہ ان ابن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما یکون بین مکۃ والطائف وفی مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سے پہنچی اونکو یہہ بات کہ ابن عباس تہے قصر کرتی نماز بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور عسفان کی ہے اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہہ موطا مین **ف** چار برید سولہ فرسخ کی ہوتی ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئی اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوئین اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تینون مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے ، اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حد ابن عباس نے اپنی اجتہاد سے مقرر کی تہی بعد ازین جاننا چاہیی کہ بعضی علماء نی کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جنمین قصر واقع ہوا ہے متفاوت ہین بعضی قریب اور بعضی بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کے سی صحابہ اور تابعین اور اونکی بعد کی علماء اوسکی تعین مین اجتہاد اور استنباط کر کر مختلف ہوئی ہین امام شافعی نی حد سفر کی ایک روز اور ایک روایت مین دو روز کہی کذا ذکر فی الہدایہ اور حاوی کہ اونکی مذہب مین ہے اوسمین تعین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بہی یہی ہے اور امام ابو حنیفہ نی تین منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چہوٹی دنونمین قافلہ صبح کو چلی تو بعد دوپہر کی منزل پر پہنچ جاوی اور امام ابو یوسف نی دو روز اور اکثر تیسری دنکا کہا ہی اور اصحاب ظواہر نی مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کے فقہ کی کتابونمین مذکور ہین ع ح **وعن** البراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر رواہ ابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی براء سی کہ کہا رفاقت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکہا مینے حضرت کو کہ چہوڑین ہون دو رکعتین جسوقت کہ ڈہلی آفتاب پہلے ظہر کی روایت کے یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **ف** شاید کہ یہہ دو رکعتین شکر الوضوء تہین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو سے پر کرتی تہی ؛ ع ؛ **وعن** نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یری ابنہ عبید اللہ یتنفل فی السفر ولا ینکر علیہ رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ہی ابن عمر دیکہتی بیٹی اپنی عبید اللہ کو نفلین پڑہتی سفر مین

پس نہ انکار کرتی اوسپر روایت کی یہہ ملک نے ف شاید کہ یہہ سنن رواتب یعنی معمولی پڑہتی ہونگی یا اور نفل پڑہتی ہونگی بیچ وقت وسیع کی باوجود
اعتقاد اسکی کہ جائز ہی ترک انکا پس عمل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر زیادتی نفلون کی بیچ تنگی وقت کی یا بیچ فراخ وقت کی واسطے گمان
التزام کرنیکی وظائف مین حتی کہ حالت سفر مین ہے باوجودیکہ امر ایسا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی لکہتا ہی مسافر کی لیے ثواب اوس عمل کا کہ کرتا تہا حضر یعنی
گہر مین قسم عبادات سے اور اسیطرح مریض اور شیخ ضعیف کی لیے والا نماز بہتر چیز ہی اور منع اوسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی اللہ تعالی نی ارایت
الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنی کیا دیکہا تونی اوسکو کہ منع کرتا ہی بندیکو جب نماز پڑہتا ہی ؛ ع ؛

باب الجمعۃ

باب بیچ بیان جمعہ کی ف جمعہ لغت فصیح مین ساتہہ پیش جیم کی اور میم کی ہی اور ساتہہ سکون میم کی بہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدائش
حضرت آدم ع کی جمع اور پوری کی گئی ہی اسمین اور بعضون نی کہا ہی کہ جمعہ اسلیے کہتی ہین کہ اسمین حضرت آدم جمع ہوئی ساتہہ حوا کی زمین
مین اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتہہ زبر عین کی کہتی تہی ؛ ع ؛

الفصل الاول

فصل پہلے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ بید انہم اوتوا الکتب من قبلنا واوتیناہ من بعدہم ثم ہذا یومہم الذی فرض علیہم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ والناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال نحن الاخرون الاولون یوم القیمۃ ونحن اول من یدخل الجنۃ بید انہم وذکر نحوہ الی اخرہ وفی اخری لہ عنہ وعن حذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر الحدیث نحن الاخرون من اہل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لہم قبل الخلائق

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پیچہی آنی والی ہین یعنی دنیا مین اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے
یعنے شرف و مرتبہ مین سواے اسکی کہ اہل کتاب دیے گئی ہین کتاب پہلے ہمسے اور دیے گئی ہم کتاب پیچہے اونکی پہر یہہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اوپر مراد کہتی تہی
حضرت ساتہہ اس دن کی دن جمعہ کا پس اختلاف کیا اونہون نی اسمین پس راہ دکہائی ہمکو اللہ تعالی نی واسطے اسکی یعنی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاری
واسطے ہمارے اسمین یعنی بیچ اختیار کرنی اسدن کے واسطے عبادت کی تابع ہین یہود نی اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کے کل کو کہ ہفتہ ہی اور نصاری نی کل کی بعد
کو یعنی اتوار کو روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ کہا ہم پیچہے آنی والی ہین پہلی ہونگی دن قیامت کی اور ہم ہونگی اول
لوگون کے کہ داخل ہونگی بہشت مین سواے اسکی کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکی آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ اور حذیفہ سے ہے کہ کہا دونون نی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر حدیث کی کہ ہم پیچہی آنی والی ہین اہل دنیا مین سے اور پہلی ہونیوالی ہین دن قیامت کے ایسے پیچہے آنی والی ہین کہ حکم کیا جاویگا
واسطے اونکی پہلے اور مخلوقات کے یعنے حساب کے لیے اور جنت مین داخل ہونیکے لیے ف دیے گئے ہم کتاب بعد اونکی حقیقت مین یہہ ہی موجب فضیلت ہمارے کا ہی اسلیے کہ کتاب
متاخر ناسخ ہی پہلی کی ہی پس اسسے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الاخرون ہی واسطے بیان فضل کے ہی اور پس اختلاف کیا جان کہ شارحین نی اختلاف کیا
ہے کہ مراد ساتہہ فرض کرنی اللہ تعالی کی روز جمعہ کو یہود و نصاری پر اور اختلاف کرنی اونکی اوسمین کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی
کہ مراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی فرض کیا اوپر عبادت کو روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا اونکو ساتہہ جمع ہونی کی اوسمین عبادت کی لیے جیسا
کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سے معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی اونہون نی امر الہی کی اور سرکشی کی اوسمین جسکی عادت اونکی تہی اور اختیار
کیا یہود نی ہفتہ کی دنکو اور نصاری نی اختیار کیا اتوار کو اور اونہون نی لیلین اپنی طرف سے چنانچہ آگی مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مرادہ

فرض کرنی سی یہہ ہے کہ حکم ہوا اونکو ساتہہ نکالنی اسدن کے ساتہہ رای اور اجتہاد اپنی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نی فرض کیا ہی تمپر اپنی علم مین ایکدن کہ فارغ ہوا اوسمین واسطی فکر اور ذکر اور عبادت کی دریافت کرو اوسکو اپنی اجتہاد سی اور یہہ امتحان تہا حق سبحانہ تعالی کی طرف سے انکی لیی کہ آیا حق دریافت کرتی ہین یا نہین پس یقین کیا یہود نی ہفتہ کو اور کہا کہ یہہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنسی پس ہمکو بہی چاہیی کہ فارغ ہوویں کار وبار دنیا سی اور مشغول ہوویں عبادہ پروردگار مین اور نصاری نی تعین کیا اتوار کو اس لیی کہ اللہ تعالی نی ابتدا کی اوسمین پیدایش کی پس یہہ دن مبدا کمالات و نعمتونکا ہی کہ اوسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتہہ فیض پہونچانی اور انعام کرنیکی پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کی ہی دونون نی خطا کی اور نہ پایا جو کچہہ کہ علم الہی مین تہا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی راہ صواب سے پس راہ دکہائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نی اوسدن کو یہان بہی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نی حکم کیا اس امت کو ساتہہ عبادت کی روز جمعہ مین ساتہہ قول اپنی کی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اونکو حکم بجالانی کی اور گمراہ نہ کیا ساتہہ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنی کی جیسیکہ عادہ اس امت نیک کی ہی اور لوگ واسطی ہمارے تابع ہین کیونکہ ہرگاہ کہ تہا دن جمعہ کا مبدا دور انسان کا اور اول ایام اوسکا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متبوع اور عبادت کرنیوالی بیچ دو دنون کی کہ بعد اوسکی ہین تابع اور یہہ حدیث دلالت رکہتی ہی اس سے پر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعاً ولیکن زبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہوا ہی ﴿ ح ﴾ ﴿ ع ﴾ **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اخرج منھا ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کا کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیی گئی آدم یعنی تمام ہوئی پیدایش اونکی اور اوسمین داخل کیی گئی بہشت مین اور اوسمین نکالی گئی بہشت سے اور نہین قائم ہوگی قیامت مگر دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نی ﴿ ش ﴾ نکلا اوسمین آفتاب مراد یہہ ہے کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی یہہ نہین کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اوسمین آفتاب نکلی اور روز جمعہ مین حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئی اس سے فضیلت اوسکی معلوم ہوئی یہہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین فضیلت جمعہ کی اس لیے ہوئی کہ نکلنا اونکا سبب پیدایش انبیاء اور اولیاء کا اور باعث ہونی حسنات بیشمار کا اوسنی ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پہنچنی اونکی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا اوسمین وعدی حق تعالی کی متقیونکی لیی ظاہر ہونگی اور مراد قائم ہونی قیامت سے یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کی لیی ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطی بعث و نشر کی ہوگا اور کہا طیبی نی کہ کہا بعضونے کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور بعضون نی کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہہ اوس صورت مین ہی کہ حیث مطلق چہوڑا جاوی یعنی بہترین ایامون کا عرفہ ہی اور بہترین دن کا جمعہ ہے اور اوسوقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی اور بہترین دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نرہی اور جب موافق ہووی دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتہہ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا عمل اوسمین افضل اور حج ہوگا اوسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجونسی کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ تعالی کی حج نفل سی اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہی مرفوعاً کہ جمعہ حج المساکین ہے ﴿ ح ﴾ ﴿ ع ﴾ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقھا عبد مسلم یسال اللہ فیھا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وھی ساعة خفیفة وفی روایة لھما

قال ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا مسلم قائم یصلی یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کی ایک ساعت ہے نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور حال یہ کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے کسی
خیر کا مگر دیتا ہے اوسکو خیر یعنی دعا اوس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ
وہ ساعت ہے بہت کم اور ایک روایت بخاری و مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان کھڑا ہونے
کے لیے یعنی مستعد ہونے کو مانگتا ہے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اوسکو بھلائی **ف** ایک ساعت ہے یعنی پوشیدہ اور حکمت اوسکے اخفا مین یہ ہے کہ مشغول
رہین لوگ عبادت مین تمام دن با امید اسکی کہ دعا اور عبادت اونکی اوس مین واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کی جو آگی مین اور یہ کہ اس
ساعت مین بہت امید ہے قبولیت کی اتنی اور دیتا ہے اوسکو خیر یعنی یا تو جلدی دیتا ہے اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہے اوسکے لیے کہ آخرت مین ثواب
دیگا اور لفظ قائم یصلی کی معنی یہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہے کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویل
اس لیے کی کہ نہین اموافقت ہو جاوے سب باتین **وعن** ابی بردۃ بن ابی موسی قال سمعت ابی یقول سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی
الصلوۃ رواہ مسلم روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ ہے درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہانتک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے **ف** ساعت
قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کی کہ حدیث شریف مین وارد ہوئی ہے اسمین علما کو اختلاف ہے کہ کونسی ساعت ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت
مبہم ہے مانند شب قدر کی یا اسم اعظم کی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہے کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہے کسی مین بیچ
مین کسی جمعہ مین آخر روز ہوتی ہے اور اکثر اسپر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہے لیکن اسمین بھی اختلاف ہے کہ کونسی ہے اور چنتیس قول ہین
ایک یہ کہ جسوقت کہ موذن دن جمعہ کی نماز صبح کی لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہو فجر کی تا طلوع ہو آفتاب اور تیسرا وقت عصر غروب ہو آفتاب تک
چوتھا درمیان اوترنے امام کی منبر سے تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکلنی آفتاب کے چھٹا وقت نکلنی آفتاب کے ساتوان آخر ساعت
تیسری کا یعنی قریب پہر دن باقی رہنے کی اصلی کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہین اور اوسکا حساب دو پہر سے شروع ہوتا ہے آٹھوان وقت زوال سے یہانتک
کہ سایہ ہوا دہے نواں زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارہوان عین وقت زوال کی بارہوان
اوسوقت کہ موذن اذان کہتا ہے جمعہ کی لیے تیرہوان وقت زوال سے یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودہوان زوال سے تا وقت نکلنی امام
کے نماز سے پندرہوان زوال سے غروب آفتاب تک سولہوان درمیان نکلنے امام کی منبر تک قائم ہونی نماز کی سترہوان وقت باہر آنے امام کی نماز
اٹھارہوان درمیان نکلنی امام کی منبر پر ادا ہونے تک انیسوان درمیان اذان کی ادا نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کی منبر پر تا تمام ہونی
نماز کی اکیسوان اوسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع یعنی حلال ہونی بیع کی یعنی وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکی بائیسوان قریب اذان کی تیئسوان
اوسوقت سے کہ شروع کرے امام خطبہ کو یہانتک کہ تمام کرے چوبیسوان اوسوقت کہ چڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے
کے درمیان دونو خطبون کی چھبیسوان وقت اوترنے امام کی منبر سے ستائیسوان اوسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہانتک کہ کھڑا ہو امام جگہ نماز کی اٹھائیسوان
وقت تکبیر سے تمام ہونی نماز تک انتیسوان اوسوقت کہ ادا کرے نماز جمعہ کی تیسوان نماز عصر سے غروب ہونی آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے
بتیسوان بعد نماز عصر کی آخر وقت مستحب تک تینتیسوان بعد نماز عصر کی مطلقاً چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کی پینتیسوان اوسوقت

کہ غروب ہونی لگی آفتاب ورآیا ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت رضہ متعین کرتی تہی خادمون کی کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر
ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اوسمین اور پوچہا گیا بلقینی سی کہ کیونکر دعا کری خطبہ کے حالت مین اوسوقت تو حکم ہی جیسے
ہے کا پس جواب دیا کہ نہین ہے شرط دعا سی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اوسکا ساتہہ دل ہی کی کافی ہی اور کہا شافعی نی پہنچا ہی مجکو یہہ کہ دعا قبول
کیجاتی ہی شب جمعہ مین ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کی پس ملا مین کعب احبار سی پس بیٹہا مین ساتہہ اونکی پس بیان کیا روبرو میری توریت مین سے اور مینی بیان کی حدیث روبرو اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ اون حدیثونکی کہ حدیث کی مینی اونکو حضرت سی یہہ کہ کہا مینی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیے گئی آدم اور اوسمین اوتاری گئی جنت سے اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ مین اوتری اوسکی اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اوسمین یعنے اور جمعہ مین وفات ہوئے اوسکے اور اوسیدن مین قائم ہو گی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائی ہوئی یعنی وہ منتظر ہی قائم ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونی قیامت کی سوای جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل اوس سے کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہو جاوی اور جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو یعنی حقیقۃً یا حکماً اگر انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگی اللہ سی کچہہ مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ چیز کہا کعب نے یہہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کی ایکدن ہی پس کہا مینی نہ بلکہ یہہ دن ہر ہفتہ مین

یہ بہی جیسی کہ کعب نے توریت پس کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا مین عبداللہ بن سلام سے پس خبر دی مینی اونکو اپنی بیٹہنی کی
ساتہہ کعب احبار کی اور خبر دی مینی اوس حدیث کی کہ بیان کی مینی انسی یعنی حال دن جمعہ کی پہر کہا مینی واسطی عبداللہ کی کہ کہا کعب نے یہہ ہر سال مین ایکدن
ہے کہا عبداللہ بن سلام نے جہوٹ بولا کعب نے پہر کہا مینی اونکو کہ پہر پڑہی کعب نے توریت پہر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہی پس کہا عبداللہ بن سلام
نے کہ سچ کہا کعب نے پہر کہا عبداللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہون مین کونسی ساعت ہی وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینی خبر دو مجکو ساتہہ اوس
ساعت کی اور نہ بخیلی کرو مجہپر پس کہا عبداللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے روز جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینی کس طرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کے
اور حال یہہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق مین کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہوا اوسمین یعنی اور اوس وقت نماز
پڑہی جاتی نہین سو اسی کہ مکروہ ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹہی ایک بیٹہنی کی جگہہ مین منتظر ہو
نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہے یعنی حکما یہان تک کہ نماز پڑہی یعنی حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا مینی مقرر یون ہین فرمایا ہی حضرت نے کہا عبداللہ نی
پس وہ مراد ساتہہ نماز کی یہہ انتظار ہی یعنی اور یہہ آخر روز مین ہو سکتا ہی پس اگر اوس وقت دعا کری مستجاب ہے روایت کی یہہ مالک نے اور ابوداود اور
ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب **ف** یہان تک کہ طلوع ہوا آفتاب اس لیے کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کی درمیان
صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اوس وقت مین حضور اور ڈر رکہتے ہین تو انسان کو بطریق اولی چاہیے کہ ہو مشغول ذکر مولی مین اور ڈرتا ہووے
ہوال چیزونسی کہ درپیش آنیوالی ہین اور اس حدیث مین بڑا معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امی ہونیکی خبر دی اوس چیز کی کہ پوشیدہ تہی بڑے عالم
اہل کتاب کی پر یعنی کعب پر سبحان اللہ کیا علم تہا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑے دانشمند تہی یہود کی پایا انہون نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہین
ہوئی حضرت پاس بلکہ اسلام لائی حضرت عمر کی خلافت مین اور عبداللہ بن سلام صحابی ہین وہ بہی یہود کی عالمون مین سے تہی

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈہونڈہ اوس ساعت کو کہ امید ہی قبولیت دعا کی اوسمین
بیچ دن جمعہ کی پیچہی عصر کی غائب ہونی تک آفتاب کی روایت کی یہہ ترمذی نے۔

وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر

اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمہارے مین سے دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیے گئی آدم اور اوسمین قبض کیے گئی روح اونکی اور اوسمین ہوگا ہونا صور کا یعنی نفخہ دوسرا کہ واسطے
زندہ کرنی مردونکی ہوگا اور اوسمین ہے نفخہ فزع کا یعنی پہلا نفخہ کہ اوس سے سب مر جاوینگے پس بہت بہیجو مجہپر درود اوس دن مین اسلیے کہ تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا
ہے مجہپر کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے کس طرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اوس حال مین کہ پرانی ہو گئی ہونگی ہڈیان آپکی کہا راوی نے مراد رکہتے تہی صحابہ ساتہہ
لفظ ارمت کی بلیت یعنی بوسیدہ ہو گیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیے ہین زمین پر بدن انبیا کی یعنی زمین نہین فنا کرتی بدن
انبیا کی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** بہتر دنون تمہارے سے دن جمعہ کا اسمین اشارہ ہے
طرف اسکی کہ دن عرفہ کا افضل ہی یا ایسا وہی جمعہ کی اور بہت بہیجو درود مجہپر اسمین اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہی اور اسدن مین ہر نیکی کا ثواب

ستر درجہ ہوتا ہی پس اسمین پڑھنا اوسکا اولی ہی اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بھیجنی کی دن جمعہ مین اور شب جمعہ مین وارد ہوئی ہین عجب ہی کہ
غافل ہونا اس سے بیجا ہی اور آخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ زندہ ہین انبیا قبرونمین یہہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسیکو اسمین خلاف نہین کہ حیات انکو وہان حقیقی جسمانی
دنیا کی سی ہی نہ حیات معنوی روحانی جیسیکہ شہدا کو ہی اور سوا انکی اور اموات بہی سنتی ہین سلام و کلام اور عرض ہوتی ہین اعمال قرابا ونکی کی بعض
ایام مین ع ح ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ و
الیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ
ساعۃ لا یوافقہا عبد مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا
اعاذہ منہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث موسی بن
عبیدۃ وہو یضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن
عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سی اوسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن
کہ دعا کری اللہ سی ساتھ خیر کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سی مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سے روایت کی یہہ احمد
اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے نہین معلوم کیجاتی مگر حدیث موسی بن عبیدہ کیسی اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی **ف** دن موعود الخ
یعنے سورہ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی خبر دی ہے
اوسکی آنیکی اور وعدہ کیا ہی مومنونسی بعد آنی اوسکی کی نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی
کہ حاضر ہوتی ہین مومن اوسمین ہر طرف سی اور حاضر ہوتی ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اسکو اور حدیثین
ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی لبابۃ بن عبد المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر
فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ ادم واہبط اللہ فیہ ادم الی الارض وفیہ توفی اللہ ادم وفیہ
ساعۃ لا یسال العبد فیہا شیئا الا اعطاہ ما لم یسال حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک
مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ہو مشفق من یوم الجمعۃ رواہ
ابن ماجۃ وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اخبرنا عن یوم الجمعۃ ماذا فیہ من الخیر قال فیہ خمس خلال وساق الی اخر الحدیث
اور روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دن جمعہ کا سردار ہے دنونمین اور بڑا ہی دنونمین نزدیک اللہ کی اور وہ بڑا ہے
نزدیک خدا کی دن عید قربان اور دن عید الفطر کیسی اوسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو اور اوتارا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو طرف زمین کے
اور اوسمین وفات دی اللہ تعالی نی آدم کو اور اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچھہ مگر دیتا ہی اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگی
حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہین مقبول اور اوسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ
اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتی ہین دن جمعہ سی یعنی اس لیے کہ قیامت اوسمین ہونی ہی مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور
نقل کی احمد نی سعد بن معاذ سی یہہ کہ ایک شخص انصار مین سی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کیسی کہ کیا ہی اوسمین بہلائی سی فرمایا

اور وہ بڑا ہی دن عید قربان اور دن عید فطر کسی اس سے **ف** اوسمین پانچ چیزین ہین اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی
معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہی یا افضل ہی جمعہ سے لیکن یہہ حدیث رزین کی ہی کہ افضل دنونمین دن عرفہ کا ہی اور آوپر پانچ باتین ہین
یہہ حصر کی لیے نہین ہے کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین او کچھہ نہین ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر ہی مثل زیارت باری تعالی کی جنت مین وغیر ذالک
اسمین ہوتے ہین شرع ؛ **وعن** ابی ھریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیئ سمی یوم الجمعۃ قال لان
فیھا طبعت طینۃ ابیک ادم وفیھا الصعقۃ والبعثۃ وفیھا البطشۃ وفی اخر ثلث ساعات منھا
ساعۃ من دعی اللہ فیھا استجیب لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا گیا واسطے
نبے صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی کس چیز کی نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطی کہ اسمین خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اوسمین ہوگا
نفخہ ہوگا مرنیکا یعنی نفخہ پہلا کہ اوس سے سب اہل دنیا مر جاوینگی اور زندہ ہونی کا یعنی دوسرا نفخہ کہ اوس سے سب جی اوٹھینگے اور اوسمین ہوگا پکڑنا سخت
یعنے دار و گیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کی جمعہ سے ایک ساعت یعنی جمعہ کے اخیر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اللہ سی اوس ساعت مین
قبول کیجاتی ہی دعا اوسکی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام رکھا ہوا کہ ایسی امور بڑی بڑی
جمع ہوئے ہین اوسمین اور مخفی نہو جیوکہ معنی جمعیت کی ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنی کر ہیئۃ مجموعیہ سی شرع ؛ **وعن** ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود یشھدہ الملئکۃ
وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ
حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بہیجو درود مجہپر دن جمعہ کی اس لیے کہ تحقیق جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوتے
ہین اوسمین فرشتی اور تحقیق کوئی نہین بہیجتا درود مجہپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ساتہہ مکاشفہ کی یا بواسطہ ملائکہ کی یہان تک
کہ فارغ ہوتا ہی اوس سے کہا ابو درداء نی کہ کہا مینی اور بعد مرنیکی بہی عرض کرینگی فرمایا تحقیق اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر کہانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ
کے زندہ ہین یعنی حقیقۃ مثل زندگانی دنیا کی روزی دیی جاتی ہین روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباس سے
کہ اونہون نی کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسیکہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی کی کہ اونہون نی کہا شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی اور نہین
مناقی ہی اطلاق مشہود کا اس جگہہ جمعہ پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونی ملائکہ کے اسمین اور باوجود اسکی احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پہیری طرف
اکثار صلوۃ کی کہ سمجہا گیا اکثروا سی اور عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ہمیشہ پس اسدن کہ افضل دن ہے بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ
طویل ہو مدۃ ابتدا شروع سی یہان تک فارغ ہوا اوس سے یعنی سب درود اس مدۃ کی عرض ہوتی ہین آگے اسکی ابو درداء نی بطریق استفہام کی کلام مذکور
عرض کیا بگمان اسکی کہ یہہ حکم خاص ساتہہ حالت ظاہری ہی کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانی بدنون انکیسی پس نہین فرق ہی
واسطی انکی بیچ دونون حالتون کی یعنی حالت زندگانی اور مرنیکی اسی لیی کہا گیا ہی اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار اور رزق
دیی جاتی ہین یعنی رزق معنوی اور منافی نہین ہی کہ انبیاء کو رزق حسی ہی ہو چنانچہ ظاہر ہی بات یہہ جیسا کہ ارواح شہداء کی حقمین آیا ہی کہ
کہاتی ہین میوی جنت کی پس انبیاء تو اشرف ہین اونکی لیی کیون نہ یہہ بات ہو شرع ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہی اوسکو اللہ فتنہ قبر کی سی یعنی سوال قبر اور عذاب اوسکی سی روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی متصل **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مری دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی اور آویگا دن قیامت کی اسحالمین کہ اوسپر ہو گی مہر شہیدون کی نہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مرتا ہی دن جمعہ کی لکھا جاتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کیسی اور اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مری شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر اور فتنہ قبر کیسی اور ملتا ہی اللہ سی اوسحالمین کہ نہین حساب اوسپر اور آویگا دن قیامت کی اوسحالمین کہ ساتھہ اوسکی گواہ ہونگی کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی یا مہر ہو گی یعنی شہیدونکی کذا ذکر السیوطی پس جسکے قبض روح اللہ تعالی سدنمین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطی سعادت اور بہلائی آخرة اوسکیکی ہی ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَلْاٰيَةَ وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ اونہون نے پڑہی یہہ آیت آجکی دن پورا کیا مینی واسطی تمہاری دین تمہارا آخر آیہ تک اور نزدیک ابن عباس کے ایک یہودی تہا پس کہا اوسنی اگر اوترتی یہہ آیت ہمپر البتہ ٹہیرالیتے ہم اوسکو یعنی اوسدنکو کہ جسمین یہہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نے تحقیق یہہ آیۃ اوتری بیچ دن دو عیدون کی بیچ دن جمعہ کے اور دن عرفہ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** روز عرفہ کی حجۃ الوداع مین یہہ آیۃ اوتری الیوم اخر تک کہ مضمون اوسکا یہہ ہے کہ آجکی دن پورا کیا مینی دین تمہارا اور تمام کی مینی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینی واسطی تمہاری اسلام کو از روی دین کی پس ایک روز ابن عباس نے یہہ آیت پڑہی اور اونکی پاس ایک یہودی تہا اوسنی کہا کہ اگر ہمپر یہہ آیت اوترتی تو اوسکی دن کو کہ جسمین یہہ اوتری عید ٹہیرالیتی بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کی یعنی عجب ہے کہ تمنی عید نہ ٹہیرایا اوسدنکو ابن عباس نے کہا کہ یہہ اوتری ہی اوسدنمین کہ اوسمین دو عیدین ہین یعنے اللہ تعالی نی اوسکو از راہ فضل و احسان کی دو عیدونکی دنمین اوتارا الغیر اسکی کہ کرین ہم اپنی طرفسی عید اسلیکی حجۃ الوداع دن جمعہ کی تہا اوسمین یہہ اوترے پس نہین حاجت عید ٹہیرانیکی کیا ہی اللہ طرفسی وہ دن عید کا ہی ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتی یا الہی برکت دی ہماری لیی یعنی طاعت اور عبادت ہماری مین بیچ مہینی رجب اور شعبان کی اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے اور تہی فرماتی رات جمعہ کی روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اوسکی روزہ دن کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی بالذات یا بسبب عبادت کی ہی کہ ہوتی ہی اوسمین ع ح

بَابُ وُجُوْبِهَا

باب ہے بیچ بیان واجب ہونی جمعہ کی یعنی فرض ہونی اوسکی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہے کہ ثابت ہوا کتاب و سنت و اجماع سی کافر ہوتا ہی منکر اوسکا اور مراد ساتھہ ذکر کی اس آیت مین فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عن ابن عمر وابي هريرة انهما قالا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على اعواد منبره لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين رواه مسلم
روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہہ کہا ان دونون نی کہ سنا ہمنی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوپر لکڑیون لعنی زینی منبر کے البتہ باز رہین قوم چہوڑنی اپنی سی جمعہ کو یا مہر کریگا الله اوپر دلون انکی کی پہر البتہ ہو جاوینگی غافلون سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ان دو امرون مین ایک امر مقرر ہونیوالا ہی یا تو چہوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلونپر اگر نچہوڑین گے جمعہ مہر نہین کیجاویگی ور اگر چہوڑینگی مہر کیجاویگی اونکی دلونپر اور مہر کرنا دلونپر کنایہ ہی اس سی کہ نہایت غفلت ڈالیگا دلونپر اور باز رکہیگا قبول کرنی نصیحت کسی طرح ؛

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابي الجعد الضميري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك ثلث جمع تهاونا بها طبع الله على قلبه رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي ورواه مالك عن صفوان ابن سليم واحمد عن ابي قتادة روایت ہی ابی الجعد ضمیری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دیوی تین جمعہ بسبب سستی کی ساتہہ انکی مہر کریگا الله اوسکی دلپر روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی یہہ مالک نے صفوان بن سلیم سی اور احمد نی ابی قتادہ سی ؛ وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑ دی جمعہ کو بیعذر پس چاہیی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر نہ پاوی پس آدہا دینار روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی کی ورکا ہو تو ایک دینار چہہ روپی کا ہوا اور اس تصدق کرنیسی بالکل گناہ جمعہ کی ترک کا نہین جاتا رہتا بلکہ تخفیف اوسکی گناہ مین ہو جاتی ہی مرع ؛ وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من سمع النداء رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ نقل کی نبی صلی الله علیہ وسلم سی فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جمعہ واجب ہے اوسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہہ کے کہ درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار پہنچنی آواز کے ہو یعنی اگر شہر مین کوئی پکاری تو وہان آواز پہنچی اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہے کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہون پس لازم ہی اوسپر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سنی آواز اور اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بسبب میدان بیچ کے زراعت یا چراگاہ کی پس نہین جمعہ اوسپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پس لازم ہے اوسپر جمعہ انتہی اور فتوی امام محمد ہی کی قول پر ہی مرع ؛ وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من اواه الليل الى اهله رواه الترمذي وقال هذا حديث اسناده ضعيف اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی الله علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اوس شخص پر کہ جگہہ دی اوسکو رات طرف اہل اوسکی کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ اسناد اوسکی ضعیف ہے **ف** یعنے جمعہ واجب ہے اوسپر کہ ہو درمیان وطن اوسکی اور درمیان اوس جگہہ کے کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ مقدار مسافت کہ بعد ادا کرنی جمعہ کے ممکن ہو پہر آنا اپنی وطن کو پہلی شب کے کہ رات اپنی گہر مین کری مرع ؛ وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا على اربعة عبد مملوك

اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَرِيْضٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ
اور روایت ہی طارق بن شہاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمعہ حق ہی واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر واجب نہین غلام پر کہ کسی
کے ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکی پر اور بیمار پر روایت کی یہہ ابوداود نی اور شرح السنة مین ساتھہ لفظ مصابیح کی ایک شخص قوم بنی وائل کسی **ف**
جمعہ حق ہی یعنی ثابت ہی فرضیت اوسکی ساتھہ کتاب و سنت کی اور واجب ہے یعنی فرض موکد ہی اور جماعت جمعہ مین فرض ہی بغیر جماعت کی جمعہ
درست نہین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ کتنی لوگ ہون جماعت مین جنسی جمعہ درست ہو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی نزدیک تین ہون سوای
امام کی اور ابو یوسف کی نزدیک دو ہون سوای امام کی اور امام شافعی کی نزدیک چالیس آدمی کامل چاہیین اور غلام اوسکی تصرف مین ہوتا ہی اسلیی
جمعہ اوس سے ساقط ہوا اور عورة پر فرض نہین بسبب اسکی کہ حق خاوند کی اوسکی ذمہ متعلق ہین اور اژدحام ہوتا ہی مردونکا جمعہ مین اور لڑکا بسبب نابالغ
ہونیکی غیر مکلف ہی وسیر اسلیی فرض نہین اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کی فرض نہین اور بیمار سی مراد وہ بیماری ہی کہ بسبب
اوسکی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ مین اور دیوانہ لڑکون کی حکم مین داخل ہی اور مسافر اور اندہی اور لنگڑی پر بہی جمعہ فرض نہین یہہ اور حدیثون سی
ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نی کہ بوڑہا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کی حکم مین ہے اور اوسپر بہی جمعہ واجب نہین اور مقعد یعنی جو چل نسکی وسپر بہی واجب
نہین اور واجب نہین ممرض یعنی بیمار داری کرنیوالی پر بہی اگر اوسکی جانیسی بیمار ضائع ہو مرح ع ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن مسعودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی
اون لوگون کی کہ پیچہی رہتی ہین جمعہ سی البتہ تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ حکم کرون مین ایک شخص کو کہ نماز پڑہا ئی لوگونکو پہر جلادون مین گہر اون لوگونکی
کہ پیچہی رہجاتی ہین جمعہ سی یعنی بغیر ضرورة کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین بڑا وعید ہی تارک جمعہ کی لیی غور کرین لوگ اسمین اور جمعہ کو
کبہی ترک نکرین ؛ **وعن** ابن عباسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ چہوڑی جمعہ کو بغیر ضرورة کی لکہا جاتا ہی منافق بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی اور بیچ بعض
روایات کی ہی کہ جو شخص چہوڑی تین جمعہ یعنی اوسکا یہہ حال ہی روایت کی یہہ شافعی نی **ف** بغیر ضرورة کی ضرورة یہہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ
کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتون مین ترک کریگا تو منافق نہین لکہا جائیگا اور اگر اسطرح کی عذر نہونگی اور ترک کریگا
تو منافق لکہا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال مین حاصل یہہ کہ حکم ساتہہ نفاق اوسکی ہمیشہ ثابت ہے یہان تک کہ نہ رادی اللہ تعالی
اوسکی یا بخشدی خیال تو کری آدمی کیا وعید شدید ہی ترک جمعہ پر عیاذا باللہ منہ ؛ ع ؛ ح ؛ **وعن** جابرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص
کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ اور دن آخرة کی پس فرض ہے اوسپر نماز جمعہ کے دن جمعہ کی مگر مریض ہو یا مسافر یا عورة یا لڑکا یا غلام تو نہین فرض انپر پس جو کوئی بی پروا ہو نماز جمعہ سے ساتہہ کہیلنی کی یا سوداگری
کی لیی پروا نہ کرتا ہی اللہ اوس سے یعنی عنایت نہین فرماتا اوسپر اور اللہ بی پروا ہے اور تعریف کیا گیا روایت کی یہہ دارقطنی نی **ف** یعنی جو کوئی کہیل یا تجارت مین مشغول ہا اور نماز جمعہ ترک کی اوس سے اللہ
بی پروا ہوتا اور مہربانی اوسپر نہین کرتا ؛ ع ؛

باب التنظيف والتبكير

باب ہے بیچ بیان پاکی کرنی اور سویری جانی کی جمعہ کے لیے

ف مراد پاکی کرنیسی یہان پاک کرنا بدنکا ہی ساتہہ نہانی اور لبین لوانی اور ناخون کتروانی اور زیر ناف کی بال لینی اور بغلونکی بال دور کرنیکی اور پاک کرنا کپڑونکا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہہ سب روز جمعہ کی سنت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک مین بیچ بیان فطرة کی گذر چکی ہی اور سویری جانی سی یہہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی لیی جاوے اور اگر اول روز مین جاوے افضل ہی چنانچہ امام غزالی نی بعض سلف سے نقل کیا ہی کہ وہ وقت صبح کی جمعہ کے لیی جاتی تہی واسطی جلدی کرنیکی طرف عبادة کی اور مسجد شریف نبوی مین عادة لوگون نی یہہ پکڑی ہی کہ سویری اکر مصلے بچہا جاتی ہین جگہہ روکنی کی لیی اور چلی جاتی ہین بیٹہتی نہین اس فعل پر بعضی علما نی کلام کیا ہی کہ اگر بیٹہہ کر ذکر و فکر مین مشغول ہون تو بہتر ہی اور یون ہین پہلی سی جگہہ کا روک لینا اچہا نہین کہ اور لوگ انہین ستاوینگی رح ہ بس اس سے معلوم ہوا کہ یہان جو لوگ جامع مسجد مین کپڑی رکہہ کر چلی جاتی ہین اپنے گہرون مین کہانی پینی وغیرہ کی لیی یہہ بہی خوب نہین

الفصل الاول فصل پہلے

عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطهر ما استطاع من طهر ویدهن من دهنه او یمس من طیب بیته ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب له ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری رواه البخاری

روایت ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہاوی جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کری جسقدر رکہہ سکی پاکی اور لگاوی تیل اپنی سی یعنی جو کہ میسر ہووے گہر سی بی تکلف اور لگاوی خوشبو گہر اپنی مین سے پہر نکلی طرف مسجد کی پس نہ فرق کری درمیان دو شخصون کی پہر نماز پڑہی جو کہ مقدر کی گئی واسطی اسکی یعنی سنت جمعہ کے یا قضا یا نوافل پہر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑہے امام بخشی جاتی ہین اوسکی لیی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسرے کی ہوئی ہین یعنی گذری ہوئے جمعہ مین روایت کیے یہہ بخاری نے ف یا حاصل کری یعنی لبین کتروا اور ناخون کٹراوی اور بال زیر ناف کے لی اور بغلون کے بال دور کری اور کپڑی پاک کری اور نہ فرق کری دو شخصون مین یعنی اگر مسجد مین بیٹہے ہون باپ بیٹا یا دو شخص کہ آپس مین محبت رکہتی ہون انکی درمیان مین نہ بیٹہی یا نہ فرق کری دو شخصون مین کہ نہ جگہہ ہو درمیان مین اونکی پس اونکو ایذا ہو ویگی اور اگر درمیان مین جگہہ ہو مضائقہ نہین یا مراد یہہ ہے کہ نہ فرق کری ساتہہ قدم رکہنی کی یعنی چیر پہاڑ کر آگی جانیکا ارادہ نہ کری بلکہ جہان جگہہ پاوی وہین بیٹہہ جاوی اور اگر بغیر فرق کرنی اور قدم رکہنی کی صف اول مین پہنچ سکی بہتر ہی یہہ حکم اوس صورتکا ہی کہ آگی جگہہ خالی نہین لیکن جانتا ہی کہ جاؤنگا تو لوگ بخوشی جگہہ کر دینگی اور اگر آگی جگہہ خالی ہو تو چیر پہاڑ کر آگی جانا درست ہی اسلیے کہ قصور اونکا ہی کیون نہ جا عت پہر لی اور حقیقت مین اس حدیث مین اشارہ ہی ساتہہ اول وقت جانیکی تا حاجت فرق کرنی اور پہلانگنی لوگون کے نہ پڑی ہی برع بح ہ ودر مختار وعن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له ثم انصت حتی یفرغ من خطبته ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پہر آیا جمعہ مین پس نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر تہی واسطے اوسکی پہر چپ رہا یہان تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پہر نماز پڑہی ساتہہ اوسکی بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسرے کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کی روایت کی یہہ مسلم نی ف یہہ زیادتی اسلیے ہی کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہی پس جمعہ سے جمعہ تک ساتہہ دن ہوتی ہین اور تین دن اور زیادہ ہوئی تا دہا کا پورا ہو جاوی ع ع وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بینه وبین الجمعة وزیادة ثلثة ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پھر آیا جمعہ مین اور سنا
خطبہ یعنی اگر نزدیک تھا اور چپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن
کے اور جسنی چھوا کنکریونکو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** جسنی چھوا کنکریون کو یعنی برابر کیا اونکو سجدی کی لیی ایکبار سی زیادہ
نماز مین اور بعضون نی کہا چھونی سی یہہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کے کھیلا اون سے اور بیہودہ کیا لغو کی معنی ہین کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو
مشابہ لغو کی کیا اسلیی کہ مانع ہی سننی خطبہ کیسی ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المہجر کمثل الذی
یہدی بدنۃ ثم کالذی یہدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفہم و
یستمعون الذکر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹھہرتی ہین فرشتی دروازہ
مسجد پر لکھتی ہین اول آنیوالی کو پھر اوسکی بعد اول آنیوالیکو اور مثل اوس شخص کے کہ اول وقت گیا جمعہ کی لیی مانند مثال اوس شخص کے کہ بھیجتا ہے
اونٹ قربانی کی لیی مکہ مین کہ بہت ثواب کہتا ہی پھر مثل اوسکی کہ بعد اوسکی آتا ہی مانند مثال اوس شخص کے کہ بھیجتا ہی گائین مکہ مین قربانی کی لیی پھر
جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ بھیجی دنبہ پھر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ تصدق کری مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کی لیی
لپیٹتے ہین وہ دفتر اپنی اور سنتی ہین خطبہ روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ٹھہرتی ہین یعنی صبح سی یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال
کے اور یہہ خوب ہے اور یہہ ملائکہ سوا حفظہ یعنی اعمال لکھنی والون کی ہین ؛ ع ؛ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت متفق علیہ اور روایت ہی اونہین
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہی تو واسطی پاس بیٹھنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپ رہ اوس حالمین کہ امام خطبہ پڑھتا ہی پس
تحقیق تو نی بھی لغو کیا روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** تو نی بھی لغو کیا اسلیی کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت
خطبہ کے ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف و نہی منکر کی ہو اسلیے کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ
چپ رہنا اسوقت واجب ہے نزدیک اکثر علماء کی اور امام ابوحنیفہ بھی اونہین مین ہین اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی اونہین سی ہین اور
مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی مین وقت نکلنی امام کے یعنی خطبہ کی لیے
شروع نماز تک نماز اور کلام دونو حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز دو رکعت پر اور صاحبین کے نزدیک
مضائقہ نہین کلام کرنیکا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد اوترنی کی منبر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی اسلیی کہ کراہت بسبب اسکی ہوتی ہے
کہ کلام کرنیمین خطبہ نہین سن سکتا اور یہہ مقام سننی کی ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابوحنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزونکی یہہ
حدیث ہی اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی بھی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجۃ ہی ہماری لیی اور واجب ہے تقلید اوسکی
اور لکھا ہی علماء نی کہ خطبہ کیوقت قضا نماز پڑھنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور اختلاف کیا علماء نی اوسکی حقمین کہ دور بیٹھا ہوا ایسا کہ خطبہ سنتا
ہو مختار یہی ہے کہ اوسکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور حرام ہی خطبہ کے وقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چھینک کا اور جواب دینا
سلام کا اور لکھا ہی درمختار مین کلیہ کل ما حرم فی الصلوۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہی نماز مین حرام ہی خطبہ مین بھی اور درود دلمین پڑھی
تا خلل خطبہ سننی مین نہ آوی وہو الصواب اور اسیطرح حمد کری وقت چھینک کے دلمین اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ اشارہ ہاتھ کے یا آنکھ کے

مکروہ نہیں وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھہ عنوان باب کے یہہ ہے کہ عنوان باب مقتضی ہی سویرے جانیکا موجب زیادتی ثواب کا ہی اور جسوقت اس
شخص نے کسیکو نصیحت کی یعنی بات کے وقت خطبہ امام کی تو اس سے لغو صادر ہوا ثواب بڑی جانیکا اس کے فوت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت
نکرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے ۔ ومولانا ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيمن احدكم
اخاه يوم الجمعة ثم يخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن يقول افسحوا رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ اوٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنی کو دن جمعہ کی پہر قصد کری طرف جگہہ اوسکی کی
پس بیٹھے اوسمین ولیکن کہی کشادہ کرو جگہہ کو روایت کی یہہ مسلم نی ف حرام ہی کسیکو ہٹا کر اوسکی جگہہ پر بیٹھنا بدون اوسکے رضا کی لیکن رضا حقیقۃ
ہو نہ از راہ خوف وحیا کی اور اگر کسیکو پہلی بہیجدی تا اسکی لیے جگہہ روک رکہی تو بہی وسکو اوٹہانا حرام ہوتا ہی ایسی کہ مسجدون اور راہ بندا وسکا
مستحق بسبب بہیجنی کی نہین ہوتا بلکہ جسکو بہیجا ہی بڑا حق دار اوس جگہہ کا کہ جسمین بیٹھا ہی وہ ہوتا ہی بسبب پہلے جا بیٹھنی کی وسمین اگرچہ نیت
رکہتا تہا کہ یہہ جگہہ بہیجنی والی کی لیے ہی بلکہ مکروہ ہی وسکو اوٹہنا واسطی ایثار کرنا بہیجنی والی کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکی لیے یہہ اوٹہتا ہی کم
اس سے فضیلت میں یعنی اگر اپنی سی افضل کو ایثار کری تو نہین مکروہ پس وہ اسطی اوٹہنا مکروہ ایسی ہی کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہی اور اللہ تعالی
نے جو ایثار کرنیوالون کی فضیلت بیان کی ہی اس آیت مین والذین یؤثرون علی انفسہم مراد اوس سے ایثار حظوظ نفس مین ہی اور
معنی ایثار کی ہین غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکہنا اور عجیب بات یہہ ہی کہ خادم بعضی ظالمون کی جامع مسجدون مین جاتی
ہین اور فقیرونکو اوٹہا دیتی ہین اور دہکی دیتی ہین اور مارتی ہین چنانچہ ایک عارف سی کہا گیا کہ آیا تمہین دیکہتا تو ظلم انکا ای مولانا
کہا اونہون نی انکی عبادت کا تو یہہ حال ہی انکی ظلم اور گناہ کا کیا ٹہکانا ہی اور کشادہ کرو جگہہ کو یہہ کہنا چاہیے ہی کہ جگہہ قابل فراخی
کے ہو ورنہ تنگ کری کسیکو بلکہ پڑہی نماز جہان جگہہ پاوی اگرچہ دروازہ مسجد پر ہوا اور مناسبت حدیث کو باب کے ساتہہ یہہ ہی کہ اسمین
رغبت دلائی سویرے جانی پر تا حاجت کسیکی وٹہانیکی نپڑی ۔ ع ۔

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی سعید و
ابی هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة ولبس من احسن ثيابه
ومس من طيب ان كان عنده ثم اتى الجمعة فلم يتخط اعناق الناس ثم صلى ما كتب الله له ثم
انصت اذا خرج امامه حتى يفرغ من صلوته كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة
التي قبلها رواه ابو داود روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی اور پہنی اچہی کپڑی اور لگاوی خوشبو اگر ہو وسکی پاس پہر آوی جمعہ مین اور نہ پہلانگی گردن لوگون کی پہر نماز پڑہی اسقدر
کہ مقدر کی اللہ نی واسطی وسکی پہر چپ رہی جسوقت کہ نکلی امام اوسکا یہان تک فارغ ہو نماز اپنی سی ہوگا کفارہ واسطی وس چیز کی کہ درمیان اس جمعہ کے
اور درمیان وس جمعہ کی کہ پہلی وس سے ہی روایت کی یہہ ابوداود نی ف اچہی کپڑون سی مراد سفید کپڑی ہین کہ پسند تہی حضرت کو ۔ ع ۔ وعن اوس بن
اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب
ودنى من الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي و
ابوداود والنسائي وابن ماجة اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نہلاوی دن جمعہ کی اور
نہاوی آپ اور سویری جاوی اور اول خطبہ پاوی اور پیادہ جاوی اور سوار نہوا اور نزدیک ہو امام سی اور سنی خطبہ اور نہ کہی بیہودہ بات ہوگا واسطے

اوسکی بدلی ہر قدم کی ایک برس روزونکا ثواب لکہی اوسکیکا اور قیام اوسکی کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کی روزونکا اور قیام راتون اوسکیکا لکہا جاتا ہی روایت
کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** نہلاوی یعنی اپنی عورت کو مراد یہہ ہے کہ صحبت کری بیوی سی اور باعث اوسکی غسل کا ہو
یا مراد یہہ ہے کہ دہلاوی کپڑی اپنی یا سر دہووی خطمی وغیرہ سی اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر ایسی ہوئی کہ اس سی خطرہ زنا کا دل مین نہین آتا اور حضور
نماز مین خوب ہوتا ہی او دوسرا لفظ مرکب ہے فیکا فائدہ یہہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلی بالکل سوار نہو یہہ تاکیداً فرمایا کہ لفظ مشی عام تہا خواہ تمام راہ پیادہ چلے
یا تہوڑی دور پہر سوار ہولی ۱۲ ع و مولانا **وعن عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
ما على احدكم ان وجد ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته رواه ابن ماجة و
رواه مالك عن يحيى بن سعيد اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قباحت اوپر
ایک تمہاری کی اگر مقدور ہو یہہ کہ بناوی دو کپڑی واسطی دن جمعہ کے سوائے کپڑی کاروبار اپنی کی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی اور روایت کی مالک نے
یحیی بن سعید سے **ف** کپڑی کاروبار کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گہر مین پہنی رہتا ہی کہ اوس سے کاروبار گہر کا بہی کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کپڑی جمعہ اور عید کی لیی بنا رکہی منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کی بہی دو کپڑی تہی کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتی تہی ۱۲ ح **وعن**
سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احضروا الذكر وادنوا من الامام فان
الرجل لا يزال يتباعد حتى يؤخر في الجنة وان دخلها رواه ابو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہو امام سی پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہی یعنی بہلائیونکی جگہونسی بلا عذر یہان تک کہ پیچہی رہیگا بیچ
داخل ہونی بہشت کی اگرچہ داخل ہو بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین رغبت دلائی اسپر کہ طلب کری اعلی مرتبہ اور ارادہ نکری ادنی امر کا
؎ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو **وعن معاذ بن انس الجهني عن ابيه قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہ پہلانگی لوگون کی گردنون پر دن جمعہ کی بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ
حدیث غریب ہے **ف** کہا سیوطی کہ لفظ عن ابیہ ازراہ سہو کی کہا ہی اس لیے کہ انس باپ معاذ کی نہ روایت ہی اور نہ صحبت ہی بلکہ صواب عن سہل
بن معاذ عن ابیہ ہے جیسا کہ ترمذی مین ہی اور بنایا جاویگا پل اسکو بدلا مثل فعل اسکیکا یعنی جیسی اسنے لوگون کو گذرگاہ اپنا کیا تہا اسکو بہی گذرگاہ
لوگونکا کرینگی ۱۲ ع **وعن معاذ بن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام**
يخطب رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی معاذ بن انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کی اوس
حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** گوٹ مارنا اس نشست کو کہتی ہین کہ رانین ملالی پیٹ سی ساتہ کپڑی کی یا ہاتہ کی اس طرح کی بیٹہنی سی
منع فرمایا اسلیے کہ نیند آجاتی ہی پس خطبہ نہین سن سکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوی یعنی اکثر گر پڑتا ہی پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہی وضو ۱۲ ع **وعن ابن عمر قال قال**
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه
الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اونگہی ایک تمہارا دن جمعہ کی پس چاہیی کہ بدل ڈالی وہ
جگہہ اپنی یعنی جس جا بیٹہا ہو وہانسی سرک کے اور جگہہ ہو بیٹہی کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسرا عن نافع قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم الرجل الرجل من مقعده ويجلس فيه قيل لنافع في الجمعة قال في الجمعة وغيرها متفق عليه روایت ہی نافع سی کہ سنا مینی ابن عمر سی کہتی تہی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ اوٹہا دی کوئی کسیکو جگہہ اوسکی سی اور بیٹہہ جاوی اوسمین کہا گیا واسطی نافع کی کہ یہہ منع جمعہ مین ہے کہا جمعہ مین اور سوای جمعہ مین روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہہ بات منع ہی اسلیی کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو پس اسمین جمعہ او رغیر جمعہ برابر ہی ؛ ع ؛

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها بلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت لم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہوتی ہین جمعہ مین تین طرح کی شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتہہ بیفائدہ کلام کرنیکی یا فعل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی مین پس وہ نصیبہ اوسکا ہی حاضر ہونی جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سی محروم ہے اور وبال لغو کا نصیبہ اوسکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین واسطی دعا کی یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ کی مین حتی کہ باز رکہی دعا اصل خطبہ کے سننی سی یا کمال اوسکیسی پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ سی اگر چاہی دی اوسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنی کی اور اگر چاہی نہ دی اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتہہ چپ رہنے کی یعنی خطبہ سننی کی لیی چپ ہوا نزدیک ور ساتہہ چپ رہنے کی یعنی چپ ہوا دور اور نہ پہلانگی گردن مسلمانکی اور نہ ایذا دی کسیکو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اوس جمعہ تک کہ متصل ہی اوسکی یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کری ایک نیکی پس واسطے اوسکی ہی دس برابر اوسکی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** اور اگر چاہی نہ دی اوسکو یعنی بسبب شرا اس فعل بد کی کہ باز رہنا خطبہ کے سننی سی بسبب اپنی دعا کی اور یہہ مکروہ ہی ہماری نزدیک اور حرام ہی اور ونکی نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتہہ صیغہ مضارع کی آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتہہ فقرون آیندہ کی اور نہ ایذا دی کسیکو مانند اوٹہا دینی جگہہ اوسکیسی یا بیٹہتی کی بعض اعضا اوسکی پر یا مصلے اوسکی پر بغیر مرضی اوسکی یا کہنی بیان کے بوسی ؛ ع ؛

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة رواه احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کلام کری دن جمعہ کے اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہی کی ہی اوٹہاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہی واسطی اوسکی کہ چپ رہ نہین واسطے اوسکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہہ احمد نی **ف** مانند گدہی کی ہی یعنی حال اوسکا مانند حال گدہی کی ہے کہ اوٹہاتا ہی کتابین اپنی پیٹہہ پر یہہ کنایہ ہے علم بی عمل سی اور نہ فائدہ اوٹہانیسی ساتہہ علم کی با وجود رنج ومشقت اوٹہانیکی حاصل کرنی اوسکی اور جو اوس بولنی والیکو کہی چپ رہ نہین واسطی اوسکی ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونی لغو کی اوس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی مین گذرا اور یہہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا حضرت سی دن جمعہ کی حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بہوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سے ہماری لیی پس اوٹہائی حضرت نی ہاتہہ اپنی اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سی کلام کرنا حضرت کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا پس احتمال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کی ہو اور احتمال اوسکی نسخ کا بہی ہی یا خصائص حضرت کیسی ہو ؛ ح ؛ ع ؛

وعن عُبَيدِ بنِ السَّبّاقِ مُرسَلًا قال قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في جُمُعَةٍ مِنَ الجُمَعِ
يا معشرَ المسلمينَ إنَّ هذا يومٌ جعلَهُ اللهُ عيدًا فاغتسِلُوا ومن كانَ عندَهُ طيبٌ فلا يضُرُّهُ أن يمسَّ
منهُ وعليكُم بالسِّواكِ رواهُ مالكٌ ورواهُ ابنُ ماجةَ عنهُ وهوَ عنِ ابنِ عبّاسٍ متّصلًا
اور روایت ہی عبید بن سباق سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک جمعہ کی جمعون مین سی ای گروہ مسلمانون کی
تحقیق یہہ دن ہی کہ ٹہیرایا اسکو اللہ نی عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اوسکی پاس خوشبو پس نہین ضرر کرتا اوسکو یہہ کہ لگاوی اوسمین سے اور لازم ہی تمکو
کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی اسکو مالک نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عبید سی اور اوسنی نقل کی ابن عباس سے متصل **ف** عید یعنی دن خوشی
اور زینت کرنیکا واسطی فقرا اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستہرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ
جسمین خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر نی کہ افضل خوشبو ہی مشک کہ اوسمین گلاب ملا ہوا ہو ایسی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر استعمال خوشبوی مشک کا کرتی تہی اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوی کہ یہہ وہان بولتی ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصا
دن جمعہ کی سنت موکدہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہہ کہ بعضی مسلمان مرد توہم کرتی تہی کہ خوشبو لگانی عادت عورتونکی ہی پس تہے گنا
سکے جیسکہ اللہ تعالی نی فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا مروہ کی واجب ہے یا رکن ہی اور لازم ہی تمکو استعمال
کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصا نزدیک وضو اور غسل کی ع ع ع وعن البراءِ قال قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ
حقًّا على المسلمينَ أن يغتسِلوا يومَ الجمعةِ وليمَسَّ أحدُهم من طيبِ أهلِهِ فإن لم يجِدْ فالماءُ لهُ طيبٌ
رواهُ أحمدُ والترمذيُّ وقال هذا حديثٌ حسنٌ اور روایت ہی برا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانوں کو
یہہ کہ نہاوین دن جمعہ کے اور لگاوی ایک انمین کا خوشبوئی اہل اپنی سی پس اگر نہ پاوی پس پانی واسطی اوسکی خوشبوئی ہی روایت کی یہہ احمد اور
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن ہے **ت** خوشبوئی اہل اپنی کی سی یہہ اسلیے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکہتی ہین گویا یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اگر اسکی پاس
خوشبو نہو بیوی سی مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ ملے پانی سی نہالی کہ پانی بمنزلہ
خوشبوئی کی ہی اسلیے کہ سبب ستہرائی کا ہی اور بدبو اوس سی جاتی رہتی ہی اور یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہی مذہب امام مالک کا کہ اونکی
نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر سنت موکدہ ہونی کی اسلیے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ واجب نہین اور کہا ہی
علمانی کہ ترک کرنا اوسکا مکروہ ہی ع ع ع

باب الخطبة والصلوٰة

باب ہے بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کی **ف** خطبہ کہتی ہین اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی اور شرع مین خطبہ کہتی ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور
درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ مین اور ادنی مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الٰہ
الا اللہ ہی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اوسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضروری ہی ذکر
طویل کہ اوسکو خطبہ کہتی ہین عرف مین اور تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہین کہتی اور شافعی کہتی ہین جائز نہین جبتک کہ نہ پڑہی دو خطبی اور دلیلین سب کی
فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ع ع ع

الفصل الاوّل

فصل پہلی عن انسٍ أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ
كانَ يُصلِّي الجُمُعَةَ حينَ تَمِيلُ الشمسُ رواهُ البخاريُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی نماز پڑہتی جمعہ کے
جسوقت کہ ڈہلتا آفتاب روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈہلتی ہی پڑہتی اور بہت گرمی مین ٹہنڈی وقت پڑہتی

جیسا کہ اور حدیث انس کی بیچ گذری ہی ۞ ح ۞ وعن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل ولا نتغدى الا بعد الجمعة متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہ تہی ہم قیلولہ کرتی اور نہ کہاتی کہانا اول روز گار مگر بعد پڑہنی نماز جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف قیلولہ کہتی ہین استراحت کرنیکو دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ سویری جاتی تہی نماز جمعہ کی لیی قیلولہ اور کہانی مین
مشغول ہوجاتی تہی بلکہ بعد نماز کی یہہ کام کرتی تہی ۞ ع ۞ وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد
بكر بالصلوة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوة يعني الجمعة رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویری پڑہتی نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑہتی نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری نی ف
عن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء رواه البخاري
اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تہی اذان دن جمعہ کی اول وس اذان کی جسوقت کہ بیٹہتا امام منبر پر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کی پس جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عثمان اور بہت ہوئی لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کی روایت کی یہہ بخاری نی
ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مبارک مین سنت یہہ تہی کہ جب حضرت تشریف لاتی اور منبر پر بیٹہتی تو اذان کہی جاتی اور اذان اول بعد آنی وقت کی
کہتی ہین تہی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانی مین رہا جب حضرت عثمان رضی نی بہتات لوگون کی دیکہی اور دیکہا کہ حضرت کی زمانہ مین
لوگ کم تہی اور قریب رہتی تہی مسجد سی اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتی تہی اور اب لوگ دور دور رہتی ہین مسجد سی اور اپنی کاروبار مین
مشغول رہتی ہین مناسب جانا کہ جب وقت آوی نماز کا اذان کہی جاوی تا لوگ دور کی بہی آوین اور خطبہ مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اول ہی کہ اوسکو
تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کی اول ہی اسلیی تیسری ہی وہ دو اذانونکی کہ حضرت کی زمانی مین تہین یعنی پہلی اذان خطبہ کے وقت کی ہوتی اور دوسری
اقامت کہ ہیر یہی اور تیسری یہہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہین یہہ اذان حضرت عثمان رضی نی مقرر کی وہ بہی سنت ہی بدعت نہین اسلیی کہ فعل خلفاء راشدین کا بہی سنت ہے
اور وقت پڑہنی سنتون کی جو ایک اور اذان کہتی ہین یہہ حضرت کی زمانی مین نہ تہی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے زمانی مین تہی نہ تابعین کے زمانی
مین اور نہ اوسپر عمل ہی اکثر اسلام کی شہرون مین معلوم نہین کس نی یہہ نکالی ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ جب پہلے اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنا حرام ہوتی ہی اور سعی کرنی یعنی
جلد جانا اور حاضر ہونا نماز مین واجب ہوتا ہی اور زوراء نام ایک جگہہ کا ہی بیچ بازار مدینہ کی ۞ ح ۞ وعن جابر بن سمرة قال كانت للنبي
صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس فكانت صلوته قصدا وخطبته
قصدا رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو خطبی بیٹہتی تہی درمیان دونوں کی پڑہتی
خطبون مین قرآن اور نصیحت کرتی تہی لوگون کو اور ذکر کرتی اون چیزونکا کہ باعث خوف اور امید کی ہین پس تہی نماز اونکی وسط درجہ کی اور خطبہ اونکا اوسط یعنی
نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہہ مسلم نی ف بیٹہتے درمیان دونوں خطبون کی اسقدر کہ قرار پکڑ لیتا ہر عضو اپنی جگہہ پر اور صحت کو نہین پہنچی دعا کرنی
حضرت سی اس جلسہ مین اور یہہ جلسہ سنت ہی نزدیک ہمارے ہی اور واجب ہی ۞ ح ۞ وعن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان طول صلوة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة
وان من البيان سحرا رواه مسلم اور روایت ہی عمار سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق لمبی کرنی
نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہہ علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیی تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہہ مسلم نی

ف خطبہ کے حالت میں توجہ ہوتی ہے خلق کی طرف اور حالت نماز میں خاوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہے کہ جسمیں توجہ رب کے طرف ہو اوسکو
دراز کرے اور جسمیں توجہ خلق کی طرف ہو اوسکو کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہہ ہے کہ موافق سنت کی ہو نہ کم اوس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے
احادیث میں اور اوپر کی حدیث میں اور بعض البیان سحر ہے گویا یہہ دلیل ہے کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے
ہو اسلیے کہ بیان کو تاثیر عظیم ہے دلوں میں کہ مائل کر دیتا ہے ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہے پس اسمیں تعریف ہے بیان کی اور مذمت ہے یعنی اگر حق کی
طرف پھیرے تو اچھا ہے اور اگر باطل کی طرف پھیرے تو برا ہے ۱۲ ع ح **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم
ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ مسلم اور روایت ہے جابر
سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتیں آنکھیں اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ
اونکا یہان تک کہ گویا ڈرانے والے ہیں لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہے کہ وقت صبح میں یا وقت شام
میں لشکر تمپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرت کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ قیامت کے مثل ان دو کے اور ملاتے دو انگلیوں اپنی کو یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی
انگلی روایت کیے یہہ مسلم نے **ف** سرخ ہوتیں آنکھیں حضرت کی بسبب تجلے کرنے انوار جلال جبار علی کی اور بسبب دیکھنے تقصیرات امت مرحومہ کی اور بلند ہوتی
آواز بسبب اونچی ہمت کی یا اسلیے کہ لوگونکی کانونمیں آواز پہنچے اور تاثیر کرے اونکی دلون میں اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال امت کی پس حاصل یہہ ہے کہ جیسے
ڈرانیوالا بلند کرتا ہے آواز اور سرخ کرتا ہے آنکھیں اور سخت غصہ ہوتا ہے لوگوں کی تغافل پر ایسے ہی حال حضرت [illegible] اوقات خطبے کی بسبب غفلت امت کے
اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ جیسے بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہے شہادت کی انگلی سے ایسے ہی میں آگے آیا ہوں قیامت سے اور قیامت متصل
ہے مجھسے اور جلدی آنیوالی ہے جیسے یہہ تھوڑا بڑھا ہے ۱۲ ع ح **وعن** یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرا علی
المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا سنا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس آیت میں بیان سوال وجواب دوزخیون
اور مالک کا ہے کہ روز قیامت کی دوزخی پکاریں گے مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہے اے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمیں مار ڈالے تا ہم اس عذاب سے خلاص
ہوں جواب اسکا آگے مذکور ہے کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہہ آرزوئیں تمہاری باطل ہیں تم ٹھیرنے والے ہو آگ میں کہ ہمیشہ رہوگے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم یہہ آیت پڑھتے تھے ڈرانے کیلیے ۱۲ ع ح **وعن** ام ہشام بنت حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن
المجید الا عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب
الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹے نعمان کی سے کہا نہیں سیکھی میں نے سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ پڑھتے تھے یہہ سورہ ہر جمعہ میں منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگوں کی آگے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** سارا سورہ ق پڑھتے تھے خطبے میں ثابت نہیں لیکن
ظاہر یہہ ہے کہ ہر جمعہ میں بعض سورہ پڑھتے ہونگے تھوڑا تھوڑا کر کے کسیمیں کچھ کسیمیں کچھ پس سارا سورہ اونہونے یاد کیا تمام جمعوں میں واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** عمرو بن حریث
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ یوم الجمعۃ
رواہ مسلم اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کی سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑے تھے
دونوں سرے اوسکے درمیان دونوں مونڈھوں اپنی کی دن جمعہ کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ نماز پڑھنی عمامہ سے

بہتر ہی ستر نماز ولسنی کہ بغیر عمامہ کی ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سی یہہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہنتا دن جمعہ کی اور عمامہ سیاہ باندہنا اور اسکی
دونون سرون پگڑیکا درمیان مونڈہون کی سنت ہی انتہی اور میرک نے کہا کہ یہہ خطبہ حضرت کی مرض موت مین تہا اور کہا زیلعی نی کہ سنت
ہے پہننا سیاہ کپڑیکا اور صاحب مدخل نی لکہا ہی کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہہ کا تہا اور نقل کیا ہی سیوطی نی باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ
اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک ہین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری
اور سعید بن جبیر اور سوای انکی اور بہی ہین اور لکہا ہی نووی نی کہ جائز ہی باندہنا عمامہ کا ساتہہ چہوڑنی شملہ کی اور بغیر چہوڑنی اوسکی کی اور نہین
کراہت بیچ کسیکی ان دونون میں سے ٭ع٭ **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب اذا جاء
احدكم يوم الجمعة والامام يخطب فليركع ركعتين وليتجوز فيهما رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی اوس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑہتی تہی جبکہ آوی ایک تمہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑہتا ہو پس چاہیی کہ پڑہی دو رکعتین
اور ہلکی پڑہی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شافعیہ نے حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اونکی نزدیک واجب ہے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسی ہی امام
احمد کی نزدیک ہے اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑتی ہین وہ اوپر تاکید وجوب اوسکی کی وقت خطبہ کی ہی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی
جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کی واجب نہین تو وقت خطبہ کی بطریق اولی نہوگی اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اکثر اور جمہور
صحابہ اور تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہی کہ مراد خطبہ سی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑہا چاہتا ہو نہ یہہ کہ
بالفعل پڑہتا ہو یہہ تاویل کرتی ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کی بیچ وقت خطبہ کی چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی امام پس نہین درست نماز اور کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ وہ مکروہ رکہتی تہی نماز اور کلام
کو بعد نکلنی امام کی پس قول صحابی کا ہی حجت ہی اور واجب ہے تقلید اوسکی ہماری نزدیک اگر منافی نہو اوسکی کوئی اور چیز سنت سی اور یہہ
جو صحیحین مین حدیث جابر سی ساتہہ طرق متعددہ کی آیا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی پس فرمایا حضرت
نے کہ آیا نماز پڑہی ہی تو نی ای فلانی اوسنی کہا نہین پڑہی مینی فرمایا پڑہ دو رکعت اور ہلکی پڑہ تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ یہہ واقعہ پہلی منع ہونی
نماز سی وقت خطبہ کی تہا یا یہہ مخصوص اوسی شخص کو تہا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ قضیہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تہا اور شیخ ابن الہمام نی لکہا ہی
کہ معارضہ حدیث کا ساتہہ اور حدیثون کی لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نی موقوف کیا ہو خطبہ یہان تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سی بلکہ وارد
مین یون ہی ہی چنانچہ دارقطنی نی روایت کیا ہی کہ فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادا کر دو رکعت پہر آنحضرت چپ رہی خطبہ سی یہان
تک کہ فارغ ہوا وہ نماز سی ٭ح٭ع٭ **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك ركعة
من الصلوة مع الامام فقد ادرك الصلوة متفق عليه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے
کہ پائی ایک رکعت نماز سی ساتہہ امام کی پس پائی اوسنی نماز روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حکم عام ہی سب نمازونکی لیی صلوۃ
جمعہ کی نہین چنانچہ بیچ باب علی المأموم کی ہی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة اور شرح اوسکی بہی وہان
بیان ہو چکی ہی ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہی اسکو ساتہہ جمعہ کی بقرینہ حدیث آیندہ کی بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی پاوی امام کو
دن جمعہ کی ادا کری ساتہہ اوسکی جو ہاتہہ لگی اور بنا کری اوسپر جمعہ کو دلیل اسکی یہہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ما ادركتم فصلوا
وما فاتكم فاقضوا یعنی جو کچہہ پاؤ ساتہہ امام کی ادا کرو اور جو رہ جاوی پورا کر و اوسکو پس اگر پاوی امام کو التحیات مین یا سجود سہو مین بنا کری

وسی جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے اور امام محمد کہتی ہین کہ اگر پاوی ساتہہ امام کی اکثر دوسری رکعت کا بنا کری اوسپر جمعہ کا اور اگر کم پاوی بنا کری اوپر ظہر کو ہہی اور مراد اکثر رکعت دوسری کی پانیسی پانا اوسکا رکوع مین ہے یعنی اگر رکوع مین ہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اوٹہانیکی اکثر نپا اور شیخ ابن الہمام نی کہا ہی کہ شیخین کے دلیل یہی حدیث مطلق ہی ؀ شرح شرع ؀

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابن عمر** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیخطب رواہ ابو داود روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی دو خطبہ بیٹہتی جب چڑہتی منبر پہ یہان تک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نی گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نی یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن پہر اوٹہتی پس خطبہ پڑہتی پہر بیٹہتی اور نہ کلام کرتی پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** جب چڑہتی منبر پہ کہا ہی علما نی کہ مستحب ہے خطبہ پڑہنا منبر پر اور پہر بیٹہتی یعنی تہوڑی سی دیر کہا ابن حجر نی کہ اولی یہہ ہی کہ بقدر سورہ اخلاص کے بیٹہی اور نہ کلام کرتی یعنی نہ دعا کرتی ورنہ اور کچہہ پڑہتی اور پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اشد مکروہ ہی تعریف کرنی بادشاہونکی ساتہہ اوسچیز کی کہ نہو اون مین اسلیی کہ اسمین ملانا عبادہ کا ساتہہ گناہ کی یعنی جہوٹکی ہوتا ہی نہی اور کہا ہی بعضی اماموں ہمارے نی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانیکی بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہی ؀ ع شرح یہہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دو نو خطبونکی درمیان کی جلسہ مین حضرت کلام نکرتی تہی اوس کلام نہ کرنیکی شرح حضرت شیخ نی یون ہی لکہی ہے جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی قاری نی شرح طیبی سی نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑہنا قرآن کا واسطی روایت ابن حبان کی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی بیچ بیٹہنی اپنی کتاب اللہ اور کہا بعضون نی کہ اولی پڑہنا سورہ اخلاص کا ہی نہی پس حضرت شیخ رح کو شاید یہہ روایت نہ پہنچی ہوگی واللہ اعلم ؀ **وعن عبد اللہ بن مسعود** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوہنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل وہو ضعیف ذاہب الحدیث اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی منبر پر سامنی کرتی ہم اونکی منہ اپنی روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین پہنچانتی ہم اوسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سی اور وہ ضعیف ہی بہکا ہوا حدیث کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لوگونکو یہہ کہ منہ خطیب کی طرف کر کر بیٹہین خطبہ سننی کی لیی اور خطیب بہی اونکی طرف منہ کری اور جب خطیب منبر پر بیٹہی تو سلام نکری لوگونپر ہماری نزدیک خلاف ہی اسمین شافعی اور احمد کا ع ؀

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن جابر بن سمرۃ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن نبأک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی کہڑی ہو کر پہر بیٹہتی پہر کہڑی ہوتی اور خطبہ فرماتی کہڑی پس جو شخص کہ خبر دی تجکو یہہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتی بیٹہہ کر پس تحقیق وہ شخص جہوٹا ہی پس قسم ہے اللہ کی نماز پڑہی ہی مینی ساتہہ حضرت کی زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سی پڑہین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اس لیی کہ اول جمعہ بعد آپکی مدینہ مین پڑہا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعون کی ہوئی ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہی ساتہہ حضرت کی اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتہہ تلوار کی مانند مکی کی اوسمین خطبہ پڑہی ساتہہ تلوار کی اور جس شہر کی لوگ بخوشی مسلمان ہون مانند مدینہ کی اوسمین خطبہ بغیر تلوار کی پڑہی اور دیباچہ مین لکہا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلی خطبہ کے کم پکار کر پڑہی

وعن کعب بن عجرۃ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ھذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالیٰ واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما رواہ مسلم اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ وہ داخل ہوئی مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹہی ہوئی پس کہا ابن عجرہ نی دیکہو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑہتا ہی بیٹہی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اور جسوقت دیکہتی ہین سوداگری کہیل دوڑتی ہین طرف اوسکی اور چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی یعنی خطبہ مین روایت کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی کہ ناگاہ قافلہ شام سی آیا اور ایام قحط کی تہی مدینہ والو پر بڑی تکلیف تہی پس صحابہ بیطاقت ہوئی اور دیکہنی قافلہ کی لیی باہر گئی مگر بارہ صحابی نگئی پس آیت مذکورہ اوتری اسمین جو ہی کہ چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کہڑی ہوئی خطبہ پڑہتے تہی اور کہڑی ہوکر خطبہ پڑہنا مسنون ہے خطبہ کے امام شافعی کی نزدیک اور ہماری نزدیک سنت ہی شرطون صحت ادای جمعہ کی سی ایک وقت ہی پس وہ بعد وقت کی صحیح نہین بخلاف اور نمازون کی اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی اجماعا پس نہین جائز ہی پہلی زوال کی مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونی وقت عصر کی ہی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلی وقت کی نہین جائز اور یہہ کہ ہو روبرو جماعت کی یعنی اگر گہر مین پڑہ آوی تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی غصہ و سختی کرنی اوسپر کہ ارتکاب کری حرام کا یا مکروہ کا یہلی کہ ارتکاب ناخلاف وسنت کا کہ مداومت کی اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زمانہ بیچ خطبہ کے ع وعن عمارۃ ابن رویبۃ انہ رای بشر بن مروان علی المنبر رافعا یدیہ فقال قبح اللہ ھاتین الیدین لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ ھکذا واشار باصبعہ المسبحۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہ اونہون نی دیکہا بشر بیٹی مروان کیکو منبر پر اوٹہاتا تہا دونون ہاتہہ اپنی یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نی برا کری اللہ تعالیٰ ان دونون ہاتونکا تحقیق دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ زیادہ کرتی اسپر کہ اشارہ کرین ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نی ساتہہ اونگلی شہادت اپنی کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک اونگلی سی کرتی تہی واسطی خطاب کرنی کی لوگونکو اور واسطی رغبت دلانی کی اونکو اوپر سننی خطبہ کے اور تامل کرنی کی اوسمین ع **ف** وعن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی المنبر قال اجلسوا فسمع ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹہہ جاؤ پس سنا یہہ ابن مسعود نی پس بیٹہہ گئی اوپر دروازی مسجد کی پس دیکہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ آؤ ای عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نی کہ ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نی دیکہا کسیکو حاضرین میں سے کہ کہڑا ہوا نماز پڑہنی کی لیی پس حکم کیا اوسکو بیٹہنی کا واسطی حرام ہونی نماز کی بیچ ہونے وقت بیٹہنے امام کی منبر پر سب علماء کی نزدیک ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیھا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا او قال الظھر رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے

ملاوی ساتہہ دوسری دوسری رکعت اور جو شخص نہ پاوے اونکو دو نون رکعت پس چاہیی کہ پڑہی چار رکعت یا فرمایا پڑہی ظہر کو روایت کی یہہ دار قطنی نی
کہا نووی نی کہ یہہ حدیث خالی ضعف سے نہین تہی اور برتقدیر ثبوت اسکی معنی یہہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سے بالکل کچہہ ہاتہہ نلگی تو وہ چار رکعت ظہر کی
پڑہ لی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابوہریرہ کیمین کہ آخر فصل اول مین ہی گذر چکا ہی ؛ ت ؛ ح ؛

باب صلوة الخوف

یہہ باب ہے بیچ بیان نماز خوف کی **ف** یعنی اسمین احکام اوس نماز کی مذکور ہین کہ پڑہی جاوی وقت خوف کے کفار سی اور نماز خوف کی ثابت ہے کتاب
وسنت سی اور اتفاق ہی اکثر علمار کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بہی ثابت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی کی زمانہ
مین تہے اور بعضی اماموں کی نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہے حالت سفر مین اور ہماری نزدیک جائز ہی سفر مین بہی اور حضر مین ہے اور نماز خوف
کے روایت کی گئی ہی کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان اور مکان کی چنانچہ بعضون نی کہا ہی سولہ طرح پر آئی ہی اور بعضون نے کہا کم اس سے اور بعضون
نے کہا زیادہ اس سے پہر اتفاق ہی علمار کا اسپر کہ جتنی طرحین آئے ہین صلوة الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علمار مین ترجیح کی ہی کہ
کسینے کسیطرح کو ترجیح دیا ہی اور کسینی کسیطرح کو چنانچہ امام ابوحنیفہ نی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہے اور عمل کیا ہی اسپر کہ ثابت ہی صحاح ستہ مین
اور شمنی نی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چار جگہہ پڑہی ہی ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے
معلوم ہوا کہ نماز خوف کے سفر مین تہی اور فقہانی جو حضر مین جائز رکہی ہی قیاس کی ہی اسپر ؛ ع ؛ ح ؛

الفصل الاول

فصل پہلے عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففناهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاؤا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فان كان خوف هو اشد من ذلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها قال نافع لا ارى ابن عمر ذكر ذلك الا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سی باپ اپنے سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا جہاد کیا
مینے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پس مقابلہ کیا ہمنی دشمن کا پس صف باندہی ہمنی واسطی ان کی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہواتی تہی واسطی ہمارے پس کہڑی ہوئی ایک جماعت ساتہہ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ساتہہ اون لوگونکی کہ ساتہہ تہی حضرت کی اور کیی دو سجدے پہر پہرے جماعت یعنی جنہون نی حضرت کی ساتہہ نماز پڑہی تہی جگہہ اوس جماعت کی نہین نماز
پڑہی تہی اور آئی وہ لوگ کہ نماز نہین پڑہے تہی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اون کی ایک رکوع اور سجدی کیی دو سجدی پہر سلام پہیرا
پہر کہڑی ہوگئے ہر ایک اونمین سے پس رکوع کیا واسطی ذات اپنی کی ایک رکوع اور کیی دو سجدے اور روایت کی نافع نی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف
زیادہ اس سے یعنی اس خوف سی کہ جسمین نماز جماعت سی پڑہ سکین اوپر طرح مذکور کی یعنی عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑہو پیادہ کہڑی قدمون
اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نی نہین گمان کرتا مین ابن عمر
کو کہ ذکر کیا ہو یہہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** نجد کہتی ہین زمین بلند کو اور مراد

نماز تحیۃ جائز ہی نہ سجدہ میں اور اسحدیث میں دلالت ہے اسپر کہ مکروہ ہی تعدد جماعتون کا یعنی کئی بار جماعتین کرنی خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہون اور دلالت ہے اسپر کہ فرض نہیں جائز ہے پیچھی نفل پڑہنی والی کی واا حضرت دوبار پڑہاتی دونو جماعتون کو اور یہہ حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت مین بہی جماعت نہچہوڑی اور کہا ابن ہمام نی کہ نماز خوف اوسطرح مذکور کی جب لازم ہوتی ہی کہ جہگڑین قوم نماز پڑہنی مین پیچہی امام کے اور جبکہ نجہگڑین پس افضل یہہ ہے کہ نماز پڑہاوی امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پہر کہڑی ہوئی ہر ایک انمین سے الخ تفصیل اسکی یہہ ہے کہ دوسری جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اور گئی مقابل دشمن کے پہر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نے علماء ہماری سی اور کہا ابن ملک نے اسیطرح کہا ہی بعضون نی اور اسپر عمل کیا ہی ابوحنیفہ رح نی لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اسپر انتہی ہی یہہ اسیطرح لیکن کہا ابن ہمام نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی بعض اوس چیز پر کہ گئی ہین ابوحنیفہ طرف اوسکی کہ وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہہ پیچہی امام کی اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اوس چیز کی کہ گئی ہین طرف اوسکی ابوحنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابی حنیفہ سی ذکر کیا ہی اوسکو امام محمد نی کتاب الاثار مین اور ظاہر یہہ ہے کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کی ہی پس مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ جماعت پہلی تمام کری نماز اپنی بغیر قراءۃ کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کری ساتہہ قراءۃ کے مانند مسبوق کے اور یہہ کیا ہے کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑہی ساتہہ ہر ایک جماعت کی دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑہے ساتہہ پہلی جماعت کے دو رکعتین اور ساتہہ دوسری کی ایک رکعت اور قدمون اپنی پر اسمین اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی رکوع و سجود کری ایسے حالت مین اور مذہب ابی حنیفہ مین فاسد کرتا ہی نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسلیے کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہہ حکم مرفوع مین ہی بع ؛ **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سی اونی نقل کی صالح بن خوات سے اونی نقل کی اوس شخص سے کہ نماز پڑہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کے یہہ کہ تحقیق ایک جماعت نے صف باندہی ساتہہ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑہی حضرت نی ایک رکعت ساتہہ اوس جماعت کی کہ ساتہہ تہے حضرت کی پہر رہی کہڑی اور پوری پڑہی اوس جماعت نی واسطی اپنی پہر پہری وہ اور صف باندہی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کہڑی تہی پس ادا کی ساتہہ اونکی ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سی پہر بیٹہی ہوئی یعنی جب التحیات مین بیٹہی اور پوری کی اونہون نی واسطی اپنی یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات مین شریک ہوگئی پہر سلام پہیرا حضرت نی ساتہہ اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت کے بخاری نی ساتہہ اور طریق کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم نی صالح بن خوات سی اونی نقل کی سہل بن ابی حثمہ سے اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **ف** اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اسلیے کہ قاسم بن محمد

نے روایت کی ہی حدیث صلوۃ الخوف کی صالح بن خوات سے اونسی سہل بن ابی حثمہ سی جیسیکہ آگی کی روایت ہیں ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا
ہے کہ سن پانچ ہجری میں ہوا کہ لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سی اور ادا کی یہہ نماز اور لغیر جنگ کے پہری اور ذات الرقاع اوسکو اسلیے کہتے ہین
کہ مسلمان ننگے پاون تہے اور پانون مین سوراخ پڑگئی تہی اور ناخون ٹوٹ گئی تہی پس پاون پر رقاع یعنی چیتہڑی لپیٹ
لیتے تہے اور یہہ ایک اور طور ہی طورون صلوۃ الخوف کسی ایمین سے ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ادا کی اور
دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثنار نماز آنحضرت کی نہ یہہ کہ قضا اوسکی بعد تمام کرنی نماز نبی آنحضرت کی اور پہلی سورتین بعد تمام کرنا حضرت کے یہی اسپر عمل کیا ہی امام شافعی اور امام
مالک نے ع وعن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع قال كنا
اذا اتينا على شجرة ظليلة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاء رجل من المشركين وسيف رسول الله
صلى الله عليه وسلم معلق بشجرة فاخذ سيف نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخترطه فقال لرسول
الله صلى الله عليه وسلم اتخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله يمنعني منك قال فتهدده اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فغمد السيف وعلقه قال فنودي بالصلوة فصلى بطائفة ركعتين ثم تاخروا وصلى
بالطائفة الاخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللقوم
ركعتان متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہان تک کہ جب پہونچی ہم
ذات الرقاع مین کہا جابر نی تہی ہم جبکہ گذرتی درخت سایہ دار پر چہوڑ دیتی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا استراحت
فرماوین جہا لوگ ہمین پس اسیطرح کیا ہمنی ذات الرقاع مین اور اوتری حضرت درخت کی نیچی استراحت کی لیی کہا جابر نی پس آیا ایک شخص
مشرکون مین سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تہی درخت مین پس لی تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی
تہے یا غافل تہی دس سے پہر کہینچی میان سی وہ پس کہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ڈرتی ہو تم مجہسی فرمایا حضرت نی نہین یعنی
تجہسے مین کیون ڈرنی لگا میری رب کے سوای نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون بچاویگا تمکو مجہسی فرمایا حضرت نی اللہ
بچاویگا مجکو تجہسی کہا جابر نی پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی پس میان میں کی اوسنی تلوار اور لٹکا دیا اوسکو کہا جابر نی
پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑہی نماز ساتھہ ایک جماعت کی دو رکعتین پہر پیچہی ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کی اور پڑہی حضرت
نے نماز ساتھہ جماعت دوسری کی دو رکعت کہا جابر نی پس ہوئین واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطی لوگون کی
دو دو رکعتین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تہی اور صبر کرتی تہی کفار کی ایذا دہنی پر اور حلم
کرتی تہی اونکی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واقدی نی کہ جب اس مشرک نی یہہ ارادہ کیا تو اوسکی پیٹہہ مین درد ہونی لگا پس چہوٹی تلوار اوسکی
ہاتہہ سی اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اوسکی بہت مخلوق نی اور ابو عوانہ نی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا
لیکن عہد کیا یہہ کہ نہین لڑیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت نی نہ سزا دی اوسکو واسطی تالیف قلب کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی
اور تکبیر کہی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر کے اور کہا مظہر نی یہہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کے باوجود یکہ جگہہ ایک ہی ہی اور یہہ بسبب اختلاف زمانہ کی
ہے اتہی پس حمل کی جاوینگے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوس جگہہ مین دوبار ایک بار تو جیسیکہ روایت کی سہل نی اور دوسری بار جیسیکہ
روایت کی جابر نی پس حمل کیجاوی گی اول نماز صبح پر اور یہہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاوینگی تعدد غزوہ پر اور حضرت نی جو چار رکعتین پڑہین اور قوم نی

دو دو رکعتین ہوئیں اور دو دو تنہا۔ ع ف یہ دو دو کی کئی وجہیں علمار نی بیان کی ہین اونمین سے صحیح اور صواب یہہ ہے کہ یہہ پہلی وتر نی آیۃ قصر کی تہا یا جو موضع آفا منہ کی تہا اور یہی مذہب امام اعظم رح کا ہی اور مراد اس قول سی کہ واسطی لوگونکی دو دو رکعتین یہہ ہی کہ امام کی ساتہہ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا۔ ع ف

و عنه قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انہین سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز خوف کی پس کہڑی ہوئین ہم پیچہی حضرت کی دو صفین اور دشمن تہے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کی پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تکبیر کہی ہم نی سب نی پہر رکوع کیا حضرت نی اور رکوع کیا ہم نی یعنی دونوں صفوں نی پہر رکوع سی سر اٹہایا پہر اوٹہایا ہم نی یعنی بعد قرأۃ کی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہم نی اکہٹی پہر جہکی حضرت واسطی سجدی کے ساتہہ اوس صف کی کہ پاس تہے حضرت کی اور کہڑی رہی یعنی قومہ مین صف پچہلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کہڑی ہوئی یعنی حضرت کی ساتہہ وہ صف کہ پاس تہی حضرت کی جہکی صف اخیر واسطے سجدی کی پہر کہڑی ہوئی لوگ صف اخیر کی یعنی سجدہ سی پہر آگی بڑہی صف اخیر کی یعنی اور کہڑی ہوئی جگہہ صف اول کی اور پیچہی ہٹی صف پہلی پہر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی قیام کیا اور پڑہی فاتحہ اور سورۃ پہر رکوع کیا اور رکوع کیا ہم نی اکہٹی پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹہایا ہم نی اکہٹی پہر جہکی واسطی سجدی کی اور جہکی وہ صف کہ نزدیک ہو گئی تہی وہ کہ تہی پیچہی رکعت پہلی مین اور کہڑی رہی صف پچہلی یعنی جو کہ آگی تہی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کی پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتہہ اوس صف کی کہ نزدیک تہے حضرت کی جہکی صف پچہلی واسطی سجدہ کے پہر سجدہ کیا پہر سلام پہیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور سلام پہیرا ہم نی اکہٹی یعنی بعد پڑہنی التحیات کی روایت کی یہہ مسلم نی۔ ف یہہ اور طور ہی صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکہتی ویسی طرح پڑہتی یہان دشمن سامنی تہا جانب قبلہ کی سب ایک جگہہ مقابل کہڑی رہی احتیاج پیچہی جماعت کے اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہی اور وقت سجدی کی ایک جماعت کہڑی رہی اور دوسری سجدی مین گئی جیسا کہ مذکور ہوا اور یہہ نماز عسفان مین پڑہی ہے حضرت نی ۱۲ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ساتہہ لوگون کی نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑہائی ایک جماعت کو دو رکعتین پہر سلام پہیرا پہر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑہائی اونکو دو رکعتین پہر سلام پہیرا روایت کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین۔ ف بطن نخل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی اور یہہ حدیث بموجب مذہب شافعی کی تو محمول ہی اسپر کہ حضرت نی قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور بعد اوسکے

دو رکعت نفل پڑہین کر اونکی ہان نفل ہیں اور انکی پیچہی پڑہنا فرض کا درست ہی اور بموجب قواعد مذہب ہماری کی نہایت مشکل ہی اسلیی کہ اگر حمل کیجاوی سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑہنیوالی کا ساتہہ نفل پڑہنی والی کی اور یہہ درست نہین ہماری ہان پس نہین حمل کر سکتی اسپر فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوی حضر یعنی قامت پر تو منافی ہی اوسکی سلام پہیرنا ہر دوگانہ پر یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ کہین کہ یہہ خصوصیات حضرت کی سی ہے اور اسپر قوم نی پس امام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کی در اختیار کیا ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ امر ایسی وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑہی جاتی تہی واللہ تعالی اعلم ۃ۔ع

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَکُوْنُ لَهُمْ رَکْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتری درمیان ضجنان کی اور عسفان کی پس کہا مشرکون نے یعنی آپس مین واسطی مسلمانون کی ایک نماز ہے کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اونکی باپون اونکی سی اور بیٹون اونکی سی اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنی کا یعنی قتال کا پہر کرو اوپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم کیا حضرت کو یہہ کہ تقسیم کرین اپنی یارونکو دو جماعتین پس نماز پڑہاوین ایک جماعت کو اور کہڑی رہے جماعت دوسرے پیچہی اونکی اور چاہیی کہ لیوین یعنی ساتہ ملی بچاؤ اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنی پس ہو واسطی اونکی یعنی ہر جماعت کی ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل مکہ سی

باب صلوۃ العیدین باب ہے بیچ بیان نماز دونون عیدون کی **ف** یعنے عید فطر اور عید قربان کی اور عید مشتق ہی عود سی یعنی پہرنیکی سکا نام عید اسلیی ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور بعضون نی کہا عید اسلیی ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندونپر ساتہہ مغفرۃ اور رحمت کے چنانچہ اسی لیی کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تبخر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینة الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنی نہین عید اوسکی لیی کہ پہنی نئی کپڑی عید اوسکی لیی ہی کہ امن مین ہو وعید یعنی ڈر سی کام ونکی کہ لائق رحمت اور مغفرۃ اللہ تعالی کی ہو اور امن مین ہو عذاب سی اور نہین عید اوسکی لیی کہ خوشبو کری ساتہہ عود کی عید ہی اوسی توبہ کرنیوالی کی لیی کہ پہر گناہ نکری نہین عید اوسکی لیی کہ زینت کری ساتہہ زینت دنیا کی عید اوسکی لیی ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی کو کری نہین عید اوسکی لیی کہ سوار ہو سواریون پر عید اوسکی لیی ہی کہ چہوڑی گناہ نہین عید اوسکی لیی کہ بچہاوی فرش عید اوسکی لیی ہی کہ گذر جاوی پل صراط سی اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علماء کی سنت موکدہ ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک واجب ہی ع

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِهِمْ فَیَعِظُهُمْ وَیُوْصِیْهِمْ وَیَاْمُرُهُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ یَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کی پس اول چیز کہ شروع کرتی ساتہہ اوسکی نماز تہی یعنی اول جاکی پہنچتے تو نماز پہلی پڑہتے خطبہ کے پہر پہرتے نماز سی پس کہڑی ہوتے

سامنے لوگوں کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفوں اپنی پر پس نصیحت کرتے انکو اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے انکو اور اگر چاہتے یہہ کہ بھیجیں لشکر یعنی جہاد کیلیے حکم
فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماویں ساتھ ایک چیز کے یعنی لوگوں کے امور میں سے اور انکی مصلحتوں میں سے حکم فرماتے ساتھ اوسکے پھر پھرتے یعنی طرف
گھر اپنے کے نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے ہے کہتے ہیں کہ مسافت حجرہ شریف سے وہاں تک ہزار قدم کے ہے نہایت
وہ جگہہ متبرک ہے اور اب گرد اوسکے چار دیواری بنادی ہے شرح السنہ میں لکہا کہ نکلے امام نماز کیلیے یعنی عیدگاہ میں مگر بسبب عذر کے کہ نماز پڑہے مسجد
شہر کے میں اور کہا ابن ہمام نے سنت ہے یہہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسیکو کہ نماز پڑہاوے ضعیفوں کو شہر میں اور کہا ابن حجر نے کلام
سوای مسجد مکہ اور بیت المقدس کے ہے ایسلیے کہ ان دونوں جگہوں میں سب نمازیں پڑہنی افضل ہیں واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب
بزرگی ان مسجدوں کے اور کہڑے ہوتے یعنی زمین پر اسلیے کہ حضرت کے زمانہ شریف میں منبر نہ تہا عیدگاہ میں بعد ازاں جب بہت ہوئے مسلمان
اختیار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور پہنچتی ہے اور نصیحت کرتے انکو یعنی زہد کرنیکی دنیا میں اور رغبت کرنیکی آخرت میں اور وعدہ کرتے ثواب کا
اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اسدن میں بہت خوشی کر کر غافل نہوویں طاعت سے اور نہ پڑیں گناہ میں خصوصاً حال اسوقت کے لوگوں کا ہے اور وصیت
کرتے انکو یعنی ساتھ تقوے کے اور ادنی درجہ تقوے کا یہہ ہے کہ بچے شرک سے اور اوسط یہہ ہے کہ فرمان برداری کرے حکموں کے اور بچے ممنوع باتونسے
اور اعلی اوسکا یہہ ہے کہ حضور رہے ساتھ اللہ کے اور نہ غرض ہو ماسوای اللہ سے اور حکم کرتے یعنی احکام فطرہ کے بیان کرتے عید الفطر میں اور احکام
قربانی کے بیان کرتے عید قربان میں اور یہہ کلام کرنا حضرت کا اوس قبیلہ کا نہ تہا کہ جو منع ہے بلکہ یہہ واجبات اسلام سے تہا ؏ ح **وعن**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ
وَلَا اِقَامَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑہی میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی
نہ ایکبار اور نہ دو بار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** شرح السنہ میں لکہا ہے کہ اسپر عمل تہا اکثر اہل علم کا اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ اذان ہے اور نہ تکبیر ہے عید کی نمازوں میں نہ اور نوافل میں اور اذان میں آیا ہے بلکہ مکروہ ہے ؏ **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نماز پڑہتے دونو عیدوں کی پہلے خطبہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہے فقہا
کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہے پہلے پڑہنا خطبہ کا جائز نہیں اور اگر خطبہ پہلے پڑہا ہے کسینے تو نماز جائز ہے سب علما کے نزدیک اور مروان بن
حکم نے خطبہ پہلے پڑہا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے لیکن بہت برا جانا صحابہ نے ؏ **وسُئِلَ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَہِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَذَانًا
وَلَا اِقَامَۃً ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ وَاَمَرَہُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَرَاَیْتُہُنَّ یَہْوِیْنَ اِلٰی اٰذَانِہِنَّ
وَحُلُوْقِہِنَّ یَدْفَعْنَ اِلٰی بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ ہُوَ وَبِلَالٌ اِلٰی بَیْتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور پوچہے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تہے تم ساتہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید میں کہا کہ ہاں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑہی عید کی پہر خطبہ فرمایا اور نہیں ذکر کیا ابن عباس
نے یعنی بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرت کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پہر آئے حضرت عورتوں کے پاس یعنی بعد خطبہ کے اور ساتہہ حضرت کے بلال تہے پس
نصیحت کی انکو اور یاد دلائے احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتہہ صدقہ کے یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا دین میں
بدہنے کیلیے فرمایا پس دیکہا میں نے عورتوں کو کہ دراز کیے ہاتہہ طرف اپنے کانوں کے اور اپنے گلوں کے یعنی تاکہ زیور اتاریں دیتی تہیں

زیور کا لونگا اور گلو بند کا بلال کو یعنی اونکی کپڑی مین ڈالتی جاتی تہین تا کہ دیوین فقیرونکو پہر چلے حضرت اور بلال طرف گہر حضرت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عورتین بیچ حضرت کی حکم سی عیدگاہ مین حاضر ہوتی تہین اونکو حضرت نی علیحدہ وپند و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونیکے اچہی طرح سنتی تہین ۞ ع ۞ **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین دن فطر کی دو رکعتین نہ پڑہی نماز پہلی اونکے اور پیچہی اونکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ یہہ نفی محمول ہی عیدگاہ پر واسطی حدیث ابی سعید خدری کے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتی پہلی عید کی کچہہ پس جب پہرتے طرف مکان اپنی کی پڑہتی دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نفل پڑہنی پہلی نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنے گہر مین بہی پڑہنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بہی اور بعد نماز کی عیدگاہ مین پڑہنی مکروہ ہین اور گہر مین جائز ہین انتہی ع ح **وعن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم وتعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدنا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا متفق علیہ** اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا حکم کی گئین ہم یہہ کہ نکالین ہم حائض عورتونکو یعنے بالغون کو یا حیض والیونکو دن دونون عید ونکی اور پردہ والیونکو یعنی سب عورتین نکلین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کی مین اور دعا اونکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سی کہا ایک عورت نی یا رسول اللہ کسیکی پاس ہم مین سے نہین چادر فرمایا چاہیی کہ اوڑہا دی اوسکو ساتہہ والی اوسکی چادر اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا خطابی نی کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونیکا عیدگاہ مین تا کہ نماز پڑہین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہنچی برکت دعا کی عذر والیون کو اور اسمین رغبت دلائی لوگونکو بیچ حاضر ہونی کی نماز دینی اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونی صلحا کی تا کہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہی اس زمانہ مین واسطی ظاہر ہونی فساد کی اور توجیہ کی ہی طحاوی نی یہہ کہ تہا یہہ ابتدا اسلام مین اوس زمانی مین کہ مسلمان کم تہی چاہا حضرت نی کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب اونکی تا دشمن ڈرین انتہی اجابت عورتونکی نکلنے کی تہی ایسی کہ مرد مسلمان بہت ہین اور اوڑہا دی چادر اپنی یعنی جو عورت کئی چادرین رکہتی ہو وہ عاریت دیوی ایک چادر اوس عورت کو کہ اوسکی پاس چادر نہو یا مراد یہہ ہے کہ کوندا اپنی چادر کا اوسکو اوڑہا دی اور دو عورتین ایک چادر مین پہنین ۞ ع ح ۞ **وعن عائشۃ قالت ان ابا بکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی دو چہوکریان تہین یعنے انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کی یعنی جن دنون حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کے ہین بجاتی تہین دف اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلی پہلی الفاظ کی زیادہ اوسپر گاتی تہین وہ اشعار کہ کہی تہی انصار نی دن بعاث کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانکی ہوئی تہی کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابوبکر نی پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ اپنا اور فرمایا چہوڑ دی انکو ای ابوبکر اسلیی کہ تحقیق یہہ دن عید کی ہین یعنی خوشی کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ای ابوبکر تحقیق ہر

ہر قوم کی عید ہے اور یہہ عید ہی ہماری روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ تضربان کو یا تاکید تدففان کی ہی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین
کہ دف بجاتی تہین اور بجاتی تہین دف اسکی بجانی مین دو قول ہین بعضی مباح کہتی ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضی حرام کہتی ہین مطلق اور صحیح یہہ ہے کہ نکاح
مین اور ولیمہ مین اور بیچ ادن شادیون کی کہ انکی حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پہر فرق کیا ہی علما نی اوس دف مین کہ جہانجہ دار ہو اور اوسمین
کہ جہانجہ دار نہو یعنی جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانجہ دار کو مباح لیکن بغیر جہانجہ دار مین بہی اختلاف کیا ہی اور گاتی تہین یعنی گاتی تہین اشعار لڑائی
اور شجاعت انصار کی کہ اونہون نی کہی تہی جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑہی تہی جیسکہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت لڑائی کی کرتی اپنی شجاعت اور فخر کہ
کہتے ہین اور بعاث نام ایک جگہہ کا ہے دو کوس مدینہ سی پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ اونمین تمام وصف لڑائی کی اور شجاعت کی تہی کہ اوسکی ذکر
کرنیمین مدد تہی امر دین کی اور رغبت دلاتی تہی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر خواہش اور بری باتونکا اونمین نتہا کہ حرام ہی ذکر کرنا اونکا کیا مقدور تہا کہ
روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بری گیت گاتین اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کی آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہین اور گانا
کسب اونکا نتہا کہ کچہہ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف ہون اوسمین اور شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ
گاتی تہین جیسکہ لڑکیان گہر مین کچہہ گایا کرتی ہین اور ڈانٹا اونکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابو بکر نی آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر کی اور
مزمار کہتی ہین باجیکو کہ بجاتی ہین اوسکو گانیوالی مانند نی اور دف اور رباب اور مانند اونکیکی اور مزمار شیطان اسکو اسلیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دل کو لہو
لعب مین اور باز رکہتا ہی یاد خدا ہی اور واسطی ہر قوم کی ہی یعنی اگلی امتونکی اور قومون باطلکی عید ہی مانند نوروز کی واسطی مجوس وغیرہم کی اور کہا ہی
علما ہماری نی کہ مشابہت کرنی ساتہہ اونکی اوسدن مین کفر ہی اور مشابہت یہہ ہے کہ اسدن مین بناو کری اور انڈی الڑاوی اور مینہدی لگالی اور لہو و
غنا کری بطور تعظیم اوس دن کے اور جانا چاہیے کی ساتہہ اس حدیث کی سند پکڑی ہی اہل سماع نے ساتہہ مباح ہونی راگ کے اور سننی اوسکی ساتہہ ساز کی اور جو کچہہ
کہ احادیث سی ساتہہ نظر انصاف کی بی آمیزش تعصب کے سمجہا جاتا ہی یہہ ہے کہ ابو بکر صدیق نی انکار کیا گانی اور دف بجانی کا اور منع کیا اور ڈانٹا اون
سے اسلیے کہ مقرر تہا اونکی نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہون نی کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سے اسلیے ہی کہ نجانا
حضرت نی اوسکو بسبب سونیکی یا غفلت کے اور بجانا ابو بکر نی کہ انکار کہا حضرت نی وسدن تہوڑا سا گانا حاصل یہہ کہ ابو بکر کو اس فرق و تفصیل کا علم نتہا
اسلیے منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونی تہوڑی سی گانی کی بیچ روز عید کی اور سوا اوسکیکی اون جگہون مین کہ مباح ہی اونمین
خوشی کرنی اور اوسمین شک نہین کہ یہہ بیچ جگہہ مخصوص کی اور بوجہ مخصوص کی ہی اس سے اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف
نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اوسپر یا کثرت اوسپر مکروہ ہی کہ ہونیوالی ہی خلاف
کو اور مٹانی والی ہی مروت کو اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوسپر کہ بجانا دف کا جائز ہے جبکہ ہو اوسمین جہانجہ اور بعض اوقات ہو اور
پڑہنا نیستی حرف اونکا کہ اونمین کسیکی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ سنا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہے
واسطی قول علیہ السلام کی کہ سنا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہہ اوسکی قبیل کفر سی ہی اور داخل ہے
ملاہی مین بجانا ڈہڈونکا اور مارنا لکڑیکا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانیون کی اور اگر سنی ناگہان پس نہین گناہ اوسپر اور واجب ہے اوسپر
یہہ کہ خوب کوشش کری یہان تک کہ نسنی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہین انگلیان کانون اپنی مین یعنی وقت سننی کی اور پڑہنا
اشعار عربکا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکیکا ہو مکروہ ہی شرع شریف **ف** حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اونہون نی ترجمہ
بخاری کی مین بیچ شرح اسی حدیث کی یہہ مسئلہ خوب مفصل لکہا ہی تہوڑا سا مضمون اوسکا یہان لکہا جاتا ہی تا خوب ظاہر ہو وہ یہہ ہی کہ اس حدیث

سے ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوا عید اور مانند اوسکی کی یعنی نکاح وغیرہ مین اسلیے کہ ابوبکر صدیق کہ افضل اصحاب کے ہین اور خوب جانتے
تہے احکام دین کے اونہون نے گانیکو مزمار شیطان کہا اور حضرت نے اونکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہہ یہہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع
مت کر کہ آج عید ہے یعنی حکم منع سے اسقدر لہو اور سرور آجکا مستثنی اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی ساتہہ
آواز خوش کی گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتہہ سننے اوسکی مقید نہوئے اور ابوبکر کو رغبت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتہہ جائز ہونے کے اسکے
اشارہ فرمائی پس تمسک نہین ہی اسمین اوپر اباحت سماع اور غنار کی مطلق جیسیکہ بعضے بتکلف کہتے ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور
فقہا اگلی اور پچہلی کی صحابہ اور تابعین وغیرہم سے اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اوسکی تہی حتی کہ کہا ہی اونہون نے کہ مراد بیچ آیہ
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی غنا ہی اور تہے ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتے تہے اسپر اور اسیطرح بیچ آیہ واستفزز من استطعت
منہم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہی نزدیک ابن عباس اور مجاہد کی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ منع کرتے تہے گانیسے اور سننے اوسکی سے
اور حضرت امیر المومنین علے رض سے منقول ہی کہ جو کوئی مر جاوے اور اوسکی لیے گانیوالیان ہوں پس مت نماز پڑہو اوسپر اور ابی امامہ سے آیا ہی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گانیوالیونکو اور مت خرید کرو اونکو اور نہ تعلیم دو اونکو اور بیچ مثل اسکیکی نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو
الحدیث الخ و سے سبب سے بعضون نے کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح ہونے غنار کی دلالت کرتی ہین پہلی حرام ہونے اوسکیسے تہین بعد از ان
نسخ کی گئین ساتہہ اس آیہ کی اور ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا غنا اوگاتا ہی نفاق کو جیسیکہ اوگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سے یہہ لفظ آیا ہی جیسیکہ اوگاتا ہی
پانی کہیتی کو اور انس سے یہہ لفظ آئی ہین کہ غنا اور لہو اوگاتی ہین نفاق کو دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور ابوہریرہ سے آیا ہی کہ محبت
غنا کی اوگاتی ہی نفاق دلمین جیسیکہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہا ففصل
ابن عباس نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہائی کہ اہل فتوی اور امامت اور پیشوا دین کی ہین بیچ حکم حرمت اور
کراہت اسکیکی بہت تشدید و تغلیظ کی ہی اور قول صحیح اور مشہور تر چارون اماموں سے یہہ ہے کہ یہہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا بہی آیا ہی اور نقل کیا ہے
قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور فاکہی سے اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بعضو
نے معالم مین کہا ہی غنا حرام ہی سب نزدیک مومنین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اسکی کی اسلیے کہ یہہ قبیلہ لہو و لعب سے ہی کہ مذموم ہی وہ
بالاتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہی تہوڑا سا شادیونمین اور عید دن مین اور مانند انکی مین اور ایک جماعت علمار کی طرف مباح
ہونے اوسکیکی گئی ہین اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتے ہین اور وسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتہہ صنعت غنا کی اور اختیار کرتے ہین شعر
نرم کرنیوالی دل کی اور گاتے ہین ساتہہ سرون نرم کرنیوالی دلکی کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے ہین نفسون کو اور جو غنار
کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال اوسکیکی واسطے خوش کرنے دلون کی اور اوٹہانے بوجہونکی اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کی اور بیچ صفت
لعبہا و رزم اور مقام کی اور بیچ رغبت دلانے جہاد کی اور بیچ صفت جہاد کے مانند حدا اور نصب اور کہانی کی اور مانند گانے عورتون کی واسطے کہلانے لڑکون کے اور مانند اوسکی
مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے اگر موجب نشاط کا ہی اوپر اعمال خیر کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی اون علمار نے کہ قائل ہین اباحت
غنار کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے اور علمار مجتہدین اور علمار دین سے کہ صاحب ہدایت اور تقوی کی ہین اور کہا ہی کہ
ائمہ اور بعضی اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کی وارد ہوئی ہین محمول ہین اوس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنی مثل مزامیر وغیرہ کی یہہ بات کہی اسلیے
کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول و فعل کے کہ ائمہ اربعہ سے بہی سننا غنا کا اور خوش رکہنا اوسکا منقول ہے اور قول بہ

اور بعض مشائخ طریقت اگلی اور پچہلون کی بہی مختلف رہے ہین بیچ سماع کی اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کی کہ اوستاد طریقت کی اور رہنمائی حق کی ہین طریقہ اجتناب کا ہی اور بیچ متاخرین کی روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتدای وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کی ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتی تہی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانیکی اونکی کان مین پہنچی ٹہیر گئی اور کہا آیا آج کونسی معصیت مجہسی وجود مین آئی کہ اوسکی سزا مین ساتہہ اس بلا کی مبتلا ہوا مین ہر چند اپنی نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نپائی جب گہر مین آئی تو تحقیق اس امر کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویر دار خریدا تہا فرمایا یہی امر تہا کہ بسبب شومی اوسکی گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم رض کیسی ہے کراہت اسکی معلوم ہوتی ہی اور پوچہی گئی نسبت غناسی کہا کہ آیا حق ہی وہ کہا لوگون نی نہ لیس کہا ہمین بعد حق کی مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی بیچ کراہت اوسکی یہہ کہ ہی اوس مین شور طبع اور اوٹہانا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون کی اور رعونت نفس کے اور خوشی اور سبکی عقل کی اور دنائت اور مشغول ہونا ساتہہ ذکر خدا کی خوشتر اور سالمتر ہی اوس کسیکو کہ ایمان لایا ہی ساتہہ خدا کی اور دن آخرہ کی اور شیخ ابو الحسن شاذلی سی کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہین آیا ہی کہ فرمایا جو کہ سماع کرتی ہین اور کہانا ظالمون کا کہاتی ہین اونمین شعبہ یہودیہ کا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی سماعون للکذب اکالون للسحت اور امام غزالی نی لکہا ہی کہ سماع کئی قسم پر ہے ایک حرام محض وہ جوانونکی لیے ہی کہ غالب ہوجاتی ہی اونپر شہوۃ دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اونکو مگر دد چیز کہ غالب ہے دلون اونکی پر صفات بد سے اور دوسرے مکروہ وہ واسطے اوس شخص کے لیے ہی کہ کری اوسکو عادۃ اکثر اوقات مین بطریق لہو کی اور تیسری مباح وہ اوسکی لیے ہے کہ نہ حظ ہو واسطی اوسکی مگر لذت اوٹہانا ساتہہ آواز خوش کی اور چوتہی مندوب وہ اوسکی لیے ہے کہ غالب ہوا اوسپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت دی اوسکو سماع سوا صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رح کی سماع سنتی تہی ولیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوت مین سنتے تہی کہ وجود اغیار اور نامحرمون سی خالی ہوتا تہا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بہی سنتی تہی لیکن انکی مجلس مین مزامیر اور تالی تہپی اور باجون کو اوسسے منع فرماتی حاصل کلام یہہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قائل ساتہہ سماع کی ہین یہہ ہے کہ سماع اہل کی لیے مباح ہے اور بیان کیے ہین شرائط اور آداب اوسکی اور معین کیے ہین اہل اوسکی اور حقیقت حال کی جو کچہہ نقل قوال سی سمجہی جاتی ہی یہہ ہی کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتہہ غیر مشروع کی ہی کہ غنا کی ساتہہ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتہہ قصد لہو اور خواہش نفسانی کی ہو اور الا نفس راگ کہ حقیقت اوسکی آواز خوش ہی ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ مین جیسی مفاسد ہین مصالح بہی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہی حتی کہ بعضونکو کشود اسمین خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہی طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنی اوسکی لذت اوسکی عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتہہ فریب دینے نفس شیطان کی اطاعت شرعی اونکی نظر مین سبک ہو اور قصور و فتور راہ پاوی نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کے یعنی ذکر عورتون کا ہو یا شعر ایکا یا عورۃ مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سی ہو اور حضور نا اہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کی ہو کر سماع سنتے ہین اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فریب کہا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سی محروم رہتی ہین وہ بہی گرفتار مکر نفس اور شیطان کی ہین کہ اونکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پہیرا ہی تا آنکہ روز بروز طریقہ دین سے دور تر پڑتی ہین اور رفتہ رفتہ نماز سی سواے نشست و برخاست کے کچہہ نصیب اونکو نہین ہوتا اور وہ بہی ساتہہ ریا اور تکلف کی اور خوف برا کہنی خلائق کی کرتی ہین کاش کہ یہہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کر دین تو سلامت رہتی قوی تر شبہہ اس جگہہ یہہ ہی کہ وہ پیر کہتا ہی کہ جب کچہہ اونہون نی کیا تا بے سند نہوگا ہم بہی اتباع اونکا کرتی ہین یہہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نے جو کیا ہی بغلبہ حال اور بیخودی کی کیا ہی اور کبہی کبہی کیا ہی اور واسطے

مصلحت وقت کی ورساتھہ اچھی نیتون کی ور خالی نہین بنا ہی اور طریقہ نہین ٹہیرایا اور تصنع کی تہی اور اجتماع خاص ساتھہ کیفیت مخصوص کی کرتی وہ ذوق وحال کہان وہ مصلحت و نیت کہان رہی اب انکی تقلید کرتی ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامی چند ۔ حاشا انکو پیردن کی ساتھہ کیا نسبت اور پیردن کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتی ہین بغیر اہلیت کی اونکی حق مین صادق ہی یہہ آیۃ انہم الفوا اباءہم ضالین فہم علی آثارہم یہرعون حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ شائع ہوا ہی اس زمانی اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ ستائی دکہانی کی اور حب جاہ اور شہرۃ کی کرتی ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنی حال لانیوالی مانند گو نونکی ساتھہ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد شہرۃ اور طمع اور توجہ لوگونکی اور بعضی ساتھہ غرض حاصل کرنی نقدیکی یا طعام کی آتی ہین حاشا کہ ہو طریقہ پہلی زمانی مین اور کسی بزرگ سی تہین جاری ہوا ان کور دلون نی اون بزرگون کو اپنی مانند سمجہا ہی کہ نقل انکی بطور نقالونکی کرتی ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتی ہین معاذ اللہ یہہ کیا معصیت ہے کاش نام فقر کا اپنی پر رکہتی اور لباس فقیری نہ پہنتی شرعًا اور دیانۃً تعذیر اونکی واجب ہے نہ تعظیم ایسی کہ تعظیم کرتی مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہی اونکو اس عمل پر کہ بہولتی ہین اپنی دلون مین اور قوی ہوتی ہین اسپر اور عجب یہہ ہے کہ ان باتون کو مشائخ کی عرسون مین قربۃً جانتی ہین عیاذًا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجا وللہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا ۔

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات ويأكلهن وترًا رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عیدگاہ کو دن عید الفطر کی یہان تک کہ کہاتی کئی کہجورین اور کہاتی کہجورین طاق روایت کی یہہ بخاری نی **ف** جلدی افطار عید کو ایسلیی کرتی تا مخالفت ہو پہلی دنون کی جیسی رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہے ویسی اس دن مین افطار کرنا واجب ہے اور کہجورین طاق کہاتی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی ہر امر مین خوب ہے ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو اور کہجور ونپر افطار ایسلیی کرتی کہ وہی اوسوقت موجود ہوتی تہین اور بعضون نی کہا کہ حکمت کہجورون کی کہانی مین یہہ تہی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصًا وقت خلو معدہ کی یس سبب روزونکی کہ ضعف ہوجاتا تہا انسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضای ایمان کی ہی لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی خواب مین دیکہی شیرینی کہاتی تو تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ حلاوت ایمان اوسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دل کو پس ایسلیی افطار شیرینی سی افضل ہے شرح ع ۔

وعن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنے تشریف لیجاتی اور راہ سی اور آتی اور راہ سی اور حکمت اس فعل مین یہہ تہی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنی والی اونکی جن و انس ورا اور کتنی ہی وجہین لکہی ہین جو چاہی اور شرحونمین دیکہہ لے اور حق یہہ ہی کہ یہہ سب احتمالات مین ہر ایک لیے نمو جب سمجہہ اپنی کی کہا ہی اسرار اسکی اللہ جانی یا رسول اوسکا ۔ ح ۔

وعن البراء قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبدء به في يومنا هذا ان نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلي فانما هو شاة لحم عجله لاهله ليس من النسك في شيء متفق عليه اور روایت ہی براء سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول وہ چیز کہ شروع کرین ہم بیچ اس دن اپنی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہہ یعنے تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہنچا سنت ہماری کو

اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوا اسکی نہین کہ وہ بکری گوشت کہی جاتی ہی واسکو واسطی اہل اپنی کی نہین ہے کچہہ قربانی سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہہ ہے کہ اول نماز پڑہی پہر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث مین وقت قربانی کا مذکور ہی پس اجماع ہے علماء کا اسپر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر دن عید قربان کی پہر نزدیک شافعیہ کے وقت اوسکا آتا ہی جب بلند ہوتا ہی آفتاب بقدر نیزہ کی اور گذر جاتا ہی بعد اوسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکے کی پہر اگر ذبح کری بعد اوسکے جائز ہی برابر ہے کہ نماز پڑہی امام یا نہ پڑہی پس اگر ذبح کری پہلی اسکی نہین جائز برابر ہی کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہی نزدیک اونکی وقت قربانیکا تا غروب ہونے آفتاب تیرہوین تاریخ کی اور قربانی اونکی نزدیک سنت ہی اور نزدیک ابو حنیفہ کی قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہی بیچ حق شہر والون کی اور بیچ حق گانو والون کی بعد طلوع ہونی فجر کی اور رہتا ہی وقت اوسکا بارہوین تاریخ کی آخر تک **وعن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ذبح کری پہلے نماز عید کی پس چاہیے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی اور قربانی اور جسنی کہ ذبح نکی یہان تک کہ نماز پڑہی ہمنی پس چاہیے کہ ذبح کری اوپر نام اللہ تعالی کی یعنی یہہ درست ہی قربانی اوسکی اور ثواب اوسکا ملتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ذبح کری پہلی نماز کی پس سوا اسکی نہین کہ ذبح کرتا ہی واسطی نفس اپنی کی یعنی اپنی کہانیکی لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنی ذبح کی پیچہی نماز کی پس تحقیق پوری ہوی قربانی اوسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو یعنی موافقت کی ونکی طریقہ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہی مذہب جمہور کا ہی اور تعجب ہے کہ امام شافعی نی باوجود وارد ہونی حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا ہے اگر امام نے پڑہی نماز یا نہ پڑہی جسپکہ اوپر سبب اسکا مذکور ہوا ہے ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عید گاہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور بہینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکی سوای قربانی درست نہین اور سوای اونٹ کی اور جانور ونکی حلال کرنی کو ذبح کہتی ہین اور اونٹ کی حلال کرنیکو نحر کہتی ہین اور طور نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کرتی ہین اور نیزہ اوسکی سینہ مین مارتی ہین اوس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہی اور اونٹ کو ذبح کرنا ہی جائز ہی لیکن نحر افضل ہی شرح با مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسرے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی انس سے کہ تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والونکو دو دن تہی کہ کہیلتی تہی اونمین اور خوشیان کرتی تہی پس فرمایا حضرت نے کیسی ہین یہہ دو دن عرض کیا صحابہ نی تہی ہم کہیلتی ان دونو ہین جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہ بدل دیا اللہ تعالی نی واسطی تمہاری بدلی ان دونو کی لونکی بہتر انسی دن عید قربانکا اور دن عید فطر کا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** دو دن تہی کہ کہیلتی تہی اونمین ایک اونمین سے دن نوروز کا ہی کہ اوسدن تحویل آفتاب کے ہوتی ہی حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوسمین

تحویل آفتاب کے میزان میں ہوتی ہے پس ان دنوں میں ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہیں جاہلوں نے ان دونوں کو اختیار کیا تھا خوشی کی
لیے پس وہ رسم لوگوں میں چلی آتی تھی حتیٰ کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا میں بسبب عادت کے اسی طرح خوشی کرتے تھے حضرت نے انکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض
کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمیں علم نہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عوض انکے دو دن عیدوں کے عطا فرمائے ہیں ان میں
خوشی کرنی چاہیے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس ان دنوں میں نہیں ہے لہو لعب سے اون دونوں میں
اور اشارہ خفی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جس میں فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کرے تو جائز ہے اور اس میں نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین
کیلیے اور انکی رسموں کی برتنے سے اور خوشی کرنے سے اون میں اور نہی ہے حاضر ہونیسے انکی عیدوں میں حتیٰ کہ بعضے علماء نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابوحفص
کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کی واسطے تعظیم اسکی کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہیں اعمال اسکے اور کہا قاضی ابوالمحاسن
حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اس دن وہ چیز کہ نہیں خریدتا ہے غیر اسکے میں یعنے جیسے یہاں کھلیں وغیرہ دوالی میں لیتے ہیں یا تحفہ بھیجے اس میں
کسیکو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اسکے تعظیم اوس دن کا جیسیکہ تعظیم کرتے ہیں اسکی کافر تب کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ
ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافروں کی ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا
کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے اور اگر اوس دن ظاہر کرے علامتیں غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کی
ساتھ ان دونوں باتوں سے بچے اور شریک ہوتے ہیں روافض مجوسیوں کی بسبب تعظیم کرنے نوروز کی اور سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ اسدن میں قتل
کیے گئے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی کو منہ شرح ع ف ۲ اور فتاوی ذخیرہ میں ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی اور دوالی
کے دیکھنے کو پس وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اوس میں اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کی اور
موافقت کرنی ساتھ انکی جیسیکہ بعضے مسلمان اسدن میں کرتے ہیں موجب کفر کے ہیں انتہی اور تجنیس میں ہے کہ متفق ہیں مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اعتقاد
کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنے صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے یہ کلام معنوی ہے یا کہے
کہ یہ کلام ہے کہ معنی اسکے صحیح ہیں اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا ہے اوسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور لوامع الفتاوی میں ہے
کہ جو کوئی رسوم ہنود کو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام میں ہے کہ جو کوئی رسمیں کافروں کی کرے جیسیکہ اپنے گھر میں بیل اور گھوڑے سرخ
و زرد رنگ یا باندھنا و ارا رہے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے ٭ **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ
يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں نکلتے تھے دن فطر کے یعنے نماز کیلیے یہاں تک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہاں تک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف سبب کھانے کا تشریف لیجانے کا روز عید کے اوپر مذکور ہو چکا ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے واسطے موافقت فقرا کی اسلیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتے جب
وہ کھاتے پس حضرت بھی کھانے کو اسی تاخیر فرماتے ٭ **وعن** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کیا کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں بیچ نماز دونوں عیدوں کے پہلی رکعت میں سات تکبیریں
پہلے قراءت سے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلے قراءت سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے سات تکبیریں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر
رکوع کی ہیں پہلے قراءت کی اور پانچ دوسری رکعت میں سوائے تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کی پہلی قراءت کی اور عمل کیا ہے اسپر شافعی نے اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

وعن جعفر بن محمد مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کبروا فی العیدین والاستسقاء سبعا وخمسا وصلوا قبل الخطبۃ وجہروا بالقراءۃ رواہ الشافعی اور روایت ہی جعفر بن محمد سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضہ تکبیر کہتی دونوں عیدوں میں اور نماز استسقا میں سات اور پانچ اور نماز پڑہتی پہلی خطبہ سی یعنی عید کی اور استسقا کے اور پکار کر پڑہتی قراءۃ، روایت کی یہہ شافعی نی **ف** جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹی امام محمد باقر کی بیٹی علی یعنی امام زین العابدین بیٹی امام حسین بن علی رضہ کے اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرین کہتی اسی پر عمل ہی شافعی کا ❊ وعن سعید بن العاص قال سألت ابا موسی وحذیفۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق رواہ ابو داود اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہ کہا پوچہا میں نی ابو موسی اور حذیفہ سی کہ کسطرح تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان و عید الفطر میں پس کہا ابو موسی نی تہی تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنی اونکی جنازی پر پس کہا حذیفہ نی سچ کہا ابو موسی نی روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے جیسے چار تکبیرین جنازہ کی نماز میں کہتی اسی طرح چار تکبیرین ہر رکعت عیدین میں کہتے اور پہلے رکعت میں کہتے چار تکبیرین پہلی قراءۃ سی تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں بہی قراءۃ سی چار تکبیرین کہتی تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اس لیے اختلاف ہوا اماموں میں بعض اماموں کی نزدیک سات تکبیرین ہین پہلے رکعت میں اور پانچ دوسرے رکعت میں و لیکن نزدیک مالک اور احمد کی پہلی رکعت میں سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کی ہین اور دوسری میں پانچ سوای تکبیر قیام کی اور نزدیک شافعی کی پہلی رکعت میں بہی سات ہین سوای تکبیر تحریمہ کے اور دوسری میں بہی پانچ سوای تکبیر قیام کی اور ہماری نزدیک تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعی نی جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباس کا ہی اور اور جو حدیثین کہ سند اونکی ہین اونکی صحت اور ضعف میں اور اونکی سندوں میں کلام بہت ہے یہاں بخوف درازگی کی نہیں ذکر کیا جاتا اور ہماری علما نی کہا ہی کہ جب حدیثین مختلف آئیں ہمنی کم اختیار کیا اسلیے کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کی ہین پس اختیار کرنا کم کا اولی ہی کذا فی الہدایۃ ❊ ح ❊ وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نوول یوم العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گیے دن عید کی کمان پس خطبہ کہا اوسپر روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنے جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتی ہین ویسی ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا ❊ وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی اور روایت ہی عطا سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت خطبہ فرماتی تکیہ کرتی برچہی اپنی پر تکیہ کرنا یعنے ٹیک کر کہڑے ہوتی روایت کی یہہ شافعی نی ❊ وعن جابر قال شہدت الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلوۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حاضر ہوا میں نماز میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلی خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کی پس جبکہ پڑہ چکی نماز کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئی بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب اور رغبت دلائی اونکو اوپر بندگی اللہ کی اور تشریف لی گئی طرف

عورتوں کی اور ساتھہ اونکی بلال تھی پس حکم کیا اونکو ساتھہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب روایت کی یہہ نسائی نی **ف**
اس حدیث سی یہہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہی یہہ کہ ٹیکی کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کی یا تکیہ کری آدمی پر ٭ ع ٭ **وعن**
ابی هريرة قال كان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم اذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره رواه الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتی دن عید کی بیچ ایک راہ کی پہر آتی اور راہ سی روایت کی یہہ ترمذی اور دارمی
نی **ف** سب اسکا پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور جب جاوی عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوی راہ مین پس صاحبین کی نزدیک دونون عید دن مین پکار کر
اور امام اعظم کی نزدیک عید الفطر مین چپکی کہی اور عید قربان مین پکار کر کہی ٭ ع ٭ **وعنه** انه اصابهم مطر في يوم عيد
فصلى بهم النبی صلى اللّٰه عليه وسلم صلوة العيد في المسجد رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی انہین سی
یہہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہہ عید کی دن پس نماز پڑہائی انکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد مین روایت کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف**
یعنے حضرت نماز عید کی جنگل مین پڑہتی تہی مگر جب مینہہ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑہتی پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اوسکا جنگل مین ہی اور عذر ہو تو
مسجد مین پڑہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مستثنی ہی مکی کی یہہ ہی کہ نماز پڑہی عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل ہی اسپر اور اسی طرح مدینہ منورہ
مین ہی مسجد نبوی مین پڑہتی ہین ٭ ع ٭ ح ٭ **وعن** ابی الحويرث ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كتب الى
عمرو بن حزم وهو بنجران عجل الاضحى واخر الفطر وذكر الناس رواه الشافعي اور روایت ہی ابی الحویرث سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی لکہا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تہی نجران مین یہہ کہ جلد پڑہ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگونکو یعنی خطبہ مین روایت کی
یہہ شافعی نی **ف** نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت نی وہانکا عامل کر کر عمرو بن حزم کو بہیجا تہا ان دنونمین عمر اونکی سترہ برس کی تہی اونکو حضرت
نی یہہ احکام لکہہ بہیجی اور عید قربان کی جلدی کرنی کو اسلیے فرمایا کہ بعد اسکی لوگ قربانی ذبح کرنی مین مشغول ہون اور عید فطر مین تاخیر کو فرمایا
اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین ٭ **وعن** ابی عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبی صلى اللّٰه عليه
وسلم ان ركبا جاؤا الى النبی صلى اللّٰه عليه وسلم يشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا
واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی عمیر بن انس سی کہ نقل کی اپنی چچاؤن سی
کہ تہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتی تہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا چاند عید کا کل پس حکم
کیا حضرت نی صحابہ کو کہ افطار کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عیدگاہ اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنے تیسوین شب
کو اہل مدینہ نی چاند عید کا نہ دیکہا صبح کو روزہ رکہا ایک قافلہ باہر سی آیا اوسنی خبر دی کہ ہمنی کل دیکہا ہی چاند حضرت نی حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا
کہ نماز کل پڑہین اسلیے کہ وہ بعد زوال کی آئی تہی وقت نماز عید کا نہ تہا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی انہم قدموا آخر النہار اور اسپر عمل ہی
امام اعظم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر پیش آوی
کچہہ عذر کہ باز رکہی نماز سی دن فطر کی پہلی زوال سی تو پڑہین اوسکو دوسرے دن پہلی زوال کی اور اگر باز رکہی عذر نماز سی دوسری دن تو
پہر نہ پڑہین بخلاف عید قربان کی کہ وہ پڑہی جاوی تیسرے دن ہی اگر باز رکہی عذر نماز سی پہلی دن اور دوسرے دن اور اسیطرح اگر تاخیر کری
عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن برا ہی ٭ ع ٭ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن جريج قال
اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللّٰه قالا لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى ثم سألته

یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر
حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شئ لا نداء یومئذ ولا اقامۃ
رواہ مسلم روایت ہی ابن جریج سی کہ کہا خبر دی مجکو عطاء نی ابن عباس سے اور جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا دونوں نی نہ تہی اذان بیچ
دن عید کی اور نہ دن عید قربان کی پہر پوچہا مینی اوس سے یعنی عطا سی بعد مدت کی یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نی کہا کہ خبر دی مجکو جابر
بن عبد اللہ نی یہہ کہ نہیں اذان ہی واسطی نماز کی دن عید فطر کی جسوقت کہ نکلی امام ورنہ بعد نکلنی کی ورنہ تکبیر ہے اور نہ پکارنا ہی ورنہ کچہہ اور نہیں آواز اوسکی
اور نہ تکبیر روایت کی یہہ مسلم نی شاید جریج نی عطا سی دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچہی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچہا اور جواب میں فقط دن فطر کو
ذکر کیا اسلیے کہ کافی ہی سی پر دوسری عید کو قیاس کریگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکی اور نہ کچہہ اور یہہ تاکید ہی لا نداء کی اور
اسکی بعد پہر تاکید ہے لا نداء ولا اقامۃ کہ لذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ لفظ لا نداء اول سی آخر تک تاکید ہی پہلی جملہ کی ور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوی
نداء کی ساتہہ اذان کی اسلیے کہ مستحب ہے بالاتفاق یہہ کہ پکارا جاوی الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دو قولونمیں تعارض ہو تطبیق انمیں یون کیجاوی
کہ حضرت شیخ نی جو نفی کی ہی تو عیدگاہ میں کہنی کی اور بطریق التزام کی کہنی کی نفی کی ہی اور ملا علی نی جو مستحب لکہا ہی تو خارج عیدگاہ کی اور
کبہی کبہی کی کہنی کو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس و
ہم جلوس فی مصلاہم فان کانت لہ حاجۃ ببعث ذکرہ للناس او کانت لہ حاجۃ بغیر
ذلک امرہم بہا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف
فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن
الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو
الصلوٰۃ فلما رأیت ذلک منہ قلت این الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم
قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تاتون بخیر مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نکلتی دن عید قربان کی اور دن عید فطر کی پس شروع کرتی نماز سے پہر جسوقت
پڑہ چکتی یعنی نماز کہڑی ہوتی یعنی خطبہ کی لیے پہر متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور لوگ بیٹہی ہوتی بیچ جگہہ نماز اپنی کی پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بہیجنی لشکر کی
ذکر کرتی اوسکو واسطی لوگون کی یعنی بہیجنی یا ہوتی انکو حاجت کسی اور کام کی یعنی مسلمانون کی فائدی کی بات کی حکم فرماتی انکو ساتہہ اوسکی اور تہی حضرت فرماتی یعنی خطبہ میں
تصدقوا تصدقوا تصدقوا اور تہین اکثر تصدق کرنیوالی عورتین پہر پہرتی حضرت پس ہمیشہ امر اسطرح یعنی نماز پہلی خطبہ کی پڑہا کرتی تہی اور خطبہ میں پرانی زمانہ منبر پر چار
خلفا کی زمانہ میں اور بعد انکی یہان تک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا میں تہا میں پکڑی ہوئی مروان کی یہان تک کہ آئی
ہم عیدگاہ میں پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سی پس ناگہان مروان کہینچتا تہا مجکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ وہ کہینچتا تہا مجکو
طرف منبر کی یعنی تا خطبہ پہلے نماز سی پڑہی اور میں کہینچتا تہا اوسکو طرف نماز کی یعنے تا نماز پہلی خطبہ سی پڑہی پس جب دیکہا مینی یہہ اوس سی کہا مینی کہان
ہے ابتدا کرنا ساتہہ نماز کی یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تہا پس کہا مروان نی مت جہگڑ ای ابو سعید تحقیق چہوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی
یعنی پہلے پڑہنا نماز کا چہوڑ دیا مینی واسطی مصلحت کی کہ وہ مصلحت یہہ ہے کہ اگر نماز پہلی پڑہتی تو لوگ انتظار خطبہ کا نکرتی

کہا مینے یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتھ مین ہی نہین لاؤگی تم بہتر اوس چیز سی کہ جانتا ہون مین کہی تہی یہہ بات تین بار پہر
پہرا ابوسعید یعنی جماعت مین شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کے روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شاید تین بار فرمانا تاکید کی لیے یا اشارہ
ہے طرف تین حالتون کی یعنی ایک واسطی دنیا اپنی کی اور ایک واسطی موت اپنی کی اور ایک واسطی آخرۃ اپنی کی اور مخاصمہ کرتی ہین اسکو کہ
چلین وہ شخص ابوسعید ہاتھہ پکڑی ہوئی اس طرح کہ ہاتھہ مروان کا نزدیک کہنی کی دوسری کی ہوا اور مروان سنہ دو ہجری مین پیدا ہوا اور دیکہا نہین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بہی پیدا ہوا حضرت کی زمانہ مین اسی سبب سے جامع الاصول والی نی اوسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نی کہا
کہ تابعی تہا گہر اوسکا عیدگاہ کی پاس تہا اوسنی منبر بنایا تا خطبہ اوسپر پڑہا جاوی جیسیکہ وہ سنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اول
منبر عیدگاہ مین مروان نی بنوایا اور پہر یہہ احتمال بہی ہی کہ معنی اسکی یہہ ہون کہ پہرا مروان طرف منبر کی تا خطبہ پڑہی اور نہ سنی بات ابوسعید کے
کہ نماز پہلی خطبہ کے پڑہنی چاہیی اور عیدین کی نماز یون ہی کہ دو رکعتین پڑہے اول تکبیر تحریمہ کہی پہر سبحانک اللہم پڑہے پہر تین تکبیرین کہی ہر بار ہاتھہ کانون
تک اوٹہا دی اور مابین تکبیرون کی ہاتھہ چہوڑ دی کہی بقدر تین تین تسبیح کی پہر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورہ فاتحہ پڑہی اور ایک سورہ اور ساتھہ اوسکی
پڑہی اور مستحب یہہ ہی کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہی پہر رکوع و سجدہ کری جب دوسری رکعت شروع
کری تو ابتدا کری ساتھہ قراءۃ کی پہر تین تکبیرین کہی بطور سابق اور چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین جاوی اور بعد اوسکی دو خطبی پڑہی اور عید الفطر کی
خطبہ مین تعلیم کری لوگون کو احکام فطرہ کی اور عید الضحی مین تعلیم کری احکام قربانی کی اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ عرفہ کی فجر سی تا عصر تیرہوین
کے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑہنی والا بعد پڑہنی فرض کی اور تکبیر یون کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ۱۲ ع ح ملتقی

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَةِ

یہہ باب ہے بیچ بیان قربانی کی **ف** قربانی کرنی واجب ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی جو کہ مالک نصاب کا
ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کی سنت مؤکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ
ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سی کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ دو دنبون ابلق سینگ دار کی یعنی دراز
تہے سینگ یا کوئی نہ تہی ذبح کیا اونکو ساتھہ ہاتھہ اپنی کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہے کہا انس نے دیکہا مینے حضرت کو کہ رکہی ہوئی تہی قدم اپنا اوپر پہلو یا کلہ اونکی کی
اور کہتی تہی بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مستحب ہے کہ قربانی اپنی ہاتھہ سی ذبح کری جو کہ جانتا ہو اداب ذبح کی والا حاضر رہی وقت
ذبح کی اور اور ذبح کری اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہی ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہے سکی نزدیک اور فرماتی بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہی اس
کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہی اور مکروہ ہی وقت ذبح کی درود پڑہنا نزدیک جمہور کی سوائے شافعی کی کہ اونکی نزدیک سنت ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَ
يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ
فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ ضَحَّى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا تہا
لانی کا ایک مینڈہی سینگدار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانون سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی

مین یعنی آنکھون کی گرد سیاہی ہو پس لائی گئی آنحضرت کی پاس دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھہ اوسکی فرمایا ای عائشہ لی آؤ تو چھری پہر فرمایا تیز کر اسکو ساتھ پتھر کی پس تیز کی انہی پہر لیا اوسکو اور پکڑا دنبی کو لیس لٹایا اوسکو پہر ارادہ کیا ذبح اوسکیکا پہر کہا بسم اللہ اخت لک یعنی ذبح کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کی یا الہی قبول کر محمد سی اور آل محمد سی اور امت محمد سی پہر قربانی کی ساتھہ اوسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیز کرنا اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چھری کا سامنی جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہی اوسکو اسلیے کہ حضرت عمرؓ نی مارا ساتھہ دُرّی کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی یہہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسری جانور کی اور حضرت نی جو اس طرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سی شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہہ کہ قربانی سبکی طرف سی کی اسلیے کہ قربانی کرنا ایک بکیا کئی کی طرف سی درست نہین ۱۲ ع ح **وعن** جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہہ کہ دشوار ہو تم پر پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بہیڑ سی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** شرح اس حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان اوسکا یوجب مذہب حنفیہ کے یہہ ہی کہ مسنہ اونٹو مین وہ ہی کہ پوری پانچ برس کا ہوکر چھٹی مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس مین وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہوکر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری یا دنبہ بہیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسری مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیکن اگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چہہ مہینی سی زیادہ ہوا اور برس روز سی کم اور کہا بعضون نی کہ یہہ اس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوی تو مشتبہ ہو دیکھنی والی پر دور سی کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چھوٹا ہو اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارۃ سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہنچی یا قیمت اوسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کی نزدیک یہہ محمول ہی استحباب پر یعنی مستحب یون ہی کہ اگر مسنہ بہم پہنچی تو جذعہ نکری اور اگر بہم نہ پہنچی تو کری پس اگر میسر ہوتے ہوئی بہی جذعہ کریگا تو درست ہی ۱۲ ع ح **وعن** عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی صحابتہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت وفی روایۃ قلت یا رسول اللّٰہ اصابنی جذع قال ضح بہ متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اونکو ریوڑ بکریونکا کہ بانٹی اونکو اوپر صحابیون آنحضرت کی بطریق قربانی کی پس باقی رہا بعد تقسیم کی ایک بچہ بکریکا پس ذکر کیا اوسکو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا قربانی کر ساتھہ اوسکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مینی یا رسول اللہ پہنچا مجکو ایک بچہ دنبی کا فرمایا قربانی کر ساتھہ اوسکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتود کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہوا ہو مین داخل ہی اور جائز ہونی قربانی کی ساتھہ بکری کی بچہ کی کہ برس دن کا ہوا اور یہی مذہب رائج ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ عتود بکری کی بچی کو کہتی ہین جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو اس صورت مین یہہ حکم مخصوص ساتھہ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہین درست اور جذعہ دنبی کا بچہ جو کہ چہہ مہینی سی زیادہ کا ہو ۱۲ ع ح **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین روایت کی یہہ بخاری نی **ف** معنی ذبح اور نحر کی باب صلوۃ العیدین کی پہلی فصل کی اخیر مین بیان ہو چکی ہین اور افضل ہی کرنا قربانی کا عیدگاہ مین ۱۲ ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ رواہ مسلم وابوداود واللفظ لہ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گائی سات کی طرف سی کفایت کرتی ہی اور اونٹ بہی سات کی طرف سی روایت کی یہہ مسلم اور ابوداود نی اور لفظ ہین ابوداود کے

وعن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا یَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ رَاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی اول دہا بقرعید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کری بال اپنی اور ناخون اپنی ذرا بہی اور بیچ ایک روایت کی پس نہ لیوی بال اور نہ ترشواوی ناخون اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکہی چاند بقرعید کا اور ارادہ کری قربانی کا پس نہ لیوی بال اپنی اور نہ ناخون اپنی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والونکی ساتہہ اور نہی اسمین تنزیہی ہی پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی ۱۲ ع

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ هٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی دن کہ عمل نیک اونمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دس دنونسی کہ دہا بقرعید کا ہی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ بیچ غیر ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنون کی اعمال سی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ بہی ان دنون کی اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہہ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی پس نہ پہرا اوسمین ساتہہ کسی چیز کی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب اوس کام آوی البتہ افضل و محبوب تر ہی ان دنونکی اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنی ان دنونمین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کی اور دنونکی اعمال سے یا یہہ کہ رمضان شریف کی اعمال احب ہین باعتبار فرض روزی اور لیلۃ القدر ہونیکی اوسمین اور اعمال اس دہہ کی احب ہین باعتبار ہونی عرفہ کی اور افعال حج کی اسمین ۱۲ ع مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ روایت ہی جابر سی کہا ذبح کرنی چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن ذبح کی یعنی عید قربان کی دو دنبی سینگ دار ابلق خصی پس جبکہ روبہ قبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کی ہون درحالیکہ وہ توحید کرنی والی ہین اور نہین ہین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اور ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانونسی ہون یا الٰہی یہہ قربانی تیری عطا سی ہی اور خالص تیری رضا کی لیے ہی قبول کر محمد سی اور امت اوسکی سی ساتہہ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کیا روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود اور ترمذی کی یہہ ہے کہ

ذبح کیے حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کی اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یا الٰہی یہہ میری طرف سے اور اوسکی طرف سے ہی کہ نہین قربانی کی امت میرے مین سے **ف** مراد خصی سے وہ ہی کہ بیضے اوسکی کوٹکر شہوت کہودی تہی یہہ داخل نقصان کی نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہی اور نہین مین مشرکونسے اختلاف کیا ہی علمار نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوۃ کی کسکی شریعت پر عبادۃ کرتے تہی بعضون نے کہا ہی حضرت ابراہیم کے شریعت پر بعضون نے کہا حضرت موسیٰ عم کی شریعت پر بعضون نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیح یہہ ہے کہ کسیکی شریعت پر نہین عبادۃ کرتے تہی بلکہ موافق اپنے فہم والہام کی کرتے تہی ایمان اللہ پر رکہتے تہی ورنہین عبادت کی بت کی کبہی اجماعًا اور عبادۃ اونکی غیر معلوم ہی ہمکو اور موحدسے ور امت اونکی سے یہہ مشارکہ یا تو محمول ثواب پر ہے یعنی حضرت نے ثواب قربانی اپنی کیمین امت کو بہی شریک کیا یا محمول حقیقۃ پر ہے پس اس صورت مین یہہ خصائص حضرت کی سے ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ایک دنبہ حضرت نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنے اپنی ہاتہہ سے اگر قادر ہو اور سے اگرچہ عورۃ ہو ۱۲ع وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکہا مینے حضرت علی کو کہ قربانی کرتے تہی دو دنبے پس کہا مینے واسطے اونکے کیا ہی یہہ یعنی کافی تو ایک دنبہ ہی ہی قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تہی مجکو یہہ کہ قربانی کرون اونکی طرف سے یعنی بعد وفات اونکیکی پس مین قربانی کرتا ہون اونکی طرف سے روایت کیا یہہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** حضرت علی یا تو سوا قربانی اپنی کی دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرت کے طرف سے جیسے حضرت دو کرتے تہے حالت حیات مین یا ایک اپنے طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرت کی طرف سے اور ظاہر یہہ ہے کہ ہمیشہ کرتے ہونگے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضی علمار جائز نہین کہتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ صدقہ دیا جاوے میت کیطرف سے اور قربانی نکیجاوے پس اگر قربانی کرے اوسکے طرف سے تو نہ کہاوے اوس سے کچہہ اور صدقہ دے بالکل ۱۲ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ خوب دیکہین ہم قربانی کی آنکہہ اور کان کو کہ اوسمین ایسا نقصان نہو کہ بسبب اوسکے قربانی درست نہو اور یہہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتہہ اوس جانور کی کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچہلی طرف سے اور نہ اوس جانور کو کہ اوسکے کان چرے ہوے ہون یا پہٹے ہون گول روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی تا قول والاذن **ف** نہین جائز نزدیک شافعی کی قربانی کرنی ساتہہ اوس بکری کی کہ کٹا ہو تہوڑا سا کان ہے اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کی جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدہی سے کہا طحاوی نے عمل کیا ہی شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچہہ ابو حنیفہ نے کہا ہی وہ خوب بات ہے اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتہہ اوسکی تطبیق درمیان اس حدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا مینے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مینے حضرت علی سے کہ فرماتے تہی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مینے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدہا کان یا آدہی سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ جانور کان کٹے کی سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدہی سے زیادہ اور جسکا آدہا کٹا ہوا اوسمین خلاف ہے اور نہین جائز ہی وہ کہ جسکی کان خلقی نہون اور نہ دم کٹا اور ناک کٹا اور جسکی تہن کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی نہین ہی جو کچہہ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین

یعنے آدہی سی کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہے اور نہیں تحقیق نہیں اور نہیں جائز وہ کہ خشک ہوں ہڈی اوسکی ورنہ وہ کہ جسکی ایک آنکہہ کی روشنی بالکل جاتی رہی ہو یا اکثر جاتی رہی اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جاسکی جگہہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گہانس نہ کہاسکی اور نہ بن دانت والا کہ گہانس نہ کہاسکی اور نہ نجاست خوار اور جائز ہی وہ کہ بہت جاوے کان اوسکا طول مین یا جانب منہ اوسکیسی ور لٹکتا ہو یا پہٹا ہوا ہو پیچہی اوسکی سی لیکن یہی حدیثین تنزیہی ہی ۱۲ع ۞ **وعنہ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہیں سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ قربانی کرین ہم ساتہہ سینگ ٹوٹے کی اور کان کٹی کی روایت کیے یہہ ابن ماجہ نی **ف** مذہب ابو حنیفہ کمین جائز ہی قربانی ساتہہ اوس جانور کی کہ سینگ نہون یا ٹوٹی ہون یا خول ونکا اوتر گیا ہو پس حدیثین یہی تنزیہی ہی ۱۲ع ۞ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء ابن عازب سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا جانور لائق قربانی کی نہین پس اشارہ کیا ساتہہ انگلیون ہاتہہ اپنی کے پس فرمایا چار طرحکی جانور لائق قربانی کے نہین ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اوسکا یعنی چل نسکی اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کاناپن اوسکا یعنی ایک آنکہہ سے بالکل کہائی دی سکی یا آدہی سی زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی جو گہانس کہاسکی اور چوتہا دبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کیے یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ۞ **وعن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتی ساتہہ دنبی سینگدار فربہ کی دیکہتا تہا سیاہی مین یعنے آنکہون کی گرد سیاہی تہی اور کہاتا تہا سیاہی مین یعنی منہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پانون بہی سیاہ تہے روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ مستحب ہے قربانی کرنی ساتہہ جانور فربہ کامل کی یہانتک کہ قربانی کرنی ساتہہ بکری فربہ کی افضل ہی دو بکریون دبلی سی اور بہت گوشت سے افضل ہی کم گوشت کی سی مگر یہہ کہ ہو گوشت برا یعنی اگر بہت گوشت اوکا گوشت برا ہو تو افضل نہین ۱۲ع ۞ **وعن** مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مجاشع سی کہ بنی سلیم مین سے ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی تحقیق جذع یعنی دنبہ یا بہیڑ کہ زیادہ ہو چہہ مہینی سی کفایت کرتا ہی اوس چیز سی کہ کفایت کرتی ہی اوس سے ثنی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے جائز ہی قربانی کرنی ساتہہ جذع کی مانند قربانی کرنی ثنی کی اور ثنی بکری کی کہ برس سے زیادہ ہو اور ثنی بکریون مین وہ ہے کہ برس پورا کرکے دوسرے مین لگے اور بیل گائی مین وہ ہے کہ دو برس پوری کرکے تیسرے مین لگے اور اونٹ مین کہ پانچ برس پوری کرکے چہٹی مین لگی ۱۲ع ومولانا ۞ **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہا ہی قربانی مین جذع دنبہ سے یعنی بچہ چہہ مہینی کا روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** تعریف کی حضرت نی جذع کی تاکہ جانین لوگ کہ جائز ہی قربانی ساتہہ اوسکی یعنی جائز ہی قربانی ساتہہ اوسکی برخلاف جذع بکری کی ۱۲ع ۞ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی سفر فحضر الاضحٰی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ
وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
پس آئی عید قربان پس شریک ہوئی ہم گائی مین سات اور اونٹ مین دس روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث
حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نی عمل کیا ہی اسپر کہ اونکی نزدیک ایک اونٹ مین دس آدمیون کو شریک ہونا قربانی کی لیی جائز ہی اور
اور علماء کی نزدیک یہہ منسوخ ہی ساتہہ حدیث کی کہ اوپر گذری کہ گائی سات کیطرف سی اور اونٹ بہی سات کیطرف سی ہی ع وعن عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق
الدم وانہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان
قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا ابن آدم نی کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ
جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتہہ سینگون اور بالون اور کہرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب الہی مین پہلی اس سے
کہ گری زمین پر یعنی نزدیک فضل کرنی ذبح کی پس خوش کرو ساتہہ اوسکی نفسون کو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا زین العرب نی کہ معنی
یہہ ہین کہ افضل عبادتون مین دن عید کی بہانا خون قربانی کا ہی اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسیکہ تہی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بدلہ
اوسکی ہر عضو کا اور سواری ہو اوسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا تمنی کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اوسکو اور دیتا ہی اوسپر ثواب بہت پس
چاہیی کہ ہون نفس تمہاری ساتہہ قربانی کی خوش نہ کراہت کرنیوالی واسطی اوسکی ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل
یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وقال الترمذی اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ تعالی کی عبادت کرنی اونمین دس دن ذی الحجہ کیسی برابر کیی جاتی ہین روزی ہر دن کی اونمین
سے ساتہہ روزون برس کی اور قیام ہر شب کا اونمین سی برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اسناد
اس حدیث کی ضعیف ہی ف یعنی عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہی عبادۃ کیسی اور دنون مین جو عبادۃ کہ ہو خصوصا قربانی کرنی
کہ افضل اور محبوب تر اور عملونسی ہی اور روزی ہر دن کی اونمین سی یعنی اول ذی الحجہ سی عرفہ تک اور اس عشرہ کی افضل ہونی کا بیان پہلی فصل کی
اخیر مین گذر چکا ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جندب بن عبد اللہ قال شھدت الاضحی
یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ وسلم فاذا ھو یری
لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی
فلیذبح مکانھا اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب
ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح اخری مکانھا ومن لم یذبح فلیذبح
باسم اللہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتہہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تجاوز کیا نماز پڑھنی سی اور فارغ ہونی نماز اپنی کی سی اور سلام پھیرنی سی یعنی نہ تجاوز کیا نماز سی طرف خطبہ کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیونکا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلے اس سے کہ فارغ ہون نماز اپنی سے پس فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے اسی کہ نماز پڑہی یا فرمایا نماز پڑھین ہم پس چاہیئے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی دوسرا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جندب نے کہ نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عید قربان کی پہر خطبہ فرمایا پہر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کری پہلے اس سی کہ نماز پڑہی یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھین ہم پس چاہیئے کہ ذبح کری جگہہ اوسکی دوسری اور جسنی کہ نہ ذبح کیا پس چاہیئے کہ ذبح کری ساتہہ نام اللہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال بلغني عن علي بن ابي طالب مثله اور روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمر نی کہا کہ قربانی کی دو دن ہین پیچھی دن نحر کی روایت کی یہہ مالک نی اور کہا پہنچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکی **ف** اسی پر عمل ہی امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اونہون نی تمام ہوتا ہی وقت قربانی کا دن چہی بارہوین تاریخ کی اور کہا شافعی نی تیرہوین تک اور یہہ حدیث حجت ہی اوپر شرع ہ **وعن** ابن عمر قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ٹھہری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتی تہی یعنی ہر سال روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانکو دلیل ہے وجوب ہونی اوسکی پر ع ہ **وعن** زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحي قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہاری باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو جیو عرض کیا صحابہ نی پس کیا ثواب ہے واسطی ہماری انمین اے رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی ہی یعنی گائی اور بکری کے قربانی کرنیمین کہ اونکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نی پس صوف اے رسول خدا کی یعنی دنبی اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہی فرمایا بدلی ہر بال کی پشم مین سی ایک نیکی ہے روایت کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی

باب العتيرة

باب ہے عتیرہ کی بیان مین سے عتیرہ کی آگی بیان ہونگی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة في رجب متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابو ہریرہ نی فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافر اونکی ہان ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتی رجب مین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی جاہلیت مین اور مسلمان بہی کیا کرتی تہی ابتداء اسلام مین واسطے اللہ تعالی کی پہر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اوس سے واسطی مشابہت کفار کی اور عتیرہ کہتی ہین بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہہ مین تقرب حاصل کرتی تہی ساتہہ اوسکی اہل جاہلیت اور مسلمان بہی ابتداء اسلام مین یعنی کافر بتون کی لیے کرتی تہی اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا نہی اسی لیے تہی کہ وہ اپنی بتون کی لیے ذبح کرتی تہی اور اگر اللہ تعالی کی لیے کری جائز ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ نہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستون کی پر ع ہ

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل

اهل بيت في كل عام اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية رواه
الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب ضعيف
الاسناد وقال ابوداود والعتيرة منسوخة اور روایت ہی مخنف بن سلیم سی کہا تہی ہم ٹہیرنیوالی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی عرفات مین یعنی بیچ حجۃ الوداع کی پس سنا مینی حضرتکو کہ فرماتی تہی ای لوگو تحقیق ہر گہر والی پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ
کرنا کیا جانتی ہو تم کیا ہی عتیرہ وہ وہی کہ نام رکہتی ہو اوسکا رجبیہ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
یہہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابوداود نی عتیرہ منسوخ ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبد الله بن
عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بيوم الاضحى عيدا جعله الله لهذه الامة
قال له رجل يا رسول الله ارايت ان لم اجد الا منيحة انثى افاضحي بها قال لا ولكن
خذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحيتك
عند الله رواه ابوداود والنسائي روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کی یہہ کہ ٹہیراون مین اوسکو عید مقرر کیا ہی اوسکو اللہ نی عید واسطی اس امت
کے عرض کیا واسطی حضرت کی ایک شخص نے ای رسول خدا کی خبر دو مجکو اگر نہ پاون مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون مین اوسکو فرمایا کہ نہین ولیکن دور
کر تو بال اپنی اور ناخون اپنی اور کتر تو لبین اپنے اور مونڈ بال زیر ناف اپنی کی پس یہہ ہی پوری قربانی تیری نزدیک خدا کی یعنی ثواب قربانی کا سا ملیگا
روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** منیحہ مشتق ہی منح سی یعنی عطا کی عرب مین عادہ تہی کہ اونٹنی دودھ والی محتاجونکو دیتی تہی کہ ساتہہ دودھ
اور پشم اور بچون اوسکی کی فائدہ اوٹہا وین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کی پہیر دین اوسکو منیحہ کہتی تہی پس اس شخص کی پاس اس طرح کا
جانور تہا اوسنی اجازت اوسکی قربانی کرنیکی چاہی حضرت نی اوسکو منع فرمایا اسلیئی کہ اوسکی پاس کوئی چیز سوا اوسکی نہ تہی کہ انتفاع اوٹہاتا ساتہہ اوسکی
یہہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہے اگرچہ عاجز ہو نہین اور یہی لیا ہی ایک جماعت نی سلف سی کہ واجب ہے قربانی یہان تک
کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کی نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب
کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ع ح :

باب صلوة الخسوف

باب ہے بیچ بیان نماز خسوف کی **ف** مشہور لغۃ
مین یہہ ہے کہ خسوف کہتی ہین چاند گہن کو اور کسوف کہتی ہین سورج گہن کو اور اس باب مین سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سوای دوسری
حدیث کی کہ وہ محتمل ہی چاند گہن کو پس اولی تہا کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلی خسوف کی اور بعضون نی لفظ کسوف کا دونو جای استعمال کیا ہے
چاند گہن مین ہے اور سورج گہن مین ہے اور بعضون نی اسیطرح لفظ خسوف کو دونو جای استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کی سنت ہے نزدیک جمہور علما
کے بلا اختلاف اور ہماری نزدیک نماز سورج گہن کے دو رکعت مین جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاند گہن مین جماعت نہین ہر ایک جدا جدا پڑہی اور نزدیک
شافعی کی دونون مین ساتہہ جماعت اور خطبہ کے ہین ع ح ح : **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشة قالت ان
الشمس خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلوة جامعة فتقدم فصلى
اربع ركعات في ركعتين واربع سجدات قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط و
لا سجدت سجودا قط كان اطول منه متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہا تحقیق سورج گہنا بیچ زمانی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد ہجرۃ کی پس بہیجا ایک پکارنیوالی کو کہ پکاری نماز جمع کرنیوالی ہی پس آگی بڑہی حضرت پس پڑہا نماز چار رکوع کیے
دو رکعت میں اور چار سجدے کیے کہا عائشہ نے نہیں رکوع کیا مینے کوئی رکوع کبہی اور نہ سجدہ کیا مینے کوئی سجدہ کبہی کہ ہو دراز تر اوس رکوع اور سجود سے
کہ نماز خسوف میں کیا مینے یعنی یہہ سب سے دراز تہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنت ہی پکارنا اس نماز میں اس طرح الصلوۃ جامعۃ
خصوصاً جب لوگ جمع نہوئی ہون اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ پڑہی جاوی یہہ نماز جماعت سے مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور نہ پڑہی جاوی
اوقات مکروہہ میں اور چار رکوع اور چار سجدے یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہر رکعت
میں ایک ایک رکوع ہی مثل اور نمازون کی دلیل اونکی کئی حدیثین ہین کہ اونسے ایک ایک رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی بہی
وارد ہوئی ہی اور جہان قول اور فعل جمع ہوتی ہین تو قول کو مقدم رکہتی ہین فعل پر مرجع **وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا پکار کر پڑہی حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں یعنی چاندگہن میں قراءۃ اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ
رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ
الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا
وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ
اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ
فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ
قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ
الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا گہنایا
سورج زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون نے ساتہہ اونکی پس کہڑی ہوئے کہڑا ہونا دراز قریب بقدر پڑہنے
سورہ بقرہ کی یعنی اتنی دیر کہڑی رہے کہ اوسمین سورہ بقرہ پڑہہ سکین پہر رکوع کیا رکوع دراز پہر اوٹہی پس کہڑی رہے کہڑی رہنا دراز اور وہ کہڑی رہنا کم تہا کہڑی رہنے
پہلے سی پہر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تہا پہلے رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر کہڑی ہوئے پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پہر
رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تہا کم پہلی رکوع سی پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہے کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنے سی پہر رکوع کیا رکوع لنبا اور وہ کم تہا پہلی
رکوع سی پہر اوٹہے پہر سجدہ کیا پہر پہرے نماز سی یعنی بعد التحیات وسلام کی اس حال مین کہ تحقیق روشن ہو اتہا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں
خدا کی سی نہین گہنتے یہہ دونو واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونے کسیکے لیکن جب دیکہو تم یہہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نے ای رسول خدا کی دیکہا

ہمنے آپکو کہ قصد کیا آپنے لینے ایک چیز کا بیچ جگہہ اپنی کی کہ یہہ ہی یعنی نماز کی جگہہ پہر دیکہا ہمنے آپکو کہ پیچہے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکہی میں نے بہشت
یعنے جبکہ دیکہا تمنی مجکو کہ آگی بڑہتے پس قصد کیا مینے لینی خوشی انگور کا اوسمین سے اور اگر لیتا مین اوسکو البتہ کہاتی تم اوسمین سے جب تک رہتی
دنیا اور دیکہا مینے دوزخ کو یعنی جبکہ دیکہا تمنی مجکو پیچہے ہٹتے اوسوقت دوزخ بہی سامنے لائی گئی تہی پس ڈرا مین کہ پہنچے مجکو گرمی
اوسکے پس نہین دیکہی میں نے مانند آجکے دن کی کوئی جگہہ دیکہنے کی کہ بہت ہولناک اور دیکہین مینے اکثر رہنی والے اوسکی
عورتین پس کہا صحابہ نے ساتہہ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر اونکی کے کہا گیا کفر کرتی ہین ساتہہ اللہ کی فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند
کا اور کفران کرتی ہین احسانکا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے اونمین سے مدت تک پہر دیکہی تجہسے کچہہ چیز برخلاف مرضی اپنی کی کہی نہین دیکہی مینے تجہسے
نیکی کبہی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے **ف** نشانیان ہین نشانیون خدا کی یعنی یہہ نشانیان ہین واسطے کہ یہہ پیدا کیی گئی ہین تابعدار
خدا تعالی کی ہین نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرۃ اپنی ہی سے کچہہ دفع کرنیکی پس کیونکر بعضی آدمیون نے انکو معبود ٹہیرایا ہی آگی
اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کی ہوتی ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کی یعنی قحط وغیرہ کی
پس آگاہ فرمایا حضرت نے کہ یہہ سبب باطل ہی اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑہو کہ یہہ ہے اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح
وتہلیل وتکبیر واستغفار وغیرہ کرو اور یہہ امر استحباب کے لیے ہی اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہی بالاتفاق اور کہاتی جب تک دنیا رہتی اسطرح
کہ جو دانہ کہاتی اوسکی جگہہ اور دانہ پیدا ہو جاتا جیسیکہ خاصیت میوون بہشت کی ہی اور سبب نہ لینی حضرت کا اوس میوہ کو یہہ تہا کہ اگر لیتے
اوسکو اور دیکہتی اوسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ع ۞ **وعن** عائشۃ نحو حدیث ابن عباس وقالت ثم سجد فاطال السجود
ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر اٰیتان من
اٰیٰت اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال
یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ
لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی مند
حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہ نے پہر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پہر پہری نماز سی اور تحقیق روشن ہو گیا تہا آفتاب پہر خطبہ فرمایا
یعنے ارادہ کیا خطبہ فرمانی کا روبرو لوگونکی پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پہر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون
خدا کی سے نہین گہتی واسطے مرنے کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکی پس جب دیکہو تم یہہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور صدقہ دو پہر فرمایا ای
امت محمد کی قسم ہی اللہ کی نہین کوئی غیرتمند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنی غلام اپنی کی یا لونڈی اپنی کی ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر
جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی ہول دن آخرۃ کی اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور رؤو تم بہت روایت کی یہہ بخاری ومسلم
نے **ف** اس روایت مین درازی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگی مذکور ہین زیادہ ہین اور
غیرت کی معنی اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنی حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفۃ امر اور نہی اپنی کو حاصل یہہ کہ غیرۃ
اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اوسکو شدید ہی غیرۃ تمہاری سی اور کراہیۃ تمہاری سی اوپر زنا کرنی اپنی غلام اور لونڈی کی شرع ۞ **وعن** ابی موسی قال
خسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعۃ فاتی المسجد فصلی باطول قیام
ورکوع وسجود ما رأیتہ قط یفعلہ وقال ہذہ الاٰیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیوتہ ولکن یخوف اللہ بہا عبادہ

فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کر کہا گہا سورج پس کہڑی ہوئی حضرت نبے صلے اللہ علیہ وسلم گہبرائی ہوئی ڈرتی تہی ہونی قیامت کسی پس آئی مسجد مین پس نماز پڑہی ساتہہ بہت دراز قیام اور رکوع کی اور سجود کی نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی کہ کرتی ہون مانند اسکی اور فرمایا یہہ نشانیان ہین کہ بہیجتا ہی اللہ نہین ہوتین سبب کسیکے مرنیکی اور نہ کسیکے پیدا ہونی سے و لیکن ڈرتا ہی اللہ ساتہہ ان نشانیون کی اپنی بندون کو پس جب دیکہو تم کچہہ ان نشانیون مین سی پس ڈرو خدا سی اور پناہ ڈہونڈو طرف ذکر خدا کی اور دعا اوسکی اور استغفار اوسکی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈرتی تہی ہونی قیامت کے سی یہہ راوی نی گویا بالطریق تمثیل کی کہا کہ ڈری حضرت مانند ڈرنی اوس شخص کے کہ ڈرتا ہو ہونی قیامت کے سی والا حضرت جانتی تہی کہ جب تک ہین لوگو مین ہون تب تلک قیامت نہین آنیکی اور حضرت ڈرتی تہی وقت ظاہر ہونی آیات کی مانند خسوف اور زلزلون اور ہوا اور کڑک کے واسطی شفقت کی اوپر زمین سے کے رہنیوالون کی کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوی اونپر اور فرمایا یہہ نشانیان یعنی کسوف اور زلزلی اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہی اللہ تعالی بندونکو کہ دیکہو مین قادر ہون تغیر حالت پر اور چہین لینی نعمت پر اور اوتارنی بلا پر اعاذنا اللہ منہا ۱۲ ع

وعن جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگون کو چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادہ تہی حضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی سنہ آٹہہ ہجری مین اور سنہ دس مین حالت شیرخوارگی مین وفات پائی عمر اونکی اٹہارہ مہینی کی تہی یا کچہہ زیادہ پس اونکی وفات کی وقت لوگون نے کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا اونکی وفات کا اور چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کی یعنی دو رکعت پڑہین کہ ہر رکعت مین تین تین رکوع اور دو دو سجدی کیی اور حدیثون مین رکوع کرنی اس نماز مین مختلف آئی ہین پس امام اعظم نی ترجیح دی ہی اون حدیثونکو کہ جنمین ایک رکوع آیا ہی اس لیے کہ وہ اصل ہی اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسیکہ اوپر گذرا اور اور حدیثین مضطرب ہین اور امام شافعی نے ترجیح دی ہی دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کی یہہ ہی کہ جب گہن دیر تک رہی جائز ہی کہ کری ہر رکعت مین تین رکوع یا پانچ یا چار ۱۲ ع

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِیٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑہائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ گہنا آفتاب آٹہہ رکوع بیچ چار سجدون کی یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدی کیی اور روایت ہی حضرت علی سے مانند اسکی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے حضرت علی نی بہی روایت کی کہ حضرت نی اسطرح ادا کی یا اونسی بہی آیا ہی کہ اسطرح ادا کی ۱۲ ع

وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْهُمٍ لِّیْ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوةِ رَافِعٌ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُهَلِّلُ وَیُكَبِّرُ وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تھا میں تیر اندازی کرتا ساتھ تیروں اپنی کی مدینہ میں بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ گہنا سورج پس پھینک دیے میں نے تیر کہا میں نے یعنی دل میں قسم اللہ البتہ دیکھونگا میں طرف اس چیز کی کہ پیدا ہوئی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنی دیکھوں حضرت انکو کیا کرتے ہیں اسوقت کہا عبد الرحمن نے پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز میں اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتے یہاں تک کہ جاتا رہا انسے آفتاب سے پس جب جاتا رہا انسے پڑھیں آپ نے دو سورتیں اور نماز پڑھی دو رکعت یعنی دو رکعتیں پڑھیں اور انمیں دو سورتیں پڑھیں روایت کی یہہ مسلم نے بیچ صحیح اپنی کی عبد الرحمن بن سمرہ سے اور اسیطرح شرح السنہ میں عبد الرحمن سے اور بیچ نسخوں مصابیح کی جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوئے تھے نماز میں یعنی نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے اور لوگ پیچھے صف باندہے ہوئے تھے یا نماز بمعنی دعا کی ہے اسلیے کہ تھیں معلوم ہوا کسی نے سبب سے کہ حضرت اوٹھائے ہوں ہاتھ اپنے نماز کسوف میں بیچ اوقات اذکار کی اور حدیثیں کئی رکوع کی مضطرب پڑی ہیں اور مضطرب ہوئی ہیں اسمیں راوی یہہ کہ بعضوں نے روایت کیے ہیں تین اور بعضوں نے چار اور بعضوں نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا ورع ۞ **وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقة فی کسوف الشمس رواه البخاری** اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردی کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرة بن جندب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف لا نسمع له صوتا رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہیں سنتے تھے ہم حضرت کی آواز روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ حدیث اور اور کئی حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ نماز کسوف میں امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور اور کئی روایتیں صحیحین وغیرہما میں آئی ہیں کہ آپ نے پکار کر پڑھا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئے ترجیح چپکی پڑہنے کی اسلیے کہ اصل دن کی نمازوں میں چپکی پڑہنا ہی ہے ع ۞ **وعن عكرمة قال قيل لابن عباس ماتت فلانة بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فخر ساجدا فقيل له تسجد في هذه الساعة فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رايتم آية فاسجدوا واي آية اعظم من ذهاب ازواج النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد والترمذي** اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا گیا واسطے ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت صفیہ رض پس گرے سجدہ کرتے ہوئے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے انکے سجدہ کرتے ہو اسوقت میں پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتے رہنے بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** لوگوں نے ابن عباس سے پوچھا اسوقت تم بلا سبب کیوں سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہے اونہوں نے اسکا جواب دیا کہ حضرت نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیوں ڈرانے بلاؤں اور سختیوں کیسی کہ ڈراتا ہے خدا تعالی ساتھ اونکے بندوں کو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانیوالی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کی سے اسلیے کہ انکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرت کے تھی اور کو نہ تھی پس انکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال انکا باعث جانی برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا سبب پس

لائق ہی ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونی برکت کے دلیلی نا کر دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑہو اور بعضوں نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہی اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیۃ مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتہہ اسکی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتہہ سجدے کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند چلنی بادتند اور زلزلہ کی اور سوا انکی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر بہی اسلیے کہ آیا ہی ہی کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑہتی انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کہا بیچ تاریکی یا بادتند کی پڑہنا نماز کا اچہا ہی اور ابن عباس سے ہی کہ اونہوں نی نماز پڑہی زلزلہ کی لیے بصرہ میں ؁ ح ؁ ع ؁

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ سُوْرَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نی صحابہ کو پس پڑہی ایک سورہ لنبی سورتوں میں سی اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کہڑی ہوئی دوسری رکعت میں پہر پڑہی ایک سورہ لنبی سورتوں میں سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پہر بیٹہی وہ جیسیکہ تہی یعنی بیٹہے نماز پر سامنے قبلہ کی دعا مانگتی یہاں تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہہ ابوداود نی ؁

وعن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا گہنا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کی حضرت نی نماز پڑہنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑہیں جب دیکہا کہ نہ کہلا آفتاب اور پڑہیں اسطرح پڑہتی رہی گہن تک اور مانگتی یعنی اللہ تعالی سے یہہ دعا کہ روشن کردی آفتاب یا پوچہتی لوگوں سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑہ چکتی دو رکعت پوچہتی کہ کیا کہل گیا گہن کرتی رہی یہہ یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز اوس وقت کہ گہنا آفتاب مانند نماز ہماری کی رکوع کرتی تہی اور سجدہ کرتی تہی اور بیچ اور روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز جلدی کرتی ہوئی طرف مسجد کے اوس حال میں کہ تحقیق گہنا تہا آفتاب پس نماز پڑہی یہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب پہر کہا تحقیق اہل جاہلیت کی تہی کہتی کہ تحقیق سورج اور چاند نہیں گہتی مگر واسطی مرنی بڑی کی بڑی سرداروں اہل زمین کی سی اور حال یہہ ہے کہ سورج اور چاند نہیں گہتی واسطی مرنی کسیکی اور نہ پیدا ہونی کسیکے ولیکن یہہ دونو مخلوق ہیں اللہ کی مخلوقوں میں سی پیدا کرتا ہی اللہ بیچ مخلوق اپنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور مانند اسکی اور سوائی اسکی پس جو کوئی سا اون دونوں میں سی گہی پس نماز پڑہو یہاں تک کہ روشن ہو یا پیدا کری اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی نی

ف مانند نماز ہماری کی یعنی کئی کئی رکوع نکیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کی اور یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی اور مانند اسکی اور حدیثین بہت آئی ہین شرح :

باب في سجود الشكر

باب ہے بیچ بیان سجدہ شکر کی ف اختلاف کیا ہی علمانی بیچ سجدہ تنہا کی باہر نماز کی کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہی یا نہین بعضون نی کہا بدعت ہی اور حرام اور شرع مین اوسکی کچھہ اصل نہین اور اسیسے نکلتی ہی حرمت دو نو سجدونکی بعد وتر کی اور نزدیک بعضون کی جائز اور مشروع ساتہہ کراہت کی ہی اور تفصیل کلام کی یہہ ہی کہ سجدہ خارج نماز کا کئی قسم پر ہی ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کی ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین خلاف نہین ہے تیسرا سجدہ مناجاۃ کا بعد از نماز کی ظاہر کلام اکثر علما کا یہہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتہا سجدہ شکر کا حاصل ہونی نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہے اور قول امام محمد کا بہی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کی مکروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نعمتین اللہ تعالی کے ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اونکی ادای شکر سی ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نعمتون سی نعمتین نئے پیدا ہونیوالی ہین کہ کبہی کبہی واقع ہون نہ دائمہ ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہنچنے خبر قتل ابی جہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی وقت سنی خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کی اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی عجیب قصہ ہی اونکا ہے وهذا الباب خال عن الفصل الاول و الثالث اور یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سی :

الفصل الثاني

فصل دوسری عن ابي بكرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءه امر سرورا او بسر به خر ساجدا شاكرا لله تعالى رواه ابوداود والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اونکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نی بجای لفظ سرور اکی یسر بہ یعنی آنحضرت کو کوئی امر کہ خوشی کی جاتی بسبب اسکے گر پڑتی سجدہ کرتی ہوئی واسطی شکر گذاری اللہ تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا توربشتی نی گئی ہی ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہی اونہون نی سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہی اونکی اور علما نی پس کہا مراد ساتہہ سجود کی نماز ہی اور دلیل اونکی استدلال مین یہہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین وقت چاشت کی دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری دی گئی فتح کی یا آئی ابو جہل کی سر اور کہا ابو حنیفہ نی اگر لازم کری بندہ سجدیکو نزدیک ہر نعمت نئی ہوالبکی تو البتہ نہ خالی ہووی سجدہ سی ایک پلک مارنی بہر اسلیے کہ کوئی ساعت نعمت سی خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی ہی کہ ہر دم کا آنا ہی نعمت ہے پس اس صورت مین بڑا حرج ہے غرض کہ اس لیے اونکی نزدیک یہہ سجدہ سنت نہین شرع : وعن ابي جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم راى رجلا من النغاشين فخر ساجدا رواه الدار قطني مرسلا وفي شرح السنة لفظ المصابيح اور روایت ہی ابی جعفر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو بونمین سی پس گری سجدہ کرتی ہوئی روایت کی یہہ دار قطنی نے بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کی ف نغاش اور نغاشی کہتی ہین اوس شخصکو کہ قد اوسکا چہوٹا ہو اور ناقص الخلقہ اور ضعیف الحرکۃ ہو پس ایسی شخصکو حضرت نی دیکہکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نی کہ سنت ہے جبکہ دیکہی مبتلای بلا کو سجدہ شکر کا کری اللہ کے لیے اسپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نی اوسکو اوس بلا سی اور چاہیے کہ پوشیدہ کری سجدہ تاوہ رنجیدہ نہو اور جب دیکہی فاسق کو ظاہر کری سجدہ تاکہ وہ باز آوی اور توبہ کری تہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح سی کہ اونہون نی دیکہا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به

ع وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا نکلی ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی سی ارادہ کرتی ہم مدینہ کا پس جبکہ پہنچی ہم نزدیک عزوراء کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کی اوتری حضرت یعنی اونٹنی سی پہر اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی پہر دعا مانگی اللہ سی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس ٹہیری سجدی مین دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس ٹہیری دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونوں ہاتہہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی فرمایا تحقیق مینی دعا کی رب اپنی سی اور شفاعت کی مینی واسطی امت اپنی کی لینی واسطی بخشش گناہوں انکی کی اور عیوب اور بلند ہونی درجوں انکی کی پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرۃ تہائی انکی کی پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرتی کی پہر اوٹہایا مینی سر اپنا پہر مانگی مینی رب اپنی سے رضا اور مغفرۃ اونکی واسطی امت اپنی کی پس دی مجکو اور تہائی امت میری پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرتی کی پہر اوٹہایا مینی سر اپنا پس سوال کیا مینی رب اپنی سی واسطی امت اپنی کی پس دی مجکو تہائی اخیر پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** اول بار مین مغفرۃ سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ بہلائی کی کرنی مین جلدی کرتی ہین اور پوری کرتی ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرۃ مقتصدین یعنی اوسط کی درجہ والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسوں پر یعنی گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین بیچ حق گناہ کبیرہ کرنیوالونکی وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین اونکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اونکو عذاب نہین ہوویگا جواب اسکا یہہ کہ مراد ساتہہ اس دعا اور شفاعت اور دینی مغفرۃ کی یہہ ہے کہ حضرت کی دعا و شفاعت سے اللہ تعالی نی حضرت کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند انکی عذابوں دنیا کی سی کہ اور امتوں پر واقع ہوئی تہی پس امن عذاب آخرۃ سی مراد نہین ہے کہ وہ بسبب کردار کی ہونیوالا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ حضرت کی دعا سی امن ہوا ہمیشہ کی عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنی کی اور حضرت کی شفاعت سی نکلین گے دوزخ سی بیچ

باب صلوٰۃ الاستسقاء

یہ باب ہے بیچ بیان نماز استسقاء کی **ف** استسقا کی معنی ہین پانی چاہنا اور شرع مین نماز اور دعا مانگنی کی کرنی قحط سالی مین ساتھہ کیفیت مخصوصہ کے

الفصل الاول

ح فصل پہلی عن عبد اللہ ابن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر فیہما بالقراءۃ واستقبل القبلۃ یدعو ورفع یدیہ وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لوگوں کی طرف عیدگاہ کی واسطی طلب مینہ کی پس نماز پڑہی ساتہہ صحابہ کی دو رکعت پکار کر پڑہی اونمین قراءۃ اور سامنی ہوئی قبلہ

دعا کرتی ہی ورا وٹہائی دونون ہاتہہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور پہیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑہی مانند اور نماز دن کی اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک استسقا میں نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتی ہین کہ ذکر استسقا کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز اوسمین مذکور نہین
فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہنچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضؓ نی استسقا کیا پس اقتصار کیا دعا و استغفار پر اور نہ پڑہی نماز اگر نماز مسنون
ہوتی ترک نکرتی اور نہ علم ہونا اونکو باوجود عموم بلوی کی قریب بانہ نبوۃ کی بعید ہے اور ترک اوسکا باوجود علم اوسکی بعید تر ہی اور لکہا ہی علما نے
کہ مراد ساتہہ قول امام ابو حنیفہ کی لا صلوۃ فی الاستسقاء یہہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اوسمین سنت اور شرط نہین اگر ہر کوئی نماز
نفل پڑہی اور دعا اور عاجزی و استغفار کری بہتر ہی اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہے اس لیی کہ ثابت ہوئی یہہ نماز حضرتؐ سی
اور افضل یہہ ہے کہ پڑہی پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور غرض چادر پہیرنیسی فال نکالنی ہے
ساتہہ پہرنی حال کی کہ جیسی چادر پہیرتی ہین ایسی ہی بدلی قحط کی ارزانی ہو اور مینہ برسی اور طور چادر پہیرنیکا یہہ ہے کہ دونون ہاتہہ پیٹہہ کی
پیچہی لیجا کر پکڑی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نیچی کا کونا بائین جانب کا اور پکڑی ساتہہ بائین ہاتہہ کی نیچی کا کونہ داہن طرف کا اور پہیری دونون ہاتہہ
اپنی پیچہی پیٹہہ اپنی کی اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہو داہنی ہاتہہ کا داہنی مونڈہی پر اور کونہ پکڑا ہوا بائین ہاتہہ کا بائین مونڈہی پر پس جب کریگا یون
تو ہو جائیگا دایان کونا بایان اور بایان دایان اور اوپر کا رخ نیچی اور نیچی کا اوپر اور سہیلی نی لکہا ہی کہ طول حضرتؐ کی چادر مبارک کا چار ہاتہہ کا تہا اور
عرض اوسکا دو ہاتہہ اور بالشت کا تہا ؏ ح **وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه
في شيء من دعائه الا في الاستسقاء فانه يرفع حتى يرى بياض ابطيه متفق عليه** اور روایت
ہے انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اوٹہاتی تہی دونون ہاتہہ اپنی بیچ کسی چیز کی دعا اپنی سی مگر استسقا مین پس تحقیق وہ اوٹہاتی
تہے یہانتک کہ دکہائی جاتی تہی سفیدی بغلون اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نہ اوٹہاتی تہی یعنی بہت نہ اوٹہاتی تہی کہ اونچی ہوتی
سر سے اور سفیدی بغلونکی معلوم ہونی لگتی مگر استسقا مین اسقدر اوٹہاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اکثر کپڑا نہ اوڑہی ہوتی پس
بالکل دعا مین ہاتہہ اوٹہانی کی نفی نہین ہے اس لیی کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتہہ اوٹہانیکا دعا مین اور لکہا ہی علما نی کہ جسقدر مطلب
دشوار اور بہاری ہو اوٹہانا ہاتہونکا بہی بلندتر ہو ؏ ح **وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى فاشار
بظهر كفيه الى السماء رواه مسلم** اور روایت ہی وہین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مینہہ مانگا پس اشارہ
کیا ساتہہ پشت دونون ہاتہون اپنی کی طرف آسمان کی روایت کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہہ بطریق فال نکالنی کی تہا ساتہہ بدلنی حال
کے جیسیکہ چادر پہیرنی مین تہا اور اشارہ ہی سیر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور ڈالدی جو کہ اوسمین ہے یعنی مینہہ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ
کری دفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سی پس کری پشت ہاتون کی طرف آسمان کی دعا مین اور جو کوئی مانگی نعمت اللہ تعالی سی پس چاہیئی کہ ہتیلیان طرف آسمان کے ؏ ح
وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا راى المطر قال اللهم صيبا نافعا رواه البخاري
اور روایت ہے عائشہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی مینہ فرماتی یا الٰہی برسا خوب مینہہ نفع دینی والا روایت کی یہہ بخاری نی
**وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مطر قال فحسر رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر فقلنا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه رواه مسلم**

اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچا ہمکو مینہ اوس حالت مین کہ تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نے پس اوتارا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنی سر سے یا پیٹہہ پر سے یہان تک کہ پہنچا حضرت تک مینہ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپنے یہہ فرمایا اسواسطے
کہ نیا آیا ہوا ہے پروردگار اپنے کی پاس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی نیا اوترا ہوا ہے ساتہہ حکم رب اپنے کی اور آلودہ نہین ہوا ہے ساتہہ اجزا عالم
کثیف کی اور گنہگاروں کی ہاتہہ نہین پہنچے ہین اس تک پس متبرک ہے اور سنت ہے دعا کرنی وقت اوترنی مینہ کی کہ قبول ہوتی ہے ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا
نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عید گاہ کی پس استسقا کیا اور پہیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کی پس گردانا داہنا کونا
اوسکا اوپر بائین مونڈہے اپنی کی اور گردانا بایان کونا اوسکا اوپر داہنے مونڈہے اپنی کی پہر دعا کی اللہ تعالی سے روایت کی یہہ ابوداود
نے **ف** اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ہے ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اونہین عبد اللہ سے کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوپر چادر تہی سیاہ رنگ
کی پس ارادہ کیا یہہ کہ لیوین نیچے کی جانب اوسکی پس کرین اوسکو اوپر کی جانب یعنے جیسیکہ معمول تہا چادر پہیرنیکا پس جبکہ بہاری ہوئی اولٹ لی چادر
اوپر دونون مونڈہون اپنے کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے **ف** یعنے جب نیچے کی طرف اوپر کرنی اوس طرح مذکور کی دشوار ہوئی داہنا
انچل بائین کندہے پر کر لیا اور بایان داہنے پر اور چادر دوسرے خطبہ مین پہیر کہ محل اوسکا وہی ہے ۱۲ ع وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا آبی اللحم کا تہا یہہ کہ اونسے دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تہی نزدیک احجار الزیت کی قریب زورا
کے کہڑے ہوے دعا مانگتی تہی استسقا کرتی تہی اوٹہائی ہوئی دونون ہاتہہ اپنے طرف مونہہ اپنے کی نہین ونچا کرتی تہی انکو سر اپنے سے روایت کی یہہ ابوداود
نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکی **ف** احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہے مدینہ مین یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین اور چکنے
گویا روغن زیتون اونپر ملا ہوا ہے اور زورا بہی نام ایک جگہہ کا ہے بازار مدینہ مین اور طرف سینہ اپنے کی یعنی کبہی عرب ہے دعا کرتی تہی پس منافی نہین ہے اوسکی جو
اوپر گذرا کہ ہتہیلیان زمین کی طرف ہوتے تہین نہین اونچا کرتی سر تک یہہ منافی نہین ہے اوس حدیث کی جو گذری انس سے کہ مبالغہ کرتی تہی حضرت ہاتہہ اوٹہانی مین واسطے استسقا
کے اسلیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبہی اوس طرح یا بالعکس ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کیلیے اس حالت مین کہ ترک کیے ہوئی تہی زینت تواضع کیے ہوئے یعنی ظاہر مین عاجزی کرنیوالی یعنی باطن
مین عاجزی کرنیوالے ساتہہ زاری کی نوع ذکر مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ترک کیے ہوئے زینت اسطرح تشریف لیجاتی واسطے
اظہار اپنی محتاجگی کی ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم اذا استسقى قال اللهم اسق عبادك وبهيمتك وانشر رحمتك واحى بلدك الميت
رواه مالك وابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سی کہ صحابی ہین
کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ استسقا کرتی تہی یا الہی پلا پانی اپنی بندونکو اور اپنی چارپایون کو اور پہیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی
سرسبز کر اپنی شہر مردہ کو یعنی خشک کو نقل کی یہہ مالک اور ابوداود نی وعن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يواكي فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل قال
فاطبقت عليهم السماء رواه ابوداود اور روایت ہے جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی ہاتہہ پس کہتی یا
الہی پلا ہمکو مینہ کہ فریادرسی کری اور اچہا ہو انجام اور ارزانی کری نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نی پس
چہا گیا اوپر ان کی ابر روایت کی یہہ ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت شكا الناس
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس
يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس
فقعد على المنبر فكبر وحمد الله ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر
عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله
رب العلمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا
انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه
فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول الى الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو
رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت
ثم امطرت باذن الله فلم يات مسجده حتى سالت السيول فلما راى
سرعتهم الى الكن ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على
كل شيء قدير واني عبد الله ورسوله رواه ابوداود روایت ہی عائشہ سی کہ کہا شکایت کی لوگون نی طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی نہونی مینہ کی پس حکم کیا ساتہہ رکہنی منبر کی پس رکہا گیا منبر واسطی حضرت کی عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگونسی ایک دن نکلنی کا
نکلین اوسمین کہا حضرت عائشہ نی پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹہی منبر پر پس تکبیر کہی اور
حمد کی اللہ کی پہر فرمایا تحقیق تمنی شکایت کی یعنی اللہ و رسول سی قحط ہونیکی بیچ شہرون اپنی کی اور دیر لگنی مینہ کی وقت مقرر اوسکی کی تمسی
اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نی یہہ کہ مانگو اوس سی اور وعدہ کیا ہی تمسی کہ قبول کریگا واسطی تمہاری پہر فرمایا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا
بخشنی والا مہربان مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الہی تو ہی معبود نہین کوئی معبود سوای تیری تو بی پرواہی
اور ہم فقیر مین نازل کر ہمپر مینہ اور گردان تو اوس چیز کو کہ اوتاری تو نی یعنی مینہ سبب قوت کا اور پہنچنی کا یعنی اوسکی سبب سے خوب مطالب کو
پہنچین اور خوب فائدہ اوٹہاوین ایکمدت دراز تک پہر اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی پس نہ چہوڑا ہاتہہ اوٹہانا یہان تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی
بغلون حضرت کی پہر پہیری طرف لوگون کی پیٹہہ اپنی اور الٹا یا کہا پہیری چادر اپنی اور وہ اوٹہائی ہوئی تہی دونون ہاتہہ اپنی پہر منہ کیا

طرف لوگون کی اور اوتری پہر نماز پڑہی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالی نی ابر پہر گرجا اور چمکی بجلی پہر برسا مینہ ساتہہ حکم خدا کی پس نہ آئی اپنی مسجد مین یہان تک کہ بہی نالی پس جب دیکہی جلدی اونکی طرف سایہ کی یعنی مکانون کی مینہ سی بچنی کی لیے ہنسی یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پہر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مین بندہ ہون اللہ کا اور رسول اوسکا روایت کی یہہ ابو داود نی **ف** بیٹہی منبر پر کہا مالک نے اور شافعی اور احمد نی کہ سنت ہی یہہ کہ پڑہے بعد نماز کی دو خطبی اور شروع کری اونکو ساتہہ استغفار کی مانند تکبیر کی عید مین اور کہا ابو حنیفہ اور احمد نی کہ نہین خطبی واسطے اوسکی فقط دعا ہی اور استغفار اور کہا ابن ہمام نی کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نی اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت نی خطبہ تمہارا سا نہین پڑہا عیدگاہ مین جا کر و لیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتی رہے اور نماز پڑہی دو رکعت جیسیکہ پڑہتی تہی عید مین انتہی ع ۲ یہہ روایت مرقاتمین ساری مذکور ہی جو چاہی دیکہہ لی

وعن انس ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے یہہ کہ حضرت عمر بیٹی خطاب کے تہی جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتی ساتہہ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کے پس کہتی یا الہی تحقیق تہے ہم وسیلہ کرتی طرف تیری ساتہہ نبی اپنی کی پس بلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتی ہین طرف تیری ساتہہ چچا نبی اپنی کی پس پلا ہمکو کہا انس نی پس مینہ برسائی جاتی روایت کی یہہ بخاری نی **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر رض اور اور صحابہ کہ اونکی ساتہہ تہی وسیلہ عباس کا پکڑ لیتی تو عباس کہتی خداوندا اس امت پیغمبر کی نی وسیلہ میرا پکڑا ہی خداوندا اس بڑہاپی میرکو رسوا مت کر اور مجکو روبرو اونکی شرمندہ مت کر پس مینہ برستا ح ۲

وعن ابی هریرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس یستسقی فاذا هو بنملة رافعة بعض قوائمها الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب لکم من اجل هذه النملة رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہے نکلے ایک نبی انبیا مین سے ساتہہ لوگون کی واسطی استسقا کی پس ناگہان نبی نی دیکہا چیونٹی کو اوٹہائی ہوئی ہی بعضی پاؤن اپنی کو طرف آسمان کی پس کہا اوس نبی نی پہر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کی نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** کہا گیا ہی یہہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تہی اور اسمین اظہار عظمت الہی اور قدرت اوسکی کا ہی اور بیان رحمت اوسکا ہی تمام مخلوقات پر اور بیان ہی اسکا کہ علم اوسکا گہیری ہوئی ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہے اور روایت کیا ہی کہ وہ چیونٹی یہہ دعا کرتی تہی اللہم انا خلق من خلقک لا غنی بنا عن رزقک فلا تہلکنا بذنوب بنی آدم ع ۲

باب

ف اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکہا ہی جیسیکہ عادت مولف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنی باب بیچ بیان ہواؤن کی ع ۲

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا واهلکت عاد بالدبور متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد دیا گیا مین ساتہہ پوروا ہوا کی اور ہلاک کئے گئی عاد ساتہہ پچہوا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب محاصرہ کیا کفار نی مدینہ کو دن خندق کی تو چلی ہوا

ور اہل بدعت مستثنے ہین السنی یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھی نہ اونکی جنازیکی ساتھہ جاوی اور قبول کرنا دعوتکا یعنے
اگر کوئی بلاوی مدد کرنیکی لیی تو قبول کری اور جاوی اور بعضون نی کہا کہ ضیافت کی لیی بلاوی تو حاضر ہووی بشرطیکہ
اودمین گناہ نہو اور امام غزالی نی کہا کہ جو کہانا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کی پکاوین نہ قبول کری اور سلف یعنی صحابہ اور
اونکی علماء مکروہ رکہتی تہی اوسکو اور جواب دینا چہینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہی تو اوسکی جوابمین کہی یرحمک اللہ لکہا ہی شرح
السنہ مین کہ یہہ سب حق اسلام کی ہین برابر ہین انمین مسلمان نیک ہی اور بد ہی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے
نیک ساتھہ بشاشت اور مصافحہ کی نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا شرح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ما ہن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک
فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم
روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق مسلمان کی مسلمان پر چہہ ہین عرض کیا گیا
کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا جسوقت کہ ملاقات کر تو مسلمان سی پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوی تجکو یعنی مدد کرنیکی لیی
یا کہانیکی واسطی پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہی تجسی پس خیر خواہی کر واسطی اوسکی اور جسوقت چہینکے پہر الحمد للہ کہی پس
جواب دی تو اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اوسکو اور جسوقت مرجاوی ساتہہ جا اوسکی یعنی نماز و دفن کی لیی
روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اگرچہ ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہی کہ بعض وقتمین عیادہ بیمار کی نہ کیجاوے
سو اسکی اصل نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چہہ فرمائی اور
اگلی روایت مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانکی بہت ہین ہر مقام مین کچہہ کچہہ اونمین سی بیان فرمائی ہین اور یہہ بہی
احتمال ہے کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹہیر ٹہیر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلی پانچ نازل ہوئی ہون پہر چہہ شرح **وعن**
البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا بعیادۃ المریض واتباع الجنائز
وتشمیت العاطس ورد السلام واجابۃ الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونہانا عن خاتم الذہب وعن الحریر
والاستبرق والدیباج والمیثرۃ الحمراء والقسی وآنیۃ الفضۃ وفی روایۃ وعن الشرب
فی الفضۃ فانہ من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الآخرۃ متفق علیہ وعن عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذہب الباس رب الناس
روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزونسی حکم کیا
بیمار کی پوچہنی کا اور جانیکی ہمراہ جنازہ کی اور جواب دینی چہینکنی والیکی اور جواب دینی سلام کی اور قبول کرنی بلانیوالیکی
اور سچا کرنی قسم کہانیوالیکی یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوی ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوسکے پورا
کرنی پر تو پورا کر تاکہ قسم اوسکی نہ ٹوٹے اور اوسکی قسم کو سچا کر اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہمکو پہننی انگوٹہی سونیکیسی اور پہننی ریشم کیسی اور اطلس کے سے
اور دیبا سے یعنی موٹا ریشم اور ریشمی زین پوش سرخ کیسی اور کپڑی قسی کیسی اور منع فرمایا استعمال کرنی باسن چاندی کیسی اور ایک
روایت مین ہی پینی سی باسن چاندی کیسی اور اوسکی جواب مین فرمایا کہ بتحقیق جو شخص پئیگا اوسمین دنیامین نہ پئیگا اوسمین بیچ آخرت کی روایت کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور روایت ہی عائشہ سی کہا اونہون نی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شکایت کرتا ہم مین سی کوئی آدمی یعنی بیمار ہوتا یا اوسکی کہیں دکہہ ہوتا یا
کسیکا پہوڑا یا زخم کہ

اوسكو كيا نه جانا تو نى يهه كه اگر كهلاتا اوسكو البته پاتا تو اوسكو يعنى ثواب اوسكا نزديك ميرى اى بيٹى ادم كى پانى مانگا مينى تجهسى پس نه پلايا تو نى مجكو كهيگا اى رب ميرى كسطرح پلاتا مين تجكو اور تو پالنى والا عالمونكا هى يعنى تجكو كسى چيز كى احتياج نهين نه پانى كى نه اور كسى چيز كى فرماويگا پانى مانگا تجهسى بندى ميرى فلانى نى پس نه پلايا تو نى اوسكو كيا نه جانا تو نى يهه كه اگر پلاتا اوسكو پاتا تو اوسكو يعنى ثواب وسكا نزديك ميرى روايت كى يهه مسلم نى **ف** عيادة مريض كى كرنيمين الله تعالى نى فرمايا كه اگر عيادة كرتا پاتا مجكو نزديك وسكى اور كهلانى اور پلانيكى حقمين فرمايا پاتا ثواب اوسكا نزديك ميرى اس سے معلوم هوا كه عيادة افضل هى كهلانى اور پلانى سى ع ۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روايت هى ابن عباس سى كه نبى صلى الله عليه وسلم تشريف ليگئى ايك گنوار كى پاس واسطى پوچهنى حال بيمارى اوسكى اور تهى حضرتؐ جب جاتى بيمار پر كه پوچهين اوسكو فرماتى نهين ڈر يعنى غم نكها اس بيمارى سى اسليى كه پاك كرنيوالى هى بيمارى يعنى گناهونسى اگر چاهى الله پس فرمايا حضرتؐ نى واسطى اعرابى كى نهين كچهه ڈر پاك كرنيوالى هى يهه بيمارى اگر چاهى الله كها گنوار نى هرگز نهين يون بلكه تپ هى كه جوش مارتى هى بوڑهى بڑى پر ملاويگى يهه تپ اوسكو قبرونسى يعنى مارڈاليگى پس فرمايا نبى صلى الله عليه وسلم نى پس هان اسطرحسى هوگا اب روايت كى يهه بخارى نى **ف** اس حديث سى كمال تواضع حضرتؐ كى معلوم هوئى كه گنوار كى خبر كو تشريف ليگئى تعليم هى امت كى ليى كه ادنى ادنى كى خبر پرسى كيا كرين اور هان اسطرحسى هوگا يعنى غصى هوئى حضرتؐ اوسپر كه مينى ايسا ثواب بيماريكا بيان كيا اور راه صبر وشكر كى بتائى اور باوجود اسكى تو نى انكار اس نعمت كا كيا تو اب يون هين هو ويگا جسطرح تو كهتا هى اسليى كه نهين هى جزا كفران نعمت كى مگر محروم هونا اوس نعمت سى اور احتمال هى كه وه بيمار كافر هو ليكن علماء نى كها هى كه ظاهر يهه هى كه مسلمان تها ليكن بيوقوف اوجهه گنوار تها بسبب شدت درد كى بيتاب هوكر اسطرح كهه بيٹها ع ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روايت هى عائشه سى كه كها تهى رسول خدا صلى الله عليه وسلم جسوقت كه بيمار هوتا هم مين سى كوئى آدمى پهيرتى اوپر داهنا هاتهه اپنا پهير فرماتى دوركر بيماريكو اى پروردگار آدميونكى اور شفا دى تو هى شفا دينى والا نهين شفا مگر شفا تيرى وه شفا كه نچهوڑى كسى بيماريكو روايت كى يهه بخارى اور مسلم نى وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روايت هے اونهين عائشه سے كه كها جسوقت كه شكايت كرتا آدمى كسى چيز كى يعنى كسى عضو كى بدن اپنى سى يعنى جب كوئى عضو دكهتا كسيكا يا هوتا پهوڑا يا زخم كهتى تهے صلى الله وسلم اشاره كركر ساتهه اونگلى اپنى كے بركت حاصل

کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ہی ساتہہ لعاب بعضی ہمارے کی کہتی ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوی بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہمارے کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتی اور رکہتی اوسکو خاک پر پہر رکہتی اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہہ درد کی اور پہیرتی جاتی اوسکو اوس جگہہ اور پڑہتی بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہی اسرار الہی سی بیچ علاج پہوڑون اور زخمون کی اس سر کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین قاصر ہین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی نی ازراہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب ہین کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کی اور وطن کی مٹی کو بہی تاثیر ہی بیچ حفظ مزاج کی حتی کہ لکہا ہی حکمانی کہ مسافر کو چاہیے کہ کچہہ خاک اپنی وطن کی ساتہہ رکہی اور تہوڑی سی پانی کی باسن مین ڈالدی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سی پس اسلیے حضرت یہہ فعل کرتی ہون اور اور بہی شارحین نی وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی آور کہا اشرف نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی منتر کی جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کی اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تلک معنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین کہ شاید الفاظ کفر کی نہون مگر ایک منتر بچہو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑہنا اوسکا درست ہی اگرچہ معنی اوسکے معلوم نہین ؛ ع ؛ ح ؛ **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پر معوذات اور پہیرتی اپنی پر ہاتہہ اپنا یعنی جہانتک پہنچ سکتا ہاتہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئی اوس بیماری مین کہ وفات کیی گئی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تہی حضرت دم کرتی اور پہیرتی مین ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتہون پر دم کرتی اور دونو ہاتہہ اونکی بدن مبارک پر پہیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نی تہی حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گہر والون مین سی دم کرتی اوسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کی کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینونکو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نی کہا قل یا ایہا اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتہہ پہیرنیکا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پہیرنے ہونگے حضرت لیکن ذکر اسلیے نکیا کہ دم کرنی سی پہیرنا ہاتہون کا آپ ہی سمجہا جاویگا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو کبہی اور اکتفا کرتی ہون دم کرنی پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین کری اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑہ کر دم کرنا سنت ہے ؛ ع ؛ **وعن عثمان** ابْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ
بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی رواہ مسلم اور روایت ہی عثمان
بن ابی العاص سی یہہ کہ اونہون نی شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتی تہی اوسکو
اپنی بدنمین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ ہاتہہ اپنا اوس جگہہ پر کہ دکہتی ہی بدن تیرا سی
اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ عزت اللہ کی اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی
سے یعنی درد کیسی کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سی آیندہ کو کہا عثمان نی پس کیا مینے
پس دور کی اللہ نی وہ بیماری کہ تہی مجہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس
او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی یہہ کہ جبریل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس کہا اے محمد کیا بیمار ہی تو پس فرمایا حضرت نی کہ ہان کہا جبریل نی ساتہہ نام خدا کی افسون پڑہتا ہون تجہپر ہر چیز
سے کہ ایذا دی تجکو برائی ہر شخص کی سی یا آنکہہ حسد کرنیوالیکی سی اللہ شفا دی تجکو ساتہہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجپر نقل
کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین
اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطن وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ان اباکما
کان یعوذ بہا اسمعیل واسحق رواہ البخاری وفی اکثر نسخ المصابیح بہما علی لفظ التثنیۃ اور روایت ہی ابن
عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتی حضرت حسن اور حضرت حسین رض کو ساتہہ اس دعا کی پناہ
مین دیتا ہون مین تمکو ساتہہ کلمات اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی ہر شیطان کی سی اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنی والی
کیسے اور ہر آنکہہ نظر لگانیوالی کیسی اور فرماتی حضرت کہ تحقیق باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتی تہی
ساتہہ ان کلمات کی اسمعیل واسحق کو روایت کی یہہ بخاری نی اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کی لفظ بہما کا ساتہہ ضمیر تثنیہ
کے ہی **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کیسی یا معلومات اوسکی ہین یا نام پاک اوسکی یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سی یعنی ہر
سرکش اور حد سی بڑہ جانیوالیکی برائی سی خواہ وہ جنات مین سی ہو یا آدمیون مین سی یا جانورن مین سی اور ہامہ
اوس جانور زہریلی کو کہتی ہین کہ جسکی کاٹی سی آدمی مرجاوی مانند سانپ وغیرہ کی اور جس زہریلی کی کاٹی سی آدمی مر
نہین وسکو سامہ کہتی ہین مانند بچہو اور زنبور کی اور کبہی حشرات الارض کو بہی ہوام کہتی ہین اور ساتہہ ضمیر تثنیہ کی کہ پہرتی ہی طرف دو
کلمون کی کہ جسپر متن داخل ہوا ہی لیکن یہہ تکلف ہی ایسی کہا ہی طیبی نی کہ یہہ بسبب سہو لکہنی والی کی ہی صحیح ساتہہ
ضمیر مفرد ہی کی ہی با ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا
یصب منہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو
کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی بہلائی کا ہو جاتا ہی وہ مصیبت زدہ واسطی حصول بہلائی کی نقل کی یہہ بخاری
نی **ف** مصیبت کہتی ہین ہر امر ناخوش کو پس پہنچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کی نہین ہی بلکہ کبہی بسبب

مہربانی کی ہی ہوتی ہی کہ گناہ جھڑتی ہین اوس سی اگر صبر کری اور راضی رہی اوسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع
فزع کری اور خفا ہووی علامت قہر کی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ
اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین پہنچتا
مسلمانکو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھہ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہی اوسکو مگر جہاڑتا
ہے اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف معانی لفظ ہم وغیرہ کی آپسمین قریب قریب
ہین اور فرق ہم وغم مین یہہ ہی کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکہتا ہو اور بقصد کرنی اوسکی
رنج کہینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کسیطرحکا رنج مسلمان کو پہنچی باعث جہڑنی گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ؛
ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَكُ فَمَسَسْتُہٗ بِیَدِیْ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ
کَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُہٗ
اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخار مین تہی پس
لگایا مینی اونکو ہاتہہ اپنا پہر کہا مینی ای رسول خدا کی آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان تحقیق
مجہے بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کی تم مین سی کہا ابن مسعود نی پس کہا مینی یہہ اسواسطی کہ ہو واسطی تمہاری دگنا
ثواب پس فرمایا کہ ہان پہر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سی اور وہ چیز کہ سوا ہو اوسکی مگر دور کرتا ہی اللہ
تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسیکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ
اَحَدًا الْوَجَعُ عَلَیْہِ اَشَدُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سے
کہ کہا نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماریسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ؛ وَعَنْھَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا
بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی
میری کی اور ٹہوڑی میری کی پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موتکی واسطی کسیکی کبہی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ بخاری
نے ف یعنے وفات ہوئی حضرتکی اوس حالمین کہ تکیہ کیی ہوئی تہی مجہپر مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی پس نہین مکروہ جانتی ہون
الخ یعنی مین گمان کرتی تہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کی پس جب دیکہی مینی سختی حضرت کی وفات کی جانا مینی کہ سختی
موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی والا حضرت
کو بطریق اولی ہوتی ع وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْخَامَۃِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُھَا
الرِّیَاحُ تَصْرَعُھَا مَرَّۃً وَتَعْدِلُھَا اُخْرٰی حَتّٰی یَاْتِیَہٗ اَجَلُہٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الْاَرْزَۃِ الْمُجْذِیَۃِ الَّتِیْ لَا یُصِیْبُھَا

لَا یُصِیْبُہَا شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اِنْجِعَافُہَا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل شہنی تر و تازہ کہیتی کی ہی جہکاتی ہین اوسکو بادین گرا دیتی ہین اوسکو کبہی اور سیدہا کر دیتی ہین کبہی یہانتک کہ آتی ہی اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبہی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبہی سیدہا اور درست کر دیتی ہی تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باد کی نہ جہکتا ہی نہ گرتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہی اکہڑنا اوسکا ایکدفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کی ایکبارگی ہی گر پڑتا ہی اور مرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا ہو بیماری سی یا کمی مال سی یا ذلت سی اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کی اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ٥ ع ٥ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُہٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُہُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَۃِ الْاَرْزَۃِ لَا تَھْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مومن کی مانند مثل کہیتی کی ہی ہمیشہ رہتی ہین بادین جہکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہی مومن پہنچتی ہی اوسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کی ہی کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکہاڑا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہنچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب اوسی عقبی مین ٥ ع ٥ **وعن** جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَکِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْہَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّہَا تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کی پاس پہر فرمایا کیا ہی واسطی تیری کانپتی ہی کہا اوسنی تپ ہی نہ برکت دی اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سی تمام خطائین اوسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ابو درداء سی آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جہاڑتی ہی گناہ ایک برس کی ٥ ع ٥ **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی ورد فوت ہوتی ہی اوس سی بسبب اوسکی نوافل وا اوراد لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی مانند اوس چیز کی کہ عمل کرتا تہا گہر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بہاگتا نہین اور اوسمین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتی ہین مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضون نی کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ زخم پڑجاتی ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کی اور گرد اون کی سیاہی ہوتی ہی یا سبز یا سرخی ٥ ع ٥ ح ٥

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون سے دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مری یعنی دستون اور استسقاء وغیرہ سے تیسرا ڈوبنی والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چہت کی نیچی دبنی والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف ڈوبنی والا ظاہر یہہ ہی کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنی والی کو ہوگا کہ بارادۂ گناہ کی کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور حکمی ہین یعنی اونکو بہی ثواب شہیدونکا سا ملتا ہی جانا چاہیے کہ شہید حکمی کہ وارد ہوی ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اونکو سیوطی وغیرہ نی پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوی اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مری اور عورت جو مری ساتہہ جمع کی یعنی پیٹ یا جگر یا باکرہ اور عورت کہ مری حمل سی جننی تک یا درد چہاتی تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر کہ گر پڑی سواری پر کر اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنی والا گڑہی مین اور جسکو کہا جاوین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوی واسطی مال اپنی کی یا اہل یا دین یا خون اپنی کی یا مظلمہ کی یعنی حق کی اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سی مرجاوی اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوی بچہونون پر اور حضرت علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ از راہ ظلم کی پہر مرجاوی قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوی ظلم سی پہر مرجاوی اوسی مار کی مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مری گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی و انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور عبیدہ بن الجراح سی روایت ہی کہ کہا اونہون نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کہڑا ہو طرف امام ظالم کی پس کری اوسکو امر بالمعروف و منع کری اوسکو منکر سی پس مار ڈالی وہ امیر اوسکو اور ابی موسی سی ہی کہ جسکو کچل ڈالی گہوڑا یا اونٹ یا مری کاٹنی سی زہریلی جانور کی پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چہپایا محبت کو پہر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قی آوی اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی نی لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنی صبر کیا اون عورتون مین سی یعنی سوکن کی ہونی پر ہوگا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جسنی کہی دن مین پچیس بار یہہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پہر مرا بچہونی اپنی پر دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کہ جسنی نماز پڑہی ضحی کی اور روزی رکہی تین دن کی ہر مہینی مین اور نہ چہوڑی وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکہا جاتا ہی اوسکو ثواب شہید کا اور اور شہید یہہ ہین چنگل مارنیوالا ساتہہ سنت کی نزدیک فساد امت کی اور جو کہ مری طلب علم مین اور مراد طالب علم سی یہہ ہی کہ مشغول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا ہی اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کی پس وہ شہید ہی اور جو لادی غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوی اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لیی پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اوٹہاوی شہید ہی اور ایسی ہی جنہی اگر پڑا لیں اوسکو کافر لڑائی مین اور شریق یعنی جس کی گلی مین پانی پہنس گیا اور دم گہٹ کر مرگیا اور حدیث

مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنی مرض مین پڑہی دعاء یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر
مرجاوی اپنی اوسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہوتا ہی اچہا ہوتا ہی اسحال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور آیا ہی کہ
تاجر سچا امانت دار شہداء کی ساتہہ ہوگا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن للہ اذان دینی والا
مانند شہید کی ہی کہ لوٹتا ہو اپنی خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑی پڑتی اوسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی کہ جسنی درود بہیجا
مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی
درود بہیجتا ہی مجہپر سو بار لکہتا ہی اللہ درمیان دونو آنکہون اوسکی کی براۃ یعنی خلاصی نفاق سی اور خلاصی آگ سی اور
رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کی ساتہہ شہیدون کی اور آیا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم اور پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی
ہین اوسپر شام تک پہر اگر مرجاتا ہی اس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی شام کو یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ
وصیت کی حضرتؐ نی ایک شخص کو کہ جب پکڑی خوابگاہ اپنی پڑہی اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا
اور جو کوئی مرتا ہی مرگی سی شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی
اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ مین یا مری بیت المقدس یا مکی یا مدینہ مین شہید ہی یا مری دیلا کی بیماری سی اور جسکو
پہنچی آفت اور مری وہ صبر کرنیوالا اوسپر اور بڑی بلاء پر شہید ہی اور دعاء مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی
حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑہی صبح شام شہید ہی یا مری نوی برس کا ہوکر یا آسیب زدہ یا مری اور ماباپ اوسکی
اوس سی راضی ہون اور بیوی نیکبخت کہ مرجاوی اور خاوند اوس سی راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی
قاضی کہ حکم کری حق اور جو کوئی مدد کری ساتہہ ایک کلمہ کی یا چلنی کی واسطی مسلمان ضعیف کی شہید ہی ۱۵ع ۵ وطوالع
الانوار حاشیہ درمختار وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ
اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَّشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا
يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا پوچہا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حقیقت طاعون کیسی پس خبر دی مجہکو یہہ کہ عذاب ہی بہیجتا ہی اوسکو اللہ اپنی بندون
پر جسپر چاہی اور تحقیق اللہ نی گردانا ہی اوسکو رحمت واسطی مومنونکی یعنی جو کہ صبر کرتی ہین اوسپر نہین کوئی کہ ہو وی طاعون
یعنی اوسکی شہر مین پہر ٹہرا رہی بیچ شہر اپنی کی صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کی لیی ٹہیرا رہا نہ اور غرض
کی لیی جانتا ہی یہہ کہ نہین پہنچی گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکہی ہی اللہ نی واسطی اوسکی مگر کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی مانند ثواب شہید کی
روایت کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْزٌ أُرْسِلَ
عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طاعون
عذاب ہی بہیجا گیا تہا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سی یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلی تمسی تہی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلا یا پہر

اللہ کہ آسمان میں ہی یعنی رحمت اوسکی یا امر اوسکا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان میں ہی یا وہ ایسا ہی کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان
میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہی زمین میں پاک ہی نام تیرا یعنی سب نقصانوں سی حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان میں اور زمین میں جیسکہ
رحمت تیری آسمان میں ہی پس گردان رحمت اپنی زمین میں بخش ہماری لیے گناہ ہماری بڑی اور چھوٹی تو ہی پروردگار
پاکیزونکا یعنی محب اور کارساز انکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت میں سی یعنی جو کہ پھیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی
شفا میں سی اس بیماری پر پس چنگا ہوجاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جیسکہ رحمت تیری آسمان میں ہی یعنی سب
جگہہ اور سب وہان کی رہنی والون پر ہی بخلاف زمین اور زمین والون کی کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر
نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالی کی رحمتی وسعت کل شئی اور
مراد پاکیزون سی مومن ہین پاک شرک سی یا متقی جو کہ بچتی ہین بری افعال و اقوال سی ۵ع ۵ **وعن** عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف عبدک
ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازة رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ آدمی آوی عیادہ کری مریض کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی شفا دی بندی اپنی کو تا ایذا پہنچاوی واسطی
تیری دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کری اور قتل کری یا چلی واسطی خوشی تیری کی طرف جنازہ کی یعنی نماز کی لیے نقل کی یہہ
ابو داود نی **وعن** علی بن زید عن امیة انھا سالت عائشة عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی
انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ من یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنھا احد
منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ معاتبة اللہ العبد بما یصیبہ
من الحمی والنکبة حتی البضاعة یضعھا فی ید قمیصہ فیفقدھا فیفزع لھا حتی ان العبد
لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی بن زید تابعی سی کہ نقل کی امیہ سی یہہ کہ اونسی پوچھی
عائشہ سی معنی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہاری دلون مین ہی یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسی ساتھ اوسکی
اللہ اور پوچھی معنی قول اللہ تعالی کی اور جو شخص کہ عمل کری برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکی یعنی دنیا مین یا
عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ نی نہین پوچھا مجھی اس مسئلہ کو کسی نی جسکہ پوچھا تہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس
فرمایا یہہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونو آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندی پر ساتھ اوس چیز کی کہ پہنچتی ہی اوسکو تپ سی
اور رنج سی یہانتک کہ کوئی چیز مال مین سی کہ رکہتا ہی اوسکو بیچ آستین کرتی اپنی کی پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہی بسبب
نہ پانی اوسکی کی دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی گناہون
سی جیسا کہ نکلتا ہی بھٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب تپنی آگ مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** باعث پوچھنی
معنی دونو آیتون کا یہہ تہا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کیی جاتی ہین دلون کی خطرون اور بری اندیشون پر اور
دوسری آیت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیی جاتی ہین ہر عمل پر تہوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوی
کہ کیا کرین اسلیی کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سی پس امیہ نی حضرت عائشہ سی مطلب ان آیتون کا پوچھا اونہون نی جواب دیا حاصل اوسکا

بیہ ہی کہ معنی آیتون کی یہہ نہین ہی کہ حساب لیگا اللہ مومنون سی تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اونکی
دن قیامت کی بلکہ اس محاسبہ اور جزا سی مراد یہہ ہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ از راہ عتاب کی دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج
مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہو گناہون سی اور معنی عتاب کی یہہ ہین کہ ایک شخص اپنی دوست پر غصہ کری ظاہر مین بسبب کسی
بی ادبی کی کہ ہو جاوی اوس سی اور دل مین اوسکی محبت ہو ۵ ع ۵ ح وعن ابی موسی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبة فما فوقها او دونها الا بذنب وما یعفو اللہ عنه اکثر وقرأ
وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواه الترمذی اور روایت ہی ابی موسی سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین پہنچتی بندی کو تہوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سی یا کم اس سی مگر
بسبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اون سی یعنی بغیر سزا دینی کی اون پر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سی
کہ سزا دیتا ہی اون پر اور پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب اوس چیز کی کہ کمایا ہاتہون
تمہاری نی یعنی ذاتون تمہاری نی اور معاف کرتا ہی بہت سی یعنی بہت گناہون سی یا بہت گنہگارون سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** مصیبت سی یعنی مرض و سختی وغیرہ کا بسبب اعمال بد تمہاری کی ہی یہہ خاص ہی گنہگارون کی لیی اور
غیر گنہگارون کو پہنچتی ہی مصیبت واسطی بلند ہونی درجون اونکی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہون ہی کی جانتی ہین نقل
ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتی تہی اور کہتی تہی آہ کیا گناہ کیا ہی مینی کہ سزا اوس کی یہہ پائی مینی
۵ ع ۵ ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقة
حسنة من العبادة ثم مرض قیل للملك الموکل به اکتب له مثل عمله اذا کان طلیقا حتی اطلقه او اکفته الی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی اوپر نیک عبادۃ سی پہر بیمار ہوتا ہی یعنی اوس سی نہین ہو سکتا در
ہوتا اوس عبادۃ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطی فرشتی کی کہ متعین ہی ساتہ اوسکی یعنی نیکی لکہنی کی لیی لکہہ
واسطی اوسکی مانند عمل اوسکی کی جسوقت کہ تہا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملا لون اوسکو اپنی طرف یعنی مری
وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسده قیل للملك اکتب له
صالح عمله الذی کان یعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفر له ورحمه رواهما فی شرح السنة اور روایت ہی انس سی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتہ بیماری کی بیچ بدن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی فرشتی
نیکی لکہنی والی کی لکہہ واسطی اوسکی اچہا عمل اوسکا جو کہ تہا کرتا یعنی پہلی اس بیماری کی پس اگر شفا دی اوسکو اللہ نی دہوتا ہی
اوسکو اور پاک کرتا ہی اوسکو یعنی گناہون سی اور اگر مارتا ہی اوسکو بخشتا ہی واسطی اوسکی اور رحم کرتا ہی اوسکو نقل کین
یہہ دونو حدیثین بغوی نی شرح السنہ مین وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهادة
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شهید والغریق شهید وصاحب ذات الجنب شهید والمبطون شهید
وصاحب الحریق شهید والذی یموت تحت الهدم شهید والمرأة تموت بجمع شهید رواه مالك وابو داود والنسائی
اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شہادتین سات ہین سوای ماری جانیکی راہ خدا مین

جو دبا ہین مری شہید ہی اور جو ڈوبی شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مری شہید ہی اور وہ شخص کہ مری دب کر دیوار وغیرہ کی نیچی شہید ہی اور وہ عورت کہ مری پیٹ سی یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہہ مالک اور ابو داود اور نسائی نی **ف** شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پہنسیان اندر پسلو کی نزدیک دل اور سینہ کی ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کہانسی ہوتی ہی ۵ ع ۵ **وعن** سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی سعد سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی از روی بلاء کی یعنی محنت و مصیبت کی فرمایا انبیاء پہر جو بہت مشابہ ہو انبیا کی پہر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کی مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس اگر ہوتا ہی اپنی دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلاء اوسکی اور اگر پڑتی ہی اوسکی دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سی یعنی گرفتار بلاء اور مغفرت ہوتی ہی اوسکی بسبب اوسکی یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطی اوسکی کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** انبیا بہت مبتلاء بلا ہوتی ہین اس لیی کہ وہ لذت پاتی ہین ساتہہ بلا کی جیسیکہ اور لوگ لذت پاتی ہین ساتہہ نعمتون کے اور پہر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیاء اور صلحاء بلا مین گرفتار ہوتی ہین لیکن اون سی کم تاکہ ثواب بہت پاوین پہر جو کم ہوتی ہین اون سی درجی مین بلا مین بہی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والی کی بلا بہی سخت ہوتی ہی اس لیی کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسیکی ہون بسبب گناہون کی پس کامل ہوتا ہی ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتی ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوتی ہی تا وہ بی صبری نکری اور دین سی نہ نکل جاوی بسبب قوی ہونی ایمان کی ۵ ع ۵ ح **وعن** عائشۃ قالت ما اغبط احدا بہون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین آرزو کرتی ہین کسیکو ساتہہ آسانی موت کی بعد اسکی کہ دیکہی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تہی مین آسانی موت کی جبسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکہی وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا مینی کہ بہلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ۵ ع ۵ **وعنہا** قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وہو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجہہ ثم یقول اللہم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انہین سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تہی حالت وفات مین اور نزدیک اونکی پیالہ تہا کہ اوسمین تہا پانی ہردم ڈالتی تہی ہاتہہ اپنا بیچ پیالہ مین پہر پہیرتی اپنی مونہہ پر پہر فرماتی یا الہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنی سختی موت کی یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی نی

اور ابن ماجہ نے **ف** یانی سے ہاتھ بہگو کر پہیرتے تہے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات ہوتی ہوئی اسکی
بہت سے وجہین شارحین نے لکہی ہین ایک ونمین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلے امت کی تہی کہ جب کبہین کی نقل ہوئی روح پاک
حضرت کی مین یہہ صورت ہوئے تو صبر کرین گے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۵ ح ۵ **وعن** انسؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ
الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتہہ بندے اپنے کے بہلائیکا جلدی دیتا ہے واسطے اوسکے
سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتہہ بندے اپنے کے برائیکا بند رکہتا ہے اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے
کے یہانتک کہ پوری سزا دیگا اوسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہے
اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پہر بہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دینے پر موقوف رکہتا ہے اسلیے کہ عذاب
وہانکا اشد ہے ۵ ح ۵ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان
اللہ عزوجل اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضاء ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اوہین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑے جزا ساتہہ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکہتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو
پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہہ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے غصہ
ہے اللہ کیطرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکہتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن
رکہتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو یہہ شق نہین ذکر کی اس لیے کہ سمجہی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہہ کہ
رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تہے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ
اللہ تعالے کا بندے سے جواب دیتے تہے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بہی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بہی اوس سے ناراض ہے
۵ ح ۵ **وعن** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن والمؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی
یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمانکو
بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالے کی یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اوپر
کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤنکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ۵ **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی
ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہے محمد بن
خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی دادے اوسکے سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہنچ سکتا اوس مرتبہ

کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ بدن اوسکی مین یا مال اوس کی مین یا اولاد اوسکی مین پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر ایسی یہانتک کہ پہنچاتا ہی اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر رہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہین پہنچتا ہ ح ۵ +

وعن عبد اللہ بن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن ادم والی جنبہ تسع وتسعون منیۃ ان اخطاتہ المنایا وقع فی الہرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی ننانوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اوس سی یعنی نہ پہنچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑہاپی مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بی اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین اون سی اور اگر نادر اخلاصی [illegible] بڑہاپا ہی [illegible] ہین کہ درد بی دوا اور بلا بی انتہا ہی اور آخر کو اوس مین مرنی سی نہین بچتا حاصل [illegible] سی [illegible]

یہہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کی حکم پر اور راضی اوس پر کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوس کی لیی حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو نہ صبر کری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتہہ قضا میری کی پس ڈہونڈہی رب سوای میری خیال کرنا چاہیی کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اوس پر کہ راضی نہ ہو قضا پر اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضاء ۵ ع ۵ ح ۵

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اہل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودہم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کرینگے اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتی تہی بلاؤن سی وہ آرزو کرینگی دن قیامت کی اوس وقت کہ دیی جاوینگی مبتلا بلا ثواب بہت کاشکی تحقیق چمڑی اون کی کاٹی جاتی دنیا مین ساتہہ قینچیون کی یعنی تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المومن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابوداود اور روایت ہی عامر رامی سی کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جس وقت پہنچتی ہی اوسکو بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ عز وجل اوس بیماری سی ہو تی ہی بیماری کفارہ واسطی گذری ہوئی گناہون اوسکی کی اور نصیحت ہوتی ہی واسطی اوسکی یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جس وقت بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ باندہا اوسکو مالک اوس کی نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس جانا اونٹ نی کس واسطی باندہا اوسکو اور کیون چہوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبہی پس فرمایا حضرت نی اوٹہہ کہڑا ہو ہم مین سی پس نہین تو ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن

بیمار سی اچہا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کی ہوئی تہی پس نادم ہوتا ہی اور آئندہ کو بچتا ہی
گناہون سی اور منافق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی اونٹ کو باندہا اور پہر چہوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندہا اوسکو
اور کیون چہوڑا یعنی منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی ورنہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اوسکو بیماری نہ گذشتہ
گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی فاولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون اور نہین تو سم
مین سی یعنی اہل طریقہ بیماری سی نہین ہی سلیں کہ نہین مبتلا ہوا بیماری سی بلاؤن مین ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا
وَیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچہنی کی لیی پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کی یعنی یون کہو
غم نکہا کچہہ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیی کہ یہہ نہین پہیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہوجاتا ہی دل اوسکا
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نی مستحب ہی مریض کی لیی مسواک
کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سی منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کی اور کہا ہی بعضون نی
کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسیطرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطی ملائکہ کی اور اسیطرح مستحب ہی پہنا پاکیزہ
کپڑونکا اور اسیطرح پڑہنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہی ۵ ع ۵ **وعن** سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَہٗ بَطْنُہٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو کہ مارا پیٹ اوسکی نی یعنی پیٹ کی بیماری
سی مرگیا مثل استسقا کی اور دستون وغیرہا کی نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کی روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی
اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** اس لیی کہ بسبب سختی اس مرض کی جہڑ جاتی ہین گناہ اور یہہ شہید مرتا ہی جیسیکہ اوپر
گذر چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی لیی بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوائی
دین کی یعنی حقوق آدمیون کی واللہ تعالی اعلم ۵ ع ۵

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ
کَانَ غُلَامٌ یَھُوْدِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ
فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ وَھُوَ عِنْدَہٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سی کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس بیمار ہوا وہ پس آئی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی تہی اوسکی پس بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی پہر کہا واسطی
اوسکی مسلمان ہو تو پس دیکہا لڑکی نی طرف باپ اپنی کی اور وہ تہا پاس اوسکی پس کہا باپ اوسکی نی اطاعت کر ابو القاسم
کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پہر نکلی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی تہی تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ نجات دی
اسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لانی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** بیٹہی نزدیک سر اوسکی کی سر کی پاس بیٹہنا مستحب ہی

عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ومی سے اور جائز ہے عیادة اوسکی اور کتاب خزانہ
مین لکہا ہے کہ نہین مضائقہ ساتہہ عیادہ یہود کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ عیادۂ مجوسی کے اور فاسق کی بہی عیادہ
کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ کچہہ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا موید ہے مذہب امام ابوحنیفہ کا وہ کہتے
ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ نام اوس لڑکے کا عبدالقدوس تہا ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** ابی ھریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَ
تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ عیادہ کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوش ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہووے
چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہے اسکی طرف
کہ عیادت کیلیے پیادہ جانا افضل ہے ۵ ح ۵ **وعن** ابن عباسٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے
بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی اوسمین پس کہا لوگون نے اے ابوالحسن کہ کنیت حضرت علی کی ہے کسطرح صبح کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچہے ہونیوالے بیماری سے یعنی شکر ہے کہ آج اچہے ہین نقل کی یہہ بخاری نے
ف معنے یہہ ہین کہ قریب بصحت ہین یہہ اونہون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے اور یہی ہے کہ
جو کوئی حال بیمار کا پوچہے اسطرح جواب نیک دے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعن** عطاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ
اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَۃً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ
دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عطا ابن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میرے ابن عباس نے آیا نہ دکہلاون مین تجکو ایک عورت اہل بہشت مین سے
کہا مینے ہان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین
مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کہل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو
صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی
پہر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کہل جانے سے پس دعا کیجے اللہ سے یہہ کہ نہ کہلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اوسکی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اوس عورت کا سُعیرہ تہا یا شُکیرہ یا سُقیرہ ساتہہ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ وہ کنگہی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتہہ صبر کرنے کی
بلا پر اور راضی ہونے کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتہہ صبر کے افضل ہے
عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی واسطے اونکے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کیسے اور دلالت کرتا ہے پہر

چھوڑ دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابی داود کی کہ کہا صحابہ نی کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو واسطی کہ اللہ تعالی نی نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہی واسطی اوسکی دوا سوا بڑہاپی کی اور دوا کرنی منافی توکل کی نہین اس لیی کہ اسمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نی بہی دوا کی ہی حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کی جیسا کیا حضرت ابوبکر نی فضیلت ہی ۵ ع ۵ **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی جانکنی بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک اور شخص نی مبارک ہو واسطی اسکی مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتہہ کسی مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی تجکو کس چیز نی معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتہہ بیماری کی پس دور کرتا برائیاں اوسکی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی **وعن** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سی یہہ کہ داخل ہوی دونو ایک شخص بیمار پر عیادہ کرتی تہی اوسکی پس کہا دونو نی اوسکو کسطرح صبح کی تو نی کہا صبح کی مینی ساتہہ نعمت کی یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کی اور حال خوش پر کہتا ہون کہا شداد نی خوشوقت ہو ساتہہ جہڑنی گناہونکی اور دور ہونی خطاؤن کی اسلیی کہ تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنی بندون مین سی پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنی میرےکی اوسکو پس تحقیق وہ کہڑا ہوتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سی کہ جہان بیمار پڑا تہا پاک ہوکر گناہونسی مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو ماں اوسکی نی پاک گناہونسی اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مینی قید کیا بندی اپنی کو اور آزمایا اوسکو پس جاری کہو اور لکہو واسطی اوسکی وہ عمل کہ تہی تم جاری کرتی اور لکہتی واسطی اوسکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست تہا نقل کی یہہ احمد نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت بہت ہوتی ہین گناہ بندیکی اور نہین ہوتی واسطی اوسکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑ دی اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتہہ غم کی تاکہ جہاڑ دی گناہونکو اوسکی سی بسبب غم کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہہ طبرانی اور حاکم نی ۵ ع ۵ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عیادہ کرتا ہی بیمار کی

ہمیشہ بیٹھا رہتا ہی دریای رحمت میں یہانتک کہ بیٹھے پس بیمار کی پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریای رحمت میں نقل کی
یہہ مالک و احمد نی **وعن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار
فلیطفئھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر جار ولیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ
الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع
فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانھا لاتکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ثوبان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہاری کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیی کہ بجھاوی اوسکو اپنی سی ساتھ پانی کی
پس چاہیی کہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا ہو سامنی بہاو پانی کی پس کہی شفا طلب کرتا ہوں ساتھ نام اسکی الہی شفا دی
بندی اپنی کو اور سچا کر رسول اپنی کو یعنی کر اونکی اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دی مجکو کری یہہ فعل بعد نماز صبح کی پہلی نکلنی
آفتاب کی اور ماری اوس میں تین غوطی تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن میں پہر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دنمیں پس سات دن
پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن میں پس نو دن پس تجاوز کری گی تپ نو دن سی ساتھ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کی جاتی رہیگی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ ولینغمس بیان ہی فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکھتی ہے
کہ تین غوطی تین روز میں ہوں اور یہہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہوں اور یہہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ
اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیی کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہیں لائق ہی مریض کو اوسکی لیی نہانا
مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کی اور کہا خطابی نی کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی میں بسبب ہونی تپ کی پس رک
گئی حرارت اندر بدن اوسکی کی پس سخت بیمار ہوا قریب تہا کہ ہلاک ہو جاوی پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منہہ سی نکالی کہ
اوسکا ذکر کرنا خوب نہیں اور یہہ نہ سمجہا کہ اس مہلکہ میں بسبب نہ جاننی معنی حدیث کی پڑا یعنی یہہ نہ جانا کہ یہہ حکم ہر طرح کی تپ کی لیی
نہیں ہے ۵ع ۵ح ۵ **وعن** ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبھا رجل فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاتسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس برا کہا اوسکو ایک شخص نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مت برا کہہ
اسکو اس لیی کہ یہہ تپ دور کرتی ہی گناہونکو جیسی کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** پس شکر گزاری چاہیی
نہ کہ ناشکری لکہا ہی مشائخ رحمہم اللہ نی کہ بلا میں بہی شکر کرنا چاہیی جیسی کہ نعمت میں اسلیی کہ بلا نازل کرنی میں بہی مہربانی خفیہ ہی
۵ح ۵ **وعنہ** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ھی ناری اسلطھا
علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی اونہیں سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہوں اوسکو اپنی بندی مومن پر دنیا میں تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ احمد اور
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی وان منکم الا واردھا یعنی نہیں کوئی تم میں سی مگر

داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہی دنیا مین بدلے اوس داخل ہونیکی یہہ حصہ اوسکا ہی اوس سی یعنی
عذاب جو بسبب داخل ہونیکی ہوگا اوس سی امن مین ہیگا اوسکی بدلے یہان تپ ہوتی ہی اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیے کہ پلصراط
دوزخ پر کہڑا ہوگا اوسپر سی سب گذرینگی لیکن مومن کے ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کی لیے ہوتی
ہی یہہ اس لیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب بہی پاوینگے ساتھہ آگ کی پہر واس قید سی نکل جاوینگی ہ ع وموالانا ہ م

وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج
احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئة فی عنقه بسقم فی بدنه واقتار فی رزقه
رواه رزین اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہی
قسم ہی عزة اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سی کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون
مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہی بسبب بیماری کی بیچ بدن اوسکی کی اور تنگی کی بیچ رزق اوسکی کی نقل کی یہہ رزین نے ف
یعنی گناہ جو اوسکی ذمہ ہوتی ہین بدلا اوسکا دنیا مین دیدیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہی اور عذاب آخرت سی نجات
پاتا ہی مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری دور بلا دور کرتی ہین گناہون کو ہ ح ہ

وعن شقیق قال مرض عبد اللہ فعدناه
فجعل یبکی فعوتب فقال انی لا ابکی لاجل المرض لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المرض
کفارة وانما ابکی انه اصابنی علی حال فترة ولم یصبنی فی حال اجتهاد لانه یکتب للعبد من الاجر
اذا مرض ما کان یکتب له قبل ان یمرض فمنعه منه المرض رواه رزین اور روایت ہی شقیق
سی کہ کہا بیمار ہوی عبد اللہ بن مسعود پس عیادہ کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون نے اونپر یعنی اس گمان
پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سی روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا واسطی بیماری کی اس لیے کہ مینی سنا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیماری سبب ہی جہڑنی گناہ کا اور سوا اسکی نہین کہ روتا ہون مین اسلیے کہ پہنچی مجکو
بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑہاپی کی اور نہین پہنچی مجکو حالت قوة یعنی جوانی مین سو واسطی کہ لکہا جاتا ہی واسطی بندیکی
ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی جیسا کہ لکہا جاتا تہا اوسکی لیے پہلی بیمار ہونیکی پس باز رکہا اوس بندیکو اوس عمل سی بیماری
نے نقل کی یہہ رزین نے ف یعنی ایام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہت ہوتی ہین بیماری مین بہی بہت لکہتی ہین اور
بڑہاپی کی حالت صحت مین عمل کم ہوتی ہین بیماری مین بہی کم لکہتی ہین کاشکی جوانی مین بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکہتی ہ
ح ہ

وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواه ابن ماجة
والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادہ کرتی تہی کسی مریض کے
مگر بعد تین دن کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جمہور علما اسپر ہین کہ عیادہ مقید ساتہہ کسی
زمانی کی نہین جب چاہی کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث
موضوع ہی ہ ح ہ

وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت علی مریض فمره
یدعو لك فان دعاءه کدعاء الملائكة رواه ابن ماجة اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتوں کی ہے
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کی ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کی ساتھہ بہت ہوتی ہے بسبب پاکی کی گناہ
سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کی اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کی کے ۵ع۵ **وعن** ابن عباس قال من السنة تخفيف
الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثر لغطهم
واختلافهم قوموا عني رواه رزين اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنے
عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ میں اوٹھہ کھڑے ہو میرے
پاس سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنے بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہہ کہ روایت ہے ابن عباس
کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گہر میں بہت تہے چنانچہ اونمیں حضرت عمر بہی تہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی
دوات وغیرہ لکہوں میں تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمہارے
پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگوں نے کہ بعضا کہتا تہا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکہدیں واسطے
تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اونمیں سے کہتا تہا جو کچھہ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوٹھہ کہڑے ہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری مسلم میں ہے رافضی اس سے نکالتے ہیں کہ حضرت خلافت کی مقدمہ میں کچھہ لکہتے حضرت عمر نے منع کیا
جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکہا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکہنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمیں آیا حضرت کی کہ مصلحت
بیچ نہ لکہنے کی ہے پس چہوڑ دیا حضرت نے لکہنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کی لکہنے کا تو مقدور نہ تہا
حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے اوسمیں اور بعد اس قصہ کی حضرت زندہ رہے قریب تین دن کی کہ نہ تہے حضرت پاس عمر اور نہ اور صحابہ بلکہ اہل بیت مثل
حضرت علی اور عباس کے حاضر رہتے تہے پس اگر مصلحت دیکہتے حضرت بیچ لکہنے کی خلافت وغیرہ کی مقدمہ میں تو ضرور لکہتے اوسکو علاوہ اسکی اکتفا کیا
حضرت نے خلافت کی مقدمہ میں ساتہہ اس چیز کی کہ قریب نص جلی کی تہی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگوں کی لیے اپنی بیماری میں اور اسی سبب سے
کہا حضرت علی رض نے سبہوں کی سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکی ابی بکر رض سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
دین ہمارے کی کیا نہ پسند کریں ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا کسیکو حضرت ابوبکر کی پاس کہ نماز پڑہا لوگوں کو اور میں بیٹہا
ہوا تہا اونکی پاس دیکہتے تہے مجہے یعنی اور باوجود اسکی مجہے امام نکیا اور ابوبکر اونمیں سے ہیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق میں لا يخافون
لومة لائم - اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بہر دوں میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کی لیے گہوڑوں اور
پیادوں سے پس غصہ ہوے اوسپر حضرت علی رض اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسے خلیفہ ہیں کہ نہیں
شک بیچ حقیت خلافت اون کی کے ۵ع۵ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيادة فواق ناقة
وفي رواية سعيد بن المسيب مرسلا افضل العيادة سرعة القيام رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل نماز عیادت کا مقدار اوس زمانکی ہے کہ درمیان دو دوہ دوہنے اونٹنی
کی اور بیچ روایت سعید بن مسیب کی بطریق ارسال کی بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوسمیں جلدی اوٹھہ کہڑا ہو نقل کی یہہ
بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودہ دو بار یا تین بار کرکر دوہتے ہیں یکبار دوہا پہر ذرا

پہیر گئی اور بچہ کو تہنون سی لگادیا دودہ خوب اوتری پہرزد و تا پس اس دو بار دوہنی کی درمیان مین زمانہ تہوڑا سا ہوتا ہی
پس فرمایا کہ افضل یہہ ہی کہ عیادہ کی لیے جاوی تو اسقدر تہیری تا بیمار تکلیف نپاوی ایک شخص کہتی ہین کہ ہم سری
سقطی کی عیادہ کو گیی اونکی مرض الموت مین پس بہت بیٹہی ہم اونکی پاس اور اونکی پیٹ مین درد تہا پہر کہا
ہمنی اونکو دعا کرو ہماری لیی اونہون نی کہا یا الہی سکہا انکو کیفیت عیادہ کرنی مریض کی غرض کہ اونہون نی
اشارہ کیا کہ کم بیٹہنا چاہیی بیمار کی پاس جب وسکی عیادہ کی لیی جاوی اور جس صورت مین جانی کہ بیمار
زیادہ بیٹہنی کو دوست رکہتا ہی بسبب یارانی کی یا تبرک کی یا خدمت کرنیکی تو وہ مستثنے ہی یعنی اوس صورت
مین جلدی اوٹہنا افضل نہین ہ ع ہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا
فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عیادہ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطی اوسکی کس
چیز کی کہانیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوسنی دل چاہتا ہی میرا گیہون کی روٹی کہانی کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسکی پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیی کہ بہیج دی طرف بہائی اپنی کی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نی جسوقت کہ خواہش کری بیمار ایک تم مین سی کسی چیز کی پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ
نی ف مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہہ بہی ہی کہ کبہی نقصان نہین
کرتی بعضی بیمارونکو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تہوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہی ولیکن یہہ بات اوس
چیز مین ہی کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہی یعنی سبکی لیی نہین ہی بعضون کی
لیی ہی اور طیبی نی کہا کہ یہہ مبنی ہی توکل پر یا نا امیدی پر حیات سی یعنی جسکی جینی کی توقع نہووی اوسکی لیی
فرمایا کہ جو مانگی کہلا دو اوسکو ہ ح ہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ
بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ
الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ
مین اون شخصون مین سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑہی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا
کاشکی مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدایش اپنی کی عرض کیا صحابہ نی اورکسواسطی یہہ ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جسوقت
مرتا ہی غیر وطن اپنی مین ناپا جاتا ہی واسطی اوسکی وطن اوسکی سی تا منقطع ہونی نقش قدم اوسکیکی جنت مین
نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن مین اور اوس

جگہہ مین کہ مر اہی ہوتی ہی اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر
طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ۵ ع ۵ وسولانا ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ
شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری بیمار ہوکر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کی
سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین متغیر کرکر
غریبا لکہدیا ہی بدلی مریضا کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہی میرک نی
اپنی نسخہ کی حاشیہ مین صوابہ مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی یہہ اوسکی نیچی لکھا ہی کذا فی سنن
ابن ماجہ فی باب ماجاء من مات مرابطا مات شہیدا ایہہ بعضون نی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور
بعضون نی مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہی اور بعضون نی اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی
قاری کہتی ہین کہ ان قیدون کی کچہہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نی ساتہہ اتفاق
حفاظ کی کہ حدیث من مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۵ ع ۵ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ
اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ
اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ
اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ
رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ
فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جھگڑین گی شہدا
اور وہ لوگ کہ مری ہین اپنی بچھونون پر یعنی گہر دن مین مری ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنی
عزوجل کی بیچ حق اون لوگون کی کہ مری ہین طاعون یعنی وبا سی پس کہین گی شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سی
مری ہین بہائی ہماری ہین یعنی مشابہ ہماری ہین پس ہون وین ساتہہ ہماری مرتبہ ہماری مین بیان مشا
کا یہہ ہی کہ قتل کیی گیی جیسی قتل کیی گیی ہم اور کہین گی وہ کہ وفات دیی گیی بہائی ہماری ہین یعنی مانند ہمارے

ہین مری اپنی بچہونون پر جیسی مری ہم پس فریاد بکا پروردگار ہمارا دیکہو طرف زخمون اونکی پس اگر مشابہ ہون زخم اون کی زخم ماری گیون کی پس تحقیق وہ اون مین سی ہین یعنی ملحق ساتہہ اونکی ہین ثواب مین اور ساتہہ اونکی ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکہین گی تو ناگہان زخم اون کی مشابہ ہونگی زخمون اونکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** قتل کیی گیی ہین جیسے ہم قتل کیی گیی یعنی جیسی ہم زخمی ہوکر کفار کی ہاتہہ سی مری ویسیہی یہہ بہی جنات کی ہاتہہ سی زخمی ہوکر مری کہا ہی علماء نی کہ اہل طاعون کو کبہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نی اون کو نیزہ سی مارا اسی لیی طاعون نام ہوا طعن سی بمعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو طاعون سی مرا شہیدون مین سی ہی اور ساتہہ ہی اون کی ٥ ح ٥ ع ٥ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہاگنی والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند بہاگنی والی کی ہی لڑائی کفار کی سی اور صبر کرنیوالا اوس مین واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونی مین انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ بہاگونگا تو ضرور مرجاونگا اور اگر بہاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نہ مری ٥ ع ٥ ح

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کی مکروہ ہی اس لیی کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتہہ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کے اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچنے کی ملک آخرۃ اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطی خوف ضرر دین کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکہی اور عمل کری بمقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کری اور مقدم رکہی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا اور یاد رکہنا موت کا بغیر عمل کی کچہہ مفید نہین بلکہ سبب قساوۃ قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتہہ غفلت کی نسال اللہ العافیۃ ٥ ح ٥

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضا مندی چاہی اللہ تعالی سی یعنی ساتہہ توبہ کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرہی ایک تمہارا مرنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھہ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بہلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بہلائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتون پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ٥ ع ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کی کہ پہونچی اوسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہی ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہیی کہ کہی یا الہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیی یعنی مرنی سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میری لیی یعنی جینی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فتویٰ دیا نووی نی کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہی اور نقل کی ہی اس لیی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیر ہما سے اور اسیطرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا مین اس لیی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ اونہون نی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھہ مانند طاعون کی ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنے مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادۃ اوسکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اس لیی کہ بخاری مین ہی کہ حضرت عمرؓ نی دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنی سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سی تو مرنا بہتر ہی جینی سی ٥ ع ٥ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ

بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ

اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکہی اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکے ملاقات کو اور جو ناخوش رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نی یا کسی اور نی حضرت کی بیبیون مین سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکہتی ہین مرنیکو فرمایا نہین ہی یہہ ولیکن مؤمن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبری دیا جاتا ہی ساتہہ راضی ہونی خدا کی اوس سی اور بزرگ رکہنی اللہ تعالی کی اوسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگی اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکہتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکہتا ہی اللہ ملاقات اوسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتہہ عذاب خدا کی یعنی قبر مین اور سزا اوسکی کی یعنی عذاب دوزخ کی پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگی اوسکے ہی پس ناخوش رکہتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مزید نعمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت نہین ہی بلکہ پہرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہونا ساتہہ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکہا اوسکو دوست رکہا ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکروہ رکہا ملاقات خدا کو پہر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ یہی سمجہین تہین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سی موت ہی حضرت نی اوسکو بیان فرمایا ساتہہ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیی بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکہتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیساکہ فرمایا ولکن المومن آخر تک اور موت
پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلی موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہہ ہی
کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیی کہ پہونچتا ہی بسبب
اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہین متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اسمین دلالت
ہی اسپر کہ ملاقات غیر ہی موت کی ٥ ع ٥ ح ٥ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ کَانَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْهِ
بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ
الدُّنْیَا وَاَذَاهَا اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ حدیث کرتی تہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہہ راحت پانی والا ہی یا اس سی اورون کو راحت ہوئی پس عرض
کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اورونکو راحت ہوتی ہی
پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکے سی اور جاتا
ہے طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شر اوسکی سی بندی اور شہر
اور درخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رنج دنیا کی سی یعنی مشقت جو بسبب اعمال
واحوال کی اوٹہاتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی
یا ایذا اہل دنیا کی سی اسی لیی کہا مسروق نی کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی
چیز کی مانند رشک لیجانی کی مومن پر کہ رکہا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب اللہ
کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو داود نی دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطی اشتیاق
جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطی کفارہ گناہون کی اور دوست
رکھتا ہون فقر کو تواضع کی لیی واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہین بندی یون کہ جب وہ خلاف
شرع باتین کرتا تہا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہونچاتی اپنی
دین و دنیا کو اب جو مرا اس سی چہٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی
گناہ و ظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے
اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹہاتی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی
گناہ اوسکی کی مینہ نہین برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائے

ستہون ۱۵۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مونڈہا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی یہہ فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور تہی ابن عمر کہتی جسوقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف لفظ بمنکبی ساتہہ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید حرف ی کی ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لیی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سی طرف آخرت کی پس نہ ٹہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتہہ لذتون اوسکی کی اور یکسو ہو لوگون سی اور خلط ہونی سی ساتہہ اونکی اس لیی کہ تو جدا ہووی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقاء کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتہہ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتہہ اوسچیز کی کہ نہین مشغول ہوتا ساتہہ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکہتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اس لیی کہ مسافر تو کبہی سکونت بہی اختیار کرلیتا ہی شہرون سفر کی مین بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کری تو الخ یعنی ہووی موت شام صبح سامنی تیری اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنی مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک س غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ ✽ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ✽ اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوفا لیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکی کرتا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہوسکے تا ثواب بعد موت کی پاوی س غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را ✽ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودانی شد

۱۵۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
تین دن پہلے وفات اونکے سے کہ فرماتی تہی نہ مری کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو
گمان ساتہہ اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی امید وار کرم اور مغفرۃ اوسکی کا ہو اور اعتماد
کری وعدی کریم کی پر لکہا ہی علماء نی کہ نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب
ہو اور جب مرگ کی قریب پہونچی امید غالب ہو اور یہہ بہی لکہا ہی کہ مراد ساتہہ نیک رکہنی گمان
کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچہی کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچہا ہو گمان تمہارا ساتہہ خدا کی
نزدیک موت کی اس لیی کہ جسکی عمل بُری ہون گی پہلی موت کی بُرا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت
کی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکہی اور خدمت مولی کری اور
نظر اوسکی عطا پر رکہی نہ امید جہوٹی کہ باز رکہی عمل سی اور باعث ہووی گنا ہون پر وہ امید نہین ہی
بلکہ آرزو اور غرور ہی کہا حسن بصری نی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچہا رکہتا ہون گمان اپنا ساتہہ پروردگار
اپنی کی جہوٹہہ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچہا رکہتا ساتہہ پروردگار کی اچہی کرتا عمل ٥ ح ٥ **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِی فصل دوسری **عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُکُمْ مَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قُلْنَا
نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ
فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا فَیَقُوْلُ لِمَ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ
وَمَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَکُمْ مَغْفِرَتِیْ
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چاہو تم خبر دون مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماوی گا اللہ
واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور اوس چیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمنی
کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا مومنون کو کیا دوست رکہتی تہی تم ملاقات
میری کو کہینگے ہان ای رب ہماری پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکہا تمنی ملاقات میری کو پس
کہینگے امید رکہتی تہی ہم در گذر کرنی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی
واسطی تمہاری بخشش میری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین **ف** احتمال ہی یہہ
کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سی رویت
اور بعد لفظ لم کی کہا ابن ملک نی لِاَیِّ سَبَبٍ اِذْنَلْتُمْ یعنی کیون گناہ کیا تمنی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقائی
یعنی کیون دوست رکہا تمنی ملنا میرا ٥ غ ٥ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت کردیا دکہو دینی والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** صحیح یہی ہی کہ لفظ ہادم ذال معجمہ سی بمعنی قطع کرنی والیکی اور بعضون نی دال مہملہ سی بمعنی ڈہانی والیکی جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کہ توشہ آخرۃ ہی اور زیادہ کیے نسائی نی یہہ الفاظ فَإِنَّهُ لَا يُذْكَرُ فِي كَثِيرٍ إِلَّا قَلَّلَهُ وَلَا فِي قَلِيلٍ إِلَّا أَكْثَرَهُ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کی مگر کہ کم کردیتی ہی اوسکو یعنی بہت مال تہوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بی رغبتی اور فانی جاننی اوسکی کی اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کردیتی ہی اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تہوڑی مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو ۵ ع ۵ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتٰى وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سی حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لایق ہی حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سی جیسا کہ چاہیی ڈرنا اوس سی کہا صحابہ نی تحقیق ہم حیا کرتی ہین اللہ سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بجا لاتی ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی اوپر توفیق دینی اوسکی کی ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نی نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہین ولیکن جو کوئی حیا کری اللہ تعالی سی حق حیا کا پس چاہیی کہ محافظت کری سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیی کہ محافظت کری پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نی اور چاہیی کہ یاد رکہی موت کو اور ہڈیون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرۃ کا چہوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنی کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سی حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کری سر کی یعنی نہ استعمال کری اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑہی لوگون کی دکہانی کی لیی اور نہ جہکاوی سر کو سوای خدا کی اور

وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آرزو کرو مرنی کی اسلیی کہ ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** مطلع کہتی ہین بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑہ کر کسی چیز کو دیکہتی ہین اور مراد مطلع سی یہان سکرات موت اور شدائد اوسکی ہین کہ اول اوس مین آدمی گرفتار ہو لیتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوئی موت مین کچہہ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کی کرتا ہی پس مرنی وقت غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بہی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ آرزوی موت کی بسبب بی صبری اور تنگ دلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سی یہہ دوسری علت اوسکی ہی یعنی آرزو موت کی نکرو اسلیی کہ وہ خود آنیوالی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرۃ کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کہیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگی ۵ ع ۵ ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَالَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاسَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَاسَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا بیٹہی ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نصیحت کی ہمکو حضرت نی اور نرم کیی دل ہماری یعنی بسبب یاد دلانی احوال آخرۃ کی پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پہر کہا ای کاشکی مین مرجاتا یعنی لڑک پنی مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرۃ سی نجاۃ پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کی لیی پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچہا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیری لیی نقل کی یہہ احمد نی **ف** کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی یعنی بعد میری تو آرزو کرنی موت کی کچہہ وجہہ بہی ہوسکتی ہی میری ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکہنا جمال با کمال میری

کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگرچہ حاصل ہو وین تجکو بعد مرنی کی درجات اور
نعمتین وہان کی غرض کہ میری چہرہ مبارک پر نظر کرنی کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہہ دنیا مین
بہشت نقد ہی ایک درویش سی پوچہا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کی جینا بہتر تہا
اور بعد اونکی مرنا بہتر اور اخیر جملہ کی بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہہ ہی وان کنت
خالقت للنار فلاخیر فی موتک ولا یحسن الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کی لیی پس
نہین بہلائی مرنی مین اور نہین اچہی ہی جلدی کرنی طرف اوسکی ٥ ع ٥ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ
قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ
لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ
وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى
رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ
عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سی کہ کہا گیا مین خباب کی پاس
اوس حال مین کہ داغ لیی تہی اونہون نی سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنی کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق
دیکہا مینی اپنی تئین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہین مالک تہا مین ایک درہم کا اور
تحقیق بیچ کونی گہر میری کی اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نی پہر لایا گیا خباب کی پاس
کفن اون کا کہ نفیس تہا پس جب دیکہا اوسکو روئی اور کہا اگرچہ جائز ہی یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا
ہوا واسطی اوسکی کفن مگر چادر سفید وسیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور
کہل جاتی قدمون سی اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤنپر کوتاہی کرتی سر اونکی سی یہانتک کہ کہینچ گئی
اونکی سر پر اور رکہی گئی اونکی پاؤنپر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی لیکن ترمذی نی نہین
ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور سبب ظاہر کرنی
اسلام کی اول بہی ایذا دیی گئی ہین اور حاضر ہوی بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر
داغ لینی سی منع بہی فرمایا ہی پس کہا بعضون نی کہ منع اسلیی فرمایا تہا کہ وہ اعتقاد کرتی تہی کہ شفا
اس سی ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کری کہ یہہ سبب ہی اور شافی اللہ ہی پس کچہہ مضائقہ

نہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہوا وسکی ضرورۃ اور آرزو موت کی کی خباب نی یا تو بیقرار ے
ہین بسبب شدت مرض کی کہ جسکے لیی داغ کہا ئی تہی یا بسبب خوف تونگری کی کہ اسکی سبب سی آخر
کو گنہ مین نہ گرفتار ہوجاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ ما بعد کا ولقد رایتنی
آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹی عبد المطلب کی سید الشہدا ر چچا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اذخر وہان ایک گہاس ہی خوشبو دار چہتون کی تختون پر بہی بچہاتی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سی اسلیی کہ تاسف کیا ایسی بڑے
صحابی نی اپنی حال پر ٥ ع ٥

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک اوسکی کہ حاضر ہوئی اوسکو موت
ف یعنی علامت موت کی لکہا ہی علماء نی کہ علامت موت کی یہہ ہی کہ پاؤن سست ہوجاتی ہین
کہ اگر کہڑی کرین تو کہڑی نہ ہوسکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہوجاتا ہی اور کن پٹیان بیٹہہ جاتی ہین
اور پوست بیضتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتہہ اوسچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی
اور انا للہ پڑہنا اور دعاء خیر کرنی اور پڑہنا یٰس کا اور مانند انکی کی ہی جیسیکہ حدیثون مین مذکور
ہین ٥ ح ٥

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنی کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** تلقین کی معنی ہین سمجہانا اور یہان مراد پڑہنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی
تا وہ بہی سنکر پڑہی حکم نہ کری اوسکو پڑہنی کا اسلیی کہ شاید انکار کر بیٹہی اور جمہور علماء کی نزدیک
یہہ تلقین مستحب ہی ٥ ع ٥ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ
کی پاس لیس کہو بہلائی اسلیی کہ فرشتی کہتی ہین آمین اوسچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا بہلی کرتی ہو
یا بری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد میت سی یا تو میت حکمی ہی یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس
اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنویع کی لیی ہی اور کہو
بہلائی یعنی دعا کرو اپنی لیی اچہی اور بیمار کی لیی شفاء کی اور میت کی لیی مغفرۃ کی ٥ ع ٥

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِنْھَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوَّلُ بَیْتٍ ھَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُھَا فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو مصیبت یعنی تہوڑی ہو یا بہت پس کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بدلا دی واسطی میری بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ میری ہاتہہ سی گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطی اوسکی بہتر اوس سی پس جبکہ مری ابو سلمہ کہا مینی کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر مینی کہی یہہ کلمی پس دیا اللہ تعالی نی مجہی عوض مین ابو سلمہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالی ہین پس اس آیۃ مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہی طرف ہماری عاریۃ ہین مالک وہی ہی اور اوسی سی ابتدا ہماری ہی اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل مین یہہ مضمون جمالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی اوسکو آسان ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑہنی ساتہہ جزع و فزع کی کچہہ مفید نہین اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑہنی کا کہان ہی کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نی جواب یہہ کہ اسکی پڑہنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتہہ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور ساتہہ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین اور جب مری ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مینی یہہ حدیث حضرت سی سنی تہی جب ابو سلمہ خاوند میری حضرت کی سامنی مری تو بقصد بجا لانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی چاہا مینی کہ یہی کلمات پڑہون پہر اپنی دل مین خیال کیا مینی کہ ابو سلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالے بدلی اوسکی خاوند میرا کریگا بعد ازان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کہ مکی سی مدینہ مین گئی تہی اون مین سی سب سی پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرۃ

کر کہ حضرت پاس حاضر ہوئی تہی اور یہہ حضرت کی بہائی تہی رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پہوپی کی بیٹی بہی تہی پہر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کی مینی یہی کلمات پڑہی اوسکی سبب سی حضرت کی نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ۵ ع ۵ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پہتر اگئین تہین آنکہین اوسکی پس بند کیا آنکہون اونکی کو پہر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتہہ اوسکی بینائی پس چلائی لوگ اہل اوسکی سی یعنی اسلیی کہ سمجہے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسون پر مگر ساتہہ بہلائی کی یعنی واویلا اور بد دعا نکرو اسلیی کہ تحقیق فرشتے آمین کہتی ہین اوسچیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بری پہر فرمایا حضرت نی یا الہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر درجہ اوسکی بیچ اونکی کہ سیدہی راہ دکہائی گیئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندون اوسکے کی کہ باقی ہین بیچ باقی رہی ہوی لوگون کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوسکی ای پروردگار عالمون کی اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکی لیی اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی ف تحقیق روح الخ یہہ علة ہی اغماض یعنی آنکہین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینی آنکہون کو اسلیی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بینائی بہی اوسکی ساتہہ جاتی رہتی ہی پس نہین فائدہ آنکہین کہلی رکہنی مین ۵ ع ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیی گئی ڈہانکی گئی ساتہہ چادر یمن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسکا ہووی آخری کلام

لاالہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مراد یہہ ہی کہ جو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ میت کہی وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت
مین یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکی بقدر گناہون کی اور اول ظاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہووے اسکو بسبب اسکے اور مومنین سی کہ
جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتہا اور ظاہر یہہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی و نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دل سی ہی ثواب پاویگا اور اسمین شک
نہین کہ زبان و دل سی دونون سی کہنا افضل ہی ۱۲ ع **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یس
علی موتاکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو سورہ یس اپنی
مردون پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکے پڑہنی مین یہہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوٹہاوی تمام
اوسکی کہ اسمین ہی یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوای انکی عجب عجب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سی مراد حقیقی مردے
ہوون پہر اونکی گہر مین پڑہی پہلی دفن کی یا سرہانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردویہ وغیرہ نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوی نزدیک اسکی یس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن
عدی وغیرہ نی کہ جو کوئی زیارت کری قبر والدین اپنی کی یا ایک کی یعنی مانکی یا باپ کی ہر جمعہ مین پہر پڑہی نزدیک اون کی سورۃ یس مغفرت کیجاتی
ہے واسطی اوسکی بقدر گنتی تمام حرفون اوسکی کی ۱۲ ع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ ۱۲ مولانا **وعن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان
رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ دیا عثمان بن
مظعون پر اوس حالت مین کہ وہ میت تہی اور حضرت روتی تہی یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی یہہ ترمذی
وابو داؤد وابن ماجہ نی **ف** مہاجرین مین سے اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کئے
گئے بعد انکی دفن کی وہ تعمیرہ ٹہیرا اور حضرت نی دست مبارک سی پتہر اوٹہا کر انکی قبر پر رکہا نشان کی لیے اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا
کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنیکی یعنی پہلی دفن سی اور رونا اور بہانا آنسو کا بہی جائز ہی ۱۲ ع **وعنہا** قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وھو میت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق نی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اوس وقت کہ اونکی وفات ہو چکی تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث بہ الموت فاذنونی
بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظھرانی اھلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حصین بن وحوح سی کہ طلحہ بن
براء بیمار ہوئی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتی تہی اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی
اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتہہ مرنی اونکی یعنی تا آؤنگا اور نماز اوپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کی پس
تحقیق نہین لائق واسطی مردے مسلمان کی یہہ کہ روک رکہا جاوی درمیان لوگون اوسکی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اگر دیر کر دفن
کرین تو خوف ہی سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کہاوینگی اسمین حقارت اور بےغرتی اوسکی ہی اور مومن کو اللہ تعالی نی معظم
و مکرم کیا ہی پس اسلیی فرمایا کہ جلد دفن کرین ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن جعفر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش

العظیم الحمد للہ رب العالمین قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء قال اجود واجود رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنی قریب المرگ کو نکو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا سب تعریف واسطے اللہ کی پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نی ای رسول خدا کی کیا سکہلانا اسکا تندرستونکو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف روایت کیے ہی ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنے مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی کلمی جو کہی اونکو نزدیک وفات اپنی کی داخل ہوگا جنت مین وہ یہہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر ۵ ع ۵ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتھا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لھا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیفتح لھا فیقال من ھذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لھا ذلک حتی تنتھی الی السماء التی فیھا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتھا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واخر من شکلہ ازواج فما تزال یقال لھا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیفتح لھا فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث ارجعی ذمیمۃ فانھا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتی ہین اوسکی پاس فرشتی پس جس وقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتی ہین یعنی ملائکہ رحمت کی نکل ای جان پاک کہ تہی بدن پاک مین نکل اوس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنی نزدیک خدا اور خلق کی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت کی اور رزق پاک کی بہشت مین اور ساتہہ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے پہر کہولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطی اوسکے یعنی بعد کہلوانی فرشتون کی یا پہلی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کی کہتے ہین کون ہی یہہ پس کہتی ہین فرشتی جو کہ اوسکو لیجاتی ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانیکی ہی کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتی ہین پس کہا جاتا ہی خوشی ہو جان پاک کو کہ تہی بدن پاک مین داخل ہو اوس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتہہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصی پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اوس آسمان تک کہ اوسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو ای جان پلید کہ تہی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتہہ پانی گرم کی اور پیپ کے اور ساتہہ اور عذابون طرح طرح کی مانند اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطی اوسکی یہہ یہان تک کہ نکلتی ہی یعنی ساتہہ کراہت کے پہر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کی یعنی واسطی ظاہر کرنی ذلت اسکی کے پس کہلوائی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی پس کہا جاتا ہی کون ہی یہہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پہر کہا جاتا ہی نہ خوشی ہو جان ناپاک کو کہ تہی بدن ناپاک مین پہر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کہولی جاوینگے تیری لیی دروازے آسمان کی پہر ڈالی جاتی ہی آسمان سی پہر پہر آتی ہی طرف قبر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف آتی ہین اوسکی پاس فرشتی ظاہر یہہ ہی کہ فرشتی رحمت کے اور عذاب کے

حاضر دونون ہوتی ہین پہر اگر نیک دیکہتی ہین فرشتی رحمت کے اپنا کام کرتی ہین اور اگر بدکار دیکہتی ہین فرشتی عذاب کے اپنا کام کرتی ہین اور
مراد مسالح سی یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کری حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق اوسکی بندون کی اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا
ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب وسنت کا ہی تاکہ رہی وہ درمیان خوف ورجا کی اور پہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی ہمیشہ قید کی گئی
سفل السافلین مین بخلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان وزمین مین اور میوے کہاتی ہی جنت مین جہان چاہتی ہی اور جگہ پکڑتی ہی طرف
قندیلونکی نیچی عرش کی اور اوسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتہہ بہی تعلق کلی اسطرح کہ پڑہتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑہتا ہی اور چین کرتا ہے
اور سوتا مانند سونے دولہ کی اور دیکہتا ہی طرف منازل اپنی کی جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کی پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا
تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادت سی ہی پس کون شکل بجانی انکو ہ ع ہ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاھَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِھَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ قَالَ وَیَقُوْلُ اَھْلُ
السَّمَاءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ فَیُنْطَلَقُ بِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ
انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُہٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِھَا وَذَکَرَ لَعْنًا وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَاءِ
رُوْحٌ خَبِیْثَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیْطَۃً کَانَتْ عَلَیْہِ عَلٰی اَنْفِہٖ ھٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی ہین اوسکو دو فرشتی لیجاتے
ہین اوسکو کہا حماد نی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے
کہا مانند ہے اوس بو مشک کی اسطرح اسلیی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یاد نہ رہی فرمایا حضرت نی اور کہتی ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سے
بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتی ہین رحمت بہیجی اللہ تجہ پر اور تیری بدن پر کہ آباد رکہتی تہی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکے
یعنی عرش پروردگار اوسکی پہر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو ڈہیل دیجاوی قیامت تک فرمایا حضرت نی اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہی
روح اوسکی کہا حماد نی اور ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نی بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتی ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے
پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوی قیامت تک کہا ابوہریرہ نی پس کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر یعنی کونہ چادر کا
کہ تہی حضرت پر اوپر ناک اپنی کی اسطرح سی نقل کی مسلم نی **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹہری جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک یعنے
پہر ہماری پاس آتا ہی اور مراد اجل سی یہان مدت برزخ ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہین کہ درمیان ہی مرنے اور قیامت کے ہی اور رائطہ
یعنی ابوہریرہ نی چادر ناک پر رکہکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت نے رکہی تہی اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہوئی
اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکہا ہ ع ہ ح ہ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ
اَتَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ بِحَرِیْرَۃٍ بَیْضَاءَ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ رَاضِیَۃً مَّرْضِیًّا عَنْکِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ
غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْکِ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُنَاوِلُہٗ بَعْضُھُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَاْتُوْا بِہٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ
ھٰذِہِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَاءَتْکُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ بِہٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَھُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ بِغَائِبِہٖ یَقْدَمُ عَلَیْہِ فَیَسْاَلُوْنَہٗ
مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُھِبَ
بِہٖ اِلٰی اُمِّہِ الْھَاوِیَۃِ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْہُ مَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ سَاخِطَۃً مَّسْخُوْطًا عَلَیْکِ

إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتی ہین فرشتی رحمت کی سفید ریشمی کپڑا پہر کہتی ہین روحکو نکل تو اوسحالین کہ راضی ہی تو اسسی اللہ راضی کیا گیا تجسی طرف رحمت خدا کی اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی کہ نہین غضب پس نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتی ہین اوس روحکو بعضی فرشتی بعضونسی یعنی ہاتہون ہاتہہ لیجاتی ہین ازراہ تعظیم وتکریم کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتی ہین فرشتی آسمان کیا خوب ہی یہہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سی پہر لاتی ہین اوسکو طرف روح مومنون کی یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچی عرش کی بحسب مرتبہ نیکی کی پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنی اوس روحکی ایک تمہارسی ساتہہ غائب آدمی کی کہ آتا ہی اوسکی پاس یعنی جیسا کوئی سفر سی آتا ہی آدمی اوسکی گہر کی لوگ اوس سی نہایت خوش ہوتی ہین اسیطرح سے اس مومن کی روح جانی سی اور روحین خوش ہوتی ہین پہر پوچہتی ہین ارواحین مومنونکی اس روح سی کہ کیا کیا فلانی نی یعنی کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی نام لیکر پوچہتی ہین احوال اون اشیاؤنکا کہ دنیا مین اونکو چہوڑکر مری ہی پس کہتی ہین ارواحین ایذ چہوڑ دو اسکو اسلیی کہ یہہ تہی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچہنا پس کہتی ہی یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکی کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچہتی ہو کیا نہین آیا تمہاری پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئی اوسکو طرف ماں اوسکیکی کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اوسکو موت لاتی ہین اوسکی پاس فرشتی عذاب کے ٹاٹ پہر کہتی ہین فرشتی روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عز وجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجہپر پس نکلتی ہی روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازی زمین کی پس کہتے ہین فرشتی کیا بری ہی یہہ بو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو طرف ارواح کفار کی نقل کی یہہ احمد ونسائی نی ف ریشمی کپڑی جو لاتی ہین شاید روحکو اوسمین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہی فلانی فلانی شخصونکا یعنی طاعت کرتی ہین تاخوش ہووین سنکر اور دعا کرین اونکی لئے ساتہہ استقامت کی یا گناہ کرتی ہین تاکہ غمگین ہووین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکی لیی اور طرف دروازی زمین کی کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی طرف دروازی آسمان زمین والیکی کہ پہلا آسمان ہی جیسکہ دلالت کرتی ہی اوسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتہہ دروازی کی زمین پس روح لیجاتی ہی طرف اسفل یا قلیس کے کہتا ہو تمن یعنی ملا علی کہتی ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کی کہ جگہ اونکی سجین ہی اور سجین نام ایک جگہہ کا ہی بیچ گہر جہنم کی ۱۲

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازی ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور ہنوز نہین

دفن کیا گیا تہا دو بین بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹہی ہم گرد حضرت کی گویا کہ ہمارے سرون پر جانور ہین پرند یعنی سر جہکا کر چپکی بیٹہی اور
داہنی بائین نہ دیکہتی تہی اور حضرت کی ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی کہ کریدتی تہی اور خط کہینچتے تہی ساتہہ اوسکی زمین مین یعنی جیسی متفکر کرتی ہین پہر اوٹہایا
سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی عذاب قبر کیسی دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی
اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب مرنی کی پہنچتا ہی اوترتی ہین طرف اوسکی فرشتی آسمان سی نہایت روشن منہہ ہین منہہ اونکی گویا کہ منہہ اونکی مین آفتاب ساتہہ اونکی کفن ہوتا ہی
کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبویون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وغیرہ یہانتک کہ بیٹہتی ہین سامنی اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ
یعنی اسطرح بیٹہتی ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتی ہین روح نکلنی کی پہر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹہتی ہین نزدیک سر اوسکی کی پس کہتی ہین
اے جان پاک نکل طرف بخشش کی اللہ کیطرف سے اور خوشنودی اوسکی کی فرمایا حضرت نی پس نکلتی ہی جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک مین
سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اوسکو ملک الموت نہین چہوڑتی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کے ہاتہہ مین ایک لمحہ
مارنی یعنی بسبب اشتیاق کی جلدی اوسکو لیلیتی ہین یہانتک کہ لیتی ہین اوسکو وہ فرشتی اور رکہتی ہین اوسکو اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہی اوس روح سے
خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتدائی پیدائش دنیا سی فنا ہونی اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ مومن کے جان سہل نکلتی ہی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ مومن پر بہی بڑی سختی ہوتی ہی سو وقت تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ سختی روح مومن پر نکلنی
سے پہلے ہوتی ہی اور وقت نکلنی کی سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کی کہ اوسکی روح نکلتی ہی دشواری سے واللہ اعلم مولانا **قال** فیصعدون
بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا
يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ
الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ
فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ
فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ
مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ
رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرت نے پس لیکر چڑہتی ہین فرشتی اوس جانکو پس نہین گذرتی فرشتی یعنی ساتہہ اوس جانکو
کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہتی ہین کون ہے یہہ روح پاک پس کہتی ہین فرشتی لانیوالی فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اوسکو
روح ہی بیان کرتی ہین اوسکو ساتہہ بہترین ناموں یعنی وصفون اور لقبون اوسکے کہ تہی اہل دنیا ذکر کرتی اوسکو ساتہہ اونکی دنیا مین اسیطرح سوال و جواب ہوتا
رہتا ہی یہانتک کہ لی پہنچتی ہین اوسکو آسمان دنیا تک یعنی پہلی تک پہر کہلواتی ہین فرشتی دروازہ اوسکی لیے پس کہولا جاتا ہی آسمان یعنے دروازہ اوسکا اونکے
لیے پس ساتہہ ہولیتی ہین اوسکی ہر آسمان سی مقربین اوسکی کہ اوس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکی یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو ساتوین
آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالی عزوجل لکہو یعنی ثابت کہو نامہ اعمال بندی میریکا علیین مین اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکی کی
کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتہہ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واسطی سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مینی زمین ہی سے پیدا کیا
ہے اونکو یعنی بدنون نبی آدم کیکو اور اسمین پہر پہیجتا ہوں اونکو یعنی بدنوں کو اور دوبارہ حوالی دن کیکو اور اسی سے نکالونگا اونکو دوسری بار فرمایا

حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکی بدن مین پھر آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتی ہین اوسکو پھر کہتی ہین اوسکو
کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی پھر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتی ہین اوسکو کون ہی یہہ
شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتی ہین فرشتی اوسکو کس سببے جانا تو نے
یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہی پڑہی مینے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھہ اوسکی اور سچ جانا مینے یعنی دل سے پس اوس سے سوال ہو تا حضرت
معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالی کی یہہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکی لیے بچھونی بہشت کی اور پہناؤ اوسکو لباس
بہشت کی اور کہولدو اوسکی لیے دروازہ طرف بہشت کی فرمایا حضرت نے پس آتی ہی اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادہ کیجاتی ہی اوسکے
لیے قبر اوسکی مین بقدر پہنچنی نگاہ اوسکی کی ف اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روحکو لیجاتی ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک
لیجاتی ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہووین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمین
نامہ اعمال نیکونکی رہتی ہین اور کون ہی یہہ شخص شاید کہ بعضونسی یون پوچہتی ہون اور بعضون سی اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا کہ اور
روایت مین آیا ہی مولانا ع ٥ **قال** وَيَاتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا
يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ
اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ فرمایا حضرت نے اور آتا ہی اوسکی پاس ایک شخص خوبرو اچھی کپڑی پہنی خوشبودار پس کہتا ہی خوشوقت ہو تو ساتھہ
اوس چیز کی کہ خوش کری تجکو یعنی وہ نعمتین تیری لیے چھپا ہین کہ نہ کسی آنکھنی دیکھین نہ کسی کان نی سنتین یہہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تہا
تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی میت اوسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بہلائیکو اور خوشخبری دیتا ہی اوسکی
پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑا یا ہون پس کہتا ہی میت ای پروردگار میری قائم کر قیامت ای پروردگار
میری قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنی کی ف مراد اہل سی حورعین اور خادم ہین اور مال سی محل اور باغ جنت کے اور اور
چیزین ہین اوسکی کہ قسم مال سی ہین یا مراد اہل سی قرابتی مومن ہین اور مال سی حور و قصور وغیرہ ع ٥ **قال** وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا
كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ
الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ
فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ
حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا
عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي
الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ فرمایا حضرت نے اور
تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکی دنیا سی اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتی ہین اوسکی طرف آسمان سی فرشتی یعنی عذاب کی

کملو ہی ساتہہ اونکی ہوتی ہین ٹاٹ پس بیٹہتی ہین روبرو اوسکی جہانتک کہ پہنچی نگاہ پہر آتا ہی ملک الموت یہانتک کہ بیٹہتا ہی نزدیک سر اوسکی کی
پس کہتا ہی اے جان خبیث نکل طرف عذاب کی اللہ کی طرف سی فرمایا حضرت نی پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کی یعنی بہر جہتی ہے بہرتی ہے
ناخوش رہتی ہی نکلنی کو بسبب خوف عذاب کی کہ دیکہتی ہی آثار اوسکی بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سی بسبب دیکہنے انوار و
آثار کرم کی پس کہینچتا ہی ملک الموت اوس روحکو یعنی نکالتا ہی ساتہہ سختی اور زور کی جیسا کہینچا جاتا ہی آنکڑہ صوف تر سی کہ وقت کہینچنی کی اوس صوف
مین سی کچہہ اوسکو لگ آتا ہی یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کہینچی جاتی ہی انتہا اور رگون سے ساتہہ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہی کہ جیسے اوسکے
نکل آیا رگونین سی کچہہ پس لیتا ہی ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہی اوسکو نہین چہوڑتی فرشتی روحکو اوسکی ہاتہہ مین قدر جہکنے آنکہہ کی یہانتک
کہ رکہتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کی اور نکلتی ہی اوس روح سی نہایت بو بیچ مانند بوی مردار کی کہ پائی جاوی روی زمین پر پس لیکر چڑہتی ہین اوسکو
پس نہین گذرتی ساتہہ اوسکی کسی جماعت پر فرشتون مین سی مگر کہتی ہین فرشتی کون ہی یہہ روح ناپاک پس کہتی ہین فرشتی لانی والی اوسکے
فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتی ہین ساتہہ بدترین صفتون اوسکی جو کہ تہا ذکر کیا جاتا ساتہہ اونکی دنیامین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہی اوسکو طرف آسمان
دنیا کی پس کہلوایا جاتا ہی اوسکی لیی دروازہ آسمان کا پس نہین کہولا جاتا واسطی اوسکی پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سند لینی کے یہہ
آیت نہین کہولی جاتی واسطی کافرون کے دروازی آسمان کی یعنی کوئی دروازہ دروازونین سی اور نہ داخل ہونگی بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو
اونٹ بیچ ناکی سوئی کی یعنی جیسی یہہ امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ایسیہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بہی نہین ہوسکتا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال
کہتی ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکہو نامہ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی نیچے ساتوین آسمان کے کہ نیچی کی زمین ہے پس پہینکی جاتی ہے روح اوسکی پہینکنے
کہ پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور جو شخص کہ شریک کری ساتہہ اللہ کی پس گویا گرا آسمان سی منہہ کی بل یعنی بلندی ایمان و توحید سی پستی کفر و شرک
مین پڑا پس اوچک لیتی ہین اوسکو پرندی یعنی ہلاک ہوتا ہی یا پہینک دیتی ہی اوسکو باو بیچ مکان دور کی یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سے
پس پہر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی بدن اوسکی مین اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتی پس بٹہلاتی ہین اوسکو پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا
پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین اوسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر کہتی ہین واسطی اوسکی کون ہے
یہہ شخص کہ بہیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پہر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرف سی یہہ کہ جہوٹا ہی پس بچہاؤ اسکی لیی بچہونا
آگ کا اور کہولدو اسکی لیی دروازہ طرف دوزخکی پس آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ ہوجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک
کہ ملکر ادہر آ ادہر نکل آتی ہین قبر مین پسلیان اوسکی ف سجین ایک جگہہ ہی گہرا دوزخمین ساتوین زمین کی نیچی اوسمین نامہ اعمال دوزخیونکی رکہے
جاتی ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کی نیچی ہی اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے
اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہہ آیہ یعنی دوسری مستند ہی زہری اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح
روحہ طرحا نہہ کہ بیان ہی حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر بولتا ہی اور قبر کافرونکو تو اسطرح بہیچتی ہی جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے
لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنے اولیاء اللہ کی لیی ضغطہ قبر کا بہیچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہی جیسی ماں اشتیاق والی اپنی بچیکو گلی لگاتی ہے
٥ع ٥ح ٥ وَيَاْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ اَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي
كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيئُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے
اوسکی پاس ایک شخص بدشکل بری کپڑی پہنی بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ ناخوش کری تجکو یہہ وہ دن ہے

جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہی تو پس چہرہ برا نہایت برا ہی لاتا ہی برائی پس کہتا ہی مین ہون عمل تیرا بد پہر کہتا ہی مردہ
ای پروردگار میری نہ قائم کر تو قیامت کو ۞ وفی روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء
والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من
قبلہم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق
ابواب السماء لیس من اہل باب الا وہم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد اور ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی
اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور
کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کی اور نہین کوئی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کہ وہ دعا مانگتی ہین اللہ تعالی
سے یہہ کہ چڑہائی جاوی روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتہہ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتہہ
رگونکی پس لعنت کرتی ہین اوسکو سب فرشتی درمیان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیی جاتی ہین
دروازی آسمان کی نہین کوئی دروازی والی یعنی آسمان دنیا کی دروازون سی مگر کہ وہ دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ چڑہائی جاوی روح
اوسکی ہماری طرف سی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ رگونکی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کہینچکر نکالتی ہین اوسکو
اور کمال تعلق ہوتا ہی اوسکو بدن کی ساتہہ ۞ ع ۞ وعن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ
اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرء علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک
یا ام بشر نحن اشغل من ذلک قالت یا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح
المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فہو ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے
عبد الرحمن بن کعب سی کہ نقل کی انہونی باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی اونکی پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا ای ابا عبد الرحمن
کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملی تو یعنی بعد مرنیکی فلانی سی پس کہہ اوسکو میری طرف سی سلام پس کہا کعب نی بخشی اللہ تجکو ای ام بشر ہم جو ہین زیادہ
مشغول ہونگی اس سے کہا ام بشر نی ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق روحین مومنونکی بیچ
قالب جانورون سبز کی کہاوینگی میوی درختون بہشت کیسی کہا ہان کہا ام بشر نی پس یہہ وہ ہی یعنی یہہ وہ فضل وکرامت ہی کہ امید رکہی
جاتی ہی تیری لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین **ف** عبد الرحمن بزرگ تابعین سی تہی اور انکی باپ کعب بن
مالک جلیل القدر صحابی ہی اور براء بن معرور بہی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تہین انہون نی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ
فلانی کو میری طرف سی سلام کہنا اگر ملی تو اوس سے ظاہر یہہ ہے کہ نام لیا ہوا اپنے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشی تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتی ہین کہ
جہان کسیسے ایسی بات سنتی ہین کہ کہنی نہ چاہیی تہی یعنی یہہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہنچاوین اور سلام وپیام
کسیکا پہنچاوین یعنے مین اپنی ہی حال مین گرفتار ہونگا اپنی ہی خبر نہوگی جو جاوی خبر اور ونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگی
حاصل یہہ کہ وہان کون کسیکا مین ہوگا کہ کسیکا سلام پہنچاوی اور وہ پہر جواب لیوی آگی اس عذر کا جواب یا ام بشر نی کہ تو اون مومنون مین سے نہین ہے
کہ گرفتار ہونگی بلکہ تو مومنون مین سے ہی کہ جنکے حق مین حضرت نی ایسا اور ایسا فرمایا ہی یعنی نہایت خوش حالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا
ہے کہ ارواح مومنونکی بیچ قالبون جانور سبز کی ہونگی چرینگی جنت مین اور کہاوینگی میوی وہانکی اور پیوینگی پانی وہانکی اور جگہہ پکڑینگی سونیکی قندیلونمین

بیچ عرش کی ہی ع وعن کعب عن ابیه انه کان یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما نسمة المؤمن طیر تعلق فی شجرة
الجنة حتی یرجعه الله فی جسده یوم یبعثه رواه مالک والنسائی والبیهقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ وہ حدیث کرتے
تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا ای اسکی نہین کہ روح مؤمن کی بیچ پرندہ جانور کی میوہ کہاتی ہی بیچ درختون بہشت کی یہانتک کہ پھر لاویگا
اسکو اللہ بیچ بدن اوسکی کی اوس دن کہ اوٹہاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسای نی اور بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین ف اگر
کوئی کہی کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گہٹ گیا کہ آدمی سی جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روحکو جانور کے
بدن کی ساتہہ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اس بدن کی ساتہہ ہوتا ہی اور تصرف اسمین کرتی ہی بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسی جواہر صندوق مین رکہتے
ہین احتیاط کی لئی پس اسمین بہی اوسکی تعظیم وتکریم ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ بات خاص شہدا کی لئی ہی اور بعضی کہتی ہین مومنون کے
لئی ہی ظاہر حدیث سی یہی معلوم ہوتا ہی ع وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد الله وهو یموت فقلت اقرأ علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم السلام رواه ابن ماجة اور روایت ہے محمد بن منکدر سی کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کی پاس اور وہ تھی قریب مرنیکی پس کہا مینی
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی

باب غسل المیت وتکفینه

باب بیچ بیان غسل میت کے
اور کفن اوسکی کی ف یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہی سب علما کی نزدیک یعنی اگر
بعضی نہلا دین گی سبکی سر سی فرضیت اوتر جاویگی والا سب گنہگار ہونگی اور اختلاف ہی اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہی یا نہین ظاہر یہہ ہے
کہ شرط ہی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ام عطیة قالت دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرة کافورا او
شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها ایاه وفی روایة اغسلنها وترا
ثلثا او خمسا او سبعا وابدان بمیامنها ومواضع الوضوء منها وقالت فضفرنا شعرها ثلثة قرون
فالقیناها خلفها متفق علیه روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سی کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تہین بیٹی اونکیکو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سی اگر دیکہو تم یہہ مناسب
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتہہ پانی کی اور پتی بیر کی یعنی پانی مین پتی جوش کرو اور اوس سی نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستہرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو
آخر بار مین کافور یا فرمایا کچہہ کافور سی پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنی اونکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نی تہہ بند اپنا پہر فرمایا
بدن سی لگا دو اوسکی اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکہدو اسطرح کہ بدن سی لگا رہے اور ایک روایت مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع
کرو اوسکی داہنی طرف سے اور اعضاء وضو اوسکی سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندہین ہمنی بال اونکی کی تین چوٹیان پہر ڈالا ہمنی اونکو اونکی پیچہی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی ف لفظ او کا اسمین ترتیب کے لئی ہی تخییر کی لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوی پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر
پاک ہو دو بار یا تین بار مین تو مستحب ہے پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سی نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکر القاضی وابن الملک وغیرہما
اولی یہہ ہی کہ دو بار تو بیر کی پتون کی پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سی اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نی غسل سیکہا تہا
ام عطیہ سی وہ نہلاتی تہی بیر کی پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتہہ پانی کافور کی اور کہا شیخ ابن ہمام نی کہ مراد یہہ ہی اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے
چنانچہ جمہور یہی کہتی ہین اور کوئی کہتی ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کے خوشبو مین ڈالی اور بعد نہلانے اور خشک کرنی بدنکی بدنکو لگاوے اور لکہا ہے علما نے کہ اگر کافور

نہ ہاتہہ لگی تو شاخت قائم مقام اوسکی ہوتا ہی اور بیری کی پتون سے میل خوب دور ہوتی ہی اور جلدی مردہ بگرتا نہین اور موذی دفع ہوتی ہین اور کافور سی جانور موذی اور تہہ بند حضرت نی صاحبزادی کی لئی عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈہونڈہنے ساتہہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسیکہ پہلی موت کی ہی لیکن یہہ چاہیی کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑونسی زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکی داہنی طرفسے یعنی داہنی ہاتہہ اور پہلو اور پاؤنسی ابتدا کرو اور روا و مواضع الوضوء مین مطلق جمع کی لئی ہی پس اعضاء وضو کی پہلی دہونی چاہیین سوا کہ پہلے اور اعضا اور مراد اعضاء وضوسی وہ ہین کہ جنکا دہونا فرض ہی پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہی اور مستحب کہا ہے بعضی علماء نی یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹی اور ملی اوس سے دانتونکو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سی اور نتہنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا آج اور مختار یہہ ہی کہ مسح کری سر پر اور پاؤن بعد غسل کی نہ دہوئی جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کی دہوئے پاؤن بہی دہوئے اور نہ دہوئے پہلی ہاتہہ میت کے بلکہ شروع کری منہہ سی بخلاف جنبی کی اس لئی کہ جنبی ہاتہہ پاک کرتا ہی اور اعضا دہونیکی لئی اور میت نہلایا جاتا ہی اور کے ہاتہہ سی اوسکی ہاتون کی دہونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک بال عورتکی کہلی رہنی دی گوندہی نہین ۵ع ۵ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئی بیچ تین کپڑون سفید یمن کی اور سحول کی بنی ہوئی روئی کی نہ تہا اونمین کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور نہ تہا اونمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن مین نہ تہی اور بعضون نی یہہ معنی لکہی ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑونمین نہ تہی بلکہ سوای تین کپڑونکی تہی اس صورت مین لازم آتا کہ کپڑی کفن کی پانچ تہی لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلئی کہ ثابت ہوا ہی کہ نہ تہی حضرت کی کفن کی مگر تین کپڑی اور اسپر مترتب ہوتا ہے اختلاف علماء کا اسمین کہ آیا مستحب ہے یہہ کہ ہون کفن مین قمیص و عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہ ہون اونمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نی کہ تین کپڑی ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر لیس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہہ تاویل کرتی ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تہا بغیر سیا تہا جسکو یہان کفنی کہتی ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہی سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ۵ع ۵ح ۵ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنی بہائی کو پس چاہیی کہ اچہا دی کفن اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روایت کی ابن عدی نی کہ اچہی دو کفن مردوں اپنی کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچہا یہہ ہی کہ پورا ہوا اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کی پس اچہی سی یہہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والی کفن دیتی ہین از راہ ناموری اور تکبر کی کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نی کہ مسرفون نی جو اختیار کیا ہی کہ کپڑی بہت بہاری قیمت کی کفن مین دیتی ہین وہ شرع مین منع ہی واسطی ضایع ہونی مال کی ۵ع ۵ح ۵ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نی اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کئی ہوئی پس مر گیا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل دو اسکو ساتہہ پانی اور بیری کی اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکیمین اور نہ لگاؤ

اوسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مرجاوی تو کفن ہی اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی ہی اور خوشبوئی نہ لگاوی چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نی کہ اس محرم کو دو کپڑونمین کفنایا بسبب ضرورت کی تہا کہ وہ سوا ہی اون کپڑونکی اور کپڑا نہ رکہتا تہا اور خوشبو لگانی اور سر ڈہانکنی کو جو منع فرمایا خاص اوسکی لئی تہا نہ سبکے لئی واللہ اعلم ح ۵ **وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب** انشاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ سر اوسکا یہہ ہی قتل مصعب بن عمیر باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابوداود والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنو تم سفید کپڑی اسواسطی کہ وہ بہتر ہین کپڑون تمہارے مین کفناؤ سفید کپڑونمین اپنی مردونکو اور بہتر ہی سرمون تمہاری مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائی کو نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ موتاکم تک **ف** کفناؤ سفید کپڑونمین یہہ امر استحباب کے لئی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اولی سفید ہی اور نہیں مضائقہ ہی برد یعنی چادر مین کا اور کتان کا واسطی کفن مردون کی اور جائز ہی عورتونکی لئی ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن بہی اوسکا بعد مرنیکی جائز ہی اور اثمد کہتی ہین اسی سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتی ہین اور افضل یہہ ہی کہ اسکو سوتی وقت لگادی واسطی اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہی ح ۵ **وعن** علی رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب سلبا سریعا رواہ ابو داود

اور روایت ہے حضرت علی رضؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چہینا جاتا ہی چہینا جلد نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہی پس کیا حاجت ہی نفیس اور بہاری قیمت کی غرضکہ منع ہی اسراف کرنا کفن مین اور مستحب اور خوب ہی اوسط کی درجہ کا ح ۵ **وعن** ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائی نئی کپڑی پہر پہنا اونکو پہر کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میت اوٹہایا جاتا ہی اون کپڑونمین کہ مرتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نی جو کپڑی پہنی واسطی عمل کرنیکی اس حدیث پہنی اور مراد اس سے ظاہر معنی اوسکی ہین کہ مردہ کپڑونمین اوٹہیگا لیکن یہہ ہی مشکل اس لئی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اوٹہینگی لوگ ننگے بدن اور ننگی پاؤن پس معنی اسکی علمانی یہہ لکہی ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہی اوپر آدمی عرب اعمال کو کبہی کپڑی کہتی ہین اسلیے کہ جیسے کپڑی بدن سے لگے رہتی ہین ویسے ہی عمل ہی متعلق بدن سی ہوتی ہین چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بہی بعضونی یہہ کی ہی کہ اعمال اپنی پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئی کپڑی پہنے واسطی ستہرائی اور طہارت کی پہنی تہی اوسوقت مین اتفاقا یہہ حدیث بہی حضرت کی اونکو یاد آگئی بیان کردی یہہ کہ نئی کپڑی پہنی کی سند کی لئی بیان کی اور یا یہہ کہ قبرونسی اوٹہینگی کپڑی پہنی ہوئی اور محشر مین ننگی ہونگے ح ۵ ع ۵

وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش الاقرن رواہ ابو داود ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی امامۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہتر کفن حلہ ہی اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجے نی ابی امامہ سی **ف** حلہ ہی یعنی بہترین کفن لنگی

اور چادر ہی اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہی یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہون اس صورتمین معنی یہہ ہونگی کہ ایک کپڑی پر اکتفا نکری بلکہ دو کپڑی بہترین کر کفن کفایہ اور ادنی درجہ ہین اور اکثر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سبکو نکا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہی اس لیے اسکو بہتر فرمایا ع دح • وعن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائہم وثیابہم رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہداء احد کی یہہ کہ اوتار اجاوی اونسی لوہا یعنی زرہین اور ہتیار اور چمڑی یعنی پوستین وغیرہ بغیر بہری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن کئی جاوین خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑی کہ خونمین بہری ہون نقل کی یہہ ابو داؤد وابن ماجہ نی ف امام شافعی کی نزدیک غسل ہے شہید کی لئی اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عن سعد بن ابرہیم عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی راسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ واراہ قال وقتل حمزۃ وھو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواہ البخاری روایت ہی سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ عبد الرحمن صحابی کی پاس لائی کہانا یعنی وقت افطار کی اور وہ تہی روزہ سی پس کہا کہ ماری گئی مصعب بن عمیر اور وہ تہی بہتر مجہسی کفنائی گئی ایک چادر مین اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا کہل جاتی تہی پاؤن اونکی اور اگر ڈہانکی جاتی تہی پاؤن کہل جاتا تہا سر اونکا یعنی پہر سر ڈہانک دیا اور پاؤن پر اذخر رکہدی چنانچہ باب جامع المناقب میں حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نی کہ گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن کو کہ یہہ بہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ تہی بہتر مجہسی یعنی اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پہر کشادہ کی گئی واسطی ہماری دنیا اوسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتی ہین ہم یہہ کہ ہو وی ثواب نیکیون ہمارکا جلدی دیا گیا واسطی ہماری پہر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کی جو مذکور ہوا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا نقل کی یہہ بخاری نی ف عبد الرحمن عشرہ مبشرہ سی ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سی ہین اور احد مین شہید ہوئی اور حالت کفر مین بڑی فراغت والی تہی جب مسلمان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئی تسمہ کہ مین باندہی ہوئی فرمایا حضرت نی صحابہ کو کہ دیکہو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اسکا ساتہہ ایمان کی دیکہا مینی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی اسکو اچہی سی اچہا کہانا کہلاتی تہی اور دیکہا مین کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کیمین اپنی تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی کہ حضرت نی اونکو سید الشہداء فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سی ہین اور ڈرتی ہین ہم یعنی ڈرتی ہین اس سی کہ داخل ہو جاوین اون لوگونمین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلیہا مذموما مدحورا یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتی ہین ہم واسطی اوسکی دنیا مین وہ چیز کہ چاہتی ہین ہم واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین ہم پہر کر دانتی ہین ہم اوسکی لئی دوزخ داخل ہوگا اوسمین برائی کیا گیا راندہ ہوا ازبسکہ اونپر خوف غالب تہا یہہ خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہو جاوین اور الا معنی آیت کی یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سوائی اسکی کچہہ اوسپر انعام کرتی ہین دنیا مین جو کچہہ کہ چاہتی ہین ہم نہ جو کچہہ کہ وہ چاہتا ہی واسطی اوسکی کہ چاہتی ہین نہ واسطی سرچاہنی والیکی حاصل یہہ کہ یہہ آیت بیچ حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی ہے عبد الرحمن ایسے نہ تہی لیکن خوف غالب تہا ڈرے کہ بسبب اس نعمت کی ہم بہی کہین انہین نہون اور چہوڑ دیا کہانا باوجود شدۃ احتیاج کی کہ روزے سے تہی اسلیے

کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکہتا ہی نیل ہونیسی طرف لذتون کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کی جسقدر کفن میسر ہووی
سنت ہی ۵ع ۵ح ۵ **وعن** جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ
فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ قال وکان کسا عباسا قمیصا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی پاس بعد اسکی کہ رکہا گیا تہا اپنی قبر مین پہر حکم فرمایا اوسکی نکالنی کی لئی یعنی قبر سی پس نکالا گیا پہر رکہا اوسکو حضرت نی
اپنی گہٹنون پر پس ڈالا منہہ اوسکی مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نی اور تہا عبد اللہ بن ابی پہنایا تہا عباس کو کرتا نقل کی
یہہ بخاری ومسلم نی ف عبد اللہ بن ابی رئیس تہا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکہتا تہا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تہے روز بدر کے
بندی کرکر لائی تہی تو وہ ننگی تہی اور پیراہن کسیکا اونکی ٹہیک نہ آتا تہا بسبب دراز قد ہونی اونکی عبد اللہ بن ابی نی کہ یہہ بہی دراز قد تہا کرتا اپنا اونکو پہنایا
پس حضرت نی کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتی کی بدلا اوتارنیکی لئی تا منافق کا احسان اونپر نرہ جاوی اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین
اللہ تعالی نی فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا نکیجیو منافقون مین سی کہ مرگیا ہی اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر
اور باوجود اسکی حضرت عبد اللہ کی گور پر تشریف لیگئی اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکی منہہ مین ڈالا جواب اسکا علما نی یہہ لکہا ہی کہ یہہ واقعہ
پہلی اوترنی آیہ کی تہا اور حضرت کو غرض اس سی بدلا اوتارنا تہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطرداری اوسکی بیٹی کی
کہ وہ مومن تہا پاک نفاق سی اور بہت سی اسکی جواب لکہی ہین جو چاہی اور شرحون مین دیکہہ لی ح ف جب آدمی مرنی لگی تو قبلہ
رخ کردی اسطرح کہ چت لٹادی اور پانون قبلہ کی طرف کری اور سر اونچا کردی تا قبلہ رخ ہوجاوی اور تلقین کری شہادت یعنی اوسکی پاس
پڑہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب مری تو باندہ دی کلہ اوسکا تا منہہ بند ہوجاوی اور کوئی جانور منہہ مین نہ گہس جاوے
اور بند کردی آنکہین اوسکی اور مستحب ہے جلد دفن کرنا اوسکو اور جب ارادہ کرین نہلانیکا تو تختہ کو دہونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر دی پہر اوسکو لٹادی اور کپڑی اوتاری اور ستر اوسکا
ڈہانکدی ایک کپڑی سی کہ لنبا ڈیڑہ ہاتہہ کا ہو اور چوڑا دو ہاتہہ کا اور وضو کروادی بغیر کلی اور ناک مین پانی دینی کی اور نہلاوی ایسی پانی سے
کہ جوش کئی ہون اوسمین بیر کی پتی یا اشنان اگر بہم پہنچین والا خالص پانی سی اور دہووی سر اور ڈاڑہی اوسکی ساتہہ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے
تو صابون وغیرہ سی دہووی اور لٹاوی پہلی بائین کروٹ پہر نہلاوی یہانتک کہ پہنچی پانی اوس کروٹ تک کہ تختی سی لگی ہی پہر داہنی کروٹ
لٹا کر نہلاوی اسیطرح سی کہ پانی بائین کروٹ تک پہنچی پہر بٹہاوی مردیکو اور ملی پیٹ اوسکا آہستہ پہر اگر نکلی پیٹ سی کچہہ تو دہو ڈالی اور
غسل اور وضو کرواوی اور پونچہی اوسکی بدن کو کپڑی سی اور لگاوی حنوط یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑہی کو اور کافور اون اعضا کو لگاوے
کہ سجدہ مین زمین کو لگتی ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگہی نکری بالون اور ڈاڑہی کو اور نہ کتری ناخون اور بال اوسکی اور نہ ختنہ کری جسکا ختنہ نہوا ہو
پہر کفناوی اور کفن مسنون مرد کی لئی یہہ ہی کہ کفنی ہو مونڈہون سی قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادرین سر سی قدم تک اور کفن کفایہ
ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہہ ہی کہ کفنی اور اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑہنی لمبی ہو دو ہاتہہ کی اور چوڑی ایک بالشت
کی اور سینہ بند تین ہاتہہ کا لنبا اور چوڑا اوسکا بغلون کی نیچی سی گہٹنی تک اور باقی تین کپڑی جیسی کہ مرد کی کفن مین مذکور ہوئی پس جو کوئی زیادہ
کری اسپر یا کم کری اوسنی ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک ہی کپڑا کافی ہی اور نہ اختصار کری کوئی
بلا ضرورت اور دہونی دی کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلی پہنانی کی اور کفناوی یون کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پہیلاوی پہر اوسپر ازار
یعنی اندر کی چادر پہر کفنی پہنا کر ازار پر لٹاوی اور ہاتہہ دونون طرف پہیلاوے سینہ پر نرکہی پہر لپٹی ازار بائین طرف اوسکیسی پہر داہنی طرف سے

پہر لفافہ کو یون ہی لپیٹی اور عورت کو پہناوی کفنی اور اوسکی بالونکو دو حصے کر کر اوسکی سینہ پر اوپر کفنی کی ڈالی پہر اوسپر اوڑہاوی پہر ازار لپیٹی پہر لفافہ پہر سینہ بند سبکی اوپر لپیٹی اور سر کی اور پانونکی طرف سی کفن باندہ دیا جاوے اگر خوف ہو کہل جانیکا ملتقی الابحر اور بحر شرح ملتقی اور حلبی باب

المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا

باب ہی بیچ بیان چلنی کی ساتھ جنازہ کی اور نماز پڑہنی اوسکی **ف** جنازیکے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہئے کہ جنازیکے پیچھے چلے اور پیادیکو آگے بھی چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازیکی فرض کفایہ ہے یعنے اگر بعض پڑہ لین کے سبکی ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جاوینگے والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہی اور طہارت اوسکی اور رکہنا جنازیکا آگی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہین ہی غایب پر اور نہ اوسپر کہ جانورکے پیٹہ پر ہو یا لوگون کی کندہونپر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی پیٹہ کی پیچھے رکہا ہوا اور اگر بغیر نہلائی دفن کر دیا جائی اور ممکن نہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کہودنی کی تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوی قبر پر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑہین اور اگر نادانستہ بغیر غسل کی نماز پڑہی اور بغیر قبر کہودنیکی نکالکر غسل دیا پہر کر پڑہین نماز ۱۲ ح ہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ جنازیکی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بہلائے ہی یعنی بہلائی ہی اوسکی لئی پہنچاؤ اوسکو طرف بہلائی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بدی ہی رکہو اوسکو اپنی گردنون سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** جلدی کرو ساتہہ جنازیکی یعنی جنازہ دفن کی لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلد یسی دوڑنا نہین مراد ہی بیچ کی چال چلی کہ جلد جلد قدم اوٹہاوی اور پاس پاس قدم رکہی حاصل یہہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی سی کم آگی جلدی چلنی کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہی چال اور میت کا اچہا پس جلدی لیجلو اوسکو تاکہ پہنچی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر چال اوسکا برا ہی تو بہی جلدی لیجلو تاکہ پہینکو بریکو اپنی گردنونسی ۱۲ ع ہ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلھا یا ویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہی جنازہ پس اوٹہاتی ہین اوسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہی نیکبخت کہتا ہی جلد لیجلو مجکو یعنی طرف منزل سیر کی اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا اپنی لوگونکو وای مصیبت کہان لیجاتی ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہی آواز اوسکی ہر چیز سوای آدمی کی اور اگر سنی آدمی البتہ مرجاوی یا بیہوش ہو جاوے **ف** مومن جلدی چلنی کو کہتا ہی اسلئی کہ نعمتین جنت کی دیکہتا ہی اور بدبخت بسبب دیکہنی عذاب کی واویلا کرتا ہی اور میت کا کلام حقیقۃً کرتا اگرچہ روح نکل جاتی ہی اللہ تعالی قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی ہے جیسی قبر مین زندہ کیا جاتا ہی سوال کی لئی ۱۲ ع ہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکہو تم جنازیکو پس کہڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتہہ ہو اوسکی یعنی بعد نماز کی پس نہ بیٹھے یہانتک کہ رکہا جاوے جنازہ یعنی لوگونکی کندہونسی زمین پر رکہا جاوے یا قبر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی جب جنازہ گہر مین سی نکلی تو دیکہکر کہڑے ہو جاؤ واسطی تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکی یا بسبب ہول موت کی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ اسوقت بی پروا نہو نا چاہئی بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹہہ

ٹہرا رہی اور جب تک رکہا نہ جاوی کہ مین پر بیٹہی نہین بلکہ کندہا دینی کی لئی ساتہہ ہی اور کہا بعض علمار ہماری نی کہ جب نہ اترا دکری جنازیکی تو تہ
جائیگا تو اوتہہ کہڑی رہنا مکروہ ہی اکثرونکی نزدیک اور بعضیون نی کہا کہ ختیار رکہتا ہی چاہی ٹہرا رہی چاہی بیٹہ جاوی اور بعضون نی کہا دو مستحب مین اور
کہا جمہور نی کہ یہہ حدیثین منسوخ ہین ساتہہ حدیث حضرت علی رض کی کہ آگی آتی ہی ۵ع ۵ **وعن** جابرٍ قال مرّت جنازۃٌ فقام لھا رسول
اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انّھا یھودیّۃٌ فقال انّ الموت فزعٌ فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹہہ کہڑی ہوئی اوسکی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑی ہوئی ہم ساتہہ اونکی پس
کہا ہمنی ای رسول خدا کی یہہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کی لئی اوٹہین پس فرمایا حضرت نی تحقیق موت جائی
گہبراہت اور ڈرکی ہی پس جب دیکہو جنازہ او ٹہہ کہڑی ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** علیٍّ رض قال رأینا رسول
اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلمٌ وفی روایۃ مالکٍ وابی داود قام فی الجنازۃ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا دیکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم اور بیٹہی پس بیٹہی ہم یعنی
بیچ دیکہنی جنازیکی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہہ ہی کہ کہڑی ہوئی جنازیکی لئی پہر بیٹہی پیچہی اسکی **ف**
پہلی روایت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ کہڑی ہوئی حضرت جنازیکو دیکہکر ہم بہی کہڑی ہوئی اور جب گذر گیا اور غایب ہوا نظر سی بیٹہی حضرت
اور بیٹہی ہم بہی دوسری یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکہکر کہڑی ہوا کئی پہر بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کہڑی ہو جانا ساتہہ فعل
اخیر کی یعنی یہہ حکم پہلی تہا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی بہی یہی دونون معنی ہین اور دوسری معنی ظاہر ہین ۵ح ۵ **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من اتّبع جنازۃ مسلمٍ ایمانًا واحتسابًا وکان معہ حتّی یصلّی علیھا
ویفرغ من دفنھا فانّہ یرجع من الاجر بقیراطین کلّ قیراطٍ مثل احدٍ ومن صلّی علیھا ثمّ رجع قبل ان تدفن فانّہ یرجع اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی ساتہہ جنازی مسلمان کی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطی
طلب کرنی ثواب کی اور رہی ساتہہ اوسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اوسپر اور فراغت پاوی دفن اوسکی سی پس تحقیق وہ پہرتا ہی اجر لیکر برابر دو قیراط کی
قیراط مانند احد کی اور جو شخص کہ نماز پڑہی جنازی پر پہر پہر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پہرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم
ف قیراط کہتی ہین دینار کی بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سی مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈہیر بڑا ۵ع ۵ **وعنہ** انّ النّبیّ صلّی اللہ علیہ
نعی للنّاس النّجاشیّ الیوم الّذی مات فیہ فخرج بھم الی المصلّی فصفّ بھم وکبّر اربع تکبیراتٍ متّفقٌ علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنچائی خبر نجاشی کے مرنیکی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتہہ صحابہ کی طرف عیدگاہ کی پہر صف باندہی ساتہہ اونکی اور
تکبیرین کہین چار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نی جسپر نماز پڑہی اصحمہ تہا اور
دین نصاری پر تہا پہر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئی تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر پائی
اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑہی اوسکی جنازیکی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نماز نہ پڑہی جاوی میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو کوئی نماز پڑہی میت پر مسجد مین پس نہین ثواب اسطی اوسکی اور کہا ابن ہمام نی کہ خلاصہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہے نماز برابر کہ میت
اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نی کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت
خارج مسجد کی پہر بعضون نی کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نی کہا تنزیہی ہی اور اسحدیث سی شافعی یہہ نکالتی ہین کہ نماز جنازیکی غائب

جائز ہی اور حنفیہ کی نزدیک نہین جائز وہ کہتی ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنی حضرت کی آگیا ہو اسلئی کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار وپہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حایل تہی ہٹادئی ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست جنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس سی بغیر اسناد کی کہ کہا ابن عباس نے کہ کہولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہانتک کہ دیکہا اوسکو اور نماز پڑہی اوسپر

وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسألناه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها رواه مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتی ہماری جنازون پر چار اور راونہون نی تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنی اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتی تہی آج پانچ کیون کہین پس کہا اونہون نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتی نقل کی یہہ مسلم نی ف پانچ تکبیرین کہتی یعنی کبہی کبہی یا ابتداء مین لیکن اجماع ہی سب علمار کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سی زیادہ بہی منقول ہین لیکن لکہا ہی علمار نی کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائی چار کی جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کی قایل نہون تو کچہہ ضرر اجماع مین نہین آتا

وعن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة رواه البخاري اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابن عباس کے جنازی پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑہی مینی سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہہ سنت ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا امام ابو حنیفہ نی کہ مراد سنت سے یہہ ہی کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑہی جاوے بمکان ثنا کی تو قایم ہوتی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پڑہی سورہ فاتحہ مگر یہہ کہ پڑہی ساتہہ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پڑہنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نہ پڑہتی تہی اسکو نماز جنازہ مین انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سی اونکی نزدیک یہہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہے پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہوئی

وعن عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم

اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ کہا نماز پڑہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جنازی پر پس یاد رکہی مینی دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تہی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الہی بخش گناہ اسکی اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سی اور معاف کر اس سے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانی کی اور برف کی اور اولی کی یعنی پاک کر گناہون سے ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کی اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سی جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑی سفید کو میل سی اور بدلہ دے اسکو گہر یعنی اوس عالم مین بہتر گہر اسکی یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکیسے اور بی بی بہتر بی بی اسکیسے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتداءً اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کیسے یا عذاب دوزخ کی سی اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اسکو فتنہ قبر کیسے یعنی متحیر ہونیسی فرشتون کی جواب مین اور عذاب آگ سی کہا عوف نے کہ جب مینی یہہ دعا حضرت سے اوس میت کی لئی سنی تو رشک لگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینی کہ ہوتا مین یہہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لئے یہہ دعا کرتی نقل کی

یہہ مسلم نے ف یعنی بی بی بہتر ہی اسکی یعنی حور عین اور عورتون دنیا مین سے ہی لیکن اکثر ہاکہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور و لسے
بسبب نماز روزے اپنی کی جیسا کہ وارد ہوا ہی یہہ حدیث مین اور فقہ مین لکہا ہی کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑہنا اور حضرت نے پکار کر پڑہی تعلیم
لئے اور یہہ دعا ئی نسائی اور ترمذی نے بہی روایت کی ہی امام بخاری نے لکہا ہی کہ دعائین جو میت کی لئے وارد ہوئی ہین یہہ سب ہون سی صحیح تر ہی ع ہ
وعن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت ادخلوا به المسجد حتی اصلی علیه فانکر
ذلك علیها فقالت واللّٰه لقد صلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سهیل واخیه رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے ہی یہہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز
پڑہون مین اوپر پس انکار کیا گیا یہہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہی سو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوپر دونون بیٹون بیضا کی مسجد مین یعنی سہیل اور بہائی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف نام سہیل کی بہائی کا سہل تہا اور بیضا انکی ماں کا نام
ہی اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کی درست ہے بموجب اس حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی بموجب اس حدیث کے
کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطی کہ معمول نہ تہا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کے
ایک جگہہ مقرر تہی کہ وہان نماز جنازہ پڑہتے تہے اور ابو داود مین منع کی حدیث ہی موجود ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی پڑہی نماز جنازہ کی مسجد مین
پس نہین ثواب واسطی اوسکی اور حضرت عائشہ نے جو یہہ حدیث ذکر کی حضرت نے نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کی تہا کہ مینہہ برستا تہا یا معتکف تہے چنانچہ
ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تہی اسلئے مسجد مین پڑہی ع ح ح ہ وعن سمرة بن جندب قال صلیت وراء رسول اللّٰه صلی
اللّٰه علیه وسلم علی امراة ماتت فی نفاسها فقام وسطها متفق علیه اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ کہا نماز
پڑہی مینی پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جنازی ایک عورت کی کہ مر گئی تہی بیچ نفاس اپنی کی پس کہڑی ہوئی بیچ مین اوسکی نقل کی اسکو
بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتی ہین کہ عورت کے کولون کی سامنی کہڑا ہووے نماز پڑہنی کی لئی اور مرد کی سر کی سامنی پس یہہ حدیث سند اونکی
ہی بیچ حق نماز عورتونکی اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہی اور ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ کہڑا ہووی سامنی سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہہ حدیث منافی سینہ کی سامنی کہڑی ہونیکے نہین اس لئی کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان مین پڑا ہے اعضا کی اسلئے
کہ اوپر اوسکی سر اور ہاتہہ ہین اور نیچی اوسکی پیٹ اور پانون اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون مایل طرف
کولون کی راوی نے بسبب نزدیک ہونی دونو چیزونکی آپسمین گمان کیا کہ درمیان مین اوسکی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے
ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بہی کہ کہڑا ہووی امام عورت کی کولونکی سامنی ہ ع ح ہ وعن ابن عباس ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مر
بقبر دفن لیلا فقال متی دفن هذا قالوا البارحة قال افلا اذنتمونی قالوا دفناه فی ظلمة اللیل فکرهنا ان نوقظك فقام فصففنا
خلفه فصلی علیه متفق علیه اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تہا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا یہہ
یہہ عرض کیا صحابہ نے آج کی رات فرمایا پس کیون خبر کی تمنی مجہکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنی اسکو بیچ اندہیری رات کی پس برا جانا ہمنے جگانا آپکا پہر کہڑی ہوئی حضرت پس
صف باندہی ہمنی پیچہی حضرت کے پس نماز پڑہی اوسپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تہا ح ع ہ وعن ابی هریرة
ان امراة سوداء کانت تقم المسجد او شاب ففقدها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فسال عنها او عنه فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی
قال فکانهم صغروا امرها او امره فقال دلونی علی قبره فدلوه فصلی علیها ثم قال ان هذه القبور مملوة ظلمة علی اهلها وان اللّٰه

يُتَوَارُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک عورۃ تہی کالی جہاڑو دیتی ہے
مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس پوچہا احوال اوس عورت کیسے
یا مرد جوان کیسی کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نی کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابو ہریرہ
نی پس گویا کہ صحابہ نی حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہی یہہ کہ جسکے لئے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت
مین تعظیم حضرت کی منظور تہی پس فرمایا بتلادو مجکو قبر اوسکی پس تبلائی اونکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہہ قبرین بہری ہوتی ہین تاریکی سے
مردونپر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہی قبرونکو واسطی مردونکی بسبب نماز میری کی اونپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی مسلم کے
ف یا تہا ایک جوان یہہ شک راوی ہی کہ عورت جہاڑو دیتی تہی یا جوان دیتا تہا اور یہہ قبرین مرا د انسی وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تہا نماز پڑہنا
حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑہنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ مشروع ہی خواہ پہلی پڑہ چکی ہون یا نہ پڑہ چکی ہون
اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلی نہ پڑہ چکی ہون تو درست ہے اور اگر پڑہ چکی ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کی نزدیک
ایک شرط یہہ بہی ہی کہ اگر پہٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پہٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نی اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سے
کم کا ہو تو جانی کہ نہین پہٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانی کہ پہٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ حدیثو نمین جو نماز پڑہنا حضرت کا قبرون پر آیا ہے
خصوصیات حضرت کیسی ہی کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکی لئی پڑہتی تہی اور کو مطلق نہین درست ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** كُرَيْبٍ
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ
اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس سے یہہ کہ مرا اونکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہے
قریب مکے کی پس کہا ابن عباس نی ای کریب دیکہہ کس قدر جمع ہوئی ہین لوگ اسکی نماز کی لئی کہا کریب نے پہر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت جمع ہو گئی
تہی اوسکی لئی پس خبر دی مینی اونکو پہر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگی وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نی کہ نکالو جنازیکو پس
تحقیق مینی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی شخص مسلمان کہ مری پس پڑہین جنازی اوسکی پر چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتی ہون ساتہہ اللہ کی کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی میت کے حق مین نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑہی اوسپر ایک جماعت مسلمانونکی کہ پہنچین سو کو
سب شفاعت کرین واسطی اوسکی مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت اونکی میت کی حق مین نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی حدیث مین چالیس
آدمی فرمائی اور اسمین سو ظاہر یہہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہو وی پہر ازراہ فضل و کرم کی اپنی بندونکی حال پر
چالیس کے جمع ہونیکی بہی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونو عدد و نسی کثرت ہو وی نہ عدد خاص ٥ ع ٥ **وعن** اَنَسٍ
قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ
فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری صحابہ ایک جنازی
پس تعریف کی اوسپر بہلائیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پہر گذری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنی اوسپر بہلائیکی
پس واجب ہوئی اوسکی لئی بہشت اور یہہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنی برائی کا پس واجب ہوئی اوسکی لئی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ مؤمن گواہ ہین اللہ کی زمین مین **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح
ہونی اوس چیز کی کہ تعریف کی اوسپر یا اگر مرا حالت تعریف پر اور واجب ہوئے دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونی برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مرا اوس حالت پر
اور کہا مظہر نی کہ یہہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کی حق مین کہ گواہی دین اوسکی حق مین ایک جماعت ساتہہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی بہلے
کے لئے اور نہ خوف ہی دوزخ کا دوسری کی لئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حکم واجب ہونی جنت اور دوزخ کا کیا تو سبب اوسکے کہ مطلع
کر دیا ہو اونکو اللہ تعالی نی اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتہہ بہلائی اور برائی کی واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہہ علامت ہے
اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختون اور متقیون کا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کی کہتی ہین وہ علامت جنتی اور
دوزخی کی ہی یوالا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کرے کچہہ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو
یہہ بات باعتبار اکثر کی فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالی لوگونسی کہواتا ہی پس کہنا اونکا علامت واقع مین ہونیکی ہی اور یہہ معنے
نہین ہین کہ جو کچہہ کہین صحابہ اور مؤمن بیچ حق ایک شخص کی کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخکا ہی تو یون ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہین ہوتا ہے دوزخ
بسبب کہنی اونکی اور جو کوئی مستحق دوزخکا ہوتا ہی اونکی کہنی سی جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ نہین جائز ہی کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی
دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اوسکی لئی جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکی لئی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ بہلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخکا
اوسکی لئی کہ گواہی دین جماعت ساتہہ برائی کی ہ ع ہ ح ہ **وعن** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ
شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت
عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو مسلمان کہ گواہی دین واسطی اوسکی چار شخص ساتہہ بہلائیکی داخل کریگا اوسکو اللہ
بہشت مین کہا ہمنی اور اگر تین شخص گواہی دین یعنی تو بہی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دین تو بہی داخل کریگا کہا ہمنی اور اگر دو گواہی دین فرمایا
اور دو بہی پہر نہ پوچہا ہمنی اوسنی حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** داخل کریگا جنت مین یعنی بسبب فضل اپنی کی اور بہلائی اوسکے اور
کبہی یہہ بہی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہی اللہ تعالے گناہ اوسکی اور داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین واسطی سچ کرنی گمان مؤمنون کی بیچ ہونی اوسکے صالح
چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہی السنۃ الخلق اقلام الحق یعنی زبانین خلق کی قلم حق کی ہین ہ ع ہ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مردونکو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچی ساتہہ جزا اوس چیز کی کہ آگی بہیجی نقل کی بخاری و مسلم نی **ف** نہ برا کہو یعنی لعن و طعن
اور گالیان وغیرہ ندو مردونکو اگرچہ ہون فاجر و کافر جبکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہین مثل فرعون اور ابو جہل اور ابولہب کے اسلیے کہ جیسا اونہونے
کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کار تہی ثواب ملا اونکو برا کہنا نہ چاہئی اور اگر بدکار تہی شاید کہ اللہ تعالے نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہین اونکی برا کہنی مین کیا
فائدہ ہ ع ہ ح ہ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ

اَیُّهُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَمَرَ

بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جمع کرتی

دو شخصونکو شہداء احد مین سی بیچ ایک کپڑی کی پہر فرماتی تہی کونسی کو امین سی زیادہ قران یاد ہی پس جب اشارہ کیا جاتا واسطی حضرت کے

طرف ایک کے اونمین سی آگی کرتی اوسکو قبر مین یعنی جانب قبلہ کی گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکی اور فرماتی کہ مین گواہی دونگا اوپر

دن قیامت کی کہ راہ خدا مین مارے گئی ہین اور حکم فرمایا ساتہہ دفن کرنی اونکی خون سمیت او نہ نماز پڑہی اوپر او نہ نہلائی گئی نقل کی اوسکو

بخاری نی ف کپڑی کی وہان قلت تہی واسطی ضرورت کی ایک ایک کپڑی مین دو دو دفن کئی اور اس حدیث سی معلوم ہوا شہید کی لئی نہ غسل

ہی نہ نماز پہر نہ غسل دینی پر تو اتفاق ہی سب اماموں کا اور نماز نہ پڑہنی مین اختلاف ہی امام شافعی کہتی ہین کہ نہ پڑہی اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین

کہ پڑہی سند اونکی بہت حدیثین ہین ص ح ه وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَکِبَهٗ حِیْنَ

انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس گہوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئی اوس پر اوس وقت کہ پہری جنازی ابن دحداح کیسی اور ہم چلتی تہی گرد حضرت کے نقل کی یہہ مسلم نی ف جاتی

سوار نہوئی اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتی ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پہرتی ہوئی سوار ہوئی پس اتفاق ہی علماء کا اوپر کہ پہرتی ہوئی

سوار ہونا مکروہ نہین ه ع ه ح الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ یَمِیْنِهَا وَعَنْ یَسَارِهَا قَرِیْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَیُدْعٰی

لِوَالِدَیْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

وَالْمَاشِیْ حَیْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ زِیَادٍ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ چلی پیچہی جنازی کی اور آگی اوسکی اور داہنی اوسکی اور بائین اوسکی پاس پاس اوسکی اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے

اوسپر اور دعا کیجاوی واسطی ماں باپ اوسکی کی ساتہہ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں دونوں مسلمان نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت احمد اور

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یوں ہی کہ فرمایا سوار چلی پیچہی جنازی کی اور پیادہ جسطرف چاہی جنازی کی چلی اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازی کی پڑہی جاوے

اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سی ہے ف سوار چلی پیچہی جنازی کی یہہ یا تو محمول ہی عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادہ کو پیچہی چلنا افضل ہمارے

نزدیک ہے اور آگی چلنا افضل ہی شافعی کی نزدیک اور داہنی بائین چلنا جائز ہی اور چاروں طرف چلنی مین افضل یہہ ہی کہ پاس ہی تا مددگار رہی اوٹہانے

مین جنازی کی اور کچا بچا جو نکل پڑی تو ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نماز جب اوسپر پڑہنی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا

ہونیکی مانند آواز کرنیکی یا حرکت کرنی عضو کی اور پہر مرجاوی اور امام احمد کی نزدیک نماز پڑہی جاوی اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کی بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت

نکلنی کی آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نی کہ معتبر اسمین یہہ ہی کہ اکثر اوسکا نکل چکی اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدہی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز

پڑہی جاوی اور کم مین نہین اور دعا کیجاوی واسطی ماں باپ کی الخ مستحب ہے ہماری نزدیک کہ بعد تکبیر اولی کی پڑہی سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک

اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑہی جو کہ التحیات مین پڑہتی ہین اور بعد تیسری تکبیر کی پڑہی اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکی کی جنازی پر پڑہے اللہم اجعلہ لنا فرطا

واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجای سقط کی لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکے

پر نماز پڑہنی مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکہا ہی علمائی کہ یہہ تحریف ہی معلوم نہین کہ کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین

گیا ہی مغیرة بن زیاد اصلا نہ صحابہ ہین اور نہ تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرة بن شعبہ سی ہ ع ہ ح ہ وعن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی واھل الحدیث کانھم یرونہ مرسلا اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی سالم ہی اور اسنی اپنی باپ سی نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا عبد اللہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتی تہی آگی جنازی کی نقل کی یہہ احمد ابو داؤد ترمذی نسائی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہین اسحدیث کو مرسل ف یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ اونکی نزدیک آگی چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ نی حدیث مابعد پر عمل کرکر کہا ہی کہ پیچھی چلنا افضل ہی اور پیچھی چلنی مین فائدہ یہہ ہی کہ عبرة کرتی ہین لوگ جنازیکو دیکہہ کر اور مستعد رہتی ہین کندہا دینی کی لئی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والونکی ہین اور مکروہ ہی جنازیکی ساتہہ چلنی والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قران پڑہنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی دلمین اور اہل حدیث اسحدیث کو مرسل جانتی ہین کہ راوی اسکا زہری ہی یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہے اور وہ صحابی ہین ہ ع ہ ح ہ

وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع لیس معھا من تقدمھا رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجة قال الترمذی وابو ماجد الراوی رجل مجھول اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھی اوسکی چلین اور نہین تابع کرو پیچھی لوگونکی رہی نہین ہوتا ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ آگی بڑہ گیا اوس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نی کہا ترمذی نی ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی ف حدیث مؤید ہی ہماری مذہب کی کہ پیچھی چلنا جنازیکی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کی لئی کرتی ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سی پیچھی ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلئی کہ اون تک راوی اچھی ہین ہ ع ہ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازة وحملھا ثلث مرار فقد قضی ما علیہ من حقھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقد روی فی شرح السنة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمل جنازة سعد بن معاذ بین العمودین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ساتہہ ہووی جنازیکی اور اٹہاوی اوسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اسپر تہا روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازیکی ف تین بار یعنی مدد کری اوٹہانی والون جنازیکی راہ مین پہر چہوڑ دے تا راحت پکڑی پہر اوٹہاوی تہوڑی دور راہ مین اسیطرح کری تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مؤمن کا جو مؤمن پر حق ہی کہ ساتہہ جنازیکے جاوی اور مددگار رہی اوٹہانی مین وہ حق اسطرح اوٹہانی مین ادا ہو جاتا ہی نہ یہہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کی ادا ہو جاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازیکی یہہ مذہب شافعی کا اوٹہاوین جنازیکو تین آدمی اسطرح کہ کہڑا ہو ایک تو آگی جنازیکی درمیان دونون لکڑیون کی یعنی دونون ڈنڈونکی اور دو آدمی پیچھی اوسکی ہر ایک اون دونو مین سی رکہی لکڑی کندہی پر یہہ بات وقت اوٹہانی جنازیکے کی پہر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کری اوسکی جو چاہی جسطرح چاہی اور افضل نزدیک ابو حنیفہ کی تربع ہی یعنی اوٹہاوین اوسکو چار آدمی اور رکہین لکڑیان اوسکی کندہون پر روایت کیا گیا ہی یہہ ابن مسعود سی اور احتمال ہی کہ اوٹہانا تین آدمیونکا جو روایت کیا گیا یہہ کسی وقت

ناس مین اس سبب سوا ہوا نہ تنگی مکان کی یا قلت اونہانیوالونکی رع رح د **وعن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملٰئکۃ اللہ علی اقدامہم وانتم علی ظہور الدواب
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وروی ابوداود نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیچ ایک جنازہ کی پس دیکہا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتی تم کہ تحقیق فرشتی خدا کی اپنی قدمون پر ہین اور تم اوپر پیٹھہ جانورون کی
ہو روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداود نی مانند اسکی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ ثوبان سی
موقوف **ف** اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلی سوار پیچھی جنازہ کی اور اس سی مطلق سوار ہوکر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون
حدیثونین یہہ ہی کہ وہ معذور کی حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھہ اور عذر رکہتا ہو تو اوسکو پیچھی جنازہ کی سوار ہوکر چلنا جائز ہی اور یہہ غیر
معذور کی حق مین ہی پہلی روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی
حدیث نہین لیکن یہہ بہی بیچ معنی مرفوع کی ہی اسلئی کہ بغیر سنی کی حضرت سی وہ نہین ایسی خبر دے سکتی ہ ع رح ہ **وعن**
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی جنازی پر سورہ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی ابوداود وابن ماجہ نی **ف**
یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہی جیسا کہ حدیث ابن عباس کہین گذرا یا جنازی پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کی بقصد تبرک کے
پڑہی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نی کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچھہ کہ اسمین ثابت ہوا ہی
قول ابن عباس ہی کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہے یعنی نماز جنازی مین اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ قول صریح نہین ہی بیچ رفع کی یعنی اس
قول سی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نی سورہ فاتحہ پڑہی ہ ح ہ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز میت پر پس خالص کرو اوسکی لیی دعا یعنی کسیکے دکہانی سنانی کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور
ہو اور دل سی دعا کرو نقل کی یہہ ابوداود وابن ماجہ نی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی
الجنازۃ قال اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا
فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رواہ احمد وابوداود
والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابراہیم الاشہلی عن ابیہ وانتہت روایتہ عند قولہ
وانثانا وفی روایۃ ابی داود فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی آخرہ ولا تضلنا بعدہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑہتی نماز جنازی پر فرماتی الٰہی بخشش کر واسطی زندون ہمارے کی
اور مردون ہمارے کی اور حاضر ہمارے کی اور غایب ہمارے کی اور چہوٹون ہمارے کی اور بڑون ہمارے کی اور مردون ہمارے کی اور عورتون
ہمارے کی یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکہی تو ہمارے مین سی پس زندہ رکہہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سی پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکہہ
ہمکو ثواب اوسکی یعنی ثواب کہ بسبب مصیبت اوسکی کی ہمکو حاصل ہوا ہی اوس سی محروم نکر اور نہ فتنی مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی روایت کی
یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ نسائی نی ابراہیم اشہلی سی کہ اون نی نقل کی اپنی باپ سی اور تمام ہوئی

روايت اوسكى لفظ انسانا لك اور يهه روايت ابى داؤد كى ہى زندہ ركهہ اوسكو ايمان پر اور مارا اوسكو اسلام پر اور اخير مين اوسكے
يهه ہى اور نه گمراه كر ہمكو پيچهى اوسكى **وعن** واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل
من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب
النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداود وابن ماجة اور روايت ہى واثله بن اسقع
سى كه كها نماز پڑهى ساتهه ہمارى رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى ايك شخص پر مسلمانون مين سى پس سنا مينى حضرت كو كه فرماتى تهى يا الٰہى
تحقيق فلانا بيٹا فلانيكا بيچ امان تيرى كى ہى يعنى اسليى كه ايمان كہتا تها تجپر اور چنگل مارنيوالا ہى ساتهه قرآن كى كه وه امن دينى والا ہى پس بچا اسكو
فتنه قبر كيسى يعنى عذاب اوسكيسى اور عذاب آگ كيسى اور تو صاحب وفا كا ہى كه جو عهد اور وعده بندونكى ساتهه كيا ہى پورا كرتا ہى اور تو صاحب
حق كا ہى كه جو كچهه كه كيا ہى اور كرتا ہى حق ہى يا الٰہى بخشش كر واسطى اسكى اور رحم كر اسپر تحقيق تو بخشنے والا مهربان ہى روايت كى يهه ابوداؤد وابن ماجه
ف لفظ حبل كى كئى معنى ملا على قارى نى نقل كئى ہين اور اخير كو لكها ہى كه ظاهر تر يهه ہى كه معنى اسكى يهه ہون كه وه تعلق پكڑنيوالا اور چنگل مارنيوالا
ساتهه قرآن كى تها پس لفظ حبل سى مراد قرآن ہى جيسا كه اس آيه مين واعتصموا بحبل الله يعنى چنگل مارو ساتهه كتاب الله كى اور مراد لفظ جوار سى امان ہى
اور اضافه اسمين بيانيه ہى يعنى قرآن ايسا قرآن كه چنگل مارتا ساتهه اوسكى باعث ہوتا ہى امان اور اسلام اور ايمان اور معرفت وغيره ذالك كا ١٢ ع
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابوداود
والترمذي اور روايت ہى ابن عمر سى كه كها فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى ياد كرو نيكيان اپنى مردونكى اور بند رہو ذكر كرنى برائيون اوسكے
سى روايت كى يهه ابوداؤد وترمذى نى **ف** ياد كرو نيكيان اپنى موتى كى اسليى كه وقت ذكر كرنى صالحين كى اوترتى ہى رحمت اور يهه امر
استحباب كى ليى ہى اور بند رہو ذكر كرنى برائيون اونكيسى يهه امر وجوب كے لئے ہى يعنى واجب ہے كه برائى اونكى نه ذكر كرو كها ہى حجة الاسلام نى كه غيبت ميت كے
اشد ہى غيبت زنده سى اسليى كه زنده سى بخشوا لينا ممكن ہے دنيا مين بخلاف ميت كے كه اوس سے نهين بخشوا سكتا اور كتاب ازهار مين لكها ہى كه كها علماء
نى كه جب ديكهى نهلانى والا ميت مين كوئى اچهى چيز مانند روشن ہونى چهره اوسكى اور خوشبو آنيكى اوسمين سى تو مستحب ہے بيان كرنا اوسكا اور اگر
ديكهى اوسمين برى چيز مثلاً بو آتى ہو اوسمين سى يا كالا ہو جاوى منهه يا بدن يا بدل جاوى صورت اوسكى تو حرام ہى بيان كرنا اوسكا ١٢ ع
١٢ ح **وعن** نافع ابى غالب قال صليت مع انس بن مالك على جنازة رجل فقام حيال رأسه ثم جاؤا بجنازة
امرأة من قريش فقالوا يا ابا حمزة صل عليها فقام حيال وسط السرير فقال له العلاء بن زياد هكذا رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الجنازة مقامك منها ومن الرجل مقامك منه قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة
وفي رواية ابي داود نحوه مع زيادة وفيه فقام عند عجيزة المرأة اور روايت ہى نافع سى كه كنيت اوسكى ابى غالب ہے كها كه نماز پڑهى ميںنے
ساتهه انس بن مالك كى اوپر جنازى ايك شخص كى يعنى عبدالله بن عمر كى پس كهڑى ہوئى مقابل سر اوسكى پهر لائى لوگ جنازه ايك عورت
قريش مين سى پس كها اى اباحمزه كه كنيت ہى انس كى نماز پڑه اس جنازى پر پس كهڑى ہوئى مقابل درميان تخت كى پس كها واسطے
اوسكى علاء بن زياد نى كه اسيطرح سى ديكها تونى رسول خدا صلى الله عليه وسلم كو كه كهڑى ہوئى جنازى پر يعنى عورت كى جنازى ہى پر بيچ جگهه كهڑى
ہونى تيرى كى اوس عورت سى اور كهڑى ہوئى مرد سى جگهه كهڑى ہونى تيرى كى مرد سى يعنى حضرت كو ديكها تونى كه كهڑى ہوئى جنازى مرد پر مقابل
سر كى اور عورت كے جنازى پر مقابل درميان كى كها كه ہان نقل كى يهه ترمذى اور ابن ماجه نى اور بيچ روايت ابى داؤد كى مانند اسكى ساتهه زيادتى

کی اور اوسمین یہہ ہی کہ پس کہڑی ہوئی نزدیک کولی عورت کی **ف** اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی مذکور ہو اوسکا پہلی فصل مین ہو
ہی جو جاوے دہنی کہڑے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد الرحمٰن بن أبي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس
ابن سعد قاعدين بالقادسية فمرّ عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما إنها من أهل الأرض أي من أهل الذمة فقالا
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّت به جنازة فقام فقيل له إنها جنازة يهودي فقال أليست نفسا
متفق عليه روایت ہی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سی کہ کہا تہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹہی ہوئی قادسیہ مین پس گذرا گیا اوپر
ایک جنازہ پس کہڑی ہوگئی دونون پہر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمینداروںسی ہی یعنی ذمیون سی پس کہا دونون صحابیون نی کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کہڑی ہوئی پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہود کا ہی فرمایا کیا نہین
ہی یہہ جیا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** قادسیہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ پندرہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیونسی یعنی زمینداروںسی مراد
ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونی اونکی یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نی مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین یہہ
جاندار کہ ساتہہ موت اسکی ڈری اور عبرۃ پکڑی حاصل یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیی اوتہہ کہڑا ہوا مین اور اوپر گذر ہی چکا ہی
کہ منسوخ ہوا اوٹہہ کہڑا ہونا ساتہہ روایت حضرت علی رض کی پس شاید کہ ان دو صحابیونکو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ع ہ **وعن** عبادة بن
الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من
اليهود فقال له إنا هكذا نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم رواه الترمذي وأبو داود
وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وبشر بن رافع الراوي ليس بالقوي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتی
ساتہہ جنازہ کی نہ بیٹہتی یہان تک کہ رکہا جاتا قبر مین پس روبرو آیا حضرت کی ایک عالم یہودیونمین سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق
ہم اسیطرح سی کرتی ہین ای محمد یعنی کہڑی رہتے ہین یہانتک کہ رکہا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نی پس بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی بعد اسکی کہڑی نرہتی دفن کرنی تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیونکی روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہین قوی **وعن** علي رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرنا
بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد ذلك وأمرنا بالجلوس رواه أحمد اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ کہڑی ہوجانیکی وقت دیکہنی جنازیکی پہر بیٹہی پیچھی اسکی اور فرمایا ہمکو ساتہہ بیٹہنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف**
ظاہر اس حدیث سی ہیا معلوم ہوتا ہی کہ کروہی کہڑی ہوجانا بعد اسکی ۃ ع ہ **وعن** محمد بن سيرين قال إن جنازة مرّت
بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن أليس قد قام رسول الله صلى
الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال نعم ثم جلس رواه النسائي اور روایت ہی محمد بن سیرین سی کہ کہا تحقیق
ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کہڑی ہوئی حسن اور نہ کہڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن نی کیا نہین کہڑے
ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی جنازہ یہود کی کہا ابن عباس نی ہان کہڑی ہولی پہر بیٹہی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی پہلی حکم
تہا کہ حضرت جنازیکو دیکہکر اوٹہہ کہڑی رہتی بعد ازان بیٹہی رہتی اور نہ اوٹہتی پس کہڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو یہہ نسخ ہونا نہ پہنچا
ہوگا اسلیی انکار کیا ع ہ **وعن** جعفر بن محمد عن أبيه أن الحسن بن علي كان جالسا فمرّ عليه بجنازة فقام الناس حتى

جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ
اَنْ تَعْلُوَ رَاسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی محمد باقر سی یہہ
کہ حسن بن علی تہی بیٹہی ہوئی پس گذرا گیا اونپر جنازہ پس کہڑی ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہنچا تہا یہان تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا
حسن نی سوائی اسکی نہیں کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کی بیٹہی ہوئی اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند
ہو سر اونکی سی جنازہ یہود یکا پس کہڑی ہوئی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی حضرت کہ سبب کہنچنے جنازہ یہود کی کہڑی ہوئی تہی سبب یہہ تہا
کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سی جنازہ یہود یکا بلند ہو یہہ انکار کیا حضرت حسن نے لوگونکی کہڑی ہونے پر جنازہ کی لیئی برعکس پہلے انکار کی کہ ابن عباس نے
کیا تہا سبب نہ کہڑی ہونیکی پس شاید کہ یہہ بہی ہوا اوس قضیہ کی کہ بعد تلاش وتحقیق کی یہہ ثابت ہوا ہو کہ کہڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تہا
پہر منسوخ ہوا اور سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی کبہی بسبب ڈرنیکی کہڑی ہوتی اور کبہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کبہی واسطی ناخوش رکہنی اسکی کہ
جنازہ بلند ہو سر مبارک سی اور یہہ حدیث منقطع ہی اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تہی حضرت حسن کے زمانہ مین ٥ ع ٥ ح ٥ **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا
تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی موسیٰ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت
کہ گذری تجپر جنازہ یہودیکا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کہڑی ہوجاؤ اوسکی لئی پس نہیں تم اوسکی لئی کہڑی ہوتی سوا اسکی نہیں کہ کہڑے
ہوتی ہو واسطی اونکی کہ ساتہہ جنازیکی ہین یعنی فرشتی نقل کی یہہ احمد نی **ف** سبب کہڑی ہونیکی مختلف تہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین
ہو چکا ہی اور یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان بہی اوپر گذر گیا ٥ **وعن** مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ
الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ
اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین کوئی مسلمان کہ مری پس پڑہین نماز اوسپر تین صفین مسلمانونکی مگر کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اوسکے
لئی پس تہی مالک جسوقت کہ کم جانتی آدمیونکو تقسیم کرتی اونکو تین صفین موجب اسحدیث کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور بیچ روایت ترمذی کے
یون ہی کہ کہا راوی نی تہی مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑہنی کا پس کم جانتی لوگونکو اوسپر کرتی لوگونکو تین
یعنی تین صفین پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے
مانند اسکی **ش** واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہی عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہہ کہ اعتقاد کری کہ نہین واجب اللہ پر کچہہ اور یہان فرمایا
کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتونمین منافاۃ ہوئی جواب یہ ہے کہ یہہ واجب ہونا از راہ فضل و روعدی کی ہی نہ یہہ کہ واجب لغیرہ ہی او منع جواد جسبد
لذاتہ نہ یہہ اور کرمانی نے لکہا ہی کہ نماز جنازہ مین صفونکی فضل ان کہ پہلی صف واسطے تواضع کی ہوئی اور سوائی جنازیکی اور نماز مین اول کی صف فضل ہی ورنہ دعا کرے میت کی لیئے
بعد نماز جنازیکی اسلیے کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی ساتہہ زیادتی کی نماز جنازہ مین ٥ ح ٥ ع ٥ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا

جَعَلْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تہی نماز
جنازہ مین یہہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہی تونی پیدا کیا اسکو اور تونی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تونی قبض کی روح اسکی اور تو دانا
تر ہی ساتھہ باطن اسکی کی اور ظاہر اسکی کی اور آئی ہین ہم شفاعت کرنیوالی پس بخش اسکو نقل یہہ ابوداود نی وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑہی مینی پیچہی ابی ہریرہ کی ایک لڑکی پر کہ نہ کیا تہا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنا مینی ابوہریرہ کو
کہ کہتی تہی یعنی نماز مین یا الٰہی پناہ دی اسکو عذاب قبر سی نقل کی یہہ مالک نی ف کہا ابن حجر نی کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفت
کاشفہ ہی لفظ صبی کی اسلیئی کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر سی کہا ہی بعضی علمانی کہ نہین مراد ہی ساتھہ
عذاب قبر کی یہان عقوبۃ اور سوال بلکہ مراد ہی رنج بسبب غم و حسرت اور وحشت اور ضغطہ کی اور یہہ سبکو ہوویگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا
ذکر السیوطی اور علمانی اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونی لڑکونکی قبر مین صحیح یہہ ہی کہ نہین ہونیکا اسلیئی کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو منافی ہے
قاعدہ شرع کی واللہ اعلم ۱۲ ع ح ۱۲ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلیق کی یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے
کہا پڑہتی تہی حسن بصری اوپر جنازی لڑکیکی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی جگہہ سبحانک اللھم کی اور کہتی یعنی بعد تیسری تکبیر کی یا الٰہی کر اسکو
اسکو ہماری لئی پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہی کہ آگی بہیجی آدمی منفعت کی لئی اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے
آگی جاکر سرانجام آب و دانہ وغیرہ کا کری لشکر کی لئی اور یہان مراد دونون سی یہہ ہی کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے
اور ذخرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آوی ۱۲ ع ح ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ
لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ اور روایت ہے
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑہی جاوی اوسپر اور نہ وارث ہووی کسیکا اور نہ وارث کیا جاوی کوئی
اوسکا یہانتک کہ آواز کری وقت پیدا ہونیکی یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووی نشانی زندگی کی جبسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ ابن ماجہ نی
نہین ذکر کیا ولا یورث وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَ
النَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہڑا ہو امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کی اور لوگ پیچہی اوسکی ہون یعنی نیچی اوس سے ہون
روایت کی یہہ دارقطنی نی مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کی ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچی کہڑا ہو اور لوگ اونچی تو بطریق اولی منع
ہوگا اور یہہ حکم سب نمازونمین ہی خصوصیت نماز جنازہ کی نہین اور لفظ حدیث بہی مخصوص نہین لیکن حمل اوسپر کرکر اسباب مین لائی ہین
گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تہا شاید لوگونکو عادت ہو کہ نماز جنازہ مین اسطرح کرتی ہون پس منع کئی گئی اوس سے واللہ اعلم ۱۲ ح ع ۱۲

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ باب ہے بیچ بیان دفن کرنی مردی کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ
أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ سعد بن ابی وقاص نی کہا بیچ اوس مرض اپنی کی کہ وفات ہوئی اوسمین بناؤ میرے

دفن کی لئی لحد اور کہڑی کرو مجہپر کچی اینٹین کہڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نے
ف لحد کہتی ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کاداک کرتی ہین جسکو یہان بغلی قبر کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا
ابن ہمام نی کہ سنت ہماری نزدیک لحد ہی مگر کہ ہو ضرورۃ یعنی زمین نرم ہو اور خوف دہ جانیکا ہو تو شق کری یعنی جیسی یہان قبرین بنتی
ہین اور کہڑی کرو مجہپر کچی اینٹین یعنی اینٹونسی اوس طاک کو بند کردینا اور لکہا ہی علما نی کہ حضرت کی قبر کا طاک تو اینٹونسی بند ہوا تہا ص ع ہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لوئی سرخ روایت کی یہہ مسلم نی ف شقران جیلی آنحضرت کے
نی اوس لوئی کو بغیر کہی صحابہ کی قبر مین رکہہ دیا تہا اور کہا شقران نی کہ مکروہ جانا مینی یہہ کہ استعمال کری اوسکو کوئی پیچہی حضرت کی اور کہا
بعضے عالمون نی کہ یہہ رکہنا لوئی کا خصائص آنحضرت کیسی تہا اور کہا بعضی عالمون نی کہ جہگڑی حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے
بسبب رکہنی اوسکی قبر مین اور کہا ابن عبد البر نی کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سی پہلی ڈالنی مٹی کی اور علما نی مکروہ کہا
کپڑا اچہا مردیکی نیچی اس لیے کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہی ہ ع ہ ح ہ

وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سفیان کہجور بیچنی والیسی یہہ کہ دیکہی اونہون نی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے
نقل کی یہہ بخاری نی ف امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور احمد نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اور اور حدیثون صحیحہ کی اسپر کہ بطور کوہان کے
بنانا قبر کا افضل ہی مسطح بنانی سی اور امام شافعی نی کہا مسطح افضل ہی ہ ع .....

وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی الہیاج اسدی تابعی سی کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علی نی کیا نہ بہیجون مین تجکو اوپر اوس کام کی کہ بہیجا مجکو اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی وہ کام یہہ ہی کہ نہ چہوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دی اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف
کہا ہی علما نی کہ تصویر کہنچنی حرام ہے اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہین جائز ہی مٹہنا و برداوے اور برابر کردی یعنی پست کردی ایسی کہ قریب زمین کی ہو بقدر کہ نمود اوسکی باقی
ہی کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے از ہار مین لکہا ہی کہ کہا علما نی کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈہا دینا زیادہ کا ہ ب ب ع ہ ح ہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گچ کرنی قبر کیسی اور عمارت بنانی سی قبر پر اور بیٹہنی
سی قبر پر روایت کی مسلم نی ف لکہا ہی ازہار مین کہ نہی قبرون کی گچ کرنی سی واسطی کراہت کی ہی اور یہہ نہی دونون صورتونکو شامل
ہے خواہ جنانسے اس سی کری خواہ قبر کی اوپر گچ کری اور عمارت بنانی قبر پر درست نہین اور واجب ہی ڈہا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد
اور کہا تورپشتی نی کہ بنا محتمل ہی دو نو چیزونکو خواہ قبر پر مکان پتہر وغیرہ سی بناوی خواہ خیمہ وغیرہ کہڑا کری منع دونون ہین کیونکہ کچہہ فائدہ نہین
پہر کہا تورپشتی نی کہ اسکی منع ہونیکا یہہ بہی سبب ہی کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی یعنی تہی کافر کہ سایہ کرتی تہی میت پر برسون تک اور قبر پر بیٹہنی
سی اسلیی منع فرمایا کہ یہہ منافی ہی اکرام مومن کی اسمین حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہی اور بعضون نی کہا بیٹہنے سی یہہ مراد ہی کہ غم کی ماری قبر
ہی پر بیٹہا رہی جیسی یہان بعضی آدمی فقیر ہو بیٹہتے ہین قبر پر اس سی منع فرمایا ہ ع ہ

وَعَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی مرثد غنوی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی بیٹھنا قبر پر اور روندنا
اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتی ہین کہ جب کوئی اقربا مین سی ایک جائی دفن کیا جاتا ہی اور اوسکی گرد اور مُردی مدفون ہوتی ہین تو اونکو روندتی
ہوئی اپنی قرابتی کی قبر پاس پہنچتی ہین یہہ مکروہ ہی اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لئے یعنی قبر کہودنیکی لئی یا دفن کرنیکی لئی قبرون پر پاؤن
رکہکر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کہ ننگی پاؤن قبرونمین جاوی کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا
کرنا پاس اوسکی نہایت مکروہ ہی اور مکروہ ہی ہر چیز کہ نہین معہود یعنی نہین ثابت سنت سی اور معہود سنت سے نہین ہی مگر زیارت اوسکی
اور دعا کرنی پاس اوسکی کہڑی ہوکر جیسا کہ کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کیطرف بقیع کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا انشاء اللہ
بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیہ اور نہ نماز پڑہو طرف قبر کی اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکی پڑہتا ہی تو صریح کفر ہی والا مکروہ تحریمی ہی اور یہی حکم
جنازیکا اگر سامنی رکہا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہی اور اسمین اہل مکہ بہی گرفتار ہو رہی ہین کہ قطار باندہ کر جنازی کعبہ کی پاس کہدے تے
ہین اور پہر اونکی طرف نماز پڑہتی ہین م ع ہ اگر کوئی کہی کہ ملا علی رحہ نی جو کہا کہ نہین معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس معلوم ہوا کہ
کہ قرات قرآن کی بہی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سی پڑہنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اونہون نی بہی وہ حدیثیں
تیسری فصل مین بیچ شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی ہین جواب یہہ کہ قرات قرآنکی داخل ہی دعا مین اسلئی کہ وہ بہی دعا ہی حکماً پس وہ مکروہ نہین ہ
مولانا ہ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی
جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ یہہ کہ بیٹہی ایک تمہارا
انگار پر کہ جلاوی کپڑی اوسکی پس پہنچی انگار طرف بدن اوسکیکی بہتر ہی واسطی اوسکی اس سی کہ بیٹہہ جاوی قبر پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹہہ جاوی اور وہ کپڑونکو جلاکر جلد تک پہنچ جاوی تو وہ سہل ہی قبر پر بیٹہنی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی اوسکی ضرر سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا یَلْحَدُ فَقَالُوْا
اَیُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی
مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمین سی یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تہا یعنی بغلی قبر کہودتا تہا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ لحد کرتا
تہا بلکہ شق کرتا تہا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جونسا اونمین سی آوی پہلی
کری کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوی لحد کہودی حضرت کے لئے اور اگر شق والا پہلی آوی شق کہودی پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تہا پس
لحد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ اگرچہ لحد افضل ہے لیکن شق بہی مشروع ہی اسلیی کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہیکو کہودا کرتی م ح ہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لحد واسطی ہماری ہی اور شق واسطی غیر ہماریکی روایت
کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نی اور روایت کی یہہ احمد نی جریر بن عبد اللہ سی **ف** علما نی اس حدیث کی کئی معنی لکہی ہین لیکن
ظاہر تر یہہ ہین کہ لحد واسطی ہماری ہی یعنی جماعت انبیاء کی اور شق جائز ہی واسطی غیر ہماریکی م ع ہ **وعن** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلٰثَةَ

فِی قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَکْثَرَھُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا

اور روایت ہی ہشام بن عامر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن احد کی کہ کہود و قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچہا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑی کرکٹ سی اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر مین اور آگی کرو یعنی جانب قبلہ کی رکہو اوسکو کہ بہت یاد رکہتا ہو اونمین قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کی یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنی شہدا کا تو فرمایا کہود و قبرین یہہ امر وجوب کے لیے ہی اور باقی استحباب کی لیی اور گہرا کرو اس سی معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اس لیی کہ اس سی محفوظ رہتا ہی میت درندون سی اور کہا مظہر نی کہ قبر اتنی گہری کری کہ اگر آدمی کہڑا ہو کر ہاتہہ اونچا کرے تو سرا انگلیون کی کنارے قبر کی برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہی اور بی ضرورت نہین درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہوا وسکو آگی کرو تو اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم کرنی عالم باعمل کی زندگی مین بہی اور مری پر بہی اور ایک نماز جیسی ایک میت پر ہوتی ہی ویسی ہی زیادہ پر بہی ہو سکتی ہی پس جب جمع ہون کئی جنازی تو چاہی علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑہی چاہی سبکو رکہکر ایک نماز پڑہ لی پہر آگی رکہتی ہین چاہی آگی پیچہی رکہی جانب قبلہ کی اور چاہی طول مین رکہی قطار باندہ کر اور افضل کی پاس کہڑا ہو ۵ ع ۵ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پہوپی میری باپ میرے کو تا کہ دفن کرین اوسکو مقبرہ ہماری مین پس پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ پہیر دو تم شہیدون کو طرف جگہہ شہید ہونی اونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی اور لفظ اسکی واسطی ترمذی کی ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضی مسلمان شہید ہوئی اور میرا باپ بہی شہیدون مین سی تہا لائی میری پہوپہی میری باپکو تا کہ دفن کری ہماری گورستان مین کہ بقیع تہا پس حضرت کی طرف سی ایک شخص نی ندا کی کہ جہان مارے گئین ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح جو کوئی مری ایک شہر مین نقل نکیا جاوی طرف دوسرے شہر کی کہا یہہ بعض علماء ہمارے نی اور ازہار مین لکہا ہی کہ یہہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنی مردونکی اور یہہ صحیح ہی نقله السید اور ظاہر یہہ ہی کہ یہی نقل کی خاص ہی ساتہہ شہدا کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیجاوی نہی نقل کرنی اونکی کی بعد دفن اونکی پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنیکی بغیر عذر کی نقل کرنا منع ہی اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بی ضرورت روا نہین آور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلی دفن کرنی اور درست کرنی قبر کی ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیی کہ مقبری اتنی دور ہوا کرتی ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوی بیچ مقبرہ اون لوگون کے کہ مرا ہی اونمین حضرت عائشہ رض کی بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر ایک منزل تہی کہ وہان مر گئی پہر جنازہ اونکا لائی مکہ مین پس جب حضرت عائشہ اونکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیرے موت کی وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اوسی جگہہ کہ جہان مرا تہا اور بعد دفن کرنی اور خاک ڈالنی کی درست نہین ہی کہودنا قبر کا بیچ تہوڑی مدت کی اور نہ بہت کی مگر بعذر اور عذر یہہ ہی کہ ظاہر ہووی کہ زمین غصب کی تہی یا لیلیوی اوسکو شفیع اور کتنی ہی صحابہ مین سی زمین کفرستان مین دفن کیی گئی اور وہان سی نقل نکیی گئی اور اگر مالک زمین کا چاہی کہ زمین کو ہموار کری اور زراعت کری پہنچتا ہی اوسکو اور یہہ بہی عذر ہی کہ لحد مین مال کسیکا یا کپڑا کسیکا رہ جاوی یعنی اس صورت مین بہی کہودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نی کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنی کی اور وہ عورت وہان حاضر نہ تہی پہر بی صبری کرتی ہوا اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش

نہین رکہتا کہ نقل کری پس جائز رکہنا بعض متاخرین کا اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نی یعنی اپنی کسی کتاب مین سوای ہدایہ کے کہ
کہ جب مرجاوی کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کی اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر موتی ہی دفن مین
اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کی دفن کیا جاوی تو نکالا نجاوی بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوی گہر مین کہ رہنا تہا اوسمین اسلیے کہ یہہ خاصہ انبیا
صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ح **وعن** ابن عباس قال سُلَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل رأسه رواه الشافعي
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکالی گیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکہنی کی قبر مین اپنی سر کی طرفسی روایت کی یہہ شافعی
نی **ف** صورت اسکی یون تہی کہ رکہا گیا جنازہ پاینتی قبر کی پہر نکالی گیی حضرت ع سر کی طرفسی اور رکہی گئی قبر مین شافعی کی ہان یونہین
رکہتی ہین اور ہماری نزدیک سنت یہہ ہی کہ رکہا جاوی جنازہ قبر کی قبلہ کی طرف اور اوٹہا کر رکہا جاوی قبر مین اور حضرت اسیطرح
مردیکو رکہتی تہی قبر مین جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکہا سبب یہہ تہا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تہی
کہ جانب قبلہ سی اوتارتی اسلیے کہ قبر شریف دیوارسی ملی ہوی ہی اور ایک جواب حنفیونکی طرفسی یہہ ہی کہ حضرت کا اوتارنا قبر مین مضطرب آیا ہی
چنانچہ ابوداود نی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیی گیی قبر مین جانب قبلہ سی اور سرہانے سی نہین نکالی گیی اور مانند اسکی ابن ماجہ نی بہی
روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثونمین ساقط ہوین دونون ۵ ع ح ۵ **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل قبرا
ليلا فاسرج له بسراج فاخذ من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن رواه الترمذي وقال في شرح
السنة اسناده ضعيف اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کی دفن کرنیکی لیی پس روشن
کیا گیا حضرت کی لیی چراغ پس لیا حضرت نی میت کو جانب قبلہ سی اور فرمایا رحمت کری تجکو اللہ تحقیق تہا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کی اور بہت
تلاوت کرنیوالا قرآنکا یعنی ان دونو چیزون کی سبب سی مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا شرح السنہ مین اسناد اوسکی ضعیف ہے
ف کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس بابمین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سی بہی آئی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ
نہین جیسا کہ بعضون نی لکہا ہی اور یہہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ اونکی ہان قبلہ کی طرفسی اوتارنا میت کو سنت ہی ۵ ع ح ۵ **وعن**
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ادخل الميت القبر قال بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله و
في رواية وعلى سنة رسول الله رواه احمد والترمذي وابن ماجه وروى ابوداود الثانية اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت
کہ داخل کرتی میت کو قبر مین کہتی رکہتا ہون مین ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ حکم اللہ کی اور اوپر شریعت رسول خدا کی اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کی
روایت کی یہہ احمد نی اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداود نی روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجائی ملت کی
وعن جعفر بن محمد عن ابيه مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم حثى على الميت ثلث حثيات بيديه جميعا
وانه رش على قبر ابنه ابراهيم ووضع عليه حصباء رواه في شرح السنة وروى الشافعي من قوله رش
اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹی محمد کی نی اپنی باپ سی یعنی امام باقر سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالین میت پر تین لپین
ساتہہ دونون ہاتہون اپنی کی اکہٹا کر کر اور تحقیق حضرت نی چہڑکا پانی اوپر قبر بیٹی اپنی ابراہیم کی اور رکہی قبر پر سنگریزی یعنی نشان کی لیی نقل کی یہہ شرح
السنہ مین اور روایت کی شافعی نی لفظ رش سی **ف** روایت کی احمد نی ساتہہ اسناد ضعیف کی کہ حضرت کہتی تہی ساتہہ پہلی لپ کی منہا خلقناکم اور
ساتہہ دوسری لپ کی وفیہا نعیدکم اور ساتہہ تیسری کی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نی کہ سنت ہی واسطی اوسکی کہ حاضر ہو میت کی

ساتھہ قبر پر یہہ کہ لپ بھر کر ڈالی مٹی قبر مین بعد بتاؤ کی اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نی ساتھہ تیری کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تھیلی نیکیونکی پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مینی تھیلی کو پس ناگاہ اوسمین مٹھی مٹی کی تہی جو کہ ڈالی تہی مینی ایک مسلمانکی قبر مین ذکرہ فی المواہب ۱۲ ع ہ **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبور وان يكتب عليها وان توطأ رواه الترمذي

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہہ کہ لکہا جاوی اوپر اور یہہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** گچ کرنیسی منع فرمایا اسلیی کہ اسمین ایک طرحکی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سی لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تاخوار و پائمال نہون اور پیشاب نکرین اوپر حیوان اور کہا ہی بعضی عالمون ہماری نی کہ اسیطرح مکروہ ہی لکہنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسیطرح مکروہ ہی پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھہ کر کھڑا کرنا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام میت کا خصوصا صالح کا لکھنا جائز ہی تاکہ پہچانا جاوی بعد گذرنی مدت کی ۱۲ ع ح **وعنه** قال رش قبر النبي صلى الله عليه وسلم وكان الذي رش الماء على قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتى انتهى الى رجليه رواه البيهقي في دلائل النبوة ++

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تہا وہ شخص کہ جسنی ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کی بلال بن رباح ساتھہ مشک کی شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سی یہانتک کہ پہنچا دیا پاؤن تک روایت کی یہہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** المطلب بن ابي وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا ان ياتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه قال المطلب قال الذي يخبرني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كاني انظر الى بياض ذراعي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حسر عنهما ثم حملها فوضعها عند رأسه وقال اعلم بها قبر اخي وادفن اليه من مات من اهلي رواه ابو داود

اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سی کہ کہا جبکہ مری عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیی گئی اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ لاوی حضرت کی پاس پتھر یعنی بڑا پتھر علامت کی لیی رکہا جاوی پس نہ اوٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پھر کھڑی ہوئی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑہائین دونو ہاتہونکی کہا مطلب راوی نی کہ کہا اوس شخص نی کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ کھولا اون دونوکو پھر اوٹھایا اوسکو پس رکہا اوسکو سرہانی قبر عثمان کی اور فرمایا نشان کیا مینی ساتھہ اسکی اپنی بھائیکی قبر کو اور دفن کرونگا مین پاس اوسکی اوس شخص کو کہ مریگا اہل میر یسی روایت کی یہہ ابو داؤد نی **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائی دن فتح مکہ کی اور یہہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سی بسبب نہ حاضر ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی تہی حضرت کی دودہ شریک اسلام لائی بعد تیرہ آدمیونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مری ہین مہاجروںمین سے اور انکی پاس اول دفن کیی گئی حضرت ابراہیم صاحبزادی حضرت کی اور لکہا ہی ازہار مین کہ معلوم ہوا اس سی کہ مستحب ہے یہہ کہ رکہی جاوی قبر پر نشانی پہچانکی لیی اور ایک جا گاڑی جاوین اقربا ۱۲ ع ح ہ **وعن** القاسم بن محمد قال دخلت على عائشة فقلت يا اماه اكشفي لي عن قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت لي عن ثلثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء رواه ابو داود اور روایت ہی قاسم بن محمد سی کہ کہا گیا مین حضرت عایشہ پاس پس کہا مینی ای ماں میری کھولدو میری لیی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونو یارون اونکی یعنی حضرت ابوبکر و عمر کی پس کہولدین میری لیی تینون قبرین نہ تہین بہت لمبی اور نہ متصل ساتہہ زمین کی یعنی بلکہ بلند بالشت

بالسنت یہہ تصین یکی ہوتی ہین کنگریان سرخ میدانکی یعنی جوکہ گرد مدینہ مطہرہ کی ہی روایت کی یہہ ابوداود نی ف کہولدین یعنی یہہ قبرین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجری مین تہین اور جب تک دروازہ کہلا ہوا تہا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تہا جب چاہتی کہ مشرف ساتہہ زیارت کی ہوتی پردہ اوٹہا کر اندر جاتی ہ ع د **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه رواه ابوداود والنسائي وابن ماجة وزاد في اخره كان على رءوسنا الطير اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جنازہ ایک شخص کی انصار مین سی پس پہنچی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا تہا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کہد چکی تہی پس بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹہی ہم ساتہہ حضرت کی یعنی گرد اونکی روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہماری سرونپر تہے پرندی جانور یعنی نہایت چپ اور سر جہکائی ہوئی بیٹہی تہی ف یہہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی اور وہ دراصل اس سی **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه مالك وابوداود وابن ماجة اور روایت ہی حضرت عائشہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا توڑنا مردی کی ہڈیکا مانند توڑنی زندہ کی ہڈی کی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہی جیسا کہ منع ہی حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی ہ ع د

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها رواه البخاري روایت ہی انس سی کہ کہا حاضر تہا مین اوسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی پاس قبر کی پس دیکہین مینی آنکہین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تہین پہر فرمایا کیا ہی تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورۃ اپنی سی آجکی رات پس کہا ابوطلحہ نی مین ہون فرمایا پس اوتر انکی قبر مین پس اوتری قبر مین روایت کی یہہ بخاری نی ف کیا ہی تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نی یہہ بارادہ اسکی کہ معلوم کرین یہہ کہ عثمان نی کسی عورۃ سی صحبت کیے ہی یا نہین پس کہا حضرت عثمان نی کہ نہین صحبت کیے مینی یعنی پس معلوم ہوا کہ اونہون نی اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سی صحبت کیے تہی اور ایک نکتہ اور اسمین یہہ ہے کہ حضرت نی یہہ اسلیے پوچہا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہی لیکن نکرنی مین ایک طرحکی مشابہت ہوتی ہی ملائکہ کی ساتہہ تو حضرت نی چاہا کہ جسنی عنقریب صحبت نکی ہو اور اس سی مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کری اور ابو طلحہ اجنبی نی جو اوتارا یہہ خصوصیات انکمیسی تہا یا اشارا تہا طرف بیان جواز کی کہا ابن ہمام نی کہ نہ داخل کری کسی عورۃ کو قبر مین اور نہ نکالی اوسکو کوئی سوائی مرد ونکی اسلیے کہ چہونا اجنبی کا عورۃ کو ساتہہ حائل کی یعنی کپڑی وغیرہ کی وقت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنی اوسکی کی پس جب مرجاوے عورۃ اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرین اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکی کی پہر اگر ہون ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اوتر کر دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما لکہتی ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانو نسی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نی کیون نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچہہ عذر ہوگا اسلیے نہ اوتری ہ ع د مولانا **وعن** عمرو بن العاص قال لابنه وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا على التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر

جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؁

اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبد اللہ کو اوس حالت مین کہ وہ نزع مین تہی جسوقت کہ مرو مین پس نہو ساتہہ میری کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میرےکا کرو پس ڈالو مجہپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تہوڑی تہوڑی پہر کہڑی رہو گرد قبر میری کی یعنی واسطی دعا ثابت رہنی وغیرہ کی بقدر اوسچیز کی کہ ذبح کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اوسکا یہانتک کہ آرام پکڑو مین بسبب تمہاری اور جانو مین یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کیکو روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اور نہ آگ عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتہہ میت کی لیجاتی تہی واسطی فخر اور ریا کی اور تا خوشبوئی جلاوین اور اور کام مین آوی اس سی منع فرمایا پس جیسی یہان بعضی جنازونکی ساتہہ اگر سوز مین اگر جلاتی جاتی ہین یا مشعلین ورپچ شاخی بلا ضرورت جلاتی ہین یا لکڑ والی آگ لیی ساتہہ رہتی ہین منع ہی آور بسبب تمہاری یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار تمہارےکی چنانچہ حدیث ابی داود کی مین آیا ہی کہ حضرت جب فارغ ہوتی دفن کسی شخص کیسی کہڑی ہوتی اوسپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی اپنی کی اور مانگو اسکی لیی ثابت رہنا اسلیی کہ وہ اب پوچہا جاتا ہی ۱۵ ع ۵ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ مری ایک تمہارا پس نہ بند رکہو اوسکو اور جلدی پہنچاو اوسکو طرف قبر اوسکی کے اور چاہیی کہ پڑہی جاوی نزدیک سر اوسکی ابتدا سورہ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اوسکی خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکہو یعنی تاخیر نکرو میت کی دفن کرنی مین بغیر عذر کی کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی جلدی کرنی تجہیز میت مین جسوقت سی کہ وہ مری اور آگی کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ جنازہ لیکر چلی تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نی کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑہو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیوالیکی لیی یہہ ہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لیی یہہ ہی کہ فائدہ اوٹہاوین اوسکی دعا سی انتہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پہر بخشی ثواب اوسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پہر پڑہی فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پہر کہی کہ مینی کرد انا ثواب اوسچیز کا کہ پڑہی مینی کلام تیری سی واسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سی تو ہوتی ہین اموات شفیع اوسکی لیی طرف اللہ تعالی کی اور کہا حماد مکی نی کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکی کی پہر رکہا سر اپنا ایک قبر پر اور سورہا مین پس دیکہا مینی اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی بنائی بیٹہی ہین پس کہا مینی قایم ہوئی قیامت کہا اونہونی نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بہائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی داخل ہووی مقابر مین پس پڑہی سورہ یس ہلکا کرتا ہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہین واسطی اوسکی نیکیان بقدر گنتی مردونکی کہ اوسمین ہین آور لکہتے سیوطی شافعی نی شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہنچنی ثواب قرآن کی واسطے میت کی پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اگلی علما اور تینوا امام بہہ کہتے ہین کہ پہنچتا ہی آور ہماری امام شافعی نی اختلاف کیا ہی انتہی ۱۵ ع ۵ پہر جو کچہہ امام شافعی سند لائی ہین سیوطی نی کئی جواب اوسکی لکہکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکہہ لے ؁

وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ وَھُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّةَ فَدُفِنَ بِھَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ شعر وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَتَصَدَّعَا ۔ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا ۔ لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَعًا ۔ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَھِدْتُکَ مَا زُرْتُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ورروایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پہر دفن کی گئی مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ مین حج لی لیی آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بہائی انکی تہی پس کہا اور تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی جدا نہتی آپسمین مدت مدید زمانی سی یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگی پس جب جدا ہوئی ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتہہ رہنی کی نہین گذاری ہمنی ایک رات اکہٹی پہر کہا حضرت عائشہ نی قسم ہی اسکی اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت مرنیکی نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہہ کہ مرا تہا تو یعنی اسلیے کہ نقل کرنا مکان موت سی سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہہ ترمذی نی ؀

ف حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نی دو بیتین پڑہین حسب حال اپنی بہائیکی فراق مین اور یہہ بیتین تمیم بن نویرہ نی کہین تہین بیچ مرثیہ بہائی اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اوسکو خالد بن ولید نی حضرت ابوبکر کی خلافت مین مار ڈالا تہا معنی بیتونکی یہہ ہے کہ تمیم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی مدت مدید زمانہ سی جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرۂ عرب اپنی تصرف مین رکہتا تہا اور اس بادشاہ کی دو ہمنشین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اوسکی رہی اور اونکو نعمان نی مار ا اونکی قتل کا بہی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہی پس تمیم اپنی بہائیکی مرثیہ مین کہتا ہی کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکہنی والی رہتی تہی اور جدا تہی ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ وہ اسطرح آپسمین اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سی رکہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیکی مدت دراز سی کہتی تہی کہ یہہ ہرگز جدا نہونگی پہر تمیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکی ایک مدت دراز تک ایک رات بہی ساتہہ نرہی تہی یعنی وہ مدت دراز آنی بود یا خوابی اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت نی لعنت کی ہی عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کیکو ولیکن ازبسکہ تجہی مرتی ہوئی نہ دیکہا تہا زیارت تیری قبر کی کی تا قایم مقام ملاقات کی ہو ۹ع ۹ح

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَآءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سعد کو جنازہ مین سی سر کیطرف سی اور چہڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یہہ سند ہی امام شافعی کی اور ہماری نزدیک محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہی ۵ع ۵ح

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلٰثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ایک جنازی پر پہر آئی نزدیک قبر کی پس ڈالین اوسپر سر کیطرف سی تین لپین مٹی کی روایت یہہ ابن ماجہ نی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن حزم سی کہ کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکیہ کیی ہوئی قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی یہہ احمد نی **ف** شاید مراد یہہ ہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہی تکیہ لگانیسی اسلیے کہ اسمین حقارت اوسکی لازم آتی ہی ۵ح ۵

بَابُ الْبُکَآءِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ہے رونیکا میت پر **ف** رونا مردی پر بغیر نوحہ اور چلانی کی جائز ہی مکروہ یہہ ہی کہ چلاوی اور نوحہ کری اور تعریف میت کی

باواز کری جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تہی اور اسی شمار اور ذکر اوسکی خوبیونکا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی ہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کی یہہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہی اور تسلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ نکری اور یہہ جمع ہونا خاص تیسری روز کا اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی حق یتیمونمین سی بدعت ہی اور حرام مجد الدین رح قاموس کی مصنف نی سفر السعادت مین لکہا ہی کہ عادت نہتی کہ میت کی لیی سوائی وقت نماز جنازہ کی جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختمات پڑہین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہہ سب بدعت ہین انتہی اگر گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا جائز ہی اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد مین غمگین بیٹہی اور لوگ آتی تہی تعزیت کی لیی لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ مین کرتی ہین نہتی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہین کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹہی دروازی گہر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سی فارغ ہو کر پہرین تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بہی چاہیی کہ اپنی کام مین مشغول ہو اور قبر کی گرد حلقہ باندہ کر قرآن پڑہنا مکروہ ہی. حق فی الترجمۃ، وشرح سفر السعادت **ف ۲** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچہی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنیسی تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اوسکی مگر یہہ کہ ہو غائب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملی جبہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی سی اور یہہ جب ہی کہ نہ دیکہی اونمین جزع فزع شدید اور اگر دیکہی کہ بہت جزع فزع کرتی ہین پہلی ہی دفن کی بہتر ہی اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہوٹونکو اور بڑونکو اور مردونکو اور عورتونکو مگر یہہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوسکو مگر محرم اوسکی اور مستحب ہے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالی میت تیریکو اور درگذر کری اوس سی اور ڈہانکی اوسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دی تجکو اوسکی مرنی پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیۃ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوسکی ساتہہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کافر مر جاوے اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو یون تعزیت کری بہت دی اللہ ثواب تجکو اور اچہی دی تسلی تجہی اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہی اچہی دی اللہ تسلی تجہی اور بخشی میت تیریکو اور یون نہ کہی کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونو کافر ہون تو کہی بدلہ دی تجکو اللہ اور نہ کم کری لوگ تیری اور شہرون عجم کمین جو رسم ہی کہ بچہونی بچہاتی ہین اور کہڑی رہتی ہین راہ ہو پر بہت بری رسم ہی اور بیٹہنا مصیبت کی لیی تین روز تک جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہی مردونکی لیی سیاہ کپڑی پہنی اور پہاڑنی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑی پہنی عورتونکو اور کالا کرنا موہنہ اور ہاتہونکا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا موہنہ کا اور بکہیرنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانونکا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سی ہی اور باطل و غرور اور نہین مضائقہ یہہ کہ کہانا پکا کر بہیجا جاوی اہل میت کی لیی اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسری دن. عالمگیری **ف ۳** جو کچہہ لوگ تکلفات کرتی ہین تیسری دن کہ فرش بچہاتی ہین اور خیمی کہڑی کرتی ہین اور خوشبوئی بانٹتی ہین اور مانند انکی یہہ سب امور بدعت اور بری اور نامشروع ہین کذا نقل الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب مین لکہا ہی کہ لوگون نی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانیکی اسمین مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اوتارنیکی لیی تیسری روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیی اوس سی پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہی کہ خوشبو حرام ہی بلکہ اسلیے ہی کہ اس عمل مین اوسوقت مشابہت عورتون کی ساتہہ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہہ ہین کہ سلام مصافحہ کری صاحب مصیبت سی اور تواضع کری اور کلام بہت نکری اور مسکراوی نہین ۱۲ شیخ الاسلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرٰھِیْمَ

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سی کہا داخل ہوئی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر ابی سیف لہار کی اور وہ تہا انگا ابراہیم کا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابراہیم کو پہر بوسہ لیا اونکا اور سونگہا اونکو یعنی رکہی ناک اور موہنہ اونکی موہنہ پر جیسی کوئی سونگہتا ہی تو پہر گئی ہم اونکی پاس بعد اسکی یعنی بعد چند روز کی اور ابراہیم تہی حالت نزع مین پس ہوئین دونو آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوئی آنسو اونسی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن عوف نی اور تم روتی ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نی ای بیٹی عوف کی تحقیق یہہ رحمت ہی پہر اوس رونیکی بعد پہر روئی پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہی اور نہین کہتی ہم باوجود اسکی مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کی ای ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو سیف کا نام براء تہا اور انکی بیوی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تہین حضرت ابراہیم کی اور اونکی ہان کسب لہار کا ہوتا تہا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ مہینی یا سترہ مہینی کی عمر تہی کی وفات کی پس الحدیث مین بیان ہی اونکی حالت نزع کا کہ حضرت اوسوقت تشریف لیگئی اور پیار کیا اور روئی پس کہا عبد الرحمن نی کہ لوگ تو روتی ہین آپ بہی روتی ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کی حضرت نی فرمایا کہ رحمت ہی یعنی اوسکو مبتلا اس حال مین دیکہکر رحم آتا ہی یہہ رونا اثر اوسکا ہی نہ کہ بسبب بی صبری کی ہی جیسا کہ تو نی خیال کیا اور دل غمگین ہی اسمین اشارہ ہی اسکی طرف جو غمگین نہووی پس بسبب سنگدلی کی ہی اور جو روتی نہین پس بسبب قلت رحمت کی ہی پس یہہ حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال اسکی سے کہ مری بیٹا اوسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہہ ہی کہ دیوی ذی حق کو حق اوسکا ع

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اَنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِ تُقْسِمُ عَلَیْہِ لَیَاْتِیَنَّھَا فَقَامَ وَمَعَہٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا فَقَالَ ھٰذِہٖ رَحْمَةٌ جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِہٖ فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یعنی حضرت زینب نے کسیکو طرف حضرت کی کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئی میری پاس پس بہیجا حضرت نی اوسکو سلام کہلا بہیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کی لیے ہی جو چیز کہ لی اور اوسیکی لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس اونکی ہلاک ہونی مین جزع فزع نہ چاہیی اسلیی کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکی ساتہہ مدت معین کی ہی یعنی زندگی تیری بیٹی کی بہی اتنی ہی مقدر تہی کہ جتنا جیا پس چاہیی کہ صبر کری اور ثواب چاہی پہر بہیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نی آدمی طرف حضرت کی قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائی پس کہڑی ہوئی حضرت اور تہی ساتہہ حضرت کی سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سی پس اوٹہایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت کی گود مین دیا تو اسیکو اور روح اونکی حرکت کرتی تہی یعنی جانکنی کی حالت تہی پس بہنی لگین دونو آنکہین حضرت کی پہر کہا سعد نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہہ پس فرمایا یہہ رحمت ہی کہ پیدا کیا اسکو اللہ نے اپنی بندونکی دلونمین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنی بندونمین سی مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکی حرام ہین اور حضرت شاید بہول کر روئی پس انکار کیا حضرت نی اوسکو کہ رونا آنسو لینی نہین حرام مگر وہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی وہ نوحہ ہی اور گریہ

حاك كرنا اور منہہ پیٹنا ع وعن عبد الله بن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن
ابن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم
فلما راى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى
لسانه او يرحم وان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا بیمار ہوئی سعد بن عبادہ بیماری کہ تہی اونکو یعنی انکو
معلوم نہین کہ کیا بیماری ہی پس آئی اونکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عبادۃ کرنیکو ساتھہ عبد الرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کی پس جب
گئی اونکی پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نی کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نی کہ نہین یا رسول اللہ پس روئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ
مہربانی کی اوسپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نی رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی پہر فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھہ
آنسوؤن آنکہونکی اور نہ ساتھہ غم کرنی دل کی ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھہ اسکی اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سے
کلمات ناشکری کی یا بی ادبی کی جناب الہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑہی لائق رحمت و ثواب کے ہوتا ہی اور
تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی لوگون اوسکیکی اوسپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بسبب رونی لوگون اوسکیکی یعنی آواز بلند کر کر
رونیسی عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین آویگی انشاء اللہ تعالی ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اہل طریقہ ہمارےسی وہ شخص کہ پیٹی رخساری اور پہاڑے
گریبان اور پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکی وہ چیز کہی کہ نہین جائز شرعا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف پیٹی رخساری اور پہاڑی گریبان اسکی حکم مین ہی وہ کہ پگڑی پہینک دے اور سر پیٹی اور بال نوچی ع وعن ابي بردة قال
اغمي على ابي موسى فاقبلت امراته ام عبد الله تصيح برنة ثم افاق فقال الم تعلمي وكان يحدثها ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا بريء ممن حلق وصلق وخرق متفق عليه ولفظه لمسلم
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوی ابی موسی پس شروع کیا اونکی عورۃ ام عبد اللہ نی کہ چلا کر روتی تہی پہر ہوشمین آئی ابو موسی
پس کہا کیا نہین جانا تو نی اور حال یہہ کہ حدیث کرتی تہی اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین بیزار ہون اوس سی کہ
منڈوائی بال سر کی یعنی مصیبت مین اور چلا کر رووی اور پہاڑی کپڑی اپنی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی مسلم کی ف
یہہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سی سرزد ہوتی تہی مسلمانکو بہت پرہیز کرنا چاہیی ان سی کہ حضرت بیزار ہوتی ہین ع وعن ابي مالك
الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الاحساب
والطعن في الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيمة
وعليها سربال من قطران ودرع من جرب رواه مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسی کہ نہین چہوڑینگی اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور
پانی طلب کرنا بسبب تارونکی اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلی مرنی اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی بیچ
مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نی ف فخر کرنا حسب مین حسب کہتی ہین اون خصلتون کو کہ اچہا جانتا

اونکو آدمی اچھی ہین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگونکی نسبون مین یعنی عیب کرنی لوگونکی نسب مین کہ فلانی کا باپ برا تھا
فلانی کا دادا برا تھا ان دونو چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہی اور یہہ دونو مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کی یعنی بسبب اسلام
کی یعنی کو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسری کو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکی یعنی توقع مینہہ کی کرنی بسبب ستارونکی یعنی فلانا ستارا
فلانی منزل مین آویگا تو مینہہ برسیگا حاصل یہہ کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہہ برسیگا بسبب نکلنے فلانی ستاریکی یہہ حرام ہی واجب یہہ ہی کہ کہی برسائی گئی ہم
بسبب فضل اللہ تعالی کی اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلا کہی شجاع تہا اور ایسا تہا اور ایسا تہا اور قطران ایک دوا ہے
بدبودار سیاہ نکلتی ہی درخت ابہل سی کہ ہند مین اوسکو ہوبیر کہتی ہین اور اوسکو اونٹون خارشتی کو ملتی ہین اور آگ اوسمین بہت سرایت کرتی ہے
اور جلدی بہڑکتی ہی پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہی کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملین گی قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ

ع ح وعن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال اتقي الله واصبري قالت اليك عني فانك لم تصب بمصيبتي ولم تعرفه فقيل لها انه النبي صلى الله عليه وسلم فاتت باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورۃ کی کہ آواز سی روتی تہی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سی یعنی
نوحہ مت کر والا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نی ایک طرف ہو مجہسی اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اوس عورۃ نی
حضرت کو پہر کہا گیا اوسکو کہ تحقیق یہہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورۃ دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نپایا نزدیک دروازہ کی دربانونکو
یعنی جیسی بادشاہونکی اور امیرونکی دروازونپر ہوتی ہین پس کہا نہ پہچانا تہا مینی آپکو پس فرمایا حضرت نی کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلی کے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور اس عورۃ نی حضرت کو بغیر پہچانی جواب دیا اور پہر پشیمان ہوئی غافل تہی اس قول سی کہ کسینی کہا
ہی کہ دیکہہ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکہہ طرف اوس شخص کی کہ کہتا ہے اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ
کہ جسپر ثواب ملی وہی ہوتا ہی کہ ابتدای مصیبت مین کری والا اخیر کو تو آپہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا
اور میت کی بہلائیونکا شمار کرنا مثلا کہی کہ کیا کڑیل جوان تہا اور مانند اسکی اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پہاڑنا گریبان کا
اور بکہیرنا بالون کا اور مونڈنا بالونکا اور نوچنا بالونکا اور کالا کرنا مونہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے اور کام کرنی کہ دلالت بی صبری پر کرین

ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يموت لمسلم ثلثة من الولد فيلج النار الا تحلة القسم متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مرتی تین فرزند کسی مسلمان کی پہر داخل ہو آگ
مین مگر واسطی کہولنی قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا التقدیر اوسکی
یون ہی وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سی قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخمین اگرچہ ایک آن کو جاوی مانند بجلی کی اور ہوا کی
یعنی پل صراط اوسپر کہڑا ہوگا اور سب اوسپر سی گذرینگی بد ایذا پاوینگی اور نیک کچہہ ایذا نہین پاوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند مرینگی وہ دوزخمین نہین
داخل ہوئیگا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہوجاوی یعنی فقط گذر ہی پل صراط پرسی ہو ویگا اس قسم کی سچ ہونیکی لیے اور عذاب نہین پاویگا عرب کہا کرتی ہین
کہ یہہ کام کیا مینی واسطی کہولنی قسم کی یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اوسکی عہدہ سوگند سی برآون اور اسکی لیے اونی فعل کہ ایک آن خفیف مین کری کافی ہے

ع ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنسوة من الانصار لا يموت لاحداكن ثلثة من الولد فتحتسبه

إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی کتنی عورتون کی انصار مین سی کہ نہین مرتی واسطی کسیکی تم مین سی تین فرزند پہر چاہی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نی اونمین سی یا دو فرزند مرین ای رسول خدا کی یعنی فرمائی کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نرکہی فرمایا حضرت نی یا دو مرین تو بہی یہی بشارت ہی روایت کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت بخاری مسلم کہمین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پادینگی ف چاہی ثواب یعنی نوحہ نکری اور پیٹی نہین صبر کر کر رضای الٰہی پر شاکر رہی اور کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر مصیبت کی کرنی اوسکی کی اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہی کہ اسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت مین دعا کی ہو حضرت نی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیی لگائی کہ چہوٹی لڑکون کی ساتہہ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور انکی مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکی تابع اور ملحق انکی ہوتی ہین بخلاف بڑونکی ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین واسطی بندی مومن میری کی نزدیک میری جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیاری اوسکی کو اہل دنیا سی پہر چاہی ثواب یعنی صبر کری مگر بہشت روایت کی یہہ بخاری نی ف پیاری اوسکی کو یعنی فرزند یا بہائی سوای انکی اور لوگ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اہل دنیا سی اور اہل دنیا کے قید سی معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سی مریگا تو اس سی بہی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اوس سی اور راضی ہونا اوسکا سب سے افضل ہی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننی والی عورت کو روایت کی یہہ ابو داود نی ف نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت رووے بیان کر کر بہلائیان میت کی اور بعضون نی کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونی کو میت پر ساتہہ آواز کی اور نوحہ سننی والی یعنی جو قصدا سنی نوحہ کو اور راضی ہو اوس پر ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجب حال ہی مومن کی لیی یعنی مومن کامل کی لیی کہ اگر پہنچی اوسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی اوسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہا کی یہانتک کہ بیچ لقمہ کے کہ اوٹہا کر دی اوسکو بیچ مونہہ بیوی اپنی کی روایت کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کری ثواب پاتا ہی جیسے کہ مونہہ مین نوالہ دیتی ہین اگر نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اوسکی ادا کرنیکی لیی اور واسطی خوشی اسکی دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ۔ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مومن مگر واسطی اوسکی دو دروازی ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑہتی ہین اوس سی عمل اوسکی اور ایک دروازہ

ہوا اوترتی ہی اوس سی روزی اوسکی پس جب مرتاہی روتی ہین دونون دروازی اوسپر پس یہہ سمجھا جاتاہی قول اللہ تعالی کیسی پس نہ رویا
کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک دروازی سی عمل نیک چڑہتی ہین اور یہی جگہہ لکہنی اعمال کی لکہی جاتی ہین
بعد لکہنی کی زمین مین اور ایک دروازہ سی رزق اوترتاہی اور پہنچتاہی جس جسکو مقدرہی پس جب مرتاہی تو دونو دروازی روتی ہین
یعنی کہ ایک سی عمل نیک چڑہتی تہی اور دوسری سی رزق اوترتا تہا کہ وہ ممد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور
یہہ بات سمجہی جاتی ہی آیۃ مذکورہ سی اسطرح کہ اوسمین کافرونکی حق مین فرمایاہی کہ نہ روئی اونپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون
پر روتی ہین ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ
اللہ بہما الجنۃ فقالت عائشۃ فمن کان لہ فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ فقالت فمن لم یکن
لہ فرط من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ مرگئی ہون واسطی اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہونیکی امت میری مین سی داخل کریگا اوسکو اللہ
بسبب اون دونونکی بہشت مین پہر کہا عائشہ نی پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند آپکی امت مین سی فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا
ہو واسطی اوسکی ایک فرزند پس یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطی اوسکی ایک بہی فرزند امت
آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کی روایت کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** فرط اوسکو کہتی ہین کہ قافلہ سی پہلی جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لیے تیار کرتاہی اور مراد یہان
سوا ہی فرط اخیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہونیکی مرجاوی اوسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلی جاکر درستی نعمتہای بہشت کی کرتاہی ماباپ کی لیے یعنی شفاعت
کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بہلائیونکی اور اچہی باتونکی پوچہنی کی حضرت نی اس لقب جامع فضائل وکمالات سی حضرت عائشہ کو
ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی انسی جاتاہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کی ہوتاہے
پس میرا اوٹہ جانا بڑی مصیبت ہوا انکی حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہین سکتی ع ح **وعن** ابی موسی الاشعری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملئکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون
نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد
رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مرتاہی فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتاہی اللہ تعالی فرشتون
اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابعین اون اوسکو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتاہی اللہ تعالی قبض کیا تمنی میوہ دل
اوسکی کا پس کہتی ہین کہ ہان پہر فرماتاہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نی کہتی ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتاہی اللہ تعالی
کہ بناؤ میری بندیکی لیے ایک گہر بڑا بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** اوس گہر کا نام بیت الحمد اسلیے رکہا
گیا کہ وہ ملتاہی بدلی مین حمد وتسلیم کی کہ مصیبت مین کی تہی ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا
نعرفہ مرفوعا الا من حدیث علی بن عاصم الراوی وقال ورواہ بعضہم عن محمد بن سوقۃ بہذا الاسناد موقوفا اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تسلی دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسکی روایت کی یہہ ترمذی

اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم کی سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھہ اسی اسناد کی موقوف ابن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسیکے مرنیکی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوا اسکی اور جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکی پاس جاکر تسلی دے یا لکھہ بھیجے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہہ باعث ہوا ہے صبر پر الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہے اوسکو بھی ثواب مانند کرنیوالے اوسکے ہوتا ہے اور موقوف ہے ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہے اور قوت دیتی ہے اسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الاکساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیۃ کرے بہائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہناویگا اوسکو اللہ جوڑون بزرگی کیسے دن قیامت کے سند اسکی حسن و مرفوع ہے ع وعن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لال جعفر طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کی مرنیکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کی کہانا پس تحقیق آئی ہے اونکو وہ چیز کہ باز رکہتی ہے اونکو کہانا پکانیسے یعنی خبر جعفر کی مرنیکی روایت کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون اور ہمسایونکو کہانا پکاکر بہیجنا اہل میت کی لیے اور کہانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بہر کر کہاوین ایک رات و دن اور بعضون نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کی ہین اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ کہانے غیر اہل مصیبت کے اوس کہانیکو اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہین اوسکی لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی مین پہر جب پکایا جاوے اہل میت کی لیے کہانا تو سنت ہے کہ بہت کہے اونکو کہانیکی لیے تا ضعف نہو وے اونکو بسبب نہ کہانیکی از راہ حیا کی یا بسبب زیادتی غم کی اور یہہ کہانا بہیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنیوالیون کی سخت حرام ہے اس لیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کہانیکا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگون کی بدعۃ مکروہ ہے بلکہ ثابت ہوا ہے جریر رض سے کہ گنتے تہے ہم اوسکو نیاحۃ سے یعنی نوحہ کرنیسے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے کہانا اوس سے کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہہ جب ہے کہ ہو مال یتیم یا غائب کی سے اور اگر یتیم یا غائب کی مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہے بلا اختلاف

الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہے مغیرۃ بن شعبہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانیکی دن قیامت کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن عمرۃ بنت عبد الرحمن انھا قالت سمعت عائشۃ وذکر لھا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او اخطأ انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا متفق علیہ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے کہ کہا انہو نے

کہ سنا میں نے حضرت عائشہ سے اوس حالمین کہ ذکر کیا گیا روبرو اونکے یہہ کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی سبب رونے زندہ کی اوپر اوسکے کہتی تہیں حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبدالرحمن کو کہ کنیت ہی عبداللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہیں جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچہہ کہ حضرت سے سنا کہ یہہ صورت خاص میں فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائی اسکی نہیں کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکی روتی ہیں اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بخشے اللہ یہہ کلمہ وہاں بولتی ہیں کہ کوئی ایک بات کہنے میں خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر میں پس حضرت نے خاص اوس یہودیہ کی حق میں فرمایا اور اور کفار بہی اوسکی حکم میں ہیں اور اوسکی لیے ہی یہہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اونکی عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہہ فرمایا کہ وہ عذاب میں ہی اور خوار ملعون جیساکہ حال کافر کا ہوتا ہی اور یہہ روتی ہیں اوسکو عزیز کہتی ہیں اور مرحوم جانتی ہیں پس حاصل حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہہ ہی کہ حضرت نے اوس عورت کو سبب کفر کی فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہی کہ حضرت نے بطریق کلیہ کی فرمایا کہ میت سبب رونے زندوں کے قبر میں عذاب کیا جاتا ہی پس یہہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنی اجتہاد سے کیا اور یہہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہہ حدیث خاص اسی قصہ میں سنے گئی ہو حال آنکہ یہہ ثابت ہوئی ہی ساتہہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی ابن عمر سے اور اور ونسے بہی مقید بہی اور مطلق بہی پس صورت خاص کہاں ہی اور اسمین جو علمائے اختلاف کیا ہی آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِکَ وَاللّٰهُ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ میں پس آئی ہم تا کہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اوسکی میں اور حاضر ہوئی اوسکی لیے ابن عمر اور ابن عباس بہی پس تحقیق میں بیٹہا ہوا تہا درمیان اون دونوں کی پس کہا عبداللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کی کہ وہ سامنے تہی اونکی کیا نہیں منع کرتے تم یعنی اپنی اہل کو رونیسے یعنی ساتہہ آواز اور نوحہ کی اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی سبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق تہی حضرت عمر کہتے ہتے کچہہ اسمیں سے یعنی اسمیں عام منع معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونیکو منع کرتی تہی کہ جو ساتہہ آواز کی یا نوحہ کی ہو نزدیک قریب المرگ کی پہر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پہر آیا میں ساتہہ حضرت عمر کی مکہ سے یہانتک کہ جسوقت پہنچے ہم بیدا میں کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ

اور مدینہ کی پس ناگہان عمر ملی ساتہہ ایک قافلہ کی نیچی درخت کیکر کی پس کہا یعنی مجکو جا تو پس دیکہہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکہا مینی پس ہی وہ
صہیب یعنی امیر وہ تہی اور اور اونکی ہمراہی تہی کہا ابن عباس نی پس خبر پہنچائی مینی اونکو پس کہا عمر نی بلا اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور
کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر سی پس جب زخمی کیی گئی عمر داخل ہوی صہیب روتی ہوی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت
عمر نی ای صہیب کیا روتا ہی تو مجہپر یعنی ساتہہ آواز اور بیان کرنیکی اور حال یہہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ
یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضی رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی جو رونا کہ ساتہہ آواز کی اور نوحہ کی ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ
وفات ہوی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہہ یعنی قول عمر کا روبرو حضرت عائشہ کی پس کہا عائشہ نی رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی نہین
اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکیکے اوسپر یعنی نہ مطلق رونیسے
اور نہ بعض رونی سی ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نی کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور
نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ دوسری کا کہا ابن عباس نی نزدیک اسکی مضمون آیۃ کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رلاتا ہے کہا ابن ابی ملیکہ نی پس نہ کہا ابن عمر نے
کچہہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف زخمی کیی گئی عمر یعنی جب مدینہ مین آئی اور زخمی ہوی محراب مسجد مین اور اونکو گہر مین اوٹہا لائی
اور لوگ خبر کو گئی تو اونمین صہیب بہی تہی وہ رونی لگی یہہ کہکر کہ ای بہائی میرے ای صاحب میری اس سی کوئی یہہ سمجہی کہ یہہ نوحہ ہوا اسلیے کہ
نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بند آواز سی ہو اور یہہ ایسا نہ تہا اور اوسکو بہی حضرت عمر نی منع فرمایا احتیاطا کہ کہین حد سی نہ بڑہ جاوی اور حضرت
عائشہ نی جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کر تو یہہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو عمر سمجہی اسلیے کہ حدیث صحیح ہی بی شبہہ اختلاف تعین مراد مین ہی عمر اور ابن عمر کہتی
ہین کہ عذاب بسبب رونیکی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہہ کافر کی حق مین ہی اور وہ عذاب مین ہی روئین یا نہ روئین لیکن
اللہ تعالی زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکیکی اوسپر اور سبب اسکا یہہ ہے کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتہہ رونیکی بلکہ بعضی وصیت
کرجاتی تہی ساتہہ رونی اور نوحہ کی بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتہہ اس آیت کے ولا تزر وازرۃ
آخر تک یعنی گناہ کسیکا کسی پر نہین لکہا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکہنی لگی اور کیون عذاب کیا جاوی اوسکو سبب اوسکے آگی ابن عباس
نی بہی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اوسکی خدا کیطرف سی ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اوسکو
عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اونکی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال بندونکی اللہ ہی نی پیدا کیی ہین اور کرتا بندہ ہی اور پہر اوسپر ثواب
عذاب پاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دو نون باتین ہوتی ہین اگر بہائی مسلمان کو دیکہکر ہنستا ہی تو ثواب پاتا ہی اور بطور مسخری کی ہنستا ہی
تو گنہگار ہوتا ہی اسیطرح غم اور خوشی کبہی خوب ہوتی ہین ثواب پاتا ہی اوپر آدمی اور کبہی بری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اوپر پس ابن
عباس کا قول جب بنے گا کہ ہنسنا اور رونا بی اختیاری ہون اور جب اختیاری ہون گی ثواب عذاب مین دخل ہی اور چپ رہنا ابن عمر کا اس قصہ
کو سنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اونہون نے یہہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جہگڑا جیسیکہ شان اہل عرفان کی ہے ع ر ح **وعن عائشۃ**

قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا
أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ
فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ
قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر زری
جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ مین شہید ہوئی بیٹھی یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تہا حضرت کی چہرہ مبارک مین غم اور مین
دیکہتی تہی سوراخ دروازی کے سی یعنے درز ون دروازی کے سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ
تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نی اوسکو یہہ کہ منع کری اونکو پہر گیا وہ پہر آیا حضرت کے
پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نی کہنا اوسکا پہر فرمایا حضرت نی کہ منع کر اونکو پہر آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونہون نے نہ مانا پہر
آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتون نی ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نی یہہ کہ فرمایا حضرت نی پس ڈال اونکی مونہہ
مین مٹی پس کہا مینی یعنی عائشہ نی اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری نہین بجالاتا جو کچھہ کہ حکم کرتی ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور نہ چہوڑا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانیسی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈال اونکی مونہہ مین مٹی
ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ چہوڑ دی اونکو بحال خود واسطی نہ نفع دینی نصیحت کی اونکو حالت جزع و فزع مین اور لفظ ارغم اللہ
سی آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نی اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کری تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تونی حضرت کو اور نہ چہوڑا رنج
پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اسکی سننی سی کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور باز نہین رہتین منع کرنیسی کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا نا حضرت کو ایذا نہوتی ع و
عن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ
قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ
اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا جبکہ مری ابوسلمہ کہ خاوند اون تہی ام سلمہ
کی کہا مینی کہ ابوسلمہ تہی مسافر اور بیچ زمین مسافرت کی البتہ روؤنگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی
کوئی نہین رو یا پس تہی مین تحقیق تیاری کی رونیکی اوپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکہتی تہی کہ شریک ہو میری یعنی رونی مین پس سامنی
آئی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گہر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نی اوس گہر
مین سی دو بار پس بند رہی مین رونیسی پس نہ روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تہا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نی **ف** تیاری کی رونیکی
یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہو گا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مراد دو بار
سی یا تو یہہ ہی کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوی اور دوسری بار جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یا دو بار سی مراد یہہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرۃ کہ سی
طرف حبشہ کی کی اور دوسری بار جبکہ وہانسی ہجرۃ کر کر مدینہ مین داخل ہوی ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا
قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا بیہوشی
ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اونکی عمرہ نی رونا اور یہہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسی اور ایسی گنتی تہی اوسپر یعنی خوبیان
اوسکی پس کہا عبد اللہ نی جسوقت کہ ہوش مین آئی یعنی بہن سی کہ نہین کہا تونی کچھہ مگر کہ کہا گیا واسطی میری بطور تنبیہ کی ایسا ہی تو یعنی اگر تو
مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مری عبد اللہ نہ
روئی بہن اوسپر روایت کی ہی یہہ بخاری نے **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوی کہ قریب مرگ کی پہنچی اوسمین ہوش

ہوئی

ہوئی ہیہ ہوئی نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئی غزوہ موتہ مین ۔ ح **وعن** ابی موسیٰ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیھم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللّٰہ بہ ملکین یلھزانہ ویقولان اھکذا کنت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب حسن اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی تہی نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو رونیوالا اون مین سے اور کہی ای پہاڑ اور ای سردار اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ میت کی دو فرشتی کہ گہی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تہا تو روایت کی ہیہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نی شرح الصدور مین بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ عذاب ہونی میت کے بسبب رونی اہل اوسکی کی اوپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کی نہین ہر حال بکار کر رونی اور نوحہ کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمر اور ابن عمر کی بہی ہی دوسرا یہہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونیکی مطلق تیسرا یہہ کہ بواسطی حال کی ہی یعنی وہ عذاب عذاب کیا جاتا ہی حالت رونی اونکی مین اوپر اور عذاب بسبب گناہون اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب رونیکی چوتہا یہہ کہ خاص یہہ کافر کی حق مین ہی اور یہہ دونو قول عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہین اور پانچوان یہہ کہ یہہ خاص ہی ساتہہ اوسکی کہ ہو نوحہ طریقہ اوسکی سی اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چہٹا یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ وصیت کر جاوی ساتہہ اسکی یعنی جو کہہ جاوی وارثون سی کہ میری بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اسلیئی کہ یہہ اوسیکا فعل ہی اور ساتوان یہہ کہ یہہ اوسکی حق مین ہی کہ نہ وصیت کری ساتہہ ترک اسکی کی پس ہوگی وصیت اسکی نکرنیکی جب جبکہ جانی حال اہل اپنی کی سی کہ کرینگی یہہ آٹہوان یہہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب اون باتونکی بیان کر کر رونی مین اہل اوسکی اوپر اور وہ ہون بری شرعًا جیسیکہ کہتی تہی اہل جاہلیت ای بیوہ کرنیوالی عورتون کی اور ای یتیم کرنیوالی اولاد کی اور ای خراب کرنیوالی گہرونکی نوان یہہ کہ مراد ساتہہ عذاب کرنیکی غصہ کرنا ملائکہ کا ہی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہین اہل اوسکی جیسیکہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کی قبر مین انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہہ عذاب کی یہہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بری رونے اہل اوسکی کی اور جیسیکہ رنج ہوتا ہی بسبب سینی اور گناہون اونکی کی اور خوش ہوتی ہی بسبب سننی اچہی اعمال کی اور حاصل یہہ کہ اگر سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتہہ اسکی پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اوٹہانی پر برابر ہی کہ نزع کی وقت یا بعد موت کی اور برابر ہی اسمین کافر اور مومن اور اس سی تطبیق حاصل ہوجاتی ہی اس آیہ مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کی کہ اس باب مین آئی ہین ۔ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال مات میت من اٰل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاجتمع النساء یبکین علیہ فقام عمر ینھاھن ویطردھن فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دعھن یا عمر فان العین دامعۃ والقلب مصاب والعھد قریب رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد مین نام اونکا صریح مذکور ہی پس جمع ہوئین عورتین رونی لگین اوسپر پس کہڑی ہوئی حضرت عمر منع کرنی اونکو یعنی اقربا کو اور ہانکتی ہار کر اونکو یعنی اجنبیونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دای عمر کسواسطی کہ انکہین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہی روایت کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورتین کچہہ آواز سی روتی ہونگی بغیر بلند کرنی آواز کی پس منع کیا اونکو حضرت عمر نی کہ کہین ایسا نہو کہ اس سی بڑہ کر نوحہ جو منع ہی شرع مین وہ کرنی لگین

پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا۔ ع وعن ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول الله صلی
الله علیه وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربهن بسوطه فاخره رسول الله صلی الله علیه وسلم
بیده وقال مهلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انه مهما کان من العین ومن القلب
فمن الله عز وجل ومن الرحمة وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواه احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی الله
علیه وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمر نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمر کو رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اپنے ہاتھ
سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتو تم انکو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی
آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہیں اسکو یہہ چیزیں اور جو ہوتا ہے ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان
سے ہے روایت کی یہہ احمد نے ف جو ہوتا ہے ہاتھ سے یعنی مونہہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا
وہ باتیں کہنیں کہ رب کو ناپسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنی اوسکے بہکانے سے ہے اور وہ پسند کرتا ہے ان چیزونکو۔ ع وعن البخاری
تعلیقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحا
یقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه اخر بل یئسوا فانقلبوا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے
کہا جب مرے حسن بیٹے حسن بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اوٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنی ہاتف
غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اوسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے ف خیمہ
کھڑا کیا اور آپ بھی ہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق انکی کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہہ ہے کہ خیمہ انہوں نے کھڑا کیا
اسلیئے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیئے اور آدیں لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے۔ ع ح وعن عمران
ابن حصین وابی برزة قالا خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة فرای قوما قد طرحوا اردیتهم
یمشون فی قمص فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابفعل الجاهلیة تاخذون او بصنیع الجاهلیة
تشبهون لقد هممت ان ادعو علیکم دعوة ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا
اردیتهم ولم یعودوا لذلک رواه ابن ماجة اور روایت ہے عمران بن حصین اور ابی برزہ سے
کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصونکو کہ پھینک دی تہیں انہوں نے اپنی
چادریں چلتے تہے کرتوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کی مشابہت
کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھرو تم طرف گھروں اپنے کی بغیر صورتوں اپنی میں یعنی بندر یا سور وغیرہ
ہوکر جاؤ کہا راوی نے پس لے لیں اون شخصوں نے اپنی چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے ف
اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ میں رسم تہی کہ چادر کرتے پر اوڑہتے تہے اور رسم جاہلیت کی یہہ تہی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ
اوڑہتے یہہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا کتنے
رسمیں بری برتتے ہیں۔ ح ع وعن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تتبع جنازة
معها رانة رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا

جاوی اوس جنازیکی کہ اوسکی ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہو وی نقل کی یہہ احمد وابن ماجہ نی **ف** جنازیکی ساتھہ چلنا سنت ہی لیکن
بسبب ساتھہ ہونی اس فعل بدکی ترک کریں اوسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بہی ترک کریں اور یہہ حدیث اصل
مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب اوسکے فعل بدکی ترک کری
اوسکو ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُ عَلَیْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ
صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چہوٹا بیٹا پس غم کیا مینی اوسپر کیا سنی تمنی دوست
اپنی سی یعنی آنحضرت سی کہ رحمتین ہون اسکی اون پر اور سلام اسکا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی ہماری دلونکو ہماری مردونکی
طرف سی یعنی جو کہ جنہ اولادسی چہوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچہہ کام آوینگی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا چہوٹی لڑکی مسلمانونکی جانور دریائی سی ہونگی بہشت مین ملیگا ایک اونکا باپ اپنی سی پس پکڑیگا کونا کپڑی اوسکی کا پس نہ
جدا ہوگا اوس سی یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بہشت مین روایت کی یہہ مسلم واحمد نی اور لفظ مین واسطی احمد کی **ف** دعامیص جمع
دعموص کی ہی دعموص ایک چہوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی مین غوطہ مارتا ہی اور پہر نکل آتا ہی اوسکو مند مین چلا ماکہتی ہین اور دعموص
اوس شخص کو بہی کہتی ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون و امرا کی یعنی یہہ لڑکی سیر کرتی پہرتی ہین جنت مین جاتی ہین جہان
چاہتی ہین نہین منع کی جاتی ہین کسی جگہہ کی جانیسی جیسی لڑکی دنیا کی نہین روکی جاتی کسیکی گہر مین جانی سی اور نہین پردہ کیا جاتا اونسی
اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اس لیی کہ ذکر اوسیکا ہوا ہوگا اور مان کو بہی اسیطرح لیجا دیگا چنانچہ بعضی حدیثونمین مان اور باپ دونو مذکور
ہوئی ہین ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا
فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ
مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَیْنِ
فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی بہرہ مند ہوئی مرد ساتھہ حدیثون آپکی کی پس مقرر کیجئی ہماری لیئی اپنی طرف سی ایکدن کہ آن
حاضر ہون ہم آپکی پاس اوس دن مین تا سکہلائیی ہمکو اوس چیز سی کہ سکہلایا آپکو اللہ نی پس فرمایا حضرت نی جمع ہو تم فلانی دنمین اور فلانی
وقت مین مکان فلانی مین یعنی مسجد مین یا گہر مین اور جگہہ فلانی مین یعنی آگی کی جانب مکان کی یا اخیر کی جانب اوسکی پس جمع ہوئین
عورتین پہر آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکہلایا اونکو اوس چیز سی کہ سکہلایا اونکو اللہ نی پہر فرمایا حضرت نی نہین
تم مین سی کوئی عورۃ کہ آگی بہیجی ہون اپنی اولاد سی تین یعنی لڑکی یا لڑکیان مگر کہ ہونگی اوسکی لیئی پردہ آگ سی پس کہا ایک عورۃ نی اونمین
سی ای رسول خدا کی فرمائی یا دو بہیجی ہون پس دوبار کہی اوسنی یہہ بات پہر فرمایا حضرت نی یا دو بہیجی ہون یا دو یا دو یعنی جب بہی یہی
ثواب ہوگا روایت کی یہہ بخاری نی۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ

يتوفى لهما ثلاثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته اياهما فقالوا يا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد
ثم قال والذي نفسي بيده ان السقط ليجر امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته رواه احمد وروى ابن ماجة من قوله والذي نفسي بيده اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان یعنی ماں اور باپ کہ مرین اون دونون کی تین فرزند مگر داخل کریگا اونکو اللہ بہشت مین
ساتہہ فضل رحمت اپنی کی اون دونوں کو پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ فرمایئی یا دو پس فرمایا کہ ہاں دو عرض کیا فرمایئی یا ایک فرمایا ایک بھی
پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق کچا حمل گر جاتا ہی البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کی طرف
بہشت کی جبکہ صبر کری اور گنی ماں اوسکی اوسکی مرنی کو ثواب نقل کی یہہ احمد نی اور روایت کی ابن ماجہ نی قول والذی نفسی بیدہ سی

ف ساتہہ آنول نال کی یہہ اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ درمیان اوسکی اور ماں اوسکی کی ہی گویا آنول نال مانند رسی کی ہوجائیگی کہ
کھینچی کا ساتہہ اوسکی اوسکو طرف بہشت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسی بچہ کا کہ جسکی ساتہہ دلکو تعلق نہین ہوتا اوسکا یہہ
ثواب ہوا تو جسکی ساتہہ دلکو تعلق ہوتا ہی اوسکا کیا کچہہ ثواب ہوگا ع ح

وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قدم ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا له حصنا حصينا من النار
فقال ابو ذر قدمت اثنين قال واثنين قال ابي بن كعب ابو المنذر سيد القراء قدمت واحدا قال
وواحدا رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ آگی بھیجی ہون تین اپنی اولاد مین سی کہ نہ پہنچی ہون حد بلوغ کو یعنی پہلی مری ہون اسکی مرنی سی ہونگی واسطی اوسکی
پناہ مضبوط آگ دوزخ سی پس کہا ابو ذر نی آگی بہیجی مینی دو فرمایا اور دو بہی کہا ابی بن کعب نی کہ کنیت انکی ابو المنذر ہی سردار قاریون کی
آگی بہیجا مینی ایک لڑکا فرمایا حضرت نی اور ایک بہی یعنی ایک بہی پناہ ہوگا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے

وعن قرة المزني ان رجلا كان يأتي النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبي صلى الله عليه وسلم
اتحبه فقال يا رسول الله احبك الله كما احبه ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا
يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تأتي بابا من ابواب الجنة الا وجدته
ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم رواه احمد
اور روایت ہی قرہ مزنی سی یہہ کہ ایک شخص تہا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکی ساتہہ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا
دوست رکہتا ہی تو اوسکو یعنی بہت کہ تیری ساتہہ ہی رہتا ہی کہا اوسنی یا رسول اللہ دوست رکہی تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکہتا
ہون مین اوسکو پہر نہ پایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ساتہہ اوسکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانی کا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ
مرگیا بیٹا اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکہتا تو اوسکو کہ نہ آویگا
کسی دروازی پر دروازون بہشت کسی مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کری تیری اور لیجاوی ساتہہ اپنی جنت
مین پس کہا ایک شخص نی اے رسول اللہ کی اسیکی لیی ہی یہہ بشارت یا ہم سبکی لیی پس فرمایا تم سبکی لیی نقل کی یہہ احمد نی

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السقط ليراغم ربه اذا ادخل ابويه النار فيقال ايها السقط المراغم ربه
ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما الجنة رواه ابن ماجة اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ اوسکے کو آگ مین یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنیوالے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت مین پس کہینچیگا اونکو ساتہہ آنول نال اپنی کی یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت مین روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی اگر صبر کرے تو یعنی طلب ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کی نہین راضی ہوتا مین تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کے یعنی اوسکے بدلے مین بہشت ہی مین داخل کرونگا روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ یُصَابُ بِمُصِیْبَةٍ فَیَذْکُرُھَا وَاِنْ طَالَ عَھْدُھَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِکَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَاَعْطَاہُ مِثْلَ اَجْرِھَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہے حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہنچائی جاوے مصیبت پہر یاد کرے اوسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہے یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اوسکے ثواب پس دیتا ہے اوسکو مانند ثواب اوس مصیبت کی جسدن پہنچا گیا تہا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تہا اوسپر روایت کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّہٗ مِنَ الْمَصَائِبِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہہ بہی مصیبتون سے ہے **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بہی یہہ پڑہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ پڑہی حضرت نے یہہ آیہ وقت چراغ گل ہونیکے ع **وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِکَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَھُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰہَ وَاِنْ اَصَابَھُمْ مَا یَکْرَھُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَھُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِیْھِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہے ام درداء سے کہ کہا سنا مینے ابو درداء سے کہتے تہے سنا مینے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچہے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہنچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکہتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچیگی اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکہین گے اور صبر کرینگے اور حال یہہ کہ نہین ہے بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری و عقل کہ کسبی ہوں یا کامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہہ واسطے اونکے حال آنکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اونکو اپنی حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہان مراد امت سے صلحا حضرت کی امت کی ہین اور نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری و عقل جاتی رہین گی اور باوجود اسکے صبر کرین گے اور امیدوار ثواب کی رہینگے یعنی یہہ دونو صفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی تامل کر کر جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے

جانتا ہی پس با وجود نہونی ادنکی کی صبر کرنا عجب ہی حضرت عیسی نی عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہونگی تو کیونکر صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہین گی ع کی رہین گی فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنی پاس سی بلاکسب دونگا بسبب اونکی صبر کرینگی اور امیدوار ثواب کی رہین گی

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب ہی بیچ بیان زیارت کرنی قبرونکی یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تہا مینی تمکو کہانی گوشت قربانی کیسی بعد تین دنکی پس رکہو جسقدر کہ خواہش ہو واسطی تمہاری اور منع کیا تہا مینی تمکو نبیذ سی مگر بیچ مشک کی پس پیو سب باسنونمین اور نہ پیو چیز نشی کی روایت کی یہہ مسلم نی

ف منع کیا تہا مینی تمکو یعنی ابتداء اسلام مین حضرت نی قبرونکی زیارت سی منع فرمایا تہا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تہا شاید ایسی باتین قبرون پر کرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکہا کہ اسلام دلونمین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہی سب علماء کی نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہی کہ مردونکی لیے دعا اور استغفار ہوتی ہی اور یہہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتی تہی اور سلام بہیجتی تہی ہانکی مردون پر اور استغفار کرتی تہی اونکی لیے اور علماء نی اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتونکی حق مین بہی باقی ہی یا اونکو بہی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہہ ہی کہ عورتین سوای حضرت کی مزار کی اور قبرونکی زیارت نکرین چنانچہ یہہ مسئلہ باب مواضع الصلوۃ مین بیچ فائدی حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کی لکہا گیا ہی جو چاہی وہان دیکہ لیے اور کہا نووی نی کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطی یاد کرنی موت اور آخرۃ کی ہی پس اسکی لیے تو کافی ہی دیکہنا قبرونکا بغیر پہچانی مردون اونکی کی دوسری واسطی دعا وغیرہ کی پس وہ مسنون ہی ہر مسلمان کی لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکی لیے ہی پس وہ زیارت اچہی لوگونکی قبرونکی ہی اسلیے کہ اونکی لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتہی واسطی ادا حق دوست اور قرابتی کی ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری ماں باپ کی یا ایک کی ہر دن جمعہ کی تو ہوتی ہی مانند حج کی اور پانچوین مہربانی اور انست کی لیے ہوتی ہی جیسا کہ آیا ہی حدیث مین کہ جو کوئی گزرتا ہی اوپر قبر مومن بہائی اپنی کی اور سلام کرتا ہی اوسپر تو وہ پہچانتا ہی اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کی یہہ ہین کہ مونہہ قبر کی طرف اور پیٹہ قبلہ کی طرف کرکر سامنی میت کی مونہہ کی کہڑا ہووی اور سلام کری اور قبر کو ہاتہہ نہ لگاوی اور چومین نہین اوسکو اور جہکی نہین اور مونہہ خاک پر نہ ملی کہ یہہ عادت نصاری کی ہی اور پڑہنا قرآن کا قبر کی پاس مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ وقت زیارت کی پڑہی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی ثواب اوسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دونوں سی خصوصاً اول ورزمین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول دن جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کی لیے جاتی ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم اور ادراک روز جمعہ کی زیادہ اور دونوں سی اور زیادہ پہچانتا ہی اوسمین زیارت کرنیوالی کو اور روندنا قبرونکا بغیر ضرورت کی اور مکروہ ہی دونوں سی اور مستحب ہی کہ لٹکا دیا جاوی میت کی طرف سی بعد مرنیکی سات دن تلک اور منع کیا تہا مینی کہانی گوشت قربانی کیسی یعنی ابتداء اسلام مین لوگ محتاج تہی اسقدر قربانیکی

پہر لوگ نہ رکہتا تہا اسلیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرمادیا تہا کہ تین دن سے زیادہ نہ رکہا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو دیدیا کرین پہر جب فراخی کی اللہ تعالی نے لوگون پر اور احتیاج اونکو نہ رہی اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکہو اور منع کیا تہا پینے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کہجور یا انگور کو پانی مین بہگو رکہتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہہ حلال ہے جب تک کہ نشا کرنیوالی نہو وے پس حضرت نے ابتداء اسلام مین فرمادیا تہا کہ نبیذ مشک مین کہی جایا کرے اس لیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اوسمین جلد سے گرم ہوکر نشا کرنیوالی نہین ہوتے اور اور برتنونمین کہنے سے منع فرمایا تہا کہ لاکہی یا سنون وغیرہ مین نہ رکہی جاوے اسلیے کہ اور برتنون مین بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہوکر نشا کرنیوالی ہوجاتی ہے اور اون ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوی تہی ہنوز لذت شراب کی لوگ بہولے نہ تہے خوف ہوا کہ پہر نشے کی چیزین پینے لگین بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا متقرر ہوا اور احتراز اوس سے لازم ہوا احتمال اوسکی ارتکاب کا نرہا ہر برتن مین پینے کی لیے اجازت فرمادی کہ سب برتنونمین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہنچے جیسیکہ فرمایا ولاتشربوا مسکرا یعنی سو کو نشے کی چیز حاصل یہہ کہ منع نشا کرنیوالی ہی نہ برتن ۔ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئے اور رولایا اون لوگون کو کہ گرد اونکے تہے پہر فرمایا کہ پروانگی مانگی تہی مینے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے اوسکی پس نہ اذن دیا گیا میرے لیے اور پروانگی مانگی تہی مینے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر اونکی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرونکی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہہ مسلم نے ف حضرت کے مان کا نام آمنہ تہا حضرت جب چہہ برس کے ہوے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اپنی ننہیال کے لوگونکی ملاقات کو وہانسے پہر کر مکہ کو آتی تہین جب ابواء مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے پہنچین تو وہان انتقال اونکا ہوا اور وہین قبر اونکی بنی پس جب یکدفعہ حضرت وہان پہنچے تو روئے اونکی جدائی پر اور رولایا اونکو کہ گرد حضرت کے تہے یعنی حضرت اتنا روئے کہ رونے نے لوگون مین بہی تاثیر کی کہ حضرت کو روتے دیکہ کر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کافر مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پہر اوسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تہے یا اونکو دعوۃ اسلام کی نہین پہنچی ایام فترۃ مین تہے اور اسمین مرے پہلے زمانہ نبوۃ کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے اونکو حضرت کی دعا سے پہر ایمان لائے وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کرنیکی بذاتہ ضعیف ہے لیکن ساتہہ تعدد طرق کی تصحیح و تحسین کی ہے اوسکی یہہ بات گویا متقدمین سے چہپی ہوی تہی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلونسے ثابت کیا ہے اور مخالفون کی شبہونکے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکہہ لے اور صحیح یہہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے ۔ ع ح مولانا وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے مسلمانونکو جبکہ نکلین طرف قبرونکی کہین سلام ہے تمپر اے گہروالو مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتہہ تمہارے البتہ ملنے والے ہین مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت یعنی چہٹکارا

المکروہات سے روایت کی یہہ مسلم نے ف قبرونکی جگہہ کو حضرت نے گہر فرمایا اسلیے کہ رہتی ہین مردے اوسمین مانند زندونکی گہرون مین اور من
المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہے من المومنین کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبور بالمدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے اونپر ساتہہ منہہ اپنے کی اور فرمایا سلام ہے تمپر اے صاحب قبرونکے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پہنچے ہو ہمسے اور ہم پیچہے سے آتے ہین روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف متوجہ ہوے اون پر ساتہہ منہہ اپنے کی اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہہ کہ ہو منہہ سامنے منہہ میت کی اور دعا کرنے مین بہی اسیطرح رہے اور اسی پر عمل ہے تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کے کہ اونہون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منہہ کرے اور کہا مظہر نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کی ہے حالت حیات اوسکی مین منہہ کرے سامنے منہہ اوسکی کی پہر اگر تہا زندگی مین کہ جب ملتا تہا اوس سے بیٹہتا تہا دور بسبب ہونے اوسکی عظیم القدر پر اسیطرح زیارت اوسکی مین کہڑا رہے یا بیٹہے دور اوس سے اور اگر بیٹہتا تہا قریب اوس سے حالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹہے قریب اوسکی جب زیارت کرے اوسکی اور جب زیارت کرے پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پہر دعا کرے اوسکی لیے اور نہ ہاتہہ لگا دے قبر کو اور نہ بوسہ دے اوسپر اسلیے کہ یہہ عادت نصاری کی ہے ع ۔ مراد عظیم القدر سے یہہ ہے کہ وہ یا تو نانی مین بڑا ہو مانند والد وغیرہ کے یا دین مین بڑا ہو مانند اوستاد وغیرہ کے مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کی پہر فرماتے سلام ہے تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمہارے پاس وہ چیز کہ تہے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈہیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتہہ تمہارے ملنے والے ہین یا الہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہہ مسلم نے ف بقیع نام ایک جگہہ کا ہے باہر مدینہ کی کہ اوسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تہے اسلیے اوسکو بقیع غرقد کہا ع

وعنها قالت كيف اقول يا رسول الله تعني في زيارة القبور قال قولي السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکہتی ہین اس سوال سے کہ کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گہرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون سے اور رحم کرے اللہ ہمسے پہل کرنے والون پر اور پیچہے سے آنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتہہ تمہارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہہ مسلم نے ف روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی کہ گذرے اپنے بہائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تہا اوسکو دنیا مین پہر سلام کرے اوسپر مگر پہچانتا ہے وہ

اوسکو اور جواب دیتا ہی وسکو سلام کا۔ع۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی محمد بن نعمان سی پہنچاتی تہی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو کوئی زیارت کری اپنی ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اونمین سی ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطی وسکی اور لکھا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتہہ ماں باپ کی روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا منع کیا تہا مینی تمکو زیارت کرنی قبرون کیسی پس زیارت کرو قبرونکی پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتا ہی دنیا سی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف بی رغبت کرتا ہی دنیا سی کہ جب انجام کار یہہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرۃ کو سوا اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہان جانا ہی اس سی معلوم ہوا کہ قبرونمین جا کر نظر عبرت سی دیکھی اور موت یاد کری کہ یاد کرنا موت کا توڑنیوالا لذتون کا ہی اور آسان کرنیوالا کدورتون کا۔ع۔ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنی والیون قبرون کی کو روایت کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نی کہ دیکہی ہی بعضی اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تہا پہلی اسکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنی قبرونکی پس جبکہ اجازت دی داخل ہوی بیچ اجازت کی مرد و عورتہ اور کہا بعضی عالمون نی سوا اسکی نہین کہ مکروہ جانا حضرت نی زیارت کرنا قبرونکا عورتون کی لیئی سطی کم صبر کرنی اونکی کی اور بہت جزع فزع کرنی اون کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین داخل ہوتی اپنی گہر کہ اوسمین مدفون تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابوبکر بہی مدفون تہی اوس حالت مین کہ تحقیق مین کہتی یعنی وتارتی بدنسی کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنی دل مین سوائی اسکی نہین شان یہہ ہی کہ مدفون ہین خاوند میری یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابوبکر اور دونو اجنبی نہین ہین پس جبکہ دفن کیی گئی عمر رضی اللہ عنہ ساتہہ اونکی یعنی اوس مکان مین پس قسم ہی اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گہر مین مگر مین باندہی ہوئی ہوتی اپنی پر کپڑی اپنی واسطی حیا کی عمر سی کہ وہ اجنبی تہی روایت کی یہہ احمد نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ لحاظ میت کا کری وقت زیارت کی مانند لحاظ اوسکی کی حالت حیات اوسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہی عقبہ

بن عامر صحابی سی کہا کہ اگر روندون مین آگ یا پانون رکہون تیز ہی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوی پانون میرا محبوب تر ہی طرف
میری اس سی کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میری نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنی لوگون
کی کہ لوگ دیکہتی ہون اور ابن ابی الدنیا نی سلیم بن عفیر سی روایت کی ہی کہ وہ گذری ایک مقبرہ پر اوس حال مین کہ اونکو زور کا
پیشاب لگا ہوا تہا پس کہا لوگون نی اوسکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہی اللہ کی مین حیا کرتا ہون مردون سی جیسیکہ
حیا کرتا ہون زندون سی انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ فضل و کرم خدا تعالی کیسی صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و لا حول و لا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ع ح

کتاب الزکوۃ

کتاب ہی بیچ بیان زکوۃ کی ف زکوۃ نماز کی ساتہہ مذکور ہی
کلام مجید مین بیاسی جگہہ پس یہہ دلیل ہی اوپر کمال اتصال کی ان دونون مین اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دوسری سال ہجری مین پہلی
رمضان کی اور نہین واجب ہی یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کی معنی ہین بڑہنا اور پاک کرنا پس اسکو زکوۃ اس لیی کہتی ہین کہ اس سی
مال بڑہتا ہی اور پاک ہوتا ہی بسبب نکالنی حق غیر کی یعنی فقرا کی اوس سی اور بڑہتا ہی ثواب دینی والی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہونسی
اور زکوۃ کو صدقہ بہی کہتی ہین اس لیی کہ دلیل ہی دینی والی کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری
سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا
اشد گنہگار ہی قتل کیا جاوی نہ دینی والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونی سال کی یہانتک
کہ گنہگار ہوتا ہی اسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی مین ہی کہ علی التراخی ہی یہانتک کہ گنہگار رہتا ہی نزدیک موت کی اور
صحیح تر اول ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین ہی اور
فارغ ہو دین سی اور حاجت اصلی سی اور نامی ہو خواہ حقیقۃ ہو خواہ تقدیرا اور ملکیت کامل ہو اوسمین پس نہین واجب ہی کافر پر اور
نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذری اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب
کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوۃ دینی ہوگی اس لیی کہ یہہ بہی ساری ہی سال کی حکم مین ہی اور نہین فرض ہی زکوۃ قرضدار پر
قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سی اور پہنچی حد نصاب کو واجب ہوگی اوسمین زکوۃ اور قرض مین یہہ بہی قید ہی کہ بندون
مین سی کوئی مطالبہ اوسکا کرسکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیی کہ انمین مطالبہ بندون
مین سی کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالی کیطرف سی وہ بہی مانع ہی وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ
پہنچتا ہی مال ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوی یا شہر سی لیجاوی اور نقدی مین اور مال تجارت
مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی
والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہی زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور مذہب معتمد کی رو دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا
موجل اگرچہ مہر ہو کہ وہ موجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نی کہا کہ مہر موجل مانع نہین ہی اس لیی کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا
عادۃ بخلاف معجل کی اور بعضون نی کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکہنی والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلیی کہ وہ نہین گنا جاتا ہی
دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ صاحبین کی نزدیک ہی اور بموجب قول
اخیر ابی حنیفہ رح کی نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہہ اختلاف درمیان انکی مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر موجل کی

نہین اعتبار کیجاتی ہی غلبہ اتفاق کا اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مراد حاجت اصلی سی گہر ہی رہنی کا اور کپڑی پہننی کا
اور اسباب گہر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابین علم کی اہل علم کی لئی اور اوزار حرفہ کی اہل حرفہ
کی لیی پس مثلاً اگر ایک نی مکان لیا نیت تجارت سی اور پہر اوسمین رہنی لگا زکوۃ اوسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی
لی اور فارغ ہوا سکی رہنی سی وسمین زکوۃ واجب ہی اسیطرح اور چیزونکو سمجہ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے
اور اوسمین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ اونمین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سی یہہ ہی کہ مالک ہو اصل اوس
چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اس لیی کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا اور مال ضمار مین بہی زکوۃ نہین اسلیی
کہ اصل اوس چیز کا مالک ہی اور اوسکی تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتی ہین کہ اوس تک آدمی کا ہاتھ نہ پہنچ سکی وہ کئی قسم پر ہی ایک
تو وہ مال کہ جاتا رہی اور دوسری وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہہ اوسکی بہول گیا اور تیسری وہ کہ دریا مین ڈوب جاوی اور چوتہی وہ کہ کوئی
غصب کر لی اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم قطاع الطریق ڈنڈ کی لیا اور چہٹی وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر
پس اگر ان مالون مین سی کوئی مال ہاتہہ لگی تو اوسمین زکوۃ پچہلی برسونکی نہین ہی بخلاف اوس مال کی کہ گہر مین دفن کر کر بہول گیا
وہ جب نکلیگا تو پچہلی برسونکی زکوۃ دیوی گا اور بخلاف اوس قرض کی کہ لینیوالا اقرار کرتا ہو خواہ لینیوالا تونگر ہو خواہ مفلس یا انکار
کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکی اور یا قاضی جانتا ہو اسمین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سی کہ اگر وہ قرض بدلی مال تجارت کی ہو تو جب
پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑہی دس روپیہ سیدہی کل کی یا اوس کی وصول ہون تو پچہلی برسونکی زکوۃ دیوی اور جو قرض کہ
بدلی مال تجارت کی نہو جیسی کپڑی گہر کی پہننی کی بیچی یا غلام خدمت کا بیچا یا گہر رہنی کا اور انکا مول لینی والی کی ذمہ قرض ہی پس
اسمین جب زکوۃ پچہلی برسونکی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کی یعنی دو سو درہم کہ جسکی ساڑہی باون روپی سیدہی کل کی ہوتی ہین وصول ہو
اور جو قرض بدلی اوس چیز کی ہو کہ مال نہین جیسی مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کی اوسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے
وصول ہو اور برس اوسپر گذر جاوی یعنی پچہلی زکوۃ نہین دینی آویگی بلکہ اوس برس کی کہ اسکی قبضہ مین ہا دیوی گا اور یہہ حکم اوسکی لیی ہی
کہ پہلے سی صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سی تو اوسکی حق مین یہہ مال بمنزلہ مستفاد کی ہوگا پہلی مال کی
ساتہہ اسکی بہی زکوۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہہ ہی کہ دیتی وقت نیت کری کہ زکوۃ دیتا ہون یا جسوقت
زکوۃ نکالے مال مین سے اوسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال لٹا دے اور نیت نہ کرے زکوۃ کے
تو زکوۃ ساقط ہو جاتے سے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سی ندی اور اگر تہوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہی اوسکی
زکوۃ امام محمدؒ کی نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اوسکی بہی نہین ادا ہوویگی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطی ساقط کرنی زکوۃ
کی اور اگر غلام خریدا تجارت کی لیی پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت کا ہو جاتا ہی اوس مین زکوۃ نہین
اور اگر خدمت کی نیت سی لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارۃ کا نہین ہو جاتا جبتک کہ بیچی نہین جب بیچی گا تو اوسکی مول مین
زکوۃ دینی آویگی اور نصاب زکوۃ اوسقدر مال کو کہتی ہین کہ اوسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اوس سی کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارۃ کا
دو سو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگی سبکی نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑہنی والا اور نہ
بڑہنی والا پہر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہی کہ نفع سی بڑہتا ہی اور جانور کہ بسبب بچونکی بڑہتی ہین اور تقدیری سونا

چاندی کہ ظاہر میں نہیں بڑھتا ہے لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان و اسباب سوائے حاجت اصلی کی پھر نصاب نامی
کی ہو تو اُسی زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور صدقات واجب کا لینا نہیں درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور
قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہیں آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہیں درست ہوتا اور
صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے۔ع۔ح۔ ملتقی الابحر و بحر و در مختار و عالمگیری مولانا

الفصل الاول

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ
قَوْمًا اَهْلَ كِتٰبٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ
اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ
مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی بسر یا قاضی وہاں کا کر کے اور فرمایا تحقیق تو
جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کی پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینے کے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ
کی ہیں پس اگر وہ لوگ مان لیں اسکو پس خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کیں ہیں اون پر پانچ نمازیں دن رات میں پھر اگر مانا اونہوں نے اسکو پس
خبردار کر اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اونپر زکوٰۃ لیجاوے اونکے غنیوں سے یعنی جو کہ مالک نصاب کی ہیں اور دیجاوے اون کے فقیروں کو پھر اگر مانیں وہ
اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال اونکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال ونکا نہ لیجیو بلکہ اونکے مال کو تین حصے کیجیو اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ میں بیچ کا مال لیجیے
اور بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنی زکوٰۃ کی لینے میں اور اور چیزوں میں یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہیں اور سیر یا اندازہ دے وسکو زبان سے تا
بددعا نہ کرے سو اسطے کہ نہیں درمیان بددعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے وسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اہل کتاب کی پاس وہاں مشرک اور ذمی بہی تھے مگر غلبہ اہل کتاب سے کا تھا اسلیے اونہیں کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کی پہلے لڑنے کے لیکن یہہ جب ہے کہ نہ پہنچا اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کی اور جبکہ
پہنچ جاوے ونکو دعوۃ پس نہیں واجب بلکہ مستحب ہے۔ع۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى
بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کوئی سونا کہنے والا اور نہ چاندی کہنے والا کہ نہ ادا کرے وس سے حق وسکا زکوٰۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائی جاوینگی واسطے
اوسکی تختی آگ کی یعنی تختی سونے چاندی کی بنیں گی لیکن آگ میں ایسی گرم کیے جاوین گی کہ گویا آگ کی ہونگی جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوین
گی بیچ آگ دوزخ کی پس داغ دیے جاوینگی ساتھ اون تختون کی پہلو اوسکی اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جبکہ جدا کیے جاوین گی تختیں
بدن سے اور ڈالی جاوینگی آگ میں پھر لائی جاوین گی یعنی جبکہ ٹھنڈی ہو جاوین گی تو آگ میں ڈالی جاوین گی گرم کرنے کے لیے اور نکالکر پھر داغ
دیے جاوینگے ہمیشہ یونہیں کرتے رہیں گے وس دن میں کہ ہے مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کی پس دیکھے
راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف** مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافر کو وہ دن قیامت کا ایسا دراز معلوم

ہوگا اور باقی گنہگارونکو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومن کاملونکو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کی معلوم ہوگا اور دیکھیگا اپنی
یا طرف بہشت کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ نہوگا سوای اسکی اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جہاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف
دوزخ کی یعنی اگر اوسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سوای اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوۃ کا نہ جہڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے
درمیان بندون کی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوۃ نہ دینی والی عذاب مین ہونگی اور باقی خلق حساب مین — ع قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ
قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ
مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرٰهَا فِي يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ
کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہی اور اونٹونکا کیا حکم ہی یعنی اونکی زکوۃ نہ دی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو
اونمین سی حق اونکا یعنی زکوۃ نہ دی اور بعضی حق اونکی سی دودہ دوہنا ہی دن پانی پلانی اونکی کی مگر جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کی منہہ
کی بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کی بیچ میدان ہموار کی اوس حالت مین کہ ہونگی اونٹ کامل بر گنتی مین اور موٹاپی مین
نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اونمین سی ایک بچہ اونٹ کی کو یعنی سب اونٹ اوسکی وہان موجود ہونگی حتی کہ سب بچی بہی ساتہہ ہونگی اون کی اور
اونٹ خوب فربہ ہونگی تا روندنی مین تکلیف زیادہ ہو کچلین گے اوسکو ساتہہ پانون اپنی کی اور کاٹین گی اوسکو ساتہہ دانتون اپنی کی جبکہ گذریگی
اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچہلی جماعت یعنی اسیطرح سی چلا جاویگا ایک قطار کی پیچہی دوسری قطار اونٹونکی کچلنی کی واسطی اوس دن مین
کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف دوزخ کی
ف دودہ دوہنا دن پانی پلانی کی تیسری دن یا چوتہی دن اونٹونکو پانی پلانی لیجاتی ہین تو عرب مین معمول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتی
تہی اور مالک اونٹون کی اونکو دودہ دوہکر پلاتی تہی پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ وہی زکوۃ ہی لیکن منجملہ حقوق اونکی سی حق مستحب یہہ بہی
ہی کہ جسدن اونٹ پانی پینی کو جاوین تو دودہ دوہکر مسکینون کو پلاوی پس یہہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت اور ادای شکر حق کی گویا کہ
حکم واجب کا رکہتا ہی سلیی اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کی بہی عذاب ہو ع ح — قِيلَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا
بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ
عَلَيْهِ أُولٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرٰهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین
مالک گائین کا اور نہ مالک بکریکا کہ نہ ادا کری اونسی حق اونکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اونمین سی
کچہہ ہوگی اونمین کوئی بکری گائین کہ مڑی ہون سینگ اونکی اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبہون کی سینگ سلامت ہونگی تا خوب
سینگ مارین گی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی اور کچلین گی اوسکو ساتہہ کہرون اپنی کی جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی
اوسپر پچہلی جماعت اوسدن مین کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکی پس دیکہیگا راہ اپنی یا طرف
بہشت کی اور یا دوزخ کی قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ

أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ
وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ
وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی گہوڑونکا
فرمایا پس گہوڑی تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب گناہ کی اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی پردہ اور ایک ہوتی ہین آدمی کی لیی سبب ثواب کے پس وہ
گہوڑی کہ واسطے اوسکی سبب گناہ کی ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو ریاو فخر کی لیی اور وہ جو دشمنی کے اہل اسلام سی پس یہہ گہوڑی اوسکی لیی سبب گناہ کی ہین
اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی پردہ ہین پس گہوڑی اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی کی اور نہ گردنون اونکی کی پس وہ گہوڑی اوسکی
لیی پردہ ہین اور وہ گہوڑی کہ اوسکی لیی موجب ثواب کے ہین پس گہوڑا اوس شخص کے ہین کہ باندہا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کی لیی بیچ چراگاہ کی اور سبزی کی پس نہین کہاتی ہین اوس چراگاہ سی
یا سبزی کچہہ مگر لکہی جاتی ہین اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کی کہ کہاتی یعنی گہانس وغیرہ اور لکہی جاتے ہین واسطی اوسکی لیی بقدر گنتی لید اونکی کی اور پیشاب اونکی
کی نیکیان یعنی اسلیی کہ یہہ چیزین بہی اوسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتی وہ گہوڑی رسی یعنی دست بند اپنی کو پہر دوڑتی ہین ایک
میدان یا دو میدان مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی لیی نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اونکی کی اور لید اونکی کی یعنی اوس حالت مین جو کرتی ہین
اور نہین گذارتا اون کو مالک اونکا نہر پر پس پیوین اوس سی اور نہین ارادہ کرتا تہا کہ پلاوی اونکو مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نیکیان
موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیا **ف** یعنی وہ نیت پانی پلانیکی نہین کہتا تہا بلکہ بغیر قصد اوسکی پانی پیا اوسکا یہہ ثواب ہوگا پس اگر
قصد کرکر پلاوی گا کیا کچہہ ثواب پاوی گا اور اوپر جو فرمایا پس گہوڑی الخ اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتی ہین یعنی گویا حضرت نی فرمایا کہ
مت پوچہہ حال نری حق واجب گہوڑون کا بلکہ پوچہہ وہ بہی اور جو کچہہ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر اون کی پالنی والی کو اور ایک ہوتی ہین
آدمی کی لیی پردہ کہ اون سی پردہ آدمی کا ڈہکا رہتا ہی لوگ نہین جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکہتی ہین سوال کرنی سی اور اظہار
حاجت سی روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کی لیی یعنی لوگون کی کہانی کی لیی کہ دیکہین حشمت اسکی اور جانین کہ یہہ مجاہد ہی اور واقع مین
ایسا نہین اور فخر سی مراد یہہ ہی کہ گہوڑا پالا اس نیت سی کہ اپنی سی دل پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکی آگی دوسری قسم مین جو کہا راہ
خدا مین تو مراد اس سی جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اچہی نیت سی باندہی کہ اللہ کی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کی
لیی باندہی تا حاجتون مشروع کی لیی سوار ہووی اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سی چہپاوی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی رَبَطَهَا
تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا یعنی باندہی گہوڑی غنا حاصل کرنیکی لیی اور بچنی کی لیی مانگنی سی یعنی اوسپر چڑہ کر سوداگری کی لیی جاوی یا کہیتی پر اور
وقت جانی وہان کی اور اور کسی ضرورۃ کی کسی سی مانگنا نہ پڑی پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکہیگا سوال و اظہار حاجت سی اور راہ خدا سی
یہہ مراد اسلیی لی کہ تا تکرار نہ لازم آوی کہ تیسری قسم مین راہ خدا سی جہاد مراد ہی اور نہ بہولا حق اللہ کا بیچ پیٹہون اونکی کی یعنی سوار
ہوا اون پر اچہی کاموں کی لیی اور مانگی دیا سواری کی لیی اور گہوڑیون پر چہوڑنی کی لیی آور نہ گردنون اونکی کی یعنی زکوۃ اون کی
ادا کی اور شافعیہ کہتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ خبرگیری اون کی کی ساتہہ گہانس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سی اور یہہ اختلاف
اسلیی ہی کہ ہماری نزدیک گہوڑون مین زکوۃ ہی اگر جنگل مین چرین پہر گہوڑون مین مختار ہی کہ ہر گہوڑی پیچہی ایک دینار دیوی یا قیمت

مشخص کرے اونکی ور ہر دو سو درہموں مین سی پانچ درہمین ہی جیسا کہ حساب لوگ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کی نزدیک
گھوڑون مین زکوٰۃ نہین ہی دلیل ون کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین مسلمان پر اوسکی غلام مین اور گھوڑی مین صدقہ اور
دلیل ابو حنیفہ کی یہہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت نی ہر گھوڑی سر کہ جنگل مین چرے ایک دینار ہی ور قیمت مشخص کرے گھوڑی کے روایت
گئی ہی حضرت عمر رضہ سی اور شافعی نی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوتا ہی و سیر اور سیہی
غلام خدمت کرنیوالا مراد ہی اور راہ خدا مین واسطی اہل اسلام کی کہ جہاد کرے اون پر اور مسلمانونکو دی تا سوار ہو کر جہاد کرین ۔

ع ۔ ح قِیلَ یَارَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گدہون کا فرمایا نہین
اوتارا گیا مجہپر گدہونکی مقدمہ مین کچھ حکم مگر یہہ آیت یکتا جامع سب نیکیون و ربندگیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے
بہلائی دیکہیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کی برائی دیکہیگا اوسکو روایت کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر کسیکو
گدہا مانگی کو دیگا سواری کی لیی واسطی جانیکی نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنے کی لیی سوار ہونیکو دیگا گنہگار ہوگا

ع ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا
اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ دیا اسی نے مال
پس نہ ادا کی زکوٰۃ اوس کی بنایا جاویگا اوسکی لیی مال اوسکا دن قیامت کی سانپ گنجا واسطی اوسکی ہونگی دو نقطی سیاہ آنکھون
بطور طوق کی ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین دن قیامت کی پہر پکڑیگا دونو طرفین منہہ اوسکی کی یعنی دونو باچہین اوسکی پہر
کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پہر پڑہی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ بخاری
نی ف سانپ گنجا یعنی اوسکی سر پر بال نہین ہونگی یہہ علامت ہی بہت زہریلی ہونی اور درازی عمر اوسکی کی اور آنحضرت
نی سند کی لیی پڑہی کہ سنو اللہ تعالی بہی اسیطرح فرماتا ہی ساری آیت یون ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی ورنہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ دی انکو
اللہ نی فضل اپنی سی یعنی مال پس وہ بہتر ہی اون کی لیی بلکہ برا ہی اونکی لیی قریب ہی کہ طوق ڈالی جاوینگی اوس چیز کا
کہ بخل کرتی ہین ساتہہ اوسکی دن قیامہ کی یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنون مین

ع ۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا یَکُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ
تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطی
اوسکی اونٹ یا گائین یا بکریاں نہ دی حق اونکا یعنی زکوٰۃ مگر کہ لائی جاوینگی وہ دن قیامت کی اوس حالت مین کہ وہ بہت بڑی
ہون گی اور بہت موٹی کچلین گی اوسکو ساتہہ پاؤن اپنی کی ور ماریںگی اوسکو ساتہہ سینگون اپنی کی جبکہ گذرین گی آخر اون کے
پہر لائی جاوین اوسپر پہلی اونکی یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان آدمیون کی روایت کی یہہ بخاری ومسلم نی ۔ وَعَنْ جَرِیْرٍ

بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ آوی تمہاری پاس زکوٰۃ لینی والا یعنی عامل کر
طرف سی کہ جسکو ساعی اور عامل کہتی ہین پس چاہیی کہ پھری تمسی اس حالت مین کہ وہ تمسی راضی ہو روایت کی یہہ مسلم نی **ف**
یعنی کہ پوری دا کرو تاوہ تمسی راضی جاوی ۔ع۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی** قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی ون کی پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتی یا الٰہی رحمت بہیج فلانی شخص پر پس لایا حضرت کی پاس باپ
میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بہیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس زکوٰۃ اپنی کہتی یا الٰہی رحمت بہیج اوسپر **ف** دعا کرنی کسیکی ساتہہ لفظ صلوٰۃ کی تنہا درست
نہین سوای انبیا کی ور انبیا کی ساتہہ کسی پر صلوٰۃ بہیجی تو درست ہی پس حضرت جو زکوٰۃ لانیوالون پر صلوٰۃ بہیجتے تہی یہہ خصائص
حضرت کی سی ہی اور کو نہین درست مولانا **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی
الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ
اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَہِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُہَا مَعَہَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ
اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی عمر کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینی پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسینی کہ زکوٰۃ ندی ابن جمیل نی اور خالد بن ولید صحابی نی اور
عباس نی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نی مگر اسلیی کہ وہ تہا فقیر پس غنی کیا اوسکو
اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتی ہو یعنی اسواسطی کہ نہین ہی اوسپر زکوٰۃ اسلیی کہ اوسنی تحقیق وقف کر رکہی ہین
زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتیار اور جانور اور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال جانتی
ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجھپر ہی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی پہر فرمایا ای عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکی
کی ہی یعنی پس عباس کہ چچا ہی باپ میری کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ابن جمیل پہلی منافق تہا پہر مسلمان ہوا اور محتاج تہا اوسنی حضرت سی التماس دعا کی کی کہ مجہی ثروت ہووی مین شکرگذاری
کرونگا پس حضرت نی اوسکی لیی دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیی تہا اوسکو شکر کرنا اوسنی کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بہی انکار کیا
حضرت نی اوسپر از راہ زجر کی کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اوسکی نی حضرت نی غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیی
کیا کہ حضرت کی دعا سی وہ غنی ہوا تہا اور حضرت عباس چچا تہی حضرت کی اور اونکی زکوٰۃ جو حضرت نی اپنی ذمہ فرمائی سبب
اسکا یہہ تہا کہ حضرت نی اون سی دوگنی زکوٰۃ لیلی تہی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتی تہی اور ایک سال آیندہ کی جیساکہ
فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کی ساتہہ اوسکی کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی ۔ج۔ع **وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ**

السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ لینی پر ایک شخص کو قوم ازد مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سی کہ اسقدر مال واسطی تمہاری ہی یعنی زکوۃ اموال کی ہی مستحق اسکی تم ہوا اور اسقدر تحفہ بہیجا گیا ہی میری لیی پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پہر فرمایا بعد حمد وثنا کی تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سی اوپر کامون کی ان کامون مین سی کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ نی پہر آتا ہی ایک ان کا یعنی اوس کام سی پس کہتا ہی یہہ تمہاری لیی ہی اور یہہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹہا اپنی باپ کی گہر مین یا اپنی ماں کی گہر مین پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی اوسکو یا نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کی ہی نہین لیگا کوئی اوسمین سی کچہہ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کی اس حال سی کہ اوٹہاتا ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی سواری کی لیی اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطی اوسکی آواز ہوگا بیل ہوگی واسطی اوسکی آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پہر اوٹہائی حضرتؐ نی دونو دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکہی ہمنی سفیدی حضرتؐ کی بغلون کی یعنی بہت اونچی اوٹہائی ہاتہہ پہر فرمایا یا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا یعنی جو تونی فرمایا تہا الہی تحقیق مینی پہنچا دیا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی یعنی یہہ تحفہ کہ بہیجا گیا ہی اوسکی لیی بسبب عاملی کی ہی اگر عامل نہوتا اور گہر مین بیٹہا رہتا کاہیکو بہیجتی اس سی معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بہیجی کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکی لیی تحفہ بہیجتا تہا نہ بسبب اس عمل کی تو جائز ہی لینا اوسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کی کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی نہین جائز عامل کو یہہ کہ قبول کری تحفہ اسلیی کہ نہین دیتا ہی وہ اوسکو کوئی کچہہ مگر واسطی طمع اوسکی چہوڑ دیوے کچہہ زکوۃ مین سی اور یہہ جائز نہین انتہی ع ح قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نی اور بیچ قول اونکی کی کیون نہ بیٹہا بیچ گہر ماں اپنی کی یا باپ اپنی کی پس دیکہتا کیا تحفہ بہیجا جاتا ہی طرف اوسکی یا نہین دلیل ہی اوپر اسکی کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوی ساتہہ اوس چیز کی طرف ایک کام حرام کی پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کی یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کی دیکہا جاوی کہ آیا ہی حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکی مانند حکم اوسکی کی وقت نزدیک ہونیکی یا نہین یعنی پس پہلی اگر صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنہ مین **ف** پس وہ وسیلہ بہی حرام ہی داخل ہی اسمین قرض کہ حاصل کری نفع لاو اور گہر گرو دیکہ کہ رہی اوسمین گرو ی لینی والا بغیر کرایہ کی اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اوسپر اور فائدہ اوٹہاوی اوس سی بغیر

عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہہ ہی کہ بیچی کسیکے ہاتہہ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپی کو تاکہ قرض دیوی اوسکو یہی بیچنی والا
اوسکو ہزار روپی مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی ثمن مین سمجہہ لی پس یہہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ
کاہیکو لیتا اوس قرض کی لالچ سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز کی مول مین ادا کیا اور جہان وعقدین ایسی ہون کہ اگر
ایک کو دوسری سی جدا کرین تو ہی روا رکہی تو وہ درست ہی مثلا اسی صورۃ مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی پہ بیچتا اور یہہ دونو قاعدی جو
خطابی نی حدیث سی نکالی پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہماری کی ہی اور مذہب شافعی کی ہی اسلیے کہ قواعد مقررہ سی ہے
کہ وسائل حکم مقاصد کا رکہتی ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیۃ اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب
مالک اور احمد کی ہی کہ منع کرتی ہین حیلونکو کہ جنکے سبب سی ربا وغیرہ سی نکلتی ہین اور ابوحنیفہ اور شافعی غیرہما مباح رکہتی ہین
پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کی اور اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ یہہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابوحنیفہ کی نزدیک درست ہی بلکہ
یہہ اون کی نزدیک بہی نہین درست بسبب اور قاعدہ کی اور اور بعضی حیلی اون کی نزدیک درست ہین اس لیے کہا کہ وہ قائل
اس قاعدی کی نہین ع مولانا وعن عدی بن عمیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعملناہ
منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو عامل کرین ہم تم مین سی کسی کام پر پہر چہپاوی ہمسی مقدار سوئی کی اور زیادہ اوس سی چہپاوی مین
یا بڑا ہی مین ہوگا یہہ چہپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی از راہ فضیحتی کی روایت کی یہہ مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الایۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ کبر ذلک علی
المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ہذہ الایۃ فقال ان اللہ لم یفرض
الزکوۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث وذکر کلمۃ لتکون لمن بعدکم فقال فکبر عمر ثم قال لہ الا اخبرک بخیر ما یکنز
المرء المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیہا سرتہ واذا امرہا اطاعتہ واذا غاب عنہا حفظتہ رواہ ابوداود روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اتری
یہہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور روپا بہاری ہوئی یہہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نی کہو لدونگا مین اس فکر کو
تمسی پس گئی عمر اور کہا اے نبی اللہ کی تحقیق بہاری ہوئی تمہاری یارون پر یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی نہین فرض
کی زکوۃ مگر اس لیے کہ پاک کری اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہاری سی اور سوا اسکی نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا
ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطی اوس شخص کی کہ پیچہی تمہاری ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر نی یعنی بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس مشکل کی سی حاصل ہوئی پہر فرمایا حضرت نی واسطی عمر کی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین اوس چیز کے
کہ جمع کری آدمی وہ یہہ ہی عورت نیکبخت جبکہ دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو اور جب حکم کری اوسکو فرمانبرداری کری
اوسکی اور جب غایب ہو اوس سی محافظت کری اوسکی روایت کی یہہ ابوداود نی ف ساری آیت یون ہی والذین
یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنی جو لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین
کرتی راہ خدا مین پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی یعنی اونکو آگ دوزخ کی مین گرم کر کر داغین گی اون سی پیشانیان اور
پہلو اور پیٹہین اونکی پس جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سی یہہ سمجہی کہ مطلق جمع کرنا مال

منع ہی پہر حضرت عمرؓ نی عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی زکوۃ اسلیی فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہو جاوی
پس جب زکوۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر تو وہ اسی
صورت مین ہی کہ زکوۃ نہ دی اور اگر زکوۃ دیکر جمع کری داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرتؐ نی
بعد قول وانما فرض المواریث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجہہ کی دیر یاد مجہی اسقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نی میراث اسلیی فرض کی ہی کہ ہو
میراث طیب تمہاری پچہلون کی لیی کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوۃ اور نہ میراث پہر
جبکہ بیان کیا حضرتؐ نی صحابہ سی کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوۃ ادا کرتی رہین اور دیکہا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکی
رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکبخت و خوبصورت اسلیی کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر
بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف بیوی کی کہ وہ جبتک ساتہہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکہتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روا
تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سی پیدا ہوتی
ہی کہ قوۃ بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنیکی اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جسنی نکاح کیا
پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ
رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا
فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا تمہاری پاس چہوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگی
زکوۃ لینی کو کہ دشمن کہی گئی ہین یعنی بحکم طبیعت کی لوگ اونکو دشمن کہتی ہین اسلیی کہ مال لینی کو آتی ہین پس جسوقت آوی تمہاری
پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوش وقت آئی تم اور خالی کرو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کرین یعنی مال زکوۃ
کا اون کی روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نرکہو پس اگر زکوۃ لینی مین عدل کرین گی پس اپنی لیی کرین گی یعنی
ثواب عدل کا پاوین گی اور اگر ظلم کرین گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کرو زکوۃ لینی والونکو اسلیی کہ پوری زکوۃ تمہاری
رضا اون کی ہی اور چاہیی کہ دعا کرین عامل تمہاری لیی روایت کی یہہ ابو داود نی ف اگر ظلم کرین گی مراد یہہ ہی کہ اگرچہ
ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃ ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا
کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اون کی راضی کرنی مین حتی الامکان کہ دو اونکو زکوۃ واجب بغیر ذہیل
اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوۃ ساتہہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہی اور مستحب ہی زکوۃ لینی
والی کو کہ دعا کری زکوۃ دینی والی کی لیی ع وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا آئی کتنی آدمی
یعنی گنوارون مین سی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوۃ لینی والون مین سی آتی ہین
ہماری پاس پہر ظلم کرتی ہین ہمپر فرمایا راضی کرو زکوۃ لینی والون کو عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کرین ہمپر فرمایا

راضی کرو اپنی زکوٰۃ لینے والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہہ ابوداود نے ف یعنی راضی کرو اونکو اگرچہ تمہارے اعتقاد
مین ظلم ہو بسبب محبت مال کے ع۔ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ
مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا ہمنے یعنی پیغمبر
خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہمپر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپاوین ہم اپنے مالون مین سے بقدر
کہ زیادتی کرتے ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہہ ابوداود نے ف حضرت نے چھپانے کی اجازت اس لیے ندی کہ شاید وہ بسبب اپنے
گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع مین ایسا نہ تھا۔ مولانا وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھہ حق کے مانند غازی کے ہے اللہ
مین یہانتک کہ پھر آوے طرف گھر اپنے کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف ساتھہ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے
طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ع۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
نہ کھچوا منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جارہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اونکی کے روایت کی
یہہ ابوداود نے ف مراد جلب سے یہہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والون کے مکانون سے دور اوترے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ
لینے کے لیے اور جنب یہہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اوٹھا کر وہان جاوے ان دونو باتون سے
منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسری مین زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسکی ہے حاصل
یہہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اوترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والون کے اوترے اور اونکے گھر مین
جاکر نوبت بنوبت زکوٰۃ لیا کرے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا
فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوٰۃ ہے اوس مال مین یہانتک
کہ گذرے اوسپر برس روایت کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اونہون نے موقوف کیا ہے اس حدیث
کو ابن عمر پر ف یعنی قول ہے ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو
اور درمیان برس کے کچھہ اور مال اوسکو ہاتھہ لگے اوسی جنس کا تو جب تک اوسپر برس نگذرے زکوٰۃ اوسمین واجب نہین یہہ مذہب
امام شافعی کا ہے اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسی بکریان
تھین گذرے اون پر چہہ مہینے پھر ہاتھہ لگین اوسکو اکتالیس بکریان در مول کو یا ارث مین اس طرح تو نہین واجب اوسپر اکتالیس
بکریون کی زکوٰۃ نزدیک شافعی اور احمد کے یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور
مالک کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچھے ہاتھہ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہوگی دو بکریان

یعنی سب میں سلیے کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہیں کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری دینی پڑتی ہی یک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہوتی ہیں دو بکریاں دینی آتی ہیں سو عدد ذکر
میں ایکسو اکیس ہوئیں ہیں تو بکریاں دو سمیں ہونگی پس حنفی اسحدیث کے معنی یہہ لیتے ہیں کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اوسپر زکوۃ نہیں جبتک کہ برس نہو اہو پس مال سے
مستفاد مراد نہیں ہی ہ ع وعن علی ان العباس سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی تعجیل صدقته قبل ان تحل فرخص له فی
ذلك رواه ابوداود والترمذی وابن ماجة والدارمی اور روایت ہی علی ؓ سے یہہ کہ حضرت عباس نے پوچھا رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے بیچ شتابی
ادا کرنے زکوۃ اپنی کی پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمیں روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک
پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ہ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه
وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما له مال فلیتجر فیه ولا یترکه حتی تاکله الصدقة رواه
ابوداود والترمذی وقال فی اسناده مقال لان المثنی بن الصباح ضعیف اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے
یعنی شعیب سے اور اونسے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبدالله سے کہا اونسے یہہ کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے خطبہ فرمایا لوگوں کو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی
لیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے بیچ اوس مال کی اور نہ چھوڑے اوسکو بے تجارت یہانتک کہ کہا جاوے اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتے دیتے مال تمام
ہو جاوے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی گفتگو ہی اسلیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی **ف** لڑکے کی مال میں فرض ہونا زکوۃ
کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم الله کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمه الله کی لڑکے کی مال میں یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہیں اسلیے کہ ایک حدیث میں آیا ہی کہ
اوٹھایا گیا ہی قلم تکلیف کا تین شخصوں سے ایک سونیوالے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ
حدیث ابوداود اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اسحدیث کی تصحیح بھی کی ہی ہ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی هریرة قال لما
توفی النبی صلی الله علیه وسلم واستخلف ابوبکر بعده وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی
ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله فقال ابوبکر والله لاقاتلن من فرق بین الصلوة والزکوة فان الزکوة حق المال والله لو
منعونی عناقا کانوا یؤدونها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتهم علی منعها قال عمر فوالله ما هو الا رأیت ان الله شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت
انه الحق متفق علیه روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ وفات پائی نبی صلی الله علیه وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکر بعد اونکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے
ابی بکر کو یعنی جبکہ اونہوں نے ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگونسے یعنی اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ امر کیا گیا ہوں میں یہہ کہ
لڑوں لوگونسے یہانتک کہ کہیں لا اله الا الله یعنی اسلام لاویں پھر جسنے کہا لا اله الا الله بچا لیا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اوسکا الله پر ہے پس کہا ابوبکر
صدیق نے قسم ہی الله کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے کہ فرق کرے میان نماز و زکوۃ کی اسلیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہی قسم ہی الله کی اگر نہ دینگے
مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے دیا کرتے اوسکو طرف رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی تو لڑونگا میں اونسے نہ دینے اوسکی پر کہا عمر نے پس قسم ہی الله کی نہ تھا امر مجھے گمان میں یہہ کہ الله نے کھولدیا
دل ابی بکر کا یعنی ساتھ الہام کی واسطے لڑنیکے پس جانا میں نے یہی یعنی لڑنا حق ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنی غطفان اور
بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ نہ دی حضرت ابوبکر نے اونکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ اونہوں نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہو گا اسلیے کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہی پس انکار
اوسکا کفر ہی یا اسلیے کافر کہا کہ اونہوں نے انکار کیا زکوۃ کی دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہو گا پس حضرت ابوبکر نے اونسے ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمر نے
اول ظاہر حال اونکا دیکھکر اونکی کفر میں تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہو گئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکر کی اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے

جو ابوبکر نے فرمائی ہین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین
اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اوسکا کسیکا کسی کچھہ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص خیر مین قتل کرینگی اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی
لا الہ الا اللہ کہی اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اوسکی لینی حکم اسلام کا کرینگی اور لڑنا اوس سے ترک کرینگی اور تفتیش نہین کرینگی باطن اوسکی کی آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکا
سپرد کرینگی علم الہی پر وہ آپ سمجھہ لیگا اگر اوسنی لسی کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کی اور فرق کری درمیان نماز اور زکوٰۃ کی کہ وجوب نماز کا قائل ہوا اور وجوب زکوٰۃ کا
منکر ہو یا نماز پڑہی اور زکوٰۃ نہ دی اور عناق کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کی بیچ طلب کرنی حق واجب کے حقیقت اسکی نہین مراد اسلیے کہ
بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین لیا جاتا اور نہ بچون مین کوۃ ہی اور نئی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس سے اوپر ہونا اور اگر بچی بڑونکی ساتہہ ہونگی تو اونمین کوۃ دینی آویگی مگر دینا ہر
حال مسنہ ہی کا چاہیی ایسا ہی حال گائین اور اونٹونکا ہی کہ مسنہ چاہیی ہر گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین نئی اوسکی پر
یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے اونکی اگر منکر ہوں وجوب زکوٰۃ کی یا واسطی محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنی کی اگر نہ دی ہو بغیر انکار کی اور اور روایتون مین آیا ہی کہ اور
صحابہ نے حتی کہ حضرت علی نے بہی منع کیا حضرت ابوبکر کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے تو توقف کرنا چاہیی حضرت
ابوبکر نے کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف ہون تو بہی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابوبکر کی تہی ع ح وعنہ قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْہُ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُلْقِمَہٗ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بہاگیگا اوس سی مالک اوسکا اور وہ
ڈہونڈہتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا انگلیون اوسکیکو روایت کی یہہ احمد نے ف گنج سی مراد وہ مال ہی کہ جمع کر رکہا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسکی حکم
مین ہین سب اقسام مال اور خبر کی عبارت کے معنو مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتہہ سی مال کما کر جمع کر رکہا اور زکوٰۃ نہ دی
اس صورتمین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کی سانپ کے موہنہ مین انگلیان اپنی دیدیگا جیسی عادت ہے کہ وقت خوف
کی سانپ غیرہ کی انگلیان اوسکی موہنہ مین دیدیتی ہین لیکن دوسرے معنو مین کلام ہی ہم ع ع وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہِ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی شخص کہ نہ ادا کری زکوٰۃ مال اپنی کی مگر کردیگا اللہ یعنی لگا دیگا دن قیامت کے بیچ گردن اوسکی ایک سانپ پہر پڑہی ہم مطابق اسکی
کتاب اللہ مین سی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتی ہین ساتہہ اوسکی کہ دیا اونکو اللہ نے فضل اپنی سی آخر آیت تک یہہ آیت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ نے ف پہلی فصل مین تمام آیت لکہی گئی ہی وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت
الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ
صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَّرٰی تَعَلُّقَ الزَّکٰوۃِ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ
اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبہی
مگر ہلاک کر دیتی ہی اوسکو روایت کی یہہ شافعی نی اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کی اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اسحدیث کی نقل کی کہ بخاری نے کہا
کہ واجب ہوتی ہی تجہپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہتی اوس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسحدیث

کی

کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کی اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کی نہ ذمہ پر اسیطرح مشتق ہین ہی اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان
مین احمد بن حنبل سی ساتھ اسناد اپنی کی حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکی یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوٰۃ
اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکی نہیں کہ زکوٰۃ فقیرونکی لیتی ہی ف ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہوجاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی و نہیں باقی برکت
جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اوٹہانے کی نہیں رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کی نہیں شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کی یعنی امام شافعی اور امام کہتے
ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ عین مال کی ہی نہ ذمہ پر نہیں یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی تو اوسی مال مین سے دی قیمت اوسکی دینی جائز نہیں پس یہ بات انہون نے لفظ
خالطت سی نکالی ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہی تعلق اوسکا ساتھ عین مال کی نہیں اور یا غنی یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا
اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوئے ایک تو یہہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دی اور زکوٰۃ مال مین ملی رہی اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہوکر زکوٰۃ لی تو دونون صورتون
مین مال زکوٰۃ ہلاک کردیتا ہی اور مال کو اور استدلال اونکو رہنی پہلی ہی معنون پر ہے ع ح مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمانے دلیلین حنفیونکی ملا علی قاری نے
اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب لکھی ہین بخوف درازگی کی اس کتاب مین نہیں لکھین جو چاہی اونکی شرحونمین دیکھلے **باب ما یجب فیه الزکوٰۃ** باب ہے بیچ بیان اون چیزون کی کہ واجب ہوتی ہی اونمین زکوٰۃ ف اتفاق رکھتے ہین امام اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کی چارپایونمین یعنی اونٹ اور
گائے بیل اور بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور بہینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوا انکی اور جانورونمین زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑی مین امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہے آگی تحقیق
اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونی زکوٰۃ کی سونے چاندی مین اور ان چیزونمین کہ تجارت کی لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون اور ترکاریونکی اور میوونکی
کہ برس دن تک نہ رہین اور اماموں کی نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انمین اور کہجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ ہوجاوین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ کی
نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا بہت سوا بانس اور لکڑی اور گہانس مین نہیں ہی دلیل امام صاحب کی یہہ حدیث حضرت کی ہی
ما اخرجت الارض ففیه العشر یعنی جو چیز نکالی زمین نے اوسمین دسوان حصہ ہے اور معنی وسق بیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہین اور زمین سے پیدا ہوئی چیزونمین جو عشری زمین
سال گذرنیکی قید نہیں جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بہر گذر جاوے ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیس فیما دون خمسة اوسق من التمر
صدقة ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقة ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقة متفق علیه روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیچ کم پانچ وسق کی کہجورونمین سے زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سی کم مین بیچ چاندی کی زکوٰۃ اور نہیں بیچ کم
پانچ راس اونٹونسی زکوٰۃ روایت کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا تو ہی موافق حساب دہلی کی
پانچ وسق اس حساب سی تیس من کے ہوئے پس تیس من کہجورونمین سوان حصہ یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کہجورین پیدا ہون تو نہیں سوان
حصہ بموجب اس حدیث کی نہیں واجب ہے یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کی اندازہ کچھ معتبر نہیں جسقدر پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ دے مثلا
دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس ہی سیر ہو تو ایک ہی سیر دے اور یہی حکم ہی میوونکا اور غلونکا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل
احادیث مذکورہ کی یہہ کی ہی کہ مراد اس سی زکوٰۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کی اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتی تھی پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم
ہوئے اور اواق جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کی دو سو درہم ہوئے یہی ہی نصاب زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں اور جب اسقدر ہو تو پانچ
درہم دینی آتی ہین اور دو سو درہم کی اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سی یا روپئے کسی سکہ کی ہون تو اسپر قیاس کر کر زکوٰۃ دے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ درہم تین ماشہ اور
ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دو سو درہم مین چاندی ساڑہے باون تولہ ہوتی ہی اور انپر زکوٰۃ کی پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی پندرہ

ماشہ چہہ رتی پس اگر روپی ہین بارہ بارہ ماشی کی جیسی کلدار سیدہی کل کی اور ڈبل وریلی دار تو چہہ سو تیس ماشیکی ساڑہی باون روپے ہوے انپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ
بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین سابقی گیارہ گیارہ ماشیکی مثلا لکہنوو غیرہ کی تو چون روپے بارہ آنے چہہ پائی اور چہہ جز تیئس جز پائی کیمین ہوئی انپر ایک روپیہ ساڑہے
گیارہ ماشیکا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تیئس جز پائی کیمین سی زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوۃ	وزن چاندی	تعین زکوۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوۃ	سکہ ۱۱ ماشہ ...	زکوۃ
ما۲ درم	صہ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ ۶ سرخ	عہ ۵۲	۱عہ ۵	للعہ ۵۴ ۱۲ پائی ...	۱عہ ۵ ...

یہہ حساب نصاب کی سمجہنی کی لیے لکہا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سی تو سیدہا حساب یہہ ہے کہ ڈہائی روپے سینکڑہ کے حساب سی زکوۃ دی اور نصاب سونیکا
اسمین نہین کہ ہوئی نصاب اوسکی بیس مثقال ہی یہانکی حساب سی ساڑہی سات تولہ پہر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی اور اس سے کم ہو تو زکوۃ
نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو بہی زکوۃ دینی آویگی مثلا اگر ایک کے پاس اٹہائیس روپے بہر چاندیکا زیور ہو اور سو چہبیس روپے کا سونیکا تو وہ
صاحب نصاب ہی زکوۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو چہبیس روپے کا اسباب ہے تجارت کا اور سو چہبیس روپے ہون نقد تو بہی صاحب النصاب ہی اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ
زیور ہو خواہ پتری خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا اگر گوٹی کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی سونا ہو تی اوسکا بہی ملا کر اگر زکوۃ دی
اگر حد نصاب کو پہنچی اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکہون روپے کا ہو مگر ان نیت تجارۃ کی ہو تو ہی + مولانا + و درمختار وغیرہ **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ
صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوۃ فرض
بیچ غلام اوسکی اور بیچ گہوڑی اوسکی + اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اوسکی زکوۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو گہوڑی
اور غلام تجارت کے لیے نہون اونمین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی و صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جو گہوڑی اور گہوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین
چرتی ہون اونمین بہی زکوۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دی یا قیمت اوسکی تشخیص کر کر دو سو درہم مین سی پانچ درہم دی + فتاوی قاضیخان اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری مین
لکہا ہی فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمین بہی زکوۃ نہین **وعن** انس ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین
بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ
بہا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلہا من المسلمین علی وجہہا فلیعطہا ومن سئل فوقہا فلا یعط فی اربع وعشرین
من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیہا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا
وثلثین الی خمس واربعین ففیہا بنت لبون انثی واذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ
وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیہا بنتا لبون اور روایت ہے انس سے کہ ابو بکر نے لکہا واسطے انکے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے کہ نام
ایک ضلع کا ہی قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے رحمن ہی رحیم ہی یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون پر یعنی ساتہہ
حکم اللہ تعالی کی اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتہہ اوسکی رسول اپنی کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکے پس دے اوسکو اور جو سوال
کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دے بیچ چوبیس اونٹونکی اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری ہے پس جب پہنچین پچیس کو پینتیس تک پس اونمین ایک
ہوتی برس کی مادہ پس جس وقت پہنچین چہتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہی ایک دو برس کی مادہ اور جس وقت پہنچین چہیالیس کو ساٹہہ تک پس اونمین ہی حقہ یعنی اونٹنی تین
برس کی قابل جست کی اونٹ کے پس جس وقت کہ پہنچین اکسٹہہ کو پچہتر تک پس اونمین ہی ایک جذعہ یعنی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جس وقت پہنچین چہہتر کو نوے تک پس

اونٹنیاں ہیں دو برس کی اور دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث میں گذرا کہ راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس وہ
حدیث خلاف ہے اسکی جواب اسکا یہہ ہے کہ اوس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والے ہیں وہ صحابہ تھے نہ ظالم تھے اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بوجہ گمان زکوٰۃ دینے والونکی تھی اور اس حدیث
میں سوای صحابہ اور لوگ مراد ہیں پس کچھہ منافات نہیں م ع **فاذا بلغت** احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان
طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة اور جسوقت کہ پہنچیں اکیانوے کو
ایک سو بیس تک پس اونمیں ہیں دو اونٹنیاں تین تین برس کی قابل جفت کرنے کی اونٹ کے اور جسوقت کہ ہوں زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس میں ایک دو برس کی ہے اور ہر پچاس
اونٹنی تین برس کی ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کی بعد تجاوز کرنیکی عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہوں اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سرنو
شروع کیجاوے زکوٰۃ اور یہی ہے مذہب اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نے کہ از سرنو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہوں ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی حقے اور
ایک بکری یہی ہر پانچ میں بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی یہہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہوں ایکسو بیس سے از سرنو شروع کیجاوے زکوٰۃ اور مانند اسکے
حضرت علی رضی سے بھی منقول ہے اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ وہ ہی قیمت ہے اسکی بخلاف گائے اور بکری کے کہ اونمیں اور زیادہ برابر ہیں م ع **ومن لم يكن معه**
الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا ففيها شاة ومن بلغت عنده من الابل
صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا
له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة
ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه
بنت لبون ويعطي شاتين او عشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما
او شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها
عشرين درهما او شاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق
عشرين درهما او شاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء
اور وہ شخص کہ نہوں ساتھہ اوسکے مگر چار اونٹ پس نہیں اونمیں زکوٰۃ واجب مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دے پس جسوقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو اونمیں ہے
ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمیں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی اکسٹھہ سے پچھتر تک میں یہہ دینی آتی ہے اور نہو وہ ایک
اوسکی چار برس کی اور ہو اوسکی پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھہ اوسکی دو بکریاں اگر میسر ہوں اوسکو یا بیس
درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اوسکے پاس اسقدر کہ واجب ہو اونمیں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھہ تک میں یہہ دینی آتی ہے اور نہو اوسکے پاس تین برس کی اور ہو اوسکے
پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے چار برس کی اور دیگا اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اونمیں اونٹنی تین برس کی
اور نہو اوسکے پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے
اونمیں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں دینی آتی ہے اور نہو اوسکے پاس مگر تین برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا
دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اونمیں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکے پاس اور ہو اوسکے پاس ایک برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اوس سے
برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھہ اوسکے بیس درم یا دو بکریاں اور وہ شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوئے اونمیں اونٹنی برس دن کی کہ پچیس سے پینتیس
تک میں دینی آتی ہے اور نہیں ہے وہ اوسکے پاس اور ہے اوسکے پاس دو برس کی پس قبول کیجاوے اوس سے اور دیگا اوسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اوسکی اونٹنی

ف قابل نہیں کہ لینا نہ دینا اور نہ واجب ہے اور نہ اوسکی کوئی چیز ساتھ نہیں ادا سے اوس جاوی کیا قبول وہ دو برس کا اونٹ پاس جسکے ہوا
برس میں کی قابل دینی کی اور ہو بلکہ نہایت اوسط درجہ کی نہو یا کالعدم ہے وہ بھی بیمار ہو بلکہ تندرست نہو یا اصلاً برس میں کی اونٹنی پاس اوسکی نہو کہ یہہ یا تہہ ہیں احتمال تین اوسکی معنوں میں کہ کہا ابن ملک نے
خوب ہو ہر تقدیر اسکا حال قریب ہو اور رہا وہ جسکے پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اوسکے ساتھ کچھہ اور جبر و نقصان کی لیے لینا
دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثت کا جبر نقصان ساتھہ یادتی سن کے ہوجاتا ہے ع **وفی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت**
اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین ففیہا شاتان فاذا زادت علی مائتین
الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ
من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا ولا تخرج فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ما شاء
المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ
ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا رواہ البخاری ع اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کی کہ چرنیوالی ہوں جبکہ ہوں بکریاں
چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہے اور جسوقت زیادہ ہوں ایکسو بیس سے دو سو تک پس اونمیں دو بکریاں اور جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس اونمیں تین بکریاں
تین سو تک اور جب زیادہ ہوں تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک ہی پس نہیں اونمیں زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہے مالک اونکا
تو بطریق نفل کی دیوے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بڈہیا اور عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ بوک مگر اوسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینیوالا یعنی اگر وہ چاہے
بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکہٹے واسطے خوف زکوٰۃ کی اور جو دو صاحب ہو دو شریک اونمیں پس وہ رجوع کرین آپسمین
ساتھہ برابری کی اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں دس پاس مگر ایکسو نوے درم پس نہیں اونمیں کچھہ زکوٰۃ مگر یہہ کہ چاہے مالک اوسکا بطریق نفل کی دیوے
نقل کی یہہ بخاری نے **ف** چرنیوالی ہوں یعنی زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائیں یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل میں چارہ
چرتی ہوں اور اگر اکثر برس گہر سے کہلانا پڑتا ہو تو اون جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنی چالیس سے کم میں کچھہ زکوٰۃ واجب نہیں جب
چالیس ہوں تو اونمیں ایک ہی واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگی تین سو تک کا حال مفصل ہو چکا اور جب زیادہ ہوں تین سو
پر یعنی ایکسو اور بڑہ جاوین کہ چار سو ہوجاوین تو چار بکریاں آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑہیگی تین سو پر تو چار بکریاں دینی
آوینگی اور نہ عیب والی یہہ سبب ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال عیب والے ہوں اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسط درجے کی اور نہ بوک یعنی بوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو
ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کی لیے ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی
ہے اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہے گلہ کا بس اگر مثلاً ایک شخص کے بکریاں اسی ہونگی دو گلوں میں تو امام شافعی کی نزدیک دو بکریاں
لیوینگی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ایک اور اگر دو شخصوں کی اسی بکریاں ایک گلہ میں ہونگی تو امام شافعی کی نزدیک ایک ہی بکری لیوینگی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک
دو لینگی پس معنے اس قول کی لا یجمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کی یہہ ہیں کہ یہہ نہی مالک کی لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں کسی کی ہوں اور چالیس کسی کی تو ملا نہ دی
واسطے کم کرنے زکوٰۃ کی یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس ہونگی تو دو بکریاں آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریاں اسکی کسی اور کی بیس
بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کی اور نزدیک حنفیہ کی یہہ نہی ساعی کی لیے ہے یعنی زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصوں کی
بکریاں ہوں اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس نصاب سے کم ہوں جب دونوں ملیں تو نصاب پورے ہو مثلاً بیس بیس ہوں دونوں پاس تو اونکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کی لیے اور نہ جدا کرے
اکہٹی کو یعنی جسوقت کہ ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسی بکریاں چالیس ایک جگہہ اور چالیس دوسری جگہہ تو نہ اعتبار کرے انکو دو نصابوں اور نہ لیوے اونمیں سے دو بکریاں

جبکہ لیوی ایک بکری اسلیے کی مالک ایک کی ہی اور جو نصاب کہ ہوا نہ بیان سکا ہے کہ مثلا دو آدمی ہین دو سو بکریونمین ایک ایک کی چالیس بکریان ہین اور
دوسری کی ایکسو ساٹہہ پس واجب ہوگئے اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بہی ایک بکری یہہ نہین ہونیکا کہ واجب ہو پہلی پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ع ح یعنی زکوۃ لینی والا
تو ایک بکری ایک شریک سے لی لیگا پہر وہ دونون رجوع کرین آپسمین ساتہہ برابری کی یعنی چالیس بکریون والا اونمین خمس دس بکری کے دیدے دوسرے شریک کے کہ جسکے ایکسو
ساٹہہ ہین پہر لیوین چالیس والے اول لی پر دو خمس پنجگی موافق اوسکی حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکی حصہ کے پس یہہ معنے ہین تراجعان بینہما بالسویۃ ؎
مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون
او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ اوس چیز کی کہ پانی پلایا
آسمانی اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہے تا ہی اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سی ساتہہ بیل یا اونٹ کی اوسمین بیسوان حصہ روایت کے
یہہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمانی یعنی جس زمین مین مینہہ و رنالون اور نہرونکا پانی دیا اوس سے جو کہیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ کو دین اور عثری وہ زمین
کو کہتی ہین کہ پانی دریا کے ساتہہ نالون کی اور عاثور کہتی ہین ایک گڑہے کو کہ کہودا جاتا ہے زمین مین بطور نالی کی اور اوسمین پانی پہنچتا ہے کہیتی وغیرہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عثری
کہتے ہین اوس کہیتے کو کہ تر و تازہ رہتی ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کی ۱۲ ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جانور زخم پہنچانا اونکا معاف ہے اور کوئین کہدوانے مین کوئی مرجاوی گر کر وہ معاف ہے اور کان کہدوانے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ
واجب ہے تا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جانور یعنی گہوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کری کسیکو یا تلف کری کوئی چیز یا مار ڈالی کسیکو اور نہو وہ سپر کوئی
سوار یا ساتہہ اوسکی کوئی کہینچنے والا یا ہانکنی والا اور ہو وے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکی مالک پر کچہہ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار
ہو یا اوسکی ساتہہ کوئی ہانکنی والا یا کہینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اوسکی ہی اور اسیطرح اگر رات کو چہوٹ کر زخمی یا تلف کری تو بہی لازم آویگا کہ قصور
مالک کا ہی اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانورونکی باندہنی کی کہونٹی باندہا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہہ قیدین اور حدیثون اور دلیلونسی نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو
مزدوری کو لگادی کنوان کہودنیکی لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑی کہدائی کے وقت تو کچہہ ضمان یعنی خون بہا نہین آنیکا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کہود دیا یا موات
مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑی تو ضمان نہین اور اگر رستہ مین کہودی یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکی اذن کے
پس ضمان یعنی خون بہا اوسپر عاقلہ کہودنیوالیکی آویگا اور اسیطرح حکم اوسکا ہی کہ کوئی ایک جگہہ کہودوا کے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کی نکالنی کی لیے اور عاقلہ کہتے
ہین اونکو کہ جو اوسکی ساتہہ ایک آقا کی ہان نوکر ہون مثلا سپاہی کے عاقلہ فوج کی سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ ہین اور رکاز مراد نزدیک ابو حنیفہ کے
کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کی دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتہہ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت صلعم سے پوچہا کہ رکاز کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نی پیدا کیے ہین زمین مین دن ان پیدایش کی کے پہر جاننا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگہلنے اور
منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکی جیسی سونا چاندی اور لوہا اور رانگ کی اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کی اور تیسری
وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونہ اور ہڑتال اور تمام پتہرون کے مانند یاقوت وغیرہ کی پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول ہین اور اوسمین گذرنا برس کا شرط نہین اور امام شافعی
کے نزدیک فقط سونے چاندی ہی مین ہے اور چیزونمین نہین ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین
ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ لابی داود عن الحرث

وعن علي قال زهير أحسبه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال هاتوا ربع العشر من كل أربعين درهما درهم وليس عليكم شيء حتى تتم مائتي درهم فإذا كانت مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما زاد فعلى حساب ذلك وفي الغنم في كل أربعين شاة شاة إلى عشرين ومائة فإذا زادت واحدة فشاتان إلى مائتين فإن زادت فثلث شياه إلى ثلثمائة فإذا زادت على ثلثمائة ففي كل مائة شاة شاة فإن لم تكن إلا تسع وثلثون فليس عليك فيها شيء وفي البقر في كل ثلثين تبيع وفي الأربعين مسنة وليس على العوامل شيء

روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں میں اور غلاموں میں یعنی اگر تجارت کی لیے نہوں تو زکوٰۃ اونمیں نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہے بیان اوسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم ہیں اور نہیں بیچ ایکسو نوّے کے کچھہ زکوٰۃ یعنی دو سو سے کم میں زکوٰۃ نہیں پس جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اونمیں ہیں پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں حارث اعور کی نقل کی حضرت علی سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں تم پر کچھہ یہانتک کہ پورے کر لو دو سو درہم اور جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اونمیں ہیں واجب پانچ درہم پس جو کچھہ زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب سے اونمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک پس دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں ہیں تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہوں تین سو پر یعنی اور ہوں چار سو پس ہر سو میں ایک بکری ہے پس اگر نہوں بکریاں مگر انتالیس پس نہیں تجھہ پر اونمیں کچھہ اور بیچ گایوں کی ہر تیس میں ایک بیل برس دن کا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھہ ف پس جو زیادہ ہو انکے مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اوسکا حساب کر کے چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دے اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہوں دو سو درہم پر چالیس درہم تو اونمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اگر چالیس تک نہ پہنچیں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں دو سو ہی کی زکوٰۃ دے اور انہوں نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثوں میں اور بیل برس دن کا اسمیں نر و مادہ برابر ہیں جائز ہے دینا ہر ایک کا جیسا کہ آگے کی روایت میں آتا ہے جاننا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں جو دینا مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹوں کی اسلیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے گائیں بکریوں میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائیں چالیس سے تو اونمیں کچھہ نہیں دینا آتا یہانتک کہ ساٹھہ ہوں جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس دن کی بیل یا گائیں دینی آوینگی پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنی گائیں یا بیل دو دو برس کی اور ہر تیس میں ایک تبیعا دینا آوے گا پس مثلاً ستر ہونگی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسّی ہوں تو دو مسنہ جب نوّے ہوں تو تین تبیع جب سو ہوں دو تبیعی اور ایک مسنہ اسیطرح ہر تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو اونمیں کچھہ نہیں دینا آتا یہہ مذہب صاحبین کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کے زکوٰۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھہ تک جب ساٹھہ ہونگی تو دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسواں حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسواں حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسواں یا تیسواں حصہ دینگی اسیطرح اور زیادتی کو سمجھہ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحبین والی ہے اور تابعین اونکی یہی ہے اور بھینس کے زکوٰۃ ایسی ہی ہے جیسے گائیں کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کی ہے اور نہیں کام والوں میں کچھہ یعنی جو جانور کام میں آویں مثلاً بیل ہل چلانے میں یا کنوین کی پانی نکالنے میں یا لادنے میں لگی ہیں اگرچہ حد نصاب کو پہنچیں تو اونمیں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینوں اماموں کا یہی ہے لیکن امام مالک کی نزدیک نہیں یہی زکوٰۃ ہے

وعن معاذ أن النبي صلى الله عليه وسلم لما وجهه إلى اليمن أمره أن يأخذ من البقر من كل ثلثين تبيعا أو تبيعة ومن كل أربعين مسنة رواه أبو داود والترمذي والنسائي والدارمي

اور روایت ہے معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کے حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر تیس گایوں میں سے ایک بیل برس دن کا یا گائے برس دن کی اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے دو برس کی یعنی یا بیل دو برس کا روایت کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے

اور دارمی نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابوداود والترمذی
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ لینے میں یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوٰۃ کی ہے یعنی جیسے
گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق رواہ النسائی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور
کھجور میں زکوٰۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہوچکا ہے وعن
موسی بن طلحۃ قال عندنا کتاب معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما امرہ ان یاخذ الصدقۃ من الحنطۃ
والشعیر والزبیب والتمر مرسل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکی نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنی مجکو یہہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کھجور میں سے یہہ حدیث مرسل ہے روایت کی
یہہ شرح السنہ میں ف اسکی معنی یہہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوٰۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کی ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں اور وہ قوت ہووے
ہمارے نزدیک ہر چیز میں ہے کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نہو پس انہیں چار چیزوں کو ذکر اسلیے کیا کہ یہہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی ہیں ع ح وعن عتاب بن اسید
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی زکوٰۃ الکروم انہا تخرص کما تخرص النخل ثم تؤدی زکوتہ زبیبا کما تؤدی زکوٰۃ النخل تمرا
رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگوروں کی کہ تحقیق کہ انکا اندازہ کیا جاوے جیسے کہ
کیا جاتا ہے کھجوروں پر پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی حالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجور کی درحالیکہ کھجوریں خشک ہوں روایت کیے یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجور ونمیں شیرینی تو
اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہہ انگور یا کھجوریں جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور صاحبین
اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچیں تو دسواں حصہ دے ع ح وعن سہل بن ابی حثمۃ حدث ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی
وابوداود والنسائی اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ اٹکل کرو یعنی کھجور وانگور
کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتہائی روایت کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یہہ خطاب ہے
زکوٰۃ لینے والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اوسمیں سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کے چھوڑ دو از راہ احسان کے اوسے تا وہ ہمسایونکو اور راہ گیروں کو کہلا دے
یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے کچھ اور تاویل حدیث کی انکے نزدیک یہہ ہے کہ یہہ
یہود خیبر کے حق میں فرمایا کہ حضرت نے مساقاۃ کی تھی انسے اس شرط سے کہ آدہی کھجوریں وہ لیں اور آدہی حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتہائی
از راہ احسان کے اور تقسیم کرے باقیکو آدہی حضرت کو دے اور آدہی انکو ع ح وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث
عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کی پس اٹکل کرتے کھجوروں کا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی انمیں پہلے اس سے کہ ہوویں لائق
کھانیکے روایت کی یہہ ابوداود نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العسل فی کل عشرۃ ازق زق رواہ
الترمذی وقال فی اسنادہ مقال ولا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الباب کثیر شیء اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کی کہ ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح ہے نبی صلی اللہ

علیه وسلم سی اس باب مین بهت سی روایتین ف علما مین اختلاف هی امام شافعی کی نزدیک شهد مین زکوة نهین اور امام ابو حنیفه کی نزدیک شهد مین
دسوان حصه هے کم هو یا زیاده اگر عشری زمین مین هو اور دلیل انکی یهه حدیث هی ما اخرجته الارض ففیه العشر اور جو شهد پهار مین هو اوسمین بهی عشر هے امام صاحب کی
نزدیک ۱۲ ح وعن زینب امراة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من
حلیکن فانکن اکثر اهل جهنم یوم القیمة رواه الترمذی اور روایت هی زینب بی بی عبد الله بن مسعود کی سی که کها خطبه فرمایا همکو پیغمبر
خدا صلی الله علیه وسلم نی پس فرمایا ای گروه عورتونکی نکالو زکوة مال کی اگرچه اپنی زیور سی هو اسلیے که تحقیق تم اکثر دوزخی هوگی دن قیامت کی روایت کی یهه ترمذی
نے ف دوزخی هوگی بسبب محبت دنیا کی که باعث ہے ترک زکوة کی اور صدقه دینی کی اور اختلاف کیا هی علمانی بیچ زکوة زیور عورة کی امام ابو حنیفه کی نزدیک
مطلق زیور مین زکوة هی اور یهی قول قدیم امام شافعی کا هی اور کها مالک اور احمد نے که نهین هے زکوة اوس زیور مین که مباح هے استعمال اوسکا اور جسکا استعمال حرام هی
اوسمین انکی نزدیک بهی هے اور یهی قول جدید امام شافعی کا هی اور دلیل امام ابو حنیفه رح کی یهه حدیث هی اور اور بهت سی حدیثین ۱۲ ح ۱۲ زیور مباح اور غیر مباح
کا بیان محرر اور کتابون شافعی مذهب کے مین هی جو چاهی اونسی دیکهلی وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امراتین اتتا رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفی ایدیهما سواران من ذهب فقال لهما تؤدیان زکوته قالتا لا فقال لهما رسول الله صلی
الله علیه وسلم اتحبان ان یسورکما الله بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوته رواه الترمذی وقال هذا حدیث قد روی
المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو هذا والمثنی بن الصباح وابن لهیعة یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی هذا الباب عن النبی
صلی الله علیه وسلم شیء اور روایت هی عمرو بن شعیب سے که نقل کی اپنی باپ سے اونے نقل کی اپنی دادا سی یهه که دو عورتین آئین رسول خدا صلی الله
علیه وسلم کی پاس اور انکی هاتهون مین دو کری تهی سونیکی پس فرمایا حضرت نے اون دونونکو که دیتی هو زکوة انکی کها دونون نی که نهین فرمایا اون دونونکو رسول خدا صلی الله
علیه وسلم نی کیا دوست رکهتی هو یهه که پهناوی تمکو الله دو کری آگ کی کها اونهون نے که نهین فرمایا پس دو زکوة اسکی یعنی سونیکی روایت کی یهه ترمذی نے اور کها یهه
حدیث تحقیق روایت کی مثنی بیٹے صباح کی نی عمرو بن شعیب سے مانند اسکی اور مثنی بن صباح اور ابن لهیعه که دو هی راوی اسحدیث کا هی ضعیف کیے گئی هین
حدیث مین اور نهین صحیح اس باب مین نبی صلی الله علیه وسلم سی کچهه ف یهه حدیث بهی دلالت کرتی هی سپر که زکوة زیور مین واجب هے اور بهت
حدیثین اسمین صحت کو پهونچی هین چنانچه مرقاة مین کوئی جو چاهی دیکهلے وعن ام سلمة قالت کنت البس اوضاحا من ذهب فقلت یا رسول الله
اکنز هو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوته فزکی فلیس بکنز رواه مالک وابو داود اور روایت هی ام سلمه سی کها تهی مین پهنتی وضح سونیکی که نام ایک زیور کا هی پس
کها مینی یا رسول الله کیا گنج هی یهه پس فرمایا جو پهونچی اسقدر کو که دیجاوی زکوة اوسکی یعنی حد نصاب کو پهنچی پهر زکوة دی گئی پس نهین گنج روایت کی یهه مالک اور
ابو داود نے ف کیا گنج هی یعنی کلام الله مین جو وعید آیا هی مال جمع کرنی پر اس آیه مین والذین یکنزون الذهب والفضة آخر آیه تک سو بهی اسمین داخل هے
پس فرمایا که جب مال حد نصاب کو پهنچا اور زکوة دی گئی تو وه داخل اس وعید مین نهین کلام الله مین وه مال جمع کرنی پر وعید که بغیر زکوة کی جمع کری ۱۲ ع
وعن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعد للبیع رواه ابو داود
اور روایت هی سمرة بن جندب سے یهه که پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم تهی حکم کرتی همکو یهه که نکالین هم زکوة اوس چیزکی که تیار کی هو همنی بیچنی کی لیی یعنی سوداگری
کی لیی روایت کی یهه ابو داود نی وعن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقطع لبلال
ابن الحارث المزنی معادن القبلیة وهی من ناحیة الفرع فتلک المعادن لا تؤخذ منها الا الزکوة الی الیوم رواه ابو داود
اور روایت هی ربیعه بن عبد الرحمن سی که اونهون نی نقل کی بهت صحابه سے یهه که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جاگیر کر دین معدنین بلال بن حارث مزنی کو

کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوۃ ایسا کہ روایت کی یہہ ابوداؤد نے ف جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل
کی دیتا جو کچھہ اون مین سی نکالین اپنی وجہ معیشت کے کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سی اور فرع بہی نام ایک جگہہ کا ہی میان
مکہ اور مدینہ کی اور پس وہ کانین نہین لیجاتی اونسی مگر زکوۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانونکا ہی اور یہہ ہی مذہب امام مالک اور امام شافعی کا
ہی بسبب ایک قول کی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور شافعی کی بسبب ایک قول کے کانو مین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سی یہہ ہے کہ اگر پاوی مشقت و محنت سے تو چالیسوان
حصہ دو والا خمس ہے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتی ہین کہ نہین ہی معلوم کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ جاگیر انکی طرف سے از راہ اجتہاد کی اور
ہم تمسک کرتی ہین ساتھہ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقاۃ مین جو چاہی دیکھہ لی مترجم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخضراوات صدقۃ ولا فی العرایا صدقۃ ولا فی اقل من خمسۃ اوسق
صدقۃ ولا فی العوامل صدقۃ ولا فی الجبھۃ صدقۃ قال الصقر الجبھۃ الخیل والبغال والعبید رواہ الدارقطنی روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہین ہے ترکاریونمین زکوۃ اور نہ عاریت کی درختونمین زکوۃ اور نہ پانچ وسق سی کم مین زکوۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورونمین زکوۃ اور نہ جبھہ مین زکوۃ کہا صقر راوی نے جبھہ
گہوڑے ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نے ف نہین ہے ترکاریونمین زکوۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اوس کھجور
کی درخت کے کہتی ہین کہ عاریت دیتا ہی وسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کردیتا ہی کھجورین اوسکی تمام سال کی پس اونمین زکوۃ نہین اسلیکی وہ نکل جاتی ہین
ملک مالک سے پہلے زکوۃ واجب ہونیسی اور یہہ جملہ کی بعد جو چیزین کہ وہین سب کا بیان اوپر ہوچکا ہی مترجم وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتی
بوقص البقر فقال لم یامرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ
اور روایت ہے طاؤس سے کہ معاذ بن جبل لائی گئی وقص گائین کی یعنی تا زکوۃ اونکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی
کچھہ زکوۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یا دوسری وغیرہ
کو ف کہا طیبی نے کہ وقص ساتھہ زبر قاف کی وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین جیسے نصاب فرض کو خواہ ابتداءً خواہ درمیان دو فرضیون کے اور ابتداء کی یہہ مثال ہی کہ
گائین بیل تیس سے کم ہون پس اونمین زکوۃ نہین واجب اور مثال میان دو فرضیون کی یہہ کہ مثلا تیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سے بڑہین اور چالیس
تک نہ پہنچین انکی مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچھہ زکوۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک ساٹھہ ہون تب اونمین
زکوۃ واجب ہے انکی مابین کو بہی وقص کہتی ہین انمین کچھہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹھہ سی بڑہین تو اونمین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اونمین زکوۃ ہی اسیطرح سے
آگے ہر دہا کی بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دہا کو تنکی جتنی بیل گائین ہون انکو وقص کہتی ہین اونمین زکوۃ معاف ہی اور مراد اسمین قسم اول
ہی یعنی تیس سے کم اسلیکی معاذ یا تو حج لائی تہی ہو یہی تہی واللہ اعلم اور مابین دو فرضیون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک
چالیس سے ساٹھہ تک مابین کی بھی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے
اسلیے کہ طاؤس نے نہین پایا معاذ کے مترجم مولانا

باب صدقۃ الفطر

باب ہی بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد
والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی
الصلوۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور سی یا ایک صاع
جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چہوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ دیا جاوی پہلی نکلنے

اوسکی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب
ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی پس اس حدیث میں جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتی ہین اور مالک اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتی ہین کہ ثبوت
اسکا دلیل قطعی سے نہین ہی پس یہی فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کی نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایکدن کا قوت رکہتا ہو اپنا اور اون
لوگونکا جنکا اوسپر خرچ ہی اور زائد بہی ہو اوس سے بقدر صدقہ فطر کی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوا حاجت اصلی کی بقدر ساڑہ باون روپیہ کا مال کا
اسباب وغیرہ رکہتا ہو یا سونا چاندی اسیقدر رکہتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کی پس جو کوئی مرجاوے پہلی فجر ہونیکی یا اسلام لاوے
یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہے فطرہ اوسکا اور صاع مین چار سیر غلہ کی آتا ہی اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اوسکی طرفسی صدقہ فطر کا دینا اوسکی مالک پر واجب ہے اور
جو غلام تجارۃ کی لیے ہو اوسکی طرفسی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بہاگ جاوی اوسکی طرفسی بہی واجب نہین مگر بعد آنی اوسکی اور چہوٹے فرزند کی طرفسی اوسکی
باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نرکہتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو تو باپ پر واجب نہین بلکہ اوسکی مال سے دیوی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار
کی طرفسی باپ پر اور بیوی کی طرفسی خاوند پر واجب نہین مگر ازراہ احسان کی دیگا اونکی اجازت سی تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہے
لفظ عبد سی اور اوسکی مابعد لفظونسی پس نہین واجب ہے کا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکہا ہی کہ واجب ہوتا ہی اوسکا بہی اور ایک حدیث بہی وارد ہوئی
کی ہی جیسا ہی ہدایہ مین یا مرقاۃ مین دیکہہ لی اور پہلی نماز عید کی دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلی دی تو بہی درست ہے
اور تاخیر سی ساقط نہین ہو جاتا ع ح ملتقی الابحر **عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا**
من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تہی ہم
نکالتی صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کہجور سی یا ایک صاع قروط سی یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا طیبی نے کہ مراد طعام گیہون ہین اور ہمارے علما کہتی ہین کہ مراد طعام غلہ ہی سوائے گیہونکی پس ہوگا عطف ما بعد اوسکی کا اوسپر قبیلہ عطف خاص سے اوپر عام اور قروط اسکو
کہتی ہین کہ دہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اور اسمین پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم رح کی نزدیک مانند گیہونکی ہین یعنی آدہا
صاع دینی چاہیین اور صاحبین کی نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت کیا ہی حسن نے امام صاحب سے بہی ۱۲ ح ع ملتقی **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن ابن عباس قال فی اخر رمضان اخرجوا صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
هذه الصدقة صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوۃ روزونکی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کہجور
سی یا جو سی یا آدہا صاع گیہونسی اوپر ہر آزاد کی یا غلام لونڈی کی مرد ہو یا عورۃ یا چہوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح موجب
اسی حدیث کی کہتی ہین کہ گیہون آدہی صاع دینی چاہیین ۱۲ ع **وعنہ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر طهرة**
للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی
واسطی پاک کرنی روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بری سی اور لازم کی واسطی کہلانی مسکینونکی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی فطرہ اسلیے واجب کیا ہی سبب
تقصیر و گناہ کی جو روزی مین خلل آجاوی اس سے وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوی اور اسلیے واجب ہے کہ مسکین کہا کے بے پروا ہو جاوین سوال کرنیسے
اوس دن اور زیادہ کیا ہی دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کری فطرہ پہلی نماز کی پس وہ صدقہ مقبول ہی اور جو کوئی ادا کری اوسکو بعد نماز کی پس وہ صدقہ ہی صدقونمین سے
ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث**

مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ أَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسی اپنی دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ڈہنڈورا مکی کے کوچوں میں تاکہ خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چہوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہونکی یا سوا اوسکی کا انگور خشک ہو یا چار سیر طعام یعنی اور غلہ سوا گیہونکی یہہ روایت کی ترمذی نی **ف** دو مد یعنی آدہا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہی اور مد میں قریب سیر بہر اناج آتا ہی پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہونکی بہی مثل گیہونکی ہیں کہ دو سیر دے ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کیسے کہ نقل کی باپ اپنی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صاع بُر یا فرمایا قمح سی یعنی گیہوں ہر دو کیطرفسی کہ آدہا آدہا صاع ہر ایک کیطرفسی ہوا چہوٹی ہوں یا بڑی آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد ہوں یا عورۃ ہوں پر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہی اوسکو اللہ اور اپر فقیر تمہارا پس دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز کہ دی روایت کی یہہ ابوداود نے **ف** مشکوۃ کی نسخو میں نام راویکا اسیطرح لکہا ہے اور صواب یہہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہیں کہ غنی بہی فطرہ دے اور فقیر بہی غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالی زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہی یہہ بات غنی کی لیے ہے ہوتی ہی لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور رغبت لانیکی لیے ہی ح

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اوسکو زکوۃ کہانا اور لینی **ف** یہہ کتنی مسائل ہیں بیچ بیان اسکی کہ زکوۃ کسکو کہانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** ہے آدمی کو زکوۃ اپنی اصل کو یعنی باپ ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح انکی اوپر کی بزرگ انکی طرفسی ہوں یا باپکے طرفسی کسیکو نہیں ہے زکوۃ دینی درست نہیں اور نہ دیوی زکوۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دیوی اور خصم جورو کو زکوۃ نہ دیوی اور نہ جورو خصم کو دیوی امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دیوی درست ہے اور باقی ناتی دارونکو زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کی ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیر وسلی اپنی کو دینا اور بہتر اسکی ترتیب ہے دینا کہ پہلی بہن بہائیکو دی پہر بعد انکی انکی اولاد کو پہر چچا اور پہپہی کو پہر اولاد انکیکو پہر ماموں خالہ کو پہر انکی اولاد کو پہر جو ذوی الارحام ہو پہر ہمسائی کو کہ اجنبی ہو پہر اپنی ہم پیشہ کو پہر اپنی ہم وطنونکو اور اسیطرح ہی حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے اس ترتیب کو ملحوظ رکہنا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دیوی تو بہی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلی اپنی ناتی دارونکو دیوی **مسئلہ** اپنی غلام لونڈیکو زکوۃ دینی نہیں درست اور نہیں ہے حکم میں اسکے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بہی زکوۃ دینی درست نہیں مالک کو اسکیکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کیطرف کی ہوں انکو زکوۃ دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکی ہوں اسیطرح سی داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بہی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہے مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی وہ کہتی ہیں کہ جو بڑہتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہہ بموجب حکم شارع کی حکم نمو کا یعنی بڑہنی کا رکہتی ہیں اور مواشی سوداگریکی اور چرنی کی یہہ مال نامی حقیقۃً اور غیر نامی وہ کہتے ہیں جو مال نہ بڑہتا ہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سی اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بہی زکوۃ لینی نہیں درست اور حویلی فقط رہنی کی اور کپڑی پہننی کی اور باسن برتنیکی اور کتابیں پڑہنی کی علم والیکو اور ہتیار سپاہیکی اور اوزار کاریگر کی داخل حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی میں پانچ شخصونکی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت فاطمہ سے ہوں یا اور سی اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتہی حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور انکی غلام اور لونڈیونکو بہی زکوۃ دینی

درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہوں جب بھی زکوٰۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں مسئلہ کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی
مسئلہ اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنی ماں باپ یا بیٹی کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہہ مستحق زکوٰۃ کی ہیں یعنی وقت دینے کی معلوم نہ تہا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہے
یا کافر ہی یا باپ ہے یا بیٹا ہے پہر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہوگئی مالک کے ذمہ سے مسئلہ مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کی بنانے کی لیے یا کفن میت کے لیے یا ادا دین میت کے
لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو اوسمیں زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی مسئلہ مستحق زکوٰۃ کی فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہہ ہے کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین ہیں یہہ
اور مساکین وہ ہے کہ جس پاس کچھہ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بہی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق
زکوٰۃ کی وہ بہی ہیں جہاد کی لیے یا حج کی لیے چلیں اور پیسا اونکی پاس تمام ہوگیا ہو اگرچہ اونکی وطن میں مال بہت سا ہو اور اسیطرح چاہیے مسافر کو بہی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ
اوسکی وطن میں مال بہت سا ہو اور جس کسی پاس ایکدن کا قوت ہے اوسکو سوال کرنا درست نہیں شیخ مولانا محمد اسحاق ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه روایت ہی انس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہجور پر کہ راہ میں پڑی تہی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں کہ ہو کہجور زکوٰۃ کی البتہ کہاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کہانا حرام تہا اور لکہا ہی علما نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہانا حرام تہا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کہانا حرام ہے نہ نفل اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہے کہانا اوس چیز کا کہ پاوے راہ میں اور ہو چیز تہوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کرنیکا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو کہ بچے اوس چیز سے کہ شبہ حرمت کا ہو اوسمیں ۱۲ ح ح

وعن ابي هريرة قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کہجور کہجوروں زکوٰۃ کی سے ڈالی وہ کہجور اپنی موہنہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پہینک دیں اوسکو پہر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہیں کہاتی صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہیں جانتا تو یہہ استعمال کیا جاتا ہے ایسی واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو وہ اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجہپر یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکی اور حضرت امام حسن کو باوجود خورد سالی کی اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں سے اسلیے کہا ہی علما ہمارے نے کہ حرام ہے ماں باپ کو پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا ۱۲ ع

وعن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوا اسکی نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیوں کی اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کی اور نہ اولاد محمد کی یعنی بنی ہاشم کی روایت کی یہہ مسلم نے **ف** زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کپڑے کی اور تانبے وغیرہ کی بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی زکوٰۃ سے پاک ہو جاتی ہیں اموال اور نفوس لوگوں کے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ زکوٰۃ لینی حضرت کو حرام ہے اور حضرت کے اولاد کو بہی خواہ عامل ہوں زکوٰۃ کی یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہے ۱۲ ع

وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بطعام سأل عنه أهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم يأكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ لایا جاتا طعام پوچہتے حال طعام کیسے آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہی یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنی سوا بنی ہاشم کے کہاؤ اور آپ نہ کہاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتی ہاتہہ اپنا پس کہاتے ساتھہ یاروں اپنی کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ فقیر کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکی ثواب آخرت کا پس صدقہ میں ایک طرح کی ذلت ہے لینی والی کی اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تہا اور

ہدیہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی از راہ تعظیم و تکریم اوسکی اور شان اوسکی یہی ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا اسمین ہے دنیا کی صدقہ کا ۱۲ ع ح

وعن عائشة قالت كان في بريرة ثلاث سنن إحدى السنن أنها عتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن أعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب إليه خبز وأدم من أدم البيت فقال ألم أر برمة فيها لحم قالوا بلى ولكن ذلك لحم تصدق به على بريرة وأنت لا تأكل الصدقة قال هو عليها صدقة ولنا هدية متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہا تہی بیچ بریرہ کی تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکہنی خاوند اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزاد دینیکا واسطے اوس شخص کے ہی کہ آزاد کیا اور تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر مین اور ہانڈی جوش مارتی تہی ساتہہ گوشت کی پس نزدیک کی گئی حضرت کے روٹی اور سالن گہر کے سالنون مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکہی مینے ہانڈی کہ اوسمین گوشت ہے عرض کیا گہر کی لوگون نے کہ مقرر یون ہین ہے کہ ہانڈی پکتی تہی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہین کہاتی صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت واسطے اوسکے صدقہ تہا اور ہماری لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تہی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تہی بسبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنی خاوند کی نکاح مین رہے کہ نام اوسکا مغیث تہا اور چاہے جدا ہووے اوس سے اسکو علما اختیار عتق کہتی ہین کہ لونڈی جو کسیکے نکاح مین ہے اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہے کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے چاہے نہین امام شافعی کی نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسی اختیار اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد دونون صورتون مین مختار ہے اور مغیث کو رغلام تہا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکی نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پہرتا تہا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈیکی اوسکی لیے ہے کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تہی ایک یہودیکی اوسکو مکاتب کر دیا تہا یعنی یہہ کہہ دیا تہا کہ اتنی درہم دیگی تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہمونکی دینے سے تو حضرت عائشہ پاس آئی کہ اگر کچہہ دین تو اپنی مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنی مالکونسے کہو کہ اگر وہ بیچین تجہکو تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسے جا کر یہہ کہا اونہون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولا یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتی ہین ولا اوسکی لیے ہی کہ جو آزاد کری تو اے عائشہ خرید اور آزاد کر ولا اوسکی تیرے لیے ہوگی شرط اونکی باطل ہی اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچہہ زکوۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دیوی کہ زکوۃ لینی دوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہے اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہو جسکو دی ہے ۱۲ ح

وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاري

اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتی تحفہ اور بدلا دیتی اوسپر روایت کی یہہ بخاری نے

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت إلى كراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع لقبلت رواه البخاري

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کراع کی البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بہیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتی ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری کی پانونکی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بہی قبول کرون اور اگر دست بکریکا بہیجی بطریق تحفہ کی تو وہ بہی قبول کرون اسمین اشارہ ہے اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکہتی تہی ساتہہ خلق خدا کی اور اسمین رغبت دلائی اوپر قبول کرنی تحفہ کی کہ اگر کوئی ادنی چیز بہیجی تو بہی قبول کری ۱۲ ع ح

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پہرتا ہی لوگون پر پہیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمی اور ایک کہجور یا دو کہجورین لیکن مسکین وہ ہی کہ نہین پاتا مال کہ بی پروا کری اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنی اپنی بسبب ظاہر کری

حال کی تا لتصدق کیا جاوے اور دوسرا وہ نہیں اوٹہتا یعنی اپنی گہر بیٹہا مانگتا لوگوں سے نقل کی بیضاوی اور مسلم نے ف نہیں ہے مسکین یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے انما الصدقات
للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہیں ہے کہ جسکو عرف میں لوگ مسکین سمجہتے ہیں کہ جسکے دروازے پر جا کہڑا رہا ایک آدہ ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل ہے
جو کہ ذکر کیا * مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثانی فصل دوسرا

عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منها فقال لا حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسئله
فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسهم رواه
الترمذی وابو داود والنسائی روایت ہے ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوٰۃ لینے کو پس
کہا اوسنے ابو رافع کو ساتہہ ہو میرے تاکہ پہونچے تو اوس زکوٰۃ میں سے پس کہا ابو رافع نے نہیں جاتا میں ساتہہ یہانتک کہ آؤں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر پوچہوں
میں اونسے ساتہہ جانے کو یا نہ جاؤں پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچہا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے ہمارے لیے یعنی بنی ہاشم کے اور
تحقیق ہوتے ہیں غلام آزاد قوم کا اونہی میں سے ہی یعنی زکوٰۃ لینے کے حکم میں روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تہے
حضرت نے اونکو زکوٰۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوٰۃ لینی نہیں درست ویسے ہی تمکو بہی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلاموں کو بہی زکوٰۃ کا مال لینا درست
نہیں خواہ وہ غلام اونکی ملک میں ہوں خواہ آزاد ہو گئے ہوں * ح * وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل
الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی رواه الترمذی وابو داود والدارمی ورواه احمد والنسائی وابن ماجة
عن ابی هریرة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت
تندرست کے کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے غنی
تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہے نصاب نامی کا کہ برس گذر گیا ہو اوس پر اور دوسرا وہ کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور
قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑہے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہے ایکدن کا اور کپڑا بقدر
ستر ڈہکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت کے یعنی نہیں حلال ہے زکوٰۃ واسطے اوسکے کہ اعضا اوسکے صحیح سالم ہوں اور وہ قوی ہو اور قادر ہو کمائی پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال
اوسکے کو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے اونکے نزدیک حلال نہیں ہے زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوٰۃ اوسکو کہ مالک نصاب کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب
ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تہے صدقہ فقرا صحابہ کو اگرچہ قوی تندرست ہوتے اور آخر تک اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہہ ہے کہ نہیں لائق اوسکو کہ قوت وقدرت
ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتہہ اس ذلت یعنی زکوٰۃ کی * ح * وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انهما اتیا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی حجة الوداع وهو یقسم الصدقة فسألاه منها فرفع فینا النظر وخفضه فرآنا جلدین
فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیها لغنی ولا لقوی مکتسب رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن
خیار سے کہا خبر دی مجکو دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تہے حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتے تہے مال زکوٰۃ پس مانگا اون دونوں نے حضرت
سے صدقہ میں سے پس وہ دونوں کہتے ہیں کہ بلند کی حضرت نے ہم میں نظر اور پست کی یعنی سر سے پاؤں تک ہمیں دیکہا پس دیکہا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دوں میں تمکو اور نہیں ہے
حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکہتا ہو کسب کے روایت کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اوس حج کو کہتے ہیں کہ جس میں حضرت نے کیا اور
احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک تہے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہہ ہیں کہ صدقہ کہانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام کہایا چاہو
تو دوں تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہیں کہ نہیں لائق لینا زکوٰۃ کا اوسکو کہ قوی قادر کسب ہو * ح * وعن عطاء بن یسار

مرسلًا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة لغاز في سبيل الله أو لعامل عليها أو لغارم أو لرجل اشتراها بماله أو لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فأهدى المسكين للغني رواه مالك وأبو داود وفي رواية لأبي داود عن أبي سعيد أو ابن السبيل اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصوں کے یعنی یہہ اگر غنی ہوں تو بھی انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنیوالے کیلئے بیچ راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالیکے لیے چوتھے اوسکے لیے کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنی کے یعنی فقیر کو کسینے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اوسکو درست ہے پانچویں اوسکے لیے کہ ہے اوسکا ہمسایہ غریب پس دی زکوۃ کسی نے فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اوس صورت میں لینی درست ہے روایت کی یہہ مالک نے اور ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے ابی سعید سے لفظ ابن السبیل کا ہے یعنی مسافر کو بھی لینا اوس روایت میں آیا ہے **ف** تاوان بھرنیوالیکے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اوسکا کفایت نہیں کرتا تو اوسکو بھی زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہے کہ کسی بیچ دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اسنے آپسمیں صلح کرانیکے لیے قرض اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا سبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور غارمی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کی نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہیں اسلیئے کہ اور حدیثوں میں مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہیں صدقہ غنی کیلئے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ لی اونکی اغنیا سے اور اونکی فقرا پر صرف کرو یہ حدیث بہ نسبت اسکی قوی ہے اور اور باقیونکو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیئے کہ عامل اجرت اپنی عمل کی لیتا ہے غنا اور فقر اوسمیں برابر ہے اور تاوان بھرنیوالیکا مال کالعدم ہے کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہے اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہے کہ اپنی محل میں پہونچ چکی اب مالک دوسری ہے جیسکی تہہ جا بیچین جا بجا ہین **وعن زیاد بن** الحارث الصدائي قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا فأتاه رجل فقال أعطني من الصدقة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزأها ثمانية أجزاء فإن كنت من تلك الأجزاء أعطيتك رواه أبو داود اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی اونسی پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ میں سے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہیں راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کی اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کی یعنی علما مجتہدین کے زکوۃ میں یعنی تقسیم کرنی زکوۃ میں کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپنے زکوۃ میں پس بیان کئی زکوۃ کی آٹھ مصرف الگ الگ اور آٹھ میں سے دونگا تجکو روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرے مسکین تیسرے عامل زکوۃ لینی پر چوتھے واسطے الفت لوگوں کی کہ اسلام سے نہ پھریں اور پانچویں گردن چہڑانے میں یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالیکو اور ساتویں اللہ کی راہ میں یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹھویں مسافرونکو کا ذکر اللہ تعالی نے قران شریف میں فرمایا ہے اس آیت میں إنما الصدقات للفقراء والمساكين آخر تک + مولانا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زيد بن أسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فأعجبه فسأل الذي سقاه من أين هذا اللبن فأخبره أنه ورد على ماء قد سماه فإذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من ألبانها فجعلته في سقائي فهو هذا فأدخل عمر يده فاستقاءه رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان روایت ہے زید بن اسلم سے کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودہ پس اچہا لگا اونکو وہ پہر پوچہا اوس شخص سے کہ پلایا تھا اونکو کہاں کا ہے یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان ہاں کتنی اونٹ تھی زکوۃ کی یعنی اونٹ والی پانی پلاتی تھی اونٹونکو پس دوہا اونہوں نے تہوڑا سا دودہ اونکا پھر ڈال لیا مینی اوسکو اپنی مشک میں پس یہی وہی دودہ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا منہہ اپنی میں پہر قی کی روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا ورنہ اگر فقیر ہدیہ کرے یا تحفہ لاوے زکوۃ کی مال میں سے کہ کسینے اوسکو دیا ہو تو روا ہے

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

شرح کہانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی میں جو ابھی گذر چکی بیان جواز کی لیے تہا
باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہے اوسکو ف لکہا ہی کمانی کی قوت
چاہیی سوال کرنا اوسکو جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور بقدر ستر ڈہکنی کی کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈہکنی کو کپڑا رکہتا ہو تو حلال ہی
سوال کری اور جس فقیر کو کہ قوت نہ تہا حاصل ہی یا قادر ہی کسب اوسکو کہ وہ حلال ہی اور حرام ہے سوال مسکین کو کچہہ نہ رکہتا ہو کہ قوت دن کا کری اور قادر ہی کسب پہ تو حلال ہے
اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کہ بین الاتفاق کہتی ہیں علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہی اور خلاف کیا ہی علمانے بیچ سوال کرنی اوسکے کہ قادر ہو کسب
پر صحیح یہہ ہے کہ حرام ہے اور بعضی کہتی ہیں مکروہ ہے لیکن ساتہہ تین شرطونکی اول یہہ کہ ذلیل نکری اپنی نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکری سوال میں اور تیسری ایذا ندی اوسکو
کہ جس سے مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بہی ان تینون شرطون سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے مجہکو خوش نہیں آتا مجہکو کہ دیا
جاوے اوسکو کچہہ بہی اسلیے کہ دنیا ناکارہ ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوسکی تحقیر کی کہ حقارت کے اوسکی اللہ تعالی لیے یعنی دنیا پس کچہہ نہ دیا جاوے از راہ زجر و تنبیہ کی اور اگر کہیں بحق خدا
اور بحق محمد کی دی تو واجب نہیں ہے دینا اوسکو اور جو کوئی کہ لیوی جہوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہیں ہوتا اور ایسلیے کہی میں سید ہوں اور واقع میں نہ تہا اور اونکی سید جانکر
دیا مالک نہیں ہوا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کی دی ہی اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہی کہ اگر دینے والا جانتا تو ندیتا تو بہی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اوسپر وہ اور واجب ہے پہیر دینا اوسکا
کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچہہ دیا جاوے بسبب بانی اوسکی کی شر جغل خوری وسکیلی تو حرام ہی اوسپر اور اگر کوئی فقیر آدمی سوال کے لیے کسیکی پاس گیا اور اوسکی جو مہمان تہا کچہہ دے
دیوی تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہے کہ ما تہہ نہ اوسکو جو منع کی لیی ورنہ دینا چاہیی اور سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈہول سواری پر بجاتا پہری اور مطرب یعنی ڈوم سب بدتر ہیں
سب سائل مطالب المؤمنین میں کو ہیں

الفصل الاول فصل پہلی

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اسأله فيها فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت ياكلها صاحبها سحتا رواه مسلم

روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب سے تہا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ حال میں کہ سوال کرتا تہا میں اونسی اوی دین کی لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹہیر رہو یہانتک کہ آوی ہمارے پاس زکوة پس حکم کرینگی ہم واسطی تیری ساتہہ اوس زکوة کے پہر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست ہے مگر واسطی ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اوسکی لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنی میں یہانتک کہ پہنچے اوس ضمانت کو یعنی پہنچی اتنی مال کہ ادا کرے اوس مال ضمانت کا پہر بند رہے سوال کرنیسے اور دوسرا شخص وہ ہی کہ پہنچی اوسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کی کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران ہے یعنی بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا رفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہنچی اوسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہو گئے قوم میں یہانتک کہ کہڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے کہنے والے ہوں کہ پہونچی فلانیکو حاجت سخت پس درست ہے اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کری محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکی زندگانی میں پس جو کچہہ کہ سوا ان تین صورتونکی ہے سوال اے قبیصہ حرام ہے کہاتا ہے صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے ف حمالہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کی دینا آیا تہا اسنی اپنی ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطی اصلاح اونکی یعنی جماعت آپس میں لڑتی تہی اور خون ریزی کرتی تہی ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کروائی اور دیت کی اوسپر لازم آئی تہین اپنی پر لیں یعنی ضامن ہوا اور بسبب اوسکی قرضدار ہوا اور آخر حدیث میں جو تین شخصونکی گواہی کا ذکر کیا مراد

اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکی سوال کرنیسی اور سہل جاننی کی سوال کو ۔ ع ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس اموالہم تکثرا فانما یسأل جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگوں سے مال اونکی یعنی کچھہ مال بہت سے بہتایت کی لیے پس سوا اسکی نہیں کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیے کم مانگے یا بہت مانگے روایت کیا یہہ مسلم نے **ف** بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہونے واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہے کہ اوس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ میں عذاب پاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہے کم ہو یا بہت ۔ ع ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیمۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگوں سے یہانتک آویگا دن قیامت کے اوس حالت میں کہ نہ ہوگی اوسکی منہہ پر بوٹی گوشت کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کے آویگا ذلیل و بی آبرو یا حقیقۃً یہی حال ہوگا کہ اصلا اوسکی منہہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کی اور فضیحت کرینگی لوگوں میں کہ یہہ مانگتا تہا دنیا میں اوسکی سزا یہہ ملی ہی ۔ ع ۔ **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسألنی احد منکم شیئا فتخرج لہ مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ رواہ مسلم اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنی میں پس قسم ہی اللہ کی نہیں مانگتا مجہسے کوئی تم میں سے کچہہ پس نکالی واسطے اوسکی سوال کرنا اوسکا مجہسے کچہہ اوس حال میں کہ میں اوس چیز کی دینی کو مکروہ جانتا ہوں پہر برکت دیجاوے واسطے اوسکی بیچ اوس چیز کی کہ دی میں نے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی نہیں جمع ہوتا دینا میرا ناخوشی مع کراہت برکت کی یعنی جسکو دیتا ہوں ناخوش ہوکر اوس مال میں برکت نہیں ہوتی ۔ ع ۔ **وعن** الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یأخذ احدکم حبلہ فیأتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسأل الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عوام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوی ایک تمہارا رسی اپنی پہر لاوے ایک گٹھی لکڑیونکی اپنی پیٹھہ پر پس بیچی اوسکو پس کہی اللہ سبب اوسکی آبرو اوسکی مانگنی سے بہتر ہے اوسکی لیے اس سے کہ مانگے لوگوں سے دیں اوسکو یا نہ دیں نقل کیے یہہ بخاری نے ۔ **وعن** حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ کان کالذی یأکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا متفق علیہ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچہہ پس دیا مجکو پہر مانگا پس دیا مجکو پہر فرمایا مجکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبز شیرین یعنی خوش نما نظر میں اور لذیذ لوگوں میں ہوتا ہے پس جو کوئی لی اوسکو ساتہہ بی پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کی برکت کیجاتی ہی واسطے اوسکی بیچ اوسکی اور جو کوئی لی اوسکو ساتہہ طمع نفس کے نہیں برکت کیجاتی واسطے اوسکی بیچ اوسکی ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کہاتا ہے اور نہیں پیٹ بہرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہی حال ہوتا ہی اور ہاتہہ اونچا یعنی دینی والا بہتر ہی نیچی ہاتہہ سے یعنی جو کہ مانگے کچہہ کہا حکیم نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہیں نقص کرونگا میں مال کسیکا کچہہ یعنی کسیسے کچہہ مانگنی کا نہیں بعد اس سوال کرنیکی آپ سے یہانتک کہ جدا ہوؤں میں دنیا سے یعنی مرونمیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔ **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو علی المنبر وہو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والسفلی ہی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تہے اور وہ ذکر کرتی تہی صدقہ کا اور بچنی کا سوال سے کہ ہاتہہ اونچا بہتر ہے نیچی سے اور اونچا ہاتہہ

دہی خرچ کر نیوالا اور بچانا ہے وہی ہے نفس الامر میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سالوہ فاعطاہم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمیون انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھہ پس دیا اونکو پھر مانگا اونہون نے اونسے پس دیا اونکو یہانتک ہو چکا جو کچھہ تہا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس الیسی نہین کہ ذخیرہ کرون رکہا مین اوسکو تمسے اور جو شخص بچے سوال کرنیسے بچاتا ہے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیز دلنیسے محتاج نہین کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے دل کی قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بی پروا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی بے پروا ہوتا ہے لوگونکے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالیٰ اوسکا دل غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ صبر آسان کر دیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالیٰ کی سب عطاؤن مین بہتر عطا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبع نفسک متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دینا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوئی تہی زکوٰۃ کی پس کہتا مین دیجیے یہہ زیادہ محتاج کو مجسے پس فرمایا لے لے اوسکو پہر داخل کر اوسکو اپنے مال مین یعنی اگر حاجت نہو تجہی اور صدقہ دے اوسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضرورت سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کی نہ آتی ہو پس نہ لگ پیچہے لگا اوسکی نفس اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشقت اوٹہا اوسکی طلب مین اور منتظر اوسکا نہ رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے لا ترد ولا تکد اور ایک حدیث مین آیا ہی جسکو آیا اس مال مین سے کچھہ بغیر سوال طمع کی پہر پہیر دیا اوسکو پس گویا کہ پہیر دیا اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھہ بازار سے پس دہا یا اوسکو نان جلا کر پس چکہے آئی گہر مین اور رکہی تہی وہ کہلی ہوئی ٹہنڈی ہونیکی لیے حکم کیا اپنی لڑکی کو یہہ دیکہا کہ ایک روٹی بنان کو پس وہ دینی لگا روٹی بنان کو پس انکار کیا اونہونے اور نہ لی پس جب باہر نکلی بنان گہر کی حکم کیا امام نے لڑکی کو کہ جا اوس کے پاس اور دے روٹی پس سنی جو دے تو لیلی پس تعجب کیا لڑکی نے کہ پہلی کیون انکار کیا تہا اور پہر کیون لیلی پس پوچہا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تہا اور دیکہی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضائے طبیعت بشری کی پس لی اسلیے جب نکلے اور آئی اوسکو روٹی بغیر طمع کی لیلی ہے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترکہ الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی زخمی کرتا ہی بسبب اوسکی آدمی منہہ اپنی کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہی گویا مانند زخمی کرنی منہہ کی ہی پس جو شخص چاہی باقی رکہنا باقی رکہی اپنی منہہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سی اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہی نہ باقی رکہنا باقی رکہی آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکی یہہ تہدید ہے سوال کرنی پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کری آدمی حاکم سے یا سوال کری ایسی امر مین کہ ضرور ہو اوسکو روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے مراد بادشاہ ہے کہ اوسکی تصرف مین بیت المال ہے پس مانگے اوس سے حق اپنا دیگا وہ اگر ہوگا یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ خلاف کیا ہے بیچ عطائے سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا اوس سے والا حلال ہے اور ضرور ہو اوسکو یعنی ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کی چہٹکارا نہین ہو سکتا تو بہی سوال کرنا جائز ہی جیسیکہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کہیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا نوبت پہونچے تب تا سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈہکنے کو کپڑا نہو خواہ بہوک کیطرفسی مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کہانی اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال دیسیر کہ استطاعت حج کی رکہتا تہا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو چاہیے کہ لوگونسی خرچ راہ مانگ کر جاوی ہے ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسئلته في وجهه خموش او خدوش او كدوح قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما او قيمتها من الذهب
رواه ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگوں سے اور اسکے پاس ہو وہ چیز کہ غنی کرے
اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منہ اسکے کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کی کیا چیز غنی کرتی ہے اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کیا یہہ ابوداود اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی یعنی عالموں نے کہا ہے یہہ الفاظ قریب المعانی ہیں لیکن حال ان سب کا معنوں کا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ
حضرت نے یہہ لفظ فرمایا یا یہہ اور بعضوں نے کہا کہ متباین ہیں معنوں میں یعنی ہر ایک کے معنے جدا جدا ہیں خدش کے معنے ہیں پوست چھیلنا ناخن سے اور خمش پوست چھیلنا لکڑی وغیرہ سے اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اور یہی اشارہ ہے طرف
تفاوت احوال سائلین کی کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کی درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط درجہ کا ہوگا ع ح **وعن** سهل بن الحنظلية قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار قال النفيلي وهو احد رواته في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة
قال قدر ما يغديه ويعشيه وقال في موضع آخر ان يكون له شبع يوم وليلة او ليلة ويوم رواه ابو داود اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے
پاس ہو بقدر ہو کہ غنی کرے اسکو سوا اسکے نہیں کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورۃ کی پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں حدیث کا بیچ اور جگہ کے یعنی دوسری روایت
میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اسچیز کی کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہے کہ
ہووے واسطے اسکی بقدر پیٹ بھر اور دن کے یا رات دن کی یعنی راوی کو شک ہوا کہ پہلا لفظ فرمایا یا آخر روایت کی یہ ابوداود نے **ف** نفیلی استاد ہیں ابوداود کے اور کہا ہے اسکو قوت صبح شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز وشب کا
ہووے غنی ہے اسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی گذر چکی دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہہ ہے کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اسکی اور حدیث آئندہ میں عطاء
ہے کہ مالک ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کے ہوتے ہیں اور اس حدیث میں یہہ ہے کہ صبح شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابوحنیفہ نے دوسری پر کہ جسکی
پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ غنی ہے اسکو حرام ہے سوال کرنا اور نزدیک بعض کے یہہ حدیث منسوخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ع ح **وعن** عطاء بن يسار عن رجل من بني اسد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا رواه مالك وابو داود والنسائي اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اسکی ہووے چالیس درہم یا برابر چالیس درہم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کی نقل کیا یہہ مالک نے اور ابوداود اور
نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنے زیادتی کی اور بے ضرورت کے کہ مکروہ اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں فرمایا ہے لا یسألون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح ع
وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر
مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثري به ماله كان خموشا في وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذي
اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کی یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کی لیکن حلال ہے واسطے فقیر
کی کہ زمین میں ملا دینے والا ہے فقر اسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کی بہاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے کہ بڑھاوے بسبب مانگنے کی مال اپنا ہوگا سوال زخم منہ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کہاویگا اسکو دوزخ
میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** زمین میں ملا دینا کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ ایسا محتاج ہے کہ محتاجگی نے خاک میں ملا دیا کہ اٹھ نہیں سکتا اور آخر حدیث میں
تہدید ہے اور تہدید کی جیسے اس آیت میں فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر انا اعتدنا للظالمين نارا یعنے جو چاہے مومن ہو اور جو چاہے کافر ہو ہم نے تیار کی ہے ظالموں کیلئے آگ ع ح **وعن** انس ان رجلا من
الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال اما في بيتك شيء فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال
ائتني بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل انا آخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم
مرتين او ثلاثا قال رجل انا آخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ الدرهمين فاعطاهما الانصاري وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه
الى اهلك واشتر بالآخر قدوما فأتني به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك
خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا
خير لك من ان تجيء المسئلة نكتة في وجهك يوم القيامة ان المسئلة لا تصلح الا لثلاثة لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع رواه ابو داود وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيامة

اور روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہاں ایک کملی ہے جو آدھی اوڑھتا ہوں میں کچھ اوسمیں سے اور بچھاتا ہوں میں کچھ اوسمیں سے
اور ایک پیالہ ہے پیتا ہوں میں اوسمیں پانی فرمایا لا دونوں کو میرے پاس لیں وہ دونوں کو لیکر آیا حضرت کے پاس پس لیا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں کو کہا ایک شخص نے
کہ میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے ایک درم سے دو بار یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں انکو دو درم کو پس دیدیں وہ دونوں اوس شخص کو پس لیے حضرت نے دونوں درم اور دیے
انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید ساتھ دوسرے کے کلہاڑا اور لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑا پس مضبوط ٹھونکدی اوسمیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیاں اور بیچ اور نہ دیکھوں میں تجھکو پندرہ دن تک یعنی یہاں نہ آ بلکہ اس کام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیاں اور بیچتا تھا پھر آیا
حضرت کے پاس اور تحقیق پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اون میں سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اون میں سے غلہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے تو اور ہو سوال کرنا نشان تیرے منہ
پر دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصوں کے واسطے صاحب احتیاج کے زمین پر ڈال رکھا ہو اور واسطے قرضدار کے کہ قرض بہاری اور رسوا کرنے والا رکھتا ہو اور واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچاوے
یعنے دیت بھری ہو خونکی کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اوسکی دیت کا یہ ضامن ہو اور بے مقدور ہو اوسکی ادا کرنے کا نہیں کیا تو سوال کرے ادا کرنے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابن

مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللّٰہ اوشک اللّٰہ لہ بالغنی اما بموت
عاجل او غنی اٰجل رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگوں پر یعنی اظہار
شکایت اور حاجت روائی اونسے نہیں دور کیجاویگی حاجت اوسکی اور جسنے عرض کیا اوسکو اللہ پر جلد پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت کریگا سبب جلد یا دیر کے تونگری نقل کی یہ ابو داؤد
اور ترمذی نے **ف** لفظ عاجل ہے جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخوں میں مصابیح کے اور جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا یا سبب تونگری حاصل کے یعنی جلدی یا دیر کو دیگا اور سنن ابو داؤد اور ترمذی
میں آجل ہے ہمزہ اور بیچ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب جمع نے اسکی لکھی ہیں اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہے اس آیت سے ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللّٰہ فہو حسبہ
یعنے جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہے اللہ اوسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں ہوتا اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر بس کفایت کرتا ہے اوسکو **الفصل**

الثالث **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللّٰہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
لا وان کنت لا بد فسل الصالحین رواہ ابو داود والنسائی روایت ہے ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا مانگوں میں یا رسول اللہ
یعنے لوگوں سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنے کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر سبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج لگے ہی رہی تو نیک بختوں سے
نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہے اونکا اور بردبار اور مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسیلیے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبل کے دوستوں سے حکایت
کہتے ہیں کہ ایک بار اونکی ہمراہی کے لوگوں کو احتیاج ہوئی خمیر بڑی تنگی میں کی گہری سی مانگ لیا اور وہ قاضی وحال اونکی صلاح و تقوی کا یہ ہے کہ گھر کی دروازے کے پاس سوتے تھے اوسکو حاجت لانے ہر جاوے پس جب
وہ بکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہے پس گھر والوں سے پوچھا انہوں نے حال بیان کیا پس کہا اور گھر والوں نے ہی اونکی تباع نہ کہایا اور پوچھا فقیروں کو دیدیں کہا ہاں لیکن ظاہر
کر دو عیب اوسکے پس لیا فقرا نے بہر حال یا اونہوں نے دریا میں پھینکا حکم اونکیکی ہے ع **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا
وادیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للّٰہ واجری علی اللّٰہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فعملنی
فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل وتصدق رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہا عامل کیا مجھکو حضرت عمر نے زکوۃ لینے پر پس جب
فارغ ہوا میں اوس سے اور پہنچایا میں نے زکوۃ طرف حضرت عمر کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری کے پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا
میں نے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ پس دی مجھکو مزدوری یعنی ادا کیا دینے کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کہا
اور صدقہ دے یعنی جو کچھ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کا بیت المال سے اور عمل عام کا اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے
امام پر کہ خبرگیران ہو انکا اور جو کہ انکی حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر حدیث سے اور اوس کے پہلی گذری اسی طرح کی مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کے تو اوسکی
واجب ہے قبول کرنا اوسکا اور یہی مذہب امام احمد وغیرہ کا ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب یا اباحت پر واللہ اعلم ع **وعن** علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسأل الناس فقال
افی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسأل من غیر اللّٰہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین اور روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا تھا لوگوں سے پس حضرت نے

کی کیا اسد نمین نی اس مکان میں مانگتا ہی خیر خدا سی لیں اوسکو ساتھہ ذریکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس میں کی دن قبولیت دعا کا ہی اور اس مکان عرفات میں کی بابرکت ہی سوا اللہ تعالی کی دوسرے
مانگتا ہی اوسیطرح مسجد میں بھی سوال کرنا چاہیے ہ ح وعن عمر قال تعلمن ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ییئس عن شیء
استغنی عنہ رواہ رزین ہ م اور روایت ہی عمر رض سی کہا جانو تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق نا امید ہونا یعنی آدمیوں سی تونگری ہی اور بیشک آدمی جب نا امید ہوتا ایک چیز سی
بے پروا ہوتا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی ف طمع محتاجگی ہی یعنی محتاجگی موجود یا باعث ہی محتاجگی کی اور نا امید ہونا تونگری ہی کہا سید ابو الحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا اونسی علم کیمیا کا کہ
دو کلموں میں ڈال خلق کو نظر اپنی سی یعنی کسی سی امید نہ رکھہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سی یہہ کہ دی تجکو غیر اوسکی کہ قسمت میں کیا ہی تیری اور معنی طمع کی ہیں نظر رکھنا ایک طرف ہر شئی اوسکی ہی اور یہ معنی ہیں کسی پر خیال
ہو کہ دیکھیے دیتا یا نہیں دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہوا حکم محبت کرم کی یقین ہی اوسکی نیکی کا وہ طمع نہیں ہ ع ح وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احدا شیئا رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کی عہد کری ساتھہ میرے یہہ کہ نہ مانگی آدمیوں سی کچھہ پس ضامن ہوں میں اوسکی لیی جنت کا پس کہا ثوبان نی کہ میں عہد کرتا ہوں کہ نہ مانگونگا کسی سی
پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سی کچھہ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نی ف ضامن ہوں میں بہشت کا اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمیں اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے کی نہ مانگنی والی کے درست کیا
لیا ہی اس جگہ خوف ہو موت کا سوالکی ضرورۃ مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگی کا یہانتک کہ مرجاویگا تو مریگا گنہگار ع وعن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہو یشترط علی ان لا تسأل الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سی کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور حال یہہ کہ وہ شرط کرتی تھی مجہہ پر یہہ کہ نہ مانگ لوگوں سی کچھہ کہا میں نی کہ ہان یعنی شرط کی مینی آپ سی فرمایا حضرت نی اور نہ مانگ کسی سی کوڑا اپنا اگر گر پڑی تجسی یہانتک کہ اوتر تو طرف اوسکی پس لے تو اوسکو
نقل کی یہہ احمد نی ف یہہ کمال مبالغہ ہی سوال کی ترک میں کہ واقع ہیچ مانگنا نہیں سوالکی اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن اوسکا نام مانگنی کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا

باب الانفاق وکراہیۃ الامساک باب ہی بیچ بیان فضیلت خرچ کرنی مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذہبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کی سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجہہ پر تین راتیں اور ہووی پاس میرے اوسمیں سی کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھوں میں اوسی قرض کی لیی نقل کی یہہ بخاری نی
ف یعنی اگر کوہ احد برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی بانٹ دیتا کچھہ اسمیں سی نہ رکھتا مگر جسقدر ادائی قرض کی لیی رکھہ لیتا اسلیے کہ ادا دین مقدم ہی صدقہ پر اور ایسا کثر علما خیرات کی
ہیں اور معاہرین ثابت ہیں اور ادا ہر حقوق لوگونکی جو بھی ہوتے ہیں اونکی طرف التفات سی نہیں کی اور اسمیں بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوسپر ع ح وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر
اللہم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتی ہیں بندے اوسمیں مگر کہ دو فرشتے اترتی
ہیں پس کہتا ہی ایک اونمیں کا یا الہی دی خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال حلال سی خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا میں مال دے یا آخرت میں ثواب دے کہتا دوسرا یا الہی بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی اور
محل خرچ نہ دیتا اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی
فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہی اسماء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرچ کر یعنی جسقدر خرچ کرنی کی اللہ راہ میں اور نہ شمار کر کہ کتنا دوں اور کیا دوں پس
شمار کریگا اللہ تجہہ پر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنی برکت کے اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کی یا محاسبہ لیگا تجسے وسیر آخرت میں اور نہ روک کہ بہ فقیری مال کم حاجت سی زیادہ ہو پس لیگا اللہ
زیادہ اپنی او دیدے جو ہو سکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ لا تحصی کی معنی ایک تو یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوا اور ایک معنی یہہ ہیں نہ گن مال کو جمع کرنیکی لیی یہ نیت جو مرخرچ کرنا اوس سی اللہ راہ میں اور دی جو
ہو سکی یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر سلیے کہ وہ اللہ نزدیک اور میزان اعمال میں بہت ہی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انفق یا ابن آدم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا اللہ تعالی خرچ کر ای بیٹی آدم کے خرچ کرونگا میں تجہہ پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف معنی یہہ ہیں کہ خرچ کر اسواسطی فانیہ دنیا میں تاکہ پاوی سوال عالیہ عقبی میں اور بعضوں نی یہہ معنی کہی ہیں کہ دی لوگوں کو جو کچھہ دیا میں نی تجکو تاکہ دوں میں تجکو دنیا و عقبی میں اشارہ ہی طرف اس
آیت کی وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ یعنی جو کچھہ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز کو پس اللہ عوض دیتا اوسکا ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن آدم

انک ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے
آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک اور نہیں ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے
اور شروع کر یعنی بیچ خرچ کرنے اوس مال کی کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کیے یہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہیں ہے اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ بازرکھے تجھ کو سوال سے اور
یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان اور احوال کے یعنے بعضوں کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضوں کا زیادہ اور اسیطرح بعضے دنوں میں کچھ ہوتا ہے اور بعضوں میں کچھ اور بعضے حالت میں کچھ ہوتا ہے اور بعضے
میں کچھ اور عیال اپنی کی یعنی جنکا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے دینا ان لوگوں کو ہے کہ جب اونسے بچے تب اوروں کو دے بلکہ وہ محتاج رہیں اور اونکو دیدے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکے
نہیں ہیں اور احتمال یہ ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم۔ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین
علیہما جنتان من حدید قد اضطرت ایدیہما الی ثدیہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل
کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والی کا
مانند حال دو شخصوں کی ہے کہ ہوں اونپر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چسپاں ہو گئی ہوں ہاتھ اونکے طرف چھاتیوں اور ہنسلیوں کی پس شروع کیا صدقہ دینے والی نے جبکہ قصد کرتا ہے
صدقہ کا کھل جاتی ہے زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا تنگ ہو جاتی ہیں اور پہنچ جاتی ہیں حلقے جگہ اپنی پر روایت کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنے اسکی یہ ہیں کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے
کا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا بسبب اوسکے اور فرمانبرداری کرتے ہیں اوسکی ہاتھ اوسکی کہ دراز ہوتے ہیں ساتھ دینے کی اور بخیل کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور ہاتھ اوسکی سمٹ جاتے ہیں خلاصہ سکا یہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے
خیر کا آسان ہو جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان
الشح اھلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم
اندھیرے ہونگے دن قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کر دیا ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کیے یہ مسلم نے **ف** معنے ظلم کی ہیں رکھنا
چیز کا بیچ غیر جگہ اوسکی کی پس یہ شامل ہے سب گناہوں کو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہی ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظالم بیچ اندھیروں کے نہیں راہ پاویگا بسبب اونکے جیسا کہ مومن راہ
پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے اونکے یا مراد اندھیرے سے سختی شدائد اور ہول قیامت کے ہیں یعنے ایک ظلم سبب ہے بہت سختیوں اور ہولوں قیامت کا ہوگا اور بخل بھی کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان
کیا کہ بڑی نوع ہے ظلم کی ہے اور بخل باعث ہے خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے کہ مانع ہوتا ہے خرچ کرنا مال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیوں کی سبب ہے اسکی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا
اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوئی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کے عورتوں اور مالوں اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ہے ع **وعن** حارثۃ بن
وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہا یقول الرجل لو جئت بہا بالامس
لقبلتہا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بہا متفق علیہ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو پس تحقیق آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اوسکو کل البتہ قبول کرتا میں سو پس آج کے دن نہیں حاجت مجھکو اوسکی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنیوالے بہت ہیں پھر ایک زمانہ ایسا
ہونیوالا ہے ایسا آویگا کہ کوئی نہیں قبول کرنیکا سبب اسکے کہ بہت مال ہوگا یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بیرغبت ہونگے دنیا سے اور رغبت ہونگی آخرت کی یہ بات آخر زمانہ میں ہوگی زمانہ حضرت امام مہدی کی ہوگی
ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمہل
حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے ازروے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت تو تندرست ہے
حرص کرتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقیری سے اور امید رکھتا ہو دولت کے اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہنچے جان حلق میں کہے تو فلانے کی لیے اتنا اور فلانے کی لیے اتنا اور حال یہ ہے کہ تحقیق ہو وہ واسطے فلانے کی نقل کیے یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بہتر حالت تندرستی میں کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کی حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر دیدونگا تو محتاج ہو جاونگا اور آرزو رکھتا ہو تونگری کی
پس ایسے وقت میں دینا بڑا کام ہے اور دینے میں ڈھیل کر یہانتک کہ جب حلق میں جان آوے کہنے لگے کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانیکو اتنا اور اوسوقت مال ہو گیا فلانے کا یعنے وارثوں کا حق متعلق ہو گیا ہے حاصل
یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب تندرستی نہ رہی اور اوسوقت صدقہ دیا تو اتنا ثواب نہیں ہے ع **وعن** ابی ذر قال انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس
فی ظل الکعبۃ فلما رآنی قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا

وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم متفق عليه اور روایت ہے ابی ذر سے کہا پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور وہ بیٹھے تھے کعبے کے سایہ میں پس جب دیکھا
مجھکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبے کی پس کہا میں نے قربان ہوں تمہارے ماں باپ اور وہ کون ہیں فرمایا وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور آگے سے اور ہر طرف سے
جیسا کہ بیان کیا آگے کی بھی اور پیچھے کی بھی اور داہنی بھی اور بائیں بھی اور کم ہیں وے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حضرت ابوذر صحابی نے فقر اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے تسلی کے لیے حدیث
بیان فرمائی اس میں اشارہ ہے طرف فضیلت فقر کی ۔ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب
من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من عابد بخيل
رواه الترمذي روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کے رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ
نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوس پر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے اللہ تعالی کو عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ضد عابد یعنی جو کہ
ادا کرے فرض لیکن نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہ ہو ۔ع **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يتصدق المرء في حياته
بدرهم خير له من أن يتصدق بمائة عند موته رواه ابو داود اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ صدقہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک
درہم بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ صدقہ دیوے سو درہم بیچ نزدیک موت اپنی کے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی تندرستی میں تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے بیچ وقت مرنے کے ۔ع **وعن** ابي الدرداء قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يتصدق عند موته او يعتق كالذي يهدي اذا شبع رواه احمد والنسائي والدارمي والترمذي وصححه
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کی کہ خیرات کرے تا موت اپنی کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنی طعام جس وقت کہ
پیٹ بھر چکتا ہے نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت صدقہ دینے اور آزاد کرنے بردے کے میں ثواب کم ہوتا ہے جیسا کہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کی دینے میں اسلیے کہ صدقہ دینا اور آزاد
کرنا حالت صحت میں افضل ہے جیسا کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کی افضل ہے ۔ع **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في مؤمن
البخل وسوء الخلق رواه الترمذي اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مومن میں ایک بخل اور دوسری بد خلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن
کامل میں یہہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہہ ہے کہ ہمیں نہیں پاتا میں یہہ خصلتیں نہایت درجے کی کہ اوس سے جدا ہی نہوں اور وہ راضی ہو ساتھ اونکی اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کی بد خلقی یا بخل کرے اور بعد اوس کے پشیمان
ہو اور نفس کو ملامت کرے تو منافی کمال ایمان کی نہیں یا مراد بد خلقی سے یہہ ہے کہ خلاف شرع باتیں کرے یہہ جو لوگوں میں مشہور ہے جھکنا اور سہولت کرنی امورں میں اسلیے کہ بعض لوگ اسکو شاخ اسلام سے ہے ۔ع **وعن**
ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان رواه الترمذي اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد کر احسان کہنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی میں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد
ہے جو حق واجب مال میں نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہیں کہ جو مذکور ہوا اور دوسرے معنے اوسکے ہیں کاٹنے والا یعنی جو ناتا اور دوستی منقطع کرے اور مسلمانوں سے محبت کم کرے ۔ع **وعن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم شر ما في الرجل شح هالع وجبن خالع رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کے آدمی میں یہ
دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہہ ابوداود نے **وسنذكر** حديث ابي هريرة لا يجتمع الشح والايمان في كتاب الجهاد ان شاء الله تعالى
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کے لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى
الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يذرعونها فكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا
بعد انما كانت طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به زينب وكانت تحب الصدقة رواه البخاري وفي رواية مسلم قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اسرعكن لحوقا بي اطولكن يدا قالت فكن يتطاولن ايتهن اطول يدا قالت فكانت اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل بيدها وتصدق روایت ہے عائشہ سے یہہ
بعضے بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی ہم میں جلدی ساتھ آپکے ملیگی یعنی بعد آپکی وفات کی کون ہم میں پہلے مریگی فرمایا جو لمبی ہوگی تم میں ہاتھ سے یعنی جو
بہت دیتی ہی پہلی مریگی بعد میرے پس لیے کہا بیچ لے ناپتی تھیں اوس سے اور تھیں سودہ لمبی تھیں حضرت کے لمبی تھیں پھر جانا ہمنے پیچھے اوسکے کہ مراد لمبا ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلدی ملنی والیں ہم میں ساتھ
حضرت کے زینب اور تھیں دوست رکھتی تھیں خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہہ ہے کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم میں

ہوجائے یا اسکا مطلب یہ ہے بیان حضرت کا اسمیں تھیں لمبا ہاتھ ہونیکا کہ سب سے پہلے جنت میں ملینگی ہی کیا عائشہ نے تھیں ہم اوس لئے کہ وہ زینب اسلیہ کی تھیں وہ کام کرتی تھیں ہاتھ سے
اپنے ہاتھ سے اور خیرات کرتی تھیں جو اوس سے آتا تھا اور ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جب کہ حضرت زینب پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت سخاوت کی تھی یعنی لمبا ہاتھ ہے وہ جو خیرات
زیادہ کرے یا حضرت زینب بہت کرتی تھیں خیرات اور جو کوئی بہت دیتی ہے ہاتھ لمبا اسی کا کہلاتا ہے

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن
بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ
فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ
فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللہم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف
عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے جی میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھہ خیرات یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق کو اسکو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں یعنی
اسکی خبر نہ تھی کہ یہ مستحق نہیں اور صبح کی لوگوں نے اسحال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے یا بسبب ملامت کے یا بسبب سننے کی کہ چور کو صدقہ دیا گیا آج کی رات کو پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیری ہی تعریف
اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھہ اور صدقہ دونگا مال کو مستحق کو تب پس نکالا اپنی خیرات اپنی پس دیا اوسکو ہاتھ میں زنا کرنیوالی کے پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتی تھی کہ خیرات دیگئی آج کی رات زنا کرنیوالی کو
یا الٰہی تیری ہی ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنیوالی کے البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتی تھی خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند
کو پس کہا الٰہی تیری ہی ہے تعریف اوپر خیرات کرنی چور اور زنا کرنیوالی اور دولتمند کے پس لایا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیرا سب قبول ہوا لیکن خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہیں
شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جب تک وہ مال کفایت کرے اور اوپر زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنی سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس میں سے کہ دیا اوسکو اللہ نے نقل کیا
بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی بخاری کے ہیں **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کی تھی کہ شکر ہے کہ بہر تو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کی حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ نیت
بہر نیت پر جسکو دیگا ثواب پائیگا ۱۲ ح

وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی
ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ
فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی
ہذا ماؤہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیہا قال اما اذا قلت ہذا فانی انظر الی ما یخرج منہا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیہا ثلثہ رواہ مسلم روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کہ راہ جاتا جنگل کی زمین میں سے پس سنی ایک آواز ابر میں کہتا کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغکو پھر اس طرف چلا ابر پس اوس کا پانی ایک پتھریلی
زمین میں ایک نالیاں پتھریلی زمین سے یعنے جو اوس میں تھیں تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کی یعنی نالی میں پانی بہتی لگا اوسکی ساتھ وہ شخص پیچھے چلا تا معلوم کرے
کہ کسکی باغ میں پہنچا وہ کون ہے پس ناگہاں ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنی باغ میں پھیرتا تھا پانیکو ساتھ بیلچے اپنی کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکی ای بندہ خدا کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر
میں باغ والے نے پوچھی اوسکو ای بندہ خدا کیوں پوچھتا ہے مجھے نام میرا پس کہا واسطے کہ سنی تھی میں نے آواز اوس ابر میں یہہ پانی اوس ابر کا تھی کہتی تھی آواز یعنے جسکے وہ آواز وہ کہتا تھا اوس کو پانی دے فلانے کی باغکو
نام تیرا پس کیا کرتا ہے تو یعنی اپنی باغ میں کہ جسکے سبب لائق اس کی کا ہوا کہا اوس وقت کہا اور پوچھا تو نے یہہ کہتا ہوں تحقیق پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حاصل کی جو نکلتا ہے باغ سے پس صدقہ دیتا
ہوں تہائی اوسکا اور کہاتا ہوں میں اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اوس باغ میں تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یا دی فلانے شخص کے باغکو لفظ فلان کنایہ کیا حضرت نے باغ والیکے نام سے جسکو کہ آواز میں کہا تھا یعنی ابر میں نام
لیا گیا تھا حضرت نے اس طرح فرمایا اور وہی نام ہے کہ یعنی کہتا ہوں میں فلانا اور وہی نام مخصوص میں کی اوس لئے اوسکی حاصل یہہ الف نام لیا تھا اور سامنے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اور اسکو بیان کر دیا کہ میں تیرا نام سنا تھا
بلفظ فلان تعبیر کیا ۱۲ ع

وعنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیہم فبعث الیہم ملکا فاتی الابرص
فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذہب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب
الیک قال الابل فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذہب عنی ہذا الذی قد قذرنی
الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قال فاعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا وقال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء

إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہوں نے

سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزماوے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف انکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین آدمی کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھن کرتے ہیں مجھ سے لوگ یعنی کوڑھ جاتا رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوا اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحٰق نے کہ آیا حدیث کا یہی کہ کہا کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں یعنی شک فقط اتنی بات میں ہے کہ اونٹ کس نے کہا اور گائیں کس نے کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے بیچ ان کے فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھا اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کرتے ہیں مجھ سے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حاملہ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو بیچ اون کے فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ پھیر دے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھوں میں ساتھ اوسکے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس پھیر دی اللہ تعالیٰ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بچے دینے والی پس بچے دیے اون دونوں نے یعنی اونٹنی اور گائے نے اور بچے دیے اس نے یعنی بکری نے پس ہو گیا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کی لیے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کی لیے ایک جنگل بکریوں کا

قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کی اور ہیئت اپنی کے یعنی جس صورت اور ہیئت میں پہلی دفعہ پاس آیا تھا اوسی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اوس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ کہ پہنچوں میں بسبب اوسکی بیچ سفر اپنی کی مقصود اپنی کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھی کو ایک اونٹ نہیں دے سکتا اور یہ بات جھوٹ کہی اوسکی ٹالنے کی لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھن کرتے تھے تجھ سے لوگ اور محتاج تھا پس دیا تجھکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکی نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کی پاس بیچ صورۃ اپنی پہلے کے پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کی کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلے کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اوس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہنچوں میں بسبب اوسکے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیر دی اللہ طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کی کہ لیوے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا اسکی نہیں کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تم اپنا حال یاد رکھتے ہو یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں رفیقوں تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہر سبب تیرے اسطرح جائز ہے یہ کہنا کسیکے عرض کرتا ہوں حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے پھر تجھی سے اور یہ درست نہیں کہ کہے عرض کرتا ہوں خدا سے اور تجھ سے ح

وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھسے یہانتک کہ میں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں چیز کہ دوں میں اوسکے ہاتھ میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ دیدے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ع وَعَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ

وكان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه اللحم فقالت للخادم ضعيه في البيت لعل النبي صلى الله عليه وسلم يأكله فوضعته في كوة البيت وجاء سائل فقام على الباب فقال تصدقوا بارك الله فيكم فقالوا بارك الله فيك فذهب السائل فدخل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ام سلمة عندكم شيء أطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبي فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد في الكوة الا قطعة مروة فقال النبي صلى الله عليه وسلم فان ذلك اللحم عاد مروة لما لم تعطوه السائل اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمان کے سے کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا اونکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو کہ رکھ اس گوشت کو گھر میں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھ دیا لونڈی نے اوسکو گھر کے طاقچہ میں اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا ای گھر والو صدقہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی یہ جواب ایسا سائل کو جیسے بیان کرتی ہیں سائل کو برکت سے تا وہ چلا جائے پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤں میں اسکو پس کہا ام سلمہ نے ہاں کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمہارے سائل کو نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بشر الناس منزلة قيل نعم قال الذي يسأل بالله ولا يعطي به رواه احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کی مرتبہ میں دیکھنے اسکی عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جائے ساتھ نام خدا کے اور نہ دے ساتھ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے وہ نہ دیا تو وہ سب لوگوں میں برا ہے یہ میں اللہ کے نزدیک مگر جس صورت میں سائل مستحق نہ ہو اگر جہ مانگتا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت اور اپنی عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہیں ہو نیکا غرضکہ نہ دینے میں گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہو اور دینے پاس مال زیادہ حاجت سے ہو وعن ابي ذر انه استأذن على عثمان فأذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب ان عبد الرحمن توفي وترك مالا فما ترى فيه فقال ان كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع ابو ذر عصاه فضرب كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احب لو ان لي هذا الجبل ذهبا انفقه ويتقبل مني اذر خلفي منه ست اواق انشدك بالله يا عثمان اسمعته ثلث مرات قال نعم رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونہوں نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے آنیکی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ میں لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمان نے ای کعب تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکی حق میں یعنی کثرت مال کی اور کمال کی بیچ مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہیں ڈر اونپر پس اوٹھائی ابوذر نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کروں میں اوسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤں میں اوسمیں سے چھہ وقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی ای عثمان تمنے بھی سنا ہے اسکو کہا ہے کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے ہاں نقل کی یہہ احمد نے ف ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے بہت اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچھہ جمع نہ کیجیے سب دے ڈالیے اس حدیث پر غالب آیا اونپر مارا تھی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اسمیں مبالغہ ہی کہ اتنا دوں اور باوجود اسکے بھی کاش کہ قبول ہوا اور لفظ اذر ساتھ حذف ان مفعول ہے احب کا یعنی اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ میں دوں اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بعد چھہ وقیہ کی چھوڑ جاؤں وعن عقبة بن الحارث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فأمرت بقسمته رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں نماز عصر پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی کرتے ہوئے پس پہلانگتے ہوئے گردنیں لوگونکی متوجہ ہوئے طرف بعضے حجروں عورتوں اپنی کی پس گھبرائے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پس نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے سے پس فرمایا یاد کی میں نے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے رکھی تھی پس مکروہ جانا میں نے یہہ کہ روکے مجھکو یعنی قرب الہی سے پس حکم کیا میں نے بانٹ دینے اسکے نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا میں چھوڑ آیا گھر میں ایک ڈلا سونیکا زکوۃ میں سے پس مکروہ جانا میں نے یہہ کہ رات کو رہے وہ میرے پاس ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوی اللہ کیطرف مقربونکو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب سے یا یہہ تعلیم امت کے لیے تھا وعن عائشة انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فأمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قالت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہ اونہوں نے کہا تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری کی حالت میں چھہ اشرفیاں یا سات پس حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دوں میں انکو پھر باز رکھا مجھکو یعنی بانٹنے انکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یعنی فرصت پائی اونکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے

پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال ان دیناروں کا کہ کیا ہوئیں وہ چھہ اشرفیاں یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہیں بانٹیں میں نے قسم ہے حق کی تحقیق باز رکھا مجھکو یعنی نہ بانٹنے دیا تمہاری بیماری نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیوں کو
پھر رکھا ان کو اپنے ہاتھ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہہ اشرفیاں ہوں پاس اوسکے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوۃ کے **وعن**
ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا یا بلال قال شیء ادخرته لغد فقال اما تخشی ان تری له غدا بخارا فی نار
جهنم یوم القیمة انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے
یہہ ای بلال کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا میں نے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کی لیے کسی زمانہ آیندہ میں پس آپ نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا تو یہہ کہ دیکھے تو اسکی لیے کل کو بخار آگ دوزخ میں دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر
رکھنے صاحب عرش سے فقر کا **ف** کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمة تاکید ہے اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچے گا طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہے قریب ہونے اوسکی سے دوزخ کی حاصل یہہ کہ اسکی سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور خبر
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہنچاویگا اور حضرت نے یہہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو و الا جائز
ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دنکا عیال کے لیے ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السخاء شجرة فی الجنة فمن کان سخیا اخذ بغصن منها فلم یترکه
الغصن حتی یدخله الجنة والشح شجرة فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منها فلم یترکه الغصن حتی یدخله النار رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہے بہشت میں پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس میں سے پس نہیں چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور
بخیلی درخت ہے دوزخ میں پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوس میں سے پس نہ چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ میں نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** درخت
یعنے سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت ہے اوسکو درخت کے ساتھہ اسلیے کہ جیسے درخت بڑا ہوتا ہے اور ٹہنیاں بہت ہوتی ہیں ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور قسمیں اوسکی بہت ہیں اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک
قسم قسموں سخاوت کے سے ہے ع **وعن علی** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بادروا بالصدقة فان البلاء لا یتخطاها رواه رزین اور روایت ہے حضرت علی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھہ صدقہ دینے کی یعنی موت یا بیماری سے پہلے اسلیے کہ تحقیق بلا نہیں بڑہتی صدقہ سے یعنے صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے

باب فضل الصدقة

یہہ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے **ف** صدقہ وہ مال کہ جسکو اپنے مال میں سے نکالے اوسکو آدمی بیچ راہ اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کی لیے خواہ واجب ہو
خواہ نفل ہے ع

الفصل الاول

فصل پہلی ہے **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل الله الا الطیب فان الله
یتقبلها بیمینه ثم یربیها لصاحبها کما یربی احدکم فلوه حتی تکون مثل الجبل متفق علیه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کی یعنی برابر صورت میں یا قیمت میں کمائی حلال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کی پھر پالتا ہے اوسکو واسطے
خیرات والے کی جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنے ہیں جمع کرنا اور یہاں کسب طیب سے
مراد وہ مال ہے کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنے بوجہ شرعی کچھہ صنعت کے یا تجارۃ کی یا زراعت کے یا میراث میں ہاتھہ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ غیر حلال نہیں
قبول ہوتا اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہے چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین میں سے کماتا تھا اور تہائی دیتا تھا اور تہائی اپنی خرچ میں لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ
میں پس آیا اونکے پاس ایک دنیا دار اور کہا اے شیخ چاہتا ہوں میں یہہ کہ کچھہ اللہ دوں میں پس بتا مجھکو مستحق کہا اونھوں نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوس نے سو بات میں شیخ نے کہا اونھا
نے نکل جب تو ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا دیجیو اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن وہ گذرا اسنا وہ کہتا تھا ایک شخص سے کہ پاس اوسکی تھا یہہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا
مجکو اتنا مال پس خرچ کیا میں نے اوسے اور صرف کیا میں نے اوسکو شراب پینے میں فلانی بدکار کے ساتھہ یہہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہہ قصہ پھر دیا اوسکو شیخ نے ایک درم اپنی کمائی کا اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے
اول جسپر تیری نظر پڑے دیجیو اوسکو یہہ درم پس نکلا وہ دیکھا ایک سید زادہ کو کہ ظاہر میں غنی معلوم ہوتا تھا پس شرمایا اوسکی دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے دیا اوسکو وہ درم پس جب لے لیا اوس نے درم پھر اپنی راہ لی اور ساتھہ
چلا اوسکی غنی دیکھنے کو یہانتک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر میں اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی کھنڈر میں پس دیکھا اوس نے کبوتر مرا ہوا پھر پیچھا کیا اوسکی غنی نے
اور قسم دی اوسکو کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اوس نے یہہ کہ میں ساتھہ اولاد کے تھا اور تھے وہ نہایت بھوک میں مضطر ہے اور نکلا سرگردان پھر دیکھا میں نے یہہ کبوتر مرا ہوا لے لیا میں نے اوسکو اونکی لیے
جب ملا مجھے یہہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینکا میں نے کبوتر جہاں سے لیا تھا پس سمجھا غنی نے کلام شیخ کا کہ واقعی حلال اچھی جگہ خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جا اور قبول کرتا ہے ساتھہ داہنے ہاتھ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے راضی ہوتا ہے
اور سے اسکو داہنے ہاتھہ میں لینا اسلیے کہا کہ عادۃ یہی ہے کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھہ میں لیتا اور پالتا ہے یعنی بڑھاتا جاتا اوسکو تا کہ بھاری ہو میزان اعمال میں ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہیں زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنے کی تقصیر کسی کی مگر عزت اور نہیں تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کی مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اوسکا اللہ نقل کیا یہہ مسلم نے ف
یعنے اگرچہ ظاہر میں صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت میں سبب زیادتی کا ہے کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آخرت میں رفع ہوتے ہیں اور ثواب ملتا ہے یہہ کہ دنیا میں بدلا اوسکا ملتا ہے اور جو کوئی تقصیر کسیکا بخش دیتا
ہے باوجود قدرت رکھنے کی بدلا لینی پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت میں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کی نہیں اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہے واسطے اللہ کی امید قرب الہی کے اور دوسری غرض
کی تو اوسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرۃ میں ۔ ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ
دعی من ابواب الجنۃ وللجنۃ ابواب فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من
باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان فقال ابوبکر ما علی من دعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون
منہم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو دو چیز کو چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ تو بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے سے کہ بہشت
کے ہیں کتنے دروازے یعنی آٹھ پس جو ہوگا اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازہ نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لئے کہلا جاویگا کہ اسی سے بہشت میں داخل ہو اور جو ہوگا
جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازہ صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزے سے یعنی روزہ بہت رکھتا
ہو بلایا جاویگا دروازہ ریان سے یعنی باب الصیام کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ضرورت اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان دروازوں میں سے کہ بلایا جاوے سب دروازوں سے یعنی
کچھہ ضرورت تو ہی نہیں کہ کوئی سب دروازوں سے بلایا جاوے اگر ایک ہی دروازہ سے بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت میں سے حاصل ہی لیکن یہہ جو دریافت چاہتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازوں سے
بہی فرمایا کہ ہاں اور امید رکہتا ہوں کہ تم ہوگے اون میں سے نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف دو دو چیز یعنی مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گہوڑے یا دو کپڑے وغیرہ کے آگے بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے سے
یعنے بلاوینگے داروغہ جنت کے سب دروازوں سے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کی ہے جنکی سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازوں میں ہوتا ہے ریان کے معنے ہیں سیراب کیا گیا ہے کہ وہ دروازہ اوسکا
کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اوسمیں سے شراب طہور پہلی پہنچنے کی درمیان جنت میں تا کہ جاتی رہے پیاس جو زمین پر یہاں پیاسا رہتا تہا اوسکی عوض اس دروازے میں داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ مداومت کرتے تہے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر
یہہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمیں ساتھ رحمت خدا کی اور ایک حدیث میں آیا ہے باب التوبہ کہ توبہ کرنیوالے اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگونکے اوسمیں سے داخل ہونگے اور ایک
دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونیوالے اوسمیں سے داخل ہونگے اور فقیر ان میں عجیب کی اوپر کا جملہ تمہید سوال کے یعنی فہل ید اخیر تک اور ہوویگا تو اون میں سے یہہ اسلئی کہ حضرت ابوبکر رض میں سب باتیں پائی جاتی تہیں ۔ ح ع وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم
مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم میں سے آج کے دن روزہ دار کہا ابوبکر صدیق نے کہ میں ہوں روزہ دار فرمایا کون ہے تم میں کہ گیا ہے آج کے دن ساتھ جنازہ کے کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے کہ کہلایا ہم
میں سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے تم میں سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ میں ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتیں یہ چیزیں کسی شخص میں مگر کہ داخل ہوگا
بہشت میں نقل کی یہہ مسلم نے ف نہیں جمع ہوتیں یہہ چیزیں ایک دن میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی بلا حساب ورنہ ایمان ہی کافی ہے مطلق داخل ہونیکی لئے یا معنی یہہ ہیں کہ داخل ہوگا جنت میں جس دروازے سے چاہے
گا اور اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ منع نہیں انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کی اپنی حال کی اور بقصد طلب کرنی سوال کی اور بعضی صوفیہ نے جو منع کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہئے کہ انا زبان پر نہ لاوے مراد
اونکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوے اور انانیت کے نہ کہی جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا
ولو فرسن شاۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عورتوں مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بہیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ہو
کہر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ بازرہے تم میں تحفہ بہیجنے یا الٹی بہی ہمسائے کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اور میسر ہو جو ہو سکی بہیجے اگرچہ تہوڑی چیز ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہہ خطاب اوس عورت
کو ہے جسکو تحفہ بہیجے پس معنے یہہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم میں سے اپنی ہمسائے کی تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور اگرچہ کہر ہو بکری کا یہہ قلیل بہیجے اور بہیجا تیکا اور تصدق کی نہیں ہے اسکو مبالغۃ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہے
کہ اگرچہ تہوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو اسلئے کیا کہ انکی مزاج میں غصہ اور پیسہ سالن وغیرہ کا بہت ہوتا ۔ ح ع وعن جابر وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل

معروف صدقة متفق علیه اور روایت ہے جابر اور حذیفہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہی صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کام نیکی کی ہر نوع کہیں

ای خواہ کسی نیکی ہو وہیں موافق مرضی کے اوسکا ثواب لیتا ہے جیسا پیسہ دینے کا ہو ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجه طلیق رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی جو کوئی ایسے ملتا تو وہ خوش ہوتا ہے اور مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہے ع

وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقة فقالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم یفعله قال فیأمر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانه له صدقة متفق علیه اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنے بطریق شکر نعمت الہی کی کہا صحابہ نے اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں اپنے کے سبب پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنے کسی مال سے حاجتمند غمگین دلخواہ کی عرض کیا صحابہ نے اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کی عرض کیا صحابہ نے اگر یہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنے نفس کو برائی سے اور دکھ ویرائی پہنچانے لوگوں کو پس تحقیق یہ اسکے لیے صدقہ یعنی اسکو بھی صدقہ کا سا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف برائی پہنچانی یعنے زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا دینا اور یہی مضمون کسی نے اسمیں کہا ہے مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس یعدل بین الاثنین صدقة ویعین الرجل علی دابته فیحمل علیها او یرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة یخطوها الی الصلوة صدقة ویمیط الاذی عن الطریق صدقة متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کی بدن میں الخ ہر جوڑ پر صدقہ ہے ہر روز کہ نکلتا ہے اسمیں آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یہ صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکے کی کہ سوار کر دیوے یا اوسپر لاد دے اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اوسکو طرف نماز کی صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف لازم ہے ہر عضو جوڑوں کی پیدائش میں حکمتیں اور نعمتیں بڑی بڑی ہیں اونکی شکرانہ میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز لیکن [illegible] بیان کیا کہ صدقہ نہیں ہے مال ہی کا بلکہ یہ چیزیں بھی صدقہ میں داخل ہیں اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کی صدقہ ہے اور اسکی حکم میں ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازہ کے لیے اور طلب علم کے لیے اور مانند اسکے اور موذی چیز مانند کانٹا اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کی ع

وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلثمائة مفصل فمن کبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکة او عظما او امر بمعروف او نهی عن منکر عدد تلک الستین والثلثمائة فانه یمشی یومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی راہ سے یا دور کرے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کی یا منع کرے بری چیز سے یہ اقوال و افعال سب بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوس دن اس حالت میں کہ دور کیا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ اوس دن میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرنا کفارہ گناہوں کا ہوگا ع

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحة صدقة وکل تکبیرة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة وفی بضع احدکم صدقة قالوا یا رسول الله أیأتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر قال ارأیتم لو وضعها فی حرام اکان علیه فیها وزر فکذلک اذا وضعها فی الحلال کان له فیها اجر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کی بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت ہو اوسکو اوسمیں ثواب فرمایا خبر دو مجھ کو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں کیا ہوتا اوسپر اوسمیں گناہ پس اسی طرح جس وقت کہ دفع کرے گا اوسکو حلال میں ہوگا اوسکے لیے اوسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جیسے دینی امور میں ثواب ہے تو ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کی پڑھنی اور گو نفع اپنا ہی ہے صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن اسلیے کہ اوسمیں ادا کرنا حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اوسکی اور باوجود اسکی اپنے کو بچا کر رجوع حلال کیطرف کرتا ہے بموجب حکم الہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقة اللقحة الصفی منحة والشاة الصفی منحة تغدو باناء وتروح بآخر متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دی ہوئی واسطے دودھ پینے کی اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دی ہوئی صبح کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے

اس پر کرے وہ درود نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عرب میں یہہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اونٹنی یا بکری دودہ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے تاکہ وہ حاجت والی اپنی کر لے اور بعد حاجت کے
روانی کر دے مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہہ اھ ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان
او طیر او بہیمۃ الا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وما سرق منہ لہ صدقۃ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کوئی کہیتی پہر کہاوے اوس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ یعنے اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کہائیں مگر ہوتا اوسکی لیے صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے ہے اور جو
کچہہ چورایا جاتا ہے اوس سے اوسکی لیے صدقہ ہے ف یعنے پیدا ہونی کا سا ثواب پاتا ہے اوسکا حاصل یہہ کہ سبب کہایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اوسکو ثواب اسمیں تسلی ہے اوسکی لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر
بلکہ بہت ثواب پاتا ہے اھ ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہاں نیت نہیں تو جواب یہ ہے کہ منظور اصلی کہیتی میں جو دینی ہے حیوانات کی ہے مطلق بیچ کسی فرد کی ہو نوع حیوان انسان کسی اس تعلق ہو
نیت اجمالی ساتہہ اس فرد کی بہی اور نیت اجمالی کافی ہی ثواب کے ہونے میں واللہ اعلم بالصواب مولانا عبد العزیز وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت
بکلب علی راس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم
اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کی کہ گذری ایک کتی پر کہ کہڑا تہا نزدیک کنوین کے نکالے
تہا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تہا کہ ہلاک کر ڈالے اوسکو پیاس پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندہا اوسکو ساتہہ اوڑہنی اپنی کی پہر نکالا اوسکی لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکی سبب کام کے کہا گیا یعنی صحابہ
نے عرض کی کیا تحقیق ہمارے بیچ احسان کرنے کی جانور ونپر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنے کی ہر صاحب جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کی کہلانے اور پلانے میں
ثواب ہے تاہم سوا موذیات کی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ اور بچہو وغیرہ اور اسمیں دلیل ہے کہ کبہی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کی بہی اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے مذہب اہل سنت کا اھ ع وعن ابن عمر وابی ہریرۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض
متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت سبب بلی کی باندہ رکہا تہا اوسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بہوک کی پس نہ تہی عورت کہلاتی اور نہ
بلی کو اور نہ چہوڑتی تہی کہ کہا لیتی جانوران زمین کی یعنی حشرات نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب صغیرہ پر جیسا کہ کوئی عالم ہیں اھ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لانحین ہذا عن طریق المسلمین لا یوذیہم فادخل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تہی اوپر راہ کی پس کہا البتہ دور کرونگا میں اس ٹہنی کو مسلمانوں کی راہ سے تاکہ نہ ایذا دیوے انکو پس داخل کیا گیا بہشت میں نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنے اوسکو دور کر دیا اور پہر دور کیا اور اوسکو داخل کیا بہشت میں یا عظمت اسکی داخل ہوا اھ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ
فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق کانت توذی الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکہا میں نے ایک شخص کو کہ پہرتا ہے جس جگہ چاہتا ہے بہشت میں سبب ایک درخت کے کہ
کاٹا تہا اوسکو بیچ راہ سے یعنی درخت ایذا دیتا تہا آدمیونکو نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکہلاؤ مجہکو ایک چیز کہ نفع پکڑوں میں ساتہہ اوسکی فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانوں کی سے نقل کی یہہ مسلم نے وسنذکر حدیث عدی بن
حاتم اتقوا النار فی باب علامات النبوۃ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ پہلا اوسکا یہہ ہے اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس
افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں پس جبکہ دیکہا میں نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا میں نے یہہ چہرہ حضرت کا نہیں چہرہ جہوٹے کا پس تہا اول کلام یہہ فرمایا اے لوگو فاش کرو
سلام کو یعنی پکار کر کہو اس طرح کہ جس سے سلام علیک سنی جاوے ہر ایک کو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ کہانا یعنی بہوکوں کو اور سلوک کرو ناتے والونسے اور پڑہو نماز رات کو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد داخل ہو
بہشت میں ساتہہ سلامتی کے یعنے بغیر عذاب نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا
السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کہلاؤ طعام اور فاش کرو سلام داخل ہوگے بہشت میں ساتہہ سلامتی کے
نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہے مرنے بری کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہے غضب کو یعنی دنیا میں عافیت سے رکھتا ہے کوئی بلا نہیں آنے دیتا
اور مرنے بری کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کی یعنی وقت مرنے کی وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ کی کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے اور بعضی نیکیوں میں سے یہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالدے تو ڈول اپنے سے بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ
الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کی صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا ساتھ بات اچھی کے صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے راستہ تیرے
صدقہ ہے یعنے جس زمین میں راستہ نہیں معلوم ہوتا اور نشان راہ کی لوگ راستہ بھولتے ہیں اس زمین میں کسی کو راہ بھولے کو اور بتا دینی سی کے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھے کو تیرے لیے صدقہ ہے
اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کی تیرے لیے صدقہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** جب ڈول کے ڈول میں ڈالنے
میں یہ ثواب ملے تو جس صورت میں بھائی مسلمان کے اس کے ڈول نہ ہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب نہ دیگا **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ** قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ
الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہا کہا اے رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی واسطے اوسکی روح کے فرمایا
پانی پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے واسطے ماں سعد کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے مومنین کے دنیا میں خصوصاً ان شہروں گرم میں **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ
الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہنا دے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگی
کے پہنا دیگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز لباسوں میں سے اور جو مسلمان کھلا دے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلا دیگا اوسکو اللہ میووں بہشت کے سے اور جو مسلمان پلا دے کسی مسلمان کو پیاس پر پلا دیگا اوسکو اللہ شراب مہر کیے ہوئے میں سے نقل کی یہ
ابوداود اور ترمذی نے **ف** یعنی شراب جنت کے کہ محفوظ ہے بسبب مہر کی تغیر و تبدیل سے اور جسکی لیے ہے سو اوسکی کوئی نہیں لے سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہیں اور مہر اوسپر مشک کی ہے
جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہے یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ یعنی بجای موم وغیرہ کی مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی ہے **وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہے سوا زکوۃ کی پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت نہیں نیکی یہی ہے کہ پھیرو منہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے **ف** یعنی زکوۃ
تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوۃ کی صدقہ نفل بھی مستحب ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ورود ہے کہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نہ کرے عاریہ مانگنے والے سے ایسے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور منع
کرے کسی کو پانی اور نمک اور آگ لینی سی کذا ذکر الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے یہ چیزیں ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرمایا ہے یعنی احسان کرنا قرابتیوں سے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ
آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ
یعنے ولیکن نیکی وہ ہے کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دیا مال ساتھ محبت اوسکی کے قرابتیوں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور قائم کی نماز اور
دی زکوۃ پس یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمیں اول اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے اپنوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کے ساتھ قائم کرنی نماز اور دینے زکوۃ کی پس معلوم ہوا کہ دینا مال
کا سوا دینے زکوۃ کی بھی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سوا زکوۃ کی وہ اس آیت سے ثابت ہے کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب **وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا** قَالَتْ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ
لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے بہیسہ سے نقل کرتے ہیں اوس نے باپ سے کہا بہیسہ نے کہا باپ نے اوسکے کہ اے رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا پانی کہا اے نبی اللہ اور کیا چیز ہے
کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا نمک کہا اے نبی اللہ اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کی وہ نہ
منع کرے اسلیے کہ لوگوں کو احتیاج اوسکی بہت ہے اور لوگ دیتے رہتے ہیں اوسکو چنداں تنگی نہیں کرتا اور کلمہ خیر کا جامع ہے سب بھلائیوں کو یعنی جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال تجھکو باز رکھنا اپنی کو

ہوا اور وہ کوس سے پس تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لاتحل بمعنی لا ینبغی کی ہی یعنی لائق نہیں ہے منع کرنا ان چیزونکا کسی شرع ۔ **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من احیی ارضا میتۃ فلہ فیہا اجر وما اکلت العافیۃ منہ فہو لہ صدقۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے زمین خشک یعنی بنجر
کرے بن قیادہ میں پس واسطے اسکی ہی اوسمین یعنی اوسکی آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کہا جاوے جانور یا آدمی اوسکی حاصل میں سے پس وہ اوسکی لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی شاکر ہوا اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے ۔ **وعن البراء** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحۃ لبن او ورق او ہدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے براء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
دیوے عاریۃ جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اوسکی لیے ثواب ایک بندہ آزاد کرنے کا ایک رسیکے نقل کی یہہ ترمذی نے ۔ **وعن ابی جری جابر بن سلیم**
قال اتیت المدینۃ فرأیت رجلا یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ہذا قالوا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت علیک
السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک السلام علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قلت انت رسول اللہ فقال انا رسول اللہ الذی ان اصابک ضر فدعوتہ
کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردہا علیک قلت اعہد الی
قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وان تکلم اخاک وانت منبسط الیہ وجہک ان ذلک من
المعروف وارفع ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک
علیہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی منہ حدیث السلام وفی روایۃ فیکون لک اجر ذلک ووبالہ علیہ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا میں مدینہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھیرتے ہیں
لوگ عقل اوسکے سے یعنی عمل کرتے ہیں موافق فرمانے اوسکے کے جیسا کہ راے دے یعنی صحیح کر کر کہا نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اوسپر کہا میں نے کون ہے یہہ کہا لوگوں نے یہہ ہیں رسول خدا کہا راوی نے دو بار کہا میں نے علیک السلام یعنی
تجھپر سلام ای رسول خدا کی فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا مردونکی ہے کہہ السلام علیک یعنی سلام ہے تجھپر کہا میں نے تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اوسکو
دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اوسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل میں کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو
اوسکو پھیر لاوے سواری تیری کہا جابر نے کہا میں نے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو کہا جابر نے پس برا کہا میں نے پیچھے اسکی کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں برا کہا
جیسا کہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سی یعنی نیکی کو کوئی اچھی کر یا تو کسی قسم کی ہی اگرچہ تھوڑی ہی حقیر جان بلکہ اگر کوئی اچھی نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اوسکو اور جو
کچھ تیرا بہتہ سے نیک ہو سکی کر اور غنیمت جان اور بات کرے تو بھائی اپنی سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تا کہ خوش ہو دل اوسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہہ
بیچ نیکی ہی سے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے اسلیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ
اوس عیب کے کہ جانتا ہے تجھ میں تو اوسکو عار نہ دلا ساتھ اوس عیب کے کہ جانتا ہے تو اوسمیں اسلیے کہ نہیں ہے گناہ اوسکا مگر اوسپر نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث میں حدیث سلام کے یعنی سر حدیث کا اور اسمیں کہ سلام کا ہی اور بیچ حدیث نہیں روایت کے اور ایک روایت میں
یعنی ترمذی کی بجای فانما وبال الخ علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا ثواب تیری لیے آپ اوسکا اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر **ف** جابر نے دو بار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہیں یا جواب نہیں دیا اونکی ادب سکہانیکی لیے اور نہ کہہ
علیک السلام یہہ نہی تنزیہی ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردونکی ہی ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردونکی زیارت کیجاوے تو کہی علیک السلام جیسے کہ زندونکو کہتے ہیں لیکن تحقیق یہہ ہے کہ سنت مردونکی لیے بھی
السلام علیکم اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب قبرستان میں تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنے اسکی کہ علیک السلام دعا مردونکی ہی یہہ ہیں کہ دعا مردونکی تہی ایام جاہلیت میں اور بعضونکا کہنا کہ عرب کی
میں تہا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت میت کا ہی اون کی عرف اور عادت کے یہہ مراد ہے حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردونپر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل
ہے اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکی میں نے کسیکو برا نہیں کہا یہہ بات سدا ہے کہ لیجیے تھی الا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن فضل یہہ ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمن میں اور کسیکو برا کہے اسلیے کہ خطرہ
اتنا ہے اسوا اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکی برائی کہنی میں کچھ ضرر نہیں جیسے کہ لعنت کرنی شیطان کے میں اور جیسی پانچی ٹخنونسے نیچے کرنی منع ہیں ویسے ہی کرتہ وغیرہ بھی ٹخنونسی نیچا کرنا منع ہی اور نہیں ہے گناہ اوسکا مگر
اوسپر تو برا کیوں بال میں پڑتا ہی حلیت بدی بدی سپر بالشد جزا الکرم وی الحسن الی من اساء اور اخیر میں لفظ فی روایۃ کی جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہی اسلیے بعضے
حواشی میں لکہا ہے کہ ترمذی نے تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اوسکی دوسری سکتاب میں جو روایت ہے ساتہہ الفاظ ابی داؤد ہی طرح ع ۔ **وعن عائشۃ** انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما بقی منہا قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر کتفہا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ اہل بیت اصحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کیا باقی رہا اوسمیں کہا حضرت عائشہ نے کہ نہیں باقی رہا اوسمیں سے مگر شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوا شانہ کے فرمایا باقی ہی سب سوا شانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یعنی باقی

وہ ہی کہ جو لوگوں کو دیا کہ ثواب اوسکا وہاں ثابت ہی اور جو کچھ کہ گھر میں رہا فانی ہی اشارہ ہی طرف اس آیت کی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی

ح وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ پہناوے مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہوتا ہے بیچ حفاظت میں اللہ کی طرف سے جب تک کہ ہو اوس پر کپڑے میں سے ایک ٹکڑا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں ثواب اوسکا جنت ہی ۳ ع

وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال میں کہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی یعنی نماز میں یا غیر نماز میں اور دل ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ سے چھپاتا اوسکو کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں حضرت کو کہ فرمایا بائیں ہاتھ سے بھی اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر میں اور شکست پائی یاروں نے اوسکے پس متوجہ ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہے ایک راوی ہے کہ نیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہی وہ بہت غلطی کرتا ہی **ف** داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ سے چھپانا اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ داہنے ہاتھ سے دی اور اوسکو کسی دائیں طرف ہو وسکی اور چھپایا اوسکو بائیں ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دی تھی بائیں ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ساتھ اسکی کمال مبالغہ یہ ہیں کی داہنی طرف والی کو دیتی تھی بائیں طرف والی کو نہ خبر ہو غرض یہ کہ اللہ تعالی کی رضا مندی اور خوف ریا کے لیے اس طرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ۴ ع

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رءوسہم فقام یتملقنی ویتلو اٰیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر وثلثۃ یبغضہم

اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ پس اشخاص کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ سو ایک وہ شخص کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس سوال کیا ساتھ قسم اللہ کی یعنی یوں کہا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی دو مجھکو اور نہ مانگا اوس نے واسطے قرابت کے یعنی یوں نہ کہا کہ دو مجھکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اور تمہارے ہی پس نہ دیا اونہوں نے اوسکو پس پیچھے رہ گیا ایک شخص ان میں سے یعنی وہ بھی قوم میں تھا اور آگے بڑھ گیا اور اوسکو چپکے سے دیا کہ نہ جانا دینے اسکا مگر خدا نے اور اوس نے کہ دیا اوسکو اور دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلی تمام رات یہاں تک کہ جس وقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف انکی ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کی پس رکھے قوم نے سر اپنے پس کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو اور پڑھتا ہے میری آیتیں اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کھا گئے اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینہ اپنے کی یہاں تک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ تعالی بوڑھا ہو کر زنا کرنے والا اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض ادا نہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے مانند اسکی اور نہیں ذکر کی نسائی نے یہ عبارت ثلثۃ یبغضہم یعنی ذکر نہیں کیا نسائی نے تین شخصوں کا کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی کا ذکر کیا **ف** گڑگڑاتا ہی یعنی التماس کرتی ہی یہ کلام الہی ہے توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی سے جو یہ کہ واقع ہوتا ہی درمیان اوسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور شیخ سے مراد تو بوڑھا ہی یا محصن یعنی جسکا نکاح ہوگیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ میں ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کریں دونوں پس سنگسار کرو دونوں کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا اور فقیر کو تکبر کرنیوالا اور متشنی ہی اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر پر تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہیں بلکہ صدقہ کا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشر حافی نے امیر المومنین علی رضہ کو خواب میں دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا امیر المومنین نے کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگروں کی فقیروں پر واسطے طلب ثواب اللہ کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا غنیوں پر بسبب اعتماد و توکل کی خدا پر اور یہ خصلتیں کہ ذکر کی گئی ہیں لیکن ان تینوں کی کہ ذکر کی گئی بہت بری ہیں چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہے اسلیے دشمن خدا کے ہوئے ۵ ع

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑوں کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتوں نے سختی پہاڑ کی سے پھر کہا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا مخلوقات تیری میں کوئی چیز سخت پہاڑ سے

فرمایا کہ ہاں لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہاں ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے اس کو بائیں ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا آخر یہ سب سے زیادہ سخت اس لئے ہے کہ اس میں مخالفت نفس کی ہے اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور چیزیں جو کہ اوپر اس کے مذکور ہوئیں بیچ ان کے یہ بات نہیں اور اس میں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اس لئے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھ کو پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ سخت اس لئے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضا مولی اور رضا مولی سب سے بڑی چیز ہے ۔ ح وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو کتاب الایمان میں

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزیں بیچ راہ خدا میں مگر کہ استقبال کریں گے اس کا دربان بہشت کے سارے بلائیں گے اس کو طرف اس چیز کی کہ نزدیک ان کے ہے کہا ابوذر نے کہا میں نے کس طرح ہے یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ اس کے پس دو اونٹ اور اگر ہوں گائیں تو دو گائیں نقل کی یہ نسائی نے ف راہ خدا میں یعنی اس کی خوشی کی جگہ میں خرچ کرے مثل حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اس کی اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک ان کے ہے یعنی اچھی نعمتیں جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتی ہوں گی دربان اس کے ۔ ح وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ سے کہا حدیث کہی مجھ کو بعضے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اس کا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جیسے سایہ آدمی کو گرمی سے بچاتا ہے ایسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ کا ثواب اس کے صورت سائبان کی بنا کر دیں گے اس کے سر پر تا کہ گرمی وسدت کی سے بچے ۔ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے گا اپنے کنبے پر خرچ کرنے میں دن عاشورے کے کشادگی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر باقی سال اس کے میں کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہم نے اس کا پس پایا ہم نے اس کو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہے اس کو بیہقی نے ف بیہقی نے اس کو ضعیف کر کے یہ کہا ہے کہ اگرچہ طرق اس کے ضعیف ہیں لیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کی جو بعضوں نے نقل کی ہے کچھ اصل اس کی نہیں اور اسی طرح اور افعال جو دن عاشورے کے کرتے ہیں نقل کیے ہیں ان کی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزے کی اور وسعت کے نفقہ میں کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے ۔ ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا کہا ابی ذر نے اے نبی خدا کے خبر دو مجھ کو صدقہ کیا ہے ثواب اس کا فرمایا چند در چند ہے یعنی کئی کئی حصے ہیں اور نزدیک اللہ کے زیادہ ہے نقل کی یہ احمد نے ف کئی کئی حصے ہیں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہیں اور زیادہ ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑھاتا ہے ثواب جس کو چاہتا ہے ۔ ح

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

یہ باب ہے بیچ بیان بہتر صدقہ کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحْدَهُ روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اس کا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے ف بے پروائی سے یعنی صدقہ دے اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہ ہو جاوے یعنے قوت اہل وعیال کا رکھ لے اور جو زیادہ ہو اس سے تصدق کرے اور عیال کو محتاج نہ کرے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اس کا اور تحقیق یہ ہے کہ صدقہ بعد غنی دل کے یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر دیتا جاوے اور دل غنی ہو کچھ پروا نہ کرے جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو انہوں نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اور حضرت نے ان کی تعریف کی یا غنا مال باقی رہے کچھ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہ ہو جاوے جیسا کہ اوپر گذرا حاصل یہ ہے کہ اگر توکل حاصل ہو دے تو جو کچھ چاہے دے والا مقدم رکھے نفس وعیال کو ایسا نہ کرے کہ آپ اور عیال کو بھوک میں ۔ ح وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنی اہل پر یعنے بیوی اور فرزندوں پر اور اس میں توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے واسطے اس کے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ ح وَعَنْ

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اہلک
اعظمہا اجرا الذی انفقتہ علی اہلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طلب علم میں اور ایک دینار ہے
کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑے ہیں ان دیناروں میں از روی ثواب کے وہ دینار کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر
نقل کیا ہے مسلم نے ۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ و
دینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اوسکو عیال اپنے کی
اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اوسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو یاروں اپنے کی اوس حال میں کہ وہ جہاد کرنے والے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کیا ہے اسکو مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان میں
بڑا فضل ہے بہ نسبت اوروں پر خرچ کرنے سے ۔ ع وعن ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ہم بنی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت
علیہم متفق علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا میں نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سواے اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے ہیں پس فرمایا خرچ کر اونپر تیرے لیے ثواب ہے اوس چیز کا
کہ خرچ کریگی تو اونپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تہیں اونسے کئی بچے ہوے تہے عمر اور زینب اور درہ جب وہ مر گئے حضرت سے نکاح ہوا اور یہ لڑکے ان سے بچے تو ام سلمہ
کچھ دیا کرتی تہیں اونکو پوچھا کہ مجھکو ثواب ہوتا ہے اونکی پرورش میں یا نہیں اس صورت میں مراد بیٹوں سے بیٹے ہونگے ابو سلمہ کے اور پوچھی بچی ہے انکی بیٹی کا حکم پوچھا اس صورت میں بیٹوں سے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ ع
وعن زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیکن قالت فرجعت الی عبد اللہ فقلت انک
رجل خفیف ذات الید وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا بالصدقۃ فاتہ فاسئلہ فان کان ذلک یجزی عنی والا صرفتہا الی غیرکم قالت فقال لی
عبد اللہ بل ائتیہ انت قالت فانطلقت فاذا امرأۃ من الانصار بباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتی حاجتہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد القیت علیہ المہابۃ قالت فخرج علینا بلال فقلنا لہ ائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ ان امرأتین بالباب تسالانک اتجزی الصدقۃ
عنہما علی ازواجہما وعلی ایتام فی حجورہما ولا تخبرہ من نحن قالت فدخل بلال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ہما قال امرأۃ من الانصار وزینب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الزیانب قال امرأۃ عبد اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہما اجران
اجر القرابۃ واجر الصدقۃ متفق علیہ واللفظ لمسلم اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتوں کے اگرچہ
ہو زیوروں تمہارے سے کہا زینب نے پس پہر آئی میں یعنی حضرت کے مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کے پس کہا میں نے کہ تحقیق تو مرد ہے ہلکا ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو
ساتہ صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اونسے یعنی یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہیں پس اگر ہو یہ تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر کفایت کرے مجسے تصدق کروں تمپر
اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کروں اوسکو طرف غیر تمہارے کی کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی میں حضرت کے پاس پس ناگہاں ایک عورت انصار میں سے کہڑی تہی اوپر دروازے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت میرے مانند حاجت اوسکی تہی یعنی وہ بہی یہی پوچہنے کو آئی تہی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقوں کو دوں یا نہیں کہا زینب نے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تہی اوپر ہیبت
کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دے اونکو یہ کہ دو عورتیں دروازے پر پوچہتی ہیں آپ سے آیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونکا خاوندوں انکے کو اور یتیموں کو کہ اونکی پرورش
میں ہیں اور نہ خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہیں ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی یا کی کہ ہمیں بالکل یاد نہیں کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہیں وہ دونوں کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار میں سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کونسی زینب یعنی زینبیں بہت ہیں یہ کونسی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے واسطے اونکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ہیں ف ڈالی گئی تہی یعنی ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
ہیبت اور عظمت دی تہی کہ لوگ اونسے ڈرتے تہے تعظیم کرتے تہے اونکی اسی لیے کوئی جرات نکرتا تہا کہ یکایک داخل ہو اونکے دل پاس اور یہ ہیبت خداداد تہی کہ اللہ تعالی نے عنایت کیا تہا اسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب
بدخلقی کی تہی اور بلال نے اون عورتوں کو بتا دیا باوجودیکہ اونہوں نے منع کیا تہا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اونکو بتا دینا اور یہ دلیل ہے کہ آدمی کو اپنی بیوی کو بالاتفاق ورنہ دے اور بیوی کو اپنے خاوند کو
نزدیک ابو حنیفہ کے اسلیے کہ دونوں شریک ہیں منافع میں جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک درست ہے کیونکہ خاوند کی عیال نہیں تو وہ دلیل امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک
صدقہ محتمل فرض اور نفل دونوں کو ہے ۔ ع وعن میمونۃ بنت الحارث انہا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لرسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک متفق علیہ۔ اور روایت ہے ام المومنین میمونہ بنت حارث سے کہ انہون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین پہر ذکر کیا میمونہ نے پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنی ماموؤنکو تو ہوتا بہت ثواب تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ وہ محتاج تہی خادم کی
اونکو دیتی تو صدقہ بہی ہوتا اور صلہ رحم بہی ہے ع **وعن عائشۃ قالت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایہما اہدی قال الی اقربہما منک بابا رواہ البخاری** اور روایت ہے عائشہ سے کہا مین نے یا رسول
خدا کی تحقیق واسطے میرے دو ہمسایہ ہین پس کسکو اونمین سے تحفہ بہیجون یعنی پہلی یا زیادہ کسکو بہیجون فرمایا طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجسے جسکا دروازہ اونمین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ دیوار نزدیک ہوا اور ایک کا
دروازہ تو قریب ہے اور دیوار دور لیکن مقدم رکہا اوسکو حدیث مین مراد حصر نہین ہے کہ اوسکو دیوے دوسرے کو نہین بلکہ مراد یہہ ہے کہ پہلے یا زیادہ اوسکو بہیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہے تا اہل اوس
اکثر خلا ملا رہتا ہی اور اطلاع اوسکی حال کی بہت ہوتی ہی پس اوس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہی ع **وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ
فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبرگیری کر ہمسایون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے
ف خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن مین اور ہمسایونکو بانٹے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جہد
المقل وابدأ بمن تعول رواہ ابوداود** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکہتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی پہلے دے اوسکو کہ لازم ہو تجپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نے
ف بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہی ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کہینچے اور جو کچہہ استطاعت اوسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا تہا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین یہہ ہے کہ فضیلت متفاوت
ہے بسبب اشخاص اور قوت توکل و ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اونکی حق مین ہے کہ جو توکل کم رکہتی ہون اور یہہ انکی حق مین ہے کہ جو توکل و یقین کامل رکہتی ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتہہ مقل کے یعنی کم مال والا غنی القلب یعنی دل
غنی ہی تاکہ موافق ہو جاوے اوس حدیث کی افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنی مالدار کی سے اگرچہ بہت ہو ع **وعن سلیمن بن عامر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وہی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی و
ابن ماجۃ والدارمی** اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکہتا ہی ایک صدقہ
کا اور دوسرا سلوک کرنی ناتی دار کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ع **وعن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ
علی نفسک قال عندی اخر قال انفقہ علی ولدک قال عندی اخر قال انفقہ علی اہلک قال عندی اخر قال انفقہ علی خادمک قال عندی اخر قال انت اعلم رواہ
ابوداود والنسائی** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی کہان چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوسنی میرے پاس
ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیون پر کہا اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی خادم پر کہا
اوسنی میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** تو دانا تر ہی یعنی جسکی مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دیدے ع **وعن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیہا
الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہتر
آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہی لگام گہوڑے اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتہہ کافرونکی ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ اوس شخص کے کہ قریب ہے بہتر مین شخص کو اور کی وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہی اپنی چند بکریون مین
ادا کرتا ہی حق اللہ کا اونمین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہو کر لوگونسے اور بکریونسے گذران اپنی کرتا ہی اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بدترین آدمیونکی وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتہہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح
مانگتا ہی واسطے خدا کے دے مجکو تجہی خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتہہ بہترین آدمی کے یعنی اچہی لوگون مین سی ایک یہہ بہی ہے اسلیے کہ غازی سے کوئی لوگون سی افضل نہین اور
اسیطرح بدترین آدمیونسی بہی یہی مراد ہے کہ بدون مین سے ایک یہہ بہی ہی ع **وعن ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک
والنسائی وروی الترمذی وابوداود معناہ** اور روایت ہے ام بجید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہیر دو مانگنی والیکو اگرچہ ساتہہ سم جلی ہوئی کی ہو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی اور نقل کی ترمذی اور ابوداود نے معنی اسکی
ف یہہ مبالغہ ہی یعنی پہیر سائل کو ساتہہ دینی کچہہ کے کہ میسر ہو یعنی جو کچہہ میسر ہو سائل کو دیکر بغیر دیئے نہ پہیر پس حقیقت کلام کی نہین مراد ہی اسلیے کہ کہر جلا ہوا قابل انتفاع کی نہین ہی ع **وعن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا
فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافأتموہ رواہ احمد وابوداود والنسائی۔** اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص پناہ مانگی ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگی ساتھ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوی تمکو یعنی کہانے کی لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنے اگر کوئی مانع حسی یا شرعی نہو اور جو شخص کسی طرف تمہاری
احسان یعنے قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بہی احسان کرو اوسپر جیسا اوسنی کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطی محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود
اور نسائی نے **ف** جو شخص پناہ مانگی اہ یعنے جو شخص پناہ مانگی تمسے واسطے دفع شر تمہارے یا شر غیر تمہارے کے اور وقت پناہ مانگنی کی کہے خدا کا واسطہ دیتا ہوں تجکو یہہ کہ دفع کر مجسے شر اپنا قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس
سی شر واسطی تعظیم نام خدا تعالی کی اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذ کا ہو یعنی جو کوئی پناہ مانگی ساتھ اللہ کے پس تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہانتک
کہ گمان کرو کہ تم کو ادا کیا حق اوسکا اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکی احسان پس کہا اوسنی احسان کرنیوالی کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا
احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اوسکی کہنے میں گویا اسنے اپنی نفس کو عاجز جانا بدلا اوتارنی میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اوسکا ایک کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکی ہوا اور عادت ام المومنین عائشہ رضی کی
کہ جب دعا کرتا اونکی لیے سائل تو وہ بہی اوسیطرح دعا کرتیں اوسکی لیے پہر دیتیں اوسکو مال اپنا لوگون نے سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ اگر نہ دعا کروں میں اوسکی لیے تو البتہ ہوگا حق اوسکا مجپر بسبب دعا کی میری لیے یا د حق میرا اوسپر بسبب صدقہ کی پس
دعا کرتی ہوں اوسکی لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہی میری لیے تاکہ بدلا اوتار دوں میں دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ میرا ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْأَلُ
بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوی ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنے نہ مانگو لوگونسی کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی
کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطی ذات خدا کی یا واسطی اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے کہ مانگی جاوی ساتھ اوسکی متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اوسکی جنت کہ یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجسے بواسطہ ذات کریم تیری کی یہہ کہ داخل کر ہمکو
جنت میں ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ
بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْہَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ
بَیْرُحَاءَ وَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّہَا وَذُخْرَہَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ
اَرٰی اَنْ تَجْعَلَہَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَہَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس سے کہا تہی ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کی انصار میں قسم کہجوروں سی اور تہا بہت محبوب مالون اونکی سے طرف اونکی جگہ نام اونکی باغ کا تہا اور
تہا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی کی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتی اوسمیں اور پیتی پانی اوسمیں کا کہ اچہا تہا یعنی شیریں حلال طاہر شبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یعنی جنت کو
یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو کہڑی ہوئے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز کو کہ دوست رکہتی ہو اور تحقیق
بہت محبوب مال میرا طرف میرے بیرحاء ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکہتا ہوں نیکی اوسکی یعنی بموجب آیہ کریمہ کے اور امیدوار ہوں ذخیرہ رکہنی اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکہو اوسکو ای رسول خدا کی جہاں دکہلاوی
تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہہ مناسب جانیں خرچ فرماویں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی بیرحاء مال ہی نفع دینی والا اور تحقیق سنا میں نی جو کہا تو نی اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں یہہ کہ تقسیم کردی اوسکو
اپنی قرابتیوں میں یعنی محتاج قرابتیوں کو تاکہ ثواب صدقہ کا بہی ہو اور صلہ رحم کا بہی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپنے پہر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نی اپنی قرابتیوں میں اور چچا کی بیٹوں میں نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** بنی عم بیان ہی اقارب کا یا اقارب سے سوا انکی ورثا پیدا مراد ہوں ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا رَوَاہُ
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ یہہ ہے کہ پیٹ بہرے تو ایک جگر بہوکے کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی جو جگر کہ جاندار
ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکی لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہیں یعنے کہلانا اونکا اچہا نہیں ع

باب

ف عادت ہے مولف کی کہ کہیں باب ذکر کرتا ہی بغیر
ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اوسمیں حدیثیں متمات اور ملحقات پہلے باب کی چنانچہ یہہ باب بہی ایسا ہے اور بعضی نسخوں میں آیا ہے باب ما ینفقہ المرأۃ من مال زوجہا یعنی اس باب میں بیان ہے اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنی خاوند
کی مال میں سے ع ع ح

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ
مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گہر کی طعام میں سے اوس حال میں کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب اوسکا بسبب خرچ کرنی اوسکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانی اوس مال
کی اور واسطی داروغہ کی مانند اوسکی یعنے کہانا جسکے حوالہ ہی اوسکو بہی ثواب بسبب خرچ کرنیکی ایسا ہی ملتا ہی جیسے میاں بیوی کو نہیں کم کرتی بعض اونکی ثواب بعض کا کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہے
کہ خاوند نی اذن دیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم جاری ہوا اوپر عادۃ اہل حجاز کی کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بیبیوں کو اور خادموں کو اذن دیدیتی ہیں یہہ کہ ضیافت کریں

مباد ونکو کہلا دین اور مسکینون ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ؁ ۲ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
انفقت المرأۃ من کسب زوجها من غیر امرہ فلها نصف اجرہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرے بیبی عورت کمائی
یعنے اپنے خاوند کی سے بغیر حکم اسکے پس اسکی لیے ہی آدہا ثواب اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے حکم کی مراد بغیر حکم اوسکے ہے یہہ کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہے
رضا خاوند کی بالاجمال صریحا یا دلالۃً یعنی تہوڑی سی چیز ہو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیتی ہین ؁ ۳ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الخازن المسلم الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ فیدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی
اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانتدار ایسا کہ دیوی جو چیز کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکی پورا بدون نقصان کے خوشی دل اپنی کیسی پس دیوی
اوس چیز کو طرف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی واسطی اوسکی ساتہہ اوسکی ایک ہی دو تصدق کرنیوالون کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا دوسرے پورا دینا تیسرے
خوشی سے دینا یہہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک لوگ اونکو حکم کرتے ہین چوتہی دینا اوسیکو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہی اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتہہ صیغہ تثنیہ کی ہے یعنی ایک مالک اور دوسرا
یہہ داروغہ جو دو صدقہ کرنیوالی ہین اونمین کا ایک یہہ ہے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ صیغہ جمع کی ہی یعنی داروغہ بہی ایک تصدق کرنیوالون مین سے ہی حاصل یہہ کہ جو داروغہ مسلمان امانتدار ہو کہ جو کچہہ
مالک اوسکا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اوسکو بہی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ؁ ۴ وعن عائشۃ قالت ان رجلا
قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت فهل لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ماں میری ناگہان مر گئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو کہ اگر بولتی کچہہ البتہ صدقہ دیتی یا وصیت کرتی پس کیا ہی واسطے اوسکی ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور اسیطرح دعا و استغفار میت کے لیے اتفاق ہی اہل سنت کا اسپر ہے اور عبادات بدنیہ مین خلاف ہی
مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہہ ہی کہ اونکا بہی ثواب پہنچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکہا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنے کی کسی نے خواب مین دیکہا کہتی ہین ہم دنیا مین حکم کرتی تہی ساتہہ
پہنچنے ثواب قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اوسکے پایا ہمنے ؁ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا رواہ الترمذی
روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع کی مین کہ نہ خرچ کری عورت کچہہ گہر خاوند اپنی کی مگر ساتہہ اذن خاوند اپنی کی یعنی اذن صریحا
ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ ورنہ خرچ کری طعام بہی فرمایا یہہ نفیس تر ہی مالون ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنے جب دی چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کی نہ درست ہوگا تو طعام
تو افضل چیز ہے یہہ کاہیکو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور پہلی بعضے حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدہ مذکور جو کوئی دیکہیگا تو کچہہ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ اوسمین تطبیق معلوم ہو جائیگی
؁ ۶ وعن سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ جلیلۃ کانها من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی آبائنا وابنائنا وازواجنا
فما یحل لنا من اموالهم قال الرطب تأکلنه وتهدینه رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے
تو کہڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون سے تہی پس کہا اے نبی اللہ تحقیق ہم بار ہین اپنی باپون پر اور اپنی بیٹون پر اور اپنی خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے اونکی مالون
سے یعنے بغیر اونکی حکم کی فرمایا تازہ مال کہاؤ تم اور اوسکو بطریق تحفہ کی بہیجو اوسکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف مراد تازہ مال سے یہہ ہے کہ جو جلد بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودہ اور مانند اونکی اور بعضی میوے کہ جلدی بگڑ
جاتی ہین پس ایسی چیزونمین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزونکی خرچ کرنیکو منع نہین کرتی پس اذن دلالۃ حاصل ہی بخلاف خشک چیز کی کہ اوسمین اذن و رضا ضرور چاہیے ؁ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمیر مولی آبی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسکین فاطعمتہ منہ فعلم بذلک
مولای فضربنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فدعاہ فقال لم ضربتہ قال یعطی طعامی بغیر ان آمرہ فقال الاجر بینکما وفی روایۃ قال کنت
مملوکا فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصدق من مال موالی بشیء قال نعم والاجر بینکما نصفان رواہ مسلم روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم سے کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرون گوشت
کو یعنی سکہانیکی لیے پس آیا میری پاس ایک مسکین پس کہلایا مینے اوسکو اوسمین سے پس جانا یہہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینے یہہ پس حضرت نے بلایا
حضرت نے صاحب میرے کو پس فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کی پس فرمایا ثواب درمیان تم دونو کی ہی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نے تہا مین غلام پس پوچہا مینی رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کروں میں اپنے اولاد پر کیسی ہی چیز قلیل یا بہت چیز اوس میں جادہ فرمایا کہ ہاں دے تو ثواب میاں تم دونوں کو ہی آدمیوں وہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ثواب میاں تم دونوں کو یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اوسکا طیب نفس سے وہ حضرت کا یہ نہیں تہا کہ غلام کو حق تصرف ہے مالک کی مال میں علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو اسی امر اصول کی حق تلفی میں چاہا تہا بسبب بخشنے مال مولیٰ کو پہیر کر غنیمت جانی ثواب کو اور درگذر کرے اوس سے غرض تہا یہ تعلیم و رہنمائی تہی ابی اللحم کی یعنی تقریر یعنی جائز رکہنا فعل غلام کا ع

باب من لایعود فی الصدقۃ

باب بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوی صدقہ دیا ہوا اپنا یعنی حقیقۃ اور نہ صورۃ

الفصل الاول

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ یبیعہ برخص فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا سوار کیا میں نے کسیکو گہوڑے پر بیچ راہ خدا میں یعنی ایک غازی پاس گہوڑا نہ تہا میں نے دیا اوسکو گہوڑا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تہا گہوڑا اوس پاس یعنی بسبب خدمت کم کرنے کے دبلا کر دیا پس چاہا میں نے یہ کہ مول لوں میں اوسکو اور گمان کیا میں نے کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پہر پوچہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ میں اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہہ عود صورۃ ہے حقیقۃ ساتہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ میں مانند کتی کی ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت میں ہے کہ نہ رجوع کر اپنی صدقہ میں یعنی اگرچہ صورۃ میں ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ میں مانند چاٹنے والے کے ہے اپنی قے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنا اوسکا سستا اسلئے بسبب اوس ہوتا تہا کہ سلوک کیا تہا کہ میں محسن ہوں اوسکا تہا خرید کرنیسے نہی تنزیہی کیا اور ناک نے کی ہیں بعضے علما طرف اوسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقہ کا حرام ہے موجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہے اسلئے کہ اوس میں قبح لغیرہ ہے یہہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے اکثر اوس سے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینی والیکو بسبب لحاظ احسان دینیوالی کے پس یہ اپنے ہی ہاں عود کرنیوالی کی بعض حصہ میں ہے اور اس مقدار کی کرتا ہے ایسا کیا ع

وعن بریدۃ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب اجرک وردہا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت انہا لم تحج قط افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہا تہا میں بیٹہا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آئی اونکے پاس ایک عورت پہر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کیا تہا میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق وہ مرگئی یعنی اب اوس لونڈی کو عود کر گئی میراث میں تیرے ہاتھ نہیں فرمایا ثابت ہو ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنیکی یہہ پہیر دیا اوسکو تجہپر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تہے اوسپر روزے ایک مہینہ کے کیا روزے رکہوں اوسکی طرف سے یعنی حقیقۃ یا حکما فرمایا کہ روزہ رکہ اوسکی طرف سے کہا اوس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہیں حج کیا کبہی کیا حج کروں اوسکی طرف سے فرمایا ہاں حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پہیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازی ہے یعنی پہیر دیا اوسکو اللہ نے تجہپر بسبب میراث کے اور ہو گئی لونڈی ملک تیری بسبب شرع کی اور آئی تیری پاس ساتہ وجہ حلال کے حاصل یہہ ہے کہ صدقہ میں عود کرنا جو منع ہے یہ اوس قبیلہ سے نہیں ہے اسلئے کہ یہہ امر اختیاری نہیں اور روزہ رکہنا یعنی جانا کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے جمہور علما کا مذہب ہے کہ روزہ رکہنا کسیکے طرف سے کسیکو درست نہیں بلکہ وارث فدیہ دیں بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزوں میں ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو بدنی جیسے نماز اور دوسری مالی جیسے زکوۃ اور تیسری مرکب بدنی اور مالی سے جیسے حج پس مالی میں نیابت جائز ہے حالت اختیار میں اور ضرورت میں بہی اسلئے کہ مقصود حاجت اوس فقیر کی ہے حاصل ہی بسبب ادا کرنی نائب کے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلئے کہ مقصود مشقت دینی ہے نفس کا ہی وہ حاصل نہیں ہوتا نائب کے کرنیسے اور مرکب میں جائز ہے عجز کی حالت میں اور درست نہیں بیچ نفل میں جائز ہے بیچ حالت قدرت کی اسلئے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ان حج کرنی پر ابر یکی واجب ہوا تہا اور پہر نہیں وصیت کی تہی اوسکی اور نہیں اوتری کو درست ہے کہ وہ وارث کی طرف سے حج کرادیا آپ کرنا بغیر اذن اوسکی اور بغیر کرا دین شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوا کتاب الزکوۃ ساتہ مدد و توفیق اللہ تعالی کی آگی اسکی ہے کتاب الصوم انسال اللہ تمامہ ع ح

کتاب الصوم

کتاب بیچ بیان روزے کی ف صوم کے معنی لغۃ میں ہیں مطلق بند رہنے کے اور شرع میں معنی اسکے ہیں بند رہنا کہانے پینے اور جماع کرنیسے اور داخل کرنے کسی چیز کی اندر بدن کے اوسکو حکم اللہ کا صبح سے غروب آفتاب تک ساتہ نیت کے اور روزہ رکہنے والا اہل ہو یعنی مسلمان ہو اور پاک ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرے برس سے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نے ہجرت کے دوسرے برس ماہ شعبان میں اور اسکے لیے بہت بڑے فائدے ہیں کئی ایک فائدہ یہہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ کو دبانی رہتی ہے اور تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکہ زبان اور کان وغیرہ سست ہوجاتے ہیں بسبب اسکے ایسی خواہش دل کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ جب کہ بہوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہیں تمام اعضا یعنی رغبت نہیں کرتے مناسبات کی وجب سیر ہوتا نفس بہوکے ہوتے ہیں سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہیں مناسبات کی اور مناسبات سے مراد وہ چیزیں کہ خاص ہیں اونکو لیے ہی مثلا آنکہ دیکہنی لیے پیدا ہوئی ہے اس حالت بہوک میں کسی چیز کے دیکہنے کی رغبت نہیں ہوتی اور ایسے ہی پیر ہوتے ہیں اسطرح باقی کو سمجہ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ اس سے دل صاف ہوجاتا ہے اور تو نس اسکی کدورت کی بسبب فضول زبان اور آنکہ اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکہنا بلا ضرورت اور اعضا کے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزوں سے منع ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کے اچہی کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتے ہیں اور تیسرا فائدہ اسکا یہہ ہے کہ بسبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلئے کہ جس وقت جو رنج بہوک کا جانتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے ایسے کو بہوکا دیکہتا ہے تو رحم کرتا ہے اور فائدہ اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہے

فقرا کی اونہاتا ہی کبھی چیز کو اوٹہاتی ہین اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسکہ منقول ہے بشر حافی سی کہ ایک شخص انکی پاس گیا جاڑے مین پایا اونکو کہ بیٹھی ہو کانپتی تہی اور کپڑی انکی
ٹنگے تہی کہونٹی پر پس کہا اونکو ایسی وقت مین کپڑی اوتاری تمنی کہا ای فقرا بہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری انکی کرون کپڑونکی طرف سی پس موافقت کرتا ہون انکی ساتہہ اور شامل تکلیف جاڑی کی جیسکہ
وہ اوٹہاتی ہین تہی اور ایسی ہی کہتی تہی بعضے اولیا عارفین وقت کہانی ہر نوالہ کی اللہم لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجسی ساتہہ حق بہوکونکی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تہی
سی سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کی کہ انکی ہاتہہ تہا تاکہ نہ بہول جاوین بہوکونکو اور مشابہ ہون ساتہہ انکی تکلیف ونہا مین پہر ہوئے فرضیت رمضان کے دوسرے برس بعد تحویل قبلہ کی شعبان کے مہینے مین کہ اٹہارہ مہینا
تہا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین فرض تہا پہلی اسکی کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورا کا تہا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ نماز افضل
ہی یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہی سب اعمال سی اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہی اور منکر فرضیت روزہ رمضان کا کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا فاسق گنہگار چنانچہ درمختار کے باب مایفسد الصوم مین لکہا ہے
ولو اکل عمدا شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کہا دے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان اوسکو قتل کیا جاوے ع ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہی رمضان کہولی جاتے ہین دروازی آسمان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کے اور
بند کیے جاتی ہین دروازی دوزخ کی اور قید کیے جاتی ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہی کہولی جاتے ہین دروازی رحمت کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** کہولے جاتے ہین دروازی آسمان کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ پی در پی رحمت نازل ہوتی
ہی اور چڑہتی ہین اعمال بغیر مانع کی اور دعا قبول ہوتی ہی اور کہولی جاتی ہین دروازے بہشت کے یہہ کنایہ ہی اس سی کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامونکی کہ باعث دخول جنت کی ہین اور بند کیے جاتی ہین دروازی دوزخ کی یہہ کنایہ اس سی
ہی کہ باز رہتا ہی روزہ دار ایسی کامون سی کہ باعث دخول دوزخ کی ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہی کبائر سی اور بخشی جاتی ہین اوسکی صغیرہ گناہ بسبب کثرت نیکی کی اور قید کیے جاتی ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین ڈالی
جاتی ہین سرکش شیطان زمین کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ کنایہ ہی اس سی کہ باز رہتی ہین شیاطین لوگونکی بہکانی سی اور لوگ وسوسی انکی نہین قبول کرتی اسلیے کہ بسبب روزہ کی جاتی رہتی ہی قوت حیوانیہ جو جڑ ہی غضب اور شہوت کی
جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کی گناہونکی اور قوی ہوتی ہی قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہی طاعات کی جیسکہ دیکہا جاتا ہی کہ رمضان مین نسبت اور مہینونکی گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہی اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
کہ ایک روایت مین آیا ہی بدلے فتحت ابواب السماء کی ہی اور باقی حدیث ہی جو کہ مذکور ہوئی ع

وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منہا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین آٹہہ دروازی ہین اور ان مین سے ایک دروازی کا نام کہا گیا ہی ریان داخل ہونگے
اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** ریان کے معنے ہین سیراب کی اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا ہی جو چاہی دیکہ لی ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنے روزہ رکہا رمضان کا ایمان سے یعنی سچ جانا
شریعت کو اور اعتقاد رکہتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکی دکہانی اور سنانی کو بخشے جاوینگے اوسکی لیے جو کہ پہلی کیے گناہ ہونگے اور جو کوئی کہڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے
طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلی کیے ہین گناہ ہونگے اور جو کوئی کہڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنی ایمان رکہتا ہو اوسکی ہونیکا اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائینگے اوسکی لیے جو پہلی کیے گناہ نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف**
کہڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتونمین تراویح پڑہی اور تلاوت قران کری اور ذکر کری اور طواف اور عمرہ کری اور مانند انکی اور عبادتین کری اور کہڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشی جائینگے سے مراد ہے کہنا گناہونکا
کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جہاڑنیوالی گناہون صغائر کو مٹا ڈالتی ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتی ہین اور اگر گناہ اوسکی ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کی بلند ہوتی ہین درجی جنت مین ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اسکا اس طرح کہ ایک نیکی برابر دس نیکی کی سات سو تک فرمایا اللہ تعالی نی مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی
یعنے اوسکی جزا مین جانتا ہون آپ سے دونگا سو دونگا اوسکو طرف غیر کی نہین چہوڑتا ہی خواہش اپنی کو اور کہانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میرے اور قصد رضا میری کے بعد ثواب میرے کی لیے روزہ دار کی لیے دو خوشیان ہین ایک
خوشی نزدیک افطار اپنی کی اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کی یعنی بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کے بو مشک کی سی اور روزہ سپر ہی یعنی اسکی سبب سے بچتا ہی

شر شیطان سے بنا میں اور آگ دوزخ سے خرخشہ میں پس جب ہووے دن روزے کا ایک تمہارا کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کی پس اگر برا کہے اوسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسکے پس چاہیے
کہے تحقیق میں شخص روزہ دار ہوں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک نیکی کی جو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہہ ادنی درجہ ہے اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب نیت یا ضعف اور صدق نیت اور خلوص
کی بلکہ بعضے جا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ کہیں ایک نیکی کی لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور مگر روزہ یعنی ثواب اوسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اوسکی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالی کی الخ نفسی سلیت یعنی اسکی دو
سے ہیں ایک تو یہہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگوں سے بخلاف تمام عبادتوں کی کہ وہ ایسی نہیں ہیں اس میں ریا نہیں ہوتی یہہ خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہے ریا کو اسمیں دخل نہیں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کی فانہ لی
خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزہ کی کوئی صورت نہیں ہے وجود میں بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ روزہ میں نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات میں یہہ باتیں
نہیں چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کی یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہے وہ چیز کہ اونکو دل چاہتا ہے یعنی جو چیز منع ہے روزہ میں وہ چھوڑ دیتا ہے اور انتظار طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوت سے مراد جماع
ہے اور طعام سے اور چیزیں روزہ توڑنے والی اور ایک خوشی نزدیک افطار کی بسبب نکلنے کی عہدہ حکم الہی سے یا بسبب ثواب نیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کی حالت بھوک اور پیاس میں اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہیں کہ اگر کوئی
روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اوسکے برا کہنے پر نہ لڑے بلکہ کہے میں روزہ دار ہوں یہہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اس نے کہا اوسکو کہ جب میں روزہ دار ہوا تو نہیں جائز مجھے لڑنا تجھ سے پس نہیں لڑونگا
تجھ سے بھی اگر ایسا کہنے سے یا اس وقت اسلیے کہ یہہ خلاف روزے کے ہے پس دفع ہوگا دشمن اور معنی یہہ ہیں کہ میں روزہ سے ہوں پس نہیں لڑونگا تجھ سے بدلا اور یا دل سے یاد دلاوے اسلیے کہ میں اللہ تعالی کی ذمہ میں ہوں یہہ بات اپنے دل میں کہ میں روزہ
سے ہوں مجھے نہ چاہیے کہ برا کہوں یا لڑوں ع ح لفظ الا الصوم پر مولانا عبدالعزیز رح نے لکھا ہے کہا بعضے شارحوں نے کہ ہم جانتے نہیں کہ یہہ خصوصیت روزوں کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے ہمپر تصدیق کرنی
اسکی اور بعضوں نے کہا کہ مشرکین کبھی اللہ کا شریک کسیکو نہیں کہتی تھی یعنی سجدہ وغیرہ اونکی لیے کرتی ہیں پر روزہ کسیکا نہیں رکھتی تھی سوائے اللہ تعالی کی اور وجہ یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو
ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پس اس بات میں متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالی کی یعنی جیسے اللہ تعالی منزہ ہے کھانے پینے سے ویسے ہی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے سے تو اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی
انتہی + اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین روزہ کسیکا نہیں رکھتے تھے اور یہاں کے بعضے لوگوں نے اوسمیں بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے میں کہ بعضے بزرگوں کے روزے بھی رکھتے ہیں بچاوے اللہ تعالی ہم سبکو اس بلا
سے + مولف

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت
الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک
کل لیلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن رجل وقال الترمذی ہذا حدیث غریب روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے
رمضان کی قید کیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے پس نہیں کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پس نہیں بند کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ
اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طلب کرنیوالے خیر کی یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنیوالے برائی کی بند رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بہت
بندوں کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کی اور شاید کہ توبہ ہو دوزخ سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبوں میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
غریب ہے **ف** شیطانوں کو قید کرتے ہیں اسلیے کہ وہ وسوسہ نہ ڈالیں روزہ داروں کی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ والے مومن پرہیز کرتے ہیں گناہ سے اور رجوع کرتے ہیں طرف اللہ تعالی کی اور بعضوں میں جو خلاف
اسکا پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلی بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہے اندر بری نفسوں کی یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اور اسے آپ ہی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ کی یعنی
بہت کوشش کر اوسکی عبادت میں اسلیے کہ یہہ وقت ایسا ہے کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بند رہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک فرض اللہ علیکم
صیامہ تفتح فیہ ابواب السماء وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ مردۃ الشیاطین للہ فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرہا فقد حرم
رواہ احمد والنسائی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالی نے تمپر روزے اوسکے کھولے جاتے ہیں اوسمیں دروازے آسمان کے
اور بند کیے جاتے ہیں اوسمیں دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہیں اوسمیں سرکش شیطانوں کو واسطے اللہ کے اوسمیں یعنی رمضان کی راتوں میں یا عشرہ اخیر رمضان میں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینوں سے یعنی عمل کرنا اوس میں
افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینوں میں کہ نہ ہو اونمیں لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش شیطانوں کی سمجھا جاتا ہے حدیث سے کہ
مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہہ سبب ہے تو رہ جاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا لیس ہوگا عطف مردۃ کا شیاطین پر پہلی حدیث میں عطف تفسیری بیان اور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئی شب
بیداری کی اگرچہ اول شب یا آخر ہی شب جاگنا اور بندگی کرنا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوسنے حصہ لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے یعنی اسمیں مبالغہ ہے

مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ف یہہ جو ملا علی قاری نے کہا کہ دور ہوجاتا ہی بسبب انکی پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کی فائدہ میں گذرا کہ بعضوں میں جو خلاف اسکی پایا جاتا
حاصل یہہ اشکال پیدا ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتے ہیں تو پہر گناہ کیوں ہوتے ہیں ایک تو اسکا جواب اوپر کی فائدہ میں لکہا گیا کہ وہ تاثیر پہلی بہکانی شیطان کی ہی دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے
ہیں اور ایسی چہوٹی رہتی ہیں وہ بہکاتی ہیں لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہیں پس دوسرا جواب کچھہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد مکرم مولانا اسحق نے اسکی بعد بیان
فرمائی کہ وہ ان سب فصل کی دوسری اشکال کو نہیں باقی رہتا اور تطبیق احادیث میں خوب حاصل ہوجاتی ہی وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہی اور مطلق شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنے
سرکش شیطان فاسقوں کی بہکانی سی رکجاتی ہیں کیونکہ وہ بہ نسبت اور دنوں کی گناہ کم کرتی ہیں اور ایسی شیطان بہکاتی رہتی ہیں اور مطلق شیاطین صلحا کی بہکانی سی رکجاتی ہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سی بالکل رہتی ہیں
اور اگر کرتی بہی ہیں بمقتضائے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتی ہیں اور ایک جواب یہہ ہی کہ بعضے گناہ بسبب بہکانی شیطانکی ہوتے ہیں اور بعضے بمقتضائے نفس کے پس جو کہ شیطانکی بہکانی سی ہوتے ہیں وہ نہیں لوگ محفوظ رہتی ہیں
اور جو کہ بمقتضائے نفس کے ہوتے ہیں وہ اونسے نہیں بچتے ہیں انتہی مولف وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ
يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگی واسطی بندہ کی کہیگا روزہ ای رب میری تحقیق میں نے منع کیا اسکو کہانے
سے اور خواہشوں سے دن میں یعنے پانی اور جماع اور غیبت وغیرہ سی پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق میں اور کہیگا قرآن بازرکہا تہا میں نے اسکو نیند سی رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق میں پس قبول کیجاویگی شفاعت
انکی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہی اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگی اور قرآن کی شفاعت سے درجے عالی ہون
گے وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ
مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے انس بن مالک سی کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہی تمہارے اور اسمیں ایک
رات ہی بہتر ہزار مہینوں سی یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سی کہ توفیق عبادت کی نہوئی اوسمیں اور قیام بعض شب کا بہی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سی اور نہیں محروم کیا جاتا خیر اوسکی سی مگر
بے نصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف آیا تمہارے پاس یعنے پس غنیمت جانو اسکی آنیکو اور دنونکو روزی کی ساتھ اور راتونکو قیام کے اور کرو اور بے نصیب یعنے جو کہ بے نصیب سعادت سے ہی اور نہیں توفیق دی اسکو عبادت میں وہ
محروم رہتا ہی اس سے وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ
فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ
كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ
وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ
شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہا خطبہ فرمایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنے خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینی بڑی نی یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہی با برکت مہینا ہی کہ اوس میں ایک رات ہی
بہتر ہزار مہینوں سی یعنی لیلۃ القدر کیا اللہ تعالی نے روزہ اوسکی فرض اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اللہ کی اوسمیں ساتہہ کسی خصلت کی نیکی سی یعنے انواع نفل سی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیا
فرض سوا رمضان کی یعنی نفل کا ایسا ثواب ہے تا ہی جیسی فرض کا اور جو کوئی ادا کیا فرض رمضان میں یعنی بدنی ہو یا مالی ہوتا ہی مانند اوسکی کہ ادا کیے ستر فرض سوا رمضان کی اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر
ثواب اوسکا بہشت ہے اور مہینا غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اوسمیں رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان میں روزہ دار کو یعنی کسب حلال سے
ہوتا ہی اوسکی لیے سبب بخشش کا واسطی گناہوں اوسکے کے اور سبب آزادی گردن اوسکی کا آگ سی اور ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکی کہ کم ہو ثواب اوسکی سی کچہہ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہیں ہیں سب
ہماری کہ پاویں اسقدر کہ افطار کرواویں ساتہہ اوسکی روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کروادے روزہ دار کو ساتہہ ایک گہونٹ لسی کی یا ایک
کہجور کے یا ایک گہونٹ پانی کی اور جو شخص کہ پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اوسکو اللہ حوض میری سی یعنی حوض کوثر سی پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکی یہانتک کہ داخل ہو بہشت میں اور وہ مہینا ہی کہ پہلا
اوسکی رحمت ہے اور بیچ میں اوسکی بخشش ہی یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سی یعنی یہہ تینوں چیزیں مومنوں کے لیے ہوتی ہیں نہ کافروں کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجہہ لونڈی

غلام ہی یعنی رمضان کی راتوں میں بخشتا ہی اللہ تعالیٰ بہت سی روحوں کو اور آزاد کرتا ہی دوزخ سے **ف** اور کہا قیام رات کا نفل یعنی کی شب بیداری واسطے تراویح پڑہنی اور مانند اسکے سنت موکدہ ہی جسنے کیا
پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم ہی خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ کے عتاب میں روایت کی ابوداود نے بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا
یعنی جب گواہی گذری رمضان کی چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو منادی کرنیکا لوگوں میں کہ اونہوں نے لوگوں میں کہ قیام کریں یعنی تراویح پڑہیں اور روزہ رکہیں اور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بندہ صبر کرتا ہی آدمی کہانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا
غمخواری کا ہی کہ غریبوں اور رہو کی خبرگیری کرنی چاہی اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت میں اور یہ معلوم ہی کہ جنت میں پیاس نہیں ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وانک لا تظمؤ فیہا یعنے تحقیق تو نہیں پیاسا ہوگا بہشت
میں پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہیں ہوگا کبہی اور پہلی دہکی حرمت یعنی وقت افطار کی حرمت عام کا ہی اگر اسکی حرمت نہو تو کوئی روزہ نرکہی اور تراویح وغیرہ پڑہ اور ہلکا کیا بوجہ یعنی کام کم کردیا اوسنے رحم کرکے سبب
روزہ داری کے واسطے اوسکے ۔ع **وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل**
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چہوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنی والے کو **ف** چہوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیا جاتا تہی واسطے حق اللہ تعالیٰ کی
یا واسطے حق بندونکی بندونکی حق کی لیے جو قید ہوا اونکے چہوڑنیسے مراد یہ ہے کہ اونکو الستیں کہکر چہڑوادیتے تہی اور احتمال یہ ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کی لیے ہوا نہیں کو چہوڑتے ہوں اور دیتے ہر مانگنی والیکو
حضرت سوال رمضان کی بہی سائل کو دیتے پس ہمیں اور یہ ہی کہ زیادہ عادت دیتی تہی ہر ع ۔ ومولانا عبد العزیز **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ**
تزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ہبت ریح تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن
یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا رواہ البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت
زینت کرتی ہی واسطے آنے رمضان کی سرسال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی ہوا نیچی عرش کے پتوں بہشت کیسی اوپر حور عین کے پہر کہتی ہیں حوریں ای پروردگار ہمارے گردان ہماری لیے
اپنی بندوں سے خاوند کہ ٹہنڈی ہوں یعنی لذت وشادی پاویں ساتہہ اونکی یعنی بسبب صحبت اونکی آنکہیں ہماری اور ٹہنڈی ہوں آنکہیں اونکی بسبب ہماری نقل کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** سرسال سے
سال آیندہ تک سال غرہ محرم سے ہی اور بعید نہیں ہی کہ یہہ سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہہ جنت تمام سال تیار کرتی رہتی ہی واسطے آنی رمضان کی اور واسطے اوسچیز کی کہ رمضان میں آتی ہی یعنی کثرت مغفرت کی اور بلندی
درجات جنت میں اپنی بندوں سے یعنی جو کہ نیک ہیں اور روزہ دار ہیں اور تراویح وغیرہ اونکو پڑہتی ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ رکہی ایک دن رمضان سے مگر بیاہ دیگا اسکو زوجہ
حور عین سے بیچ خیمہ موتی کی جیسکہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے حور مقصورات فی الخیام ۔ع **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول**
اللہ اہی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بخشش کیجاتی ہی واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہیں بیچ آخر رات رمضان کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہیں ولیکن کام کرنیوالا اسوا اسکی نہیں کہ پورا دیا جاتا ہی مزدوری اپنی جسوقت
کہ کرچکتا ہی کام اپنا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی یہہ مغفرت بسبب شرف لیلۃ القدر کی نہیں بلکہ بسبب فراغت نیکی کی کام کی دور کہتا روزوں کا ہی اور جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تہا اوسکی معنی ابو ہریرہ نے
بیان کیے لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یوں ہی یغفر لامتی ہ ح ع **باب رؤیۃ الہلال** باب ہی بیچ بیان دیکہنی چاند کی یعنی پہلی رات کے چاند کی **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وفی روایۃ**
قال الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ روزہ رکہو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسویں شعبان کو یہانتک کہ دیکہو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکہو اوسکو یعنی عید کی چاند کو پس اگر ڈہانکا جاوی چاند تم پر یعنی تیسویں شب کو بسبب ابر کی یا دہوئیں
یا غبار کی یا مانند اسکے پس اندازہ کرو واسطے اوسکی یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہی کبہی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکہو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکہو چاند پس اگر ابر کیا جاوے
تم پر تو پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکہو یہانتک کہ دیکہو چاند یعنی دیکہو چاند یا ثابت ہو تمہاری نزدیک رؤیت چاند کی ساتہہ گواہی کے تفصیل اوسکی دوسری فصل میں آویگی
انشاء اللہ تعالیٰ اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبہی ہوتا ہی انتیس رات کا اسمیں غبت لائی اوپر تلاش کرنی چاند کی تیسویں شب کے ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہو بعد دیکہنے چاند کی اور
افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکہنی چاند کی پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ۔ ع
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ والشہر ہکذا

وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی
کہ حساب کتاب نہین جانتی ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھی کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی انگلیان بند کرکر کہول کہول دین اور تیسری بار مین نو انگلیان کہول دین اور ایک انگوٹھا بند کیا
واسطی گنتی کرنی انتیس کی پہر فرمایا مہینا ہوتا ہی ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطی گنتی کرنی تیس کی جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہی اور
ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** امی عرب کو اسلیئی کہا کہ جیسی کہ ماں کی پیٹ سی پیدا ہوتی ویسیہی رہتی تہی لکہتی پڑہتی نہین تہی اور یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی کہ اکثر اہل عرب ایسیہی تہی سب مراد یہہ
کہ اچہی طرح حساب کتاب نہین جانتی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہی ساتہہ رویت چاند کی پس جب دیکہتی ہین ہم اسکو کبہی انتیس کا اور کبہی تیس کا اور دونون
جملی کہ جنکی سر پر لفظ یعنی کا ہی کلام راوی کا ہی کہ ساتہہ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ اخیر کو بیان کیا پہر ساتہہ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارونکو کہول دیا ع وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مہینی عید کی نہین ناقص ہوتی رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** رمضان کو عید باعتبار اسکی فرمایا کہ قریب ہے عید کی اور معنی حدیث کی یا تو یہہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتی ہین یعنی انتیس انتیس دن کی نہین ہوتی
یا یہہ معنی کہ حضرت کی زمانہ مین ناقص نہین ہوتی تہی یا یہہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کی ناقص نہین ہوتی اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک انتیس کا یا دونون انتیس کی ہون ثواب سب تیس کا ہوتا ہی ع وَعَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی کری ایک تمہارا رمضان سی روزہ ایکدن کا یا دودن کا مگر یہہ کہ ہو ایک شخص کہ رکہتا ہو عادۃ روزہ رکہنی کی پس چاہیی کہ روزہ رکہلی اس دن کا
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی عادۃ اوسکی تہی کہ مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکہتا تہا اتفاقا پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین اوسدن روزہ رکہنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکہی
اور نہی یہین تنزیہی ہے اور منع اسلیئی فرمایا کہ نفل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتہہ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزونکی ساتہہ اوسی طرح ملا لیتی ہین اور کہا مظہر نی کہ مکروہ ہی روزہ آخر شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے
یہہ روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزہ آخر شعبان کی سی منع فرمایا سوا روزہ عادت کے ۴ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسوقت گذر جاوی آدہا مہینا شعبان کا پس نہ رکہو روزہ نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنے سوای روزی قضا کی اور واجب کی روزہ نہ رکہی بعد گذرنی آدہی مہینی شعبان کی
یہہ نہی تنزیہی ہے واسطی شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور سبب ضعف کی روزی رمضان کی دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہہ نہی اوسکی حق مین ہی جو طاقت نہ رکہی روزے رکہنی کی پس مستحب اوسکو
افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تاکہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکہتا ہو اوسکی لیئی بہی نہین اسلیئی کہ ثابت ہوا ہے حضرت سی کہ تمام مہینی شعبان کی روزی رکہتی تہی ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گنو مہینا شعبان کا واسطی رمضان کی
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنے شعبان کی مہینہ کی دن گنتی رہو تا کہ جانو آنا رمضان کا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکہتی ہون دو مہینی پی در پی
مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنے تمام مہینے شعبان کی مین بہی روزے رکہتی تہی اور فصل معنی احادیث کی باب صیام التطوع مین آوینگی انشاء اللہ تعالی ع
وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر
سے کہ کہا جو شخص روزہ رکہی اوسدن کہ شک کیا جاتا ہی اوسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** شعبان کی تیسوین تاریخ
کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکہنی کی ایک شخص بیہودہ جاوی گواہی دس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پہر رد کیجاوے گواہی اونکی اسکی صبح کو دن جو ہو اوسکو دن شک کا کہتی
ہین اسلیئی احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہووے اور یہہ احتمال ہی کہ شعبان کا ہو اور اگر ابر نہو اور کسی نی شب کو چاند دیکہی تو وہ دن شک کا نہین پس اون شک کی روزہ رکہنا ساتہہ نیت رمضان کی یا واجب
کے مکروہ ہے اور اوسدن نفل روزہ رکہنی کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص اول شعبان سی روزی رکہتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کے عادت کسی دن روزہ رکہنی کی ہے اور یہہ دن اوسکا ہو تو بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکہنا
اوسدن کا اور اسیطرح افضل ہی یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکی لیئی جو تین دن آخر شعبان کی روزی رکہتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین اوسدن ساتہہ نیت نفل کی اور عوام دوپہر تک انتظار کرکر افطار کرین ابن عمر
اور اور بہت صحابہ کا معمول تہا کہ جب انتیس روز شعبان کی گذرتی تو تلاش کرتی چاند کی اگر دیکہی جاتا یا خبر چاند دیکہنے کی سنتے روزہ رکہتی والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سی افطار کرتی اور اگر صاف نہوتا روزہ رکہتے

اور حمل کیا ہی اسکو علمانی روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہی روزہ تو مراد اس سے یہہ ہی کہ ساتھہ نیت رمضان یا اور واجب کے نزدیک بعض اہل علم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتی ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتی ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کری نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکہتا ہو اوس دن کی روزے کی اور نہ خیال آوی اوسکی دل مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بہی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان مین محسوب ہی اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کری کہ کل اگر رمضان ہو تو مین روزہ رمضان کا رکہونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا اوس دن رمضان کا ہونا ح و وقایہ عالمگیری

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مینی دیکہا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے ای بلال پکار دی لوگون مین کہ روزہ رکہین کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہی گواہی اوسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہی رمضان کی چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتہہ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچہہ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کے اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہی کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بہی شرط ہی اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہی گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سی اتنی لوگ ہین کہ ساتہہ خبر اونکی ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رای امام کی اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سی مراد ایک محلہ کی لوگ ہین اور ابو یوسف سی ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ہ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي رَاَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع ہوئی لوگ چاند دیکہنی کے لیے پس خبر دی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکہا مینی چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتہہ روزہ رکہنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتی رہتی تہی دن مہینی شعبان کی اوسقدر کہ نہ گنتی سوا شعبان کی پہر روزہ رکہتی وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاتا اونپر گنتی تیس دن پہر روزہ رکہتی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف شعبان کی ایام بہت گنتی رہتی تہی تاکہ رمضان کی چاند مین غلطی نہ پڑی اور اور مہینونکی دنونکی اتنی محافظت کرتی تہی اسلیے کہ اور مہینونسی کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کی مہینی سی البتہ ہی سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکی ہر کوئی ہر سال ہ ع

وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی البختری سی کہ کہا نکلی ہم یعنی شہر سی کہ قصد تہا عمرہ کرنیکا پس جبکہ اوتری ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوی ہم چاند دیکہنی کی لیے پس کہا بعضے قوم نی کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضے قوم نی کہ وہ دوسرے شب کا ہی پہر ملاقات کی ہمنی ابن عباس سے پس کہا ہمنی تحقیق دیکہا ہمنی چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نے دوسرے شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکہا تمنی اوسکو کہا ہمنی دیکہا ہمنی رات پہلی ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکہا تہا جیسی مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیرائی مدت رمضان کی وقت دیکہنی چاند کی یعنی جب چاند دیکہین رمضان کرین پس وہ اوس رات کا ہی کہ دیکہا تمنی اوسکو اور بیچ ایک روایت مین ابی البختری سی ہے کہا کہ دیکہا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تہی ذات عرق مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بہیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچہی اونسی یعنی یہہ کہ کس رات کا ہی چاند بسبب اختلاف مذکور کی پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکہنی چاند رمضان کی پس اگر ابر کیا جاوی تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکہو نقل کی یہہ مسلم نی ف حاصل یہہ کہ مدار چاند کی دیکہنی پر ہی اعتبار اوسکی بڑی ہونیکا کچہہ نہین بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلالونکا قیامت کے علامتونسی ہی اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کے نہین اسواسطی احتمال اسکی کہ وہ دیکہنی کی لیی جمع ہوئے ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اوسمین پہر بہیجا آدمی پوچہنی کی لیی

اجتہاد سے یہ بس یہ حدیث منسوخ کر دیا اذکو یہ حجت یہی یعنی جس صورت میں بچا ہو اور اس سے تا مسافت پیش جو اب دیا ہوا ذکو مثال میں جو جاب ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ چاند دیکھے تو پہلی زوال کے یا بعد زوال کی تو وہ رات آئندہ کی ہے پس حکم رمضان ہو سکا اور روزہ رکھنا اسکا نہیں کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسویں کو دیکھے تو بھی شب آئندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہیں کیا جاویگا اور حکم عید کا کیا جائیگا اور حدیث الکتاب سے لوگوں پر لازم ہے کہ چاند کی تیسویں شب شعبان کی اور رجب یا شب ہو کا چاند ایک جگہ ثابت ہو گا تو لازم ہوگا سب پر روزہ رکھنا خواہ ظاہر روایت کی اختلاف مطالع معتبر نہیں مثلا اگر دہلی میں شب جمعہ کو چاند دیکھیں اور جابجا مکہ معظمہ میں شب شنبہ کو دیکھیں تو معتبر ہوا اہل مکہ پر روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پہر رد کیا جاوے قول اسکا تو وہ اسکو روزہ رکھنا چاہئے اور اگر افطار کریگا اور ہمیں اسکو تو قضا لازم آئیگی نہ کفارہ

باب اس بیچ میں مسائل متفرقہ روزوں کے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف سحر کہا وقت سحر کا یعنی کھانا جو وقت سحر کے کھایا جاتا ہے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمیں استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہیں بیچ چھٹے حصے آخر رات کو اور سحور بضم سین کے مصدر ہے اور اسم ہے کھانا سحری کا اور یہاں سین کے ضم سے مصدر ہے یعنے کھانا کھانا اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہے اور بعضوں نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہے کیونکہ اجر فعل میں ہے نہ طعام میں اور برکت سے مراد برکت یہ ہے کہ قوت ہوتی ہے سبب اس کے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہے روزہ رکھنے کی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزہ ہمارے اور روزوں اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاری کی کھانا سحری کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف اہل کتاب کے اوپر حرام تھا کھانا رات کو بعد سونے کی ویسا ہی ابتدا اسلام میں یہی حکم تھا پہر مباح ہوا پس مخالفت کرنی ان کی شکر گزاری اس نعمت کی ہے وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیں گے لوگ ساتھ بھلائی کے جب تک کہ جلدی کریں گے افطار میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے میں دیر نہ لگاویں اور علامت غروب ہونے آفتاب کی یہ ہے کہ مشرق کی جانب سے سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جیسی صبح صادق شروع ہوتی ہے اسی طرح سیاہی ہو جاوے جب آسمان کے بیچ تک سیاہی کا پہنچنا شرط نہیں پس جلدی کرنے میں مخالفت ہوتی ہے یہود اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہیں یہاں تک کہ ستارے گہن کے نکلیں اور ہمارے اس زمانہ میں عادت اہل بدعت کی یہی ہے یعنی رافضیوں کی جو کہ جس میں مخالفت ہو جاویگی اس میں کہ یہ ضروری ہے اور سنت پہلی نماز مغرب سے افطار کرنا موجب حدیث صحیح کی ہے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متوجہ ہو رات اس جگہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اور پیٹھ دے جاوے دن اس جگہ سے یعنی مغرب سے اور جب جاوے آفتاب یعنی تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جب جاوے آفتاب یہ تاکید ہے پہلی جملوں کی و افطار کیا یعنی حکما افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار میں اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہوں چاہیے کہ افطار کرے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میری تحقیق میں رات گذارتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف طے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے اس سے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اس میں کہ روزہ طے کا سوائے حضرت کے اوروں کے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے کہتے ہیں کہ جائز ہے اسکو جو اسکی قادر ہو اور یہ نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند ان کی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگوں کو وصال سے واسطے رحمت کے اوپر ان کے اور بعضے صحابہ مثل عبد اللہ بن زبیر کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی اسحاق اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی سے کہ ہمیشہ کا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور امام ابوحنیفہ اور مالک و شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہت تحریمی ہے یا تنزیہی اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسی پر ہیں کہ جیسا کہ حضرت کے حق میں ظاہر حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق اور انس [illegible] اور کہلاتا پلاتا سے مراد کیا ہے اسمیں قول محققین کا یہ ہے کہ مراد کہلانا پلانا ظاہر نہیں ہے بلکہ غذا حاضر ہوتی ہے بسبب ذوق معارف و لذت مناجات اور رضا کی حاصل ہوتی ہے [illegible] مستغنی [illegible] مجاز [illegible]

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت نہ کرے روزہ کی پہلی فجر سے پس نہیں روزہ واسطے اسکے یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزہ کی رات سے نہ کی درست نہیں روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل لیکن علما کو اختلاف ہے اسمیں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں سوا نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال کے بعد بھی جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلی تک جائز ہے اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلی زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں ہر ایک فرقہ کے کتابوں میں مذکور ہیں اور سب نے یعنی معمر و زبیدی و ابن عیینہ و یونس نے روایت کیا زہری سے موقوف [illegible] حفصہ پر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جبوقت کہ سنی اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور باسن ہو اوسکی ہاتہہ مین یعنی ارادہ پانی پینی کا یا کچہہ کہانیکا رکہتا ہو پس نہ رکہدی باسن کو یہانتک
کہ ردا کری حاجت اپنی اوس سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یہہ حکم اوسوقت ہی کہ یقینا جانی کہ صبح نہین ہوئی یا گمان غالب ہو نہونی صبح کا
نہیں اگر یقین ہو صبح نہونی کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سنی سی کہانا پینا موقوف نکردی اور اگر جانی کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو توقف کری اور کہا ابن
ملک نی کہ اگر نجانی طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کری اور اگر جانی کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کری اور بعضون نی کہا کہ مراد اذان سی
اذان مغرب کی ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کہانی پینی کا وقت اذان کی مسنون ہی لیکن افطار کی وقت اذان مغرب کی سنی اور کچہہ پینا ہو تو پینا موقوف
نکری بلکہ پی لی اور پہر نماز کو جاوی ع ج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی بہت پیارا میری بندون مین طرف میری وہ ہی کہ جلدی کری افطار
مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہت پیارا یہ اسلیی ہوتا ہی کہ متابعت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ع وَعَنْ
سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہی سلمان بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جبکہ افطار کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ افطار کری کہجور پر پس تحقیق کہجور سبب برکت کی ہی پس اگر نپاوی کہجور پس افطار کری پانی پر پس تحقیق وہ
پاک کرنیوالا ہی نقل کی یہہ احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ دارمی نی اور نہین ذکر کیا کسی نی لفظ فانہ برکۃ سوای ترمذی کی ف اس حدیث مین استحباب کی
لیی ہی اور شاید حکمت کہجور سی افطار کرنی مین یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کہانی کی ہوتی ہی تو کہانیکو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس حالت
مین جو شیرینی معدہ مین پہنچتی ہی تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہی اسلیی کہ شیرینی سی قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہی خصوصا قوہ باصرہ کو شیرینی سی
بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب مین اکثر کہجور ہی کی ہوتی ہی اور اونکی مزاجونکو مناسبت اسکی ساتہہ بہت ہی اسلیی اس سی افطار کرنیکو فرمایا اور
کہجور نپاوی تو پانی سی افطار کری کہ اسمین نیک فالی ہی ساتہہ طہارۃ ظاہر و باطن کی ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب سی چند تازی کہجورونسی پس اگر نہوتین تازی
کہجورین تو افطار کرتی خشک کہجورونسی پس اگر نہوتین خشک کہجورین تو پیتی چند چلو پانی کی یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی
نی یہ حدیث حسن غریب ہی ف ابو یعلی نی روایت کیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی افطار کرنا تین کہجورونسی یا ایسی چیز سی
کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نی جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہہ ہی کہ مقدم کری آب زمزم کو کہجورون پر یا ملا لی اوسکو ساتہہ اوس پانیکی یہہ قول
مردود ہی اسلیی کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکی مین رہی آپ سی یہہ نہین نقل کیا گیا ع وَعَنْ
زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاہُ مُحْیِ السُّنَّةِ فِیْ
شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِیْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کرواوی روزہ دار کو یا
سامان درست کردی کسی غازی کا پس اوسکو ثواب مانند ثواب اوسکی کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نی
شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہی ف یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکا ہوتا ہی اور غازیکو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالیکو اور سامان جہاد درست

کروسی وال کو بہی ہوتا ہی اسلیی کہ مددگار رہوا نیک کار پر ؁ع ○ وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال
ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی گئی پیاس
اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسمین رغبت دلائی حضرت نی عبادات پر کہ مشقت
عبادات کی تہوڑی سی ہی اسلیی کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہی اسلیی کہ ثابت و باقی رہتا ہی ؁ع وعن معاذ بن زہرۃ قال ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداود مرسلا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی
کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی لیی روزہ رکہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہہ
ابوداود نی بطریق ارسال کی ف کہا ابن ملک نی کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتی تہی اور بعد لک صمت کی جو لوگوں نی وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ
کرلیا ہی کچہہ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نی کہ روزہ دار کی لیی نزدیک افطار کی ایک دعا ہی کہ رد نہیں کیجاتی اور یہہ بہی وارد ہوا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی یا واسع الفضل اغفرلی اور تہی پڑہتی یہہ بہی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر
لان الیہود والنصاری یؤخرون رواہ ابوداود وابن ماجہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ
رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگی لوگ افطار کرنی مین اس لیی کہ یہود و نصاری دیر کرتی ہین افطار مین نقل کی یہہ ابوداود و ابن ماجہ نی ف
دیر کرتی ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تارے گہن کی نکل آوین اور ہمارے ملک مین پیروی انکی رافضیوں نی کی ہی پس انکی خلاف مین غلبہ اور شوکت
دین کی ہی اور اسمین دلیل ہی اس پر کہ مضبوطی و غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہی اور انکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست
بعضی انکی دوست ہین بعضوں کی اور جو کوئی دوستی کری انسی تم مین سی پس وہ انہیں مین سی ہی ؁ع وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا
ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ
والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ہکذا صنع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی عطیہ سی کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پس کہا ہمنی ای ماں مومنوں کی دو شخص ہین
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں مین ایک ونمین روزہ کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز
پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نی کون ان دونوں مین سی جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نی اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا دیر لگانی
والا افطار اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف عبد اللہ بن مسعود بڑی عالم اور فقیہ تہی انہوں نی عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بہی صحابی
تہی انہوں نی عمل کیا بیان جواز پر یا کچہہ عذر ہوگا انکو اور شاید کہ کبہی کبہی کرتی ہونگی واللہ اعلم ؁ع وعن العرباض بن ساریۃ قال
دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ہلم الی الغداء المبارک رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی
عرباض بن ساریہ سی کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سحری کی رمضان مین پس کہا آ طرف کہانی بابرکت کی نقل کی یہہ ابوداود و نسائی
نی ؁ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اچہی ہی سحری مومن کی کہجور نقل کی یہہ ابوداود نی

باب تنزیہ الصوم باب ہی بیچ بیان پاک کرنی روزی کی ف یعنی اسباتمین

بیان ہی سکا کہ روزہ کس چیز سی جاتا رہتا ہی اور کس چیز سی ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی ور کس چیز سی ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اون سی
ف عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی مفسدات وغیرہ روزیکی متفرق آگی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مینی چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سی مسایل
بتفصیل ایک جگہہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سی مسایل مذکور
تہی وسمین سی لکہی جاتی ہین اور بعضی در مختار مین سی بہی لکہی ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزیکو توڑتی نہین ہین اگر کہا لیوی یا پی لیوی یا
جماع کری بہولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بہولکر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا
لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نی کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی ہلاوی نہیں بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہوجاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد
اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصداً پہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہی
نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط پہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا
بعد فجر اور بعد نکالنی کی نہین اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہوا اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزیکی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاوے
اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کہانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی
نہین ہے تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوی اور اگر منزل ہووے ساتہہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے
ساتہہ فعل بد کرنیکی جانور سی بعضون کے نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا اختلاف اور اگر ہاتہہ سی منی
گرا دی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہہ فعل غیر رمضان مین بہی اگر قصد کری قضا شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین
شہوت کا امید ہی کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کی لیی کری تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نکالنی مین خوف زنا کا رکہتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار
ہوتا ہی اگر مداومت کری اسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہوجاوی تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بد کرین آپسمین قصداً اور
منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہودینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سی داخل ہونا
منافی نہین ایسا ہی جیسی نہاوی اور ٹہنڈک جگر کو پہنچی اور سرمہ لگانیسے روزہ نہین ٹوٹتا "اگرچہ پاوی مزا اوسکا حلق مین یا رنگ اوسکا رینٹ مین
یا تہوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہ رض سی منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکہہ کی اور دماغ کی راہ نہین
ہی اور آنسو جو نکلتی ہین ٹپک کر نکلتی ہین مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سی ہو منافی روزیکی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکہی آنکہہ مین دوا یا
دوا ساتہہ تیل کی پہر پاوی مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچہہ یعنی روئی وغیرہ کہ بندہی ہو ڈورے مین اور
ڈورہ اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ وہ ڈوری کہل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی مانند
اوسکے اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹیگا
مگر تر ہوگی ساتہہ پانیکی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سی روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار
اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین ہوا داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اوس سی بچ نہین سکتا اگر مونہہ
بند کرلی تو ناک مین سی جاتا ہی پس یہہ ہی مانند تری کی کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد کرکر دہوان
داخل کری گا حلق مین کسی صورت سی ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا انکی کا پس اگر کوئی خوشبوے
جلا کر دہوان اپنی طرف لیگا اور سونگہی گا دہوان اوسکا اوسحال مین کہ یاد رکہتا ہو روزیکو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اوس سے اور اس سے کہ

اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیی اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگہنی گلاب مشک و عنبر ہما کی ہی اس لیی کہ نری خوشبو مین اور جوہر دہوین
مین کہ آدمی کی اندر پہنچی اوسکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اسیطرح دہوئین حقہ کی سی روزہ جاتا رہتا ہی اس لیی کہ قصدًا کہینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی
ہی وسی اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہو وی تہوڑی تو روزہ نہین ٹوٹیگا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی
اونکی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگہنی سی روزہ نہین جاتا اور اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکہی اتر داخل کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی
اڑ پڑ یا بامدہتی ہوئی اسمین سی کچہہ اڑکر حلق مین جاوی نہین جاتا روزہ اسلیی کہ نہین ممکن ہی احتراز اسی اور اگر روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا
اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح رہی لیکن ثواب سی محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنی کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور وہ
مثانہ مین پہنچ جاوی روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی نزدیک اسلیی کہ مثانہ مین سی منفذ یعنی راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک
کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین ہی تو تینونکی نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین بیٹہی اور کانمین پانی جاوی
یا کان کہجاوی تنکی سی اور نکالی اوسپر میل پہر ڈالی تنکی کو کانمین کئی بار یون ہین کری نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری ماغ سی ناک ور پہنچی ناک مین پہر دماغ مین
چڑہا جاوی یا نکل جاوی اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تہوک موہنہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا ہا تار اوسکا اور لٹک آیا ٹہوڑی تک پہر نکل گیا اوسکو تو نہین
جانیگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پہر موہنہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم موہنہ بہر اہوا نگل جاوی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک نہین اور لائق ہی پہینک دینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ نزدیک امام شافعی کی اسلیی کہ جب جاری ہوتا ہی تہوک اپنی مجرا یعنی جگہہ جاری ہو
کیسی اور پہنچتا ہی موہنہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینکدینی پر اور نہ پہینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر قی آپ سی آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ
موہنہ بہر کر آوی اور اسیطرح سی نہین جاتا اگر پہر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکی فعل کی اگرچہ موہنہ بہری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصدًا
نگل جاوی اور ہو وہ موہنہ بہری ہوئی سب کی نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آئیگا اور موہنہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہین جانیگا مختار
یہی ہی اور اگر قصدًا قی کری موہنہ بہر کر تو سب کی نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور موہنہ بہر کر نہ کری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا
امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر وہ حلق مین اوتر جاوی آپ سی نہین جاتا اور اگر قصدًا نگل جاوی اوسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین
جاتا اور اگر دانتونمین کوئی چیز رات کی کہانی مین سی اٹک رہی اور ہو وی وہ کم چنی سی اوسکی نگل جانیسی اسکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتونمین سی اور داخل ہو
اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہو جاوی خون اور تہوک فاسد ہو جائیگا اور اگر
خون کم ہو تہوک سی کہ ملا ہوا ہی ساتہہ اوسکی نہین ٹوٹیگا روزہ مگر جبکہ پاوی مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی موہنہ مین ڈالکر چباوے
یہانتک کہ وہ پہیل جاوی موہنہ مین اور مزہ اوسکا حلق مین نپاوی تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر موہنہ مین پہیلی نہین اور مزہ اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت
وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزہ حلق مین نپاوی روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز اون چیزونمین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی کفارہ اویگا ورنہ فقط قضا **فصل** بیچ بیان
اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی اونسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اونسی جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور
روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سی نیت کئی ہوی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی توڑنیسی کفارہ نہین آئیگا
اور بعد روزہ توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوی مانند بیماری و حیض و نفاس کی اگر روزہ توڑنیکی بعد ان چیزونمین سی کوئی چیز پیش
آجاویگی کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آئیگا اور
اگر بعد توڑنیکی سفر کریگا تو کفارہ نہین ساقط ہوگا اور بیہوشی کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصدًا کری ہم اچہی کہ کر کریگا تو کفارہ نہین آئیگا اور وہ مضطر نہو

منسطر پر کفارہ نہیں پس جب اتنی شرطین پائی جائین گی ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کہانا پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علما نی اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہی ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ غذا کی چیز وہی ہی کہ اوسکی کہانیسی صلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کے چیز وہی کہ کہائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر منہہ یا اولا یا برف نگل جاوے یا کہا وے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہا وے چربی یا کہا وے خشک کیا ہوا گوشت یا کہا وے گیہون مگر یہہ کہ ایک دو گیہون چبا وے اور منہہ مین سے پہل جاوے تو کفارہ نہیں آتا اور اگر نگل جاوے تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی سمین اور اگر تہوک نگلنی مین مزہ جاتا رہتا ہی کفارہ نہیں آتا فقط قضا آتی ہی اور تہوڑے سے نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی بہت سے موجب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی یعنی تہوڑا ہو یا بہت اور اگر کہاوے جو بغیر بہنی پس نہیں کفارہ اوسپر اسلیے کہ نہیں کہائی جاتی ہین کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالین نکالکر کہاوے تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کہانی گل ارمنی کے لیسی مطلق یعنی برابر ہی کہ عادۃ ہو اوسکی کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلیے کہ وہ کہائی جاتی ہی دوا کی لیی پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل ارمنی کی جیسی مٹی اور ملتانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اوسکی کہانیکی پس نہیں کفارہ ہی اوسپر کہ نہیں عادت کہانیکی اوسکی اور اگر بعد غیبت کرنیکی قصد کہانا کہا کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نی فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتہہ جاتی رہنی ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچہنونکی کہ بعضی علما نی اسکی ظاہر پر عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہاویگا بعد حجامت کے یا بعد چہونی عورت کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتہہ شہوت کی یا بعد مجامعت ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکی جانور سی بغیر انزال کی یا بعد داخل کرنی اونگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون کو روزہ تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی پچہنی لگانی والی اور لینی والی کی حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانی تاویل اسکی موجب مذہب کے نہیں کفارہ آویگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کر کر قصد کہایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحرالرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کروای ایک شخص سی اور پیر جبر کیا تہا کسی صحبت کرنیکی لیی اور مرد پر نہیں آئیگا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپایا اوسکو اپنی خاوند سی یہانتک کہ اوسنی صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تہا کہ فجر ہو گئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پہ نہ مرد پر

فصل بیچ بیان کفارہ کی اور ان چیزون کی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو جب ایک عورت نی قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا بخوشی پہر اوسیدن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہو جاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرحکا کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری اپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنی تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرحکا کہ نہیں روزہ رکہہ سکتا اوس حالت مین یا ڈالا اپنی تئین چہت پر سی یا پہاڑ پر سی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشایخ نی بعضون نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اوس سے کفارہ اور بعضون نی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جامع العلوم مین کہ اگر کسینی بیچ مین ڈالا اپنی نفس کو بسبب جلنی کی یا کچہہ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کفارہ نہیں آئیگا اور اوسپر عمل کیا ہی بقالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ کر سکی یہہ روزی رکہی دو مہینی پی درپی کہ نہون دونون مہینون مین عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ اونمین روزی رکہنی منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پہر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کی اگر افطار کرے تو مضایقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بہی از سر نو رکہی پہر اگر نہ رکہہ سکی دو مہینے بسبب مرض کی یا بڑہاپی کی کہلاوے ساتہہ مسکینونکو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاوے اونکو اور شام کو کہلاوے یا دو دن صبح کو کہلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور

سحر کو اور شرط یہہ ہی کہ اول جنکو کہلاوی اونہین کو دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کہلایا ساٹہہ کو پہر شام کو کہلایا ساٹہہ غیر اونکی کو نہین کفایت
کریگا یہانتک کہ پہر کہلاوی اونہین دونو وقتونمین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک کہلایا کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساٹہہ روز تک کافی ہی اور اگر ایک
روز جید تو ساٹہہ فقیرونکا یا کم کا اونسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہی روٹی گیہون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی
ساتہہ سالن ضروری ہی اسلیی کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہونکی روٹی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بہر کر اسلیی
کہا گیا ہی کہ روٹی گیہونکی سالن اوسکا اوسمین ہی پس جسنی طلب کیا اوسکی ساتہہ سالن نہین ہی وہ بہوکا اور شرط یہہ ہی کہ نہو کوئی اونمین پیٹ بہرا یہانتک کہ اگر
ہو کا پیٹ بہرا اور کہا دیگا مانند بہوکی کی احتیاج ہوئی اور کی کہلانیکی پس یا تو کہانا کہلاوی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو آدہی صاع یعنی [illegible] گیہون
یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی - اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر قصداً تو ایک
کفارہ کافی ہی بشرطیکہ درمیان اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزی توڑی اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی لیی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان مین کفارہ
دیا تو باقی کی لیی کفارہ اور چاہیی اور وہ کئی روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضانکی صحیح یہی ہی کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ حکم
اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضانکی ہون اور اگر کئی رمضانونکی ہونگی تو ہر رمضانکی لیی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی فتاوی عالمگیری مین یہی ایک نقل کیے
ہی

فصل بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزیکو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیت نہو یا
غذائیت ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور پہنچاوی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہوا اوس سی شہوۃ ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اوس سی کفارہ
نہین آتا پس اگر کہاوی روزی دار اداء رمضانمین چاول کچی یا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور آٹا گیہونکا اور جو کا جبکہ
بہگوئی ساتہہ پانی کی اور ملادی اوسمین شکر واجب کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کہاوی نمک بہت ایکبارگی یا کہاوی مٹی سوائی گل ارمنی کی کہ نہ عادت ہو اوسکی
کہانیکی گٹہلی یا روئی یا نگلا تہوک غیر کا یا اپنا کہ متغیر تہا ساتہہ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کی اور وہ یاد رکہتا تہا روزہ اپنا یا کہایا کاغذ یا مانند اوسکی وہ چیز کہ
نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی کچی بہی یا مانند اوسکی ایسی پہل کچی کہ نہین کہائی جاتی ہین پہلی پختہ ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کہایا یا کہایا اخروٹ
تازہ کہ نہوا اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین والی یا مونہہ مین دوا رکہی
اور اوسمین سی کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالی کانمین تو اوسمین اختلاف ہی ہدایہ اور ملتقی اور رد محتار اور شرح
وقایہ اور اکثر متونمین تو لکہا ہی کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ جاتا رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے
زخم مین اور وہ پیٹ مین پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہو حلق مین مینہہ یا برف اور نہ نگلا اونکو اپنی فعل سی بلکہ از خود حلق سی اوتر گئی
یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرتی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسینی روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتہہ
جماع کی ہو یعنی خاوندنی زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوندسی جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتونمین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع
مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا - اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانیکی بسبب
خدمت کی یا افطار کری لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت کرنی کی قسم کہانیسی یا کپڑی دہونی سی قضا لازم ہی - اور لونڈیکو
چاہیی کہ نہ کہنا مانی مولی کا اگر ایسی کام کو کہی کہ عاجز کری اوسکو ادائی فرائض سی - اور اگر ڈالی یوی کوئی سوتیکی مونہہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا یا سوتی
اوسپر قضا ہی اور نہین ہی وہ مانند بہولنی والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور
جو بسم اللہ بہول جاوی ذبح کی وقت اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہی - اور اگر روزی مین بہولکر کہانیکو کہایا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر

قصد کیا یا دنکو روزیکی نیت کی پہر کہایا یا پیا یا جماع کیا قصدًا یا راتسی نیت کی ایک دن روزیکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کی اور کہایا اگرچہ نہین درست تہا اوسکو
افطار رات سی ایک دن نیت روزیکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا اور کہایا یا حالت سفر مین یا جماع کیا قصدًا اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی کفارہ اور
سفر مین کہانیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کیلیے اور قصدًا کہاویگا اپنے مکان مین یا پہلے جدا ہونیکے بادی مقام اپنے کی ستی قضا اور کفارہ
دونون لازم ہونگی یا اور اگر کہایا فی مثل غیر جاہی بند رہا تمام دن بغیر نیت روزیکی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس حالمین کہ شک کرتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کی اور
فجر اوسوقت ہوچکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب غروب ہونی آفتاب کی اور آفتاب اوسوقت باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک کرتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم
ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہی کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور
اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنیکی جانور سی یا میت سی یا منی گرائی کسیکی رانمین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ نکا کہیر اور مفضاة
یا عورت سی جماع کیا کسینی سوتی مین اور وہ روزیسی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نی راتسی نیت روزیکی
کی تہی اور پہر دنکو دیوانی ہوگئی اور اوس سی جماع کسینی کیا اوس عورت پر بہی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نی اپنی شرمگاہ مین یا داخل
کی کسینی انگلی بہیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنی کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب
مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین سی بواسیر والیکی اور دہوویں انکو اگر خشک کرلیا انکو پہلی اوٹہنی کی اوسی پہر اوپر چڑہ گئی نہین
ٹوٹیگا روزہ اسلیے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر زایل ہوگیا پہلے پہنچنی کیطرف باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہونگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا
اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتہر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی اپنی چیز
اپنی فرج داخل مین اور غایب ہوجائینگی یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین ہو یا عورت کی فرج
خارج مین نہین فاسد ہونیکا۔ اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور
اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سی قصدًا دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی۔ اور یہہ حکم بیچ دہوئین عبیر و عنبر اور عود کی ہی اور ان دہوئونکی ہوین مین بعید نہین ہے
لازم آنا کفارہ کا بہی واسطی فائدہ مند اور دوا ہونی اوسکی کی اور اسیطرح حقہ کی دہوان داخل کرنیسی بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصدًا کی اگرچہ
مونہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ بہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوے قے آپسے آئی ہوئی
ہو اور ہو وہ مونہہ بہری ہوئی یا کہا جاوے دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کری روزیکی دنکو بعد کہا چکنی کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی انکو
یا بیہوش ہوجاوے اگرچہ مہینی بہر تک بیہوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکری اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات
مین شروع ہوئی ہی اسلیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوسنی راتسی نیت کرلی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش
رہیگا اونکی قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی بہی قضا آویگی۔ اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا
قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ رہا نہین قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دنکو آرام ہوگیا بعد فوت
ہونے وقت نیت کے تو بہی قضا نہین آنیکی یہہ بیماری ہی مہینے کے حکم مین ہے۔ اور اگر رمضان مین نیت روزیکی
نہ کی اور کہانا کہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کی نزدیک واجب ہی کذا فی مالابد منہ۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوے
اگرچہ بسبب عذر کی ٹوٹے اور پہر عذر جاتا رہے تو واجب ہی بند رہنا کہانی پینی وغیرہ سی بقیہ روز مین۔ اور واجب ہی بند رہنا حائض اور
نفساء پر جبکہ پاک ہوں بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچہا ہوجاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہو

اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوائی دو شخصون اخیر کی - اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیی لیکن ظاہر نہ کہاوین بلکہ پوشیدہ کہاوین **فصل** بیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزیدار کی لیی چکہنا کسی چیز کا یعنی جگہ کر تہوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکہنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہواسکا کہ نہ چکہونگا تو فبن دیا جاونگا یا موافق میری مرضی کی نہو گی تو نہین مکروہ - اور فتاوی نسفی مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی یا زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو بہی چکہہ لینا کہانی کا تا اوسکی ظلم سی بچی اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی لیی ہون - اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چباکر بچی کی مونہہ مین دی اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس سی چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزیدار نہ ہاتہہ لگی تو آپ ہی دی کہ اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مستطگی کا روزیدار کی لیی برابر ہین اسمین مرد و عورت اس لیی کہ اوسکی چبانی سی تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوائی روزی کی حالت کی مردونکی لیی چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتونکی کہ اونکی لیی مستحب ہی چبانا اوسکا اسلیی کہ یہہ اونکی لیی قائم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرہ کرنی یعنی عورتکو گلی لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ورنہ نہین مکروہ - اور مکروہ ہی جمع کرنا تہوک کا مونہہ مین قصدا اور پہر نگل جانا اوسکا - اور مکروہ ہی روزہ دار کی لیی کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سی مانند فصد اور پچہنون کی اور جو فصد و پچہنی ایسی ہون کہ ضعف نہو اونسی تو نہین مکروہ - اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچہونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بہگوئی ہوئی ہو پانی مین - اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کی - اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑا بدن پر بقصد ٹہنڈک کی بموجب روایت مفتی بہ کی اس لیی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگی آویگی اور مستحب ہین روزیدار کی لیی تین چیزین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کی اور روز ابر کی احتیاط ضرور ہی **فصل** بیچ بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکی افطار روزہ وہ ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی بردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس اور بہت بڑہاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کی لیی کہ اگر روزہ رکہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچہی ہونیکا اس لیی کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اوس سی احتراز - اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی دل باطن مین پہر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور برابر ہی کہ وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا ہو یا اور کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہی اوسمین افطار - اور لکہا ہی علمانی کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینا کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنی مین پس پہلی لڑائی کی افطار کری مسافر ہو یا مقیم - اور اسی قیاس پر کہا ہی علمانی اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی تپ کی بگمان اسکی کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کردیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لیی پہر اگر تپ نہ آوی گی تو صحیح تر یہہ ہی کہ نہین آنیکا کفارہ - اور اسیطرح عورت نی حیض آنیکا گمان کرکر افطار کیا اور پہر حیض نہ آیا تو صحیح تر یہی یہہ کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر - اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون صورتونمین کفارہ آویگا - اور اسیطرح بازار والی اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پہر افطار کرڈالین پہر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سی بجا تہا تو نہین کفارہ اونپر اور زبردستی سی مراد یہہ ہی کہ کوئی پہاڑ کر مونہہ مین کچہہ دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مار نیکا - اور جائز ہی افطار حاملہ کی لیی اور دودہ والی کی لیی اگر ڈر ہی نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا یا بچی پر - اور دودہ والی خواہ ماں ہو

خواہ دایہ اور یہہ جو کہا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود ہی اس لیی کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسری یہہ کہ دودہ پلانا مان پر واجب ہی دیانۃً خصوصًا جبکہ باپ ہو مفلس۔ اور جائز ہی دودہ والی کی پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی۔ اور خوف معتبر مباح ہونی افطار کی لیی وہ سبب سی ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلی تجربہ کی یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ۔ اور جائز ہی فطار اوسکی لیی کہ ہوا وسکو پیاس شدید یا ہوک بہت کہ خوف ہو اون سی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض حواس کا۔ اور نہو یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس اپنی کی اسلیی کہ اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت میں ڈالنی نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نی کہا کہ نہین لازم آئیگا۔ اور پوچھی گئی علی بن احمد حال حرفہ کرنیوالی کی کہ جب جانی وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسمین افطار اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنی نفقہ کی آیا مباح ہی اوسکو کہانا پہلی بیمار ہونیکی یا نہین پس منع کیا اونہون نی اشد منع۔ اور در مختار مین لکہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیی کہ آدہی دن کسب کری اور آدہی دن استراحت کری تا وجہ معیشت کی بہی حاصل ہو اور روزہ بہی نہ ٹوٹنی پاوی۔ اور جائز ہی افطار اوس مسافر کو کہ سفر کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر سفر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی فجر کی تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہی اور ہر صورت قضا ہی آوی گی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کی توڑی خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہی اگر ضرر نکری اور یہہ کب ہی کہ جب نہون تمام رفیق اوسکی افطار کیی ہوئی اور نہ مشترک ہون خرچ کرنی مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیی ہوئی تو افضل افطار ہی ہی واسطی موافقت جماعت کی۔ اور نہین واجب ہی وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزی کی کہ افطار کیا اور پہر کہ مری پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذرون مذکورہ سی اور قضا کری ان روزونکی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نکری تو لازم ہی اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سی اور بقدر صحت کے مرض سی اور بقدر زوال عذر کی اور نہین شرط ہی قضا روزہ مین پی در پی رکہنا لیکن مستحب ہی تاکہ واجب جلد ہی ذمہ سی اوتر جاوی اور اسی لیی مستحب ہی یہہ کہ نہ تاخیر کری بعد قدرت کے **تنبیہ**

شرع مین روزی تیرہ قسم کی آئی ہین اونمین سی سات قسم کی روزی تو پی در پی رکہی جاتی ہین مہینی رمضان کی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل کی اور کفارہ یمین کی اور رمضان مین جو قصداً افطار کری اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چہہ قسم کی روزونمین اختیار رکہتا ہی چاہی پی در پی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضا رمضان کی روزی اور روزی متعہ کی اور فدیہ حلق کی اور جزاء صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتی ہین کہ عاجز ہوا اسی فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ رکہنی سی بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والونکو سوا انکی مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ میں ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہوا اوس سی بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار کری اور فدیہ دیا کری ہر روز اور فدیہ یہہ ہی کہ بدلی ہر دن کی آدہا صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا قیمت انکی بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مری پہلی اقامت کی تو لائق ہی یہہ کہ نہ واجب ہووی اوسپر فدیہ مانند دوسری عذر والی کی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالیٰ سی اور جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بہر کر بہوکی کو کہلادی جیسی کہ جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ ضرور ہی اوسمین تملیک مانند زکوٰۃ کی جاننا چاہیی کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جائز ہی اوسمین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ لفظ ایتاء کی اور ادا کی شرط ہی اوسمین تملیک اور نہین جائز ہی نفل روزہ رکہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا بغیر عذر اور جاننا چاہیی کہ توڑ ڈالنا روزیکا اور نماز کا بعد شروع کرنیکی مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سی واجب ہوتا ہی پس اس حالت مین توڑنی واجب ہوتی ہی اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون مین نفل روزی رکہی دو تو عید ونکی اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اونکی توڑنی مین اسلیی کہ

کہ ان نو تمین روزی منع ہین شرع سی اجب نہین ہوتے اور اگر ان پانچ دنونکی روزی نذر مانی یا تمام سال کی روزی نذر مانی تو ان نو تمین افطار کری اور قضا انکی
کری اور دنو تمین او حکم لیا جاوی انکا ساتھ روزہ رکھنی کی جبکہ طاقت آوی اوسمین او بار اجاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو دسن سکا مانند نماز کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ
یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نہ چھوڑی باطل بولنا اور کام کرنا اس
یعنی روزے مین پس نہین اسکو کچھ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہی اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہی جسکے
بولنی مین گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان ناکا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی
اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکی چیزین کہ واجب ہے انسانکو پرہیز کرنا اونسی پس حاصل یہہ ہی کہ جس روزہ دار نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چھوڑی تو اللہ تعالی کو کچھ
حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کری کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ مقصود روزہ سی توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل
ہوا اوس سے یہہ یعنی بری قول اور فعل نچھوڑی تو نہین ہی واسطی اللہ تعالی روزی اسکی کچھ اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہو حاجت سے مراد ہی التفات کرنا
اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزیکا اور کیونکر التفات کری اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوسنی ترک تو کیا اوس چیز کو کہ مباح تہی غیر روزے مین قسم کھانی پینی وغیرہ سی اور مرتکب
ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تہی اوسپر ہر وقت مین اور مشائخ رح نی لکہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کھانی پینی اور جماع سی اور ایک روزہ خواص کا
ہی وہ یہہ ہے کہ باز رکہی تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سی بلکہ منہمک ہونی سی مباح مین بہی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ
اخص الخواص کا ہی وہ یہہ ہی کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کیطرف ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بوسہ لیتی اور بدن سے بدن لگاتی یعنی اپنی بی بیونسی یہہ معاملہ کرتی اوس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تہی حضرت بہت قادر تم سی واسطی حاجت اپنی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاجت سی مراد شہوہ ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمہاری بہت قادر تہی اپنی شہوہ پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن لگانی کی قائم
رہتی تہی صحبت کرنیسی اور سوا انکی کو مشکل ہی اور اہل علم نی اسمین اختلاف کیا ہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سی
اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا انزال ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ۱۲ ع **وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِکُهُ الْفَجْرُ
فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پا لیتی اونکو
فجر رمضان مین یعنی کبہی اور وہ ہوتی تہی جنابت سی بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کو نہانیکی احتیاج
ہوتی تہی بسبب جماع کی نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکہتی اور پہر نہا لیتی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزیکی کرنی اور صبح کو نہانا منع
نہین اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی اوسمین بطریق اولی درست
ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین بہی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کی اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تہا اسلیے کہ وہ علامت ہی شیطان
کی آنیکی خواب مین اور وہ امن مین تہی اوس سے ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ
وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی بہری ہوئی کہچوائی حالت احرام مین اور بہری ہوئی
سینگی کہچوائی روزہ کی حالت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا شیخ جزری نی کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہی کہ حضرت حالت احرام مین روزہ سی تہی اور پہر
بہری ہوئی سینگی لی یہہ مراد جانی ابو داود کی اس حدیث سی انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو صائم محرما اور کہا مظہر نی کہ جائز ہی احرام والیکو سینگی لینی بشرطیکہ

بال لیوی اوسیطرح روزیدار کو بھی جائز ہی بغیر کراہت کی سنوں اماموں کی نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہی روزہ بھری ہوئی سینگی لگانیوالیکا اور لگوانیوالیکا لیکن کفارہ نہیں واجب ہوتا ع : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بھول جاوی اور ہووے روزیدار پس کھایا یا پیا پس چاہیی کہ پورا کری اپنا روزہ پس سوا اسکی نہیں کہ کھلایا اوسکو اللہ نی اور پلایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حکم عام ہی ہر روزیکا فرض ہو یا نفل بھولکر کھالیوی یا پی لیوی تو روزہ نہیں جاتا اور مذہب سب اماموں کا یہی ہی مگر امام مالک کہتی ہیں کہ لازم ہی قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ میں لکھا کہ جب ثابت ہوا یہہ حکم کھانی اور پینی میں ثابت ہوا جماع میں بھی یعنی جماع بھولکر کری اوسکا بھی یہی حکم ہی ح وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تھی ہم بیٹھی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی بسبب گناہ کرنیکی فرمایا کیا ہی واسطی تیری کہا گرا میں اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تھا میں روزی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پاتا ہی تو بردہ کہ آزاد کری اوسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نی پس کیا طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ روزی رکھی دو مہینی کی پی درپی کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہی ساٹھہ مسکینوں کی کھلانیکا کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نی بیٹھہ جا اور ٹھیری ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھہ لاوی تو اوسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کری پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھی تھی لایا حضرت کی پاس ایک عرق کہ اوسمیں تھیں کھجوریں اور عرق کہتی ہیں زنبیل بڑیکو یعنی کھجور کی پتی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اوسمیں پندرہ چو سیر ونسی کی بیس چو سیر دن تک کھجوریں آتی ہیں فرمایا کہاں ہی پوچھنی والا کہا اوسنی کہ میں حاضر ہوں فرمایا لی یہہ کھجوریں اور صدقہ دی انکو پہر کہا اوس شخص نی کیا اللہ دون میں ایسی کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسی یا رسول اللہ یعنی میں سب سی زیادہ محتاج ہوں غیروں کو کسطرح دوں پس قسم ہی خدا کی نہیں میان دونوں طرفوں مدینہ کی کوئی گھر والی محتاج زیادہ میری گھر والوں سی اور مراد رکھتا تھا دونوں طرفوں سی پہاڑیاں کہ جانب مشرق و مغرب مدینہ کی ہیں پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرت کی پہر فرمایا کھلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضانکا رمضان میں قصداً توڑ ڈالی خواہ جماع کرکر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہی اسی ترتیب کو سی کہ بردہ آزاد کری اور یہہ نہوسکی تو دو مہینی کی روزی رکھی پی درپی اور یہہ بھی نہوسکی تو ساٹھہ مسکینوں کو کھلاوی اگر کچا اناج دی تو سر اسم دو دو سیر گیہوں یا چار چار سیر جو دی اور اگر پکا کر دی تو دونوں وقت پیٹ بہر کر کھلاوی اور کفارہ اپنی اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہیں اور حضرت نی جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمیں اختلاف کیا ہی علمانی کہ اوسکی ذمہ سی کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر تو کہتی ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہہ خاص اوسکی واسطی تھا اور کو درست نہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ کفارہ اوسکی ذمہ پر رہا اسواسطی کہ واجب ہونا کفارہ کا بالفعل اوسوقت ہی کہ اوسکی کھانیسی اور اوسکی اہل کی کھانیسی بچی اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہی جب مقدور ہو ادا کری پس وہ محتاج تھا اوسکو حضرت نی اجازت دی کہ اپنی اہل کو کھلادی جب مقدور ہو گا ادا کرنا اور بعضی کہتی ہیں کہ یہہ حکم پہلی تھا پہر منسوخ ہوا واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم

ویمص لسانہا رواہ ابوداؤد روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بوسہ لیتی حضرت عائشہ کا اور ہوتی روزہ دار اور چوستی زبان

اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تہوک نگلنی غیر لیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنیکا

بر تقدیر صحت حدیث کی یہہ جواب پایا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تہوک دیتی ہونگی نگلتی نہونگی ع وعن ابی ھریرۃ ان رجلا سال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسألہ فنھاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا

الذی نھاہ شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا واسطی روزہ دار کی

یعنی بدن سی بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نی اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچہا اوسنی حال مباشرت کا پس

منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اوسکو وہ تہا بڈہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اوسکو وہ تہا جوان نقل کی یہہ ابوداود نی ف بڈہا ان

مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اوسکو نہین ہوتا اسلیئی اوسکو اجازت دی اور جوان کو در جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ

تحریمی ہی یا تنزیہی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء

عمدا فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عیسی بن

یونس وقال محمد یعنی البخاری لا اراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آپ آجاوی

اور وہ ہو روزی سی پس نہین اوسپر قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی انگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصدا پس چاہیی کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی ابوداود وابن ماجہ

دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی نہین جانتی ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسی اور کہا محمد نی یعنی بخاری نی نہین گمان کرتا مین

اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی ف قصدا جو کہا تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بہولکر لاوی تو قضا

نہین اور یہہ مسئلہ ابتدا باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو پہلی ہان سی دیکہہ لی ع وعن معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابو درداء نی حدیث

کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا معدان نی پس ملا مین ثوبان سی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینی کہ ابو درداء نی مجکو حدیث

کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی پہر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نی اور مینی ڈالا تہا حضرت کی واسطی پانی وضو اونکا نقل کی یہہ

ابوداود و ترمذی و دارمی نی ف یعنی روزی نفل مین قصدا قی کرکر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کی یعنی عذر بیماری کا تہا یا ضعف کا اور عذر کی

قید اسلیئی لگائی کہ حضرت بغیر عذر کی روزہ نہ توڑتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنی عملونکو باطل نہ کرو اور اخیر حدیث سی دلیل

پکڑتی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہ یہاں کہ قی سی وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور علما اوسکی قائل نہین ہین وضو ٹوٹنی کی قی سی اور وہ کہتی ہین کہ وضو کرنی سی

مراد لی ہی کلی کرنی اور دہونا موہنہ کا واللہ اعلم ع ح وعن عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک

وھو صائم رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گن سکتا مسواک

کرتی تہی اور وہ ہوتی روزی سی نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نی ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت در ہر

طرح کی مسواک تر یا خشک اور بہت حدیثین اسی طرح کی آئی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین اور علماء نی اسمین اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ اور مالک جائز کہتی ہین

مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلی زوال کی اور خواہ بعد اوسکی اور ابو یوسف نی کہا مکروہ ہی تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کی نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کی ٭ح **وعن** انسٍ قال جاء رجلٌ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی افاکتحل وانا صائمٌ قال نعم رواہ الترمذی وقال لیس اسنادہ بالقوی وابو عاتکۃ الراوی یضعف اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس کہا وہ کہتی ہین آنکھیں میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی ہی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نی کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کی نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سی بعضون نی کراہت نقل کی ہی اور بعضون نی عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بہی آئی ہین سب ملکر قابل دلیل کی ہو جاتی ہی ٭ع ٭ح **وعن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائمٌ من العطش او من الحر رواہ مالک وابوداؤد اور روایت ہی بعضی صحابیون سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتی اپنی سر پر پانی حالت روزی مین واسطی دفع کرنی پیاس کی یا دفع کرنی گرمی کی نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نی **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ و مدینہ کی اور کہا ابن ملک نی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہہ کہ ڈالی سر پر پانی اور داخل ہووی پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹہنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکی کی ٭ع نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا کپڑی بہیگی واسطی ٹہنڈک کی اور دفع گرمی کی موجب روایت مفتی بہ کی انتہی اور اسیطرح در مختار مین لکہا ہی **و**

عن شداد بن اوسٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی رجلاً بالبقیع وھو یحتجم وھو آخذٌ بیدی لثمانی عشرۃ خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ تاولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لا یأمن ان یصل شیءٌ الی جوفہ بمص الملازم اور روایت ہی شداد بن اوس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی ایک شخص کی پاس جنت البقیع مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا اور وہ شخص بہرتی سینگیان کہچواتا تہا اور حضرت پکڑی ہوئی تہی ہاتہہ میرا اٹہارہوین تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نی کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کہینچنی والی اور کہچوانی والی نی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نی اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نی ان شخصون مین سی کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کہینچنی اور کہچوانی کی یعنی قریب افطار کی ہو جاتا ہی کہچوانی والا بسبب ضعف کی اور کہینچنی والا اسواسطی کہ نہین امن مین ہوتا اس سی کہ نہ پہنچ جاوی کچہہ پیٹ اوسکی مین بسبب چوسنی سینگی کے **ف** شخصون سی مراد جمہور یعنی اکثر علماء ہین مذہب اکثر علماء کا یہی ہی کہ سینگی لینی کا کچہہ مضائقہ نہین روزہ دار کو اسلیئی ثابت ہوا ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لی یعنی بہری ہوئی حالت احرام اور روزی مین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہی اور معنی اس حدیث کی انہون نے یہی کہی ہین جو کہ مذکور ہوئی کہ قریب افطار کی ہو جاتا ہی یعنی بہری ہوئی سینگی لوانی والیکو بسبب خون نکل جانی کی ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنیکی تا ہلاک نہو جاوی اور سینگی کہینچنی والیکو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگاتی ہوئی کہ مونہہ سی چوستی پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوی اور بعضی کہتی ہین کہ بہری ہوئی سینگی سی روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونی ضعف اور خوف ہلاک کی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حدیث خاص دو شخصون کی حق مین فرمائی کہ انہون نی بہری ہوئی سینگی کہینچتی وقت غیبت کی تہی پس اوس غیبت کرنی پر فرمایا کہ دونو کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا ٭ع ٭ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ قَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ افطار کری قصدا ایک دن بھی رمضان میں دن رخصت کی اور بدون مرض کی نہیں بدلا اوتارتا اوس سی روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزی رکھی تمام عمر نقل کی یہہ احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی نی اور بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی اور کہا ترمذی نی کہ سنا میں محمد کو یعنی بخاری کو کہتا تہا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطی اوسکی سوائی اس حدیث کی **ف** بدون رخصت کی یعنی بدون رخصت شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان اسکا تفصیل سی ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلی جملہ کی اور یہہ حدیث بطریق مبالغہ کی اور تشدد کی فرمائی اور مراد یہی کہ ثواب روزہ فرض کا اس درجہ ہی کہ روزہ نفل سی نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھی والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلی اوسکی ایک روزہ رکھی فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینی کی روزی کفایت کرینگی اور کہا ابن حجر نی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھی اور پہر اوسکی بدلی تمام عمر روزی رکھی تو بھی نہیں کفایت کرتی چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود رضہ کا یہی مذہب ہی اور اکثر علما کا مذہب یہی کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلی ایک دن کی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑی دنوں میں اور گرمی میں اور رکھی بدلی اوسکی چہوٹی دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہہ ہی کہ نماز بھی روزی کی حکم میں ہی اسلیکہ نہیں فرق ہی دونوں میں بلکہ نماز افضل ہی روزی سی سب علما کی نزدیک واللہ اعلم ع ح مولانا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت روزیدار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزی ون کچھ مگر پیاسا رہنا اور کتنی قیام کرنیوالی ہیں کہ نہیں انکو قیام انکیسی مگر بیخوابی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جو شخص روزہ رکھی اور خالص نیت خدا کی واسطی نہو اور نہ بچی جہوٹ بولنی اور جہوٹی گواہی اور بہتان لگانی اور غیبت کرنی اور مانند انکی اور ممنوعات سی تو نہی اوسکو بہوک اور پیاس اور نہیں ہوتا ثواب اوسکو روزیکا اگرچہ فرض ذمہ سی ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح سی جو رات کو قیام کری بغیر حضور کی واسطی فائدہ دنیا کی تو اوسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسی نماز میں پاکہیتی ہوئی میں پڑہی تو اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سی فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑہی بدون جماعت کی بی عذر دمنی اوسکی فرض ساقط ہوا قضا نہ اویگی لیکن اوسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتیں مانند حج و زکوۃ وغیرہما کی اگر خلوص سی نہوں کچھ نہیں فائدہ اونسی سوای تضعیع مال اور رنج بدن کی۔ مولانا من الطیبی وغیرہ **وذكر** حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتوں وضو کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ روزیدار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سی آوی اور احتلام نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہیں محفوظ اور عبدالرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابوداؤد نی بھی اور حدیث ابوداؤد کی اشبہ ساتھہ صواب کی ہی ع **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہا

پوچھی گئی انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے ... کو واسطے روزہ دار کی رسول خدا صلی اللہ ... ہاں نہیں مگر بسبب ضعف کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی سینگیوں کو بسبب لاحق ہوں ضعف کی مکروہ جانتے تھے اس جہت سی کہ روزہ کو توڑتی ہین ؎ **وعن** البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وھو صائم ثم ترکہ فکان یحتجم باللیل اور روایت ہی بخاری سی بطور تعلیق کی کہا تھا ابن عمر سینگی کھچواتے اور روزہ ہوتے روزہ سی پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھی سینگی کھچواتی رات کو **ف** یعنی احتیاطا چھوڑ دی واسطے خوف ضعف کی اور بعضی حدیث بخاری نی بغیر سند کی روایت کی ہی وسکو تعلیق کہتی ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر اخیر ہیر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ؎ **وعن** عطاء قال ان مضمض ثم افرغ ما فی فیہ من الماء لا یضیرہ ان یزدرد ریقہ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لا اقول انہ یفطر ولکن ینھی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سی کہ کہا اگر کلی کری روزہ دار پھر ڈالدی پانی کو کہ اوسکی مونہہ مین ہی یعنی بالکل ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہہ کہ نگل جاوی تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ اوسکی مین اور نہ چباوی مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سی نقل کی یہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی **ف** لفظ ما بقی مین حرف ما موصول ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا کہ نگل بعد کلی کرنی کی تھوک اور جو کچھہ کہ باقی رہی تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اوس سی غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضی آدمی دانتوں تلے تقویت کی لیے مونہہ مین رکہتی تھی پس حالت روزہ مین اوسکی چبانے سی منع فرمایا اور فرمایا کہ اوسکی چبانی ہونی تھوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکی نگلنی سی روزہ جاتا نہین اسلیے وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سی کچھہ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اوترجاوی اور روزہ توڑ ڈالی لیکن منع ہی یہ احتیاطا پس نہی اسمین تنزیہی ہی اسلیے ہمارے علمانی کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہویا اور کچھہ ہو مگر لڑکیکو ٹکرا وغیرہ چباکر دینا جائز ہی ضرورۃ کی لیے اور یہہ مصطگی وغیرہ کی چبانیکی کراہت اوسی صورت مین ہی کہ یقین ہوا اوسکی نہ اوترنی کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اوسمین سی کچھہ حلق مین اوتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزہی ایک ڈورا رنگا ہوا مونہہ سی صاف کری اور تھوک ہوجاوی مانند رنگ ڈوری کی اور پھر نگل جائی تو فاسد ہوجاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ؎

باب صوم المسافر

باب ہی بیچ بیان روزی مسافر کی **ف** یعنی مسافر کو روزہ رکہنا جائز ہی یا نہین اور افضل کیا ہی ان دونوں مین ؎

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا روزہ رکہوں مین سفر مین اور تہا حمزہ بہت روزی رکہنی والا پس فرمایا حضرت نی اگر چاہی تو پس روزہ رکہہ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** کیا روزہ رکہوں مین سفر مین یعنی رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکہوں یا نہ رکہوں یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق کہتی ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکہنا دونوں جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھہ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکہنا روزی کا بہتر ہی اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار روزی کا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کی نزدیک حضرت امام اعظم کی اور نزدیک امام شافعی کی سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ؎ وہو لانا **وعن** ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جہاد کو چلے ہم ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سولوین رمضان کو بعضوں

ہم میں سے روزہ رکھا یعنی قویوں نے اور بعضوں نے ہم میں سے افطار کیا یعنی ضعیفوں نے یا امیروں کے خادموں نے پس عیب کیا روزہ دار نے
افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اوسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا اوسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى زحاما ورجلا قد ظلل عليه فقال ما هذا قالوا صائم فقال ليس
من البر الصوم في السفر متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا مجمع اور ایک
شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوسپر یعنی دہوپ سے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا اونہوں نے کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس
فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی روزے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں افطار
افضل ہے ع **وعن** انس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا
في يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الأبنية وسقوا الركاب فقال رسول الله صلعم ذهب المفطرون اليوم بالأجر متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم میں سے افطار کرنیوالے پس اوترے ہم ایک منزل میں
بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے ہوئے افطار کرنیوالے یعنی خدمت میں مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے
اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کے دن ثواب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ثواب یعنی ثواب کامل کیونکہ
اسلیے کہ افطار اونکی حق میں ایسے وقت میں بہتر تہا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہے اسپر کہ فضیلت افطار کی بسبب خدمت گاری روزہ داروں کے تہی مطلق
اور اسمیں دلیل اسپر بہی ہے کہ خدمت صالحوں کی افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع ح **وعن** ابن عباس قال خرج رسول
الله صلى الله عليه وسلم من المدينة إلى مكة فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه إلى يده ليراه الناس فأفطر
حتى قدم مكة وذلك في رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأفطر فمن
شاء صام ومن شاء أفطر متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر أنه شرب بعد العصر اور روایت ہے ابن عباس سے کہا
تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف مکے کی یعنی جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک کہ نام ہے ایک
جگہہ کا دو منزل ہے مکہ سے پہر منگوایا پانی پہر اوٹھایا اوسکو ہاتھ میں یعنی ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا تا کہ اوسکو دیکھیں لوگ پہر افطار کیا یہانتک
کہ آئے مکہ میں اور یہہ سفر تہا رمضان میں پس تہے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بہی کیا پس جو چاہے
روزہ رکہے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھیں اوسکو
لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہے افطار کرنا یا اختیار کریں متابعت حضرت کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس بن
مالك الكعبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة والصوم عن المسافر وعن المرضع
والحبلى رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ
تعالی نے موقوف کر دی مسافر سے آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے
نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** موقوف کر دی یعنی سر سے مسافر کے آدہی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑہے اور دو کی قضا نہیں
اوسپر یہہ کہ پہلی چار تہیں پہر دو ہو گئیں اور معاف کیا روزہ یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اوسپر
اور دودھ پلانیوالی اور حاملہ کو بہی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا اونکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی

شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہی اوپر فدیہ بہی ۱۲ ع ؛ وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له حمولة تاوي الى شبع فليصم رمضان حيث ادركه رواه ابو داود
اور روایت ہی سلمة بن محبق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی سواری کہ پہنچاوے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچہی حالت مین سفر کرتا ہی پس چاہیی کہ روزہ رکہی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حکم استحباب و فضیلت کی لیی ہی ورنہ جائز ہی سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بہی ہی ۱۲ ع ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح الى مكة فى رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك ان بعض الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة رواه مسلم
روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لی چلی سال فتح مکہ کی بیچ طرف مکہ کی رمضان مین پس روزہ رکہا یہانتک کہ پہنچی کراع الغمیم تک پس روزہ رکہا آدمیون نی پہر منگوایا حضرت نی پیالہ پانی کا پہر اوٹہایا اوسکو یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف اوسکی پہر پیا پانی پس کہا گیا واسطی حضرت کی بعد اسکی کہ تحقیق بعضی آدمیون نی روزہ رکہا یعنی روزی ہی سی رہی افطار نکیا پس فرمایا یہہ ہین پی گنہگار یہہ ہین پی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکی اور مدینی کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک العصاة مکرر فرمایا زیادتی جبر کی لیی اس لیے کہ حضرت نی یہہ فعل سلیی کیا تہا کہ لوگ دیکہکر پیروی اونکی کرین یعنی قبول کرنی رخصت اللہ تعالی کی پس جنہون نی کہ روزہ رکہا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اسلیی کہ حضرت نی خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکہنا حرام ہی سفر مین ؛ ع وعن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صائم رمضان فى السفر كالمفطر فى الحضر رواه ابن ماجه اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رکہنی والا رمضان کا سفر مین مانند افطار کرنیوالیکے ہی حضر مین یعنے گہر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا سفر مین برا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گہر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کی نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سی سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو ؛ ماخوذ من الشروح وعن حمزة بن عمرو الاسلمى انه قال يا رسول الله انى اجد بى قوة على الصيام فى السفر فهل على جناح قال هى رخصة من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم اور روایت ہی حمزة بن عمرو اسلمی سی کہ اونسی کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنی مین قوة روزہ رکہنی کی سفر مین پس کیا ہی مجہپر گناہ یعنی روزہ رکہنی مین یا افطار کرنی مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عز وجل کی طرف سی پس جسنی کہ لی یہہ رخصت پس اچہا کیا اور جو شخص چاہتا ہی روزہ رکہنا پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولے ہے ؛ ع

باب القضاء

باب ہے بیچ بیان قضاء روزے کی **ف** یعنے حکم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد قضاء روزے رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالی اوسکی تین حکم ہین اگر بہول کر افطار کری نہ قضاء ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کی اوسمین قضاء ہے ترجمہ

الفصل الاول

فصل ہے **عن** عائشة قالت كان يكون علىّ الصوم من رمضان فما استطيع ان اقضى الا فى شعبان قال يحيى بن سعيد تعنى الشغل من النبى صلى الله عليه وسلم او بالنبى صلى الله عليه وسلم متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہا ہوتی مجہپر روزی رمضان کی پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹی سعید کی نی کہ منع کرتا عائشہ کو یعنی قضا سی مشغول ہونا خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مین یا کہا مشغول ہونا ساتہہ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت عائشہ کی ذمی جو قضاء روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کی تو اونکے رکہنی کے فرصت نہ ملتی بسوای شعبان کی اس لیی کہ اور دنونمین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کی لیی بلا وین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزے سی ہوتی ہی پس یہہ فرصت پاتین اور روزی قضاء کرتین ترجمہ **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للمرءة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ولا تاذن فى بيته الا باذنه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین درست عورت کو روزہ رکہنا نفل سحالت مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر ساتہہ حکم اوسکے اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گہر مین آنی کا بدون پروانگی اپنی خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن صراحۃ ہو خواہ دلالۃً اس لیی کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سی اور حدیث سی مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نی استثنار کیا ہی عرفہ اور عاشورہ کی روز ونکو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اوسکے کا یعنی زبانی اذن نہ پا مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکی آنی سی تو بہی اجازت دی آنیکی کہ اذن دلالۃً ہی ترجمہ **وعن** معاذة العدوية انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضى الصوم ولا تقضى الصلوة قالت عائشة كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوة رواه مسلم اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ کہا اونسی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضاء کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نی کہ ہوتین ہم حیض سی حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی تہین ہم ساتہہ قضاء روزی کے اور نہ حکم کیجاتی تہین ہم ساتہہ قضاء نماز کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی شارع نی جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچہنے کے حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیی اگرچہ ممکن تہا کہ کہتین حضرت عائشہ کہ قضاء نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے

قضا ادسکی نہین اور روزی کم ہین کہ سال بہر مین ایک ہی بار آتی ہین اونکی قضا مین اتنا حرج نہین اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہو سکتی ہی لیکن حضرت عائشہ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتے کہ مجکو حرج ومشقت نہین ۱۲ ح ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکہی یعنی فدیہ دی اوسکی طرف سی وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علماء نی اوس شخص کی حق مین کہ مر جاوی اور اوسکی ذمہ روزی واجب ہون پس جمہور علماء کہ اونہین مین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکہے اوسکی طرف سی کوئی اور تاویل اسحدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روزی کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگی ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکہنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکہنی کو میت کی طرف سی منع اس لیی کرتی ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہے اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکہی اوسکی طرف سی وارث اوسکا بہر ہماری نزدیک اگر وصیت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی مال مین سی پس اگر زیادہ ہو تہائی سی تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتہہ جائز ہونے اوسکے کے اور یہہ سب جب ہی کہ فوت ہو اوس سی بعد ممکن ہونی قضا ادسکیکی اور جس سے فوت ہو کچہہ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہی اوسپر اجماع ہی علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتہہ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مرجاوی پہلی ممکن ہوتی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا نکری دیا جاوی کل مال سی ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور اوسپر ہون روزی مہینی رمضان کی پس چاہیی کہ کہلایا جاوی اوسکے طرفسی بدلے ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے ف بدلی ہر روز کی مسکین یعنی دو دو سیر گیہون دی سر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکے اور اسیقدر دیا جاوے بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب یہی کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتہہ اسکی جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کی ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہین کہا جاتا اپنے عقل سی ۱۲ ح ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي

احد عن احد رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر تھی پوچھی جاتے
کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکے طرف سی یا نماز پڑہے کوئی کسیکے طرف سے پس کہتے
کہ نہ روزہ رکہے کوئی کسیکے طرف سے اور نہ نماز پڑہے کوئی کسیکے طرف
سے نقل کئے یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز اور روزہ
کسیکے طرف سی کرنا کہ وہ بری الذمہ ہوجاوی درست نہین لیکن حنفیہ کی نزدیک یہہ جائز ہی کہ ادا کرے
بخشے ثواب عمل اپنی کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

باب صیام التطوع

باب ہے بیچ بیان روزی نفل کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رأيته في شهر اكثر منه صياما في شعبان وفي رواية قالت كان يصوم شعبان كله كان يصوم شعبان الا قليلا متفق عليه روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کرینگی اور افطار کرتی یہانتک کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکہینگی اور نہین دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیے ہون روزی تمام مہینی کی کبہی مگر رمضان نین اور نہین دیکھا مینی حضرت کو کسی مہینہ مین کہ بہت روزی رکہتی ہون بہ نسبت شعبان کے یعنے شعبان مین اتنی روزی رکہتی کہ اور مہینہ مین ہرگز نہ رکہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عائشہ نی کہ تہی حضرت روزی رکہتی تمام شعبان مین تہی روزی رکہتی شعبان مین مگر کم یعنے کم نہ رکہتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنے ابتدای حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تہی کہ ہمیشہ رکہین کبہی کبہی کتنے دنون متصل روزی رکہتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کبہی کہ افطار نہین کرینگی اور کبہی اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکہتی ہین کی نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسری بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سی مراد یہہ ہی کہ اکثر شعبان مین رکہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ آنحضرت روزہ رکہتے تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال ف ح ع

وعن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا كله قالت ما علمته صام شهرا كله الا رمضان ولا افطر كله حتى يصوم منه حتى مضى لسبيله رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا مینی واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکہتی تہی تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہین اونکو روزی رکہی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوای رمضان کی اور نہین افطار کیے تمام مہینی یہانتک کہ روزی رکہتی کچھہ اوس مین یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نے

وعن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سأله او سأل رجلا وعمران يسمع فقال يا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم يومين متفق عليه اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اونہوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کی کیا نہیں روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے کہا نہیں فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس شخص نے واجب کئے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا جب رمضان ہوچکے اور افطار کرے اسکے بدلے تو روزے رکھہ لینا اور بعضوں نے کہا کہ اوسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان میں اتفاق روزے رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھہ لینا ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے مہینے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثیں رجب کے روزوں کی موضوع ہیں اور پیچھے نماز فرض کی یعنی سنتوں موکدہ اوسکے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتوں موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور ہونے ریا و سمعۃ سے اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے اونکی کے اور تابع ہونے فرضوں کے اور داخل ہے فرض میں تر ہے ع **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اوسکو اوسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورے کو اور اس مہینے کو یعنی مہینے رمضان کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روزے کو اوسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سواے عاشورے کے روزے اور رمضان کے روزوں کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے کہا علما نے کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہے کہ اونہوں نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا ورنہ روز عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہیں عاشورے سے اور روزے اوسکے سے ح **وعنہ** قال حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اوسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھہ روزے رکھنے اوسکے کی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کریں ہم اونکی اسکی تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سارا قصہ روزہ رکھنے کا مفصل تیسری اول حدیث میں آتا ہے اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھہ واجب ہونے اوسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھہ مستحب ہونے کے پس جبکہ ہوا دسواں سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اوسکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو نویں کو رکھونگا یعنی فقط نویں ہی کو یا نویں کو ساتھہ دسویں کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور دوسرا ظاہر تر ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارہویں ربیع الاول کو پس ہوا نویں کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا امام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکے یا بعد اوسکے پس اگر نہ رکھے سوا دسویں کو رکھے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھہ یہود کی تھی ع **وعن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ام فضل سی کہی ہیہ کہ کتنی شخص جہگڑی اونکی پاس دن عرفہ کی بیچ روزہ رکہنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا بعضون نی کہ
حضرت روزی سی ہین اور کہا بعضون نی کہ نہین روزی سی پس بہیجا مینی طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کہڑی تہی اپنی اونٹ پر بیچ میدان
عرفہ کی پس پی لیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ام الفضل بیوی حضرت عباس کی تہین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکہنا عرفہ کی دن حج کرنیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ**
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
نہین دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزی سی بیچ دہی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دہی سی دس دن اول بقرعید کی ہین اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنونمین یعنی سوای دسوین کی نوین تک ثواب ہی برابر روزہ رکہنی برس کی اور قیام کرنا ہر شب مین
اسکی ہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نی اپنی علم کی نفی کی کہ مینی نہین دیکہا نہ دیکہنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نی نہ رکہا ہوا اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نی ثواب روزہ رکہنی ان دنونکا فرمایا اور اتفاق روزہ رکہنیکا نہین
ہوا مولانا من المرقاۃ **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ
فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ
وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ
صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ
إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ
عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس
پس کہا کسطرح روزہ رکہتی ہو تم پس غصی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنی اوسکی سی پس جبکہ دیکہا حضرت عمر نی غصہ حضرت کا کہا راضی ہوی ہی
ہم ساتہہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی پر اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی غضب اللہ کی سی اور غضب
رسول اوسکی سی پہر شروع کیا حضرت عمر نی کہ بار بار کہتی تہی یہہ کلام یہانتک کہ ٹہیر گیا غصہ حضرت کا پہر کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا حال ہی
اوس شخص کا کہ روزی رکہی ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکہا اوسنی اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہہ
کہا حضرت عمر نی کیا حال ہی اوس شخص کا کہ روزہ رکہی دو دن اور افطار کری ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکہتا ہی اسکی کہا عمر نی کیا حال ہی
اوسکا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کری ایکدن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داود کا کہا کیا حال ہی اوس کا کہ روزہ رکہی ایکدن اور افطار کرے
دو دن فرمایا کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین روزی ہر مہینی مین اور
رمضان تا رمضان پس یہہ ہین روزی ہمیشہ کی یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزی رکہنی کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالیکو
امید رکہتا ہون خدا سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ اوس سال کی کہ پہلی اس سی ہی اور گناہ اوس سال کی کہ پیچہی اس سی ہی یعنی بچا دی گناہ کرنی سی اور
یا اگر واقع ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکہنا دن عاشوریکا امید رکہتا ہون اللہ سی یہہ کہ جہاڑ دی گناہ برس روز کی کہ پہلی اس سی ہی

ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تہا کہ اوسکو چاہیے تہا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکہون تا جواب دیتے حضرت جو کچہہ کہ موافق حال اوسکے کے ہوتا دیہہ کہ حال حضرت کیسے سوال کرے اسلیے کہ حضرت کے اعمال مین بیچ قلت وکثرت کی اسرار اور مصالح ہتے کہ ہر کسیکی افعال مین ویسے نہین ہو سکتی اور حضرت بہت روزے رکہتے تہے اسلیے کہ مشغول ہتے تہے مصالح مسلمین کے بیچ اور حقوق بیبیون اور مہمانون کی مین اور روزے کہی ہمیشہ یعنی یہہ چہاہی مراد شخص جو کچہہ کہ سوال کرتا تہا اوسکو حضرت عمر نے سائتہہ تفصیل کی ادب حاضری سے پوچہا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہے اوسپر تنبیہ کی لیے یا خبر ہے کہ نہ روزہ رکہا اسلیے کہ شارع کی حکم سے نہین ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کہا یا کچہہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکے حق مین ہے کہ جو ممنوع روزے ہین کہی یعنی تمام سال کہی حتے کہ عیدین اور ایام تشریق مین ہی نچہوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکہے اوسکو کچہہ مضائقہ نہین باقی روزے کہنے کا اسلیے کہ ابوطلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکہتے تہے سوای ان دنون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہے کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادای حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اس سے نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین ہی لکہا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکہتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکہی تو نہین مضائقہ اوسکو پس یہہ افضل ہے اور یہہ روزہ داود کا ہے یعنی یہہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے اسمین عبادۃ وعادت کی کہا ہے بعضی علماء نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا اسلیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داود علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکہتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکہنے کی اور دو دن افطار کرنیکی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کی اس عبادت مین اشارہ ہے اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکہتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بہی لیکن بسبب عدم طاقت کی عمل مین نہین لائے اور تین روزے ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکہے مہینے مین بہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ آگے آتی ہے ؁ **وعنہ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کیسے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اوترنی مجپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ پوچہا سبب حضرت کے روزے کہنے کا پس گویا سبب اس روزے کی مستحب ہونیکا پوچہا پہر تقدیر سبب اوسکا یہہ ہے کہ بڑی نعمت اوسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اوترا اوسکی شکرانہ مین یہہ رکہتے ہین ؁ **وعن** مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّہَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَہَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ اونے پوچہا حضرت عائشہ سے کہ کیا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پہر کہا مینے واسطے حضرت عائشہ کی کہ کونسے دنون مین مہینے کی روزے رکہتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے کی روزہ رکہنے کی یعنی جسدن چاہتے رکہتے کچہہ معین نہ تہا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے کہی کچہہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین ہے لیکن اکثر حدیثین اور آثار اونمین بہی واقع ہوئی ہین پس وہ افضل ہین اور اور بہی کتنی طرحین آئی ہین ان روزونکی آگے منقول ہونگی ؁ **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ

انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام
الدہر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہہ ابو ایوب بیان کے حدیث کے راوی ہیں عمرو بن ثابت سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
روزے رکہے رمضان کے پہر پیچہے اوسکے روزے رکہے چہہ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکہنے ہمیشہ کے نقل کی یہہ مسلم نے ف امام
شافعی کے نزدیک متصل ان روزون کا رکہنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک عید کے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکہنے
افضل ہین کہ ساری مہینے مین کہہ لے وعن ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر
والنحر متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہنے سے فطر کے اور نحر کے نقل کی یہہ
بخاری ومسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اوسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے تو دنمین بہی حرام ہے اور بیان اسکا یہہ کہ دن نحر کے
تین ہین اور ایام تشریق کے بہی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اسلیے کہ دسوین ذی الحجہ کی نحر ہے فقط اور دو دن بعد اوسکے یعنی گیارہوین بارہوین
نحر بہی ہے اور تشریق بہی اور ایکدن بعد دونو کے یعنی تیرہوین تشریق ہے فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزے حرام ہین دو روزے تو دونو عیدون کے اور
تین روزے بعد عید الضحی کے تیرہوین تک ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے روزہ بیچ دو دن کے یعنی دو وقتون کے فطر کے اور عید قربان کے یعنی
چارون تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے وعن نبیشۃ الہذلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق
ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نبیشہ ہذلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کہانے اور پینے اور یاد
کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بہی دن کہانے
پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اوسکے پس یہہ چارون روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکہنا تو روزہ رہ جاوے گا
اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہے اور بے نونکی اور دو منع ہے مگر جبکہ روزہ معمولی پڑے اوسدن تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی جو
کہانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اسمین اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نماز کے بعد
کے اور وقت ذبح اور رمی جمار اور سوا اونکے کے ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم
احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہے کوئی ایک
تمہارا دن جمعہ کا مگر اسطرح کہ روزہ رکہے پہلے اوسکے یا روزہ رکہے پیچہے اوسکے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف یعنے تنہا دن جمعہ کا روزہ نہ رکہے بلکہ ایک روز پنجشنبہ یا شنبہ کا رکہو
اور اگر دونون ملا کر رکہے تو بہتر ہے اور یہہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکہنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے ع ح وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام
الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتہہ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتہہ روزہ رکہنے کے درمیان دنون کے مگر ہووے جمعہ بیچ
دن روزون کے کہ روزہ رکہتا تہا ایک تمہارا نقل کی یہہ مسلم نے ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے
لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اوسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کے
شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتہہ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے

کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھہ لیکن اپنی طرف سی تعظیم و تخصیص کرنی سبب منع کا یہہ ہی کہ بندیکو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات وطاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کر لیا اور اور اوقات مین معطل رہنا کچھہ نہین و اللہ اعلم اور مگر ہو وی جمعہ تاریخ یعنی مثلا عادت تہی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھنا تہا اور دن جمعہ آپڑا یا مثلا روزہ مانا تہا کہ فلانی تاریخ روزہ رکہونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سی نری جمعہ کا روزہ منع نہین آور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کرنی شب جمعہ کیسی واسطی نماز کی اور اوپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی علما نی اوپر مکروہ ہونی اس نماز مبتدعہ کی کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علمانی بہت سی کتابین وسکی برائی مین اور گمراہی اوسکی نکالنی والیکی مین لکھی ہین مترجم: نری جمعہ کے روزہ رکہنی مین جو شارحین رحمۃ اللہ نی توجیہات لکہی ہی تو یہہ بموجب مذہب اونکی ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتی ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کے کچہہ نہین اسلیے کہ اونکی نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکہا اسکو پس اونکی نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کہ آگی آتی ہی ناسخ ہی ان حدیثون کے کہ جنسی منع معلوم ہوتا ہے ۱۲ مولانا **وعن ابی سعید الخدری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعّد اللہ وجہہ عن النار سبعین خریفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ روزہ رکہی ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار مسافت ستربرس کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃ للہ ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا لا صام من صام الدہر صوم ثلثۃ ایام من کل شہر صوم الدہر کلہ صم کل شہر ثلثۃ ایام واقرء القرآن فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبداللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہی مجکو یہہ کہ تو روزی رکہتا ہی دنکو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہی تمام رات یعنی ہر شب پس کہا مینی مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزی بہی رکہہ اور افطار بہی کر اور قیام بہی کر اور سو بہی رہ اسواسطی کہ واسطی بدن تیری کی تجپر حق ہی یعنی بہت محنت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوی اور واسطی آنکہون تیری کی تجپر حق ہی یعنی کبہی سویا بہی کرتا آنکہین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بہی تجپر حق ہی یعنی اوسکی ساتہہ سوا اور صحبت و مخالطت کر اور تحقیق تیری مہمان کا بہی تجپر حق ہی یعنی کام کر اون سی اور خاطر داری کر اور کہا نا کہا اونکی ساتہہ نہ روزہ رکہا جسنی کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزی تین دنکی ہر مہینی سی روزی ہمیشگی کی ہین روزی کہہ ہر مہینی مین تین دن یعنی ایام بیض کی یا مطلق تین روزی اور پڑہہ قرآن ہر مہینی مین یعنی ختم مہینی مین کر لیا کر کہا مینی طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سی فرمایا روزہ رکہہ بہتر روزہ داؤد کا روزہ رکہنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑہہ قرآن بیچ سات رات کی یکبار اور نہ زیادہ کر اوپر اسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** پس نہ کر اسلیے کہ اس سی بدن ضعیف ہو جاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینی مین تین روزی رکہنی سی ثواب ہمیشہ روزی رکہنی کا اسلیے لکہا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین پس تین روزونکی تیس لکہی گئیں گویا سارے مہینے روزی رہے ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسرے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سی کہا انہون
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی پیر اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی ونسائی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی ہین عمل یعنی درگاہ رب العزت مین پیر اور جمعرات کی
پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیی جاوین عمل میری اور مین ہون روزی سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف عمل ہر صبح وشام ملائک لیجاتی
ہین اور عرض ان دونو مین ہوتی ہین پس تعارض نہ رہا اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ بلند کیی جاتی ہین عمل رات کی پہلی عمل دنکی اور عمل
دنکی پہلی عمل راتکی یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتی ہون اور مجمل ان دونو مین ع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ذر جس وقت کہ روزہ رکہا چاہی تو مہینی سی تین دن پس روزہ
رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی ونسائی نی ف یہہ تین روزی مہینی کی کئی طرح پر آئی ہین لیکن افضل یہی
ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکہی کہ انکو ایام بیض کہتی ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی یعنی کبہی اول مہینی کیسی تین دن اور کم
تہی کہ افطار کرین دن جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابو داود نی ثلثة ایام تک ف پہلی حدیثین گذرین اونسی
معلوم ہوا کہ نری جمعہ کو روزہ نہ رکہی اور اس سی رکہنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلی ملا کر ان پچھی جمعکا روزہ رکہتی تھی
اور یا دن جمعہ کی فقط روزہ رکہنا خاصہ حضرت کا تہا جیسی روزی طی کی رکہی یا مراد روزیسی روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتی تہی کہانی
وغیرہ سی نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل موجب مذہب انکی کی ہی کہ جو مکروہ رکہتی ہین نری جمعہ کی روزیکو اور بموجب حنفیہ کی حاجت اس
تاویل کی کچہہ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سی جائز ہونا اس روزیکا ثابت کرتی ہین مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی کسی مہینی مین ہفتی اور اتوار اور پیر کو اور ایک
اور مہینی مین منگل اور بدہ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف حضرت عدل کرتی تہی کہ سب دنون ہفتہ کی مین روزہ رکہتی تہی کیونکہ
سب دن اللہ تعالی کی ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکہین اور بعض مین نہ رکہین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چہ دنونکا اسمین
ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتی مجکو یہہ کہ روزی رکہون مین تین دن ہر مہینی سی پہلا انمین سی پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داود ونسائی نی ف لفظ او الخمیس
مین او معنی او کی ہی یعنی تین روزی رکہہ کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدہ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ
چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزی رکہنی مین اختیار رکہتا ہی کہ ابتدا پیر سی کری یا جمعرات سی دونون متبرک ہین

والاثنين

ع ح وعن مسلم القرشي قال سألت أو سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام الدهر قال إن لأهلك
عليك حقا صم رمضان الذي يليه وكل أربعاء وخميس فإذا أنت قد صمت الدهر كله رواه أبو داود والترمذي
اور روایت ہے مسلم قریشی سے کہا پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل
تیرے کے تجھ پر حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور اون ایام کے کہ متصل ہونگے یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اس وقت تو نے روزے
رکھے ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجھ پر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اوس سے اونکے
ادا کے حقوق میں قصور آتا ہے اور اسیطرح اور عبادتوں کے کرنے میں بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہو اوسکے
لیے نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہوجاتی ہے تطبیق درمیان حدیثوں کے اور درمیان فعل سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے
تھے اور شاید کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزونکا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزونکے ہر مہینے
سے ع ح - اور ایک فائدہ میں قول ابن ہمام وغیرہ کا نقل کیے گئے اونسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہیں اور در مختار میں بحر
لکہا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہیں اور یہان جو ملا علی نے لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں ورنہ نہیں تو نہیں
تطبیق انہیں یون سیاہ ہے کہ دو روایتیں ہیں محمول ہیں خوف ضعف پر - مولانا وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
روزہ رکہنے دن عرفہ کے بیچ عرفات میں نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے حاجیوں کے افعال میں قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی
تنزیہی ہے نہ تحریمی - ع - وعن عبد الله بن بسر عن أخته الصماء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصوموا
يوم السبت إلا فيما افترض عليكم فإن لم يجد أحدكم إلا لحاء عنبة أو عود شجرة فليمضغه رواه أحمد وأبو داود والترمذي
وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اوسکا صما تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ روزہ رکھو تم دن سنیچر کے یعنی نفل کا مگر اوس صورت میں کہ فرض کیا جاوے تمپر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی
پس چاہیے کہ چباوے اوسکو نقل کی یہہ احمد ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو
یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسکے حکم میں ہیں روزے سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزوں میں سے کوئی روزہ
ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں اور پس چاہیے کہ چباوے الخ یعنی افطار کرے روزہ ہفتہ کا اگر رکہا ہوا اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست
انگور یا لکڑی درخت کیسی توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزے ہفتہ کے سے یہہ ہے کہ اسمین تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے میں
مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہیں رکھتے بسبب ہونے اوسکے عید اونکی لیکن تعظیم کرتے ہیں اور یہہ نہی تنزیہی ہے دیکھ
بہوکہ جو وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام يوما في سبيل الله جعل الله بينه
وبين النار خندقا كما بين السماء والأرض رواه الترمذي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین
کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں یا حج کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا اللہ کی رضامندی طلب کرنے کیلیے
اور خندق یعنی بڑا گڑہا اور پردہ شدید منع وعن عامر بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغنيمة

الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل اور روایت ہی عامر بن مسعود سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑی مین ہی یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
مرسل ہی **وذکر حدیث** ابی ھریرۃ ما من ایام احب الی اللہ فی باب الاضحیۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ
کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کی باب مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا
فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مدینہ مین پس پایا یہود کو انکو روزہ رکھتی عاشورہ کی پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی
دن جسمین روزہ رکھتی ہو تم کہا یہود یون نی یہہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نی جسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو
پس روزہ رکھا اوسدن موسی نی واسطی شکر کی پس ہم بہی روزہ رکھتی ہین اوسدن پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہم لائق تر اور
نزدیک تر ہین ساتہہ موسی کی تمسی پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم فرمایا ساتہہ روزی اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری و
مسلم نی **وعن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم من الایام ویقول
انھما یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفھم رواہ احمد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم روزہ رکہتی دن ہفتہ کی اور اتوار کی اکثر اوس چیز سی کہ روزہ رکھتی اور دونون ایام اور فرماتی کہ تحقیق یہہ دو دن عید کی ہین واسطی مشرکونکی
یعنی وہ انمین روزی نہین رکہتی بسبب عید ہونیکی پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہہ کہ خلاف کرون انکا نقل کی یہہ احمد نی **ف**
مشرکون کی یعنی یہود و نصاری کی اور انکو مشرک اس لیی کہا کہ یہود کہتی تہی عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتی تہی کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق
اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکہنی ہفتی کی یہہ ہی کہ یہہ خصوصیات حضرت کی سی ہی اور وہ خصوصیات امت کی سی یا روزہ کہ جس سی
منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کی اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کی ہو ع **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیہ ویتعاھدنا عندہ فلما فرض رمضان لم یامرنا ولم ینھنا
عنہ ولم یتعاھدنا عندہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہمکو ساتہہ روزی
دن عاشورا کی اور رغبت دلاتی ہمکو اوسپر اور خبرگیری کرتی ہماری یعنی نصیحت کرتی نزدیک آنی اوسدن کی پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ
حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سی اور نہ خبرگیری کی ہماری وقت آنی اوسدن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کی
مین بغیر لفظ ناکی ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی **وعن** حفصۃ قالت اربع لم تکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام
عاشوراء والعشر وثلثۃ ایام من کل شھر ورکعتان قبل الفجر رواہ النسائی اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا
چار چیزین ہین کہ نہ چہوڑتی تہی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون ہو کد وسی ہین روزہ رکہنا عاشورا کا اور دہنی ذی الحجہ کا یعنی نو دن اول
ذی الحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینی سی اور دو رکعتین فجر سی پہلی یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر ایام البیض فی حضر ولا سفر رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گہر مین نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے وے چاندنی راتونکے
دن ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین پس بیض صفت لیالی کی ہے یعنی ایام لیالی بیض کے اور ان راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے
آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین لوگونکو یا
اسواسطے بعض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اترے تو اونکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تہا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے رکہو
ان تین دنونمین کہ جب تیرہوین کو روزہ رکہا تو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودہوین کو روزہ رکہا تو دو تہائی بدن اونکا
سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہوین کو رکہا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین کہے مسنون ہین
بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب کہہ لے اور دوسرے یہہ کہ تین روزے اول مہینے کے یعنی پہلے سے
تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتہی منگل بدہ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چہٹے یہہ کہ اول اونکا
دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹہوین تو چہنا پیر اور دو جمعراتین
اور نوین تو چہنی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پہر پیر دوسرے ہفتے کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور
بارہوین تین روزے ہر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین کیا ون اہین تین تیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کی بعد نو
روزے ذی الحجہ مین یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کی یا بعد اوسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چہہ
روزے شوال کی کہ جنکو شش عید کہتے ہین ع ومولٰنا نقلا من کتب الحدیث **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کی زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن کی روزہ رکہنا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** واسطے ہر چیز کی زکوۃ ہے
یعنی ہر بنا ہے کہ دیا جاتا ہے بعض اوسکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتہہ اوسکے اور زکوۃ بدنکی روزہ ہے کہ گہٹتا ہے بعض بدن
اور ناقص ہوتا ہے اوس سے اور پاک ہوتا ہے گناہونسے بسبب اوسکے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہے اور روزہ طاعت بدنیہ ع **وعنہ**
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین
والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ذا ہاجرین یقول دعہما حتی یصطلحا
رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے روزہ رکہتے دن پیر اور جمعرات کی پس کہا گیا یا رسول اللہ
تحقیق تم روزہ رکہتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہے اللہ تعالی ان دنون مین واسطے ہر
مسلمان کی مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالی چہوڑ دے اونکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف**
بخشش کرتا ہے الخ یعنی روزہ رکہتا ہون مین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور
فرماتا ہے یعنی فرشتونکو جو کہ معین ہین سے سوالی برائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی اسمین پس جب مغفرت کیجاوے
گی اونکی ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ بعدہ
اللہ من جہنم کبعد غراب طائر وہو فرخ حتی مات ہرما رواہ احمد وروی البیہقی فی شعب الایمان عن سلمۃ بن قیس اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکہے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالی کی دور کرتا ہے

اوسکو اللہ تعالی دوزخ سی مانند دور رکہنی کوی کی اوڑتی ہوئی کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑہا ہوکی مرجاوی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی بیہقی نے
شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سی **ف** کہا گیا ہی کہ عمر کوی کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدای عمر سی آخر عمر تک اوڑتا رہی
تو دیکہا چاہیی کہ کسقدر مسافت طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزہ دار کو دوزخ سی دور رکہتا ہی ع ح بیہقی نے
منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور
دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ بہی منقول ہی بیہقی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی نی وحی کی طرف
ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سی یہہ کہ خبر دی قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکہی کسی دن واسطی طلب کرنی خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون
جسم اوسکی کو اور بہت دیتا ہون ثواب اوسکو اور خطیب نی روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص نفل روزہ رکہی مطلع
ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطی اوسکی ساتہہ ثواب کی سوای جنت کی یعنی اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نی
روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی اللہ تعالی کی ایک خوان ہی کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی دیکہین ہین
اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دل مین خطرہ اونکا آیا ہی نہین بیٹہین گی اوسپر مگر روزہ دار **باب** ہی یعنی بیچ تتمہ اور لواحق
بابون پہلی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل رواہ مسلم روایت ہی عائشہ سی کہ کہا داخل ہوی مجہ پر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمہاری کچہہ یعنی کہانیکی چیز کہا ہمنی کہ نہین فرمایا تحقیق مین اوسوقت روزہ دار ہون پہر آئی
ہماری پاس ایکدن اور یعنی اور پوچہا کہ تمہاری پاس کچہہ ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ بہیجا گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکہلاؤ مجکو وہ تحقیق
صبح کی تہی مینی روزہ سی پہر کہا لیا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی تہوڑی کر لی تہی اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل
کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتی ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی جسطرح کہ فرض مین بیان اسکا
اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہی کہجور اور گہی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتی ہین کہ دہی یا چہاچہہ
گاڑہی کو کپڑی مین باندہ کر لٹکا دیتی ہین اور اوسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہایا اس سی معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفل کا بغیر عذر کی
جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابوحنیفہ اور علما اونکی کہتی ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتہہ عذر ضیافت
اور مانند اسکی کی اور واجب ہی قضا اوسکی اگر افطار کری پس اس حدیث مین تاویل کرتی ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی علت کی تہا اور دلیل
اونکی مذہب کی آگی آتی ہی ع ح **وعن** انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر و
سمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر
المکتوبۃ فدعا لام سلیم واھل بیتہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تشریف لی گئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کی پاس پس لائی ام سلیم حضرت کی پاس کہجور اور گہی پس فرمایا ڈال دو گہی اپنی کو بیچ مشک اوسکی اور کہجور اوسکی باسن مین اوسکی کہ تحقیق مین روزہ سی ہون پہر کہڑی
ہوی طرف کونی کی گہر مین سی پس نماز پڑہی سوای فرض کی اور دعا کی واسطی ام سلیم کی اور گہر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
ظاہر حضرت نی روزہ اسلیی نہ افطار کیا کہ جانتی تہی کہ نہ افطار کرنیسی ام سلیم رنجیدہ نہین ہونی کین اور اختلاف کیا ہی مشائخ نی کہ آیا نفل روزہ

والی کی لیے ضیافت عذر ہی یا نہیں صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالیکی لیے اگر صاحب وسکا نہ ہی حاضر ہونیسی بغیر شرکت ہونیکی
کہانا پینی مین راضی نہو ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالی پہر قضا کری اور اگر جانے
کہ ملول نہیں ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہو وی اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا
کری مہمانی کرنیوالی کی لیے ع در مختار **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي
احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم وفي رواية قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان
كان مفطرا فليطعم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی اور وہ ہو روزیسی پس چاہیے کہ کہی مین ہوں روزیسی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت
کہ بلایا جاوی ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کری پہر اگر ہو وی روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑہی اور اگر ہو بے روزہ پس چاہیے کہ کہاوی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑی دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب نہ کہانیکی دشمنی اور اگر جانی کہ
دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کہانی اسکی کی اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کہانیکی تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہوں اسکی
نزدیک تو افضل ہی یہہ کہ کہی کہ صائم یعنی مین روزیسی ہوں برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ام هانئ قالت لما كان يوم الفتح فتح مكة جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى
الله عليه وسلم وام هانئ عن يمينه فجاءت الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ
فشربت منه فقالت يا رسول الله لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها اكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرك
ان كان تطوعا رواه ابوداؤد والترمذي والدارمي وفي رواية لاحمد والترمذي نحوه وفيه فقالت يا رسول الله اما اني
كنت صائمة فقال الصائم المتطوع امير نفسه ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہی ام ہانی سی کہ کہا جسوقت ہوا دن
فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہ اور بیٹہین بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کی تہین پس لائی ایک لونڈی
باسن کہ اوسمین تہی کچہ پینی کی چیز پہر دیا لونڈی نی وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سی پہر دیا وہ باسن حضرت نی ام ہانی کو پہر پیا ام ہانی
نی اوس سی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی مین روزیسی پس فرمایا واسطی اوسکی کیا قضا کرتی تہی تو کچہہ یعنی یہہ روزہ
قضا رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہیں فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی و دارمی نی اور بیچ روایت احمد اور
ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اوسکی پس کہا ام ہانی نی یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تہی روزیسی پس فرمایا روزہ نفل رکہنی والا مالک
ہی نفس اپنی کا اگر چاہی روزہ رکہی اور اگر چاہی افطار کری **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی ابتداءً اگر چاہی روزہ رکہی یعنی نیت روزہ رکہنیکی
کری اور اگر چاہی افطار کری یعنی اختیار کری روزہ نرکہنی کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکہنی کی اگر چاہی تمام کری روزہ کو
اور اگر چاہی افطار کری اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہی کہ نفل روزہ والی کو پہنچتا ہی کہ افطار کری اگر مصلحت جانی جیسا کہ کوئی ضیافت
کری یا وارد ہوا ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگی پس اوسکو پہنچتا ہی کہ افطار کری تا انس والفت ہو
آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہی بعد التزام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی حدیث آئندہ مین اور اس حدیث ام ہانی
کی مین کلام کیا ہی محدثین نی اور ترمذی نی کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نی کہا کہ ثابت نہین اور اسکی اسناد مین اختلاف بہت ہی

ع ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ
فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا
يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ
عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی زہری سی کہ نقل کی عروہ سی اونسی نقل کی عائشہ سی کہا
عائشہ نی تہی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین سی پس کہا حفصہ نی اى رسول خدا
کی تحقیق ہم تہین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کہانا خواہش کی ہمنی اوسکی پس کہایا ہمنی اوسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلی
اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظونسی کہ روایت کیا اونہون نی زہری سی زہری نی روایت کیا عائشہ سی بطریق
ارسال کی اور نہ ذکر کیا اوسمین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابوداود نی زمیل سی کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ
نقل کیا زمیل نی عروہ سی عروہ نی عائشہ سی ف یہہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ اونکی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا
اوسکی اسلیے کہ ظاہر امر وجوب کی لیے ہی اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ امر استحباب کی لیے ہی اونکی مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق
ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کی ہی اسنادسی یعنی منقطع ہی کہ بیچ روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تہا
وہ اسمین نہین یہہ ہی ایک اصطلاح اور مشہور یہہ ہی کہ مرسل اوس حدیث کو کہتی ہین کہ تابعی روایت کری بغیر ذکر صحابہ کی ح وَعَنْ
اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کیسی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکی پاس پس منگوایا اوسنی واسطی حضرت کی
کہانا پس فرمایا حضرت نی اوسکو کہا تو کہا اوسنی مین روزہ سی ہون پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کہایا جاتا ہی
نزدیک اوسکی یعنی اور رغبت کرتا ہی اوسکا کہانی پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اوسپر رحمت بہیجتی ہین اوسپر فرشتی یہانتک کہ فارغ
ہون کہانیوالی نقل کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ
قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ
بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی بریدہ سی کہ
کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ طعام صبح کا کہاتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہو
کہانیکی لیے ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہاتی ہین ہم رزق اپنا اور
بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانتا تو ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اوسکی اور بخشش چاہتی ہین اوسکی لیے فرشتی
جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر
کی ف یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر
اسلیے کہتی ہین کہ لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلیں اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظیم القدر

ہوئی اوسکی کئی وجہیں تعیین اس شب کی بہت قول آئی ہیں اور اکثر حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہی
خصوصًا طاق راتوں عشرہ اخیر کی میں خصوصًا ستائیسویں شب میں چنانچہ اکثر علما کی نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت
سی مقرر ہوئی اسلیی کہ باوجود چھوٹی عمروں کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تھوڑی سی عمر میں ویسی عمل نہیں کرسکتی کیں پس دی
اونکو اللہ تعالی نی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہی اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ ایکروز حضرت نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل میں سی
کہ انہوں نی عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تہی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تہی حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل
اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی اس سی پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا
آپکی امت نی عبادت کرنی اون لوگون کیسی اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر اس سی اور وہ یہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری
سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہی اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپ نی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ
ابن ابی حاتم نی جاننا چاہیی کہ ہزار مہینی کی تراسّی برس اور چار مہینی ہوتی ہیں اسی لیی فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر
ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی ہوئی اور لیلۃ القدر میں تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سی
صبح تک ہوتی ہی اور اسمیں اوترتی ہیں ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اسمیں نزول قرآن کا ہوا اور اسمیں پیدایش ملائکہ
کی ہوئی اور اسمیں جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمیں درخت جنت میں لگائی گئی اور اسمیں دعا قبول ہوتی ہی اور اسمیں ثواب
عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی میں یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کریں طاعت میں اور اعتماد نکریں اور لکھا ہی علما نی
کہ جو کوئی کوشش کری بیچ بیداری شبوں ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیی کہا ہی من لم یعرف قدر اللیلۃ
لم یعرف لیلۃ القدر اور بعضی علما نی کہا ہی کہ اوس رات کی علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی
علامتونکو اہل کشف نی طبری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات میں سجدہ کرتی ہیں اور زمین پر گر پڑتی ہیں پھر بجائی خود آجاتی
ہیں اور سجدہ کرتی ہی ہر چیز اور صواب یہہ ہی کہ شرط نہیں ہی بیچ پانی اوس رات کی دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتی ہیں اوس رات کو
اور دیکھتی نہیں کوئی چیز انمیں سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا میں ہوں اور دونوں اوس شب کو پاویں اور ایک کو کچھہ معلوم ہو ان چیزوں میں سی
اور دوسری کو کچھہ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہہ ہی کہ توفیق ہو اسمیں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور
مختار یہہ ہی کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض و ملال و خلل کا ادای فرائض و سنتون
موکدہ میں نہو افضل و اکمل ہی ورنہ اسیقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی لیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ
مولانا ناقلا من اللہ المنثور وغیرہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری
روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کی اخیر دہی رمضان کیسی نقل کی یہہ بخاری نی
ف بیچ طاق راتوں کی یعنی اکیسویں شب اور تیئیسویں شب اور پچیسویں شب اور ستائیسویں شب ۲۷ اور انتیسویں شب ۲۹
وعن ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تحقیق کتنی شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہلائی گئی شب قدر خواب مین بیچ سات راتون اخیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہتا ہون مین تمہاری خوابون کو کہ متفق ہوئی ہین اوپر سات راتون اخیر کی پس جو کوئی تلاش کری اوسکو پس چاہیی کہ تلاش کری اوسکو بیچ سات راتون اخیر کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیس کے ہین یعنی اکیسوین شب سی ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سے اخیر کی یعنی تئیسوین شب سے اونتیسوین شب تک اسلیئی کہ انتیس کا چاند یقینی ہی اوسیکی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہی واللہ اعلم ح

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہی اخیر کی رمضان سی یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کی کہ باقی رہی یعنی تئیسوین شب بیچ پانچوین رات کی کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اگنا شروع کیجئی آخر سی یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ اونتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ ستائیسوین شب ہی اور بیچ پانچوین رات کی بعد بیسوین شب کی کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نی کہا کہ یہہ راتین مذکورہ یہہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور چہبیسوین شب

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع رأسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر والباقی للبخاری وفی روایۃ عبد اللہ بن انیس قال لیلۃ ثلث وعشرین رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتکاف کیا پہلی دہی مین رمضان کی پہر اعتکاف کیا بیچ کی دہی مین بیچ خیمہ ترکی کی پہر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سی پس فرمایا کہ تحقیق مینی کیا تہا اعتکاف پہلی دہی مین تلاش کرتا تہا مین شب قدر کو پہر اعتکاف کیا مینی بیچ کی دہی مین پہر آیا میری پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتی نی کہ تحقیق شب قدر بیچ دہی آخر کی ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کری ساتہہ میری پس چاہیی کہ اعتکاف کری دہی آخر کی مین پس تحقیق مین دکہلایا گیا خواب مین تعین شب قدر پہر بہلایا گیا مین یعنی جبرئیل نی خبر دی کہ فلانی شب ہی لیکن مین بہول گیا اور تحقیق دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بہول گیا مین کہ کونسی رات تہی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہی آخر کی اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کی یعنی اخیر کی دہی کی طاق راتون مین کہا راوی نی کہ برسا مینہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نی دیکہا اور اوسکو اور تہی چہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکہا آنکہون میری نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین

کہ اونکی پیشانی پر تہا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکی نقل کرنی مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کی اور لفظ واسطی مسلم
کی اس قول تک فقیل لی انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی واسطی بخاری کی اور بیچ روایت عبد اللہ انیس کی کہ کہا تیئیسوین شب
یعنی عوض صبح اکیسوین شب کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمی کی مدور بنتا ہی چہوٹا سا کہ اوسکو فارسی مین خرگاہ
کہتی ہین اور من صبیحۃ مین حرف من کا معنی فی کی ہی اور متعلق ہی ساتہہ قول بصرت کی اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہی کہ جس رات حضرت نی
لیلۃ القدر کو خواب مین دیکہا تہا تو یہہ بہی دیکہا تہا کہ مین بیچ مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بہی برساتہا وہی علامات اونہون نی
پائی اوس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب تہی معلوم کیا اوس علامت سی کہ حضرت نی جو لیلۃ القدر دیکہی تہی وہ اکیسوین شب
یا تیئیسوین شب ہی ۔ع۔ و مولانا **وعن** زر بن حبیش قال سالت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود
یقول من یقم الحول یصب لیلۃ القدر فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انہا فی رمضان
وانہا فی العشر الاواخر وانہا لیلۃ سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انہا لیلۃ سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک
یا ابا المنذر قال بالعلامۃ او بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ لا شعاع لہا رواہ مسلم اور روایت ہے زر بن حبیش
سے کہا ارادا پوچہنی کا کیا مینی ابی بن کعب سی پس کہا مینی کہ تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی ابن مسعود کہتی ہین کہ جو شخص کہ قیام کری تمام
سال تو پاوی شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نی رحم کری اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنی سی مطلب تہا کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن
مسعود نی جانا کہ شب قدر رمضان مین ہی اور تحقیق وہ دہی آخر کی مین ہی اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی قسم کہائی ابی بن کعب نی ایسی کہ انشاء اللہ
نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مینی ساتہہ کس دلیل کی کہتی ہو یہہ ای ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کی
یا کہا بسبب نشانی کی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اوسدن نہین روشنی ہوتی واسطی اوسکی یعنی دیکہا
مینی آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہی اور بحسب ظن
غالب کی قوی اور دوسری یعنی اگر جانین گی کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہی تو اسی رات مین قیام کرین گی اور ترک کرینگی قیام تمام راتونکا اسلیے
ابن مسعود نی کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کہائی یعنی بنا بر ظن غالب کی اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنی مین قسم جزم اور منعقد
نہین ہوتی پس ابی بن کعب نی قسم کہائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزم ہو ۔ع۔ **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتی رمضان کی آخر کی عشرہ مین اوسقدر کہ نہ کوشش کرتی بیچ غیر اوسکی کی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** کوشش کرتی یعنی زیادتی طاعت مین بامید اسکی کہ لیلۃ القدر اسمین ہی ۔ع۔ **وعنہا** قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد میزرہ واحیی لیلہ وایقظ اہلہ متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندہتی تہہ بند اپنا اور
زندہ کرتی رات کو اور جگاتی اہل اپنی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مضبوط باندہتی تہہ بند کنایہ ہی اس سی کہ کوشش فرماتی
عبادت مین زیادہ عادت سی یا کنایہ ہی اس سی کہ عورتون سی الگ رہتی اور زندہ کرتی رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور
تلاوت قرآن مین مشغول رہتی اور ایک روایت مین جو آیا ہی کہ نہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگی تو مراد یہہ ہی کہ ہمیشہ

پاکر تمام رات نہین جاگتی تہی پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا سنا فی سنت نہین واللہ اعلم اور جگاتی اہل اپنی کو یعنی جگاتی بی بیون کو اور بیٹیون کو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرہ کی مین واسطی عبادت کی اور تلاش کرنی لیلۃ القدر کی ۔ع۔ ومولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانون مین کونسی رات ہی شب قدر کی کیا کہون مین اوسمین یعنی کیا دعا مانگون اوسوقت فرمایا کہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی معاف کرنیکو پس معاف کر مجہی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** یہہ دعا جامع ہی دنیا اور آخرت کی بہلائیونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ مانگی اللہ تعالی سی بندون نی کوئی چیز افضل اس سی کہ بخشی اونکو اور عافیت دی اونکو ۔ع

وعن أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی اونتیسوین شب یا بیچ ساتوین کے کہ باقی رہی یعنی ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی ہی یعنی پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب یا آخر رات مین یعنی سلخ کی رات نقل کی یہہ ترمذی نی

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیس پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا نقل کی یہہ سفیان اور شعبہ نی ابو اسحق سی موقوف ابن عمر پر **ف** ہر رمضان مین اس لفظ کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ رمضان خالی نہین جاتا شب قدر سی یعنی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہی اوسمین شب قدر بہی ہوتی ہی اور دوسری معنی یہہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہی کچہہ خاص دہی آخر ہی پر نہین اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تہا آخر کو یہہ ٹہیرا کہ آخر دہی مین ہی اسکی سوا نہین ہوتی ۔ مولانا

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری لیی جنگل ہی یعنی میرا گہر جنگل مین ہی کہ رہتا ہون مین اوسمین اور نماز پڑہتا ہون اوسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتہ ایک رات کی کہ اترون مین اوسمین طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان مین کونسی ہی جس رات مسجد نبوی مین آنکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نی تیئیسوین رات کو کہا گیا واسطی بیٹی عبد اللہ کی کہ نام اوسکا ضمرہ تہا کہ کسطرح تہا باپ تیرا کرتا کہا بیٹی نی تہا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اوس سی واسطی کسی کام کی یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی ہی یہانتک کہ نماز پڑہتی صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑہ چکتی فجر کی پاتی جانور اپنا دروازی پر مسجد کے پس سوار ہوتی اوسپر اور پہنچتی جنگل اپنی مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آئی اس سی تعین لیلۃ القدر کی جواب یہہ کہ جس سال حضرت نی اونکو یہہ فرمایا اوس سال تیئیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہو گیا ہوگا یہہ سمجہی کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے

اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو بہی تعین اوسکی معلوم نہی تو مراد یہہ ہی کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تہی اور کبہی کبہی کا معلوم ہونا منافی اسکی نہین اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو یعنی انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم۔ مولانا۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جہگڑی دو شخص مسلمانون مین سی پس فرمایا حضرت نی نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جہگڑا فلانا اور فلانا پس اوٹہا لی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہہ بہتر تمہاری لیی پس تلاش کرو اوسکو انتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام دو شخصونکا عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تہا اور اوٹہا لی گئی یعنی تعین اوسکی میری خاطر سی اور اوٹہ گئی بسبب شومی جہگڑنی انکی کی اس معلوم ہوا کہ جہگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہی اور اسکی سبب سی محروم ہوتا ہی آدمی برکات وبہلائیونسی اور ہو بہتر تمہاری لیی کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا ۔ع

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰئِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلٰئِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرَهُ قَالَ مَلٰئِكَتِي عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتونسی دعا بخشش کی کرتی ہین ہر بندی کی لیی کہ کہڑا ہو یعنی نماز پڑہتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچہہ عبادت کرتا ہو کہڑی ہو کی یا بیٹہی ہوئی یاد کرتا ہو اللہ عز وجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہی دن عید اونکی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب انکی اللہ تعالی فرشتون اپنی سی یعنی اون فرشتون سی کہ جنہون نی طعن کیا تہا بنی آدم پر پس فرماتا ہی ای فرشتو میری کیا ہی بدلا اوس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتی ای رب ہماری بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوی مزدوری عمل اوسکی کی فرماتا ہی اللہ تعالی ای فرشتو میری غلامون میری اور لونڈیون میری نی ادا کیا فرض میرا کہ تہا اون پر یعنی روزہ پہر نکلی یعنی گہرون سی طرف عیدگاہ کی چلاتی ہوئی ساتہہ دعا کی قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا مین دعا انکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پہر جاؤ یعنی اپنی گہرونکو تحقیق بخشا مینی تمکو اور بدل ڈالین مینی برائیان تمہاری نیکیون سی لکہی گئی بدلی ہر برائی کی نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نی پس پہرتی ہین لوگ اوس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اونکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

باب ہی بیچ بیان اعتکاف کی **ف** اعتکاف کی معنی لغت مین ہین ٹہیرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹہیرنا بیچ مسجد جماعت کی ساتہہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہی مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سی اور حیض و نفاس سی اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہی اسلیئی کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتی رہی ایسا ہی در مختار مین لکہا ہی

سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض ادا کرین تو سب سی ادا ہو جاتا ہی اور تارک کو ملامت نہیں کی جاتی اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھ نذر کرنیکی بان حق خواہ
نذر معلق ہو جیسی کہی کہ میں نذر مانی کہ اگر میرا یہ کام ہوگیا
تو میں اعتکاف کرونگا تو اسکی لیی لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسی کہی کہ میں نذر مانی کہ اگر میرا یہ کام ہوگیا
فی الحال ہو جیسی کہی کہ میں اپنی پر اعتکاف تین دن کا واجب کیا اور اعتکاف نفل کی لیی حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف
کی کری تو بہی درست ہی اور سوای ان دونوں قسموں کی مستحب ہی پر اکثر مدت اعتکاف نفل کی لیی حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کی اعتکاف
کی کری تب بہی درست ہی اور اس مین اختلاف ہی کیا ہی امام محمد کی نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات میں ہو خواہ دن میں اور یہی ایک روایت
ہی امام اعظم رح سی اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد میں آوی تو نیت اعتکاف کی کری اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی میں نی
جبتک کہ ہوں مسجد میں تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سی نجاوی اور امام ابو یوسف کی نزدیک اکثر روز ہی یعنی دن سی زیادہ اور امام اعظم رحمہم
سوای ان مرروایت کی یہ منقول ہی کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ح درمختار

الفصل الاول

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده متفق عليه
روایت ہی عائشہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اعتکاف کرتی آخر دہی دن رمضان کی
یہانتک کہ قبض روح آپکی کی اللہ نی پہر اعتکاف کیا آپکی بی بیوں نی پیچہی آپکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہ اعتکاف کیا
حضرت کی بی بیون نی اپنی اپنی حجروں میں اسلیی کہا ہی فقہا نی کہ مستحب ہی عورتوں کو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت میں اور اگر مسجد
نہو تو ایک جگہ کو گہر میں مسجد مقرر کر اوسمین اعتکاف کرین لیکن وہ انکی حق میں حکم مسجد کا رکہتی ہی اور ضرورتا وہمیں سی نکلیں اور عورتوں کو
مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع عالمگیری درمختار

وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبريل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگوں میں ساتھ بہلائی کی اور تہی بہت سخاوت کرتی رمضان میں تہی جبرئیل ملاقات کرتی حضرت
سی ہر رات رمضان میں پڑہتی روبرو جبرئیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کی پس جس وقت ملاقات کرتی حضرت سی جبرئیل ہوتی
حضرت بہت سخاوت کرنیوالی ساتھ بہلائی کی ہوا چہوڑی ہوئی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بہت سخی لوگوں میں ساتھ بہلائی کی
یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتی تہی اور بہلائی بہت کرتی تہی بہ نسبت اوروں کی خصوصا رمضان میں کہ وہ ایام بابرکت میں نیکی کرنی ثواب
فضل ہی اور ہوا چہلائی گئی سی یعنی جو ہوا کہ مینہ لاتی ہی حاصل یہہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اوس سی بہی زیادہ
حضرت ہوتی تہی نفع پہنچانی اور بہلائی کرنی میں وقت ملاقات جبرئیل کی اور اس حدیث میں اشارہ ہی ساتھ اسکی کہ آدمی کو فضیلت والی
اور صحبت نیکوں میں زیادہ کوشش کرنی چاہیی بہلائی کرنی میں اور یہہ حدیث باب الاعتکاف میں اسلیی لائی کہ حضرت رمضان میں اعتکاف
ہی کرتی تہی ع ح

وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
پڑہا جاتا تہا یعنی جبرئیل پڑہتی تہی روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن ہر سال میں ایک بار پس پڑہا گیا قرآن روبرو حضرت کی دو بار اوس سال
کہ حضرت وفات کیی گئی اور تہی حضرت اعتکاف کرتی ہر سال میں دس دن پہر اعتکاف کیا بیس دن اوس سال میں کہ وفات کیی گئی نقل کی
یہہ بخاری نی ف اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑہتی تہی روبرو جبرئیل کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑہتی

ہی دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہی سواسطی کہ ایکبار پڑہتی ہون جبرئیل اور پہر پڑہتی ہون رو برو اونکی حضرت جیسا دو حافظ دور کرتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ دور کرنا ہی سنت ہے اور دو بار قرآن پڑہا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطی کمال شوق کی اور مستعد ہونیکی ساتہہ حاضر ہونی کی درگاہ رب العزة مین **بیت** وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۔ آتش شوق تیزتر گردد اور اسمین تنبیہ ہی امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطی ملاقات اللہ تعالی کی اور وہشی گہڑی ہونیکی رو برو اوسکی رزقنا اللہ ع ح **وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ وھو فی المسجد فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرتی طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگہی کر دیتی مین اونکی اور نہ داخل ہوتی گہر مین مگر واسطی حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** یہہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالی کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگہی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر دہوو ہی اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کی سطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور نکلی واسطی حاجت انسانی کی امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ساعت بہی بغیر حاجت یعنی ضرورة کی نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرحکی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسی پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کی حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح اوراد مین لکہا ہی کہ نکلی غسل کی واسطی غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسی نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سی ہو تو اوسپر جانا داخل حاجت مین ہی اس سی اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور موذن اور غیر موذن اسمین برابر ہین ہو جب روایت صحیحہ کی اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی لیی نکلی وقت زوال سی اور جس سی جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت سی نکلی کہ پاوی جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سی زیادہ جامع مسجد مین ٹہریگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گہر سی کہانا لانا ہی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد سی نکالی اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اوسکا استحسانا کذا فی البدایع اور اسیطرح اگر بخوف جان یا مال کی اور مسجد مین جاوی تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کی لیی اور قرض خواہ نی روک رکہا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین فاسد ہونیکا اور کوئی ڈوبتا ہوا چلتا ہو اور یہہ اوسکی نکالنی کی لیی نکلی یا جہاد کی لیی اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کی لیی تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذرون مذکورة الصدر کی نکلیگا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر بہی گرچہ سہو سی نکلی اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کی نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا ورنہ نہین ع ح عالمگیری ۔ در مختار **ف** اس حدیث سی یہہ بہی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی ہی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین ۔ مولانا **وعن ابن عمر ان عمر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال فاوف بنذرک متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر نی پوچہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا نذر کی تہی مینی جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** جاہلیت مین جاہلیت وہ حالت کو کہتی ہین کہ تہی دستور عرب پہلی حضرت کی نبوة کی اور بعضون نی کہا کہ مراد اوس سی وہ حالت ہی کہ پہلی ظاہر ہونی اسلام کی تہی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی

اور پوری کرنذر اپنی یہہ امر استحباب کی لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی اور اگر بعد اسلام کی کی ہو تو امر وجوب کی لیے ہی اور کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہی پورا کرنا اوسکا یعنی بعد اسلام کی مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین صحیح ہی نذر اوسکی دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتی ہین اوپر بیان کئی گئی اور کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہی واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی ظاہر الروایت یہہ ہی کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سی اور ایک روایت امام اعظم رح سی یہہ ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہی وسمین روزہ بہی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نی لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پہر پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکہہ اور اور دلیل اونکی حدیث عائشہ کی ہی کہ آگی آتی ہی لا اعتکاف الخ اوس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکہنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینی مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتی ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکہا ہوا اور پہر نذر کری اعتکاف اوس دن کا تو نہین صحیح اور اگر نذر اعتکاف کی رمضان معین مین تو اور مہینی مین قضا اوسکی کری ساتہہ روزہ مستقلہ کی پس نہین جائز ہونگی قضا اوسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزی رمضان کی رکہتا ہو یا اور کچہہ اور اگر کئی روز کی اعتکاف کی نیت کری تو اون دنونکی راتونکا بہی اعتکاف لازم ہوجاتا ہی اور اسیطرح جو نذر کری اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتونکا بہی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف بیچ کے ایک شب کا اور اگر نذر کری کہ اعتکاف ایک مہینی کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی گرچہ متصل نکہا ہو ع ح درمختار سالا بہ

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دس دن اخیر کی بیچ رمضان سی پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کی کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی ابی بن کعب سے

ف شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہی اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہ سی اور کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نوافل ہو کہ وہ قضا کئی جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کئی جاتی ہین فرائض انتہی تشبیہہ ہی قضا کرنی مین ہی بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ع - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتی فجر کی پہر داخل ہوتی بیچ جگہہ اعتکاف اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوزاعی اور ثوری نی کہ ابتدا اعتکاف کی دن سی ہی اور چارون اماموں کی نزدیک یہہ ہی کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کی اگر ارادہ کری اعتکاف ایک مہینی یا عشری کا تو اور تکلی خیر روز

بعد غروب آفتاب کے پس لوگ تھی دن ایک اول حدیث کی یہہ ہی کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کی پہلی غروب کی مسجد مین آتی تہی اور شب کو وہان رہتی
جب نماز صبح کی پڑہتی تو اوس حجرہ مین کہ اعتکاف کی لیی بوریی کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتی تا اکیلے رہین لوگون سی پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب کے ہوتی مشغول ہونا اعتکاف
کی جگہہ مین صبح کو ہوتی ہے ش **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا
هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب نکلتی حاجت کی لیی پوچہتی
بیمار کو اوس حالت مین کہ ہوتی اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد کی پس گذرتی جسطرح کہ ہوتی پس نہ ٹہیرتی پوچہتی اوس سی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف پس گذرتی یعنی گذرتی اوس ہیأت پر کہ ہوتی وہ اور سیدہ میل کرتی اور طرف اور نہ ٹہیرتی بلکہ ستے پوچہتی چلی جاتی اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کے
محل کا اپنی کہ معنی فلا یعرج کی یہہ ہین کہ نہ ٹہیرتی اور نہ میل کرتی راہ سی اور طرف اور لفظ یسال بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نی
جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطی نماز جمعہ کے اور عیادۃ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون اماموں کی جبکہ نکلی قضاء حاجت کے لیی اور اتفاق پڑی
اوسکو عیادۃ مریض کا اور نماز کا بیت پر پس تمیز ہورا ہی اور نہ ٹہیری زیادہ قدر نماز سی تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹہیرا ہوگا راہ سی اور زیادہ
ٹہیریگا قدر نماز سی باطل ہوگا اعتکاف تبہی اور قصد کر کر جنازہ کی لیی اور نماز جنازہ کی لیی اور عیادۃ کی لیی نکلی اور اگر نکلیگا ان چیزونکی لیی تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا
اور اگر شرط کری وقت نذر کی اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا عیادۃ مریض اور نماز جنازی اور حاضر ہونی مجلس علم یعنی وعظ سننی کی لیی تو جائز
ہی ع عالمگیری **وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ
وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف والی کو یہہ کہ نہ عیادۃ کری مریض کی یعنی ساتھہ قصد کی اور ٹہیر کر
اور نہ حاضر ہو واسطی نماز جنازی کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ صحبت کری عورۃ سی اور نہ مباشرت کری عورت سی اور نہ نکلی واسطی کسی کام کی مگر اوس کام
کی لیی کہ ضرور ہی یعنی پیشاب پائخانہ وغیرہ کی لیی اور نہین اعتکاف مگر ساتھہ روزہ کی اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف
نہ مباشرت کری مباشرت سی مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینی اور گلی لگانی اور چہونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہہ افعال کرنا
معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنی سی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہے
اور نہین تو نہین اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اوس چیز کی کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر
کرنا اوس چیز کا مکروہ تحریمی ہی اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنی نفس کی لیی یا عیال کی لیی ہو تو درست ہی اور تجارت کی لیی ہو تو نہین درست اور غیر
معتکف کو کسیطرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادۃ جانی اوسکو اور چپ رہنا بری اور
بیہودہ باتونسی اچہا ہے اور کلام مباح بی ضرورۃ مکروہ ہی اور ساتھہ ضرورۃ کی داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکہا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورۃ مسجد مین
ایسا حسنات کو کہاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسی آگ خشک لکڑیونکو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیی کہ تلاوت
قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکہتا رہی انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھہ روزی کی یہہ
دلیل حنفیہ کی ہی بیچ شرط ہونی روزی کی اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سی نماز پڑہتی ہون امام ابو حنیفہ رح
سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سی پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد
جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکہا ہی علماء نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پہر مسجد نبوی مین پہر

مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین پہر مسجد جامع مین پہر اوس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کی نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین شرح نوح در مختار

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ تہی جب اعتکاف کرتی بچہایا جاتا اونکی لیی بچہونا اور لگایا کہی جاتی اونکی لیی چارپائی اونکی پیچہی یا آگی ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کی یہہ نام اسواسطی ہوا کہ ابولبابہ انصاری سی ایک تقصیر ہوئی تہی اونہون نی اپنی تئین اوس ستون سی باندہ دیا تہا کئی روز تک بندہی رہی بعد کئی دنکی توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو کہول دیا ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتکاف کرنیوالیکی حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سی اور جاری کی جاتی ہین واسطی اوسکی نیکیان مانند کرنیوالی سب نیکیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف بند رہتا ہی گناہون سی یعنی جو کہ مسجد مین کا رہتا ہی اوسکی شان سی ہی یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سی اور لفظ یجری ساتہہ جیم اور ری مہملہ کی ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نی کہا معروف کا یعنی جاری کی جاتی ہین اور ہمیشہ رہتی ہین اعتکاف کرنیوالیکی لیی ثواب ان نیکیون کی کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مثل عیادۃ وغیرہ کی مانند ثواب کرنیوالی اون نیکیون کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ جیم اور زی معجمہ کی ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب ان نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اونسی بسبب اعتکاف کی مانند عیادۃ مریض کی اور ساتہہ جانی جنازیکی اور ملاقات کرنی مسلمانون کی اور سوائی انکی جیسیکہ دیا جاتا ہی ثواب کرنیوالی ان نیکیون کی کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولی کی اور ہمیشہ عبادۃ اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالی کی قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سی بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر پڑا ہو عرض حاجت ہی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سی کہتا ہی کہ ای مولی میری تیری دروازی سی ٹلنی کا نہین جبتک کہ تو مجہی بخشیگا نہین اور میری سب مقاصد بر لاتیگا نہین اور میری غم کو دور نہین کریگا ۱۲ ع امداد الفتاح

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کی ف جاننا چاہیی کہ تلاوت قرآنکی افضل عبادات کی ہی خصوصًا جبکہ نماز مین ہو فضیلت ثواب اوسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑہنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلونکو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین یہی قرآن ہی اور مقصد اعلی تلاوت سی یہہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین اور آخرۃ کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الہی یاد اور مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سی پکڑی جاوی نہ یہہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نہ کری قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رب تال القرآن والقرآن یلعنہ یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوای پڑہنی قرآن کی ساتہہ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی لیی تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ صحیح ادا کرنی حق قرآنکی ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادۃ کی لیی بہی سات روز سی کم مین نچاہیی اور جسقدر اس سی زیادہ مین ختم کری افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانی اوسکو بہی چاہیی کہ حضور دل سی شروع

کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدا تعالی کا اور احکام اوسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا
کلام اللہ سے سنتا ہے || **آداب** تلاوت کے یہہ ہین کہ وضو ساتھہ مسواک کے کر کے اچھی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور
ساتھہ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہے دعا شروع کے اندر اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بے واسطہ
سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور
آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان
پڑہنے کے رووے اور اگر رونا نہ آوے تو بتکلف غمگین ہو کر اپنے کو رونا سا کرے اور دل اسکی نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑہنا ساتھہ تدبر و تفکر کے
بہت بہتر ہے زیادہ پڑہنے سے کہ خالی ہو ان چیزون سے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شمار کے کچہہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور یہہ
جو اسزمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے **بیت**
خواجہ پندارد کہ طاعت میکند * بیخبر کز معصیت جان میکند || اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑہنا منقول ہے وہ کرامت ہے اونکی اور اونکو اونکی پیروی سے بات
مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھہ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا
ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہے حدیث
شریف مین آیا ہے کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یاد پڑہنے سے افضل ہے اسلیے کہ اسمین
آنکہین اور اور اعضا بہی عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآنکو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہے تا تعظیم
حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کہانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورۃ درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کے
کلام کرے بعد ازان پہر اعوذ باللہ پڑہ کر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسیکی
نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگونکو جمع کرے کہ مستحب ہے اور اپنے قرابتیونکو اوسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور
بعد ختم قرآن کے پہر الحمد اور البقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ مؤدب بیٹہہ کر پڑہے اور اسیطرح راہ مین
پڑہنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑہے والا چپکے پڑہے اور بیچ جگہہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور کمیلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑہنا مکروہ ہے اور قرآنکی
تقطیع بہت چہوٹی اور لکہنے حرفونکے متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بحسب ضرورت کے ہفیتان اور مانند اونکی کرنی جائز ہین اور قرآنکو اوس لشکر
مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بہی نلیجاوے تا مبادا کافرونکے ہاتہہ مین پڑے اور وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے
نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کر لے تو سبکے ذمہ سے گناہ
ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانونپر واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکہنا باقی قرآن کا اور سیکہنا اوسکے احکام
اور فقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پاؤن پہیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پاؤنکے نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر
لٹکتا ہے یا طاق مین رکہا ہو تو اودہر پاؤن پہیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکہنا سفر مین حفاظت کے لیے
مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا کِتَابُکَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کتاب تیری ہے اوتاری گئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور اونکے اصحاب اور اونکے تابعدارون سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ

انت اعلم من لسانی منیات بعثت حاجۃ یا سنات انقلت و حیائات سیئات فیما بینک و بین عبادک اللھم فاجعل نظری فیہ عبادۃ و

تعلق ہے تیری طرف بدون بات تیری کی گئیا توفیق اور کرکے باعث کو یہ بھی غرض ہو کہ تیرے لیے میرے ہمیشہ ہو جہاں بیچ و بندوں کی باعث کو نظر سیر کو ہمیشہ عبادت

وقرأتی فیہ فکرا وتفکری فیہ اعتبارا انک انت البر الرءوف الرحیم رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون

اور قرأت کو میری سوچ اور فکر کو میرے عبرت کیونکہ تو ہی بہت مہربان رحم والا ہے اے رب پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے وسوسوں شیطانوں کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ای رب اس کہ حاضر ہوں

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور کہے اللھم اجعل القرآن زیادتی تنزل اللھم عظم رغبتی فیہ واجعلہ نورا لبصری وشفاء الصدری وذہابا

یا اللہ قرآن کو میرے دلکی زیادتی کا سبب کر اے اللہ میری رغبت اس میں زیادہ کر اور اسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور دور

لھمی وحزنی وبیض بہ وجھی وارزقنی تلاوتہ وفھم معانیہ برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد تلاوت ہر روز کی یہ دعا پڑھے اور بسا کر

بان ہمی کو اور غم میرا اور روشن کر ساتھ اسکے منہ میرا اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھنا معانی اسکی ساتھ رحمت اپنی کے ای بہت مہربان مہربانوں کے

اللھم اجعل القرآن لنا فی الدنیا قرینا وفی الاخرۃ شافعا وفی القبر مونسا وفی القیامۃ صاحبا وعلی الصراط نورا وفی الجنۃ رفیقا

یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور　اور جنت میں رفیق

ومن النار سترا اور جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منتھی الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم جب ختم کرتے قرآن دعا کرتے کھڑے ہوکر روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے اس نے تحقیق طلب کی خیر کو جگہ سے

اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن شریف کو تو اللہ بہت سی اصحاب میں کہ وہ کھڑے ہوئے

پر کہتے الحمد للہ رب العلمین الحمد للہ الذی خلق السموت والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفروا بربھم

یعدلون لا الہ الا اللہ وکذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا لا الہ الا اللہ وکذب المشرکون باللہ من

العرب والمجوس والیھود والنصری والصابئین ومن دعا للہ ولدا وصاحبۃ اوندا اوشبھا اومثلا اوسمیا

اوعدلا فانت ربنا اعظم من ان تتخذ شریکا فیما خلقت والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم

یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان

اللہ بکرۃ واصیلا والحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا قیما لینذر باسا شدیدا

من لدنہ ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصلحت ان لھم اجرا حسنا ماکثین فیہ ابدا وینذر الذین

قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لھم بہ من علم ولا لابائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا

الحمد للہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض ولہ الحمد فی الاخرۃ وھو الحکیم الخبیر یعلم ما یلج فی الارض

وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو الرحیم الغفور الحمد للہ فاطر السموت والارض جاعل

الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنی وثلث وربع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر ما یفتح

اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم الحمد للہ وسلم

علی عبادہ الذین اصطفی آللہ خیر اما یشرکون بل اللہ خیر وابقی واحکم واکرم واجل واعظم مما

يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَانْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ درمنثور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عثمان رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین سی وہ شخص ہی کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو کوئی سیکھی قرآن جیسیکہ حق ہی سیکھنی کا اور سکھاوی اوسکو وہ سب سی بہتر ہی اور حق سیکھنی سی مراد یہہ ہی کہ احکام حقایق اور دقایق قرآن کی سیکھی ۱ع

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھی بیٹھی ہوئی اوپر چبوترے سایہ دار کی پس فرمایا کونسا تم مین سی دوست رکھتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کی یا عقیق کی پس لاوے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بدون گناہ کی اور بدون توڑنی ناتی کی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتی ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کی پس سکھاوی یا پڑہی دو آیتین کتاب اللہ سی بہتر ہی واسطی اوسکی دو اونٹنیون سی اور تین آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی تین اونٹنیوں سی اور چار آیتین بہتر ہین واسطی اوسکی چار اونٹنیون سی اور گنتی آیتونکی سوا اسکی بہتر ہی گنتی اونٹنیونکی سی یعنی زیادہ چار آیتونسی بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیونسی مثلا پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیونسی اسیطرح بعد اسکی اور سمجھہ لی نقل کی یہہ مسلم نی ف اوپر چبوترے سایہ دار کی ایک چبوترا پٹا ہوا تھا سامنی مسجد کی اوسمین فقرا مہاجرین رہتی تھی نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہی مدینہ مین اور عقیق بھی نام ایک جگہہ کا دو کوس مدینہ سی ان دونون جگہونمین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوسمین بکتی تھی اور عرب اونٹونکو بہت دوست رکھتی ہین خصوصا بڑی کوہان کی پس حضرت نی سوال مذکور کرکی رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سی پس غرض کیا یہہ بطریق تمثیل کی اور اونکی سمجھانیکی لیی ورنہ تمام دنیا کچھہ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیۃ کی ۱ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پھری طرف گھر اپنی کی یہہ کہ پاوی بیچ گھر مین تین اونٹنیاں حاملہ بڑی فربہ عرض کیا ہمنی کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کی بہتر ہی واسطی اوسکی تین اونٹنیوں حاملہ بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماہر قرآن کا ساتھہ فرشتون لکھنی والون بزرگ نیکوکار کی اور وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطی اوسکی دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی

نہین پڑہنی ہین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سی وہ فرشتی ہین کہ جو لوح محفوظ سی اللہ تعالی کی کتابین لکہتی ہین یا وہ فرشتی کہ اعمال
بندونکی لکہتی ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتہہ اونکی ہی یعنی دنیامین اونکا سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکی لیی منازل ہونگی کہ ہوگا اونمین رفیق اون فرشتونکا
کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنی کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلائی ہی پڑہنی پر اور یہہ معنی اسکی نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہے
وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کی داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی لیکن
اٹک کر پڑہتی والیکو بہی باعتبار مشقت کی ایکطرحکی فضیلت اور ثواب ثابت ہی ۳ ع ۳ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَ
رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شک کرنا دو شخصونکی سوا
کسی چیز مین شک کرنا خوب نہین مگر دو شخصونکی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی اوقات رات کی مین
اور اوقات دنکی مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سی اوقات رات کی مین
اور اوقات دنکی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا میرک نی کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو کری زوال نعمت کی کسیکی لیی
پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتہہ آیات و احادیث صحیحہ کی اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکہکر آرزو کری کہ میری پاس بہی ہو بغیر
آرزو کرنی زوال اوسکی کی اوس سی اسکو غبطہ کہتی ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امور دنیا مین مباح ہی اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہی یعنی مثلا
کسیکو مسجد وغیرہ بناتی دیکہکر آرزو کری کہ اگر میری پاس ہیسا ہو تو مین بہی بناؤن خوب ہی ثواب پاتا ہی اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہی
یعنی غبطہ اچہا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ اسلیی کہا ہی مظہر نی کہ یعنی نہین لایق آرزو کرنی آدمی
کو یہہ کہ ہو واسطی اوسکی نعمت جیسیکہ اور پاس ہی مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الہی حاصل ہو بسبب اوسکی مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکی
اور سوائی انکی اور بہلائیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیی اور وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی یعنی تلاوت
کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہی اوامر و نواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا
ہی اوسکو ع ۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ
مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَ
طَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَءُ
الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَ
الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال مسلمان کا کہ
پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کی ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہی اور مزہ اوسکا اچہا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین پڑہتا ہو قرآن مانند
حال کہجور کی ہی نہین بو اوسمین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندراین کی پہل کی نہین
اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کی کہ بو اوسکی اچہی اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہی اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا
قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی ف مومن پڑہنی والا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت ہونی ایمان کی اوسکی

دلمین اور خوشبو رکہتا ہی کہ لوگ ثواب پاتی ہین بسبب سنی قراۃ اوسکی اور سیکہتی ہین قرآن اوس سی اع، وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتہہ اس کتاب کی یعنی کلام اللہ کی کتنی لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتہہ اوسکی کتنی لوگونکو نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسنی پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی — اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی ان لوگونمین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنی قرآن نہ پڑہا اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی اع، ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَءُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَءْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ اسید بن حضیر نی کہا اوس وقت کہ وہ یعنی مین پڑہتا تہا رات کو سورہ بقرہ اور گہوڑا اوسکا بندہا ہوا تہا نزدیک اوسکی ناگاہ شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑہنی سی یعنی تاکہ دیکہی کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس گہوڑا بہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تہا پہر پڑہنی لگی پہر جولانی کی گہوڑی نی پہر جب ~~ہوری~~ پس ٹہیر گیا گہوڑا پہر پڑہنی لگی پہر شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہہ شوخی کسی سببسے ہی پس موقوف کیا پڑہنا اور تہا بیٹا سعید کا یحیی قریب گہوڑی کی ڈرا یہہ کہ پہنچاوی اوسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹی کی طرف تاکہ سرکاوی گہوڑی کی پاس سی پس جب سرکایا اوسکو اوٹہایا سر اپنا طرف آسمان کی پس ناگہان ایک چیز ہے مانند ابر کی اوسمین ہی مانند چراغون کی پس جب صبح کی اسید نی بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت نی پڑہی گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نی ڈرا مین یا رسول اللہ اس سی کہ کچلی گہوڑا یحیی کو اور تہا گہوڑا یحیی کی نزدیک پس پہرا مین طرف یحیی کی اور اوٹہایا مینی سر اپنا طرف آسمان کی پس تہی ناگہان ایک چیز مانند ابر کی اوسمین مانند چراغونکی پس نکلا مین یعنی اپنی گہر سی یہانتک کہ نہ دیکہا مینی اوسکو یعنی چراغانکو فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا تہا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تہی فرشتی نزدیک ہوئی تہی واسطی آواز قراۃ تیری کی اگر پڑہتا رہتا تو البتہ صبح کرتی فرشتی دیکہتی لوگ طرف اونکی نہ چہپتی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین بدلی فخرجت صیغہ متکلم کی یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کی ف گہوڑا شوخی کرتا تہا اون فرشتون کی ڈر سی کہ اوترتی تہی واسطی سننی قرآن کی اور ٹہیر جاتا تہا بسبب چڑہ جانی فرشتونکی آسمان پر حالت چپ رہنی مین اور لفظ اقرا کی معنی ابن حجر نی یہہ لکہی ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوی زمانہ آئندہ مین ایسی حالت تو نہ چہوڑنا اسکو بلکہ پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی طلب یاد دلانی کی ہین زمانہ ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تونی اور اسلیی کہا اوسکی جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ملائکہ اژدحام کرتی ہین قرآن کی سننی پر یہانتک کہ ہوتی ہین

مانند ایک چیز پردہ ہونیوالیکی درمیان اوسکی اور درمیان آسمان کی اور تہی بیچ چراغ مونہہ اوسکی ۱ع ۶ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ
رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ
يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
براسی کہا تہا ایک شخص پڑہتا سورۂ کہف اور اسکی طرف اوسکی گہوڑا تہا بندہا ہوا ساتہہ دو رسیون کی ڈہانک لیا اوس گہوڑیکو ایک ابر نی اور ہونی لگا نزدیک
اور نزدیک اور شروع کیا گہوڑی اوسکی نی اوچہلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نی آیا حضرت کی پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی
پس فرمایا یہہ تہی سکینہ اوتری تہی بسبب پڑہنی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی و تسکین قلب و رحمت
کو اور اوسکی سبب سی دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبہی بصورت ابر وغیرہ کی ظاہر
ہوتی ہی ۳ع ۷ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ
قَالَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ
الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن معلی سی کہ کہا تہا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس نہ جواب دیا مینی اونکو پہر آیا مین حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑہتا تہا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نی جواب
دو واسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم اوسکی جسوقت پکاری تمکو پہر فرمایا کیا نہ سکہلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورہ قرآن مین
پہلی اسکی کہ نکلی تو مسجد سی پہر پکڑا حضرت نی ہاتہہ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنی یہہ کہ نکلین کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق آپ نی فرمایا تہا کہ البتہ سکہلاؤن
مین تجکو بہت بڑی سورۂ قرآن سی فرمایا وہ سورۂ الحمد للہ رب العالمین ہی وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نمازمین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا
ہین وہ نقل کی یہہ بخاری نی ف جواب دو واسطے اس سی معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینی سی نماز نہین جاتی تہی جیسی
خطاب کرنی پیغمبر خدا کیسی نماز نہین جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ اسلیی فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہی اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معنی اسکی
بہت ہین باوجود اختصار لفظونکی چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہی بعضی
عارفین نی کہ جو کچہہ اگلی کتابونمین ہی وہ سب قرآن مین ہی اور جو کچہہ قرآن مین ہی وہ سب سورہ فاتحہ مین ہی اور جو کچہہ فاتحہ مین ہی وہ بسم اللہ مین
ہی اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہی اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی دین ہمنی تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نمازمین یا ثنا کی گئی ہی اونکی ساتہہ فصاحت کی اور اعجاز کی مراد اونسی سورہ فاتحہ ہی اور دیا ہمنی تجکو قرآن عظیم مراد اس سی بہی فاتحہ
ہی از بسکہ یہہ جز اعظم قرآن کی ہی مبالغۃً فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی ۲ع ۸ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ٹہیراؤ اپنی گہرون کو مقبری تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ
بقرہ نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ ٹہیراؤ گہرون کو مقبری یعنی جیسی مقبری خالی ہوتی ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اسطرح گہرونکو ٹہیراؤ
کہ مردونکی مانند پڑی رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گہرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مندہی

ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ
الا ہو الحی القیوم قال فضرب بیدہ فی صدری وقال لیہنک العلم یا ابا المنذر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی
بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو المنذر کہ کنیت ہی ابی کی کیا جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالی سی ساتہہ تیری
بہت بڑی ہی کہا مینی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا ای ابو المنذر جانتا ہی تو کونسی آیت کتاب اللہ سی ساتہہ تیری بہت بڑی ہی کہا مینی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیی کہ خوشگوار ہو تجکو علم ای ابا المنذر
نقل کی یہہ مسلم نی ف اول یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ سپرد کیا حضرت کی اول از راہ ادب کی اور جواب یا دوسری بار واسطی پوچہنی حضرت کی بن جمع
کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضون نی کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرفسی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب
برکت تفویض اور حسن ادب کی پس جواب دی سوال کی اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیی کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور
صفات باری تعالی کا ہی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ
زکوۃ رمضان فاتانی ات فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ وقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال انی محتاج وعلی عیال ولی حاجۃ شدیدۃ قال فخلیت عنہ فاصبحت فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ
وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ قال اما انہ قد کذبک وسیعود فعرفت انہ سیعود لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ سیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
دعنی فانی محتاج وعلی عیال لا اعود فرحمتہ فخلیت سبیلہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نگہبانی کرنی یعنی جمع کرنی زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہونیکی بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میری
پاس ایک شخص پس شروع کین لپین بہرنی غلہ مین سی لیکر اپنی پاس اور دامن مین کہتا جاتا تہا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ پہنچاؤنگا مین
تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ
ہی میری ذمہ کہا ابو ہریرہ نی پس چہوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خبر غیب کی دی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا
قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی مین تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دیا مینی اوسکو
فرمایا حضرت نی خبردار ہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی پیچ ظاہر کرنی حاجت کی اور وہ پہر آویگا یعنی پس ڈرتا رہ اوس سی پس جانا مینی کہ وہ پہر
آویگا بسبب فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ وہ پہر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لپین لینی لگا غلہ مین سی پس پکڑا مینی اوسکو اور
کہا مینی کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چہوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون اور میری ذمہ پر نفقہ کنبی کا ہی پہر
نہ آونگا مین پس رحم کیا مینی اوسپر پس چہوڑ دی مینی راہ اوسکی ف اسپر شاید کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکی کہ پہر نہ آونگا والا ثابت ہو چکا تہا جہوٹ
اوسکا پیچ ظاہر کرنی حاجت کی زبانی مخبر صادق کی ۱۲ ع فاصبحت فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک قلت یا رسول اللہ شکی حاجۃ شدیدۃ وعیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ
قال اما انہ قد کذبک وسیعود فرصدتہ فجاء یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ
اُعَلِّمْكَ كَلِمٰتٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَءْ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَةَ فَاِنَّكَ لَنْ یَزَالَ عَلَیْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا یَقْرُبُكَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ
فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ
اَنَّهٗ یُعَلِّمُنِیْ كَلِمٰتٍ یَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مِنْهُ
مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَیْطٰنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابو ہریرہ
کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کہایا مینی اوسپر چہوڑدی مینی راہ اوسکی یعنی بسبب
عہد اوسکی کہ پہر نہ اویگا پس فرمایا خبردار رہو تحقیق اوسنی جہوٹ بولا تجسی یعنی اسمین کہ پہر نہ آویگا اور پہر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا لینی لین غلہ
سی پہر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لیجاونگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ اخیر ہی تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ مین نہیں آونگا
اور پہر آتا ہی تو کہا اوسنی چہوڑ دو مجکو سکہلاونگا مین تمکو کتنی کلمی کہ نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اونکی جسوقت کہ جگہہ پکڑو طرف بچہونی اپنی کی یعنی سونی کی لیی
پس پڑہو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑہو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرفسی نگہبان یعنی
فرشتہ اور نہین نزدیک ہونیگا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سی واسطی ایذا دینی دینی و دنیوی کی صبح تک پس چہوڑدی مینی راہ اوسکی
پس صبح کی مینی پہر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ کہا قیدی نی یہہ کہ سکہلاوی مجکو کتنی کلمی کہ نفع دی مجکو
اللہ بسبب اونکی فرمایا حضرت نی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی سچ کہا تجسی یعنی اس سکہانی مین اور وہ ہی جہوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہی تو کس سے
خطاب کرتا تہا تو تین رات سی کہا مینی نہین فرمایا یہہ شیطان تہا یعنی صدقات کی ناقص کرنیکی لیی آیا تہا نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِنْ
فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْیَوْمَ لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا
مَلَكٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَهُمَا لَمْ یُؤْتَهُمَا نَبِیٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ
وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام
بیٹہی ہوئی تہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کہلنی کیسی اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نی یہہ دروازہ
ہی آسمان کا کہولا گیا آجکی دن نہین کہولا گیا کبہی مگر آج پس اوترا اوس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کی
نہین اوترا کبہی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتی نی حضرت کو پہر کہا خوشوقت ہو تم ساتہہ دو نورونکی کہ دیی گیی ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی
تمسی سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سی مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہہ مسلم نی
ف پس اوترا یہہ کلام راوی کا ہی کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ساتہہ دو نورونکی انکا نام نور اسلیی ہوا کہ یہہ روشنی ہونگی کہ چلینگی آگی
پڑہنی والی اپنی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہی کہ مراد خاتمہ سی للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کعب سی بہی
یہی منقول ہی اور کوئی حرف حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی انمین دو طرح کی ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہی مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا
اور سوا ئی انکیکی اور دوسری کلمی فقط حمد و ثنا کی ہین پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑہیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمی مین ہی اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑہیگا

در سولہ الا اپنی ثواب دیگا جیسا کہ قرآن کی حرفوں پر ملتا ہی ع ، وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ الْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِیْ لَیْلَةٍ کَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سی آخر تک جو شخص پڑہی اوسکو رات میں کفایت کرتی ہیں اوسکو نقل کی ہیہ بخاری
و مسلم نی ف کفایت کرتی ہیں یعنی دفع کرتی ہیں اوس سی شرارت جن انس کیکو یا کفایت کرتی ہیں قیام لیل سی ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنَ
الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ یاد کری دس آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا
جاویگا شر دجال کیسی نقل کی ہیہ مسلم نی ف دجال سی یا وہ دجال مراد ہی کہ اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا یا دجال سی مراد ہر جہوٹا فریبیہ ہی اور
ترمذی کی روایت آگی آتی ہی اوسمیں یون ہی کہ جسنی پڑہین تین آیتیں اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی کہا بعضون نی کہ وجہ جمع کی ہم
یہہ ہی کہ جو کوئی یاد کری دس آیتیں تو بچایا جاویگا شر اوسکی سی اگر ملیگا اوس سی اور جو کوئی پڑہیگا تین آیتیں تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکی سی اگر نہ ملیگا
اوس سی حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کی پس دس آیتوں کی یاد کرنی سی فتنہ ملاقات سی بچیگا اور تین کی پڑہنی
پڑہنی سی اوس فتنہ سی بچیگا کہ بغیر اوسکی ملنی کی لوگ اوسمیں گرفتار ہونگی واللہ اعلم ع ، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ
الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا عاجز ہی ایک
تمہارا یہہ کہ پڑہی ایک رات میں تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نی اور کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی
نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی بخاری نی ابی سعید سی ف قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کی اسلیے ہی کہ قرآن میں مذکور ہیں قصے اور احکام اور
توحید اسمیں توحید خوب مذکور ہی اور بعضون نی کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کی پس بموجب تقریر اول کی
نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑہنی سی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کی تین بار پڑہنی سی اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہو جاتا ہی
ع ، وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ
صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ
ذٰلِکَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنی رفیقوں کی نماز میں اور ختم
کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتہہ قل ہو اللہ احد کی پس جبکہ پہری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا روبرو حضرت کی پس فرمایا پوچہو اوس سی کسواسطی کرتا ہی یہہ
پس پوچہا اوس سی کہا واسطی کرتا ہوں میں یہہ اسلیے کہ تحقیق اسمیں ہی صفت رحمان کی اور میں دوست رکہتا ہوں یہہ کہ پڑہوں اوسکو یعنی ہمیشہ واسطی
ہونی صفت رحمان کی اسمیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنی اوسکی اسکو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف ختم کرنا ساتہہ قل ہو اللہ کی یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کیمیں بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہنا بعد
فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورہ کی ہر رکعت میں قل ہو اللہ او یہی قول جو معنی لکہی ہیں وہ خوب ہیں کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاهَا

أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکہتا ہون اس سورہ کو مراد اوس سی سورہ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورہ سی داخل کریگی تجکو بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی نی اور روایت کیی بخاری نی معنی اسکی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عجب آیتین ہین کہ اوتاری گئین آج کی رات نہین دیکہی گئین مانند اونکی کبہی یعنی بیچ مقدمہ پناہ دینی کی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی ہر شب ملاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر دم کرتی دونون ہاتہونمین پس پڑہتی اونمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتی دونون ہاتہونکو بدن اپنی پر جہانتک ہوسکتا شروع کرتی پہیرنا ہاتہونکا اپنی سر پر اور اپنی منہہ پر اور اگلی جانب بدن اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتہہ اور جگہہ پہیرتی کرتی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتہون پر کرتی تہی اور پڑہتی تہی بعد اسکی پس بعضون نی تو کہا ہی کہ یہہ اس لیی کرتی تہی کہ تا مخالفت ہووی ساحرون کی کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتی ہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتی پہر پڑہتی اور پہر دم کرتی ع وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج میں انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جہگڑیگا بندونسی اور واسطی قرآن کی ظاہر ہی اور باطن ہی اور دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنی ملایا مجکو یعنی رعایت کی میری حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہہ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجکو یعنی رعایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوسپر نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سی کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت میں کہ ضائع نہین کرنیکا حق سبحانہ اونکی حق کو اور ثواب دن لوگونکی کہ محافظت کرینگی انکی جیساکہ حال بادشاہونکی مقربونکا ہوتا ہی اور جہگڑیگا بندونسی یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اونسی جہگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جہگڑیگا یعنی جناب الہی میں شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجہتی ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجہتی اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سی یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجہہ اپنی کی ساتہہ قرآن کی مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا ادنکا ع ح وَعَنْ

عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسا کہ تو ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہی قرآنکی اور عمل کرتا رہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی وسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑہا اوسکو اور جسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کی کہ پڑہی تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کی بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہیگا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لائق حال اوسکی ہوگا چڑہیگا اور اسمین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سی پڑہتی ہین اونکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآنکی بحسب گنتی کوفیونکی کہ اس بارہ مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چہہ ہزار اور دو سو چھتیس ہین اور سوا اسکی اور بہی قول بہت سی آئی ہین اسمین جو چاہی قراءۃ کی کتابون مین دیکہہ لی ح ع بحر العلوم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکی دل مین کچہہ قرآن سی مانند گہر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچہہ بہی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان کہتا ہو اوسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران کی ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا باطن آبادہی نور ایمان سی تہوڑا جانتا ہوگا تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ط ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلامونکی مانند بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی ویسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالیکی اسمین اوپر غیر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہی یاد کرنی قرآن کی مین اور جاننی اور سمجہنی معانی اسکی مین اور عمل کرنی مین اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا میری سی کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والونسی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنی والون اور ذکر کرنیوالونسی لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنی مانگنی والونکی اسلیے کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سی مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ ہمکو دی اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر تر یہی ہی ط ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

ھٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی
ایک حرف کتاب اللہ یعنی قران مین سی پس اسطی اوسکی عوض ہر حرف کی نیکی او نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین
کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہنی مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی
یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ
فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا
بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَ
هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ
وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ
حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ اور روایت ہی حارث
اعور یعنی کانی سی کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین اوگون پر کہ بیٹھی تہی پس ناگہان لوگ مشغول تہی بیچ باتون بیفائدہ کی یعنی قصون وغیرہ مین
اور چہوڑ دی تہی تلاوت قران وغیرہ پہر گیا مین حضرت علیؓ کی پاس پس خبر دی مینی اونکو پس فرمایا حضرت علی نی کیا تحقیق کی اونہون نی یہہ بات
یعنی چہوڑ دیا اونہون نی قرآن اور مشغول ہوئی بیفائدہ باتون مین کہا مینی کہ ہان فرمایا حضرت علی نی خبردار ہو تحقیق سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی مانی تہی خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور بری مذاہب نکالینگی کہا مینی کسطرح خلاصی ہوگی اس سی یا رسول اللہ
فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سی عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہاری یعنی اگلی امتونکی خبرین اور خبر ہی اونکی کہ پیچہی تمہاری
ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوسمین حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہاری یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور
حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپسکی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق وباطل کی نہین بیہودہ جس متکبر نی چہوڑا قرآن کو
ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنی ڈہونڈہی ہدایت اوسکی غیر مین یعنی کتابونمین اور علمون مین کہ نہین نکالی گئی قران سی اور نہ موافق ہین ساتہہ اوسکی
گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ مذکور با حکمت اور وہ راہ ہی سیدہی اور وہ ایسا ہی
کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی خواہشین حق سی طرف باطل کی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین اور نہین سیر ہوتی اوس سی علما اور نہین
پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کی اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نی اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنی
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کی پس ایمان لائی ہم ساتہہ اوسکی جسنی کہا موافق اوسکی اوسنی سچ کہا اور جسنی عمل کیا ساتہہ اوسکی ثواب
دیا جاویگا اور جسنی حکم کیا ساتہہ اوسکی یعنی درمیان لوگونکی انصاف کیا اور جسنی بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکی یعنی طرف ایمان لانی اور عمل کرنیکی
اوسپر راہ دکہایا گیا طرف سیدہی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو
ہی یعنی وہ جہوٹا ہی **ف** جس متکبر نی چہوڑا قرآنکو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا اوسکو یا توڑیگا گردن اوسکی اصل مین

قسم کی معنی یہین توڑنی اور جدا کرنیکی پس معنی یہہ ہین کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سی بخلاف اوسکی کہ عمل کرے قرآن پر اوسکو
پہنچاویگا اللہ تعالی اعلی مراتب کو اور کہا طیبی نی کہ جسنی ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمی کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر
یا ترک کی قراءۃ اوسکی ازراہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور جسنی چہوڑا پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کی یا کسل و ضعف کی باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی پس نہین گناہ
اوسپر لیکن وہ محروم ہی ثواب سی اور نہین کچہہ ہوتین بسبب اتباع اوسکی خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سی اور اگر کوئی کہی
کہ اہل بدعۃ یعنی روافض و خوارج وغیرہما بہی تو دلیل پکڑتی ہین کلام اللہ سی وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہہ ہے
کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتی ہین اسلیے کہ چہوڑ دین اونہون نی حدیثین حضرت کی کہ جنسی مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونہون نے اونکی
کہ جو کامل تہی کلام اللہ کی سمجہنی مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس پہچانا اونہون نی قرآن کو حق پہچاننی کا اسلیے کہا ہی جنید رح نی کہ جو کوئی نہ یاد کرے
قرآن اور نہ سیکہی حدیث نہ پیروی کیجاوی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کی اور ہمیشہ قناعت کی اپنی جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان
کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتہہ کتاب و سنت کی واللہ اعلم + اور کہا طیبی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین قادر ہوتی اہل ہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و
تغیر و کج کرنی اسکی اس صورت مین کہ تعدیہ کی لیے ہی اور نہین ملتین ساتہہ اوسکی زبانین یعنی اور عبارت اسکی مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت
اسکی یا مراد یہہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنونکی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونی دلونکی اوپر تلاوت اسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے
نی وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ + اور نہین سیر ہوتی اوس سی علما یعنی نہین احاطہ کر سکتی کنہ اوسکی کو علما اسقدر کہ ٹہیر رہین طلب اوسکی سی مانند ٹہیر
رہنی اوس شخص کی کہ سیر ہوتا ہی کہانی سی بلکہ جب مطلع ہوتی ہین ایک چیز پر حقائق اوسکی سے مشتاق ہوتی ہین اوس چیز کی زیادہ اول سی اور نہین
پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرأت اوسکی اور سننی اذکار و اخبار اوسکی بار بار پڑہنی سی بلکہ جب پڑہتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت
بہ نسبت پہلی بار کی اگرچہ نہ سمجہی معنی اوسکی ۱؎ وَعَنۡ مُعَاذِ الۡجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ قَرَأَ
الۡقُرۡاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیۡهِ اُلۡبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ضَوۡءُهٗ اَحۡسَنُ مِنۡ ضَوۡءِ الشَّمۡسِ فِیۡ بُیُوۡتِ الدُّنۡیَا لَوۡ کَانَتۡ
فِیۡکُمۡ فَمَا ظَنُّکُمۡ بِالَّذِیۡ عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ اَحۡمَدُ وَاَبُوۡ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص پڑہی قرآن اور عمل کرے ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی پہنائی جاویگی ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی
روشنی آفتاب کیسی بیچ گہرون دنیا کی اگر ہو آفتاب اندر گہرون تمہارے کی پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتہہ قرآن کی نقل کی
یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف پڑہی قرآن یعنی خوب طرح پڑہی اوسکو اور کہا ابن حجر نی کہ یاد کرے اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہارے
گہرون مین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کی کہ آفتاب باوجود اس روشنی کی اگر اندر گہرونکی ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکی کہ ہی باہر اور اونچا اور
اخیر جملہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب اوسکی ماں باپ کی یہہ قدر ہوویگی اوسکی سبب سی تو اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا ۲؎ وَعَنۡ عُقۡبَةَ بۡنِ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ لَوۡ جُعِلَ الۡقُرۡاٰنُ فِیۡ اِهَابٍ ثُمَّ اُلۡقِیَ فِی النَّارِ مَا احۡتَرَقَ
رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر کردانا جاوی قرآن چمڑی مین
پہر ڈالا جاوی آگ مین یعنی بالفرض و التقدیر تو نہ جلی نقل کی یہہ دارمی نی ف بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تہا جیسی معجزی
اور انبیا کی اونکی زمانی مین ہوتی تہی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل کرے اوسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جلیگا پس مراد
چمڑی سی پوست و بدن آدمی کا ہی ۳؎ وَعَنۡ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ قَرَأَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَظۡهَرَهٗ

فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا جس شخص نی کہ پڑھا قرآن پہر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکیکو اور حرام جانا حرام اوسکیکو داخل کریگا اوسکو الله بہشت مین یعنی اول ہی مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکی گہروالون اوسکیسی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوگی واسطی اونکی آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکی ہونگی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی ابی بن کعب کو کسطرح سی پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورہ فاتحہ پہر فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل میں اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی دارمی نی قول ما انزلت سی اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کی معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی + وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَؤُهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی سیکہو قرآن پہر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآنکا واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی پہر پڑہتا ہی اور ہمیشہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی مشک سی کہ پہنچتی ہی بو اوسکی تمام مکانون مین اور حال اوس شخص کا کہ سیکہا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراءۃ اور قیام سی یا عمل نکیا اور کلام الله اوسکی دل مین ہی مانند حال تہیلی کی ہی کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف سیکہو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی کہا ابو محمد جوینی نی کہ سیکہنا اور سکہانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض عین ہی سیکہنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑہنا فرض ہی نماز مین اور کہا نووی نی کہ مشغول ہونا یا دکرنی قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سی افضل ہی نماز نفل سی اسلیی کہ وہ فرض کفایہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نی اسپر کہ مشغول ہونا ساتہہ حفظ قرآن کی افضل ہی مشغول ہونیسی اور علمو نمین کہ جو فرض کفایہ ہین فرض عین یعنی نہ فرض عین کہ حکم اوسکی تفصیل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تہیلی بہری ہوئی کی الخ یعنی سینہ قاری کا مانند تہیلی کی ہی اور قرآن اوسمین مانند مشک کی پس جب وہ پڑہتا ہو پہنچتی ہی برکت اوسکی گہر اوسکی مین اور سننی والونکو اور اخیر جملہ کا یہہ مطلب ہے کہ جسنی سیکہا قرآن اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور ونکو پس ہوا مانند مشک کی تہیلی کی کہ سر اوسکا بندہا ہوا ہی نہین پہونچی خوشبو کسیکو سے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی حٰم کو اوسکو سورہ مؤمن کہتی ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب کن انکی یعنی سی آفات وبلیات ظاہر وباطن کبھی شام تک اور جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب کن انکی صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف الیہ المصیر تک آیتہ مذکور یون ہی حٰم تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتونکو ساتہہ لکہنی تقدیر انکی لوح محفوظ مین پہلی پیدا کرنی آسمان وزمین کی دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا ساتہہ اونکی سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک جاتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سی گذری کہ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سی پس ایک جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بہی ہوسکتی ہی کہ اول دس آیتونکی یاد کرنیکی یہہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتونکی پڑہنی کی یہہ خاصیت ٹہیری واللہ اعلم ۱۲ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی ہر چیز کی دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یٰس لکہتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب پڑہنی اوسکی ثواب پڑہنی قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کی اور مقاصد عمدہ قرآن کی اسمین مذکور ہین ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پڑہی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلی پیدا کرنی آسمان وزمین کی ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نی قرآن یعنی پڑہنا انکا کہا خوشحالی ہی واسطی اوس امت کی کہ اوتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین وسیر اور خوشحالی ہی واسطی اون دلون کی کہ اوٹہاوینگی یہہ یعنی یاد کرینگی اور محافظت کرینگی اسکی اور خوشحالی ہو واسطی اون زبانونکی کہ پڑہین گی یہہ قرآن نقل کی یہہ دارمی نی ف پڑہین یعنی ظاہر کین یہہ سورتین درمیان کیا ثواب تلاوت اونکی کا یا سمجہایا اونکو معنی فرشتونکی تئین اور الہام کیا ونکو معنی انکی اور کہا ابن حجر نی کہ حکم کیا بعضی فرشتونکو

[illegible]

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعمر بن أبي خثعم الراوي يضعف وقال محمد يعني البخاري هو منكر الحديث

[illegible]

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وهشام أبو المقدام الراوي يضعف

[illegible]

وعن العرباض بن سارية أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد يقول إن فيهن آية خير من ألف آية رواه الترمذي وأبو داود ورواه الدارمي عن خالد بن معدان مرسلا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب

[illegible]

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن سورة في القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه

[illegible]

وعن ابن عباس قال ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب أنه قبر فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الذي بيده الملك حتى ختمها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب الله رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

[illegible]

الملک پہا نتک کہ تمام کیا اوسکو پہر آیا نبی کا ذکر نیوالا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینے والی ہی نجات دیتی ہی پڑہنے والیکو اللہ کی عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** سنا خیمہ کہڑا کرنیوالی نی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑہتی ہوی نیند مین یا جاگتی مین اور ظاہر تر یہہ ہی آدمنع کرنیوالی ہی یعنی بچانی ہی عذاب قبر سی یا گناہونسی جوکہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچاتی ہی اپنی قاریکو اس سی کہ پہونچی اوسکو رنج محشر مین مع، **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ غَرِیْبٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور اسیطرحسی کہا محی السنۃ نی شرح السنہ مین کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہی **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اسلیے کہ غریب کبہی ہوتی ہی صحیح ت، **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہی چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن مین بیان مبدا ومعاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی اسلیے برابر آدہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونی قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہوچکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اسلیے ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورہ مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ح، **وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَھِیْدًا وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ** اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ سننے والا جاننے والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پہر پڑہی تین آیتین اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سی آخر سورہ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتہہ اوسکی ستر ہزار فرشتی دعا کرتی ہین واسطی اوسکی یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتی ہین اوسکی گناہونکی لیے شام تک اور اگر مری اوس دن مین تو مرے گا شہید اور جو شخص پڑہی اس عوذ و آیہ کو وقت شام کی ہوتا ہی ساتہہ اسی مرتبہ کی یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی، **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ** اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیی جاتی ہین اوس سی یعنی اوسکی اعمالنامہ مین سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بدلی دو سو بار کی اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین یہہ استثنا کی

وقت شام کی تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سی یعنی دفع کریگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ اَوْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہا مینی یا رسول اللہ پڑہون مین سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنی اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھہ بہت پوری نزدیک اللہ کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنی کی واسطی دفع برائی وغیرہ کی اس سورۃ کی برابر کوئی سورۃ کامل تر نہین یہہ سلیے سب سی زیادہ کامل ہی کہ اسمین ہر مخلوق کی برائی سی پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنی مین کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نی کہ مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنی پر ساتھہ ان دونون سورتونکی انتہی حاصل ان دونون کی قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینی سی ۱۲ ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُودُهٗ** روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرو معانی قرآن کی اور پیروی کرو غرائب اوسکی اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہین اور حدین اوسکی **ف** مراد فرائض سی مامورات ہین یعنی جن چیزونکی کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سی منہیات ہین یعنی جن چیزونکی کرنیسی منع فرمایا ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ** اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑہنی قرآن کسی غیر نماز مین اور پڑہنا قرآن کا غیر نماز مین یادہ ثواب رکہتا ہی تسبیح و تکبیر سی اور تسبیح بہت ثواب رکہتی ہی اللہ دینی سی اور اللہ دینا بہت ثواب رکہتا ہی روزی سی اور روزہ ڈہال ہی آگ دوزخ کی سی **ف** جو نماز کہڑی ہوکر پڑہی اوسمین پڑہنا قرآن کا افضل ہی پڑہنی اوسکی سی اوس نماز مین کہ بیٹہہ کر پڑہی اور تسبیح و تکبیر سی یعنی اور اور ذکر اور دعاؤن سی بہی افضل ہی اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور اوسمین احکام اوسکی ہین اور تسبیح یعنی اور اذکار بہت ثواب رکہتی ہین اللہ دینی سی مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل ہی عبادۃ لازم سی کہ نفع اوسکا کرنیوالی ہی کو پہونچی ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کی ہی ذکر اوس سی مستثنیٰ ہی ذکر اللہ کا سب سی بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنی چاندی اور سونی کیسی راہ خدا مین اور اللہ دینا افضل ہی روزی سی یعنی نفل روزی سی اسلیے کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہنچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصی ثواب ہوتا ہی مگر روزہ میرا ہی لیے ہی اور مین جزا دونگا اوسکی پس پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزی سی اور دوسری سی معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سی تطبیق انمین یون دی گئی ہی کہ افضلیت باعتبار جہات کی ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکی کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکی کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کہانی پینی وغیرہ سی ۱۲ ع ح **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ** اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثواب پڑہنی آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کی یعنی یاد پڑہنا ہزار درجی اور ثواب

پڑہنی اوسکا مصحف مین یعنی دیکہکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑہنی کی دو ہزار درجی تک دیکہکر پڑہنی مین ثواب زیادہ اسلیی ہوتا
کہ تدبر اور تفکر اوسمین خوب ہوتا ہی اور دیکہتا ہی قرآن مین اور ہاتہہ لگاتا ہی اور اوٹہاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکہنا قرآن مین عبادت ہی اور
بہت صحابہ اور تابعین دیکہہ کر پڑہتی تہی آیا ہی کہ حضرت عثمان رض کی پاس دو قرآن پہٹی تہی بسبب بہت پڑہنی کی اونمین اور کہا نووی نی کہ یہہ
حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑہنی مین تدبر اور تفکر اور جمعیت زیادہ ہوتی ہی دیکہکر پڑہنی سی تو یاد پڑہنا افضل ہی ورنہ اگر دونون برابر ہون
دیکہکر پڑہنا افضل ہی ۱۲ ع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا
يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ﴾ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہنچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا
اور پڑہنا قرآن کا نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی بسبب کرنی گناہونکی اور وقوع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ
ہوجاتا ہی موت کی بہت یاد کرنیسی اور قرآن کی پڑہنی سی جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہوجاتی ہی ۱۲ ح ﴿ وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ
قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ
سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ﴾ اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا
کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآن مین بہت بڑی ہی یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کی فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی
کونسی آیت قرآن مین بہت بڑی ہی فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکہتی ہو یہہ کہ پہنچی تمکو اور امت
تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سی نیچی عرش اوسکی سی دیا ہی وہ اس امت
کو نہین چہوڑی کوئی بہلائی دنیا و آخرۃ کی سی مگر شامل ہی اوسپر نقل کی یہہ دارمی نی ف پہلی ایک حدیث گذری اوسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی
سورۃ کہا اور اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافاۃ نہین ہی اسلیی کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہی حمد اور دعا و عبادۃ کو اور خلاصہ ہی قرآن کا
اور یہہ اس باعتبار بڑی ہی کہ اسمین توحید خوب کو رہی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سی آخر تک یعنی دوست رکہتا ہون یہہ کہ پہنچی تمکو
اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلی باقی قرآن کی اور نہین چہوڑی کوئی بہلائی الخ آمن الرسول سی اشارا ہی ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ
ہی اسلام و احکام پر و الیک المصیر اشارہ ہی جزاء عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہی منافع دنیوی و اخروی پر ۱۲ ح ﴿ وَعَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ﴾ اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کی یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی اگر پڑہی اسکو ساتہہ ایمان و یقین کی تو شفا ہوتی ہی
ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکہہ کر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بہی نفع کرتا ہی امراض کو ۱۲ ع ﴿ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
قَالَ مَنْ قَرَاَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ﴾ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا

رات مین لکہا جاتا ہی اسطی اوسکی ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا **ف** آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سی آخر سورہ تک اور رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین ورثابت ہوا ہی پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کی تہجد کی لیی پہلی وضو وغیرہ کی ۴ع وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص پڑہی سورہ آل عمران دن جمعہ کی دعا کرتی ہین اور استغفار کرتی ہین واسطی اوسکی لیی فرشتی رات تک نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی جبیر بن نفیر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ تعالی نی ختم کی سورہ بقرہ ساتھہ دو آیتونکی یعنی آمن الرسول سی آخر تک دیا گیا مین دو آیتین گنج اوسکی سی کہ نیچی عرش کی ہی پس سیکہو اونکو اور سکہلاؤ اونکو اپنی عورتونکو اسلیی کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کی وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی ابی سعید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی اسطی اوسکی نور یعنی نور ایمان و ہدایت اوسکی دلمین درمیان دو جمعون کی نقل کی بیہقی نی دعوات کبیر مین وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَؤُا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسُ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر و حشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو نہ پڑہتا کسی چیز کو سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہین ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گناہ گار پس پہیلائی اوس سورۃ نی بازو اپنی اوسپر کہا ای پروردگار میری بخش اسکو پس تحقیق وہ تہا بہت پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نی اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکی بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو واسطی اوسکی درجہ اور کہا خالد نی بہی کہ تحقیق یہہ سورہ جہگڑتی ہی اپنی پڑہنی والیکی طرفسی قبر مین کہتی ہی یا الہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سی یعنی قران سی جو کہ لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہون کتاب تیری سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی تحقیق یہہ سورہ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندی کی رکہی گی بازو اپنی اوسپر پہر شفاعت کریگی واسطی اوسکی پس باز رکہی گی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق سورہ تبارک کی مانند اسکی اور نہی خالد نہین سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نی کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورہ پر قران مین ساتہہ سا

بیہقی نے نقل کی یہہ دارمی نے ف پہنچا مجاہد یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے ستر صحابیوں سے ملاقات کی ہے پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع میں ہیں اسلیے کہ یہہ چیزیں معلوم نہیں ہوتیں مگر حضرت کی فرمانیسے اور پہیلائی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کی بن گیا اور بازو پہیلائی اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا بازو رحمت کی پہیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ میں لیا اور حمایت کی اوسکی اور جہگڑتی ہے اپنی پڑہنی والیکی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑہتا ہے اوسکو اور اوسکی شفاعت کرتی ہے قبر میں اوسکی تخفیف عذاب اوسکیکی یا فراخ کرنی قبر اوسکی کی اور مانند اسکی اور طاؤس تو ہے تابعین سے ہیں اور بزرگ دے گئیں الخ یہہ منافی نہیں ہے خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتوں قرآن کی ہے بعد فاتحہ کی اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہتہ کر ہے کہ اوسمیں مضامین عمدہ ہیں اور انکو فضیلت اس جہتہ کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہیں اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثیں ہیں کہ دارمی نے روایت کیں یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مولف نے جمع کردیا ہے ۱۲ ع ۱۲ ح مولانا وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہنچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے یٰس اول دن میں روا کیجاتی ہیں حاجتیں اوسکی یعنی حاجتیں دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْہَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے سورہ یٰس واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کی بخشی جاتی ہیں واسطے اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کئے پس پڑہو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنی کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور اسیطرح کبیرہ بہی بخشے جاتی ہیں اگر چاہے اللہ تعالی اور پڑہو نزدیک مردوں اپنی کی یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں تاکہ وہ سنیں اسکو اور معانی اسکی سمجہیں پس یہہ ہووے ہیج حکم پڑہنے اونکیکی اور ہووے سبب مغفرت کی یا مراد یہہ ہے کہ پڑہو نزدیک قبروں موتے اپنی کی اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکہتے ہیں مغفرت کی ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونہوں نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کی بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کی خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہہ دارمی نے ف بلندی قرآنکی سورہ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اسمیں اور مفصل یعنے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک یہہ خلاصہ ہے ساری قرآن کا اسلیے کہ انمیں مفصل ہیں وہ مضمون کہ مجمل ہیں اور سورتوں میں اور وجہہ تسمیہ انکیکی بہی یہہ خوب ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے ہر چیز کی زینت ہے اور زینت قرآنکی سورہ الرحمن ف اسلیے کہ اسمیں بیان ہے دنیا و آخرتکی نعمتوں کا اور بیان ہے اوصاف حوروں کا کہ دولہنیں ہیں جنت کی اور بیان اونکی زیور وغیرہ کا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِہٖ یَقْرَاْنَ بِہَا کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے سورہ واقعہ ہر شب میں نہیں پہنچتا اوسکو فاقہ کبہی اور تہے

ابن مسعود حکم کرتی اپنی بیٹیونکو کہ پڑہین یہہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** فاقہ کی معنی ہین محتاجگی
اور حاجتمندی سنی یہہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اوسکو محتاجگی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی صبر یا نہین پہونچتی اوسکو محتاجگی ولکی بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہی
فراخی ولکی اور معرفت رب کی اور توکل و اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اونہانیکی معانی اس سورۃ کیسی آور جاننا چاہیی کہ شارع نی رغبت دلائی ہی مشغول
عبادتونکی کہ ہو شر اور نافع ہین امور دنیا کی مین یہی کہ حاصل ہونا اونکا مقدم ہی دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو فارغ

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم دوست کہتی اس سورۃ کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف**
دوست کہتی تہی حضرت اسکو اسلیی کہ اسمین یہہ آیت ہی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہہ شاہد ہی اوپر حق ہونی قرآن کی اور رد
ہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا میںنی یا رسول اللہ کیا تہا حضرت ابراہیم کی صحیفون مین فرمایا تہین تمام مثالین کہ ای
بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین میںنی بہیجا تجہکو تا کہ جمع کری دنیا بہت سی ولیکن بہیجا میںنی تجہکو کہ پہیری تو دعا مظلوم کی اسلیی کہ مین
نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جبتک کہ اوسمین عقل ہی یہہ کہ ہون واسطی اوسکی چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات
کری اوسمین اپنی رب سی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسمین نفس اپنی سی اور ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسمین بیچ صنعت خدا کی اور ایک وقت
رکہی اپنی حاجت یعنی کہانی پینی وغیرہا کی لیی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطی تین چیزونکی واسطی توشہ تیار کرنی معاد کی یا درست
کرنی معاش کی یا لذت اوٹہانیکی غیر حرام سی اور لازم ہی عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتہہ زمانی اپنی کی متوجہ ہو حال اپنی پر محافظت کرنیوالا واسطی زبان
اپنی کی اور جسنی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی سی کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا میںنی یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفون
موسی کی مین فرمایا مین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کرتا ہی موت کا پہر وہ خوش ہی ہوتا ہی تعجب
کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کہی آگ کا اور پہر ہنستی بہی اور تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ یقین کری ساتہہ تقدیر کی اور پہر وہ رنج اوٹہاوی بیچ
طلب کرنی معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطی اوسکی کہ دیکہی دنیا کو اور انقلاب اوسکا اور پہر اطمینان کری طرف اوسکی تعجب کرتا ہون مین واسطی
اوسکی کہ یقین کری حساب کا کل کی دن اور پہر عمل نکری ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ
ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا
ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پہر کہا پڑہاؤ مجہکو یا رسول اللہ پس فرمایا
پڑہ تین سورتین اون مین سی کہ جنکی اول مین الر ہی کہا بڑی ہوی عمر میری اور سخت ہی دل میرا یعنی غالب ہی اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان
کی اور موٹی ہی زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اون مین سی کہ اول
اونکی حم ہی یعنی یہہ چہوٹی ہین بہ نسبت اونکی پہر کہا اوسنی مانند پہلی کہنی کی کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ پڑہاؤ مجہکو ایک سورۃ جامع یعنی جسمین جمع ہون
بہت سی باتین پس پڑہائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی سورہ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سی یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا

اوس شخص نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتھہ حق کی نہ زیادہ کرونگا اوس سی یعنی اوسپر عمل کرونگا اوسیکی کبہی پہر پیٹہہ پہیری پیغمبر علیہ وسلم
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اوس شخص نی دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف جن سورتون کی سری پر اکتاب
سورتین ہین اور سورہ اذا زلزلت جامعہ ایسلیی ہی کہ اسمین ایک آیہ جامعہ ہی فمن یعمل مثقال ذرہ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ آمین
چیزین کرنی نکرنی کی آگئین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيعُ اَحَدُكُمْ
اَنْ يَقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيعُ
اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کیا نہین طاقت رکہتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نی کون طاقت رکہتا ہی یہہ کہ پڑہی ہزار آیتین
ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکہتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑہی سورہ الہکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ۱۲
ف یعنی اگر یہہ سورہ پڑہی تو ثواب پڑہنی ہزار آیتونکا پاتا ہی ایسلیی کہ اسمین بی رغبتی دلائی ہی دنیا سی اور رغبت دلائی ہی عقبی مین ۱۲ ع وَعَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا
قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ
فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی بطریق ارسال
کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پڑہی قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی اوسکی لیی بسبب اوسکی ایک محل بہشت مین اور جو پڑہی بیس
بار بنائی جاتی ہین اوسکی لیی بسبب اس سورۃ کی دو محل بہشت مین اور جو پڑہی اسکو تیس بار بنائی جاتی ہین اوسکی لیی بسبب پڑہنی اوسیکی تین
محل بہشت مین پہر کہا حضرت عمر بیٹی خطاب کی نی قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بناوینگی ہم محل اپنی یعنی جب ایسا ثواب ہی تو بہت پڑہینگی
اسکو تا بہت سی محل ہوین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت فراخ ہی اس سی یعنی ثواب و فضل اوسکا بہت فراخ ہی پس رغبت
کرو اوسمین اور تعجب کرو نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ
فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ
فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ
قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی بیچ رات کی سو آیتین نہین جہگڑیگا اوس سی قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑہی رات مین دو سو آیتین لکہا جاتا ہی
واسطی اوسکی ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑہی رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہی اسحال مین کہ ہوتا ہی واسطی اوسکی بقدر قنطار کی ثواب
عرض کیا صحابہ نی کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہہ دارمی نی ف نہین جہگڑیگا الخ یعنی قرآن جہگڑیگا اور دشمن ہوگا
اوس سی کہ نہ پڑہی اوسکو اور ملازمت نہ کری اوسپر پس پڑہنا سو آیتونکا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کی اور ادای حق اوسیکی اوس شب مین
کافی ہی اور جاننا چاہیی کہ جہگڑنا قرآن کا دو سبب سی ہوگا ایک بسبب نہ پڑہنی کی اور ایک بسبب عمل نکرنیکی پس بسبب نہ پڑہنی کی جو جہگڑیگا وہ
تو پڑہنی سی رفع ہوگا اور بسبب عمل نکرنیکی جو جہگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہہ کہ اگر قرآن پڑہیگا اور عمل بہی کریگا بالکل اسکی جہگڑی

اور کتاب العظمۃ ابوالشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم کی مین وارد ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنیکا سر
چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابوالشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیی کہ فاتحۃ الکتاب
پڑہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی شعبی نی اوسکو
کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ پہ دم کر اوسنی کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ
کی مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کی پڑہنی چاہیی اور اوسکی دو طریق ہین ایک تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے
میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض کو
یا سحرزدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض ورسحرزدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بی قید
ملانی میم کی ساتہہ لام کی ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینہ مین مطلب حاصل
ہو فبہا والا دوسری تیسری مہینی مین اسیطرح کری اور لکہنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کی پہر دہو کر پلانا اوسکا
واسطی شفاء امراض مزمنکی چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کی درد اور درد سر اور درد شکم اور درد رودن کی لیی سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا
مجرب ہی اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو
ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک
لشکر والونکو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی پڑہتی ہی ہر ایک کو جو کچھہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی
پہونچی کہ عمر مین سب سی چہوٹا تہا اوس سی بہی پوچہا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی + اور بیہقی نی شعب الایمان مین
روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نی سورہ بقرہ کو ساتہہ حقائق اور دقائق اوسکیکی بارہ برس کی عرصہ مین پڑہا اور ختم کی روز ایک
اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنی سورہ بقرہ
کی توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کی ختم کی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارونکی نزدیک یہہ سورۃ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ اور سورۃ ویسی نرکہتی تہی اور خواص مجربہ
اس سورۃ کیسی یہہ ہی کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہی جس لڑکیکی عافیت منظور ہو اوسکی روبرو نہار موتہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سی پڑہ کر
دم کری اور وہ لڑکا بہی نہار موتہہ ہو فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنے کے اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہوگا
لیکن شرط یہہ ہی کہ جسوقت پڑہنا اس سورۃ کا شروع کری تو ڈہائی پاؤ چاول ورد ہی اور کہانا اوسپر ڈالکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانے کو
لیئی سی تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رح کا + ایسے شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثو لکا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کری
دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا
سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونیکی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکی ہوگا اوسکی لیی نور نزدیک قراۃ اوسکی
سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ اوسکی لیی دوسری جمعہ تک اور
ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوی سورہ کہف نہین داخل ہوتا اوس مین شیطان اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے

پڑہین چار رکعتین پیچہی عشاکی پڑہی پہلی دو رکعتونمین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتونمین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ
لکہا جاتا ہی اوسکی لیی ثواب مانند چار رکعتون کی لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان
مغرب اور عشاکی پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب سی کہ جسنی پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین
اوسکی لیی ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی ستر برائیان اور بلند کیی جاتی ہین اوسکی لیی ستر درجی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل
اور تبارک الذی رات مین لکہا جاتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور
بیہقی نی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ مشتمل ہی بہلائیون دنیا
اور آخرت کیکو اپنی پڑہنی والیکی لیی اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سی ہول آخرت کی اور نام رکہا گیا ہی
اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرونکو دفع کرتی ہی پڑہنی والی اپنی سی ہر برائی اور روا کرتی ہی واسکی
ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی بیس حجونکے اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لیی ہزار دینار کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی
جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوی اسکو داخل کرتی ہی اوسکی لیی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی
ہی ہر کینہ اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ یس میری امت کی ہر انسان کی
دلمین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر پڑہنی یس کی ہر رات پہر مر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جسنی پڑہی یس اول دن مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سی ہی کہ کہا جسنی پڑہی یس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوس دنکو
شام تک اور جسنی پڑہی یس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا جسنی پڑہی یس
مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی یس اسحالمین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی
یہہ اسحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈرتا تہا کمی کہانی سی کفایت کریگی اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو
نزدیک میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو پس
گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس ہی اور کہا مغیری نی جب پہونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا
دشمن سی پس پڑہو یس پس وہ چیز دفع کیجاویگی تمسی بسبب اسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی یس اور والصافات
دن جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالی سی دیتا ہی اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا تہی ہم پہچانتی فارغ ہونا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی کہا پیچہی
نماز کی سبحان ربک رب العزۃ آخر آیۃ تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ پورے کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگی
یہہ کہ لی ثواب پیمانہ پوری مین دن قیامت کی پس چاہی کہ کہی یہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ کری اوٹہنی کا اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی دین مجکو سبع طول یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو
الرات طواسین تک جگہہ انجیل کی اور دین مجکو مابین طواسین کی حامیمون تک جگہہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون کی اور مفصل کی
نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلی میری اور ابن عباس سی ہی کہ ہر چیز کی لیی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سی
ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی

بہی سات آویگی ہر جہنم انمین سی کہتی رہیگی ہر دروازی پر اون دروازون مین سی کہی کی یا الٰہی نہ داخل کر اس مین وہ اوسکو کہ ایمان رکہتا تہا مجہپر
اور پڑہتا تہا مجکو ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر درخت کی لیی پہل ہی اور پہل قران کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالی
سبز کرنیوالی گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چرے باغون جنت کی مین پس چاہیی کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہانتک کہ پڑہتی تبارک الذی اور حم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی شب جمعہ مین حم الدخان
اور یس صبح کرتا ہی اس حالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لیی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین
بناتا ہی اوسکی لیی اللہ تعالی گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی سورہ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اسحالت مین کہ مغفرت
کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حورعین سی اور جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات مین بخشی جاتی ہین پہلی گناہ اوسکی ✦ اور فرمایا انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الم تنزیل اور یس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکی لیی نور اور پناہ شیطانات سی اور شرک سی اور
بلند کیی جاوینگی اوسکی لیی درجی دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ ہر رات
مین اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قاری
سورہ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنی والون آسمان و زمین کی ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو
بیبیون اپنی کو ✦ اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری کو یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہی اخیر سورہ حشر کا پہر مر جاوی اوس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سی تمام خطائین اگلی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی یہہ کہ پڑہی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو شخص پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتی ہین اوس سی شیاطین جن و انس
کو اگر رات کو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین
حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا اوس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اوسکی لیی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست
رکہتا ہون مین یہہ کہ تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی امت میری کی اور کہا عکرمہ بن سلیمان نی کہ پڑہا مینی یعنی قران اسمعیل کی آگی پس جب
پہنچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک اسلیی کہ مینی پڑہا عبد اللہ بن کثیر کی آگی پس جب پہنچا مین والضحی تک
کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نی بہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نی کہ حکم کیا ابی ابن کعب نی مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی
کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قران کی اور والعادیات برابر
ہی آدہی قران کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سی اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض
کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہی ہزار آیتون پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کی اور روایت کی ابو الشیخ نی عظمۃ مین اور ابو محمد سمرقندی نی بیچ فضائل قل ہو اللہ احد
کی انس سی کہ کہا آئی یہود خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا انہون نی کہ ای ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نی ملائکہ کو نور حجاب سی اور
آدم کو حما مسنون سی یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دہوئین سی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی ہم

رب سی یعنی رب کا ہی سی بتا پس نہ جواب پایا اونکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر لائی اونکی پاس جبرئیل ع اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ
ایک ہی نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بی پرواہی نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ احتیاج رکہتا ہی پڑہی ساری سورۃ
یہہ سورۃ ہی کہ اسمین نہ ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نی طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکی لیی ہی
جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتہہ پڑہنی تمام وحی کی اور جسنی پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سی اوسدن مگر جسنی بار زیادہ
پڑہا ہو اس سی اور جسنی پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنی پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس
سی فقر و اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رات کہ پڑہتی تہی اسکو اور بار بار پڑہتی تہی اسکو صبح تک اور
ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی
جاتی ہین اوسکی گناہ دو سو برس کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخش جاتی ہین اوسکی گناہ پچاس برس کی اور
ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکی لیی ڈیڑہ ہزار نیکیان
اور دور کیی جاتی ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس و ابو یعلی اور بیہقی نی دلائل مین انس سے کہا
تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اوتری جبرئیل ع اور کہا ای محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکہتی ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان
پہر مارا اپنا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اونکی لیی ہر چیز اور مل گئی زمین سی اور بلند کیا گیا اونکی لیی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز سی پایا معویہ نی یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفوں نی ملائکہ سی کہ ہر صف مین چھہ لاکہہ فرشتی تہی کہا جبرئیل ع نی بسبب پڑہنی قل ہو
اللہ احد کی پڑہتا اوسکو کہڑی اور بیٹہی اور آتی اور جاتی اور سوتی یعنی لیٹی اور ایک روایت انس سی اسطرح آئی ہی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن ساتہہ روشنی اور شعاع و نور کی کہ نہ دیکہا تہا ہمنی اوسکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل ع آگئی پس پوچہا جبرئیل ع سی کیا ہی واسطی آفتاب کی کہ نکلا ہی ایسا روشن نورانی
کہ نہین دیکہا ہمنی اوسکو کہ نکلا ہو پہلی اس سی کہا یہہ اس سبب سی ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا ہے مدینہ مین آج پس بہیجی اللہ نی طرف اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ نماز پڑہین اوسپر کہا یہہ کس سبب سے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑہتا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات و دن مین بہت
پڑہو اوسکو اسلیی کہ یہہ نسبت ہی تمہاری رب کی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اوسکی لیی پچاس ہزار درجی اور دور کرتا ہی اوس سے
پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لیی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالے ثواب کہا جبرئیل ع نی پس کیا سمیٹ لون
تمہاری لیی زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پہر نماز پڑہی حضرت نی اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تین چیزین ہین جو کوئی
کری انکو واسطی پورا کرنی ایمان کی داخل ہوگا جس دروازی جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری
قاتل اپنی سی اور ادا کری دین خفیہ اور پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر رض نی اگر ایک کری انمین سی یا رسول اللہ
فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بہی یہی ثواب پاویگا + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن
مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کی قبر اپنی سی ای مدح کرنیوالی اللہ کی داخل ہو جنت مین + اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہول جاوی بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہیی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہتا قل ہو اللہ احد جسوقت کہ داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی گہر والونسی اور ہمسایونسی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل اچھی صورۃ مین ہنستی ہوئی خوش اور کہا ای محمد علی علی تجہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی
لیی نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس است تیرسی امتحان مین کہ پڑہی ہو گی قل ہو اللہ احد ہزار بار کہینچی ونگا اوسکو
نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی شہرآدمیونکی حق مین اون لوگونمین سی کہ واجب ہوگا عذاب ور اگر نہ
لازم کیا ہوتا مینی اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی ۱۲ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین کہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسری
جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی پڑہنا اوسکا محبوب طرف اللہ کی ہزار گہوڑون بالگام وبازین سی کہ دیوی
فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سی ہی کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکیو آگ پر اور کعب احبار سی یہہ بہی آیا ہی
کہا کہ جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنی قل ہو اللہ احد و آیۃ الکرسی کی دس بار رات و دنمین واجب کری خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتہہ انبیا اور کی
اور بچایا جاتا ہی شیطان سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد بعد زوال عرفہ کی ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کچہہ مانگی اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لی لیا نفس اپنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو دوسو بار ہوتا ہی
اوسکی لیی ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی نی کا حضرت فاطمہ سی منگایا پانی
پہر کلی ڈالی اوسمین پہر لیگئی علی کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی انکی گریبان مین اور درمیان دونون مونڈہون انکی اور اللہ کی پناہ مین دیا
اونکو ساتہہ پڑہنی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی + اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز
صبح کی پہلی کلام کرنیکی کسی سی اوٹہائی جاتی ہین اوسکی لیی اوسدنمین عمل پچاس صدیقون کی **باب ۲** یہ باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ بہول نہیں پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد
نکل جاتا ہی سینی سی بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کری تو اونٹ رسی مین سے
نکل بہاگتا ہی اسیطرح سی قرآن اگر نہ پڑہا کری اسکو اور خبر نہ لی اسکی تو اوس سے بہی زیادہ سینی مین سے نکل جاتا ہی یعنی جلد بہول جاتا ہی ۱۲ مولانا **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ كَیْتَ وَكَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا** اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بری چیز ہی واسطی ایک اونکی یہہ کہ کہی بہول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہی کہ بہلا دیا گیا
اور یاد کرتی رہو قرآنکو کہ وہ جلد جانیوالا ہی سینہ لوگونکی سی بہ نسبت چارپایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ بندہی ہون ساتہہ
رسی اپنی کی ف بہول گیا کہنا اسلیی منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ چہوڑ دیا اور بہول گیا مین بسبب بے پروائی کی اور اس کہنی مین کہ بہلا یا گیا اظہار
کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنی اس سعادت نعمت کی ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ

والیکی کی اونٹ باندہ گیا ساتہہ پاپند کی اگر خبرگیری رکہتا ہی اوسکی تہنا تا ہی وسکو اور اگر چہوڑ دیتا ہی وسکو جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی
وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ
فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قران جب تک کہ
خواہش کریں وسپر دل تمہارے پس جس وقت کہ اسمین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کہڑی ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ جس صورۃ مین کہ دل نہ لگی تو نہ پڑہنا افضل ہی بغیر حضور کی پڑہنی سی لیکن یہان ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ
عادت کری اور نفس کو ریاضت مین ڈالی تا بہت پڑہنی سی ملال نہ آوی بلکہ خوشی زیادہ ہو سلیقی کا حال اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین رکہتی جلد ملول
ہو جاتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ پڑہتی مین ملول ہو جاتی ہین اور ایک ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ ساتہہ ذوق شوق کی پڑہتی ہین کہ ملول ہرگز نہین
ہوتی ہین ع ہو ح وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا
ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے قتادہ سی کہ کہا پوچہی گئی انس کس طرح سی تہی قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تہی قراۃ درازی کی ساتہہ پہر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
دراز کرتی ہی ساتہہ بسم اللہ کی یعنی الف اللہ کو مد کرتی اصلی بقدر الف کی اور دراز کرتی تہی ساتہہ رحمن کی یعنی اسکی پہلی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتی تہی ساتہہ
رحیم کے یعنی ی کو مد کرتی اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نی ف تہی قراۃ درازگی کی ساتہہ مراد یہہ ہی کہ حضرت مد کرتی حروف مد اور لین کو
بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقف کی اور کہا طیبی نی کہ حروف مد کی تین ہین واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکی ہمزہ مد کری بقدر الف
کی اور بعضون نی کہا کہ بقدر دو الفونکی پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کی بقدر درازگی آواز کی ہی جس وقت کہ کہی یا تا اور اگر ہو بعد انکی تشدید مد کری بقدر
چار الفونکی اتفاقا مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہو ساکن مد کری بقدر دو الفونکی اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کی اور اگر ہو بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مد کری
مگر بقدر نکلنی وسکی منہہ سی مانند پاک کی اور مدات بسم اللہ کی اسی قبیلہ کی ہین ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننی کی آواز نبی کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہو قران نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکہتا کسی چیز کو اون چیزون مین سی کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکہتا ہی
اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہی قران ہو ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ
لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کان رکہتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکہتا ہی واسطی نبی کی کہ خوش آوازی کری ساتہہ قران
کی اوس حال مین کہ پکار کر پڑہی وسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہمارے
کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کری ساتہہ قران کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی خوب ہی خوش آوازی کرنی قران پڑہنی مین بشرطیکہ
تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سی نہو اور راگ کی طور پر بہی نہو اور جو شخص کہ پڑہی قرانکو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا نہ
پڑہا چاہیی ہو مولانا من الشرح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ منبر پر تہی پڑہ رو برو میری کہا مینی پڑہون رو برو آپکی حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہے قران فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ سنون قران غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نی پس پڑہی مینی سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیہ تک پس کیا کرینگی یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگی ہم ہر امت مین سی ایک گواہ یعنی اونکی فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگی تجکو اس امت پہ گواہ فرمایا حضرت نی بس موقوف کر پڑہنا اب یعنی بس کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتہہ فکر کرنیکی آمین پہر التفات کیا مینی طرف حضرت کی پس ناگہان آنکہین حضرت کی آنسو بہاتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قران پڑہنا حق آپ کا ہی کہ جیسا اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین گی اور کو کیا یارا کہ آپ کی رو برو پڑہی اور مین دوست رکہتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اوسمین سکوت جیسی کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی ہوتی ہی کہ اوسکی حق مین یون کہا گیا ہی من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اوسکی ۱۲ جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اوسکی ۱۲ بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اور سی سننی مین فائدہ یہہ ہے کہ معانی خوب سمجہہ مین آتی ہین اور فکر وسوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیہ مذکورہ سی یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیی حضرت ہول اوسدن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئی کہ حضرت بڑی شفیق اور عنایت فرمانی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر قران عرض کیا ابی بن کعب نی کہ اللہ تعالی نی نام لیا میرا رو برو آپ کی فرمایا کہ ہان کہا ابی نی تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک پروردگار عالمون کی فرمایا کہ ہان پس بہنی آنسو دونون آنکہون کی اونکی اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نی فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نی حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نی کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئی ابی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تہی کہ حضرت نی اونکی حق مین فرمایا تہا اقرأکم ابی یعنی بڑی قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالی نی نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کی اور براہ تعجب کی کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کی ہون یا ازراہ ذوق ولذت کی کہی کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونی خوشی کی تہا کہ وقت لطف وصال محبوب کی آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑہنی کا اسلیی حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کی اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی پڑہنا قران کا ماہر قران در اہل علم وفضل کی آگی اگرچہ قاری افضل ہو سننی والی سی ۱۲ ح س وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کے طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین
ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کی ایسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرتؐ کے
زمانے مین نہ تہا بلکہ بعد حضرتؐ کے زمانے کی مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہے کہ حضرتؐ نے منع کیا سفر کرنے سے ساتہہ قرآن کے جواب یہہ کہ اگرچہ تمام
قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تہا لیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے اپنے صحیفہ مین لکھکر رہنے دیتا یا یہہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانے کی جو لکہا جاوے
گا اوسکو ساتہہ نہ لیجاوین کفار کی ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتہہ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بہیجے اور
اوسمین آیہ لکہے تو مضائقہ نہین ایسلیے کہ حضرتؐ نے ہرقل کی خط مین یہہ آیت لکہی تہی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم بالصواب ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹہا مین بیچ ایک جماعت
غرباء مہاجرین کی یعنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضے اونکی البتہ اوٹ کرتے تہے ساتہہ بعضے کی بسبب ننگے ہونیکی اور پڑہنے والا پڑہتا تہا قرآن ہمپر
کہ ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہڑے ہو گئے ہمپر پس جبکہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے پڑہنے والا پہر سلام علیک کی
حضرتؐ نے پہر فرمایا حضرتؐ نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پیدا کیے امت میری سے شخص
کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ ٹہیراؤن نفس اپنے کو ساتہہ اونکے کہا راوی نے پہر بیٹہہ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکے پہلو
مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنے کو ہم مین پہر اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کرکے بیٹہو پس حلقہ باندہا اور ظاہر ہوئے منہ
اونکی واسطے حضرتؐ کے پس فرمایا خوشوقت ہووے گروہ مفلس مہاجرین کی ساتہہ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندون
سے آدہے دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داود نے ف اور تحقیق بعضے اونکی الخ یعنی جسکے پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے
یار اوسکی وہ بیٹہتا پیچہے یار اپنے کی پردہ کرنیکی لیے اور مراد ننگی ہونے سے ننگا ہونا سوائے ستر کے ہے اور پردہ ایسلیے کرتے تہے کہ آدمیت مقتضی نہین
اسکی کہ کہولے اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کہولنے کی نہین اور مقصود اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہے کہ کپڑا بہی درست بدن پر نرکہتے تہے
اور اس سبب سے آپسمین ملکر بیٹہتے تہے تا ایک طرحکی پوشیدگی حاصل ہو اور پہر سلام علیک کی حضرتؐ نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کے
پڑہنے والے سے مکروہ ہے جیسیکہ فقہ مین مذکور ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام و علیک کرے قرآن پڑہنے والے سے تو جواب دینا اوسکا لازم نہین
اور کیا کرتے ہو حضرتؐ نے پوچہا اونسے جان بوجہہ کر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف ع
واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنیوالے ساتہہ بٹہانے نفس اپنے کی بیچون
بیچ مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہہ معنی کہے ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہوون ہمسے اور کسی

حلقہ باندہ یعنی ساتھ تیرے میا کہ حضرت کی آواز ظاہر ہوئی سو نہہ اونکی یعنی اسطرح مینہ کہ دیکھتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک
کی مونہہ کو اور ساتھہ نور پوریکی آمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیئی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی
دوست کہا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنی دوست کہا دنیا اپنی کو ضرر پہنچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی
آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولتمندونسی جانا چاہیی کہ مراد فقراسی فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندونسی دولتمند صالح اور شاکر اداکرنیوالے
حق اموال اپنی کی پس وی کہڑی کیی جاوینگی میدان محشر مین حساب کی لیی کہ کہانسی حاصل کیا مال اور کہان صرف کیا اس سی معلوم ہوا
کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سی اسلیی کہ پائی اغنیا نی لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم رہی ۔ ع ۔ ح ۔ وَعَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینت دو قرآن کو ساتھہ آوازون اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود
اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مراد زینت دینی سی یہہ ہی کہ ترتیل و تجوید سی اور نرمی آواز سی پڑہی اور راگ مین پڑہنا قرآنکو اسطرح کہ زیادتی
اور نقصان ہو حرفونمین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑہنی والا فاسق ہوتا ہی اور سننی والا گنہگار اور واجب ہی اس شخص کو منع کرنا سواسطی کہ بہت
بڑی بدعت ہی ۔ ع ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی قرآن پہر بہول جاوی اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ نقل کی یہہ ابوداود
اور دارمی نی **ف** بہولنا ہماری نزدیک یہہ ہی کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور امام شافعی کی نزدیک یہہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑہ سکی یا معنی یہہ ہین
کہ چہوڑ دی پڑہنا اوسکا بہولی یا نہ بہولی ۔ ع ۔ ایا بہولنا استعداد والی کا یہہ ہی کہ یاد کیی ہوئی کو یاد نہ پڑہ سکی اور بہولنا غیر مستعداد والی کا یہہ ہی
کہ دیکہکر بہی نہ پڑہ سکی اور اس سی معلوم ہوا کہ قرآنکو بعد سیکہنی کی اور یاد کرنیکی بہولنا بہت گناہ ہی پس چاہیی کہ اوسکی پڑہنی سی تغافل نکری
اور ہمیشہ اور بہت پڑہتا رہی ۔ مولانا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ
مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا نی
درود ہو بہیجا اللہ کا اوپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجہا یعنی خوب نہین سمجہا وہ شخص کہ پڑہا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور دارمی نی **ف** کہا طیبی نی مراد یہہ ہی کہ سمجہا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآنکی سمجہنی کو عمرین بہی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی
بہی دقائق نہین سمجہہ سکتا اور مراد نفی سمجہہ کی ہی نہ نفی ثواب پہر سمجہین متفاوت ہین لوگونکی انتہی جاننا چاہیی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر
ایک جماعت نی سلف سی کہ ختم کرتی قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتی ختم کرنا تین دن سی کم مین اور وہ یہہ سمجہی ہون کہ یہہ حکم مختلف ہی
باعتبار اشخاص کی یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ۔ مولانا ۔ اور اورون نی نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتی تہی ایک جماعت ایک
رات دن مین ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بہتون سی ایک رکعت مین بہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو مہینی مین ایک ختم کرتی
اور بعضی ہر مہینی مین اور بعضی دس دن مین اور بعضی سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسپر تہا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑہ سات مین اور نہ زیادتی کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتی ہین اور صحیح ترتیب اسکی فمی بشوق [illegible]
نی اسنی لگائی کہ بعضون نی ختم الاحزاب اسکو لکہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی اخیر سورہ مائدہ تک پڑہی اور روز ہفتہ کی انعام سی آخر سورہ

توبہ تک اور النوار کو یونس سی آخر مریم تک اور پیر کو طہ سی آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سی آخر ص تک آور بدھ کو زمر سی آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سی آخر قران تک پڑہی واسطی قضای اکثر حاجات کی اس ختم کو مجرب لکھا ہی علمانی اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطی کشایش رزق کی اور اور حاجت روائی کی مجرب کہا ہی اور اسکو بہی جمعہ سی شروع کرنیکو کہا ہی کذافی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور ملا علی ح کی قول کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کئی ہین ترتیبین علمانی نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اوسکی فمی بشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنی سات منزلین سات دنمین اسطرح پڑہی کہ اونکی سرون پر حروف فمی بشوق کی واقع ہون بیان اسکا یہہ ہے کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کی اور میم سی طرف مائدہ کی اور ی سی طرف یونس کی اور ب سی طرف بنی اسرائیل کی اور شین سی طرف شعرا کی اور واو سی طرف والصافات کی اور ق سی طرف سورہ ق کی یہہ ترکیب حضرت علیؓ کی طرف نسبت کرتی ہین کہ اونسی منقول ہے اور کہا نووی نی کہ مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتھہ خلاف اشخاص کی پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتی ہون کلام اللہ کی وہ قصر کری اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوسچیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پہیلانی مین یا جھگڑون کی فیصلہ کرنی مین پس وہ اکتفا کری وسقدر پر کہ نہ باز رکھی اسسے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنی نفقہ اہل و عیال کیمین مشغول ہو اوسکی لیی بہی یہی حکم ہی اور جو کہ انمین سی نہو پس بہت پڑہی جسقدر پڑہ سکی بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراءۃ کو نہ پہونچی ۞ ع ۞ ح ۞ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارکر پڑہنی والا قران کا مانند ظاہر دینی والی صدقہ کی ہی اور آہستہ پڑہنی والا قران کا مانند چہپکی دینی والی صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی چہپکی سی جو صدقہ نفل دیتی ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینی کی پس اسیطرح چہپکی پڑہنا افضل ہی پکارکر پڑہنی سی کہا طیبی نے کہ حدیثین پکارکر پڑہنی کی فضیلت مین بہی آئی ہین اور چہپکی پڑہنی کی فضیلت مین بہی پس تطبیق انمین یہہ ہی کہ چہپکی پڑہنا افضل اوسکی لیی ہی کہ ڈرتا ہو ریا سی اور پکارکر پڑہنا افضل ہی اوسکی لیی کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دی کسیکو نمازیونمین سی یا سوتی ہوونمین سی یا اور کسیکو اور پکارکر پڑہنا افضل اسلیی ہی کہ اوسکا نفع اورونکو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتی ہین یا سیکہتی ہین یا ذوق پاتی ہین یا افضل اسلیی ہی کہ پکارکر پڑہنا شعار دین سی ہی اور بیدار کرتا ہی قاری کی دلکو اور اوسکی طرف دہیان بٹتی نہین دیتا اوسکا اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنی والی کی دل سی اور اورونکو شوق دلاتا ہی عبادتکا پس جسکو ان تینون مین سی کوئی نیت حاصل ہو پکارکر پڑہنا اوسکو افضل ہی ۞ ع ۞ **وَعَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ایمان لایا ساتھہ قران کی وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین اسناد اوسکی قوی **ف** جسنے حلال جانا اوسچیز کو کہ حرام کیا اللہ نی وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قران پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھہ اون چیزون کی کہ حرام ہین قرانمین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قران کا حق ایمان لانیکا قران پر یہہ ہی کہ عمل کری اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہے کہ متابعت کری محبوب کی ۞ ع ۞ ح ۞ **وَعَنْ** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

ف م ی ب ش و ق
فاتحہ مائدہ یونس بنی اسرائیل شعرا والصافات ق

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اونی نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اونی پوچہا ام سلمہ سی حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نی بیان کی قراۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی حضرت اسطرح پڑہتی تہی کہ ممکن تہا گنا حرفون قراۃ کیکا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجوید کی پڑہتی تہی اور کہا طیبی نی کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو یہہ ہی کہ اونہون نی بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑہتی تہی اور دوسری یہہ ام سلمہ نی پڑہی قراۃ ترتیل سی جیسی حضرت پڑہتی تہی کہا ابن عباس نی کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب تر ہی میری نزدیک ساری قرآن کی پڑہتی سی بغیر ترتیل کی ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہی ابن جریج سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سی اونی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتی تہی اپنی قراۃ پڑہتی تہی الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہہر جاتی پہر پڑہتی الرحمن الرحیم پہر ٹہیرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا نہیں سند اسکی متصل اسلیی کہ لیث نی روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اونی نقل کی یعلی بن مملک سی اونی نقل کی ام سلمہ سے یعنی جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تر ہی **ف** کہا بعضون نی کہ یہہ روایت نہیں ہی لائق حجت کی اور نہیں پسند کرتی ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہی اسلیی کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کی کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتی ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہے اونہون نی ساتہہ اسی حدیث کی اور اسیپر اور شافعیہ ہین اور جمہور نی جواب یہہ دیا ہی کہ یہہ وقف اسلیی تہا کہ تا معلوم کرواوین سننی والونکو سری آیتون کی واللہ اعلم ۱۲ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَأُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی جابر سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتی تہی قرآن اور ہم مین تہی گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگی بدلی قرآن کی دنیا مین اور نہ رکہین گی آخرت پر نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کی فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کی تہی اور قراۃ اون گنوارون کی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کی نہ تہی باوجود اسکی حضرت نی فرمایا کہ تم سبکی قراۃ اچہی اور لائق ثواب کی ہی اسلیی کہ اختیار کیا تمنی آخرۃ کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنی زبانو نمین کچہہ ضرر نہیں اور تمہاری بعد ایسی لوگ پیدا ہونگی کہ سیدہا کرینگی قرآنکو جیسا سیدہا کیا جاتا ہی تیر یعنی خوب سنوارینگی الفاظ اور کلمات قرآنکو اور تکلف کرینگی رعایت مخرجونمین واسطی دکہانے اور سنانی اور فخر و شہرت کی جلدی کرینگی بدلی قرآنکی دنیا مین اور نہ رکہین گی آخرۃ پر یعنی دنیا کی فائدی کی لیی پڑہین گی آخرت کی ثواب سی کچہہ غرض نہین رکہین گی پس دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگی اور دین کو بدلی دنیا کی بیچین گی حاصل یہہ کہ قرآن کی پڑہنی مین خلوص چاہیی اور فکر کرنا اسکی معانی مین نری الفاظ مخارج سی نکالنی اور خوش آوازی سی پڑہنا کچہہ کام نہین آتا ۱۲ ع ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَھْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیُٔ
بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ مَفْتُوْنَۃٌ قُلُوْبُہُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُہُمْ شَاْنُہُمْ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قران بطور عرب کی اور آوازون ونکیکی اور بچو تم طور اہل عشق کیسی اور طور اہل کتابون کیسی
اور آویگی پیچہی میرے ایک قوم کہ بناکر پڑہینگی قران مانند بنانی راگ کی اور نوحہ کی حال ونکا یہہ ہوگا کہ نہ بڑہیگا قران حلقون ونکی سی یعنی
قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑی ہونگی دل ونکی اور دل ون لوگونکی کہ اچھا لگیگا ونکو پڑہنا ونکا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین
اور رزین نی کتاب اپنی مین ف بطور عرب کی اہل عرب بلاتکلف پڑہتی ہین اپنی دلکی امنگ سی بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اوسطرح تم
بہی پڑہو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کیسی الخ یعنی جو کہ عاشق ہین ونغزلین وشعر پڑہتی ہین اور رعایت قواعد موسیقی
کی کرتی ہین ونکی طور پر قران نہ پڑہو اور یہود ونصاری بہی اپنی کتابونکو پڑہتی تہی مانند اسکی اوسطرح پڑہنی سی بہی حضرت نی منع فرمایا اور
فتنہ مین پڑی ہونگی دل ونکی یعنی مبتلا ہونگی حب دنیا مین اور لوگونکی اچھا کہتی ہین نوع ح ؛ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ
حُسْنًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی برا ابن عازب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچھی طرح پڑہو
قرانکو ساتہہ اپنی آوازونکی یعنی ترتیل وخوش آوازیسی پڑہو سلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہی قرا مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ
طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَۃً قَالَ مَنْ اِذَا
سَمِعْتَہٗ یَقْرَاُ اُرِیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللّٰہَ قَالَ طَاؤُسٌ وَکَانَ طَلْقٌ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے طاؤس سی بطریق ارسال کی
کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیو نمین سی بہت خوب ہی ازروی آواز کی واسطی پڑہنی قران کی اور بہت خوب ہی پڑہنی مین
یعنی ازراہ ترتیل واداء کی فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنی تو اوسکو پڑہتی گمان کری تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سی کہا طاؤس نی اور تہا طلق ایسا ہی
نقل کی یہہ دارمی نی ف وہ ڈرتا ہی اللہ سے یعنی تیری دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑہنی کی یا ظاہر ہوں اوسپر نشانیان خوف الہی کی مانند تغیر
ہونی رنگ کی اور کثرت رونیکی اور طلق تابعی تہی اور مؤلف نی لکہا ہی کہ صحابی تہی ع ح ؛ وَعَنْ عَبِیْدَۃَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ
صُحْبَۃٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْہُ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ مِنْ
اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَاَفْشُوْہُ وَتَغَنَّوْہُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَہٗ فَاِنَّ لَہٗ ثَوَابًا
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیکی سی اور تہی وہ صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اے اہل قران نہ تکیہ کرو قران سی اور پڑہو قرانکو حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات اور اوقات دنکی مین اور ظاہر کرو قرانکو اور آواز
خوش مین پڑہو اوسکو. اور فکر کرو اوسچیز مین کہ اوسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکی یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے
اوسکی ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ تکیہ کرو قران سی یعنی غافل نہو تلاوت قران سی اور ادای
حقوق اوسکی سی بلکہ پڑہا کرو اور حق بہی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجہو معانی اوسکی اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نی
کہ حرام ہی تکیہ کرنا قران کو اور پاؤن پہیلانی اوسکی طرف اور رکہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنی اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پہینکنا

اوسکو اور کہ وہ ہی قال کالسنی اونمین اور بعض مالکیہ کی نزدیک حرام ہی اور بڑبو حق پر ہنی اوسکی کا حق پڑہنی اوسکی مین چار باتین جاہیئین
ایک تو یہہ کہ لفظونکو درست پڑہنا اور دوسرے معنونکو سمجہنا اور تیسری معنونکا مقصد سمجہنا اور چوتہی وسکی موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی بکار
کر پڑہو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اونمین خوب فکر کرو
ح ، مولانا **باب ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکہا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضی نسخون مین ہی باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب بیچ بیان اختلافات قرأۃ اور لغات اوسکی اور جمع کرنی قرآن کی اور مراد جمع قرآن سی لکہنا
اوسکا ہی ایک صحف مین ، ع ، ح ، **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ
بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ
أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ
فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ
هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ
روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتی سورہ فرقان غیر اوسکی کہ پڑہتا تہا مین وسکو اور تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون وسپر یعنی لڑون اوس سی پہلی تمام کرنیکی پہر مہلت دی مینی وسکو
یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنی سی پہر ڈالی مینی اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پہر کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مینی سنا ہی اس سی کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان اوپر غیر اوسطرحکی کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورہ پہر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑدی اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا ہشام نی اوسطرحکا پڑہنا کہ سنا تہا مینی اوسکو پڑہتی پہر فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسیطرح اوتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینی پہر فرمایا اسیطرح سی اوتاری گئی ہی یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن
اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہوسکی اونمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ مسلم کی ہین **ف** اس حدیث کی معنونمین علما کو بہت
اختلاف ہی قریب چالیس قول کی آئی ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی اسکی معنی خوب طرح سی کسیکو معلوم نہین اور بعضون
نی کہا ہی کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سی لیکن رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلافات سی پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات
اوسکی مین ساتہہ زیادتی اور نقصان کی دوسری وجہ تغیر ہونا ساتہہ صیغہ جمع اور واحد کے تیسری اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہی اختلاف تصریف یعنی
حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کی مانند میت اور میّت اور یقنطوا اور یقنطوا اور یعرشون اور یعرشون کے پانچوین اختلاف حرکات کا
چہٹی اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑہا ہی ساتہہ تشدید نون کی اور بعضون نی پڑہا ہی ساتہہ تخفیف نون کی اور ساتوین
اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کی اور کتاب العلم مین معنی اسکی مفصل لکہی گئی ہین بہ نسبت یہان کی ، مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینی ایک شخص کو کہ

پڑھتا تھا اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتی تھی خلاف اوسکی پس لے آیا میں اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی
میں اونکو پھر پہچانی میں نے حضرت کی چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کی پس فرمایا حضرت نے دو نوں اچھا پڑھتی ہو پس نہ اختلاف
کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپس میں یعنی جھٹلایا بعضوں نے بعضونکو پس ہلاک ہوئے روایت کی بخاری نے ف مراد اختلاف
سے یہاں انکار ایک وجہہ کا وجوہ قران سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قران او نپر اور قرائتیں سب حق ہیں کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا انکار
سے انکار کیا انکار قران کا کیا اور بعضی قرائتیں متواتر ہیں اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قرائتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں ۱۲ ح وَعَنْ
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى
قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا
قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ
شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ
عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ
عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ
إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا میں مسجد میں پس داخل ہوا ایک
شخص نماز پڑھتی لگا پس پڑھی قراۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکی ایسی کہ انکار کیا میں نے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک دوسرا شخص
پس پڑھی قراۃ خلاف قراۃ پہلے شخص کی پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی نماز
کی جگہہ کہ مسجد میں پڑھتی تھی یا حجرہ میں داخل ہوئے پس کہا میں نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قراۃ کہ انکار کیا میں نے اوس قراۃ کا اوسپر اور داخل
ہوا ایک دوسرا شخص پس پڑھی اوسنے قراۃ خلاف قراۃ پہلے پڑھنے والیکی پھر حکم دیا اون دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی
قراۃ انکی پس ڈالا گیا میرے دل میں تردد وشبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد وشبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد وشبہ جاہلیت کیسی تھی یاد وشبہ
دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اوسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ پڑا مارا ہاتھہ میرے
سینہ پر یعنی تا وسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہوگیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں دیکھنے لگا طرف اللہ کی ماری ڈر کی پھر فرمایا
مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ پڑھ قران ایک طور پر یعنی ایک قراۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی
میں نے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری
بار یہہ کہ پڑھ قران دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اوسکی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہہ
پڑھ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیری عوض ہر بار کی کہ حکم کیا میں نے اوسبار کا سوال ہے کہ کر تو مجھسے اوسکو پس
کہا میں نے یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی میں نے تیسری سوال کی واسطے اوس دن کی کہ
خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم او نپر سلام ہو نقل کی یہہ مسلم نے ف جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہہ ہے کہ وہ نماز ضحی کی تہی

پالکوئی اور نقل ور نہ الاکیا تردد اور شبہ جہالت سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت نی دونون قراء تونکو اچہا کہا کلام خدا ایکطرح پر جا ہیی ہر کوئی ہر طرح
پہ کہ پڑہی کیونکہ درست ہو اور تردد اور شبہ جاہلیت کیسی بہی یاد نہ یعنی بسبب اسکی کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہونا جہالت کا اوسحالت مین
اتنا بعید و برا نہ معلوم ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونی یقین و معرفت کی برا معلوم ہوا اور واسطی تیری عوض ہر بار کی اخ یعنی تین بار کہ تو نی سوال
کیا اور پہیر نی اوسکا جواب یا اونکی عوض تین سوال کرنا قبول کرو نمین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تینون سوال مغفرۃ ہی کی کیی ساتہی اہل
مغفرۃ ہی اگر مغفرۃ نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین
اور اگر نہ بخشی تو ہمکو اور رحم نہ کری ہمپر البتہ ہو جاوینگی ہم زیان والون سے
قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالی کی لیئی تامین اور تیسری رکہی تمام خلائق کی لیئی اولین و آخرین سی کہ اوسکو شفاعت کبریٰ کہتی ہین کہ
قیامت کو سب نفسی نفسی کہتی ہونگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کرینگی حضرت سبکی شفاعت کرینگی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہی کو ذکر اسلیی کیا کہ افضل ہین سب انبیا سی بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ ع ح۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ
اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ
وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پڑہایا مجکو
جبرئیل نی ایک طور پر یعنی اول پہیر تکرار کی مینی اوس سی یعنی التکرار جبرئیل سی پس ہمیشہ امین یاد کرواتا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ زیادے
یا طالب تا جبرئیل سی یہہ کہ طلب کری اللہ سی زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب
نی یعنی زہری تابعی نی کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر دین کی مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال میں اور نہ حرام مین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اختلاف قراءۃ سی حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو اور
دوسری قراءۃ سی حکم اوس چیز کی حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سی حکم ایک چیز کی حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سی
بہی یہی حکم معلوم ہو قراءۃ تو نمین اختلاف لفظونکا ہی حکمون کا نہین ۱۲ مولانا من الشروح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ
مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى
سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ
جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ
قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا ملاقات کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل سی پس کہا حضرت نی ای جبرئیل تحقیق مین بہیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کی کہ اونمین بڑہیا ہین اور بوڑہی
بڑے ہین اور لڑکی اور لڑکیان اور اونمین ایسا شخص ہی کہ نہین پڑہی کتاب کبہی کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہی سات
طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑہی ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت احمد اور ابو داؤد کی کہا
یعنی جبرئیل نی بعد لفظ احرف کی کہ نہین ان طرحون مین سی کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتا ہی کافی
ہی یعنی کفایت کرتی ہی بیچ حجت ہونیکی صدق نبی پر اور حق ہونی دین پر اور بیچ الزام دینی منکرون کی اور بیچ روایت نسائی کی فرمایا

حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل اپنی طرف میرے اور میکائیل بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالے سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینی والی اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** طرف اسکے ناخواندہ کی یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاویں تو انکو ایک قراءۃ پر نہیں قادر ہوینگی اوسپر ایسی کہ بعضی ان میں ایسی ہیں کہ جاری ہوتی ہے زبان انکی مالہ پر یا فتح پر اور بعضی ایسی ہیں کہ غالب ہوتا ہے انکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اسکی پس انکی لیے کئی قراءتیں چاہییں کہ ہرایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکی بعضی انمیں بڑھیا ہیں اور بعضی بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہیں سیکھنی سے بسبب بڑھاپی کی اور لڑکے بسبب صغر سن کے ؛ ع ؛ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنی والی پر اسحال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگوں سے کچھہ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی ایسی کہ یہہ بدعۃ ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھہ اوسکی پس تحقیق آوینگی لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کی لوگوں سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھہ قرآن کی یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرۃ کی نہ لوگوں سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے اللہ تعالے سے اور اگر آیۃ عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالے سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراءۃ کی ساتھہ دعائوں ماثورہ کی اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرۃ اور بہلائی مومنین کی دین و دنیا میں ؛ ع ؛ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کہاوے بسبب اوسکی لوگوں سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہیں اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیۃ ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کی لیے درمیان دو سورتوں کی جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ؛ ح ؛ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص میں کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہیں اسطرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی تھی میں نے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اوسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا

کہا ابن مسعودؓ نے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعودؓ نے کیا شراب پیتا ہے تو یعنی خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو
یعنی قراءۃ اوسکی کو یا ادا اوسکی کو پس ماری اوسکو حد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن مسعود جو پڑھتے تھے اگر وہ قراءۃ مشہورہ تھی تو یقینا کتاب اللہ
تکذیب انکار اوسکا کفر ہے یقینا اور اگر قراءۃ شاذہ پڑھتے تھے تو تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور
کہا طیبیؒ نے کہ یہہ تغلیظا کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قراءۃ کا جو اصل کلمہ کی کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہہ کہ اوسنے انکار ادا کا کیا تہا نہ اصل قرآن کا اور
لیجاتی ہے کی اوسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پھر ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے بو شراب کی
ساتھ بو کی اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علما سے اور روایت ہے احمد شافعی کی مذہب میں بو کی آنے سے حد نہیں لگانی اسلیے کہ بو سے شبہ شک کی اور امر دیگر
مشابہ ہوتی ہے بو میں شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ہو ع ح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ
قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ
وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ
قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي
حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ
وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ
حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابو بکرؓ نے
بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کی پس گیا میں اونکے پاس ناگہاں عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکرؓ کی کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید
ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کی ساتھ قاریوں قرآن کی یعنی اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا
قاریوں کا لڑائی کی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کی کہا میں یعنی ابو بکرؓ نے واسطے حضرت
عمر کی کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھسے یہانتک
کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوسکی یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کی اور دیکھی میں نے مصلحت اوسمیں جو کہ دیکھی عمر نے کہا زید نے کہ کہا مجکو ابو بکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان
ہے سمجھہ والا نہیں تہمت کرتے ہم تجھکو یعنی جو کہ نقل کرے تو اوسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتے بسبب تجربہ تیری کے اور تحقیق تہا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجکو نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہ ہوتا
بہت بھاری مجپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلیے کہ اوسمیں محنت بدنکی بہی ہے اور روح کی بہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید
نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیقؓ نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابو بکرؓ گفتگو

کرنے مجھے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوسچیز کی کہ کہولا واسطے ویکی سینہ ابو بکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینے قرآنکو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخ خرما کی چہوڑکیسے اور سفید پتہروں سے اور لوگونکی یعنی حافظونکی سینونسے یہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابو خزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اوسکو ساتہہ کسیکی اوسکی غیر اونکی وہ آخر سورۃ کا یہہ ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تہی صحیفی لکہی ہوئی نزدیک ابو بکر کے یہانتک کہ وفات دی انکو اللہ نے پہر نزدیک عمر کی اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتہہ لشکر کی وہان بہیجا اور وہا انکی لوگونسے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری اوسکی ہاتہہ سے مارے گئے بعضون نے کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس انکی لڑائی کی بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا وہ لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا سلیے کہ لکہنی والے حضرت کی چوبیس تہے کہ اونمین خلفاء اربعہ بہی تہی پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے اور لکہنی مین امانت دار ہو اور قران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف مین جمع نہ تہا بلکہ پتہر کی ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ساتہہ مشورہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جمع کیا پس ہیہ ایسا ہوا کہ گویا پائی اوراق متفرق کہ اونمین قران لکہا ہوا تہا انکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کی زمانے مین سورتونکی نہ تہی بعد حضرت کی ہوئی صحابہ کی اجتہاد سے اور ترتیب آیتونکی حضرت کی زمانی مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیۃ قرآنکی بر حسب واقعہ کی لاتی تو کہتی کہ اسکو فلانی سورہ مین بعد فلانی آیت کی رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہی اور وہانسے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہانسے جبرئیل بحسب وقائع کی سورتیں اور آیتیں لاتی اور ترتیب وار قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کی ہی اور جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قران حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتی اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبارہ دور کیا اور نہ پایا مینے اوسکو الخ حضرت کی زمانے مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضی صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کی پس اونہانی سے ساتہہ کسیکی یہہ ہی کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوائے انکی اور تہی صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قران زید بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ کی تو بیچ متعدد صحیفونکی یعنی جزون کی لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس وہ صحیفے حضرت ابو بکر کی پاس رہتی تہی تا دم زیست پہر حضرت عمر کی پاس رہی انکی زندگی بہر پہر انکی بیٹی پاس رہی کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکہوا کرکئی مصحف شہرون اسلام کی بہیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین تم کو ملے گی ع ح **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ حذیفہ بیٹی یمان کی آئی حضرت عثمان کی پاس اور تہی حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتی تہی اہل شام اور عراق کی لیی واسطی لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگونکی اختلاف نی بیچ قراءۃ کی یعنی آپسمین ایک دوسری کی قراءۃ سنکر انکار کرتا تہا پس کہا حذیفہ نی واسطی حضرت عثمانؓ کی ای امیر المؤمنین تدارک کر اس امت کا پہلی اس سی کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کی پس بہیجا حضرت عثمان نی طرف حفصہ کی یہہ کہ بہیج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کروادین ہم اونکو مصحفونمین پہر پہنچا دینگی اونکو طرف تمہاری پس بہیجی صحیفی حفصہ نی طرف عثمان کی پس حکم کیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سی اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سی پس نقل کیی سب نے وہ صحیفی مصحفونمین اور فرمایا حضرت عثمان نی واسطی جماعت قریش کی کہ تین تن تہی یعنی سوای زید کی اور اصحاب جو مذکور ہوئی اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہہ قرآنمین یعنی لغات قرآنمین پس لکہو اسکو موافق لغت قریش کی اسلیی کہ کلام اللہ نازل ہوا ہی موافق زبان انکی پس کیا سبنی اسیطرحسی یہانتک کہ جسوقت نقل کرچکی صحیفی مصحفونمین بہیج دی حضرت عثمان نی صحیفی طرف حفصہ کی اور بہیجی طرف ہر جانب کی ایک ایک مصحف اونمین سی کہ نقل کیی تہی اور حکم کیا ساتہہ قرآن کی کہ تہا سوای اون مصحفون کی بیچ ہر صحیفی کی یا مصحف کی جلادینی کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹی زید بن ثابت کی نی یہہ کہ سنا زید بن ثابت سی کہ کہا نہ پائی میں نی ایک آیۃ سورہ احزاب مین سی اوسوقت کہ نقل کیی ہمنے یعنی میں نی اور قریشون نی مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی اوسکو پس تلاش کی میں نی وہ آیت پس پائی میں نی وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹی ثابت انصاری کی وہ آیۃ یہہ ہی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس ملادی ہمنی وہ آیۃ بیچ سورۃ اوسکی یعنی احزاب کی مصحف مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرمانی نی شرح بخاری کیمین لکہا ہی کہ معنی یغازی کی یغزی ہین ای کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین وفتحہا پس صاحب ترجمہ نی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سی انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہی اور قاموس سی ملا علیؒ نی لکہا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہی ؛ مانند اختلاف یہود و نصاری کی یعنی جیسی توریت و انجیل مین یہود و نصاری نی تغیر و تبدیل و کمی و زیادتی کی ہی مبادا قرآنمین بہی مسلمان کرین پہلی برپا ہونی اس فتنہ کی کچہہ تدبیر کیجیی حب خلیفہ نی یہہ کہا تو حضرت عثمانؓ نی لوگونکو جمع کیا اور وہ اوسدن بچاس ہزار تہی پس فرمایا کہ کیا کہتی ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہی بعض اونکا کہ قراءۃ میری بہتر ہی قراءۃ تیریسی اور یہہ قریب ہی اسکی کہ ہو کفر کہا لوگون نی کہ کیا مناسب جانتی ہو تم کہا حضرت عثمان نی مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کردون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نی خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنی پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فرسل الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان انکی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پہر حضرتؐ کی التماس سی فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی اب حضرت عثمانؓ نی ساتہہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگونکی موقوف کردی اون لغات کا حکم کیا اور سبہونکو لغت قریش مین پڑہنی کو فرمایا پس یہی ہین معنی اونکی قول کی کہ لکہو اسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نی کہ پس اختلاف کیا لوگون نی لفظ تابوت مین پس کہا زید نی التابوہ اور کہا اوروں نی التابوت پس رجوع کی لوگون نی طرف حضرت عثمان کی پس کہا اونہون نی لکہو اسکو ساتہہ ت کی اسلیی کہ قریش کی زبانمین یون ہین ہی اور پوچہا لوگون نی حضرت عثمان سی لفظ لم یتسن پس کہا عثمان نی کہ لکہو

اوسمین ہ اوپر بیچ ہر صحیفی کی یا مصحف کی ظاہر امراد ہہ صحیفے سی وہ ہین کہ حضرت حفصہ کی پاس تہی اور مراد ہہ مصحف سی وہ کہ اوربعضی لوگون نی جمع
کیی تہی اور ہوسکتا ہی کہ شک راوی ہوا ور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ رض کی پاس جو صحیفے تہی بعد وفات و عدہ پہیر نیکی وہ بہی حضرت
عثمان نی جلا ڈالی اور کہا سخاوی نی کہ جب فارغ ہوئی حضرت عثمان رض لکہوانی مصحف کیسی تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پہیر دیئے اور سوای اونکی
اور اپنی مصحف کی اور مصحف جلا ڈالی پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کی پاس ہی جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلانیکی لیی اونہون نی نہ دی جب
حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نی انکی بہائی عبداللہ بن عمر سی منگا کر جلا ڈالی بخوف اسکی اگر ظاہر ہونگی تو لوگ پہر اختلاف کرینگی اور اختلاف ہی بیچ گنتی
اون مصحفون کی کہ حضرت عثمان رض نی ہر طرف بہیجی کہ کتنی تہی مشہور یہ ہی کہ پانچ تہی اور ابو داؤد نی کہا کہ سنا مینی ابوحاتم سجستانی سی کہ سات
مصحف تہی ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین کہا اور اختلاف
کیا ہی عالمون نی بیچ پرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی وسمین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نی تو کہا جلا دینا بہتر ہی اسلیے
کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونیکی کہ روندا جاتا ہی ہوون الی وسکا اور بعضون نی کہا کہ دہونا اولی ہی اور ڈالا جاوی دہوون
اوسکا پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا اسلیے کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی اور حضرت عثمان رض نی جلایا
بنا بر مصلحت کی کہ اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان رض پر جب طا رہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بی ادبی ہی جبکہ شرع مین یہہ آیا
نہو اور اونہون نی بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بسبب عداوت اپنی کی تنبیہ لکہا ہی علما نی کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع
ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رض
سی کہ کہا بزرگترین لوگون کی بیچ مقدمہ مصحف کی از روی ثواب کی ابوبکر ہین رحمت کری اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنیوالی ہین کتاب اللہ عزوجل کو
اور تیسری بار حضرت عثمان کی وقت مین جمع ہوا لیکن جمع کیا صحابہ کو پہر لکہا مصحفون مین ساتہہ لغت قریش کی اور جوانب اطراف مین بہیجا یہہ بات
بیچ سنہ پچیس ہین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان رض کی یہہ ہی کہ ابوبکر نی جمع کیا اس ڈر سی کہ مبادا قرآن مین سی کچہہ جاتا رہی اور حضرت
عثمان نی جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض حقیقت مین جمع کرنیوالی قرآن کی نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالی ہین لوگونکو لغت قریش پر
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ
فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ
الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ
بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مینی واسطی عثمان کی کیا سبب
ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنی طرف سورۂ انفال کی اور وہ ہی مثانی مین سی اور طرف سورۂ براۃ کی اور وہ ہی مئین مین سی پس نزدیک کیا
تمنی اون دونون سورتونکو آپسمین اور نہ لکہی تمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتونکی اور رکہا تمنی سورہ انفال کو بیچ سات

سورتون لنبیون کی کیا باعث ہوا انکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا زمانہ اسحالت مین کہ اوترتی تہین اونپر
سورتین آیتون والی اور تہے حضرت جسوقت کہ اوترتا اونپر کچہہ یعنی قران مین سی بلاتی بعضی وسکیکو کہ لکہتا تہا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ
کی اور فرماتی رکہدو یہہ آیتین بیچ سورۃ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی اوسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کی پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر
کوئی آیت فرماتی کہدو اس آیت کو بیچ اوس سورۃ کی کہ مذکور ہی اوسمین ایسا اور ایسا اور تہی سورۃ انفال اول اون سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین
مدینہ مین اور تہی سورۂ براءت آخر قران اوترنی مین اور تہا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کے یعنی دونونمین ذکر ہی کافرونسی لڑنیکا اور
عہد توڑدینی کا پس وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق براۃ سورہ انفال سی ہی پس بسبب بیان کرنی
حضرت صلعم کی اور مشابہ ہونی قصے کے نزدیک کیا ہمنی دونون سورتونکو اور نہ لکہی ہمنی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکہدی ہمنی وہ اکہٹی دونون سورتین
لنبی بیچ سات سورتونکی یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چہوڑا واسطی شبہہ ہونیکی بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود
نی ف قصد کیا تمنی طرف انفال کی الخ کلام اللہ کے سورتونکو اسطرحسی تقسیم کر کہا ہی کہ سورہ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طوال کہتی ہین عربی مین
طوال لنبی کو کہتی ہین اور یہہ سورتین لنبی لنبی ہین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مئین کہتی ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتی
ہین اور یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتونسی ہین یا قریب سو کی اسلیی انکو مئین کہتی ہین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثانی کہتی ہین وہ سو آیتونسی
کم کم کی ہین اور قصی انمین مکرر ہین اسلیی مثانی نام ہوا اونکا اور سورہ حجرات سی آخر قران تک کو مفصل کہتی ہین اسلیی کہ ان سورتونکی درمیان مین
فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہی اور بعضی نی مفصل کو تین قسم کر رکہا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورہ حجرات سی والسماء ذات البروج تک
کو طوال مفصل کہتی ہین اور والسماء ذات البروج سی سورہ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتی ہین اور لم یکن سی آخر تک کو قصار مفصل کہتی ہین پس ابن
عباس نی حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سی ہی اسلیی کہ سو آیتونسی کم کی ہی اور براۃ مئین مین سی ہی اسلیی کہ سو آیتونسی زیادہ کی ہی پس
انکو آپسمین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکہا چاہیی تہا کہ انفال کو مثانی مین لکہتی اور براۃ کو مئین مین اور جسپر یہہ بہی کیا ہی بسم اللہ درمیان انکی
نہ لکہی حضرت عثمان نی اسکا جواب دیا کہ حاصل وسکا یہہ ہی کہ بیچ امر ان دونون سورتون کی اشتباہ ہی ایک وجہ سی تو یہہ دونون سورتین ایک
سورہ ہین اس سبب سی رکہنا اونکا سبع طوال مین اور نہ لکہنا بسملہ کا درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک وجہ سی دو سورتین ہین اسلیی فاصلہ درمیان
مین چہوڑا ۱۲ ع ح * **كِتَابُ الدَّعَوَاتِ** کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کی ف دعا کی معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی
کچہہ بطریق عاجزی کی اور کہا نووی نی کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہی ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل انکی ہی ظاہر قران
وحدیث اور فعل انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتی رہی ہین اور بعضی زہاد واہل معارف نی کہا کہ ترک دعا کا افضل ہی واسطی راضی
ہونیکی اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکی رضا ہی سو پر یہ قول بعضی کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضونکو ایک حالت ہوتی ہی کہ اوسمین غالب ہوتی ہی رضا بالقضا
جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تہا وقت ڈالنی کی آگ مین کہ جبرئیل ع نی دعا کی لیی کہا اونہون نی کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجہی حاجت
سوال کی نہین * مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ
شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْہُ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر نبی کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نی اپنی دعا کی اور

تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہے ان قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو
کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے ف واسطے ہر نبی کی الخ یعنی حکم فرمایا تھا اللہ تعالی
ہر نبی کو کہ اپنی مخالفین پر بد دعا کرتا ہے کی لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالی قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت
نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بد دعا کی اپنی امت پر یہاں تک کہ ہلاک
ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کی اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی اسلیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف
رکھا ہے قیامت پر کہ اوسکی بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کی لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضی تو حضرت کی شفاعت
دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونیکی اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضی جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے درجے بلند ہونگے جنت میں اللھم ارزقنا
شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ م ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ
عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً
وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق
مانگی میں نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجھکو ساتھ اوسکی اور نا امید کر مجھکو اوس میں یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوای اسکی نہیں کہ میں آدمی
ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے یا برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی ہو میں نے اوسکو مارا ہو میں نے اوسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاک
گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک ہو اوسکو بسبب ان چیزوں کی طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ فانما انا بشر تمہید
ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں کبھی کبھی کسی پر خفا ہی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفسیر ہے اوس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے
ساتھ قول اپنی کی اتخذت عندک عہدا الخ حاصل یہہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت وغیرہ کا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنی سے نماز کی لیے کہ آئیں حضرت کی پاس حضرت عائشہ اور مانگی اونسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا دامن حضرت کا
پس فرمایا حضرت نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹ ڈالی اللہ تیرا ہاتھ پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنی حجرے میں غصے ہو کر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت تو انکو اس طرح دیکھا اور انکو
فرمایا اونکی خوش کرنے کی لیے اللہم انی اتخذت عندک عہدا الخ پس سنت ہے اوسکی لیے کہ بد دعا کرے کسی پر یہہ دعا کرے اوسکی بہتری کی لیے م ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ
مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میری اگر چاہے تو رحم کر مجھپر اگر چاہے تو روزی دے مجھکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے
اپنی مانگنے میں کلمہ شک کا نہ کہے سو واسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی دعا جزما مانگو
کہ یا اللہ یہہ مطلب حاصل کر اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہہ شک کرنا ہے قبول میں اور وہ اپنے وعدے میں خلاف نہیں کرتا وعدہ
کیا ہے کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کی بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بیفائدہ ہے یہہ کہنا کہ اگر چاہے تو م
ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ
لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجھکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کر کر بغیر شک کی اور رغبت کرے

رغبت اسواسطی کہ اللہ تعالی نہین مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ
يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کیجاتی ہی یعنی دعا بندیکی بعد شرطوں قبولیت کی جبتک کہ نہین دعا
مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلدی فرمایا کہتی تحقیق دعا مانگی مینی اور تحقیق دعا مانگی مینی
یعنی اکثر بار مانگی لیس یکہا مینی کہ قبول کی گئی واسطی میری پہر تہک جاتی ہی دیکہ اسکی اور چہوڑ دی دعا مانگنی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جبتک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسی کہی یا اللہ
قدرت دی مجہکو فلانی شخص کی قتل پر اور حال یہہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہی یا اللہ نصیب کر مجہکو شراب یا کہی یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو
کافر یقینا اور مانند اسکی ہی مانگنا محال چیزونکا جیسی کہ دیکہنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کی اور توڑنی ناتی کی جیسا کہی یا اللہ
جدائی ڈال بیچ میرے اور میری باپ مین حاصل یہہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جبتک کہ گناہ کی اور توڑنی ناتیکی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور
جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تہک جاوی نزدیک اسکی لائق نہین ہی بندیکو تہکنا واسطی اسلیکہ یہہ عبادۃ ہی اور تاخیر قبولیت
مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آیا وقت اوسکا اسلیکہ ہر چیز کی لیے ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیکہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا
اوسکی کا دنیا مین لیس پایا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کری دعا مین اسلیکہ اللہ تعالی دوست
رکہتا ہی مبالغہ کرنیوالونکو دعا مین ع **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ
الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ
آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا آدمی مسلمان کی واسطی اوسکی
بہائی مومن اپنی کی پیٹہ پیچہی قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا ہی واسطی بہائی اپنی کی بہلائی کہ
کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتہہ اوسکی قبول کر دعا اسکی اور واسطی تیری مانند اسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پیٹہہ پیچہی اور اسیطرح اگر سامنی
بہائی مسلمان کی دعا کری اپنی دل مین یا چپکی تو بہی اسمین داخل ہی بسبب خلوص کی اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الہی مین
دعا اسکی قبول کر بیچ حق بہائی اوسکیکی اور دعا کرنی والیکو خطاب کرکر کہتا ہی کہ تجکو بہی ہو مانند اسکی ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا
مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی مالون پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور
جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سی وہ ساعت کو کہ مانگی جاوی اسمین بخشش پس قبول کری واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی بعضی اوقات
ہوتی ہین دعا قبول ہونیکی ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہوا اور تم بد دعا کرو اپنی اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پہر قبول ہو جاوی تو پشیمان ہو پس بعضی
نادان کہ وقت غصی اور مصیبت کی اپنی لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ع **وذكر حديث** ابْنِ عَبَّاسٍ اتَّقِ دَعْوَةَ
الْمَظْلُومِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈر دعا مظلوم کی بیچ کتاب الزکوۃ مین

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي

اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی عبادت پہر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہاری نی دعا انگو مجہسی قبول کرونگا مین اسطی تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف ازراہ مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا ہی اوسمین حق تعالی کیطرف اور موہنہ پہیرتا ہی سوائی حق سی اور امید وہ نہین رکہتا مگر اوسی اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجہنا اپنی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پہر آیتہ کو سند حدیث کی اسلیے لائی کہ اوس سی معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے اوسکی کرنیکا اور ہوتا ہی اوسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادۃ ہی اور آخر آیتہ مین ہے دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادۃ ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنی جو کہ تکبر کرتی ہین عبادۃ یعنی دعا میری سی قریب ہے کہ داخل ہونگی دوزخمین خوار و ذلیل ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا گودہ ہی عبادت کا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی خلاصہ عبادۃ کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت عبادۃ کی اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجہنا اپنی کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کی دعا سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہے ف نہین کوئی چیز اذکار یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہہ قول اللہ تعالی کی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ۱۲ ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد تقدیر سی اور نا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی رفع کرتا ہی اوسکو اللہ تعالے اوس سے اور تقدیر دو قسم ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچہہ تغیر و تبدیل نہین اور قضائی معلق مین بعضی سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بہی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکہا جاتا ہی کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہے کہ لکہا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلا اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونو کریگا پس عمر اوسکی ساٹہہ برس کی ہوگی پہر جب دونون کیی ساٹہہ برس کو پہنچا پس تربہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی تہای عمر اوسکی سی کہ ساٹہہ برس تہی اور بعضون نے معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضایع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سی کہ اوتر اور اوس چیز سی کہ نہین اتری پس لازم کرو اپنی اوپر ای بندہ اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن جبل سی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف اوس چیز سی کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہے اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالے

پس سہل ہوتا ہی ویسی تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتہہ اوس بلا کی جیسی لذت پاتی ہین اہل دنیا ساتہہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی روکتی ہی ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدعو بدعاء الا اتاہ اللہ ما سأل او کف عنہ من السوء مثلہ ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگی دعا مگر دیتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکہتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی چیز کی عوض دینی کی اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسأل وافضل العبادۃ انتظار الفرج رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسواسطی کہ اللہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادتکی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہنی جانی بلا اور غم کا ساتہہ ترک کرنی شکایت کی طرف غیر اللہ تعالی کی یہہ اشارہ ہی صبر کیطرف اور بیشک جزای صبر بی حد وبی نہایت ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یسأل اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ مانگی اللہ سی غضب ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلیی کہ ترک کرنا سوال کا تکبر و استغناء ہی ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ کہولا گیا واسطی اوسکی تم مین سی دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا مع شرائط و آداب کی کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی رحمت کی یعنی کبہی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبہی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی مانگنی کو بہت دوست رکہتا ہی اس برابر اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکہتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریونسی اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بہلائیون کو نسأل اللہ العافیۃ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ خوش لگی اوسکو یہہ قبول کری اللہ دعا اوسکی نزدیک سختیون کی پس چاہیی کہ بہت دعا کری حالت فراخی مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کی اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کہیلنی والی کی سی یعنی غافل ہو اللہ سی اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یقین رکہتی ہو ساتہہ قبولیت کی یعنی ہو وقت دعا کی ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کی یعنی اچہی کام کرتی ہو اور بری باتونسی بچتی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری کی غالب نہ قبول ہونی سی یا مراد یہہ ہی کہ تم معتقد ہو اسکی کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کی

وعن مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون اكفكم
ولا تسئلوه بظهورها وفي رواية ابن عباس قال سلوا الله ببطون اكفكم ولا تسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم رواه ابو داود
اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت مانگو تم اللہ سی پس مانگو اوس سے ساتھہ اندر کی جانب اتون اپنی کی اور نہ
مانگو اوس سے ساتھہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور ایک روایت مین ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سی ساتھہ اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے
ساتھہ اوپر کی جانب ہاتہون اپنی کی پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سی پس پہیرو ہاتہونکو اپنی مونہہ پر یعنی تبرکہ جو ہاتہونپر اوترتی ہی مونہہ تک پہونچی نقل کی یہہ ابو داود
ف اندر کی جانب ہاتہون اپنی کی الخ یعنی دعا کرنی مین ہاتہہ اسطرح رکہو کہ اندر کا رخ ہاتہونکا سامنی مونہہ کی رہی جیسیکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی
ہاتہہ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقاء سی مستثنی ہی وہ مین اولٹی ہاتہہ سی دعا مانگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقاء مین ہو چکا ہی ۱۲ مولانا وعن
سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما
صفرا رواه الترمذي وابو داود والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی سلمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
پروردگار تمہارا بہت حیامند ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیامندونکا سا دینی والا بغیر سوال کی حیا کرتا ہی بندی اپنی سی کہ پہیری اونکو خالی جسوقت کہ اوٹہاتا ہی
بندہ اپنی دونو ہاتہہ طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین وعن عمر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه رواه الترمذي
اور روایت ہی عمر سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوٹہاتی دونو ہاتہہ اپنی دعا مین نرکہتی اونکو جبتک نہ پہیرتی اونکو اپنی مونہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکا اوٹہانا اور مونہہ پر پہیرنا سنت ہی دعا مین مولانا وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچہا جانتی تہی اون دعاونکو کہ جامع ہون اور چہوڑتی تہی اون دعاونکو کہ جامع نہین نقل کی یہہ ابو داود نی ف دعا جامع وہ ہی کہ لفظ
اوسکے تہوڑی ہون اور معنی بہت شامل ہوا امور دنیا اور آخرۃ کو جیسی یہہ دعائین ہین ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
اور اللهم اني اسئلك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة ۱۲ اور مانند اسکی بہت دعائین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چہوڑتے
الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب مین کور ہو وہ حضرت نی ترک کی تہی مانند رزقني زوجة حسنة یعنی دی مجکو بیوی اچہی وغیر ذالک کے اور یہہ باعتبار اکثر کی
ہی حضرت اکثر دعائین جامع ہی مانگتی تہی خاص مطلب کے نہ مانگتی تہی والا کبہی کبہی خاص مطلب بہی مانگنا ثابت ہوا ہی ع مولانا وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب رواه الترمذي وابو داود
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطی غائب کی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابو داود نی ف اسلیے کہ غائب کے دعا غائب کی لیے خلوص سے ہوتی ہی خیال ریا اور دکہانیکا نہین ہوتا ع وعن عمر بن الخطاب قال استاذنت
النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدنيا رواه ابو داود والترمذي وانتهت روايته عند قوله لا تنسنا اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہا پروانگی مانگی
مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ ادا کرنی عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کیا ہمکو اے چہوٹی بہائی میری بیچ دعا اپنی کی اور نہ بہولنا مجکو یعنی وقت دعا کی
پس فرمایا حضرت نی ایک کلمہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ واسطی میری ہو بدلی اوسکی تمام دنیا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور تمام ہوئی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ لا

تسناکی ف مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نی انکار فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نی جو التماس دعا کی لی اسمین ظاہر کرنا
عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلائی امت کو کہ اچھی لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ کی امت کو کہ خاص اپنی ہی لیے دعا نکرین
بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بہی دعا مین خصوصا ایسے مقامون قبولیت کی اور اس سی بزرگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہی معلوم ہوئی ع **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتھم الصائم حین یفطر والامام العادل
ودعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ فوق الغمام وتفتح لھا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک
ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص
ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جس وقت کہ افطار کرتا ہی یعنی ایسی کہ بعد ادائی عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا امام دا
سب کا کہ عدل کری یعنی ایسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی
اوپر ابر کی اور کہولی جاتی ہین واسطی دعا اوسکی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد
مدت کی یعنی ضائع نہین کرنی کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اوپر ابر کی اوٹھانا
اور کہلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر جلدی ہونی کی اور جلدی قبول ہونی سی ع **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ثلث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اونمین یعنی اونکی قبول ہونی مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور
دعا مظلوم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بددعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور مانکی دعا
بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اوسکی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی اوسکی حق مین کہ
جو احسان کری اور بددعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیے کہ ایذا دی اور بدسلوکی کری اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی لیے کری یا اور کی لیے اور دعا مظلوم
کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا تسلی دی اوسکو اور وہ دعا دی اوسکو یا جسنی ظلم کیا اوسپر اور اسنی بددعا دی اوسکو قبول ہوتی ہی ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی**
یسال شسع نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلا حتی یسالہ الملح وحتی یسالہ
شسعہ اذا انقطع رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ مانگے
ایک تمہارا پروردگار اپنی سی ساری حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی نی ایک روایۃ مین ثابت بنانی سی بطریق ارسال کے
یہانتک کہ مانگی اوس سی نمک اور یہانتک کہ مانگی اوس سی تسمہ پاپوش اپنی کا جس وقت کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تہا
کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کی لیے تاکہ دلالت کری اسپر کہ وہان رکا وادر محروم نہین سائل
کو اللہ نہایت مہربان ہی بند ونپر دیتا ہی جو مانگتی ہین پس التجا کری بندہ مگر اوس سے اور نہ اعتماد کری مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نی کہ نشانیون معرفت کی سی یہہ ہی کہ
نہ مانگی حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسے کہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کی ہوئی کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کی ہوئی
کہا رب لما انزلت الی من خیر فقیر ع ح **وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء**
حتی یری بیاض ابطیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی ہاتہہ اپنی دعا مین یہانتک کہ دکہلائی جاتی سفیدی حضرت

کی بغلونکی وعن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يجعل اصبعيه حذاء منكبيه ويدعو
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا تہی حضرت گردانتی دونو انگلیان اپنی یعنی سر دونو ہاتہونکی انگلیون کی برابر مونڈہون کی اور
دعا مانگتی ف یہہ اوسط درجہ ہی ہاتہہ اوٹہانی کا اور اکثر اسیطرح اوٹہاتی تہی اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتہہ اوٹہانی آئی وہ محمول ہی بعض اوقات پر کہ
جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کی تو اتنی اوٹہاتی کہ سفیدی بغلونکی معلوم ہوتی ۞ ع وعن السائب
ابن يزيد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه روى البيهقي الاحاديث
الثلثة في الدعوات الكبير اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونو
ہاتہہ اپنی پہیرتی اپنی مونہہ پر دونو ہاتہہ اپنی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین دعوات کبیر مین ف کہا طیبی نی کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹہاتی
ہاتہہ اپنی دعا مین نہ پہیرتی مونہہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکی اور بعد کہانیکی اور مانند انکیکی جو حضرت سی دعائین منقول ہین اور اونمین ہاتہہ نہ اوٹہاتی
تہی تو مونہہ پر بہی ہاتہہ نہ پہیرتی تہی ع وعن عكرمة عن ابن عباس قال المسئلة ان ترفع يديك حذو منكبيك
او نحوهما والاستغفار ان تشير باصبع واحدة والابتهال ان تمد يديك جميعا وفي رواية قال و
الابتهال هكذا ورفع يديه وجعل ظهورهما مما يلي وجهه رواه ابو داود اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کا
یہہ ہی کہ اوٹہاوی تو دونو ہاتہہ اپنی برابر اپنی مونڈہون کی یا قریب اونکی اور ادب استغفار کا یہہ ہے کہ اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا
مین یہہ ہے کہ دراز کری تو دونو ہاتہہ اپنی اکہٹی یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سی ہے اور اوٹہائی دونو
ہاتہہ اپنی اور کی پیٹہہ اونکی اپنی کی قریب مونہہ اپنی کی یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف اشارہ کری تو ساتہہ ایک انگلی کی یعنی سبابہ
کی کہ جسکو انگلی شہادت کی کہتی ہین مقصود اس سے ہی سب یعنی ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈہونڈنی شر انکیسی اور قید ایک کے اسلیی لگائی کہ مکروہ
ہی اشارہ کرنا دو انگلیونسی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک شخص کو کہ اشارا کرتا تہا دو انگلیونسی فرمایا اوسکو کہ ایک سے اشارا کر ایک سے
اشارا کر اور اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی الخ یعنی اوٹہائی دونو ہاتہہ اپنی خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور سر ہوئی ہاتہہ مقابل سر کی ع وعن
ابن عمر انه يقول ان رفعكم ايديكم بدعة ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا يعني الى
الصدر رواه احمد اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ کہتی تہی کہ تحقیق اوٹہانا تمہارا اپنی ہاتہونکو یعنی بہت اوٹہانا بدعت ہی نہین زیادہ کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اوٹہاتی تہی نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نی ف انکار کیا ابن عمر نی اونپر اسلیی کہ اکثر اوقات بہت
اوٹہاتی تہی اور فرق نکرتی تہی حالات مین کہ ایک امر کی لیی سینہ تک اوٹہاتی اور مونڈہون تک اور امر کی لیی اور مونڈہ سی اونچی اور امر کی لیی بس اس تقریر سے
خوب تطبیق حاصل ہوگئی ۞ ع حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتہہ اوٹہانا باعتبار اختلاف حالات کی مختلف تہا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹہاتی تہی اور بعضی امر کی لیی
مونڈہون تک اور بعضی امر کی لیی مونڈہوں سی اونچی اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچی ہی اوٹہاتی تہی اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتی تہی اسلیی ابن عمر
نی اونپر طعن کیا ۞ مولف وعن ابي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذكر احدا فدعا له بدأ بنفسه
رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب صحيح اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
ذکر کرتی کسیکا پہر دعا مانگتی اوسکی لیی یعنی ارادہ کرتی دعا مانگنی کا شروع کرتی دعا مانگنی پہلی واسطی اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہے
ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ اگر کوئی کسیکی لیی دعا کری تو پہلی اپنی لیی دعا کری پہر اوسکی لیی مثلا کہی اللہم اغفر لی ولفلان ۞ ع وعن ابي سعيد

الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیہا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بہا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرہا لہ فی الآخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلہا قالوا اذا نکثر قال اللہ اکثر رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگی کوئی دعا کہ نہو اوسمین بات گناہ کا اور نہ توڑنا ناتی کا مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالے بسبب اوس دعا کی ایک تین چیزونمین سی یا یہہ کہ جلدی دی اوسکی لیی مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہی دعا کو اوسکی لیی اور دیوی آخرت مین اور یا یہہ کہ پہیر دیوی اوس سی برائی مانند اوسکی عرض کیا صحابہ نی اب بہت دعا کرینگی ہم یعنی ایسی کی بڑی فائدہ ہو دعا کی سنی ہمنی فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھہ دیتا ہی فضل اسی سے اور وسعت کرم اپنی سی بہت ہی اوسچیز سی کہ دیتا ہی تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کی **ع** وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس دعوات یستجاب لہن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتی یصدر ودعوۃ المجاہد حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظہر الغیب ثم قال واسرع ہذہ الدعوات اجابۃ دعوۃ الاخ بظہر الغیب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہی واسطی اونکی دعا مظلوم کی یہانتک بدلہ لیوی یعنی ظالم سی ساتہہ زبان یا ہاتہہ اپنی کی اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف شہر اپنی کی اور اہل اپنی کی یا فارغ ہووی حج سی اور دعا جہاد کرنیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ بیٹہی یعنی جہاد کرنیسی یا کوشش کرنیسی اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہو یا مری اور دعا بہائی کی واسطی بہائی مسلمان اپنی کی غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی قبول ہونیمین اون دعاؤن میں دعا بہائیکی پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین

باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کی اور نزدیکی حاصل کرنیکی طرف خدا کی **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ ذکر اوسکی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنی ساتہہ نوافل کی طرف اوسکی اور ذکر اللہ تعالی کا دلسی ہی ہوتا ہی اور زبان سی ہی اور افضل یہہ ہے کہ دل اور زبان دونونسی ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پہر ذکر دل کا دو قسم پر ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اوسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اوسکو ذکر خفی کہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ سترجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہین سنتی اوسکو حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکہنی والی جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو اونکی حساب کیلیے اور لاوینگی حفظہ اوسچیز کو کہ یاد رکہتی تہی اور لکہا تہا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی رہا ہی واسطی اونکی کچہہ پس کہینگے وہ نہین چہوڑا ہمنی کچہہ اوسچیز مین کہ جانا ہمنی اور یاد رکہا ہمنی مگر کہ جمع کیا ہمنی اوسکو پہر فرماویگا اللہ تعالی یعنی بندیکو کہ تحقیق تیری لیے میری پاس ایک نیکی ہی کہ نہین جانتا تو اوسکو اور مین بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہی ؛ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ ؛ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلی ہی اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ ذکر نہین ہے تا مگر ساتہہ زبان کی اور اونی مرتبہ اوسکا موجب قول مختار کی یہہ ہے کہ سناوی اپنی تئین بغیر اسکی معتبر نہین اور دلسے جو ہوتا ہی فعل اوسکا ہی قسم علم و تصور سے ذکر نہین ذکر نام اوسکا ہی کہ زبان سی ہو پس یہہ بات خلاف ہی اوسکی کہ لغت کی کتابونمین لکہا ہی صحاح قاموس مین لکہا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہہ خود فعل دلکا ہی ہان جو کچہہ کہ زبانسی ہو اوسکو بہی ذکر کہتی ہین پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور فعل زبان کی اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ کی سنے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہے ذکر زبانی سی اس شایہ مقصود بعضی فقہا کو یہہ ہو کہ جہان ذکر زبانسی کرنا آیا ہی شرع مین مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کی اور سوائی انکی وہان دلسی ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبانسی کرنا چاہیے نہی تو اوسپر ثواب اخروی نہین مترتب ہوتا **ع**

الفصل الاول

فصل پہلے عن

عن ابی ہریرۃ و ابی سعید قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم
الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی سعید
خدری سی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیر لیتی ہین انکو فرشتی یعنی جو کہ ڈھونڈتی پھرتے
ہین اہل مجلس ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہی انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کی لیی ہی اور اترتی ہی اوپر سکینہ اور
ذکر کرتا ہی انکو اللہ تعالی اون شخصوں مین کہ نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء مین نقل کی یہہ مسلم نی ف سکینہ خاطر جمع
دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلسی نکل جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کی بہم پہنچاتا ہی اور اوترنا سکینہ کا
اس آیت سی بھی ثابت ہوتا ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر
فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ جمدان فقال سیروا ہذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون
یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی بیچ راہ مکہ کی پس
گذری ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ جمدان ہی پیش دستی لیگئی مفردون عرض کیا صحابہ نی کون ہین مفردون یا رسول اللہ
فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نی ف ما المفردون سوال ہی صفت سے کہ کیا صفت
مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لیی آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل
مدینہ سی ہی پہنچی تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئی بعضی الگ ہو کر اور دوڑ کر پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچھی آئی انکو حضرت نی فرمایا گھر قریب پہنچا جلد چلو
بعضی مفردون یعنی الگ ہونیوالی آگی پہنچ گئی صحابہ رضی نی صفت مفردون کی پوچہی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہین اس سے
کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھو ایسی کی سبقت کرنیوالون کو کہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لیی یعنی انقطاع کیا لوگوں سی اور گوشہ نشینی
اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتی ہین اور مراد بہت یاد کرنی سی یہہ ہے کہ ہمیشگی کری ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو ہی جاوی تو جلدی سی دور کر کر مشغول
ہو وی اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازونکی بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی اور مانند اوسکی جس طرح منقول ہی حدیث
شریف مین ع وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر
مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مثال اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے
اور اوس شخص کے کہ نہیں یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ذکر حیات قلب کی ہی اور غفلت موت اوسکی اور جیسا کہ مردہ نہ
زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہی اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردہ کی ہی کہ اوسکو زندگی
سی کچہ بہرہ نہیں ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ۔ ع وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی
نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملا ذکرتہ فی ملا خیر منہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھہ میری کہتا ہے اور مین ساتھہ اوسکی ہون جب یاد کرتا ہی مجھکو یعنی دلسی یا زبان سے پس اگر یاد
کری مجھکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کسی پر ظاہر
نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کری مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تردد کمان بندہ اپنی کے

یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اور توقع اوسکیکی اگر امید عفو کی رکہتا ہی عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکہتا ہی عذاب کرتا ہون مراد
رغبت دلاتی ہی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکہی اور گمان اچہا رکہی بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخصکو دوزخ مین
لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کہڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتہہ اچہا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اسکو نا عند ظن
عبد بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کری اور پہر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکہنی لو ہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مین ساتہہ اوسکی ہون
یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع متفق علیہ **وعن** ابی ذرّ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر
ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ
ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس واسطی اوسکی ثواب ہی تا ہی دس برابر اوسکی اور
زیادہ بہی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص اوسکے سات سے تک بلکہ زیادہ اوس سی اور جو شخص کہ لاوی برائی پس سزا برائی کی برابر اوسکی یا
بخش دیتا ہون اور جسنی نزدیکی ڈہونڈہی مجسی یعنی ساتہہ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سی ایک گز یعنی پہنچاتا ہون رحمت
اپنی طرف اوسکی زیادہ اوس سے اور جسنی نزدیکی ڈہونڈہی مجسی ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور جو شخص کہ آتا ہی میری پاس
چال چلکر آتا ہون مین اوسکی پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجسی مقدار زمین کی گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتہہ میری کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے مانند اوس مین کے
بخشش سے یعنی اگر چاہونگا مین اوسکی لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہ اسکی توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے
زیادہ ہوتی ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب
وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ
فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا جو شخص کہ ایذا دی میری ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو
ساتہہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میرے نی یعنی مومن نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی اعمال سی کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سی کہ
فرض کیا مینی اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قایم ہی ساتہہ قرب فرائض کی نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میری ساتہہ نفلون کے
یعنی طاعتون کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک دوست رکہتا ہون مین اوسکو یعنی واسطی جمع کرنی فرائض و نوافل کی اور جسوقت دوست رکہتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین
شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکہتا ہی ساتہہ اوسکی اور ہاتہہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتہہ اوسکی اور اگر مانگتا ہی مجسی یہہ بندہ
البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتہہ میری یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو
مانند تردد میری کی قبض کرنی جان مومن کیسی ناخوش رکہتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ مین ناخوش رکہتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین اوسکو مرنے سے
نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ساتہہ لڑائی کی یعنی ساتہہ لڑائی اپنی کے اوس سے بسبب ایذا دینی ولی اپنی کی با خبردار کرتا ہون ساتہہ لڑائی اوسکی کی مجسی پس گویا کہ وہ لڑنیوالا
ہی مجسی کہا اماموں نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نی اوسکی کرنیوالیکو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوس سے سوائی اس گناہ کی اور کہانی بیاج کی اور اوسی میں یہہ فرمایا ہی فاذنوا بحرب

من اللہ ورسولہ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی ایسلئی کہ برائی اللہ کی بندہ سی دلالت کرتی ہی خاتمہ بد ہونی پر ایسلئی کہ جب سے اللہ تعالی کو نہین فلا صیا آوہ کچہ
فرض کیا ہی یعنی جو کچہ واجب کیا ہی مینی اوسپر یعنی فرمان برداری کرتی اور امر کی اور بچنا منا ہی سی اوسکو اگرچہ بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے
اوسکی برابر اور چیز لوا کر کر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نی یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر فعال کو نسبت کیے گئی ہین جن
ان اعضائی اور توفیق دیتا ہون مین اوسکو ان افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ گردانتا ہی اللہ
تعالی حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچہ دوست رکہتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتہہ اوسکی الخ
اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ گردانتا ہی اللہ سلطان حب اپنی کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکہتا مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر
وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوسمین مددگار و کارساز بیچ ہاتہہ سمع اور بصر اور ہاتہہ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز کی کہ نہین پسند
کرتا اوسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سی الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی مین بسبب عنایت کی کہ بندہ کی حال پر رکہتا ہون اوسکی مارنی مین بسبب اسکی کہ ناخوش آتا ہی اوسکو مرنا
لیکن مرنی سی چارہ نہین اور وہ بہی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور جنت اوس سی حاصل ہوتی ہی اور تردد کی معنی ہین
تحیر کرنا دو امر مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا ان دونون مین سی اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس معنی یہہ ہین کہ مین تاخیر و توقف نہین
کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کی ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنی روح بندہ مومن کی کہ توقف کرتا ہون اوسمین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا
طرف وصال اور مشتاق ہو ساتہہ اوسکی پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کی اور جگہہ پکڑی اعلی علیین مین ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا
اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ
یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ
کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْاَلُوْنَ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ قَالَ
یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَاَشَدَّ
لَھَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ
یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ
لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطی اللہ کی کتنی فرشتی ہین پہرا کرتی ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈہونڈہتی ہین ذکر کرنیوالون کو یعنی
ملنی اور سننی ذکر اونکا پس جسوقت پاتی ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہین اللہ کا پکارتی ہین آپسمین ایک دوسری کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کی یعنی سننی ذکر کی اور ملنی ذکر
کرنیوالون کی فرمایا حضرت نی پس گہیر لیتی ہین فرشتی انکو پرون اپنی سی آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نی پس پوچہتا ہی فرشتون سی پروردگار انکا حال انکا حالانکہ وہ بہت
جانتا ہی فرشتون سی حال انکا کیا کہتی ہین بندی میری فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی تسبیح کرتی ہین تیری یعنی پاکی سی یاد کرتی ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتی ہین
تیری اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو فرمایا حضرت نی پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکہا ہی انہون نی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین قسم
خدا کی نہین دیکہا تجکو کہا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوتا انکا اگر دیکہتی مجکو فرمایا حضرت نی پس کہتی ہین فرشتی اگر دیکہتی تجکو ہوتی بہت زیادہ
بندگی کرنیوالی اور ہوتی بہت زیادہ تیری بزرگی یاد کرنیوالی اور ہوتی بہت زیادہ تیری تسبیح کرنیوالی فرمایا حضرت نی پہر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتی ہین مجسی کہتی ہین

زبور مین لکہا ہی نفس ادمی کی تعظیم ہین ہوا لایا آہی بیہتی پیدا کہتی ہین کہ مخفی نفس نعمت ناگوار ہو بدن سی اگرچہ واقع مین دو نافع باذن اہین ہو سکی لیکن بسبب اوسکی اور گہبرا کی اوسکی سیمع کہنا جاتا ہی (مولانا)

فرشتے مانگتے ہیں تجھسے بہشت فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہوں نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کے
اے پروردگار نہیں دیکھا اونہوں نے اوسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اسکو
ہوتے بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور بہت کرتے اوسمیں رغبت یعنی سالکی نہیں ہے خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہے اللہ تعالے پس کس چیز سے
پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہوں نے دوزخکو فرمایا حضرتؐ نے
کہتے ہیں فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار ہمارے نہیں دیکھا اونہوں نے دوزخکو فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخکو فرمایا
حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوس سے بھاگنے والے یعنی جو چیزیں کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہیں اونسے بہت بھاگتے اور
ہوتے بہت اوس سے ڈرنیوالے یعنی اپنے دلونمیں کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں سے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ میں نے بخشا انکو فرمایا حضرتؐ نے کہتا ہے
ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ ذکر کرتے والوں میں فلانا شخص ہے کہ نہیں ہے ذکر کرنیوالا اونسے اسکی نہیں کہ آیا تہا کسی کام کے لیے پھر بیٹھ گیا اونمیں یعنی وہ لائق مغفرت کے
نہیں فرماتا ہے اللہ تعالی کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشیں اونکا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پوچھنا اللہ تعالی کا فرشتوں سے باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اونہوں نے بنی آدم کے حق میں کہا تہا کہ یہہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح و تقدیس تیری کرتے ہیں اور اخیر حدیث
میں رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہے کسی عارف نے کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کے پس پھر اگر نہ کرسکو یہہ پس صحبت رکہو ساتہہ اونکی کہ صحبت رکہتا ہے اللہ سے
یعنی دوام حضور رکہتا ہے ساتہہ اسکے ع **وفی روایۃ** مسلم قال ان للہ ملٰئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا
وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم وحف بعضھم بعضا باجنحتھم حتی یملؤا ما بینھم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا
عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسألھم اللہ وھو اعلم بحالھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عبادک فی الارض
یسبحونک ویکبرونک ویھللونک ویحمدونک ویسألونک قال وماذا یسألونی قالوا یسألونک جنتک قال وھل
رأوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی قالوا من نارک قال و
ھل رأوا ناری قالوا لا قال فکیف لو رأوا ناری قالوا یستغفرونک قال فیقول قد غفرت لھم
فاعطیتھم ما سألوا واجرتھم مما استجاروا قال یقولون رب فیھم فلان عبد خطاء
انما مر فجلس معھم قال فیقول ولہ غفرت ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم +
اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کے کتنے فرشتے ہیں پھرنیوالے زیادہ یعنی اعمال لکہنے والوں وغیرہ کے سوا ہیں کہ اونکو مقصود سوا حلقوں ذکر
کی کچھہ نہیں ڈھونڈتے ہیں یعنی مجلسیں ذکر کی پس جب پاتے ہیں مجلس کہ اوسمیں ہو ذکر تو البتہ بیٹھتے ہیں ساتہہ ذاکروں کے اور گھیر لیتا ہے بعض اونکا بعض کو ساتہہ پروں
اپنے کے یہانتک کہ بھر جاتے ہیں فرشتے درمیان ذکر کرنیوالوں کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہیں ذکر کرنیوالے چڑھتے ہیں فرشتے اور
پہنچتے ہیں آسمان پر یعنی ساتویں آسمان تک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہے اونسے اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہے حال اونکا کہاں سے آئے تم پس کہتے ہیں فرشتے
آئے ہم تیرے بندوں کے پاس سے کہ زمین میں ہیں تسبیح کرتے ہیں تیری اور کلمہ پڑہتے ہیں تیرا اور ساتہہ بزرگی کی یاد کرتے ہیں تجکو اور مانگتے ہیں تجھسے فرماتا ہے اللہ تعالے
کیا مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھسے بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے اونہوں نے بہشت میری کہتے ہیں فرشتے نہیں اے رب ہمارے فرماتا ہے
اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہیں فرشتے اور پناہ مانگتے ہیں تجھسے فرماتا ہے اللہ تعالی اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے
آگ سے تیری پناہ مانگتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالے کیا دیکھی ہے اونہوں نے آگ میری عرض کرتے ہیں فرشتے کہ نہیں فرماتا ہے اللہ تعالے کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری

کہتی ہین فرشتی طلب بخشش کی بہی کرتی ہین تجہسی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق بخشا مینی انکو اور دی مینی اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینی
اونکو اوس چیز سی کہ پناہ مانگی یعنی آگ سی فرمایا حضرت نی کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہمارا اونمین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکی نہین کہ گذرا تہا یعنی کسی کام کی لیی پس
بیٹہہ گیا ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اوسکو بہی بخشا مینی وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اونکی اور برکت اونکی ہمنشین اونکا **ف** متفق علیہ
روایت مین جواب کیف تورا و جنسی وغیرہ کا مذکور ہی لو انہم راوہا الخ اور اسمین نہین مذکور اسلیی کہ بخاری کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کی لیی ہی اور اسمین تعجب اور تعجب
ولانکی لیی ہی ع **وعن** حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا
رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا
كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا
رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حنظلہ بن ربیع اسیدی سی کہا ملاقات کی مجہسی حضرت ابوبکر نی پہر کہا کیا حال ہی تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہی استقامت تیری اور بیخبر رکہتی تہی تو نی حضرت سی آیا
موجود ہی یا نہین کہا مینی منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابوبکر نی سبحان اللہ کیا کہتا ہی تو یعنی ازراہ تعجب کی کہا کہ کیا کہتا
ہی بیان کر معنی اور خبر کہ کہتا ہی تو کہا مینی یعنی تعجب نہین اسمین ایسی ہوتی ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتی ہین ہمکو ساتہہ دوزخ کی یعنی عذاب اوسکی کی
کبہی اور ساتہہ جنت کی یعنی نعمتون اوسکی کی کبہی گویا کہ ہم دیکہتی ہین جنت و دوزخ کو آنکہون سی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغول
ہوتی ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بہول جاتی ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ جو کچہہ حضرت کی صحبت مین سنتی ہین اوسمین سی بہت کچہہ بہول
جاتی ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہی کہا ابوبکر نی یعنی جبکہ بیان کیا تو نی یہہ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق ہم بہی پہنچتی ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا
بہی یہی حال ہی کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہی پس چلا مین اور ابوبکر یہان تک کہ آئی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول
اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب ہی اس قول کا کہا مینی یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکی پاس نصیحت کرتی ہین آپ ہمکو ساتہہ دوزخ کی اور بہشت کی
گویا کہ ہم دیکہتی ہین آنکہون سی پس جسوقت کہ نکل کر جاتی ہین ہم آپکی پاس سی مشغول ہوتی ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بہول جاتی ہین ہم بہت سی
نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتی ہو نزدیک میری
اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنیوالی اللہ سی تو البتہ مصافحہ کرین تمسی فرشتی اوپر بچہونون تمہاری کی اور بیچ راہون تمہاری کی ولیکن ای حنظلہ ایکساعت
اور ایکساعت کہا یہہ تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مصافحہ کرین تمسی فرشتی یعنی علانیہ الامصافحہ کرتی ہین فرشتی اہل ذکر سی خفیہ آور اوپر بچہونون الخ یعنی حالت فراغ
مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہی اور ایکساعت یعنی ایکساعت مین ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایکساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کی پس ایسی
حالت ہونی مین منافق نہین ہی تو ای حنظلہ اور کہا یہہ یعنی ولیکن یا حنظلۃ الخ ع **الفصل الثانی** ذو صحبۃ **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ
مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ

رواہ مالک واحمد والترمذی وابن ماجۃ الا ان مالکا وقفہ علی ابی الدرداء روایت ہی ابی درداسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ
خبردار کروں میں تمکو ساتھہ بہترین عملون تمہارے کی اور بہت پاکیزہ عملونکی نزدیک بادشاہ تمہارے کی اور بہت بلند عملونکی بیچ درجون تمہارے کی اور بہتر واسطی تمہاری خرچ کرنی
سونی اور روپی کیسی اور بہتر واسطی تمہاری اس سے کہ ملو اپنی دشمنوںسی یعنی کافروںسی پہر مارو تم گردنیں اونکی اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا صحابہ نی ہان خبر دیجیے
فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک نے اور احمد ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو درداپر ف ظاہر یہہ ہے کہ مراد ذکر سی یہان وہ ذکر ہی
دل اور زبان دونونسی ہو اس سی معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملونسی افضل ذکر خدا کا ہی ح وعن عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس خیر فقال طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ قال یا رسول اللہ ای الاعمال
افضل قال ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہی اوسکی لیے یعنی بہتر ہی وہ کہ دراز ہوئے عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکی کہا یا
رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سی تر ہونی زبان کی کنایہ ہے
روانی زبان سی جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی کنی اوس سی یا کنایہ ہی ملازمت سی ذکر پر مرتی دم تک ذکر سی ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہوکہ مری اور ذکر شامل ہے
جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دلکی زبانسی ذکر کری یا اسی بانسی اور دونونسی ہو تو بہت خوب ہے ع ح وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر رواہ
الترمذی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ
نی کیا ہیں باغ بہشت کے فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتی ہون اللہ تعالی کو پس تم بہی انکی ساتہہ
یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کی حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ اونکی سبب سے بہشت کی باغونمیں داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسی مستحب ہے ذکر کرنا ویسیہی مستحب ہے
بیٹہنا بیچ حلقہ ذکر کی اور ذکر کبہی دلسی ہوتا ہی اور کبہی زبانسی اور افضل یہہ ہے کہ دونونسی ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دلسی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر
گذر چکا اور اگر فقط زبانسی ہو تو بہی خالی ثواب سی نہیں منقول ہی کہ ایک مرید نی اپنی شیخ سی کہا کہ میں یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی
اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنی مشغول کیا تیری ایک عضو کو اپنی یاد میں ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ
من اللہ ترۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹہی ایک مجلس میں نہ یاد کری اوسپر کو اوسمیں ہوگا
بیٹہنا اوسپر اللہ کیطرف سی یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کی اور قضا و قدر اوسکیلے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ میں کہ نہ یاد کری اللہ کو اوسمیں ہوگا اوپر
اللہ کیطرف سی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی ہر حال میں اوٹہتی بیٹہتی اور سوتی اور جاگتی اور شب و روز ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت
خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت میں س چو اول شب آہنگ خواب آورم ۔ بہ تسبیحت امت شتاب آورم ۔ و گر نیم شب سر برآرم ز خواب
ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب ۔ و گر بامداد است راہم بہ تست ۔ ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان علیہم حسرۃ رواہ احمد
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی قوم کہ کہڑی ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اوسمیں مگر کہڑی ہوئی مانند مردار گدہی کے اور
ہوگی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی جس مجلس میں نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدہی کے ہی اور جو لوگ ہانسی وٹہی گویا وہ مردار کہا کر اوٹہی ۔ فخر

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم ترۃ فان شاء عذبہم وان شاء غفر لہم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اوسمین اور نہ درود بھیجا اپنی نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پہر اگر چاہی عذاب کری ونکو اور اگر چاہی بخشی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر چاہی عذاب کری یعنی بسبب اونکی اگلی پچہلی گناہونکی اور اگر چاہی بخشی یعنی ازراہ فضل و رحمت اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کریں اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو یقینا ع وعن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا امر بمعروف او نہی عن منکر او ذکر اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کی یا منع کرنا بری سی یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکی ایسی کلام سی کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبی کے نہین یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرۃ ہی اوسپر نہین نفع اوسکیلیی اوسمین مگر ان چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکی جو پس موافق ہوگی ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کی اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب ہے سختی دلکا اور بہت دور آدمیونکا اللہ سی سخت دل ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سننا نہین اور خواہش رکہتا ہی مخالفت خلق کی اور کم رکہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت رکہتا ہی غفلت آخرۃ سی ع وعن ثوبان قال لما نزلت والذین یکنزون الذہب والفضۃ کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فقال بعض اصحابہ نزلت فی الذہب والفضۃ لو علمنا ای المال خیر فنتخذہ فقال افضلہ لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجۃ مؤمنۃ تعینہ علی ایمانہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہہ آیۃ اور وہ لوگ کہ جمع کرتی ہین سونا اور چاندی تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون اونکی مین پس کہا بعضی صحابہ اونکی نی کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ بیچ مقدمہ سونی اور چاندی کی یعنی اور پہچانا ہمنی حکم اونکا اور مذمت اونکی کاشکی جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہی یعنی سوائی سونی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری وسکی اوپر ایمان اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال تہا لیکن مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی چیز فرمایی کہ نفع دی وقت درپیش آنی حاجتون کی پس اسلیی حضرت نی وہ چیزین بتائین کہ مفید ہین آور اوپر ایمان اوسکی یعنی مددگار رہی اوسکی دین کے کہ یاد دلاوی نماز و روزہ اور اور عبادتین اور منع کری اوسکو زنا اور تمام حرام چیزونسی ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی سعید قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا آللہ ما اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ہہنا قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذلک قال اما انی لم

استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ عز وجل یباہی بکم الملئکۃ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید سے کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد میں پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا انہوں نے بیٹھے ہیں ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم خدا کی کہ نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی نے کہا انہوں نے قسم خدا کی کہ نہیں بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کی تمپر یعنی تمکو جھوٹا جانکر قسم نہیں دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسطرح کیا تھا چنانچہ اسی حدیث میں مذکور ہے اور نہیں تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بنسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے میں حدیث کو مجھ سے یعنی میں بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاطا کی لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے نہ ہولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے میں ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیوں میں سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھے ہیں ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہیں ہم اسکی اوپر اسچیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا انہوں نے قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کی تمپر یعنی جھوٹا کر کے لیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عز وجل فخر کرتا ہے ساتھ تمہارے فرشتوں سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتوں کو کہ دیکھو میرے ان بندوں کو کسطرح مسابقہ کیا ہے اپنے نفسوں اور خواہشوں اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہیں عبادت میں پس لائق ہیں اسکے کہ تعریف کیجاویں زیادہ تم سے اسلیے کہ تم نہیں پاتے ہو عبادت میں مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے انکو دم آتا ہے ع

وعن عبداللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنے نوافل بہت ہو گئے ہیں مجھ پر یعنے بہت ہیں کہ عاجز ہوں میں کرنے سے انکے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو ساتھ ایسے چیز کے کہ پھر ساکن ہوں میں ساتھ اسکے یعنی ایسا عمل فرمایئے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کروں بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہوں بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان سے مراد یا تو یہی زبان ہے یا دل کی ع

وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل وارفع درجۃ عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان الذاکر للہ افضل منہ درجۃ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنے بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنیوالیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے بھی افضل و بلند تر درجے میں ہے فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہانتک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجے میں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اگرچہ جہاد اس حد کو پہنچے تو بھی یاد کرنیوالا اللہ کا افضل ہے جہاد بے زخمی لڑائی میں ع

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس رواہ البخاری تعلیقا اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جس وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جس وقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے

نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کی یعنی بغیر سند کے وعن مالک قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ذاكر
الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر الله في الغافلين كغصن اخضر في شجر يابس وفي رواية مثل الشجرة الخضراء
في وسط الشجر وذاكر الله في الغافلين مثل مصباح في بيت مظلم وذاكر الله في الغافلين يريه الله مقعده
من الجنة وهو حي وذاكر الله في الغافلين يغفر له بعدد كل فصيح واعجم والفصيح بنو آدم و
الاعجم البهائم رواه رزين اور روایت ہی مالک سی کہا پہنچا مجکو یہہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں مانند
لڑنیوالی کی پیچہی بہاگنی والونکی یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سی اور بعد اونکی ایک شخص لڑتا رہا تو وہ دوسروں سی بہت بڑی فضیلت رکہتا ہی اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلونکی مانند ٹہنی
سبز کی بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کی درختونکی درمیان میں اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کی بیچ گہر اندہیری کی اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں
دکہلاتا ہی اوسکو اللہ تعالی ٹہکانا اوسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتہہ مکاشفہ کی دکہاتا ہی یا خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دکہتا ہی
اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں میں بخشی جاتی ہیں واسطی اوسکی گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور عجم کی اور مراد فصیح سی بیٹی آدم کی اور اعجم سی مراد جانور نقل کی یہہ رزین نے

وعن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله رواه مالك والترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا نہیں عمل کیا بندی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دی اوسکو عذاب خدا سی ذکر خدا سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف
یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سے قیامت کو چہٹکارا نہیں کرواتا یعنی سب پر افضل ہی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا مع عبدي اذا ذكرني وتحركت بي شفتاه رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی میں ساتہہ بندی اپنی کی ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں اور رحمت رعایت
کرتا ہوں جسوقت یاد کرتا ہی مجکو اور ہلاتا ہی ساتہہ ذکر میری کی دونو ہونٹ اپنی یعنی دل اور زبان سی یاد کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نے

وعن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول لكل شيء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله
وما من شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله قالوا ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا ان يضرب بسيفه حتى ينقطع رواه البيهقي
في الدعوات الكبير اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی واسطی ہر چیز کی صفائی ہی اور صفائی دلونکی یاد خدا کی ہی اور نہیں کوئی چیز بہت
نجات دینے والی عذاب سی ذکر اللہ کی سی عرض کیا صحابہ نے اور جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے ساتہہ تلوار اپنی کی یہاں تک کہ ٹوٹ جاوی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات
کبیر میں ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہنچی تو بہی ذکر افضل ہی ح

کتاب اسماء اللہ تعالی

کتاب ہے بیچ بیان ناموں اللہ تعالی کے
ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالی کے توقیفی ہیں یعنی موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سی ازراہ عقل کی نہ کہنا
چاہیے اگرچہ دونو ناموں کی ایک معنی ہوں مثلا اللہ تعالی کو عالم کہیں نہ عاقل اور جواد کہیں نہ سخی اور شافی کہیں نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالی کی
اپنی میں حاصل کرے جسقدر ہو سکی چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ النصیب بندہ کا اور بعضی جا ہی ساتہہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کری
اونکی حاصل کرنی میں اللہم نفعنا ویسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کی آتا تو اوسکو حکم کرتی کہ وضو کر یا جب وضو کر لیا
تو اوسکی آگی اسماء جناب باری تعالی کی پکار کر ساتہہ عظمت جلال کی پڑہتی جس اسم مبارک کی تاثیر اوس میں دیکہتی وہی تعلیم کرتی جانتی کہ اس سی کشود اسکو جلد ہو گا
سو یہی ہوتا ۱۲ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى
تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدة من احصاها دخل الجنة وفي رواية وهو وتر يحب الوتر متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے انکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہے اللہ تعالی طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین نام اللہ تعالی کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے کچھہ اونمین سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامونکے ہے اور عالمون نے بیچ معنی احصاہا کے اختلاف کیا ہے کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکے یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہے اور بعضون نے کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانے اونکے اور عمل معانی اونکے پر کیا اور دوست رکھتا ہے طاق کو یعنی اعمال و اذکار طاق کو مراد یہہ ہے کہ دوست رکھتا ہے انمین سے انکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ہے ع فخر **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی تسعۃ وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوین نام ہین جو کوئی انکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین **ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو** یہہ جملہ مستانفہ یعنی علحدہ ہے بیان ہے ایک کم سو نامونکا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہہ اسکو منافق کہتا ہے کہ خالی ہو ہے تصدیق سے پس یہہ تو نفع دیتا ہے اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہے جان اور مال اور اہل اوسکے اور آخرت کے لیے کچھہ مفید نہین اور دوسرا یہہ بلاوے اسکے ساتھہ عقیدہ دلکا ساتھہ محض تقلید کے اسکی صحت مین اختلاف ہے صحیح یہہ ہے کہ یہہ صحیح ہے اور تیسرا یہہ ساتھہ اوسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الہی سے اکثرونکے نزدیک یہہ معتبر ہے اور چوتہا یہہ اوسکے ساتھہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہہ مقبول ہے اتفاقا اور پانچوان یہہ ہو کہنے والا اسطرح کا کہ دیکہے معنی اوسکے کی آنکہو نسے اور یہہ عالی ہے اور اگر یہہ کلمہ فقط دل سے کہے تو اگر کچھہ عذر رکہتا ہے گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھہ عذر نہین تو آخرت مین کچھہ مفید نہین نقل کیا ہے نووی نے اوسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین مستحق عبادۃ اور نزدیک اکثر علما کے یہہ نام سب نامون پر اعلی اور کہا گیا ہے کہ عوام کے لیے یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اوسکو بطور خشیۃ و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنی مین اور جانین کہ اطلاق نہین کیا جاتا یہہ نام مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیۃ کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکہین دل اپنا ساتہہ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسیکے سوائے اسکے اور نہ امید رکہین اور نہ ڈرین مگر اوسیسے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوائے اسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہت سچا کلام شاعرونکے کلام مین کلمہ لبید کا ہے الا کل شی ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب الیقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو

ح **الرحمن الرحیم** بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامونسے یہہ ہے کہ متوجہ ہووے اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکی ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اوسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پہیرے ظالم کو ظلم سے ساتھہ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکہے طرف گنہگار کی ساتہہ نظر رحمت کے نہ حقارت کی اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچہی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون میں بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم جاتے رہے غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکے دلسے رہتا ہے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اوسپر مہربان و شفیق ہون ح **الملک** بادشاہ حقیقی کہ مالک ہے جہان کا اوسکے قبضہ قدرت مین ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اوسکے محتاج پس جب بندے نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکا اور گدا اوسکا ہووے اور طالب عزت کی آستان خدمت اوسکیسے کرے اور واجب ہے کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر کرے احتیاج اپنی اوسکے اور ڈرے اور امید رکہے اوسکے اور تصرف کرے مالک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت الملک** جو کوئی اس اسم کو ساتھہ اسم القدوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکے ملک کو قائم و دائم رکہے اور اہل فضل اوسکا مطیع فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر واسطے غنی ہونے

وحرمت کی پڑہی مجرب ہے ۱۲ ح ؛ اور حضرت شاہ عبدالرحمن رح خاصیت اسکی یہہ بیان کیئے ہین کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی دشمن اور توانگر ہو اور زیادہ
مسخر اوسکی ہون اور روا ہو اسکی جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کی مجرب ہے ؛ القدوس نہایت پاک کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو چاہیے کہ کوشش
کری دل اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالیٰ عیبون اور آفتون سی اور پاک کری نجاست گناہونسی ہر حال مین ؛ القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کی
دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتہہ اسم السبوح کی روٹی کی ٹکڑی پر لکہکر کہاوی فرشتہ صفت ہو اور روا ہو اسکی پناہ حاصل ہو اسکی شمول نعمت
بہا کنی کی جستہ رہی وسکی پڑہی اور اگر مسافر راہ مین مداومت کری کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہ کر دشمن کو کہلاوی مہربان ہو ح السلام
سلامت دینی عیب اور نصیب بندیکا اس سی یہہ ہے کہ بچ رہی عیب ہووی بری اخلاق سی اور بری کامونسی اور کہا قشیری نی کہ نصیبہ اس سی یہہ ہی کہ رجوع کری اپنی
سوالی کی طرف ساتہہ قلب سلیم کی اور بعضون نی کہا یہہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہہ اوسکی سی بلکہ بہت شفقت کری اونپر پس جب بچی سی بڑی کو
دیکہی تو کہی یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیئے کہ بہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجہسی سبقت رکہتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹی کو دیکہی اوسکو بہی کہی
یہہ بہتر ہی مجہسی اسلیئے کہ بہ نسبت میری گناہ کم کیئے ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کری تو قبول کری اور معاف کری قصور ؛ السلام
جو کوئی اس اسم کو ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہی حق تعالیٰ صحت وشفا دیوی اوسی اور اگر مداومت کری اسپر خوف سی نڈر ہو ح المؤمن امن دینی والا نصیب بندیکا
اس سی یہہ ہے کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی سی اور غیر کی برائی سی ؛ المؤمن اس اسم کو بہت پڑہی اپنی ساتہہ رکہی حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان اور ہر ایک کے ضرر سے
اور کوئی اوسپر قدرت نپاوی اور ظاہر و باطن اوسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی خلق مطیع ومنقاد اوسکی ہو ح المہیمن نگہبان
ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہے کہ نگاہ رکہی حال اپنی کو بری عقیدون اور بری خلقونسی مانند حسد وکینہ وغیرہ کی اور درست کری احوال اپنا
اور محفوظ رکہی قوی اور اعضا کو مشغول ہونیسی ان چیزونمین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالیٰ کی ذکر سی ؛ المہیمن جو کوئی غسل کری اور اس اسم کو ایکسو
پندرہ بار پڑہی اوپر باطنون اور غیبونکی مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کری تمام آفتونسی پناہ پاوی ح اور جملہ بہشتیونسی ہو ح العزیز غالب کہ مشکل کہ
کوئی اوسپر غالب نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی اپنی نفس و ہوا اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم و عمل اور عرفان دین مین
اور عزت دیوی اپنی نفس کو ساتہہ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذلیل کری اوسکو ساتہہ سوال کی اللہ سی کہا ابو العباس مرسی نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہی مینی
عزت مگر بیچ بلند رکہنی ہمت کی مخلوق سی اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنی جانا کہ عزیز کیا امر وطاعت اوسکیکو اور جسنی سہل جانا اوسکی امر کو
اوسنی نہ جانی عزت اوسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ؛ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پڑہی دنیا اور
عقبی مین کسیکا محتاج نہو اور بعد خواری کی عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب وغریب ہین الجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوؤن کا اور بعضون نی
کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین نیوالا بندونکا اوپر چیز کی ارادہ کرتا ہی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال و فضائل کے درست کری
اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی اور کہا قشیری نی کہ بعضی کتابونمین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ای میری بندی
میری ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کی
ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتہہ اوس چیز کی کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو بیچ چیز کی کہ ارادہ کرتا ہی تو پہر نہین ہوتا مگر جو کچہہ ارادہ کرتا ہون مین ؛ الجبار
جو کوئی مسبعات عشر کی اکیس بار بعد اسم پڑہی ظالمونکی شر سی امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کری اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی پیچہی سے اور امان مین ہو اور اسکی
سلطنت ہو اور اگر انگوٹہی پر نقش کر کر پہنی ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کی دلمین قرار پکڑی ح المتکبر نہایت بزرگ نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ جب معلوم کری
تو نی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کری یعنی پرہیز کری میل کرنی سی طرف شہوات کی اور آرام پکڑنی سی طرف الفت کی چیزونکی اسلیئے کہ ان چیزونکی طرف رغبت کرنا کام جانورونکا

ہی کر رغبت کرینکا تسریک اونکا ہوگا باتا تکبر کرے ہر چیز سی کہ باز رکھی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز کو سوائی پہنچی کیطرف مصاحب پند ملیکی اور لازم
ازطرتیہ تواضع اور تذلل کا آور رزائل کر اپنی سی تمام دعوی تکبر کی تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوسمین بیٹھی پس نہ باقی رہی واسطی نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ
قرار ان المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنی کی پہلی دخول سی دس بار پڑہی حق تعالی اوسکو فرزند خلف پرہیزگار عطا فرماوی اور اگر ابتدا ہر کام میں کہی مراد کو پہنچی ح الخالق
اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ؛ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کری حقتعالی فرشتہ پیدا کری تا اوسکی لیے عبادت کری و نو قیامت تک اور دل او منھ
اوسکا روشن و نورانی کری اور شاہ عبدالرحمن رح نی لکھا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات میں بہت پڑہی دل اور موہنہ اوسکا روشن ہو اور تمام کا مومن قوی ہو البارئ
پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم البارئ پڑہی حقتعالی اوسکو قبر میں نچہوڑی اور ریاض قدس کیطرف لیجاوی اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کری جو علاج کہ
کری موافق پڑی المصور صورت بنانیوالا النصیب عارف کا ان تینوں نامون سی یہہ ہے کہ نہ دیکہی کوئی چیز اور نہ تصور کری کوئی امر مگر کہ تامل کری بیچ قدرتون اور عجائب کاریگریونکی
کہ اوسمین ہین اور جو عورت بانجہ ہو سات روز روزہ رکہی اور افطار کی نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کرکر پیوی حقتعالی فرزند نیک اوسکو نرینہ عطا فرماوی اور بہت جو کوئی
پڑہی کام دشوار اوسپر آسان ہون ح الغفار بخشنی والا بندونکی گناہونکا اور ڈہانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ چہپانی تو یہہ نہین بخشنا گناہونکو کوئی
تارہ اور ڈہانکی عیب لوگونکی اور بخشنی قصور انکی اور لازم کری استغفار کو خصوص وقت سحر کی ؛ جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا غفار اغفرلی ذنوبی حقتعالی اوسکو منجملہ
بخشی گیونمین سی گردانتا ہی ح القہار غالب سب اوسکی قدرت کی آگی عاجز و مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ غالب ہووی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین
جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دل سی اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالی شوق و محبت اوسکی دل میں پیدا کرتا ہی ح اور
واسطی ہر مہم کی اگر اسم القہار سو بار پڑہی مہم اوسکی آسان ہو اگر اسپر مداومت کری محبت دنیا کی دل اوسکی سی جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کی سو بار پڑہی
بہ نیت مقہوری دشمن کی دشمن مقہور ہو ؛ ح الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالی کی راہ میں بلا غرض و بلا
عوض ؛ جو کوئی فقر و فاقہ سی رنج میں ہو اس اسم پر مداومت کری حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکہکر اوسکو اپنی پاس رکہتا ہی
ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیہ سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ میں رکہی اور سات بار پڑہی خلقت سی بے پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو
درمیان صحن گہر کی یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتھ اوٹہاکر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی ہی ح واسطی فراخی رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت
پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ میں جاوی اور سجدہ میں ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہی ؛ مولانا عبدالعزیز رح الرزاق رزق پیدا
کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتی ہین کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوی پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہر اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند
کہانی پینی کی چیزونکی اور اسبابکے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم معارف کی اور نصیب عارفکا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ
نہین کوئی لائق رزق دینی کی سوائی اللہ تعالی کی پس نہ توقع رکہی اوسکی مگر اللہ سی پس سونپی امور اپنی طرف اوسکی اور ہاتھ اور زبان سی رزق جسمانی اور روحانی
لوگونکو پہنچاوی یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعائی خیر کری مع غیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین سی کہ کہان سی کہاتا ہی تو پس کہا جب سی کہ پہنچانا میری خالق
اپنی کو نہین شک کیا میں نی اپنی رزق میں اور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز فجر
کی گہر کی ہر چارون کونون میں دس دس بار پڑہی اوس گہر میں رنج اور مفلسی نہووی لیکن داہنی سی شروع کری اور موہنہ قبلہ کیطرف سی پہیری ح الفتاح
حکم کرنیوالا اور بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ سعی کری تو فیصلہ کرنی میں درمیان لوگونکی اور یہہ کہ مدد کری تو
مظلومونکی اور ارادہ کری تو لوگونکی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت میں کہا قشیری نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور
میسر کرنیوالا اسبابکا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اوسکی میں دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کی دونو ہاتھ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی زنگ اوسکی دل سی جاتا رہی

اور چہ تعالی ارزانی ہو ح العَلِیمُ جاننی والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالی جانتی والا ہی حال میرا تو صبر کری اوسکی بلا پر اور
شکر کری اوسکی عطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤں سی اور بعضی کتابوں میں ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ اگر نہیں جانتی تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو خلل ہی تمہاری ایمان میں
اور اگر جانتی ہو تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو کیوں کیا تمنی مجھکو حقیر تر دیکھنی والونکا کہ دیکھتی ہیں تمکو یعنی اور دوسنی شرم کرتی ہیں کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع ہووی اور اللہ
تعالی سی کچھ شرم نہیں کرتی عیاذًا باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حقتعالی معرفت اپنی ارزانی کری اور جو کوئی بعد از نماز کی سو بار کہی یا عالم الغیب حقتعالی
اوسکو اہل کشف سی کری ح اور اگر چاہی کہ کار پوشیدہ سی آگاہ ہووی چاہی کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کی سو بار مسجد میں کہکر سو وی ہیبت اوسکار کی اوسکو معلوم
ہو ح القَابِضُ تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا اور قبض کرنیوالا روح اونکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالونکی لکھکر کہالیا کری عذاب قبر اور بہوک
سی امن میں رہی ح البَاسِطُ فراخ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سی یہہ ہے کہ نا امید ہو اوس سی بلا میں اور نہ امن میں ہو عطا پر اور حال
تنگی کو عدل اوسکی طرف سی یہہ صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا قشیری نی کہ یہہ دو نو صفتیں وارد ہوتی ہیں عارفونکی اوپر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ
ہوتی ہیں دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتی ہیں منقول ہی حضرت جنید رح سی کہ کہا اونہوں نی خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل کو
اور حق جمع کرتا ہی مجھکو یعنی حق تعالی کی یاد سی خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی مجھکو یعنی اونکی صحبت سی پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہوں انتہی اور لائق ہے
بندیکو کہ پرہیز کری بیقراری سی حالت تنگی میں اور چہوڑی خوشی اور بی ادبی کو وقت فراخی کی اور اس سی ڈرتی ہیں بڑی بڑی لوگ ۔ جو کوئی وقت سحر کی ہاتہہ اوٹہا کر اسکو
دس بار پڑہی اور ہاتہہ مونہہ پر پہیر کر اوسکو حاجت اسکی نہووی کہ کسی سی کچھہ چاہی ح الخَافِضُ پست کرنیوالا کافرونکا ساتہہ خوار کرنیکی یا دور کرنیکی اپنی درگاہ
جو کوئی تین روزی رکہی اور چوتہی روز ایک مجلس میں اسکو ستر ہزار بار پڑہی دشمن پر فتح پاوی ح الرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنونکو ساتہہ مدد کرنیکی یا قریب کرنیکی اپنی درگاہ
نصیب تیرا ان دونو ناموں سی یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنی سی اور نہ پہروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنی سی اور پست کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالی نی اوسکی پست کرنیکا
حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کی اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نی اوسکی بلند کرنیکا مانند دل اور روح کی دیکہا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا ہوا میں پس کہا گیا اوسکو کیونکر
پہنچا تو اس مرتبہ کو کہا اوسنی کہ گردانی میں نی ہوا یعنی خواہش اپنی پیچہی قدم اپنی کی پس مسخر کی اللہ نی ہوا ، جو کوئی اس اسم کو آدہی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑہی حقتعالی
اوسکو خلائق میں سی برگزیدہ کری اور توانگر و بی نیاز کری ح المُعِزُّ عزت دینی والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ میں یا شب جمعہ میں بعد از نماز شام کی ایکسو چالیس بار پڑہی اوسکی
خلق کی نظر میں ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوائی حقتعالی کی کسی سی نہ ڈری ح المُذِلُّ ذلت دینی والا نصیب تیرا ان دونو ناموں سی یہہ ہے کہ عزیز رکہی اونکو
جنکو عزیز کیا اللہ تعالی نی بسبب علم و معرفت کی اور خوار رکہی اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر و ضلالت کی جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سی ڈرتا ہو پچہتر بار اسکو پڑہی
بعد اوسکی سجدہ کری اور کہی الہی فلانی ظالم کی شر سی امان دی حقتعالی امان دیگا ح السَّمِیعُ سننی والا البَصِیرُ دیکہنی والا نصیب تیرا ان ناموں سی یہہ ہے کہ کہنی اور سننی اور
دیکہنی خلاف شرع کی چیزوں سی پرہیز کر اور اللہ تعالی کو افعال و اقوال اپنی پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی نی کہ جسنی چہپایا غیر اللہ سی اوس چیز کو کہ نہیں چہپایا اوسکو اللہ
سی پس حقیر جانا اوسنی اللہ کی نظر کو پس جسنی کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوسنی اور جسنی گمان کیا کہ اللہ نہیں دیکہتا اوسکو
کیا بڑا کفر کیا ۔ بڑا کفر کیا اوسنی اور اسیطرح کہا گیا ہی کہ جب گناہ کری تو مولی اپنی کا پس کر ایسی جگہہ میں کہ نہ دیکہی تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہیں یعنی ایسی جگہہ کہاں ہی کہ جہاں
اللہ نہ دیکہی حاصل یہہ کہ نہ گناہ کر ، السَّمِیعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کی بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہی اور بموجب ایک قول کی ہر روز سو بار پڑہے
وقت پڑہنی کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری دعا اوسکی قبول ہوگی ح البَصِیرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتہہ اعتقاد درست کی ایکسو ایکبار پڑہی مخصوص ہو
ساتہہ نظر عنایت حق کی ہوگا ح الحَکَمُ حاکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہیں سکتا اور نصیب تیرا اس سی یہہ ہی کہ تو نی جب پہچانا کہ وہ حاکم ہی تو مان اوسکی حکم
اور راضی ہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دلسی مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہیں محتاج ہوگا فریاد کرنی کا

طرف غیر اوسکی کی جو کوئی اسکو شب جمعہ مین ہاور بموجب ایک قول کی دہی ہزار کو اسنا پڑہی کہ بیہوش ہوجاوی حق تعالی اوسکی باطن کو معدن اسرار کریگا ح
الْعَدْلُ انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس مین گہبراہٹ اور تنگی اوسکی احکام سی بلکہ جان کہ جو اوسنی حکم
فرمایا میری حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتہہ توکل اور اعتماد کی اوسپر اور جو کچہہ پہنچی تجکو اللہ تعالی کیطرف سی خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لائق ہی خرچ کرنا
اوسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکی عدل سی اور امیدر رکہہ اوسکی فضل کے اور پرہیز کر اپنی سب امور مین افراط و تفریط سی اور لازم کر اوسط درجی کی امور جو کوئی
اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کی بیس لقمہ پر لکہہ کہاوی حقتعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح اللَّطِيفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہین اور رزق دینی
کرنیوالا بندونپر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ سعی کری امور دین و دنیا مین اور نرمی سی لوگونکو راہ حق کیطرف بلاوی جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین مبتلا ہو
یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمار داری اوسکی کری یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہی وضو اچہی طرح کری اور دو رکعت
نماز کی پڑہ کر اس اسم کو اس نیت سی سو بار پڑہی حق تعالی مہم اوسکی کفایت کریگا ح واسطی نصیب کہلنے بیٹیونکی اور صحت امراض کی اور کفایت مہمات کی بعد از تحیۃ
الوضو کی سو بار مداومت کری اور عمل پیران اخوانیہ کا یہہ ہے کہ واسطی ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہہ مین ساتہہ شرائط دعا کی سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس
بار پڑہی مراد کو پہنچیگا ح الْخَبِيرُ خبردار دلکی باتونپر اور سب امور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تونی کہ وہ میری بہیدونپر مطلع ہی اور جانتا ہی میری دلکی باتین
تو تو بہی اوسکو یاد رکہہ اور بہول غیر اوسکی کو آگی یاد اوسکی کی اور تو پرہیزگار کہ آگاہ ہی کے راہوں سی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کے درستی مین غفلت
نہ کر اسمین اور امور دین و دنیا کیمین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کی ہاتہہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہی خلاصی پاویگا ح الْحَلِيمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا موذیونکی عذاب
دینی مین بلکہ ڈہیل دیتا ہی اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ تحمل کر ایذای بدخویونپر اور تال کر زیردستونکی عذاب دینی مین اور دور کر غصی کو اور کمال حلم کا یہہ ہے کہ نیکی کر
اوس سے کہ برائی کری تجسی جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہہ کر دہووی اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر ڈالی آفتونسی امن مین رہیگا اور کمال کو پہنچیگا اور برکت اوسمین ہوگی ح الْعَظِيمُ
بزرگ و برتر ذات و صفات مین جدا وہام سی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ عظمت الہی کے آگی ملک کونین کو حقیر جانی اور دنیا کی نیچ سر نہ جہکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل
کری اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کی لیے ساتہہ بجا لانی امر کی اور بچنی نواہی کے اور کوشش کر نیکی اون چیزونمین کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اونکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کری خلق
کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الْغَفُورُ بہت بخشنی والا نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دن مین خصوصا وقت سحر کی اور بخش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچہہ تاپ
ہوا مانند تپ اور درد سر وغیرہ کی یا غم اندوہ اوسپر غلبہ کری اسکو کاغذ پر لکہی اور روٹی پر اسکی نقش کو جذب کری اور کہاوی حقتعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اسکو بہت پڑہی
سیاہی اوسکی دل سی جاتی رہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ مین یا رب اغفرلی تین بار کہی حقتعالی گناہ اگلی پچہلی اوسکی بخشیگا ح جسکو درد سر یا کوئی بیمار
اور یا غم پیش آوی تین بار مقطعات یا غفور کی لکہکر کہاوی شفا پاویگا ح الشَّكُورُ قدردان اور دینی والا ثواب بہت کا تہوڑی عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص کو دیکہا گیا خواب مین
پس کہا گیا اوسکو کہ کیا اللہ تعالی نے ساتہہ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالی نی مجہسی پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میریکا پس پڑی اوسمین ایک تہیلی پہر بہار ہوگیا وہ پس کہا مینی کیا ہے
یہہ کہا یہہ مٹہی مٹی کی کہ ڈالی تہی تونی بیچ قبر ایک مسلمان کی اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ شکر کری اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتونکو اوسکی صرف جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسمین
مصروف رکہی اور شکر ادا کری لوگونکا اور احسان کری اور حدیث شریف مین آیا ہی لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت
ہو یا تاریکی دلکی یا آنکہہ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑہی اور پیوی اور آنکہہ پر ملی شفا پاوی اور تونگر ہو ح الْعَلِيُّ بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنی نفس کو اوسکو
طاعتون اور عبادتون ظاہر باطن کیمین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین یہانتک کہ پہنچی تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
دوست رکہتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکہتا ہی ادنی امور کو اور اسلیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی کہ علو ہمت ایمان سی ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کری یا اپنی پاس رکہی اگر خوار
بی قدر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پہر وطن مالوف کو پہنچی ح الْكَبِيرُ بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا

اس ہی یہہ ہے کہ یاد رکہی تو برائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بہول جاوی برائی غیر اوسکے لیے اور کوشش کریں کامل کرنی نفس اپنی کی ساتہہ حاصل کرنی علم و عمل کے یہانتک کہ پہنچ لائق
ہیں اور روکنی اور مبالغہ کرتی تواضع میں اور احتراز کرنی بی ادبی سی ساتہہ لازم کرنی خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کریں
اس سے ذرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین شرح الحفیظ نگاہ رکہنی والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب تیرا اس سی یہہ ہے کہ نگاہ رکہہ اعضا اپنی کو گناہون سی اور باطن کو
ملاحظہ اغیار سی اور اکتفا کر تمام امور اپنی میں ساتہہ تدبیر اوسکی اور راضی ہو ساتہہ قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا جسکی محفوظ رکہی اللہ تعالی نی اعضا محفوظ رکہا دل اوسکا اور
جسکا محفوظ رکہا اللہ تعالی نی دل محفوظ رکہا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الہی چاہتا تہا میں بینائی اپنی واسطی عبادت تیری کی پس جب ہوئی
سبب مخالفت امر تیری کی تو لیلی اسکو پس اندہی ہو گئی اور تہی وہ نماز پڑہتی راتکو پس محتاج ہوئی پانیکی طہارت کی لیی پانی نہ ہاتہہ لگا پس کہا الہی کہا تہا میں واسطی تیری کی لیلی بینائی پہر
پس رات میں محتاج ہو نمین اوسکا واسطی عبادت تیری کی پس پہر دیکہی ہو گئی جو کوئی اسکو لکہکر اپنی بازو پر باندہی خوف غرق اور جلنی اور دیو اور پری اور نظر بد کسی نہ ہو شرح
المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور ارواح کا اور دینی والا اوسکا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ جب جانا تونی کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینی والا اوسکا ہی تو چاہیے ہو تو ذکر قوت کا
ذکر اوسکی جیسیکہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچہی گئی قوت سی پس کہا وہ ذکر حی الذی لایموت کا ہی اور نہ طلب قوت و قوۃ مگر مولی اپنی سی فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء
الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر نزدیک ہماری خزانی اوسکی ہین اور نہین اوتارتی ہم مگر ساتہہ اندازہ مقرر کی اور دیتی ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہی
اوسکا پس ہووی طریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بہوکی کا اور کہا قشیری نی کہ مختلف ہوتی ہین قوت پس بعضی بندی ایسی ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالی قوت
نفس اونکیکا توفیق عبادات کو اور قوت دل اونکی کا ہونی مکاشفات کو اور قوت روح اونکیکا مداومت مشاہدت کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ بندیکو اپنی طاعت میں قائم کرتا ہی
اوسکی لیی ایسی شخص کو کہ خبرگیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہے طرف قوۃ اوسکیکے اور اوٹہا لیتا ہی اوپر سی سایہ عنایت و حمایت
اپنی کا اگر کسیکو غربت دیکہی یا خود اسکو نوبت پیش آئی یا کوئی لڑکا بدخوئی کری یا بہت روی سات بار خالی کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑہکر دم کری اور بعد اوسکی پانی اوس
کوزہ میں ڈالی اور پہلی پیوی اور دوسری کو پینی کو دیوی اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا ہو پہول پر پڑہکر سونگہی تو قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکہہ سکیگا ح الحسیب کفایت کرنیوالا
ہر حال میں یا حساب لینی والا بندونسی دن قیامت کی نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی کہا قشیری نی کہ
کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکی میں اور جسنی جانا کہ اللہ تعالی کافی میرا ہی پریشان دل ہووے خلق کی نہ متوجہ ہووے سی اور بسبب
اعتماد کرنیکی ساتہہ اوسکی جو کچہہ قسمت کا ہی بہر حال پہنچیگا اگرچہ بی توجہی کریں مجہسی لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہنچیگا اگرچہ متوجہ ہوں لوگ مجہپر اور جو کوئی کفایت
کریگا ساتہہ نیک سرانجامی اللہ تعالی کی ہر حال میں پس راضی رہیگا اوسکو مولی اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ اختیار کریگا اوسکی لیی پس اختیار کریگا ہونیکو محتاجونی پر اور ترجیح
تو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف ہونی اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولی کی جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سی ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی
حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا اوس پنجشنبہ سی کری اللہ تعالی اونکی شر سی نگاہ رکہیگا اور ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جاویگی ح الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہی
نفس اپنی کو آراستہ کر ساتہہ صفتون کمال کی جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سی لکہکر اپنی پاس رکہی یا پڑہا کری تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی کرین ح الکریم بہت اچہی اور بخشنی والا
کہ نہین ہو چکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتی خزانی اوسکی اور نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ دیوی بغیر وعدہ کی اور پرہیز کری بری اخلاق و افعال سی اگر اپنی بستر میں یہہ
بہت پڑہی یہانتک کہ سو جاوی فرشتی دعا کریں اور کہیں اکرمک اللہ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتی ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتی تہی اسی سبب سے اونکو کرم
اللہ وجہہ کہتی ہین ح الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نی کہا کہ جاننی والا احوال بندونکا اور افعال اونکی کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکہی
اوسکو ہر حال میں اور نہ التفات کری طرف غیر اوسکی سوال میں اور کری تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف میں آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو
اور تم سب پوچہی جاؤگی رعیت اپنی سی یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبرگیری کا حال پوچہا جائیگا اور کہا قشیری نی کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کی یعنی جماعت اولیاء اللہ کی

یہہ ہی کہ ہووی غالب بندی پر یاد رب کی ساتہہ دل کی اور جانی یہہ کہ الله تعالی مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کری اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈری عذاب اوسکی سے در پس مراقبہ والا چہوڑتا ہی باتین خلاف شرع از راہ حیا کی الله تعالی سی اور ہیبت اوسکی کی زیادہ اوس شخص سے کہ چہوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کی اور جو کوئی رعایت کر دلکی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی سی خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ الله تعالی حساب لیگا مجہسی ہر عمل کا خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سی کہ اونکو خواب مین دیکہا بعد انتقال کی پس کہا کیا کیا الله نی ساتہہ تیری کہا کہ بخشا الله نی مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجہسی یہانتک کہ مواخذہ کیا مجہسی اس عمل پر کہ ایکدن تہا مین روزہ سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینی ایک گیہون اپنی یار کی دوکانسی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ نہین ہے میری پاک پہر ڈالدیا مینی اوسکو پہر پس لے گئی میری نیکیونسی مقدار ایک توڑنی اوسکیکی اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضایع کریگا باطل چیز وغیرہ مین عمر اپنی اور نہین کہوئیگا غفلتونمین وقت اپنا اتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنی اعمال کا پہلی اس سے کہ حساب لیا جاوی تمسی جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہی اور اونکی گرد دم کری تمام دشمنونسی اور سب آفتونسی نڈر ہوگا ح المُجِیبُ قبول کرنیوالا دعا بیچارونکا اور جواب دینی والا پکارنیوالونکا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ فرمان برداری الله تعالی کی کری اور امر نواہی مین اور حاجت روائی کری حاجت مندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی اور دعا کری جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنی پاس رکہی حق کی امان مین رہی ح الوَاسِعُ علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو پہنچی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ سعی کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سعہولتسی کشادہ پیشانی رہی اور سعی کری حاصل کرنی مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی حق تعالی اوسکو قناعت و برکت دی ح الحَکِیمُ استوار کار ودانا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ کوشش کری بیچ خلق پکڑنی کی اور علاقہ پکڑنیکی ساتہہ کتاب الله کی اور محکم کری کام اپنی اور چاہیے کہ سفارت یعنی بیوقوفی سی پرہیز کری اور کوئی کام بی باعث حقانی اور داعیہ ربانی کی نکری تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینی کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتہہ علم و حکمت کی معروف مشہور ہی اونکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اونکی دروازی پر پڑا رہا نماز کیوقت وہ مسجد مین آتی اور پریشان و حیران پہرتے اور میری طرف کچہہ التفات نکرتی اس حال سی تنگ آیا مین کہا مینی ای جوانمرد چالیس روز ہوئی ہین کہ یہان ٹہیرا ہوئین اور تم میری طرف کچہہ التفات نہین کرتی اور کلام نہین کرتی مجکو کچہہ نصیحت کرو اور کچہہ حکمت سکہاو تا یاد کرونمین کہا اوسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع یعنی نہ ملنی کو عطا جان اور ساتہہ غیر حق کی انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر سہ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ٭ الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا جسکو کوئی کام پیش آوی کہ اوس سے سرانجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کری مہم اوسکی سرانجام پاوی ح الوَدُودُ دوست رکہنی والا فرمان بردارونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ دوست رکہی خلق کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیی اور احسان کری خلق پر بقدر طاقت اپنی کی فرمایا حضرت صلی الله علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکہی اپنی بہائی کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنی نفس کے لیی اور دوست رکہنا الله تعالی کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہی اونپر اور تعریف کرتا ہی اونکی اور بہلائی پہنچاتا ہے اونکو اور دوست رکہنا بندونکا الله تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی اور ہیبت رکہتی ہین اوسکی دلونمین اور آیا ہی حدیث قدسی مین کہ فرمایا الله تعالی نی کہ بڑا دوست دوستونمین طرف میری وہ ہی کہ عبادہ کری واسطی غیر عطا کی یعنی خالص اوسکی خوشی کی لیی عبادت کری نہ ساتہہ امید عطا کی اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑی اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار طعام پر پڑہی اور جس جانب سی کہ ناموافقتی ہو اوسکو دین تا کہاوی اونکی درمیانمین اتفاق و الفت ہو جائیگی ح المَجِیدُ بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزی رکہی اور وقت افطار کی بہت پڑہی اور پانی پر دم کرکر پیوی شفا پاویگا اور جسکو اپنی ہم جنسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوین بار پڑہی اور اپنی پر پہونکی عزت و حرمت حاصل ہوگی ح البَاعِثُ وتہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرونسی اور بیدار کرنیوالا دل غافلونکا خواب غفلت سے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ زندہ کری نفسون جاہل کو ساتہہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بی رغبت کرنیکی دنیاسی اور رغبت دلانیکی نعمتون آخرت کیطرف

پس ابتدا کری ساتهه نفس اپنی کی پهر اور رونکی جو کوئی چاهی که دل اوسکا زنده هو وقت سونیکی هاتهه سینه پر رکهی اور اس اسم کو ایکسو ایکبار پڑهی حق تعالی دل مرده اوسکا زنده
کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح الشَّهِيدُ حاضر اور مطلع ظاهر و باطن پر کہا قشیری نی که اهل معرفت نهین طلب کرتی ساتهه الله کی کوئی مونس سوای اوسکی اور اوسکی بلا پر راضی هوتے
هین ساتهه اسکی که وه دیکهتا هی احوال همارا اور جانتا هی امور و افعال هماری فرمایا الله تعالی نی اولم یکف بربک انه علی کل شیء شهید یعنی کیا نهین کفایت کرتا پروردگار تیرا
یهه که وه هر چیز پر مطلع هی اور نصیب تیرا اس سے یهه هی که نگاه رکهی تو اوسکو یهانتک که نه دیکهی تجکو اوس جگهه منع کیا هی تجکو اوس سے اور نه غائب دیکهی تجکو اوس جگهه سی که حکم کیا هے
تجکو اوسکا اور باز رهی تو بسبب علم اوسکی کی اور دیکهنی اوسکی کی اس سے که شرم کری تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کی اور باز رهی میل کرنیسی طرف غیر اوسکی کی خلق کر تا تیرا اس سے یهه هے
که هووی تو گواه سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان هو یا بیٹی غیر صالح هر صبح کی وقت هاتهه اوسکی پیشانی پر رکهی اور مونهه آسمان کی طرف کرکر اکیس بار کهی یا شهید
حق تعالی اوسکو صالح کری ح الحَقُّ ثابت ساتهه شهنشاهی کے اور لائق ساتهه خدائی کی اور نصیب تیرا اس سی یهه هے که جب پهنچا تو نی که وه حق هی چاهیے تو اوسکی
مقابله مین یاد خلق کی اور خلق کی تاثیر ساتهه اوسکی یهه هے که لازم کری تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنی مین جسکا اسباب کچهه جاتا رها هو ایک کاغذ کی چارون کونی پر یهه
لکهی اور کاغذ کی بیچ مین نام اوس اسباب کا بهی لکهی اور آدهی رات کو ہتیلی پر رکهی اور نظر آسمان کی طرف کرکر شفیع لاوی یا پایا جاوی یا اوسمین سی کچهه پاوی اور اگر قید آدمی اوسکو تنہا
کرکر ایک سو آٹهه بار پڑهی خلاصی پاوی ح الوَكِيلُ کارساز فرمایا الله تعالی نی وکفی بالله وکیلا یعنی کفایت کرتا هی الله تعالی کارساز هونی مین و علی الله فتوکلوا ان کنتم
مؤمنین یعنی الله هی پر کام سونپو اگر هو تم مومن و من یتوکل علی الله فهو حسبه یعنی اور جو کوئی بهروسا کرتا هی الله پر پس وه کفایت کرتا هی اوسکو و توکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بهروسا کر اوس زنده پر که نهین مرتا و توکل علی العزیز الرحیم
اور بهروسا کر غالب مهربان پر نصیب بندیکا اس سے یهه هی که ضعیفون اور عاجزون کی کام مین کوشش کری اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کری که گویا وکیل انکا هی
اگر بجلی گرنیسی یا هوا سی یا پانی سی یا آگ سی خوف هو اس اسم کو ورد اپنا کری امان پاویگا اور اگر خوف کی جگهه مین بهت پڑهی نڈر هو ح القَوِيُّ المَتِينُ قوت والا استوار
امور مین نصیب بندیکا یهه هے که خواهش نفسانی پر غالب قوی هووی اور دین مین سخت و چست هووی اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راه نه دی جسکا دشمن قوی هو
که اوسکی دفع سی عاجز هو تهوڑا سا آٹا گوندهی اور اوسکی ایک هزار و ایک سو گولیان بناوی اور ایک ایک گولی اوٹهاوی اور کهی یا قوی اور به نیت دفع دشمن کے مرغ کی
آگی ڈالی حق تعالی اوسکی دشمن کو مقهور و مغلوب کری ح اور اگر جمعه کی دوسرے ساعت مین بهت پڑهی نسیان جاتا رهی ع المتین جسکی بچه کا دوده چهٹایا هو اور
وه صبر نهین کر سکتا هی یا دوده پلانیوالی کی دوده مین نقصان هو چاهیی که لکهکر اوس بچه کو پلاوی اور دوده والیکو بهی پلاوی تا صبر کری بچه اور دوده والی کا دوده زیاده
هو اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچهه چاهی روز اتوار کی اول ساعت مین اوس نیت سی تین سو ساٹهه بار پڑهی وه منصب پاوی ح الوَلِيُّ اور مددگار اور دوست
کہنی و الله ولی المؤمنین نصیب بندیکا یهه هے که دوستی کری مسلمانونسی اور کوشش کری تائید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین اور کہا قشیری نی که علامتون دوستی حق
تعالی کی سی یهه هے که همیشه توفیق دی الله تعالی بندیکو خیر کی یهانتک که اگر اراده کری برائی کا بچاوی اوسکو الله تعالی مرتکب هونی اوسکی سی اور اگر ناگهان اوسمین پڑ بهی جاوی تو ساتهه
اوسکی جلدی سی پهیر لاوی اور اوسمین نه چهوڑی اور یهی معنی هین اسکی اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب یعنی جب دوست رکهتا هی الله تعالی کسی بندیکو تو نهین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناه
اگر میل کری طرف قصور کرنی کی طاعت اوسکی مین تو توفیق کرنی هی کی دیوی اور یهه علامت سعادت کی هی اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اوسکی
یهی هی که اوسکی محبت اپنی اولیا کی دلونمین ڈالتا هی جو کوئی اس اسم کو بهت پڑهی خلق کی دلکی باتون پر آگاه هو اور جسکی لونڈی یا بیوی هو که اوسکی سیر سی خوش نهو چاهیے که وقت اوسکی
آگی جانا چاهی اس اسم کو بهت پڑهی حق تعالی اوسکو صلاحیت پر لاوی ح الحَمِيدُ تعریف کرنیوالا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یهه هے که
تعریف کرنیوالا حق کا هو اور آراسته هو ساتهه صفتون کمال کی یا تعریف کیا گیا هو نزدیک خدا اور بندونکی جو کوئی اس اسم کو بهت پڑهی پسندیده افعال هو اور جسپر فحش گوئی
غالب هووی اور اپنی تئین اوس سے نهین نگاه رکهه سکتا هی اس اسم کو پیاله پر لکهی اور بعضون نی کہا نوی بار پیاله پر پڑهی اور همیشه اوس پیالی مین پانی پیا کری فحش گوئی اوسکی
جاویگا ح المُحْصِي گهیرنیوالا هی علم اوسکا هر چیز کو اور ظاهر هی نزدیک اوسکی گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اس سے یهه هی که نهو تجهی غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظه و لمحه اور

کوئی سانس کہ بیچ طاعت خدا کی اسلئے آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت کہ گذری ہو گی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال و احوال ظاہر
اپنی پر اطلاع پاوی اور خلق پکڑنا ساتھہ اسکی یہہ ہے کہ تکلف کرے تو بیچ شمار کرنی نعمتوں کی کہ پہنچائی ہین اللہ تعالی نی تجکو تاکہ جانی تو عاجز ہونا اپنا شکر اونکی سی اور گناہ اپنی شمار کر کر عذر
لا اور یاد کر اون دنونکو کہ خالی ہی طاعت اوسکی سی اور پہر افسوس کر اوپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار ایکبار پڑہی عذاب گور سی اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا
ح اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ رجوع کری تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کرے بیچ پیدا کرنی نیکیوں کے
اور اعادہ کر یعنی پہر کر ادا کر اوس عمل کو کہ اوسمین کچھ رہ گیا ہو یا قصور ہوا ہو اَلْمُبْدِئُ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سی ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہتا ہی چاہیے کہ خاوند اوسکا
سحر کی وقت ننانوی بار اوسکو پڑہی اور انگلی شہادت کی گرد پیٹ کی پہراوی حمل ساقط نہوا اور خلاصی پاوی اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہنچی اور جو کوئی اسپر مداومت کری جو کچھ اوسکی
زبان پر جاری ہو بصدق و ثواب ہو ع اَلْمُعِيْدُ جسکا کوئی غائب ہو اور چاہی کہ وہ آجاوی یا اوسکی خبر پاوی جسوقت کہ اوسکی گہر کی لوگ سوتی ہون اس اسم کو گہر کی چار
کونون مین ستر ستر بار پڑہی اور بعد اوسکی کہی یا معید یہہ مجہہ پر فلانیکو سات روز نگذرینگی کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہی اسی اسم کو بہت پڑہی پاجاوے
ع اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہی دلونکو ساتھہ نور ایمان کی اور پیدا کرتا ہی حیات جسم مین اور مارتا ہی بدنونکو اور دلکو ساتھہ خواب غفلت و نادانی
کی نصیب بندیکا ان سی یہہ ہے کہ زندہ کری خلق کو ساتھہ نفع پہنچانیکی علم سی اور دل کو ساتھہ معرفت الہی کے اور ماری خواہشوں نفسانی اور خطروں شیطانی کو اور نہ فکر کری واسطے
حیات کے اور نہ موت کی بلکہ ہو تابعدار اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا ہی یہہ دعا کہ آئی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِّنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونی کسی عضو کیسی خائف ہو اسم المحیی کو سات بار پڑہی حق تعالی اوسنی ڈر کری
ح واسطی دفع درد ہفت اندام کی ساتھہ روز تک ہر روز پڑہ کر دم کری اور اگر مداومت کری اسپر دل اوسکا زندہ ہو اور اوسکی بدن مین تقویت پیدا ہو ع اَلْمُمِيْتُ جسکو نفس پر قابو
نہو کہ متابعت مین غلبہ کری وقت سونیکی ہاتھہ سینہ پر رکہی اور اسم الممیت کو پڑہی یہانتک کہ سووی حق تعالی اوسکی نفس کو فرمانبردار کری ح اَلْحَيُّ زندہ سب سے پہلی اور
سب سے بعد بہی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ زندہ ہووی ساتھہ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کری جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت
پڑہی صحت پاوی اور کوئی بہی بیمار پر تو بہی صحت پاوی ح اور اگر بیمار پر آکہہ سامنی کر کی پڑہی صحت پاوی اور اگر ہر روز ستر بار پڑہی عمر اوسکی دراز ہو [illegible] ع اَلْقَيُّوْمُ قائم آپ ہی اور
قائم رکہنی والا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ بی پروا ہو ماسوای اللہ سی اور کہا قشیری نی کہ جسنی پہچانا کہ وہ قیوم ہی راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال
سی اور جیا ساتھہ راحت تفویض کی پس نہ بخل کریگا اور نہ حقیقت سمجہیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہی وقت سحر کی دلونمین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست
رکہین کے لوگ اوسکو ح اور اگر بہت پڑہی مہمات اوسکی بسبب دلخواہ بر آوین ع اَلْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بیچ حاصل کرنی کمال نفس و ریاضت کے
سعی کری تا مستغنی ہو ساتھہ فضل خدا کی اسوائی اللہ سی جو کوئی کہ وقت کہانا کہانیکی ساتھہ ہر نوالیکی اسکو پڑہی وہ کہانا پیٹ مین نور ہووی اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت
پڑہی تو نگر ہو ح اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ یکتا ذات و صفات مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکتا ہووی بندگی مین جیسا کہ وہ یکتا ہے
خدائی مین اور موصوف ہووی ساتھہ ایسی فضائل کی کہ ہمجنس اوسکی ویسی نہون اگر کسیکا دل خلوت سے ہراسان ہو ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی خوف اوسکی دلسی جاتا رہی اور
مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کی کہی اس اسم کو لکہکر اپنی ساتھہ رکہی فرزند پیدا ہو ع اَلصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسیکا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا
اس سے یہہ ہی کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکی طرف کری اور بی فکر ہو اپنی رزق سی اور اوسپر توکل کری اور رنجی دنیا کی حرام چیزون سی دل بی رغبت ہو زینت کی چیزون سی اور اوسکی
رغبت کری اوسکی حلال مین اور بی پروا ہو خلق سی اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو یا آدہی رات کو سجدہ کری اور اکسو پندرہ بار اس اسم کو پڑہی صادق الحال
والقول ہو اور کسی ظالم کی ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑہی بہوکا نہو اور اگر حالت وضو مین کہی بی پروا ہو ح اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والا اقتدار ظاہر کرنیوالا
نصیب بندیکا یہہ ہے کہ قادر ہووی اوپر باز رکہنی نفس کی خواہشوں اور لذتوں سی اگر وقت دہونی اعضاء وضو کی ہر عضو دہوتی مین اسم القادر پڑہی کسی ظالم کی ہاتھہ گرفتار نہو

اور کوئی دشمن اوسپر چڑھ آوی اور اگر بیچارگی اور مشکل درپیش آوی اکتالیس بار پڑہی وہ کاردستی پاوی ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کری غفلت سے ساتھہ ہوشیاری
مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹہنی کے سوتی اسم المقتدر کو بیس بار پڑہی تمام کام اوسکی حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح المقدم المؤخر آگی کرنیوالا دوستونکو اور
نزدیک کرنیکی درگاہ عزت اپنی سی اور پیچھی ڈالنی والا دشمنونکا لطف اپنی سی نصیب بندیکا ان اسمون پاک سی یہہ ہے کہ نیکیونکیطرف سبقت کر اپنی تئین آگی کری یعنی
افضل ہو اور دنسی اور آگی کری اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین یعنی عزیز رکہی اونکو اور پیچھی ڈالی نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الہی کو اور اہتمام کری امور
اپنی کا پس مقدم کری اوس امر کو کہ بہت ضروری ہو اور اوسکو کری کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہی درمیان خوف و رجاکی المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین اسکو پڑہی پاوی اپنی آگی
پہہ رنج اوسکو نہ پہنچی اور اگر بہت پڑہی نفس طاعت الہی مین فرمان بردار ہو ح المؤخر اگر سو بار پڑہی دل اوسکا ساتہہ غیر حق کی آرام نہ پکڑی ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہی
تمام کام اوسکی باتمام پہنچین اور اگر اکتالیس بار پڑہی نفس اوسکا مطیع ہو ع الاول الآخر پہلی سب سے اور پیچھی سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جلدی کری طاعتون مین اور
بجا لائے اوامر مین اور جان خرچ کری اللہ کی لیئی تا حیات ابدی پاوی الاول اگر کسیکی فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑہی مراد اوسکی بر آوی ع ح جسکو آرزوئے
فرزند اور یا غنا کی دریا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہی تمام حاجتین بر آوین ع الآخر جسکی عمر آخر کو پہنچی اور اعمال نیک نرکہتا ہو اس اسم کو ورد
اپنا کری حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کری ع ح الظاہر والباطن آشکار اباعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی کی اور پوشیدہ وہم و خیال
باعتبار کنہ ذات کی الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کی اسکو پانسو بار پڑہی حق تعالی آنکہین اوسکی روشن کری ع ح اور اگر خوف ہو اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑہی امان پاوی
اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہے ح الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الہی سی ہو ع ح اور اگر مداومت کری اسکی جو کوئی اسکو دیکہی
دوست ہو ع الوالی کارساز و مالک نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا معمور و آباد ہو اور رہی اور مینہہ اور تمام آفتون سے
محفوظ رہے اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب رسیدہ کے لکہی اور پانی اوس کوزہ مین ڈالی اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوار و نیز اوسی در و دیوار گہر کے سلامت رہین اور بہ نیت کسیکی تسخیر کے پڑہی جائے
گیارہ بار پڑہی وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو ع ح جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑہی سلامت رہے ح المتعالی بہت بلند نصیب
بندیکا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہی جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہی اوسکی
آفتونسی خلاصی پاوی ح البر نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ نیکی کری ماں باپ سے اور اوستادسی اور بزرگونسی اور قرابتیونسی حق ادا کری
جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سی ڈر رکہتا ہو اس اسم کو پڑہی امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑہی اور اوس لڑکیکو خدا تعالی کی سپرد کری وقت بلوغ تک آفتون
مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑہی دل اوسکا اوس سے سرد ہو ح التواب توبہ قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کی رجوع
پہر جانا نسبت اوسکی بندونکی طرف کرین تو پہرنا گناہ سی مراد رکہتی ہین اور اگر پروردگار کیطرف نسبت کرین تو پہرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتی ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہی اسباب
توبہ کی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سے ساتہہ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنیکی آگی گناہونکی عذاب پر پس رجوع کرتا ہی بندہ ساتہہ
توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم لشکر توبہ
دہی نم ؛ بندہ کو چاہیی کہ ہمیشہ امیدوار رہی اور دروازہ نا امیدی بند کری اور جناب حق سی توبہ طلب کری اور گناہونسی پشیمان ہو اور گوش عبرت کی کہولی کہ اوس توبہ
مین تاخیر نکری اور امر عجلوا بالتوبة قبل الموت کی فرمان برداری کری **حکایت** ایک وزیر عیسی بن حبیب نام ساتہہ ایک جماعت سوارونکی چلا جاتا تہا لوگ بسبب عادت کے
پوچہتی تہی کہ کون ہے یہہ شخص کہ ایک بیمار راہ مین بیٹہی تہی اوسنی کہا چند آدمی کہتی ہین یہہ کون ہے یہہ ایک بندہ ہے چشم عنایت حق سی گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن حبیب
نی یہہ سنا اور اپنی مکانکو پہر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک مین مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی
حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوی اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی سب کار اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑی ح المنتقم نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی

کہ امید تو بہ کی قبول ہونی تو بہ کی اور نا امید نہو وی اوتر فی رحمت اوسکیسی اور درگذر کری تقصیر وار وںسی اور قبول کری عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھ انعام والنعام کی اونپر رجوع کری اور جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکی بخشی جاوین کذا فی کتب الحدیث المُنْتَقِمُ بدلا لینی والا کافرون اور سرکشون سی ساتھہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بدلا لی بڑی دشمنونسی کہ نفس وشیطان ہین اور دشمن ترین دشمنونکا نفس امارہ ہی اور سزا اوسکی یہہ ہی کہ جب کچہہ گناہ کری یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی اور عقوبت کری بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے کہا کہ میری نفس نے کسل کیا ایک رات تو مین نے صبح ورد کی پس سزا دی مینی اوسکو پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکی تین جمعون تک ملازمت اسکی کری دوست ہو اور جس نیت سی کی آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام پاوی اور بیچ روایت غیر ابوہریرہ کی المنعم بہی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پر مداومت کری ہرگز محتاج کسیکا نہووی ح ع اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندی کا اس سی وہی ہی جو الغفور مین کہا اور حضرت شیخ رح نی شرح اسماء حسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سی قریب بمعنی غفور کی ہی لیکن اوس سی ابلغ ہی اسلیے کہ غفران بمعنی ستر وکتمان کی ہی پس غفار بمعنی ڈہانکنی والیکی اور عفو مشعر محو ومعدوم کردینی کی ہی اور بندہ ہرچند گنہگار رہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہی بس ستر دکسی گنہگار کی پیشانی پر نرکہنا چاہیی شاید کہ مولی کریم بخش دی اوسکو بسلب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی بر دکمن بدرا چہ دانی کہ زازل ؛ نام اودر زمانہ نیکان بود ؛ اور رود بر جای نیکان وان گمان ؛ بر تو در روز حشر نادان بود ؛ اور تخلق اس سی یہہ ہی کہ تقصیرات لوگونکی درگذر ادنکی کرا اونکی حق مین کبہی ہن عفو کری تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوی جسکی گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کری حق تعالی تمام گناہ اوسکی عفو فرماوی اَلرَّءُوْفُ بہت مہربان نصیب بندیکا مثل الرحیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ برا تہا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نہ پڑہی پہر دکہا یا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیری کہا کہ بخشد یا مجہی اور کہا اوسنی کہ کہنا فلانی شخص سے یعنی نماز نہ پڑہنیوالی سی کہ لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذاً لامسکتم خشیۃ الانفاق حاصل یہہ کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانی کیا کرتی یہہ اوسنی طعن کیا نماز نہ پڑہنی پر الرؤف جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہٹاوی اوسکو دس بار پڑہی وہ ظالم شفاعت اوس شخص کے قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کری دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکہی اور سب لوگ اوسپر مہربان ہون ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نی کہ تہیر ایک دروازی پر یعنی اللہ کی دروازی پر تا کہولی جاوین تیری لیے بہت سے دروازے اور گردن جہکا ایک بادشاہ کی لئے یعنی اللہ تعالی کی لئے تا جہکین تیری لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نی وان من شیء الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہو اور حاجات ومہمات دارین کے درستی پاوین اور یہی خاصیت ہی ذوالجلال والاکرام کے ح ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنے کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اوسکا دیکہا شکر کہی اوسکا پس خدمت نکری غیر اوسکی اور سوال نکری غیر اوسکی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لیے بزرگی اور سلوک کری بندگان خدا سی الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سے اور وسوسہ اوسکیسی نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑہی جو مقصود کہ رکہتا ہو حاصل ہو ح اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری علم وعمل کو اور کمالات نفسانیہ وجسمانیہ کو اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی بیت درجمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ؛ ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی ؛ جسکی اہل واقارب اور اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور مونہہ آسمانکیطرف کری اور اس اسم کو دس بار پڑہی اور ایک اونگلی ہر بار مین بند کرتا جاوی پہر ہاتہہ اپنی مونہہ پر پہیرے تہوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جائینگے ح اَلْغَنِيُّ بی پرواہ ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضاء اپنی سی پڑہی اور ہاتہہ پہیر لاوی حق تعالے بلا اوسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہی ... ل مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح اَلْمُغْنِيُّ بی پروا کرنیوالا جسکو چاہی نصیب بندیکا اس سی یہہ ہی کہ استغنا کری ماسوی اللہ سی اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بے پروا ہوگا ح اَلْمَانِعُ باز رکہنی والا بلا سی

ونقصان کی بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس وطبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی جب درمیان میان بیوی کی خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ
پہونی پر جاوی اسکو پڑہی بار بار پڑہی حق تعالی اوس غصہ کو دفع کری ح اور حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین پہلی اسم المانع کی اسم المعطے بہی نقل کیا ہی اور ترجمہ اور
شرح دونو اسمونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہہ چاہی دیوی اور جسکو چاہی ندی لا مانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندی نی جب جانا کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے
اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور تخلق یہہ صالحون اور مستحقونکو دیوی اور فاسقون اور ظالمونکو منع کری یا قلب وروح کو انوار حضور
وطاعت کی عطا کری اور نفس وطبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطے کا نہین ہے اور منع کو موجب اس روایت
کی تفسیر کرتی ہین ساتہہ رد وہلاک کی یہہ سبب حضرت شیخ نی لکہکر یہہ خاصیت معطے کی یہہ لکہی ہے کہ جو کوئی المعطے کو درد ایسا کری یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی
سوال کا محتاج نہو الضار النافع ضرر پہنچانیوالا اور فائدہ پہنچانیوالا جسکو چاہی کہا قشیری نی کہ اسمین اشارہ ہی اسکیطرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز الله کی قضا وقدر سے
ہی پس جو کوئی تابعدار ہوا اوسکی حکم کا پس وہ چیارا حت مین اور جو نہ تابعدار ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا الله تعالی نی من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی
نعمائی کان عبدی حقا ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سوائی ف شرح اسماء حسنی مین حضرت شیخ نی بیچ شرح دونو
اسمون النافع الضار کی یون لکہا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع وضرر کا وہی الله تعالی ہی اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور
خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نلیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہی اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب
کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہین یعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہی کہ الله سبحانہ نی اونکو اسباب کیا ہی اور بوساطت انکی پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکورہ
کو اور اگر چاہی بغیر انکی بہی پیدا کری اور اگر چاہی باوجود انکی نکری اسیطرح تمام اجزاء عالم کی علویات وسفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالی کے
ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتہہ کاتب کی ہین اور بندہ کو چاہیی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سی جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکے
کا جانے اور حکم اور قضاء الہی کا تابعدار ہوا اور تمام امور سپرد اوسکی کری تا زندگانی بسر کری اس حالمین کہ خلق سی راحت مین ہو **حکایت** لائی ہین کہ
موسی علیہ السلام نی دانتونکی دردسی حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہنا آرام ہو موسی علیہ السلام وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد ایک
مدت کی پہر ایک دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہے کہ تونی تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہنچا کہ اوس دفعہ
توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونی شفا دی ہمنی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونی درد زیادہ کیا مینی تا جانے تو کہ شفا دینی والی ہم ہین نہ گہانس اور
تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الہی اور حکم شریعت کے ضرر پہنچاوے اور زجر کری دشمنان دین کو اور نفع پہنچاوے اور مدد کری دوستان خدا کی الضار جسکو ایک حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شب کو سو بار
پڑہی حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہنچی ح النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہی ہر روز اسم النافع پر ملازمت کری کوئی آفت اوسکو
نہ پہنچی اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہی تمام کام حسب دلخواہ اوسکی ہون ح النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارونکی اور روشن کرنیوالا
زمین کا ساتہہ انبیاء اور علماء وغیرہم کی اور دل مومنونکا ساتہہ نور معرفت وطاعت کی نصیب بندیکا یہہ ہے کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان وعرفان کے
جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہی اوسکی دلمین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کری دل اوسکا روشن ہو ح الہادی
راہ دکہانیوالا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نی شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہے کہ ہادی
راہ دکہانی اور منزل مقصود کو پہنچانیوالا تمام رہرونکا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کے چلتا ہی رہبر وہی ہے **بیت**
گرنہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ٭ قافلہای شب روان پی نبرد بمنزلی ٭ اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی لیی حصر نہین ہے الذی اعطی کل شیء خلقہ
ثم ہدی جیسی کہ لڑکیکو بچہ پیدا ہونیکی وقت سی چہاتی چوسنی کی راہ بتائی اور چوزہ کو بچہ نکلنی کے انڈیسی دانہ چگنی کے راہ بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانیکی اور نقل ورنگ

ترین ہدایت کی راہ دکھائی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجناب تیس مآب اور رویت ذات پاک اوسکی ہی اور خواص کی باطن مین پیدا کرنا نور دین توفیق اور اسرار تحقیق
کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کی ہین اور بہترین بندونکی متعلق ساتھہ اس اسم کی انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکھانیوالی خلائق کی ہین طرف صراط مستقیم
کی خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ؁
ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کی اخلاق سی ہین شکدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی
اور زبان توحید سی مسلمانونکو راہ حق دکھانی یعنی مونہہ اونکی لوگونکی دنیا سی طرف دین کی اور معاش سی معاد کی طرف لانی آبادی جو کوئی ہاتھہ اوٹھاوی اور مونہہ آسمانکی طرف
کری اور اس اسم کو بہت پڑہی اور ہاتھہ اوپر مونہہ اور آنکھونکی پہیری مرتبہ اہل معرفت کا پاوی ع اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کی کہا بعضون نے کہ جسنی امیر کیا سنت کو
اپنی نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنی امیر کیا خواہش کو اپنی نفس پر قول و فعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہماری مذہب کی
تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کہانی مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی کہا ہی کہ جسنی
مداہنت یعنی نرمی کی منع سی لیتا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال اوسکی سی اور جو کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکہکر نکال لیتا ہی اللہ تعالی نور ایمانکا دل اوسکی سی اَلْبَدِیْعُ
جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوی ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہی وہ مہم سرانجام پاوی اور اگر باوضو مونہہ قبلہ کی طرف کر کر اتنا
پڑہی کہ سو جاوی جو کچہہ چاہی خواب مین دیکہی اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہی تمام عمل اوسکی قبول ہون اور کسی سی رنج اوسکو نہ پہنچی ع
اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ
جاریہ وغیرہا کی مراد وارث سی باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام املاک بعد فنا مالکونکی برجوع اوسکی طرف کرینگی اور یہہ بنظر ظاہر ہی الا وہ ہی مالک علی الاطلاق
ازل سی ابد تک بلا تبدیل مالک کے اور تمام ملک ملکوت اوسیکی ہی بی شریک کے اور صاحبان البصائر ہمیشہ نداء لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سی سنتی
ہین بندیکو چاہی کہ ہیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچہہ چہوڑ جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا اشعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بند
اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کری اور وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کی اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نہ پہنچی ع
اور جو کوئی اسکو بہت پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ع اَلرَّشِیْدُ رہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہاوی نفس اوسکو
طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکیا طرف معرفت اپنی کی اور روح اوسکیکو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سلوک کرنے
نفس اوسکیکی یہہ ہے کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امور دین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھہ گرو کرنی ایک چیز
کہ اون پاس تہی کہانیکی لیی پس نکلا وہ تا کہان ایک شخص ملا کہ اوسکی ساتھہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنی اوس شخص سی ابراہیم کو
اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کی مال مین سی پہنچی ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لی آیا وہ شخص اوسکو ابراہیم کی پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو
آزاد ہی تو اور جو کچہہ کہ ساتھہ تیری ہے بخشا مینی تجکو پس چلا جا میری پاس سی پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نی ای رب میری کلام کیا مین نے تجسی بیچ مقدمہ روٹی کی اور تو
دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہی بہوک سی نہین مانگونگی کام مین تجسی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار
بار پڑہی جو کچہہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کری سکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکیکی سرانجام پاوین ع اَلصَّبُوْرُ بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنی
گنہگارونکی اور نصیب بندیکا اس سی ظاہر ہی صبر النعمۃ مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ کرنی گنہگارون کی شتابی نکری اور بیچ عقوبت اونکی جلدی نکری اور صبور
تہ دیکہ بمعنی حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نی کہا کہ صبور بمعنی صبر دینی والا
بندیکو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینی والا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینی والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کی اور صبر دینی والا اوپر مشقت کی ساتھہ دوامی عبادت کی

وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجونکی صبر اوسی چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہہ کہ کسی کام مین سبکی اور شتابی نکرے اور آرام
تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سے ڈھونڈے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد
یا مصیبت پہونچے پس اسکو بہت ہے المیان باطن پاوے اور اگر آدھی رات اور پیاد و پہر کو مداومت کرے اوسکی زبان بند ہو اور خوشنود ہو دشمنونکی اور ضرر سلطان کے
بعد غضب کے اور قبولیت دونکی خاصیت تمام کہتا ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نقل کی یہہ ترمذی نے
اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوائے ان اسماء کی اور اسماء ہی
آئی ہین سو کتاب اللہ مین یہہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفالق القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط
المالک المولی النصیر ارحم الراحمین احکم الحاکمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب الفعال لما یرید مخرج الحی من
المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوائی انکی اور کتابونمین تورات وغیرہ سے اور بہی نقل کیے ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کے شرح
ملا علی قاری اور شرح لوی فخر الدین و ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کیسے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ
الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ جنا اور جنا گیا اور نہین اوسکا
ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کی ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اوسکی دیتا ہے اور جسوقت کہ دعا کی جاتی ہے ساتھ اوسکی قبول کرتا ہے
یعنی اگر مقبول ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علماء کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر
جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرط اسکے کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیرے دل مین سوائے اوسکی کچہہ یا تیرہ ہو کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمائے کرام سے
اور دعا مین یہہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسے کہین اللہم اعطنی اور اعطاء دینا اوسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسے کہین یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا
جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ
يُصَلِّي فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ
بِهِ أَعْطَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا تہا مین بیٹہا ہوا تہا ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہے سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا
کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اے صاحب بزرگی اور بخشش کی اے زندہ خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھ نام
اوسکی کے بڑا ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اوسکے دیوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتونکے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہی ہے نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتداء سورۂ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

معبود کو دور رہو ہی ہر گمین کہ ہو الا افضل کی ہی ہر ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن سعد** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دعوة ذي النون اذ دعا وهو في بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين لم يدع بها رجل مسلم في شيء قط الا استجاب له رواه احمد والترمذي
اور روایت ہی سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جسوقت کہ دعا کی اپنی رب سے اوس حالت میں کہ تھی بیچ پیٹ مچھلی
کہ دعا یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو ایک ہی تحقیق مین تہا ظالموں سی نہیں دعا مانگتا ساتہہ اوسکی کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر قبول کرتا ہی اللہ
واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بھیجا اونکو طرف بستی والوں شہر نینوی کی پس
بلایا اونکو طرف ایمان کی وہ ایمان نہ لائی پہر وحی بھیجی اللہ تعالی نی انکو آگاہ کردے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہہ بات انکو کہکر نکل گئی
سی پس ظاہر ہوا ایک سیاہ ابر قریب ہوا یہانتک کہ ٹہیر اونکی شہر پر [illegible] پس جب یقین کیا اونہوں نی کہ قریب ہے اوترنا عذاب کا
نکلے ساتہہ بیبیون اور اولاد اور جانوروں اپنی کی طرف جنگل کی اور جدا کیا آدمیوں اور جانوروں کی بچونکو ماوں سی [illegible] کی آواز ساتہہ زاری اور رونے کے
اور ایمان لائی اور توبہ کی کفر اور کہنا شروع کیا یا حی حین لا حی لا اله الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نی اونسی عذاب پہر قریب اون کی شہر کی آئی حضرت یونس
علیہ السلام تا کہ معلوم کریں حال [illegible] پس دیکہا شہر اونکا آباد ہی جیسا کہ تہا اور لوگ اوسکی [illegible] پس چلے گئی وہ اور کہا کہ میں کہتا تہا اونکو
عذاب نازل ہوگا بعد تین دن کی اور نازل نہ ہوا پس جہوٹا ٹھہرا [illegible] عذاب اوترا تہا اور پہر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئی ایک کشتی پر اور بیٹھی اوسمین پس جب
ٹہہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکی جاری کرنی مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحوں نی یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہوں نی میان
کشتی والوں کی پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اونہوں نی کہ مین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اسکی حکم الٰہی سے حکم کیا مچھلی کو اللہ
تعالی نی یہہ محفوظ رکہی اونکو پس تہیری اوسکی پیٹ میں اور سیر کروائی اونکو دریائی نیل اور دریائی فارس کی اور دجلہ کی پہر کہا لا اله الا انت سبحانك اني كنت
من الظالمين یعنی میں ظالموں میں ہوں سبب نکلنے کے قوم اپنی سے پہلے اس کی کہ اذن دے تو مجھکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نی دعا اونکی اور حکم کیا مچھلی کو اونکی ڈالنے کا
طرف زمین نصیبین کی کہ وہ ایک شہر ہی شام کی شہروں میں سی ع

الفصل الثالث

نمبر تیرے **عن بريدة** قال دخلت مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم المسجد عشاء فاذا رجل يقرأ ويرفع صوته فقلت يا رسول الله اتقول هذا مراء قال بل مؤمن منيب قال وابو موسى
الاشعري يقرأ ويرفع صوته فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتسمع لقراءته ثم جلس ابو موسى يدعو فقال اللهم اني
اشهدك انك انت الله لا اله الا انت احدا صمدا لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد سأل
الله باسمه الذي اذا سئل به اعطى واذا دعي به اجاب قلت يا رسول الله اخبره بما سمعت منك قال نعم فاخبرته بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال لي انت اليوم لي اخ صديق حدثتني بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه رزين روایت ہے بریدہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشا کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور بلند کرتا تہا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اسکو ریاکار یعنی
منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی واسطی [illegible] فرمایا حضرت نی بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سی طرف ذکر کی کہا بریدہ نی اور ابو موسی اشعری پڑہتی تہی
قرآن اور بلند کرتی تہی آواز اپنی یعنی اوپر جگہ کہ ایک شخص پڑہتا تہا وہ ابو موسی تہی پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا قرات اونکی کا پہر بیٹہی
ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد میں بیٹہی بعد نماز کی دعا مانگنی لگی پس کہا یا الہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہوں تیری حق میں کہ تو اللہ ہی نہیں
کوئی معبود سوا تیری تو ہی یکتا ہی بی نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہی مثل اوسکی ہمسر کوئی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مانگا اللہ تعالی سے
ساتہہ نام اوسکی کی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی کہا بریدہ نی کہا مینی یا رسول اللہ

خبر پہنچا دین ابو موسی کو ساتھہ اوس چیز کی کہ سنی مینی آپ سی فرمایا کہ ہان پہر خبر دی مینی او کو ساتھہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسی نی مجکو تو ہمیشہ
سی میرا بہائی ہی سچا پایا ان کی قول مجسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ رزین نی **ف** بیچ بیان اسم اعظم کی اور بہت سے قول وارد ہوئی ہین بعضون نی کہا اسم
اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نی لفظ ہو کو کہا اور بعضون نی الحی القیوم کو اور بعضون نی مالک الملک کو اور بعضون نی کلمہ توحید کو اور بعضون نی اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش
العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون نے سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم اپس کہا ان کو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ
مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نی کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سی منقول ہی کہ کہا جسکسی نی کہا اللہم وہ دعا کی ہر اسی تہہ تمام نامون اسکیلی اور مانند اسکی حسن بصری سی بہی منقول ہی
اور بعضون نی کہا الم ہی اور بعضون نی کہا کہ جو اسم اسماء الہی سے کہ یاد کری بندہ اللہ کو ساتھہ اوسکی بطریق حضور واستغراق کی اسطرح کہ اوسکی باطن مین اوس حالت
مین سوای اوسکی کچہہ نہو وہی وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھہ اوسکی قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نی کہا کہ پوچہا مینی
بعضے مشایخ سی اسم اعظم کہا اپنی دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینی ہان کہا جسوقت کہ دیکہی تو دل اپنی کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور
ابو الربیع سی کسینی پوچہا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ اطع اللہ یطعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم
اعظم ہی کہ اس سی مہربان ہوتا ہی اللہ تعالی اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارفین کی نزدیک گن کے ہی اللہ تعالی سی یعنی جیسی اللہ تعالی کن کہنی مین جو
چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندیکی لیے بسم اللہ کی برکت سی سر انجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنے
اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نی نقل کیے ہین آجاتی ہین اللہم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا ارحم
الراحمین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعاء یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حق یا قدیم یا قائم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا
رحمن یا رحیم یا سریع یا کریم یا مخفی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یارب یارب یارب یارب یارب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ۱۲ مترجم

باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب کہنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الکلام اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایۃ احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدات رواہ مسلم روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام اور
چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیاری کلام طرف اللہ کی چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر
کرتا تجکو ساتھہ کسیکی انمین سی شروع کری تو **ف** بعد اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون مین یہہ کلمی افضل ہین اسلیی کہا کہ چوتہا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو قرآن مین ہی وہ افضل نہین ہی اسپر
کہ قرآن ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی افضل الکلام بعد القرآن وہی من القرآن اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بہی یعنی اللہ تعالی کی کلامون سی بہی یہہ کلمی افضل ہین اسلیی کہ
تین تو قرآن میں بعینہ موجود ہین اور چوتہا قرآن میں معنی یعنی آیت مین کبرہ تکبیرا اور یہہ کلمی افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سی ثابت ہوا ہی کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھہ اوسکی
تسبیح وغیرہ سی اور ساتھہ کسیکی انمین سے شروع کری یعنی پہلی سبحان اللہ کہی یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچہہ ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب سی پڑہنا سنت ہی یعنی
اولی ہی اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہت محبوب ہے طرف میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سے کہ ہیں مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی
یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑہی یا اکہٹی اول روز مین پڑہی یا آخر روز مین مگر اولی اکہٹا پڑہنا ہی اول روز مین ۔ ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ
اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہا وقت
صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کی کوئی عمل بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہ کہا اوسنی مانند اسکی کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ کہا اوسنی افضل لاویگا اوس چیز سی کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہی
بلکہ جسنی کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا لاویگا مانند اوس چیز کی کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سی جواب یہہ تقدیر کلام کی اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اوس چیز کی کہ وہ
لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سی کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کی کہ اوسنی کہا پس وہ برابر اوسکی لاویگا اور جسنی کہا زیادہ اوس چیز سی کہ کہا اوسنی لاویگا وہ افضل اوس چیز
سی کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کی ہی ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى
اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دو کلمین ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین یعنی ثواب انکا بہاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنی والی خدا کی وہ دو کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور موصوف
ہون ساتہہ حمد اپنی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ
مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کری ہر روز ہزار نیکیان پس پوچہا
اوسنی ایک پوچہنی والی نی اونکی ہمنشینون مین سی کہ کسطرح حاصل کری ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑہی سو بار سبحان اللہ لکہی جاوینگی اوسکی لیی ہزار
نیکیان یعنی اس حساب سی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین یا دور کیے جاوینگی اوس سی ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نی اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح
مسلم مین تمام روایتون مین موسیٰ جہنی سی لفظ او یحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی اور ابو عوانہ نی اور یحیی بن سعید قطان نی موسیٰ جہنی سے
پس اونہون نی یعنی شعبہ وغیرہ نی لفظ ویحط کا بدون الف کی اور اسیطرح کتاب حمیدی کے مین ہی یعنی جمع بین الصحیحین مین **ف** او یحط کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ دو نو باتون مین سی
ایک بات ہوتی ہی یا نیکیان لکہی جاتی ہین یا گناہ جہڑتی ہین اور ویحط کی معنی یہہ ہین کہ نیکیان بہی لکہی جاتی ہین اور گناہ بہی جہڑتی ہین اور موید ہین اسکی وہ روایتین
ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اونمین بہی ویحط واو سی ہی پس ظاہر ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہی تطبیق انمین یون کی جاوی کہ کبہی آتی ہی واو بمعنی او کی پس نہین
منافات ہی دونو روایتون میں اور معنی یون ہونگی کہ جسنی پڑہی یہہ تسبیح لکہی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکی ذمہ گناہ یا جہڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ اگر ہون گناہ
اوسکی ذمہ ۔ ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نی واسطی فرشتون اپنی کی سبحان اللہ
وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چن لینا ذکر مین سی فرشتون کی لیی اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنی کا سبب نہایت فضیلت اسکی اور یہہ مختصر ہی چارون کلمون کا یعنی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا کہ تسبیح مین نفی شرک کی بہی ہی اور یہی معنی تہلیل کی ہین اور لازم آتا ہی اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ۔ ع ۔

وعن جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندھا بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی جالسۃ قال ما زلت علی الحال التی فارقتک علیھا قالت نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جویریہ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تہین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سے وقت صبح کی جسوقت ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئین تہین اپنی مصلی مین پہر پہری حضرتؐ وقت چاشت کی اور وہ بیٹھین ہوئین تہین اوسی جاگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت کہ جدا ہوا مین تجہسی اوس حالت پر یعنی وقت صبح کی اب تک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہی کہا کہ ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی مینی بعد نکلنی کی تیری پاس سے چار کلمی تین بار وہ ایسی ہین کہ اگر تولے جاوین ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تو نی ابتدا اس دن سی تو البتہ غالب آوین اونپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب اونکا زیادہ ہو ثواب اونکی سی وہ چار کلمی یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجہہ عرش اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکی کے نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی کی یا اسماء صفات یا اوامر اوسکی کی اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سی پڑہی اگرچہ کم ہون افضل ہین اون تسبیحات سے کہ جو ایسی نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتہہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہی بہت قراءۃ سی کہ خالی ہو ان چیزون مذکورہ سی ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی واسطے اوسکی اوسکی لیے ہی بادشاہت اور اوسکی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کہی دن مین سو بار ہوگا اوسکی لیے ثواب برابر آزاد کرتی دس بردے اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اوسکی لیے پناہ شیطان سے اوس دن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے **ف** ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ مین رہی پس احتمال ہی کہ ہو یہہ اختصار راوی سی یا حضرتؐ نے بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہی اللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکہٹی پڑہی یا متفرق ہی ثواب پاویگا لیکن فضل یہہ ہے کہ اکہٹی پڑہی اور اول روز مین پڑہی تاکہ تمام دن پناہ مین رہی شیطان سے **وعن** ابی موسی الاشعری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا وھو معکم والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ قال ابو موسی وانا خلفہ اقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فی نفسی فقال یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای آدمیون نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی اپنی چلا کر تکبیر کہو تحقیق تم نہین پکارتی یعنی ساتہہ تکبیر کے یا نہین یاد کرتی بہری کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننی والی دیکہنی والی کو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی کہ پکار کر یاد کرو یا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہاری کی گردن سواری اوسکی سے کہا ابو موسی نے اور مین تہا پیچہی حضرتؐ کی یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تہا مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دل مین پس فرمایا حضرتؐ نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سی پہر کہا مینی مقرر خبردار کیجی یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی وہ گنج یہہ ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کیے

یہہ بخاری ور مسلم نی **ف** پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پر چڑہتی ہوئی جو تکبیر کہے سنت ہی پکار کرکہتی تہی اور مراد اس سے تکبیر اور ماننداوسکی ہی یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتی
تہی اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکی پڑہنی والے کو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کچہہ بہی حقیقت نہین اوسکی آگی اور مشائخ رح نی لکہا ہے
کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل پر اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمی کے یہہ ہین کہ نہین پہر سکتا گناہ سی مگر ساتہہ بچانے اللہ کی اور نہین قوۃ اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کے ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی واسطی اوسکی ایک درخت کہجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نی **ف** خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطی کثرت منفعت اوسکی اور اچہی ہونے پہل اوسکیکے ع ح

وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندی اوسمین مگر ایک فرشتہ پکارنیوالا پکارتا ہے کہ ساتہہ پاکی کی یاد کرو بادشاہ پاک کو
نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعا کا الحمد للہ نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لا الہ الا اللہ
افضل اسلیے ہی کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون سے اس لیے ہے کہ اسکو تاثیر عجیب ہے بیچ پاک کرنی باطن کے اور صاف کرنے سے وہ معبودین
باطل کی ذکر کی فرمایا اللہ تعالی نی اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودونکی اور الا اللہ کی کہنی سی ثابت ہوتا ہی ایک معبود
یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سی طرف دل کی پہر قرار پکڑتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اوسمین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکی پر اور پائی حلاوت اسکی اوسنی کہ جانا
اسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کی ہی اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کی ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نی وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندی نے کہ نہ تعریف کی اوسکی **ف** حمد فقط
زبان سی ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل اور اعضا سی ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سی بیان نعمت و
تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور زبان ترجمان تمام اعضا کی ہی پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہی اسلیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندی نے کہ جسنے
اوسکو حمد نکی اور اس کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بہی کری ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ان شخصونکی بلائی جاوینگی طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتی ہین
اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی بہر حال راضی برضا ہوتی ہین نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ
وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا موسی نبی نی اے پروردگار میری سکہلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتہہ اوسکی اور دعا کرون مین تجہسی ساتہہ اوسکی پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ لا الہ الا اللہ

پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہ سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو ساتھ اوسکے یعنی ذکر و دعا
خاص فرما کہ اور اوس میں شریک کسی کو نہووے فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور آباد رکھنے والے اونکے سوائے میرے یعنی فرشتے اور ساتوں زمینیں رکھی جاویں ایک پلڑہ
میں اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ میں البتہ جھک جاوے ان چیزوں کے پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کیا بغوی نے بیچ شرح السنۃ میں ف اگر کوئی
کہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوئی ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اوسکے اوروں پر فائق ہوں پس مطابقت جواب کی ساتھ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہہ کہ
گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بحکم طبع
بشری کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اوروں کے پاس نہو مثلاً اگر اوسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اوروں کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح
اسما اور دعاؤں اور علوم نادر اور کارگروں کا حال ہے کہ اگر نہیں ہے کسی پاس ایسی چیز سوائے اوسکے اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ سبحانہ رحمت
عام کے جاری اسطرح ہوئی ہے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزیں کیسی عزیز ہیں بہت بخلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کی کہ یہہ اونکی برابر
عزیز نہیں اور ہیں کم اور مصحف شریف عزیز تر سب کتابوں سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت اور نسخہ اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکی آگے وہ پایا کم جاتا ہے اور جاہل اوس سے زیادہ خوش
ہوتے ہیں کہ علم قرآن و حدیث سے ویسی خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور نفیس تر سب عبادتوں میں اور افضل سب ذکروں میں اور کامل تر سب ثناؤں
میں ہیں حالانکہ اکثر ہیں وجود میں اور آسان تر ہیں حصول میں اور عوام نے ترک کر دیا ہے انکو اور مواظبت کرتے ہیں اسمائے غریبہ اور دعاؤں عجیبہ کے کہ اکثر ان میں ایسی ہیں کہ جنکی کچھ
اصل ہی نہیں کتاب و سنت میں حاصل سب مثالوں کی یا نفس یہہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں بہت خوب ہیں لیکن بسبب کثرت کی لوگ اونکی قدر نہیں جانتے اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ جو کچھ
عزیز نہیں ہیں اور لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں بسبب قلت کی اور اللہ تعالیٰ نے یہہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو جاوے
اسکی نزدیک خواص و عوام کی اور در رکھیں اسکا حق قدر مقام میں وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے سچا کرتا ہے اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت کرتا ہے
اور قبول کرتا ہے اس قول کو اور موافق کہنے اوسکے فرماتا ہے نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک
اوسکا کوئی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں نہیں کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اوسکی لیے بادشاہت ہے اور اوسکی لیے
تعریف فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے نہیں کوئی معبود مگر میں میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہیں معبود کوئی مگر اللہ اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت
طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے
کہا ان کلمات کو یعنی سوائے جوابوں مذکورہ کے اپنی بیماری میں پھر مرگیا نہ جلاویگی اوسکو آگ نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا
هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ایک عورت کی پاس اور آگی اوسکی گٹھلیان کہجور کی تہین یا کنکریان تسبیح پڑہتی تہی ساتہہ اونکی یعنی تسبیح کو گنتی تہی ساتہہ اونکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دون مین تجہکو ساتہہ اوس تسبیح کی کہ وہ بہت آسان ہو تجہ پر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنی سی بہت سے گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہے پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمانون میں اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کے موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکے یا ازل سی ابد تک اور مراد اوس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکے اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویون مین سے تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان تہیہ شک راوی ہے راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تہین یا کنکریان اور تسبیح اس طرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کی زمانہ شریف مین تہی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑہتی تہی اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتی جاتی تہی لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطی جائز ہونی اس تسبیح کی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنی حضرت کی اسلیے کہ یہہ تسبیح اوسکی حکم مین ہے کیونکہ فرق نہین ہے درمیان پروئے ہوئی دانون کی اور بغیر پروئے ہوؤنکی پس مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اوسکی قول پر کہ گناہ ہی اوسکو بدعت او کہا ہے مشائخ نی کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کی لیی اور منقول ہی کہ کسینے تسبیح دیکہی جنید کی ہاتہہ مین بیچ حالت منتہی ہونی اونکی پس پوچہا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہنچی ہم بسبب اسکے طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسکی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسطرح اگلی جملون مین دونو احتمال ہین ۱۲ ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کیی سو حج یعنی نفل حج اور جسنی الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنی لوگونکو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنی کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیی اوسنی سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل کیسی اور جسنی اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا اوس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مانند اسکی کہی سو حج دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتہہ اللہ کی افضل ہی عبادات شاقہ سی کہ ساتہہ غفلت کے ہون اور ممکن ہے کہ ہو یہہ قبیلہ لاحق کرنی ناقص کے بیچ کامل کے واسطی مبالغہ کی بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف کا اصل ثواب حج کی برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی لیی دینی ڈالی یا عاریۃ دیی اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کی اور جمع کری ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سی اور مرکب مابین اور ریا سی ذکر اللہ ہی اور کہا اور اسمین شبہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہے وسیلہ اور آزاد کیی سو بردے اسمین تسلی ہی واسطی کرنیوالون محتاجون کی جو عاجز ہین عبادتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتی ہین اور مراد اولاد اسمٰعیل عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونی اونکی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے اور پراگے کو رہوینگی اور بہت حدیثین صحیح دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہے پہر الحمد للہ پہر اللہ اکبر اور سبحان اللہ ہے اور دل اسمین یعنی کہا دیگی کہ نہین لاوینگا اوس دن میں ثواب سوائے لا الہ الا اللہ کی اور الحمد للہ اور لیکن زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے ۱۲

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سبحان اللہ کہنا بہتر ہی آدہی ترازوی اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیوں کی تولنی کی اوسکو بہر دیگا اور الحمد للہ کہنا بہرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین
واسطی اوسکی پردہ ورے اللہ کی یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب
الحمد للہ کا بہردیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدہی ترازو کو بہردیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی کو بہرتا ہے
ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بہرتی ہین اور اخیر حدیث کی معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتی ہی درگاہ کبریائی مین اور نہایت ثواب پاتا ہی پڑہنی والا اوسکا
اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دلسی یعنی بدون
ریا کی کبہی مگر کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی آسمان کے یہانتک کہ پہنچتا ہی طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک بچتا ہی کبیرہ گناہونسی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہونسی شرط ہی جلدی قبول ہونیکی اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہونسی بچی اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ع
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرٰهِیْمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی
السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَکْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو
یعنی ساتوین آسمان پر تکیہ لگائی ہوئی بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نی ای محمد کہنا اپنی امت کو میری طرفسی سلام اور خبر دینا اونکو تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک و
زعفران ہی بجائی مٹی کے شیرین ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختونسی اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور
اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از راہ اسناد کی ف میری طرفسی سلام لائق ہی ہر ایسی والیکو کہی و علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکے
سبحان اللہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی پڑہنی سی آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین لگائی جاتے
ہین یعنی ہر کلمے پڑہنی سی ایکدرخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہی گا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائی جاوینگے ع وَعَنْ یُسَیْرَةَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ
قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ
مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے یسیرہ سے اور تہی وہ ہجرت کرنیوالیونسی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنی پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتہہ انگلیونکی یعنی تسبیحات مذکورہ اسلئی کہ وہ پوچھی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ
غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چہوڑو پس بہلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چہوڑوگی محروم رہوگی ثواب اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف پوچھی جاوینگی الخ یعنی
قیامت کو پوچھی گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تہا تمنی اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اونمین پہر گواہی دینگی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہے حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے
یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کری اعضا کو اون چیزون مین کہ راضی ہو اللہ تعالی اوس سے اور بچاوے گناہونسی اور
اس سی معلوم ہوا کہ انگلیونپر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ
اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَّ الرَّاوِي فِي عَافِنِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کہا سکہا و مجکو ایک ذکر کہ کہا کرون یعنی پڑہا کرون اسکو فرمایا کہہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطی اللہ کے
بہت سے پاکی ہی اللہ کو پالنی والا عالمونکا نہیں پہرنا گناہ ونسی اور نہیں طاقت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ غالب حکمت والے کی کہا اوسنی پس یہہ الفاظ میرے واسطی ذکر رب
میرے کی پس کیا ہی واسطی میرے کہ دعا کرون ساتہہ اوسکی نبی نے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتہہ توفیق دینی طاعت کی حرکات و سکنات میں اور ہدایت کر
مجکو یعنی طرف بہتر احوال کی اور روزی دی مجکو یعنی مال حلال اور عافیت دی کہہ مجکو شک کیا راوی نی لفظ عافنی میں کہ یہہ لفظ ہی یا نہیں نقل کیے یہہ مسلم نے ف آئی ہی اکثر
روایت میں لفظ العلی العظیم کا یعنی بجای العزیز الحکیم اور مشہور یہی العلی العظیم ہی لوگونکی زبان پر اگرچہ نہیں وارد ہوا صحیح مسلم میں ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوبَ الْعَبْدِ
كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک پتونکی پہر مارا اوسکی ٹہنیونکو لاٹہی سی پس جہڑ
گئی پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندونکی جیسیکہ جہڑتی ہین پتی اس درخت کی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہے وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ
فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے مکحول سی نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کہہ
لا حول و لا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نی پس جو شخص کہی نہیں ہی حیلہ یعنی واسطی دفع ضرر کی اور نہیں قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتہہ
مدد و نصرت اور قدرت اللہ کی اور نہیں چہٹکارا عذاب اللہ کیسی مگر طرف اوسکی یعنی ساتہہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکیکی دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازے یعنی ستر قسمین ضرر
کی ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نی نہین سنا ابو ہریرہ سے ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنی
والا اوسکا اور سد ان کہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث میں کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکی پڑہنی
سے اسلیے کہ جب اسکی پڑہنی والی نی معنی اسکی تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اسکی دلمین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار میں ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اوسیکی طرف سے
ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی مرا اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہے قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن
شاذلی نی کہا کہ صحبت رکہی میں نی اپنی سیاحت میں ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہیں اقوال میں کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لا حول و لا قوۃ
الا باللہ کی اور نہیں کوئی چیز افعال میں بہت مدد و معاون برابر بہاگنی کی طرف خدا کی اور جنگل مارنیکی ساتہہ فضل و سیکیکی وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور
نہیں سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دیتی ہی اوسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سے مرفوع لا حول و لا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کیے
ہی یہہ صحاح ستہ والونی اور روایت کیے نسائی اور بزار نی ابو ہریرہ سے مرفوع لا حول و لا قوۃ الا باللہ و لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول و لا قوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوین بیماریونکی یعنی بیماریون نیویہ اور اخرویہ کی دفع کرنی والی ہی اور ہلکی انمین سے غم ہی یعنی غم دین اور دنیا کا
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى
أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تجکو ایک کلمہ کہ اوتری عرش
کی نیچی سے گنج بہشت سے ہی وہ کلمہ یہہ ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ جب یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالے تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دعوات کبیر میں

وعن ابن عمر انه قال سبحان الله هي صلوة الخلائق والحمد لله كلمة الشكر ولا اله الا الله كلمة الاخلاص والله اكبر تملأ ما بين السماء والارض واذا قال العبد لا حول ولا قوة الا بالله قال الله تعالى اسلم واستسلم رواه رزين اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سبحان اللہ وہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب خلاصی کا ہے آگ سے اپنی پرہیزگاری والے کی لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہے بیچ کو کہ درمیان آسمان زمین کے ہے اور جب کہتا ہے بندہ لا حول ولا قوة الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کیا یہ رزین نے ف عبادت مخلوقات کی جیسے کہ فرمایا تعالی نے وان من شیء الا یسبح بحمدہ

باب الاستغفار والتوبہ

یہ باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے ف استغفار کی معنی ہیں بخشش مانگنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہیں اسی لیے کہا والتوبہ یا استغفار زبانی ہوتی ہے اور توبہ قلبی توبہ کی معنی ہیں رجوع کرنا گناہ سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندہ کی لیے یہ ہے کہ ڈھانک دے گناہ اوسکی دنیا میں نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور آخرت میں نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کے ایسی حلاوت گناہ کے دل سے نکل جاوے گویا پہچانتا ہی نہیں گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے ہمیشہ یاد رکھے اور استغفار کرنی موجب ہے توبہ الی اللہ جیسا کی ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بحسب اپنے مرتبہ کے کسی گناہ یا قصور سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ واستغفار کو ورد کرے تاکہ گذشتہ ہو جاوے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کہ قصدا کیے ہوں یا اختیارا یا سہوا اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم رہے اور حالت اصرار کی گناہ پر [illegible] اور کفر و دوزخ تک پہنچاوے اور شرطیں توبہ کی چار ہیں ایک یہ کہ محض خوف عذاب الہی سے بسبب تعظیم امر اسکے توبہ کرے اور کوئی غرض دنیا میں نہو مانند تعریف کرنے لوگوں کی اور ضعف اور فقر اور مانند اسکی دوسری یہ کہ گناہوں گذری ہوئی سے شرمندہ ہو [illegible] سوم یہ کہ ترک کرے گناہوں ظاہر و باطن کا چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت [illegible] یہ ہے کہ [illegible] ترک تدارک کرے کہ کیا گناہ ہوئے ہیں یا ترک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور ادا فرائض ترک ہوئے ہوں قضا اونکی کرے اور سستی کرے ادا کرنے میں [illegible] کرنی وقت کی نفل ہیں اور فرض کفایہ ہیں کسی معین بعضے موقوف ہوا اوسپر اور جو منع چیزیں کی ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کی ایسی درگاہ خدا تعالی میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر اور صدقہ دے تو توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے هو الذی یقبل التوبة عن عبادہ ویعفو عن السیئات اور یہ توبہ اللہ تعالی کے حق کی اور گناہوں سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کی ہوں تو اسکو بھی بخشش چاہے اسلیے کہ تدارک اوسکے اور وہ یہ ہے کہ اگر اوسکا حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ برپا نہو تو تمام لے اوس قصور کا [illegible] کرنے تمام کے متعلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اسمیں ہے خوف فتنہ کا تو رجوع خدا تعالی سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکی دشمنوں کو [illegible] پاس سے راضی کرے اگر صاحب حق مر گیا ہو تو وارث اوسکی قائم مقام اوسکی ہیں اون سے بخشوا دے [illegible] اور مرتد کی لیے بھی کچھ [illegible] اور توبہ اور استغفار میں دیر کرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کی [illegible] کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہتا توبہ کیوں کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو [illegible] اوسکی بخشی جاتی ہیں اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو [illegible] بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلی گناہ کرنیکی مر جاؤں اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے سجدہ میں جاوے اور بہت تضرع و زاری [illegible] نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤں کو یاد کر کے عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد دعا ہاتھ اوٹھا کر کہے الہی بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازہ پر [illegible] اور عذر کرتا ہے گناہوں میری بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میری سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھکو نیکی [illegible] قدرت [illegible] اور توبہ بخشنے والی [illegible] بعد درود پڑھے [illegible] بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب [illegible] مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطهرین ہوتا ہے اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ بری اخلاق سے [illegible] پاک کرنا دل کا اوسی توبہ کریں اور توبہ محبوب کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے [illegible]

ایمان سی تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سی کیا گیا ہی جو چاہی وہان سی دیکہلی اور
صغیرہ گناہ بی انتہا ہین اور پرہیز کرنا بہی اونسی دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کی تقوی مین بہی خلل نہین لاتی ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیی کہ صغیرہ بسبب اصرار کی
کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سی بلکہ حتی المقدور صغائر سی بہی پرہیز کری اور جانی کہ گناہ اگرچہ ایمان سی خارج نہین کر دیتی لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ
انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوین اور سہل تر علاج گناہونسی بچنی کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹہیری اور وہ یہہ ہی لقمہ دفع کرنیوالا بہوک کو اور کپڑا ڈہانکنی والا
ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی سردی سی اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیی کہ بسبب تجاوز کرنیکی حد ضروری اور ساتہہ وسعت کرنیکی مباح
مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکی مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور مین بعد اسکی گہر کفر و آگ کا نعوذ باللہ مشرع
ح و تفسیر بحر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ
إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے
اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تہا واسطے
گناہ کی اسلیی کہ حضرت معصوم تہے بلکہ اسلیی تہا کہ حضرت اپنی اعتقاد مین جانتی تہی کہ قصور ہوا مجہسی بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال
والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تہی جب اونہون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگار کو بطریق
اولی کثرت اسکی کی چاہیی فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہ تہین زمین مین دو امان عذاب اللہ سی پس ایک تو اوٹہہ گئی اور دوسر موجود ہی پس چنگل مارو ساتہہ اوسکی وہ امان جو اوٹہہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تہی اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا اللہ تعالی نی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ع **وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ
لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان
یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک
ہر وقت جناب باری مین حاضر رہی غافل نہو اور جس وقت بسبب مشغول ہونیکی چیزون مباح مین مثل کہانیکی اور بیویونسی خلط کرنیکی اور سوائی انکی جو فی الجملہ اودہر سے غفلت ہوتی تہی اسکو
بنسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہی ہین علمانی بخوف درازگی کی یہان نہین کہی اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اچہی لوگون نی لکہا ہی کہ مختار
یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی علم اسکا اللہ و رسول کو ہی ایمان اسپر لاوی اور در پی سمجہنی معنون اسکی کی نہووی ع فخر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اغر مزنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن کی سو بار یعنی پس تمہین بطریق اولی چاہیی کہ توبہ کرو ایکساعت مین ہزار بار نقل کی یہہ مسلم نے
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ
الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ
إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي
يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا
يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا
يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ

مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ الن حدیثونکی کہ روایت
کرتی تہی اللہ برکت والی اور بلند سی یعنی حدیث قدسی کی یہہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ای میری بندو تحقیق مینی حرام کیا ظلم اپنی اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سی پس وہ میری حق مین ایسا جیسا کہ تمکو
حق مین حرام اور کیا مینی اوسکو درمیان تمہاری حرام پس ظلم کرو آپس مین ای میری بندو میری سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسی ہدایت کرونگا مین تمکو ای
بندو میری سب تم بہوکی ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانیکی مگر جسکو کہلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بی پروا کرون اوسکو پس مانگو کہانا مجھسی کہلاؤنگا مین تمکو ای بندو میری
سب تم ننگی ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کی مگر جسکو پہنی کو دون مین پس مانگو مجھسی لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندو میری تحقیق تم یعنی اکثر تمہاری خطا کرتی ہو رات
اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسی بخشونگا مین تمکو ای بندو میری تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگی میری ضرر کو تاکہ ضرر پہنچاؤ مجھکو اور ہرگز نہ پہنچوگی نفع میری کو تاکہ
نفع پہنچاؤ مجھکو یعنی گناہ کرنی سی درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنی سی کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہاری لئی ہی چنانچہ آگی تفصیل فرمایا اسکو ای بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچھلی
تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری سب مل کر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کی تم مین سی نہ زیادہ کری یہہ میری ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسی حضرت ہین ویسی
ہو جاؤ تو تمہاری ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میری اگر تحقیق اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری سب مل کر ہون اوپر بدتر دل ایک شخص کی تم مین سی یعنی شیطان کی
ہو جاؤ تو نقص نہین ملک مین سی کسی چیز کو ای بندو میری اگر اگلی تمہاری اور پچھلی تمہاری اور آدمی تمہاری اور جن تمہاری کہڑی ہون ایک مقام مین پہر مانگین مجھسی پس دون مین ہر آدمی
کو موافق مانگنی اوسکی یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوی وہ دینا اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی مگر جیسی گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوی دریائی شور مین ای بندو
میری سوا اسکی نہین کہ اعمال تمہاری یاد رکہتا ہون اور لکہتا ہون تمپر پہر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوی بہلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سی پاوی اور حسن خیر کری تو
چاہیی کہ تعریف کری اللہ کی اور جو پاوی سوائی بہلائی کی یعنی برائی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنی کو یعنی اسلئی کہ صادر ہوئی اوسکی نفس سی نقل کیا یہہ مسلم نی ف سب تم گمراہ ہو
یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سی مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہی کہ اگر چہوڑی جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہی گمراہ ہون لیکن مین ہدایت
کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ اور یہہ منافی نہین ہی ساتہہ اس حدیث
کی كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اسلئی کہ مراد فطرۃ سی توحید ہی اور مراد ضلالت سی جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کیکو اور حدود اسلام کیکو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتہہ توبہ
و استغفار کی یا مراد یہہ ہی کہ سوای شرک کی بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون مگر جیسی گہٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نی کہ گہٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتنا کی نہین عقل کی نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی
اسلئی اوسکی ساتہہ مشابہت دی الا اللہ کی خزانہ مین کمی کا کیا با تثنیہ اور کہا ابن ملک نی کہ یا کہا جاوی کہ یہہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کی سی ہی یعنی اگر فرض کرین نقصان اسکی خزانہ
مین تو اسقدر ہوگا وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ
اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتَى رَاهِبًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ اَلَهُ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا
فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِي
وَاِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِي فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ بنی اسرائیل کی ایک شخص کہ مارڈالی اوسنی ننانوی آدمی پہر نکلا کہ پوچہتا تہا یعنی لوگون سی حال قبول ہونی توبہ کا
پہر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچہا اوس سی پس کہا کیا ہی واسطی اوسکی یعنی اس فعل کی یا واسطی اس کام کرنیوالی کی یعنی میری لئی توبہ قبول ہوگی یا نہین کہا اوسنی کہ نہین پس مار ڈالا اوس
شخص نی اوس عابد زاہد کو بہی اور شروع کیا پوچہنا پس کہا اوسکو ایک شخص نی جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہی کہ وہان ایک
عالم رہتا ہی فتوی دیگا تجکو قبول توبہ کا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدہی راہ کی پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جہکایا اوسنی سینہ

اسنا طرف اوس بستی کی پس جہگڑتی ہیں بیچ قبض کرنی روح اوسکیکی فرشتی رحمت کی اور فرشتی عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نی اوس بستی کو کہ چلا تہا طرف اوسکی تو بہ کی لیے یہہ کہ
نزدیک ہوجا تو یعنی طرف میت کے اور حکم کیا طرف اوس بستی کے کہ بہت گناہ کئے تھے اوس میں کہ چلا تہا یہہ کہ دور ہوجا میت سے پہر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتوں کو کہ ناپو تم درمیان دو
بستیونکی یعنی جس بستی سے نزدیک ہوگا اوسی کے فرشتونکی حوالہ ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کی کہ چلا تہا اوسکیطرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطی اوسکی نقل کیا
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جہگڑتی ہیں بیچ قبض کرنی روح اوسکیکی حضرت عزرائیل سی اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت نے کہ ہم لیجاوین اسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ
یہہ تائب تہا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کی توبہ کی لیے اور کہا ملائکہ عذاب نی کہ ہم لیجاوینگی اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اسنی سو آدمیونکو اور نہیں توبہ کی اسنے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر فراخ ہونی رحمت اللہ تعالی کی طالب توبہ کی لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اپنی بندہ سی راضی کرتا ہی اوس سے دشمنوں اوسکیکو اور حدیث میں رغبت لائی توبہ پر اور
منع کیا لوگونکو ناامید ہونی سی ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ
وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکی ہاتھ میں ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر بخشش مانگین اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** مقصود بیان کرنا مغفرت
اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہی کہ وہ ایسا بخشنے والا ہی اسلیے ظاہر کرنی معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی میں رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانے نہیں ہے اسلیے کہ اوسپر
منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بہیجا ہے فخر الدین شرح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پہیلاتا ہی ہاتھ اپنا
دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہیلانا ہاتھ کا کنایہ طلب کرنی سی اسلیے کہ عادت ہی لوگونکی جب کسی سی کچھ مانگتی
ہین تو ہاتھ پہیلاتے ہین اوسکی آگی پس معنی یہہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگاروں کو توبہ کیطرف اور بعضوں نے کہا کہ یہہ کنایہ ہی وسعت مغفرت اور رحمت سے اور یہانتک کہ نکلی آفتاب الخ یعنی جب
طلوع ہوگا آفتاب مغرب کیطرف سی تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پہر کسیکی توبہ نہیں قبول ہونیکی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنی گناہ کا
پہر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ
تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلی نکلنی آفتاب کے مغرب کیطرف سی قبول کریگا اللہ
تعالی توبہ اوسکی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کے مغرب کیطرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد ازان نہوگی اور ایک حد اسکی اور بہی ہی جانکنی
غرغرہ توبہ کی اور حالت غرغرہ کی توبہ نہیں قبول ہوتی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ
يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا
قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنی بندی اپنی کے جس وقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی نسبت ایک تمہارے
کی کہ سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کی پہر جاتی ہے سواری اوس سے اور اوسپر تہا کہانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکی پہر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ
رہا اوسکی سایہ میں ناامید ہوکر اپنی سواری سی پس اوس وقت کہ وہ تہا اسیطرح سی تہا کہ ناگہان سواری کہڑی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پہر کہا
مارے نہایت خوشی کی یا الہی تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** کہنا یوں تہا کہ تو رب میرا ہی اور میں بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے

مدہوش ہو کر کہنے لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالی بندیکی توبہ سی نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو
مشابہت دی اوس شخص کی خوشی کی ساتہہ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفره فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت
لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء
اللہ ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفره لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک بندی نی یعنی اس امت میں سی یا اگلی امتوں میں سی کیا گناہ پہر کہا ای پروردگار میری گناہ کیا میں نی
بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکی نی یعنی فرشتوں سی کیا جانا بندی میری نی تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا گناہوں کو یعنی جب چاہتا ہی جسکی لیی چاہتا ہی اور
پکڑتا ہی ساتہہ گناہوں کی یعنی جب چاہتا ہی جسکی لیی چاہتا ہی بخشا میں نی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا یعنی گناہ کرنیسی الگ رہا جب تک چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میری کیا
میں نی گناہ پس بخش تو اسکو پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لیی پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا میں نی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا بندہ اور
مدت تک کہ چاہا اللہ نی پہر کیا گناہ کہا ای پروردگار میری کیا میں نی گناہ اور پس بخش اوسکو واسطی میری پس فرمایا کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق واسطی اوسکی پروردگار ہی بخشتا ہی
گناہ اور پکڑتا ہی ساتہہ اوسکی بخشا میں نی بندی اپنی کو پس چاہیے کری جو چاہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کری جو چاہی یعنی جبتک استغفار کرتا رہی حاصل یہہ جبتک گناہ کرتا رہی
اور استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکی مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی بخشش گناہوں میں اگرچہ ساتہہ گناہ کی ہو ح وعن جندب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ تعالی قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت
عملک او کما قال رواه مسلم اور روایت ہی جندب سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نی یعنی اس امت میں سی یا اگلی امتوں میں سی کہا قسم ہی خدا کی نہیں بخشیگا
اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کہاتا ہی مجہ پر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق میں نی بخشا فلانیکو اور نابود کیا عمل تیرا مانند اسکی کہا نقل کی یہہ مسلم نی
ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تہا اوسکو کسی نی کہا کہ فلانیکو اللہ نہیں بخشنے کا کہی یہہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنی کو بہلا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضی جاہل صوفیوں سی اور نابود کیا
عمل تیرا یعنی باطل اور جہوٹی کی میں نی قسم تیری حاصل یہہ اوس قسم کہانیوالی نی جو یقین کیا تہا اوسکی نہ بخشی جانیکا اوس پر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہی کسیکو قطعی دوزخی
یا جنتی کہنا مگر جنکی حق میں نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہیں اونکو کہنا ع وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان تقول
اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک
بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من یومه قبل
ان یمسی فهو من اهل الجنة ومن قالها من اللیل وهو موقن بها فمات قبل ان یصبح فهو من اهل الجنة رواه البخاری ح
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فضل استغفار یہہ ہی کہ کہی تو یا الہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں
اور میں تیری عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اور برو فا کرنی عہد میثاق کی اور تیری وعدی پر ہوں یعنی یقین کرنیوالا ہوں ساتہہ وعدی تیری کی کہ حشر کی ہونیکا اور سوا اسکی کا جو کیا اللہ نی قدرت
اپنی پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری بُرائی او بچہہ کیسی کی میں نی اقرار کرتا ہوں میں واسطی تیری ساتہہ نعمتوں تیری کی کہ مجہ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتہہ گناہوں اپنی کی پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو
مگر تو فرمایا حضرت نی جو شخص کہ پڑہی ان لفظوں کو دن میں یقین کرکی معنوں انکی پر پہر مراوسدن پہلی شام ہونیکی پس وہ بہشتیوں میں سی ہی اور جو کوئی پڑہی یہہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ معنوں
ان الفاظ کی پہر مر جاوی پہلی صبح ہونی سی پس وہ بہشتیوں میں سی ہی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم قال اللہ تعالی یا ابن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن ادم لو

بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا ابالي يا ابن آدم انك لو لقيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك
بقرابها مغفرة رواه الترمذي ورواه احمد والدارمي عن ابي ذر وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی تحقیق تو جب تک مانگے گا مجھسے یعنے بخشش گناہوں کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا رکہتا میں یعنے تیرا بخشنا کچھہ بڑی چیز نہیں میرے
نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کی اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پہر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا رکہتا میں اے بیٹے آدم کی تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھہ بھری ہوئی زمین کے
خطاؤں سے پہر ملے مجھسے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ میرے کسیکو البتہ آؤنگا میں تیرے پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیے یہہ ترمذی نے اور نقل کیے احمد اور دارمی نے ابی
ذر سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى من علم اني ذو قدرة على
مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالي ما لم يشرك بي شيئا رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے جس شخص نے جانا کہ میں
صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کی بخشتا ہوں اسکے واسطے اور نہیں پروا کرتا میں جبتک نہ شریک کرے ساتھہ میرے کسیکو نقل کیے یہہ شرح السنة میں **ف** دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اس
جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا اسلیے جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالی قادر ہے گناہوں کی بخشنے پر امید رکھتا ہے اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کرم سے
وہ محروم نہیں کیا جاتا اوسکو پس یہہ حدیث مانند اس حدیث کی ہے انا عند ظن عبدی بی منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کیا گمان کرتا ہے تو کہ بخشے گا
اللہ مجھہ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤنگا میں درمیان حساب اپنی اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنی کی تو اللہ کو میں اختیار کرونگا اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھپر
حاصل یہہ کہ تم امید وار مغفرت کی رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل
ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب رواه احمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار
کو کردیتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب جہاں سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** لازم کرے یعنی
وقت صادر ہونے گناہ کی یا ظاہر ہونے بلا کی پڑہا کرے یا معنی یہہ ہیں کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ حرم میں صحیح ہے اوسکا اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا
كثيرا اور تحقیق یہہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے پس یہہ حکم متقی اور متوکل کی ہوتا ہے اور اوسکی شان میں
آیت وارد ہوئی ہے ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے
بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم جنات ويجعل لكم انهارا منقول ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر
اللہ سے پہر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پہر ایک اور نے کمی اولاد کا پہر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی میں پس سبہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے شکوہ کیا لوگوں نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تم نے ان
سبہونکو استغفار کرنیکا پس پڑہی اونہوں نے آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جتنی جواب ہیں سب اس آیت سے ثابت ہیں ع **وعن** ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما اصر من استغفر وان عاد في اليوم سبعين مرة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** اصرار دوام یعنے
گناہ پر بڑا ہے کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر صغیرہ ہو
یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی ہے جو استغفار نکرے اور نادم نہووے فخر **وعن** انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہیں خطاکار ہیں یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کے اس لیے کہ وہ معصوم
ہیں خطا سے اور بہتر ہیں خطاکرنیوالوں کے توبہ کرنیوالے ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل مین پہر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چہا جاتا ہی اوسکی دل پر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندہا ہی اونکی دلو پر اوس چیز نی کہ تہی کرتی یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف چہا جاتا ہی یعنی ڈہانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندہا ہوتا ہی بینائی دل کی سی پس نہین دیکہتا کوئی چیز علمون نفع دینی والی سی اور حکمتون فائدہ مند سی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دل مین آثار ظلم اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ع

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جبتک نہین غرغرہ لگتا نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جبتک غرغرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنی کی نہین درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ توبہ گناہو سی صحیح ہی نہ کفر سی لیکن اونکی نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نی کہ یہہ حکم گناہو سی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی کی حق اوسکا بخشوا دی ایسی حالت مین تو صحیح ہے ح

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی عبادک ما دامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لہم ما استغفرونی رواہ احمد اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان نی عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ای رب میری ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیری بندونکو جبتک ارواح اونکی بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عز وجل نی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتی رہینگی مجہسی نقل کیا یہہ احمد نی

وعن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعل بالمغرب بابا عرضہ مسیرۃ سبعین عاما للتوبۃ لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبلہ وذلک قول اللہ تعالی یوم یاتی بعض ایت ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کی لیے عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک نہ نکلی آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سی مانع ہی قبول توبہ کا معنی ہین اللہ تعالی کی اس قول کی وہ دن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیری نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا اس جان کہ نہ تہی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی آنی بعضی نشانیونکی نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف توبہ کی لیے یعنی کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے علامت ہی واسطی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہہ کہ لوگونکی لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہے جبتک کہ آفتاب مغرب کیطرف سی نہین نکلتا جب ادہر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پس نہین قبول ہو ویگا ایمان اور نہ توبہ گناہو سی اور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیت یہہ ہے او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنی یا نہ تہی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کی مین بہلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کے جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلی اوسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہو سی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نفع دیگی ع

وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها رواه احمد وابو داود والدارمي اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہوں سی طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کیطرف سے نقل کیے یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نے ف یعنی جبتک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تبتک گناہوں سی آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگئی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل یہہ جبتک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کرکر پاک ہو سکتا ہے اور جب اودہر سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہوویگا ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلين كانا في بني اسرائيل متحابين احدهما مجتهد في العبادة والاخر يقول مذنب فجعل يقول اقصر عما انت فيه فيقول خلني وربي حتى وجده يوما على ذنب استعظمه فقال اقصر فقال خلني وربي أبعثت علي رقيبا فقال والله لا يغفر الله لك ابدا ولا يدخلك الجنة فبعث الله اليهما ملكا فقبض ارواحهما فاجتمعا عنده فقال للمذنب ادخل الجنة برحمتي وقال للاخر اتستطيع ان تحظر على عبدي رحمتي فقال لا يا رب قال اذهبوا به الى النار رواه احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک اونمیں سے محنت کھینچتا تھا بندگی کرنی میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالی نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمیں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گناہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھہ پروردگار میرے کی یعنی اوسی کی وہ غفور الرحیم ہے یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھہ پروردگار میرے کی کیا بھیجا گیا ہے تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی نے قسم خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونوں کی فرشتہ پھر قبض کیے ارواح اون دونوں کی پس اکٹھی ہوئی دونو یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنی برزخ یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسرے کو کیا طاقت رکہتا ہے تو یہہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکہتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی جو کہ دوزخ پر معین ہے کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کی نقل کیے یہہ احمد نے ف اوس شخص نے تو عجب و اعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالے نہیں بخشیگا تجکو سو عذاب کا ہوا اپنے کیا ہے کسی نے رگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننی کا اپنی تئین وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر ع

وعن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا ولا يبالي رواه احمد والترمذي وقال حديث حسن غريب وفي شرح السنة يقول بدل يقرأ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے یہہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنی پر یعنی بسبب گناہ کرنیکی نا امید ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہیں پروا رکہتا نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کی ف بخشتا ہے گناہ یعنی کافروں کے ساتھہ توبہ کی اور مومنوں کے تو یہہ اور بغیر توبہ کی بھی جیسا چاہتا ہے ع

وعن ابن عباس في قول الله الا اللمم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغفر اللهم تغفر جما واي عبد لك لا الما رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یوں ہے والذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بیحیائیوں سے سوائے چھوٹے گناہوں کی تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہے مغفرۃ کا پس اس آیت میں جو ہے سوائے چھوٹی گناہوں کی اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑہا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہیں ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہہ ہے کہ شان فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہوں کو چھوٹوں کی تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹے گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ جہاڑ دیتا ہے اونکو بسبب نیکیوں کی اور یہہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کی شاعروں میں سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اور سوفت میں اور ایمان کہتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑہتے تھے ع ح

وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى يا عبادي كلكم ضال الا من هديت فسلوني الهدى اهدكم

وكلكم فقراء الا من اغنيت فسلوني ارزقكم وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على المغفرة فاستغفرني غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي ما زاد ذلك في ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي ما نقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسال كل انسان منكم ما بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها ذلك باني جواد ماجد افعل ما اريد عطائي كلام وعذابي كلام انما امري لشيء اذا اردت ان اقول له كن فيكون رواه احمد والترمذي وابن ماجة

اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھسے ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر باطن میں مگر جسکو دولتمند کیا میں نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا میں نے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم میں سے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہیں پروا رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان و بوڑھے تمہارے یا عالم و جاہل تمہارے یا فرمانبردار و گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اوپر بڑے متقی دل بندے کی میرے بندوں میں سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ زیادہ کرے یہہ یعنی جمع ہونا میری ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندے کی میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میری ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں ایک جگہہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے اسقدر کہ پہنچے آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل میں رکھتا ہو پھر دوں میں مانگنی والے کو تم میں سے یعنی مقاصد اوسکے تو کم کرے یہہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میری سے کچھہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اوسمیں سوئی پھر اوٹھا وے اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہے والا اوسکے ملک میں کمی کا کیا باعث ہے وہ کتنا ہی دے اوسکے ہاں ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتوں کا سبب اسکی ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ بندے کو دخل نہیں دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم میں یہہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں نہیں ہے امر میرا واسطے کسی چیز کی جسکو کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہوں میں اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال ربكم انا اهل ان اتقى فمن اتقاني فانا اهل ان اغفر له رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے انس سے نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہوں نے پڑھی یہہ آیت کہ وہی ہے لائق تقوے کا اور بخشش کا تو فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شریک کرنے سے ساتھہ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھہ میرے پس میں لائق اسکے ہوں کہ بخشوں میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کی ہے ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء یعنی تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے وعن ابن عمر قال ان كنا لنعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس يقول رب اغفر لي وتب علي انك انت التواب الغفور مائة مرة رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے وعن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثني ابي عن جدي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه غفر له وان كان قد فر من الزحف رواه الترمذي وابو داود لكنه عند ابي داود هلال بن يسار وقال الترمذي هذا حديث غريب

اور روایت ہے بلال بن یسار بن زید سے کہ بیٹے مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھ سے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہے کہ طلب بخشش کرتا ہوں میں اللہ سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے اگرچہ گناہ ہے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے لیکن نزدیک ابی داود کے ہلال بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہے اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اور اکثر روایتوں میں ہے اور جب استغفار بہ نیت صدق دل سے پڑہے جیسا کہ چاہیے استغفار کرنیوالا گناہ سے ویسا ہے جیسا کہ مقیم ہو اوپر گناہ کے برابر ہنسی ٹھٹھا کرنیوالے کی ہے جیسا ہے سبب اونکی کی عیاذاً باللہ منہ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندے نیک بخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کی واسطے تیرے نقل کیا یہہ احمد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنیوالے کی کہ گویا ہاتھ پاؤں مارتا ہے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہنچے اوسکو باپ کیطرف سے یا ماں کیطرف سے یا بھائی کیطرف سے یا دوست کیطرف سے پس جسوقت کہ پہنچے دعا اوسکو ہوتا ہے پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہنچاتا ہے قبر والوں کو بسبب دعا زمین والوں کی مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کی استغفار کرنا ہے واسطے اونکے نقل کیا یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمالنامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے ف روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کہ نہیں ہیں دونو فرشتے اعمال لکھنے والے کہ اوٹھا لیجاتے ہیں اعمالنامہ بندیکا اور پھر دیکھتا ہے اللہ تعالی اول اعمالنامہ میں اور آخر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالی بخشی میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفوں اعمالنامہ کے ہیں حاصل یہہ ہے کہ صبح شام کی استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یا الہی کر مجکو اون لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کیا یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہا حدیث کہیں مجکو عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک اونمیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے وہ یہہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہوں کو مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوسکے ہاتھ کی اسطرح

یعنی اپنی ناک پر بیٹھی پس اوڑا دیا اوسکو یعنی ٹال دی یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پڑ نہ جاوے اور فاجر گناہ کو ایسا گنا کر لیتی پروا نہیں ہو پھر کہا عبداللہ نے حدیث
حدیث جو حضرت سے سنی تھی بیان کے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے سبب توبہ کرنے اپنی بندی مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا
میدان میں کہ جاہے جائے درخت اور گیا اونسی جگہ میں ہلاکت کے ساتھ اوسکی تھی سواری اوسکی اوس پر تھا کھانا اوسکا اور پینا اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی راحت کے لیے پس سو رہا پھر جاگا اور
حال یہ کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوس پر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سوائے گرمی پیاس کے کہا پھر جاؤں میں طرف
مکان اپنی کہ تھا میں اوسمیں پس سو رہوں یہانتک کہ مرجاؤں پس رکھا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مرے پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہے اور اوسپر توشہ اوسکا اور کھانا اوسکا اور پینا اوسکا پس اللہ
تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے سبب توبہ کرنے بندی مومن کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کی اور توشہ اپنی کی یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ
خوش ہوتا ہے بندی کی توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے دو تو حدیثوں سے اوسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمیں قصہ سواری کی بھاگنی اور پانی کا ہے اور حدیث موقوف
ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کی گمان کرتا ہے وہ نہیں ذکر کیا اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی **ف** حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری
ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے کہ منقول ہے بڑی عالم با عمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ اونہوں نے دعا مانگی بیچ
سبحانہ و تعالیٰ سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجھکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا میں نے اپنی دل میں اور کہا میں نے سبحان اللہ ایک حاجت کی لیے دعا کی میں نے تیس برس
تک اور نہ روا ہوئی اب تک پس دیکھا میں نے خواب میں کہ کوئی کہتا ہے مجھکو کیا تعجب کیا تو نے اوس سے پہچانتا ہے کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے تو اللہ سے یہ کہ دوست رکھے تجھکو کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالیٰ
سے کہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہے ع **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ** اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اوس بندی مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہ میں اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یعنی دوست
رکھتا سبب توبہ کی ہے نہ بسبب گناہ کی ح **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْآيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ**
اور روایت ہے ثوبان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کی اے بندو میرے کہ زیادتی کی ہے جانوں پر اپنی
گناہ کرنے سے نا امید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس چپ ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادای جواب میں پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنی اجتہاد سے خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جسنے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی میں توبہ اوسکی
قبول ہوئی پس وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں تین بار کہا یہ **ف** نہیں دوست رکھتا میں الخ یعنی نہیں دوست رکھتا میں کہ اس آیۃ کی بدلی تمام دنیا کی چیزیں ہاتھ لگیں میرے یا اوسکو صدقہ دوں اپنی
واسطے تو اوسکی لذت کی چیز و اسلیے کہ خوشخبری ہے اس میں مغفرت گناہوں کی اور بعد لا تقنطوا کی باقی آیت یہ ہے من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم بیچ موافق حضرت کرم
کے ان شعروں میں ہے **شعر** یا صاحبی الذنب لا تقنطوا ۔ فان الالٰہ رؤف رؤف ۔ ولا ترحلن بلا عدۃ ۔ فان الطریق مخوف مخوف ۔ اور یہی مضمون ان شعروں فارسی میں ہے **شعر**
مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ۔ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ع وغیرہ **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيرَ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ**
اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندی اپنی کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے گناہ اوسکے جبتک نہ ہو پردہ درمیان بندگی اور رحمت حق کی پوچھا
صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے پردہ فرمایا یہ کہ مری جی یعنی حالیکہ ہو شرک کرنیوالا نقل کیں یہ تینوں حدیثیں احمد نے اور نقل کی بیہقی نے آخری کتاب بعث و نشور میں **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ**

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ملاقات کری اللہ تعالی سی یعنی مری اسحال مین کہ برابر کرتا ہو ساتھہ اللہ تعالی کی کسیکو دنیا مین بہر ہون اوسپر مانند پہاڑ کی گناہ یعنی بعد مرنی کی بخشیگا اللہ تعالی واسطی اوسکی یعنی سب گناہ اگرچاہی نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب بعث ونشور مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرنیوالا گناہ سی یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کی ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نی کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نی اور وہ مجہول ہی اور شرح السنۃ مین روایت کی بغوی نی عبد اللہ بن مسعود سی بطریق موقوف کی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کی ہی کہ نہین گناہ واسطی اوسکی **ف** جانا چاہیی کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھہ شرطون معتبرہ کی تو نہین شک اوسکی قبول ہونی مین اور ہوتی ہی اوس سی مغفرت بموجب وعدہ الہی کی وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ سحاجگی اور کسر نفسی کی بدون توبہ کی کبھی ہوتی ہی ستانی والی گناہونکی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی وسیر البتہ حاصل یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہی استغفار سی گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا

بابٌ

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی باب کی **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضی نسخون مین ہی باب فی سعۃ رحمۃ یعنی اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باری تعالی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ مُتَّفَقٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نی پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کی یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکہی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکہنی کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہی اوپر عرش اوسکی اوسمین یہہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لیگئی ہی غضب میری سی اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میری پر نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کی بسبب بزرگ قدری اوسکی کی اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سی غضب پر غالب ہونا نشانیون رحمت کا اور بخشش اور انعام اوسکی کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گہیری ہوئی ہی اور بی انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسا کہ فرمایا ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا اور فرمایا عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت اوسکی مین زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علی ظہرہا من دابۃ پس یہہ رحمت ہی اللہ تعالی کی کہ باقی رکہتا ہی اونکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہنچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہہ ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سی زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آئندہ مین بیان اوسکا آتا ہی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اوتاری اونمین سی ایک رحمت درمیان جن اور آدمی اور چارپایون اور زہریلی جانورونکی پس بسبب اوسی رحمت کی آپسمین میل کرتی ہین اور بسبب اوسی کی آپسمین رحم کرتی ہین اور بسبب اوسی رحمت کی مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنی بچی پر اور رکہہ چہوڑے ہین اللہ تعالی نی ننانوین رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھہ اونکی اپنی بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی سلمان سی مانند اسکی اور بیچ آخر اوسکی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوین رحمتونکو ساتھہ اوس رحمت کی یعنی جو کہ دنیا مین پہنچی ہی **ف** اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہاں کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوین وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتین ہوجاوینگی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی مومن او چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی عذاب سی نہ طمع کری ساتھہ بہشت اوسکی کوئی اور اگر جانی کافر او چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی رحمت سی نا امید نہووی جنت اوسکی سی کوئی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف وارد ہوئی ہی یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی تا کہ نہ مغرور رہو مومن ساتھہ رحمت اوسکی کے بی نہ نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکی سی اور نہ چھوڑدی توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ بندیکو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کی منقول ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا اگر پکارا جاوی گا قیامت میں یہہ داخل ہوگا ایک شخص جنت میں تو امید رکہونگا کہ وہ میں ہوں اور اسیطرح اگر پکارا جاوی گا کہ ایک شخص دوزخ میں جاوی گا تو گمان کرونگا کہ وہ میں ہوں ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہارے کی تسمی پاپوش اوسکی سی اور دوزخ مانند اسکی نقل کیے یہہ بخاری نی ف حاصل یہہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہیں اچہی کام کری اور امیدوار جنت کا رہی اور بری کام سی بچی اور ڈرتا رہی دوزخ سے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا واسطی اپنی گہر کی لوگوں کی ایک شخص نے کہ نہیں کیے تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت میں ہی کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنی نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہی پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنی بیٹوں کو کہ جب مرجاوی یہہ شخص یعنی میں پس جلادو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑادو آدہی راکہہ اوسکی جنگل میں اور آدہی دریا میں پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب میں البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم میں پس جب مرگیا کیا بیٹوں اوسکی نی جو کہہ گیا تہا اوسنی پس حکم کیا اللہ تعالی نی دریا کو پس جمع کیا دریا نی اوس چیز کو کہ اوسمیں تہے اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نی وہ چیز کہ اوسمیں تہے یعنی دریا اور جنگل نی اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نی کسواسطی کیا تہا تونی یہہ کہا اوس شخص نے کہا میں نی ڈر تیرے سے ای پروردگار میری اور تو دانا تر ہی پس بخشا اللہ تعالی نی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوس شخص نی جلا کر اوڑانی کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اسسی ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہی یہی بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کی معنی ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئی اسصورت میں تو کچہہ اشکال نہیں وارد ہوتا اور اگر معنی اسکی یہہ لیں کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہہ شک کرنا ہی قدرت باری تعالی میں اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضوں نی یہہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کی تہا یعنی اوسوقت میں کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت میں فقط توحید کافی تہی اور بعضوں نی کہا کہ یہہ کلمہ حیرت و دہشت کے واقع ہوا کہ اوسمیں آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہی ماخوذ نہیں ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب میں ہوا کہ وقت پانی سواری کے بسبب خوشی کی کہا انت عبدی و انا ربک واللہ اعلم ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْیِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بندیں یعنی لونڈیاں اور غلام پس ناگہان ایک عورت تہی بندیوں میں کہ تحقیق بہتی تہی چہاتی اوسکی یعنی دودہہ بہتا تہا بسبب کثرت کی اسلیے بچا اوسکی ساتھہ نہ تہا دوڑتی تہی یعنی بچی کے تلاش میں جسوقت کہ پاتی کسی بچی کو بندیوں میں لیتی

اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنی پیٹ سی اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچے اپنی کی پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتی ہو اس عورت کو کہ ڈالی بچا اپنا آگ مین یعنی جب خبر بچی پر یہہ محبت رکہتی ہی تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنی بچیکو آگ مین ڈالیگی پس کہا ہمنی کہ نہین ڈالیگی او سحالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنی پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کی اپنی بچی پر نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات دیگا یعنی آگ سی کسیکو تم مین سے عمل وسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتہہ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپکو بہی عمل تحسین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکی فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ اپنی طرف سی ساتہہ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچہہ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی کو اختیار کرو یعنی عبادتمین پہونچوگی تم منزل مقصود کو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچا دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتہہ رحمت اللہ کی نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتہہ رحمت اللہ کی یعنی عمل کہ ساتہہ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتہہ محض فضل الہی کے ہوگا اور درجات اوسکی اوس مین موافق اعمال کے ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچہا ہووی اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سی کہ ظاہر باطن یکسان ہو چہاڑتا ہی اللہ تعالی اوس سے ہر گناہ کہ پہلی اسلام کی کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکی بدل یعنی بعد اسلام لانیکی جو عمل کرتا ہی اوسپر بدلا ملتا ہی بیان اوسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنی کرتا ہی وتنی ہی لکہی جاتی ہی مگر یہہ کہ تجاوز کری اللہ اوس سے نقل کیے یہہ بخاری نے **ف** یہہ فضل و رحمت الہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک جسکی لیے چاہتا ہے زیادہ بہی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اوسکی اور بدی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بہی کرتا ہی ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے لکہین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتونکو ساتہہ لکہنی اونکی لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کری نیکی کا پہر کری نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کی لکہتا ہی اوس نیکی کو اللہ واسطی کرنی والیکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کری نیکی کا اور کری اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطی اوسکی نزدیک اپنی دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکی لیے چاہتا ہی بندون اپنی مین سے زیادہ بہی لکہتا ہی ازراہ فضل و کرم اپنی کی موافق اخلاص اور بجالانی شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی برائی یعنی بسبب خوف الہی کے لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی نزدیک اپنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک برائی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نیکیوں سے اعمال ہین کہ

جنکی کرنی سی ثواب پاتاہی اور مراد برائیون سی وہ اعمال ہین کہ جنکی کرنیسی مستحق عذاب کا ہوتاہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کری اور پہر نکری تو اوسکی لیی ایک نیکی اسلیی لکہی جاتی ہی
کہ ثواب عمل کا موقوف ہی نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اوسکی سی اسلیی کہ ثواب پاتاہی نیت پر بدون عمل کی اور نہین ثواب پاتاہی عمل پر بدون نیت کی لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتہہ نیت کی
کی اور بلکہ زیادہ اس سی زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکہا اوسکو اللہ تعالی نی اسلیی ذکر ابہام کا رغبت دلانی مین قوی تر ہی ذکر کرنی معین کی سی چنانچہ اسلیی فرمایا ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مثل الذی یعمل السیئات ثم یعمل الحسنات کمثل رجل کانت علیه درع ضیقة قد خنقته ثم عمل حسنة فانفکت حلقة ثم عمل اخری فانفکت اخری حتی تخرج الی الارض رواه فی شرح السنة روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حال اوس شخص کا کہ کرتاہو برائیان پہر کری نیکیان مانند حال اوس شخص کی ہی کہ ہی اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کی نی اسکو پہر کی اوسنی نیکی پس کہل گئی حلقی اوسکی پہر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہوکر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** حاصل یہہ کہ برائی کرنی سی تنگ ہوتاہی اور متحیر ہوتاہی امور مین اور دشمن رکہتی ہین اوسکو لوگ اور نیکو عملی کرنی سی سینہ فراخ ہوتاہی اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتاہی محبوب لوگونکی تو انمین مشابہت دا اوسکو ساتہہ پہنی زرہ تنگ کی کہ سبب گہٹنی کا ہی اور کہلنا اوسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہی ۱۲ ع ح

وعن ابی الدرداء انه سمع النبی صلى الله عليه وسلم یقص علی المنبر وهو یقول ولمن خاف مقام ربه جنتن قلت وان زنی وان سرق یا رسول الله فقال الثانیة ولمن خاف مقام ربه جنتن فقلت الثانیة وان زنی وان سرق یا رسول الله فقال الثالثة ولمن خاف مقام ربه جنتن فقلت الثالثة وان زنی وان سرق یا رسول الله قال وان رغم انف ابی الدرداء رواه احمد
اور روایت ہی ابی درداسی کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتی تہی منبر پر اور فرماتی تہی اور واسطی اوس شخص کی کہ ڈرا کہڑی ہونیسی رو برو پروردگار اپنی کی
یعنی حساب کی لیی دن قیامت کی دو بہشتین ہین کہا مینی اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈر والی نی تو بہی دو بہشتین ہونگی اوسکی لیی پہر فرمایا
دوسری بار اور واسطی اوس شخص کی کہ ڈرا رو برو کہڑی ہونی سی پروردگار اپنی کی ہی دو بہشتین ہین پس کہا مینی دوسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کی ہی یا رسول اللہ پہر فرمایا تیسری
بار اور واسطی اوس شخص کی کہ ڈرا رو برو کہڑی ہونی پروردگار اپنی کی سی دو بہشتین ہین پہر کہا مینی تیسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ فرمایا
اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ
اوسکی اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابودرداء نی ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نی فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابودرداء کی
یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہہ حکم بات تو نہین ہی جو کہ مینی کہی ۱۲ ع

وعن عامر الرام قال بینا نحن عنده یعنی عند النبی صلى الله عليه وسلم اذ اقبل رجل علیه کساء وفی یده شیء قد التف علیه فقال یا رسول الله مررت بغیضة شجر فسمعت فیها اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن فی کسائی فجاءت امهن فاستدارت علی راسی فکشفت لها عنهن فوقعت علیهن فلففتهن بکسائی فهن اولاء معی قال ضعهن فوضعتهن وابت امهن الا لزومهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها فوالذی بعثنی بالحق لله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتی تضعهن من حیث اخذتهن وامهن معهن فرجع بهن رواه ابو داود
اور روایت ہی عامر تیرانداز سی کہ کہا اوسوقت کہ تہا مین نزدیک اونکی یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تہی ایک کملی اور اوسکی ہاتہہ مین

لپیٹ رکھی تھی کملی اوسپر پہر کہا یا رسول اللہ گذرا تہا بیچ جہاڑ کی درختونکی پس سنی مینی آواز بچونکی پرندونکی پس پکڑ لیا مینی اونکو اور رکہہ لیا مینی انکو اپنی کملی مین پہر آئی بچونکی مان اور گئی گرد سر مبارک میری پس کہولدی مینی کملی بچونسی اسطی مان کی یعنی تاکہ دیکہی مان بچون کو پس آپڑی اونپر پہر لپیٹ لیا مینی مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس وہ سب میری پاس ہین فرمایا رکہہ دی انکو پس رکہہ دیا مینی اونکو یعنی اور کہولدیا اونکو اور چہوڑ دی مان اونکی نی ہر چیز سوائی چمٹنی کی اونسی پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا تعجب کرتی ہو واسطی رحم کرنے مان بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی مجکو ساتہہ حق کی البتہ اللہ تعالی بہت رحم کرنیوالا ہی اپنی بندونپر نسبت مان بچون کی ساتہہ بچون اپنی کی پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکہدی انکو جہانسی پکڑا تہا تو نی انکو حال آنکہ مان اونکی ساتہہ اونکی ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کے یہہ ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَقُولَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر پہر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت کہ اوٹہتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سی رنج نہ اوٹہاوی پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کی فرمایا ہان کہا اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کیا نہین اللہ تعالی زیادہ رحم کرنیوالا اپنی بندونپر ماننسی ساتہہ بچی اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی کہ تحقیق مان نہین ڈالتی اپنی بچی کو آگ مین پس جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اپنی بندونکو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسی سرکش کو کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار کری کہنی لا الہ الا اللہ کا نقل کے یہہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ اَنْ يُرْضِيَنِي اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہی ثوبان سی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتہہ ادا کرنی طاعات کی پہر ہمیشہ رہتا ہی ساتہہ اوس ڈہونڈنیکی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈہونڈہتا ہی کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اوسپر ہی پہر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیو اور کہتی ہین یہہ بات فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی اور کہتی ہین اوسکو وہ فرشتی کہ گرد اونکی ہین یہانتک کہ کہتی ہین اس بات کو فرشتی ساتون آسمانونکی پہر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کے لیے طرف زمین کی نقل کی یہہ احمد نی ف اوترتی ہی رحمت یعنی دوست رکہتا ہی اللہ تعالی اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتی ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند اوس حدیث کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ اللہ تعالی جب دوست رکہتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست

رکہتا ہون فلانی بندیکو تو بہی دوست رکہہ اوسکو پہر دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمانین کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو آسمان والی پہر کیجاتی ہی اوسکی لیی قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکہتی ہین اوسکو اور جب دشمن رکہتا ہی اللہ تعالے کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکہتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن رکہہ اوسکو پہر دشمن رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالے دشمن رکہتا ہی فلانیکو پس دشمن رکہو تم اوسکو پس دشمن رکہتی ہین اوسکو پہر کہی جاتی ہی اوسکی لیی دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکہتی ہین اوسکو انہی باتون سے سبب قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکہتی ہین اور جو کہ ساتہہ مکر و فریب کے اور خرچ کرنی مال کی عوام کی دلونکو اپنی طرف مائل کرتی ہین وہ خارج ہین دائرہ اتباع سے

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کی پس بعضے اونمین سے ظالم ہین واسطی نفس اپنی کے اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے سبقت کرنیوالی ہین نیکیونمین فرمایا سب بہہ بہشت مین ہین نقل کیے بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین ف اوپر آیہ یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنی پہر دی ہمنی کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنی اونکو یعنی ساتہہ ایمان و اسلام کے اپنی بندونمین سے پس بعضے برگزیدہ بندونمین سے وہ ہین کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسونپر یعنی مرتکب ہوتی ہین منہیات کی اور بعضی اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتے ہین اور برائی بہی اور بعضے اونمین وہ ہین کہ سبقت کرتی ہین بہلائیونمین یعنی بہایت جد و جہد کرتی ہین بیچ سیکہنی علم اور کرنی عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم ارشاد بہی اور ونکو کرتی ہین اور کہا حسن بصری رح نی کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیونپر بہہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگی بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فرخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی

باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہی اون دعاؤنکا کہ پڑہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونیکی ف صبح کہتی ہین اول روز کو آفتاب نکلنی تک اور شام وقت غروب ہونی آفتاب کی سی تا غروب ہونی شفق کی پس دعائین جو صبح و شام کی پڑہنی کی آئی ہین چاہیی کہ بعد نماز فجر و مغرب کے پڑہی اور چاہی بعد

الفصل الأول فصل پہلے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم جسوقت کہ شام کرتی کہتی داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اسحالمین کہ ملک ہی واسطی اللہ کی اور سب تعریف واسطی اللہ کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کیسی اور بہلائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوتی ہے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اس رات کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری کاہلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑہاپی سے کہ خلل آجاوی بعضے قوی مین اور برائی بڑہاپی کیسی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیزین پیدا ہون

اور برا ہو سبب اوسکی حال اور پناہ مانگتا ہوں فتنہ دنیا کیسی یعنی دنیا کی فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونیسی اور عذاب قبر کی سے اور جسوقت صبح کرتی حضرت کہتی یہہ ہے یعنی جوکہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بہی پڑہتی ولیکن پڑہتی بدلی امسینا و امسی الملک للہ کے اصبحنا و اصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ سوء الکبر کی یہہ ہی ہی کہ ای رب میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کے یہہ مسلم نے ف صبح کی وظیفہ مین بجای اللیلۃ کی الیوم پڑہی یعنی اصبح اللہم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجای مونث ضمیرون کی مذکر ضمیرین پڑہی یعنی ہا کی جگہہ ہ پڑہی ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی بچھونی پر رات کو رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی داہنی ہتیلی نیچی گال اپنی کی یعنی داہنی گال کی پھر کہتی یا الہی ساتہہ نام تیرکی مرتا ہوں مین اور زندہ ہوتا ہوں مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتی کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہمارے کی یعنی بعد سلانی کے اور طرف اوسیکی ہی رجوع نقل کی یہہ بخاری نے اور نقل کے مسلم نے براء سی ف طرف اوسیکی ہے رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی لیے دن قیامت کی بعضون نی تو یہ معنی کہی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نشور سی یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش وغیرہ کی بعد سونی کی اور رخسار کی نیچی ہاتہہ رکہکر سونی مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنی مین وقت سونی اور جاگنی کے یہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادۃ پر ہو ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جگہہ پکڑی ایک تمہار اطرف اپنی بچھونی کی چاہیی کہ جہاڑی بچھونا اپنا ساتہہ اندر کی کونی لنگی اپنی کی یعنی جو کونہ کہ متصل بدن کے ہی اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچہی اوسکی بچھونی پر یعنی شاید کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پھر کہی یعنی بعد لیٹنی کی ساتہہ نام تیرکی ای پروردگار میرے رکہی مینی کروٹ اپنی اور ساتہہ نام تیرکے اور مدد تیری کے اوٹہاونگا مین اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس رحم کر اوسپر یعنی بخشدے اوسکو اور اگر چہوڑی تو اوسکو یعنی پہیرے تو حیات طرف میری اور جگاوے تو مجھکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ اوس طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نیکبخت بندونکی اور ایک روایت مین ہی کہ جب آدمی ایک تمہارا بچھونی پر جہاڑی بچھونا پھر چاہیی کہ لیٹی داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہی باسمک یعنی آخر تک پڑہ جاوی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہہ ہے پس چاہیی کہ جہاڑی بچھونی کو ساتہہ کونی کپڑی اپنی کی تین بار اور اوس روایت مین ہی وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجای فارحمہا کی فاغفر لہا ہے ف لنگی کے اندر کونی سی جہاڑنی کو اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور آدمین ستر اچہی طرح ڈہکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہی تو حکم مردیکا رکہتا ہی کہ حق تعالی روح اوسکی قبض کرلیتا ہی بعد ازان یا روح رکہہ چہوڑتا ہی یا رڈالتا ہی یا پھر بہیج دیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکہہ چہوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بہیجی روح کو اور زندہ رکھی محفوظ رکہہ جیسی نیک بندونکو محفوظ رکہتا ہی یعنی توفیق بہلائی کی دے اور گناہون سی بچا اور مدد کر ہر امر مین اور نیک بندی وہ ہین کہ حق اللہ تعالی کی اور بندون کی ادا کرتی ہین اور داہنی کروٹ سی سونی مین حکمت یہہ ہی کہ دل بائین

پہلو میں ہی پس جب دائیں کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اوس سی بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا
نماز تہجد کی لیے اور بائیں کروٹ سی سونے میں دل اپنی جگہہ ٹہیرا رہتا ہی اوس سی راحت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہی ؏ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ
وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ
لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ
وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچہونی اپنی کی سوتی دائیں کروٹ اپنی پہر کہتی
یا الہی خالص متوجہ کیا میں نی ذات اپنی کو طرف حکم تیری کی اور متوجہ کیا میں نی موںہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا میں نی کام اپنا طرف تیری اور
لگائی میں نی پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا میں نی تجہپر اور پناہ لایا طرف تیری واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہیں پناہ اور
نہیں نجات تیری عذاب سی مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا میں ساتہہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تو نی اور ساتہہ نبی تیری کی بہیجا ہی تو نی اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
واسطی ایک شخص کی ای فلانی جس وقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پہر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک
قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نی پس اگر مری تو اوس رات اپنی میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نی پہنچیگا بہلائی کو یعنی بہت بہلائی کو یا بہلائی کو
دارین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ آتی طرف بچہونی اپنی کی کہتی سب حمد واسطی اللہ کے ایسا اللہ کہ کہلایا ہمکو اور پلایا
ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں اونمیں سی کہ نہیں کفایت کرنیوالا واسطی اونکی اور نہ ٹہکانا دینی والا نقل کی
یہہ مسلم نی ف یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا اونکو اللہ تعالی ہر دنکی برائی سی یعنی محفوظ نہیں رکہا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ
وہ غالب ہو رہی ہیں اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیے ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان رہتی ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتی
ہیں گرمی اور جاڑی میں ؏ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا
مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا
مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا
سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ اسکی کہ شکایت کریں طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تہیں اپنی ہاتوں میں سبب

دستی چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس لونڈی پس آئین حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس نپاکر کیا بروبرو عائشہ کی یعنی کہا اونہون کہ حضرت سی عرض کر دینا کہ خادم کی التجی کی لیتی آئی تہی پہر جب آئی حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نی کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہماری پاس وہ حالت مین کہ لیٹ رہی تہی ہم اپنی بچہونون پر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹہری رہو اپنی جگہہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کی یہانتک کہ پائی مینی ٹہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگی تمنی یعنی جو وہ یہہ ہی کہ جسوقت جاؤ تم اپنی بچہونی پر پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** حضرت جاؤن دونون جاجون کے درمیان مین آنی تہی تو یہہ بسبب نہایت شفقت اور بی تکلفی کی تہا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا ثبتت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور پائی مینی ٹہنڈک الخ اس سی معلوم ہوا کہ حضرت علی رض اور فاطمہ رض ایک لحاف مین سوتے تہی اور حضرت علی ننگی تہی سوا ستر کی اور کہا جزری نی شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی ہی پس شیخ ہماری حافظ ابن کثیر کہتی تہی کہ بعد نمازونکی سبحان اللہ پہلی پڑہی اور وقت سونیکی اللہ اکبر پہلی پڑہنا چاہئی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کبہی اللہ اکبر پہلی پڑہی اور کبہی پیچہی تا کہ عمل دونون روایتون پر ہوجاوی اور پہلی ولی اولی اور لائق تر ہی اور یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذالک اور اسمین اشارہ ہی طرف افضلیت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ۱۲ ع ح ،

وعن ابی ہریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ خادما فقال الا ادلک علی ما ہو خیر من خادم تسبحین اللہ ثلثا وثلثین وتحمدین اللہ ثلثا وثلثین وتکبرین اللہ اربعا وثلثین عند کل صلوۃ وعند منامک رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکی کہ مانگین حضرت سی خادم یعنی اور حضرت نہ ملی پس جب بتایا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ پڑہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کی اور نزدیک سونی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا وقت سونیکی دور کرتا ہی مشقت خدمت کی اور رنج کو ۱۲ ع ،

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر واذا امسی قال اللہم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتی کہتی یا الہی ساتہہ قدرت اور نام تیرے کی صبح کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ نام تیری کی جیتی ہین ہم اور ساتہہ نام تیرے کی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتی کہتی یا الہی ساتہہ قدرت تیری کی شام کی ہمنی اور ساتہہ قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور ساتہہ مدد تیری کی زندہ رہتی ہین ہم اور ساتہہ مدد تیری کی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی

وعنہ قال قال ابوبکر قلت یا رسول اللہ مرنی بشیء اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللہم عالم الغیب والشہادۃ فاطر السموات والارض رب کل شیء وملیکہ اشہد ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطن وشرکہ قلہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نی کہا مینی یا رسول اللہ حکم کیجئی مجکو ساتہہ ایک چیز کی کہ کہوں مین اسکو یعنی تعلیم کیجئی ورد کی جسوقت کہ صبح کرون مین اور جسوقت کہ شام کرون مین فرمایا کہہ یا الہی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کے ای رب ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان کیسی اور شرک کروانی شیطان کیسی کہہ اسکو جسوقت کہ صبح کری تو اور جسوقت کہ شام کری تو اور جسوقت کہ لیوی تو جگہہ سونی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نی

وعن ابان بن عثمان قال سمعت ابي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء كل ليلة بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلث مرات فيضره شيء فكان ابان قد اصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر اليه فقال له ابان ما تنظر الي اما ان الحديث كما حدثتك ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله علي قدره رواه الترمذي وابن ماجة وابو داود وفي روايته لم تصبه فجاءة بلاء حتى يصبح ومن قالها حين يصبح لم تصبه فجاءة بلاء حتى يمسي

روایت ہی ابان بن عثمان سی کہ کہا سنا مینی اپنی باپ سی کہتی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ کہ کہی بیچ صبح ہر روز کی اور شام ہر رات کی صبح کی بیچ اور شام کی بیچ ساتہہ نام اوس اللہ کی کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکی کی کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان مین اور وہ ہی سننی والا اور جاننی والا کہی تین بار پس ضرر کری اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین بار پڑہی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کری اور نہ اوسکو کوئی آفت پہونچی پس تہی ابان تحقیق پہنچی تہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننی والی نی کہ دیکہتا تہا طرف ابان کی یعنی ازراہ تعجب کی دیکہتا تہا کہ یہہ روایت کرتی ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچی اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نی کہ کیا دیکہتا ہی طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مینی تجہی یعنی صحیح ہی ولیکن مینی نہین پڑہی تہی یہہ دعا اوس دن تاکہ جاری کری اللہ تعالی مجہہ پر تقدیر اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد نی اور ابو داؤد کی روایت مین یہہ ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام مین نہین پہنچی اوسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کی نہین پہنچی اوسکو بلا ناگہانی شام تک

وعن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا امسى امسينا وامسى الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب اسئلك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها رب اعوذ بك من الكسل ومن سوء الكبر والكفر وفي رواية من سوء الكبر والكبر رب اعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله رواه ابو داود والترمذي وفي روايته لم يذكر من سوء الكفر

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی جب شام کرتی شام کی ہمنی اور شام کی ملک نی واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لیی ہی بادشاہت اور اوسکی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بہلائی اوس چیز کی کہ بعد اس شب کی واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی کہ اس رات مین واقع ہوا اور برائی اوس چیز کی کہ بعد اس رات کی واقع ہو ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری کاہلی سی یعنی عبادت مین اور برائی بڑہاپی سی یا کہا برائی کفر کی اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی بڑہاپی کی اور تکبر کی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب دوزخ کی اور عذاب قبر کی اور جسوقت کہ صبح کرتی کہتی یہہ بہی یعنی جو کہ شام مین پڑہتی وہ صبح مین بہی پڑہتی ولیکن پڑہتی بدلی امسینا وامسی الملک کی اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نی اور بیچ روایت ترمذی کی نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا

وعن بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمها فيقول قولي حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله كان وما لم يشا لم يكن اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما فانه من قالها حين يصبح حفظ حتى يمسي ومن قالها حين يمسي حفظ حتى يصبح رواه ابو داود

اور روایت ہی بعضی بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سکہلاتی اونکو پس فرماتی کہہ جسوقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اللہ کو ساتہہ تعریف

تعریف اوسیکی اور نہین قوۃ یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہونمین یعنی اعتقاد رکہون
ہونمین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہی ہر چیز کو از روی جاننی کی پس تحقیق جس شخص نی کہی یہہ کلمی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی
بلاؤن اور خطاؤن سی شام تک اور جسنی کہی یہہ کلمی شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموت والارض وعشیا و
حین تظهرون الی قوله وکذلک تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالهن حین یمسی ادرک ما فاته فی لیلته رواه ابو داؤد
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتھہ پاکی کی یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کی اوس
وقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کی اور اوسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اوسیکی لیی ہی تعریف آسمانونمین اور زمین مین اور ساتھہ پاکی کی یاد کرو یا نماز
پڑہو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قول وکذلک تخرجون جسنی پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنی وہ چیز کہ رہگئی ہی اوس سی اوس دنمین اور جسنی پڑہین
یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہگئی تہی اوس سی اوس راتمین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بعد لفظ تظهرون کے آیت یون ہی یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون یعنی نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردہ سی یعنی بچی کو منی سی اور انڈی سی اور نکالتا ہی
مردیکو زندہ سی یعنی منی اور انڈیکو آدمی اور جانور سی اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اوسیکی یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونیکی اور اسیطرح نکالی جاؤگی
تم یعنی قبرونسی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ جو کوئی یہہ آیت صبح کو پڑہتا ہی تو جو بہلائی اور ورد اوسدنمین فوت ہوجاتا ہی اوسکا ثواب حاصل ہوجاتا ہی
اور اسیطرح شام کی پڑہنی سی رات کی بہلائی اور ورد فوت ہوئیگا ثواب پاتا ہی اور معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نی ابن عباس سی کہ
آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اونہون نی ہان ور پڑہین یہہ دو نون آیتین یعنی فسبحان اللہ سی لفظ تظهرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون
نی پانچون نماز و نکو اور اونکی وقتونکو ع **وعن** ابی عیاشؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله
الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر کان له عدل رقبة من ولد اسمعیل وکتب له عشر حسنات
وحط عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالها اذا امسی کان له مثل ذلک
حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا
قال صدق ابو عیاش رواه ابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہی ابی عیاش سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہی وقت صبح کی نہین کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسیکی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اوسکی لیی ثواب موافق
آزاد کرنی بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کیسی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لیی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور بلند کیی جاتی ہین اوسکی
اوسکی دس درجی اور ہوتا ہی پناہ مین شیطان سی یعنی شر بہکانی اوسکی سی شام تک اور جسنی کہا ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اوسکی لیی مانند
اسکی صبح تک کہا حماد بن سلمہ نی کہ ایک راوی ہی الحدیث کا کہ پس دیکہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش
نقل کرتا ہی حدیث آپ سی ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نی نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی **وعن** الحارث
ابن مسلم التمیمی عن ابیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه اسر الیه فقال اذا انصرفت من صلوة المغرب
فقل قبل ان تکلم احدا اللهم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منها
واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منها رواه ابو داؤد اور روایت حارث بن مسلم تمیمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی

اونہون نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ نی چپکی سی کہی اونسی بات بس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہووی تو نماز مغرب کی سی پہر کہی سات بار پہلی اسکی کہ کلام کری تو کسی سی یا الہی پناہ دی مجکو آگ سی پس تحقیق تو جسوقت کہی گا یہہ پہر مری تو اوسی رات مین لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی اور جسوقت کہ پڑہی تو نماز صبح کی پہر کہی تو اسیطرح یعنی سات بار پہلی کلام کرنیسی پس تحقیق اگر مری اوسدن مین لکہی جاویگی تیری لیی خلاصی آگ سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللہم انی اسألک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللہم استر عوراتی وآمن روعاتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چہوڑیں ان کلمات کو وقت شام کی اور صبح کی یا الہی تجہسی مین مانگتا ہون تجہی عافیت دنیا اور آخرت مین یا الہی تجہسی مین مانگتا ہون تجہی معافی گناہونکی اور سلامتی یعنی عیبونسی بیچ امور دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور بیچ حق اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الہی ڈہانک عیب میری اور امن مین رکہہ خوف کی چیزونسی یعنی دفع کر بلائین مجہسی یا الہی محفوظ رکہہ مجکو آگی میری سی اور پیچہی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ بڑائی تیری کی اس سی کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچی اپنی سی یعنی زمین مین دہنس جانی سی نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللہم اصبحنا نشہدک ونشہد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالہا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی صبح کی ہمنی اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ کرتی ہین ہم اوٹہانی والون عرش تیری کو اور فرشتون تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطی تیری یعنی افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری نہین کہتا کوئی یہہ کلمی صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سی اوسدن مین یعنی سوای کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کی اور اگر کہی ان کلمات کو وقت شام کی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سی اوس رات مین نقل کی یہہ ترمذی نی ابوداود نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ من جملہ من قال مین معنی ما نافیہ کی ہی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہی اسکا جملہ وان قالہا الخ ۱۲ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہی وقت شام کی اور وقت صبح کی تین بار راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی رب ہونی کی اور ساتہہ اسلام کے دین ہونی کی اور ساتہہ محمد کی نبی ہونی کی مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل وکرم کی یہہ کہ راضی کری اوسکو دن قیامت کی یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہوجائیگا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** بعضی روایتون مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا بس تحب ہی کہ دونون پڑہی یعنی کہی نبیا ورسولا ۱۲ **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی ہاتہہ اپنا

اپنا نیچی سر اپنی کی پہر کہتی یا الہی بچا مجکو اپنی عذاب سی اوسدن کہ جمع کریگا تو اپنی بندونکو یا کہا اوٹہا دیگا تو اپنی بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ
تجمع عبادک کہا یا تبعث عبادک کہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی احمد نی براء سی **ف** اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کی
نیچے رکہتی تہی اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارک کی نیچی رکہتی تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبہی سر کی نیچی رکہتی ہون گی اور کبہی رخسارہ
کی نیچی جس راوی نی جو دیکہا سو روایت کیا یا یہہ کہ کچہہ ہاتہہ سر کی نیچی ہوتا ہوا اور کچہہ رخسارہ کی نیچی پس بیان کیا ہر راوی نی بعض چیز کا کہ دیکہا ع

وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی حفصہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ ارادہ کرتی سونی کا رکہتی داہنا ہاتہہ اپنا نیچی کلی اپنی کی پہر کہتی تین بار یا الہی بچا مجکو عذاب اپنی سی اوسدن کہ
اوٹہا دیگا تو اپنی بندونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی نزدیک سونی اپنی کی یا الہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ ذات بزرگ تیری کی اور کلمات پوری تیری کی یعنی اسماء و صفات کی پاک تیری کی برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی
اوسکی کی یعنی جو چیز تیری قبضۂ قدرت مین ہی یعنی ہر چیز کی برائی سی یا الہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین
مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک
ہی تو اور سب کی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابی سعید سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی اوسوقت کہ جاوی اپنی بچہونی پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی ایسا اللہ کہ نہین کوئی
معبود مگر وہ زندہ خبر رکہنی والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکے گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند کف
دریا کی یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتون درخت کی یا گنتی دنون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** عالج ساتہہ زبر
زیر لام کی نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سی یہہ ہی کہ اگر بہت ہی گناہ ہونگی
تبہی بخشی جاوینگی ع

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ لیوی خوابگاہ اپنی ساتہہ
پڑہنی کسی سورۃ کی کتاب اللہ سی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو کہ نگہبانی کری اوسکی ضرر کرنی والی
چیزون سی پس نہین نزدیک ہوتی اوسکے کوئی چیز کہ ایذا دی اوسکو یہانتک کہ جاگی جسوقت جاگے یعنے بعد دیر کی خواہ جلدی نقل کیا

ہی درمیان میں کی اکثر شخص نہیں حفظ کرتی ہی **ف** یعنی کون تم میں سے ہی اخیر یہہ جواب ہی شرط محذوف کا اور استفہام بمعنی انکار ہی یعنی جب محافظت کی دونوں چیزوں پر اور حاصل ہوئیں اسکو ہزار نیکیاں دن رات میں تو معاف کی جاتی ہیں اوس کی بدلی ہر نیکی کی برائیاں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس کون تم میں سے کرتا ہی برائیاں زیادہ ان نیکیوں سے دن رات میں کہ نہوں معاف اوس سے پس کیا ہی کہ لازم محافظت کرو اوپر حاصل یہہ کہ نیکیاں بہت ہوتی ہیں برائیوں سے اور سب گناہ جھڑ جاتی ہیں بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کی درجے بلند ہوتی ہیں تو نہیں چاہیے کہ محافظت کرو اوپر صحابہ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیوں نہ محافظت کرینگے ہم اوپر اون دونوں کی بعید جانا اونکی ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکی منع ہونا یعنی بعید جاننی کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز میں یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے جب نماز کی اور سلا دیتا ہی اسیطرح غافل کر کے ذکر سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰہُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ یَوْمِہٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن غنام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی وقت صبح کی یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح میں نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق تیری سے پس تیری ہی طرف سے ہی تنہا نہیں شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی ہی تعریف ہی اور تیرے ہی لئے شکر ہی پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑھیگا پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن کا اور جو کوئی کہی مانند اسکی وقت شام کی پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑھی تو لفظ اصبح کی بدلی امسی کہی اور آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میری نعمتیں تیری میری پاس بہت ہیں شکر اونکا کیونکر ادا کروں حکم ہوا کہ اے داود جب جانا تو نے کہ جو نعمتیں ہیں سب میری ہی طرف سے ہیں تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ع + ج **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ اَللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاہِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ کہتی تھی جب اپنی طرف بچھونی اپنی کی یا الٰہی اے پروردگار آسمانوں کی اور اے پروردگار زمین کی اور اے پروردگار ہر چیز کی اور اے پھاڑنی والی دانی اور گٹھلی کی یعنی اونکو پھاڑ کر زراعت و درخت کھجور کا نکالتا ہی اے اتارنے والی توریت و انجیل و قرآن کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی ہر چیز کی کہ برائی والا ہی پکڑ پیشانی اوسکی یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہی تو ہی پہلا یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہیں پہلی تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کی پس نہیں ہی بعد تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات کی پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کی کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کی پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر مجھسے قرض یعنی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندوں کی اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کی یا دل کی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کی **ف** جب تو طرف بچھونے اپنی کی آوے تو کہے حصن حصین میں ہی کہ پڑھے یہہ دعا بستر پر ع + **وَعَنْ** اَبِی الْاَزْہَرِ

الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی
للہ اللھم اغفر لی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ازہر
سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت کہ جاتی خوابگاہ اپنی میں رات کو کہتی ساتھہ نام اللہ تعالی کی سوتا ہون میں رکہی میں نی کروٹ اپنی واسطی اللہ
یاالہی بخش میری لیی گناہ میری اور دور کر شیطان میرا کو اور چہڑا گروی میری کو اور کر مجکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس میں نقل کی یہہ ابوداود
ف مراد گروی سی نفس ہی یعنی خلاص کر نفس میری کو بندون کی حق سی اور اپنی عذاب سی یعنی گناہ میری بخشدی ۃ ع وعن ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ قال الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی
والذی من علی فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ والہ
کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب
لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی لیی جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہ
کو کہ دفع کرتا ہی سردی اور گرمی کو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی ہر چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا
یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی لیی ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک وسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں
مین ساتھہ تیری آگ سی یعنی ان چیزون سی کہ باعث عذاب دوزخ ہین نقل کی یہہ ابوداود نی وعن بریدۃ قال شکی خالد بن الولید
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت
الی فراشک فقل اللھم رب السموت السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن
لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ
لا الہ الا انت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکیم بن ظہیر الراوی قد ترک
حدیثہ بعض اھل الحدیث اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں
سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب جگہہ پکڑی تو طرف بچہونی اپنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتون آسمانون کی اور اون
کی کہ سایہ کیی ہوی ہین آسمان اوس پر اور ای پروردگار زمینون کی اور اوس چیز کی کہ اوٹہا رہی ہین زمینین یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانون کی اور اون
کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو یعنی جن و انس ہو میری لیی پناہ دینی والا برائی سب مخلوقات اپنی کیسی اس سی کہ زیادتی کری مجپر کوئی انمین سی یا
کری غالب ہی پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوائی تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ
نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چہوڑدی ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نی ف حکم ساتھہ زبر ح اور کاف کی
ہی اور اصل نسخہ سید کمین حکیم ساتھہ پی کی ہی اور حاشیہ پر لکہا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہی کہ روایت کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ
نی لیکن انکی روایت مین بجای اجمعین کی جمیعا ہی اور بجای یبغی کی یطغی ہی اور بجای جل ثناوک آخر تک کی وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام
ہوئی ہی یہہ دعا اور یہین ۃ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العالمین اللھم انی اسألک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ
ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک رواہ ابوداود

روایت ہی مالک سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ صبح کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی خالص واسطی خدا کی پروردگار عالمون کا یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس دن کی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی یعنی اس دن میں مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہوا اسمین اور برکت اسکی یعنی اسدن میں رزق حلال طیب ہاتہہ لگی اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ اسدن میں ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی پہر جبکہ شام کری پس چاہیی کہ کہی مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** شام کو یہہ دعا پڑہی تو بجای اصبحنا واصبح الملک کی امسینا وامسی الملک پڑہی اور ہذا الیوم کی جگہہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مؤنث ضمیرین پڑہی یعنی ہ کی جگہہ ہا ؛ ع + **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا کہا مینی واسطی باپ اپنی کی کہ ای باپ میری سنا مینی تجکو کہتی ہو ہر روز یا الہی عافیت دی مجکو بدن میری مین یا الہی عافیت دی مجکو شنوائی میری مین یا الہی عافیت دی مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو مکرر پڑہتی ہو اسکو تین بار وقت صبح کی اور تین بار وقت شام کی پس کہا ای بیٹی میری سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تہی ساتہہ ان کلمونکی پس مین دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اوراد اور اعمال خیر کی کرنی مین منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہو نہ جزا عمل اور قبولیت دعا ؛ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہتی صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی خدا کی اور سب تعریف واسطی خدا کی اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی نی لیی ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتی ہین ان مین اور دن مین سب اسدہی کی لیی ہین اور مخلوق ملک اوسکی ہین یا الہی کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکا سبب برآمد حاجات کا اور آخر اوسکا سبب نجات کا ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والونکی ذکر کی یہہ حدیث نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہہ روایت ابن سنی کی **ف** ختم کیا حضرت نی اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیی کہ اس سی دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابی امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ اسد تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہی اوسپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجہپر پس مانگ ؛ ع + **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی جسوقت صبح کرتی صبح کی ہمنی اوپر دین اسلام کی اور کلمہ توحید کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اور

اور پر دین باپ کی ابراہیم کی کہ دین باطل سی بیزار ہو کر متوجہ تھی دین حق پر اور نہ تھی ابراہیم مشرکوں سی نقل کی یہہ احمد و دارمی نی ف اور پر دین نبی اپنی کی الخ ظاہر اس لفظ کا یہہ ہی کہ حضرت مبعوث تھی طرف خلق کی اور طرف اپنی بھی یا تعلیم امت کی لیے فرمایا ع ح

باب الدعوات فی الاوقات

باب ہی بیچ دعاؤں مسنونہ کی بیچ وقتوں مختلف کی ف جواز کار کہ شارع سی کسی وقت یا کسی حال میں وارد ہوئی ہیں مسنون ہی ہر کسی کو بجالانا اونکا اگرچہ ایکبار ہو واسطی اتباع حضرت کی ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان احدكم اذا اراد ان ياتي اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطن وجنب الشيطان ما رزقتنا فانه ان يقدر بينهما ولد في ذلك لم يضره شيطان ابدا متفق عليه روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کری صحبت کرنیکا بیوی اپنی سی یا لونڈی اپنی سی کہی مدد چاہتی ہیں ہم ساتھہ نام اللہ کی یا الہی دور رکھہ ہمکو شیطان سی اور دور رکھہ شیطان کو اوس اولاد سی کہ نصیب کری تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہی کہ اگر مقدر ہوا اور دیا جاوی درمیان مرد و عورت کی فرزند اوس جماع میں ضرر نہیں کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہہ پڑہتی ہیں اور فرزند اونکی شیطان کی تصرف سی محفوظ نہیں رہتی جواب یہہ کہ ضرر نہ کرنی سی مراد یہہ ہی کہ شیطان اوسی کافر نہیں کرسکتا اس میں اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی فرزند کی بسبب کت ذکر اللہ کی اوسوقت اور معنی یہہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھہ آسیب اور صرع یعنی ہاتھہ پاؤں ٹیڑہی کردینی کی اور مانند اسکی اور کہا جوزی نی کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اوسکی دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرۃ اوسکی فرزند کی حق میں بنسبت غیر اوسکی کی اور بعضوں نی کہا مراد ضرر نہ پہنچانی سی یہہ ہی کہ شیطان اوسکی اونگلی زور سی نہیں مارتا ع

وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموت ورب الارض ورب العرش الكريم متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتی نزدیک شدت فکر و غم کی نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی بزرگ ہی بردبار نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی پروردگار عرش بڑی کا نہیں کوئی معبود سوای اللہ کی پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن سليمان بن صرد قال استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده جلوس واحدهما يسب صاحبه مغضبا قد احمر وجهه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد من الغضب اعوذ بالله من الشيطن الرجيم فقالوا للرجل لا تسمع ما يقول النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لست بمجنون متفق عليه اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہا برا کہا دو شخصوں نی آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہم نزدیک حضرت کی بیٹھی ہوئی تھی اور ایک دونوں میں سی بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہی اوسکو البتہ جاتا رہی اوس سی وہ غضب کہ پاتا ہی وہ یہہ ہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کے شیطان راندی ہوئی سی پس کہا صحابہ نی اوس شخص کو کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنی کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث نکالی گئی ہی اوس آیۃ سی واما ينزغنك من الشيطان نزغ فاستعذ بالله انه هو السميع العليم اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو پڑہنی کو کہتی ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہی اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھہ شریعت کی نہیں تھا اور تجربہ دین میں نہیں کہتا تھا پس توہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کی بہکانی سی ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو

یا بدخو کو اور دوسری ع ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ
فسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا واذا سمعتم نہیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رأی شیطانا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سنو تم آواز مرغون کی پس مانگو اللہ تعالی سی فضل اوسکا اسلیی کہ تحقیق وہ دیکہتی
ہین فرشتی کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلیی کہ تحقیق وہ دیکہتا ہی شیطان کو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
ف یعنی مرغ فرشتی کو دیکہکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا وہ آمین کہی اور بخشش چاہی تمہاری لیی اور گدہی کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
کہو اسلیی کہ وہ شیطان کو دیکہکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکون کی آنیکی وقت رحمت و برکت اوترتی ہی پس مستحب ہی اوسوقت دعا کرنی
اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب و عذاب فرودن پر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنی کنارون کی بخوف اسکی کہ پہنچی اوسکو شر اونکی سی ع

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی السفر کبر ثلثا ثم قال
سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا
البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو لنا بعدہ اللھم انت الصاحب
فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال
والاھل واذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب سوار ہو چکتی اپنی اونٹ پر حالت نکلنی مین طرف سفر کی کہتی اللہ اکبر تین بار پہر
پڑہتی یہہ آیت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کی واسطی ہمارے یہہ سواری اور نہین تہی ہم واسطی اوسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی
کی البتہ پہرنی والی ہین یا الہی تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور تقوی اور عمل سی جو راضی ہووی تو اوس سی یعنی قبول کری تو یا الہی آسان
کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ واسطی ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الہی تو ہی ہی صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنی والا اہل مین یا الہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کی سی اور بری حالت دیکہنی کی سی یعنی بسبب نقصان کی کہتی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اس سی پناہ مانگتا
ہون اور برائی پہرنی کی بیچ مال مین اور اہل کی اور اولاد مین یعنی اس سی بہی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اپنی مال مین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاؤن اور جب
کہ پہرتی حضرت سفر سی کہتی یہی لفظ اور زیادہ کرتی اونمین ہم پہرنی والی ہین یعنی سفر سی تہہ سلامتی کی طرف وطنون اپنی کی توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی
ہین پروردگار اپنی کی لیی تعریف کرنی والی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ۔ وعن عبد اللہ بن سرجس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکابۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء
المنظر فی الاھل والمال رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی
پناہ مانگتی محنت سفر کی سی اور بری حالت پہرنی کی سی اور نقصان سی پیچہی زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل مال مین اور بددعا مظلوم کی سی اور بری حالت
دیکہنی کی سی اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم نی ف پناہ مانگنی بددعا مظلوم کی سی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم سی کہ ظلم نہ کرون مین جی پر تا مظلوم بددعا نکری مجہپر
ح وعن خولۃ بنت حکیم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نزل منزلا فقال اعوذ
بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی خولہ بنت حکیم سی کہ کہا سنا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی اوتری کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پہر کہی پناہ مانگتا ہون ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین

یعنی اسماء و صفات یا انبیاء مین سکی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابی هریرة قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله مالقیت من عقرب
لدغتنی البارحة قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرک رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینی ایک بچہو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری
مین فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو اوس وقت کہ شام کی تو البتہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ تعالی کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچاتا تجکو نقل کی
یہہ مسلم نے ف اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور
ایک روایت مین وقت صبح کی بہی پڑہنا اسکا آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنی مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزونسی اور معقل
بن یسار صحابی سی منقول ہی کہ جسنی یہہ اعوذ پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لیے اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہے
ح حصن المرقات و شرح الحصن وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع
بحمد الله وحسن بلائه علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا بالله من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جس وقت ہوتی سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتی سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتہہ خوبی نعمت اوسکی کی
میری رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتی ہین ہم یہہ کلام پناہ چاہتی ہوئی ساتہہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرة یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات
ثم یقول لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون
ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر
سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہرتی جہاد سی یا حج سی یا عمرہ سی تکبیر کہتی اوپر ہر جگہہ بلند کی زمین سی تین تکبیرین پہر کہتی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اکیلا ہی نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہی ملک اور اوسکی لیے ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہین یعنی طرف وطن کی توبہ کرنی والی ہین
عبادت کرنی والی ہین یعنی اللہ کو سجدہ کرنی والی ہین یعنی اللہ کو واسطی پروردگار اپنی کی تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی
دین کا اور مدد کی اپنی بندی کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کی گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ
ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سی رکہتی تہی اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر
متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع وعن عبد الله بن ابی اوفی قال دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم
یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللهم منزل الکتاب سریع الحساب اللهم اهزم الاحزاب اللهم
اهزمهم وزلزلهم متفق علیه اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن
جنگ احزاب کی مشرکون پر پس کہا یا الہی اوتارنی والی کتاب کی جلدی کرنی والی حساب کی یعنی دن قیامت کی کہ آدہی دن مین سب سی حساب
لے لیگا یا الہی شکست دی گروہ کافرونکو یا الہی شکست دی اونکو اور ہلا دی اونکو یعنی ثابت نہ رکہہ اونکو مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن
عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی فقربنا الیه طعاما ووطبة فاکل
منها ثم اتی بتمر فکان یاکله ویلقی النوی بین اصبعیه ویجمع السبابة والوسطی وفی روایة فجعل

يُلْقِي النَّوَى عَلٰى ظَهْرِ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کی پاس مہمان پس نزدیک لی گئی ہم طرف حضرت کی کہانا اور ایک حیس مانند مالیدہ کی پس کہایا اوسمین سی پہر لائی گئی کہجور خشک پس تہی حضرت کہاتی اوسکو اور ڈالتی گٹہلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کی اور اکہٹی کرتی انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہی پس شروع کیا حضرت نی کہ ڈالتی گٹہلی پر پیٹہہ دونوں انگلیوں اپنی کی انگلی شہادت کی اور بیچ کی پہر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پہر کہا باپ میری نی اس حال مین کہ پکڑی تہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ سی میری لیی پس کہا حضرت نی یا الٰہی برکت دی انکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ روزی دی تونی انکو اور بخش واسطی انکی اور رحم کر انپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پہلی روایت مین تو آیا کہ گٹہلیان ڈالتی تہی درمیان دونوں انگلیوں کی اور دوسری مین یہہ کہ دونوں انگلیوں کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی تطبیق انمین یہہ ہی کہ کبہی اوسطرح ڈالتی ہونگی اور کبہی اسطرح اور انگلیوں کی پیٹہہ پر ڈالتی تہی کہ نا پاک ہو کہ اندر کا رخ پہری نہین ستہرا اندر کی اولی ہی باہر کی ستہرائی سی اور انگلیوں سی مراد بائین ہاتہہ کی انگلیان ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمانوں کی رکاب اور لگام کا از راہ تواضع اور خاطر داری کی اور اسیطرح سنت ہی دروازی تک مہمانوں کی ساتہہ جانا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنی والی کی لیی یہہ کہ طلب دعا کی کری مہمانوں سی اور سنت ہی مہمانوں پر یہہ کہ دعا کری ضیافت کرنی والی کی لیی اھ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی چاند کہتی یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتہہ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ہلال کہتی ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کی چاند کو بعد اسکی قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکہتی تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینی مین ہم با امن و با ایمان و با سلامت سب آفات سی اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کرکر فرماتی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی اسمین رد ہی اونکا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہین اور رب سمجہتی ہین اھ

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ دیکہی کسی مبتلائے بلا کو پہر کہی سب تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتوں پر اون لوگوں سی کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچتی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ہی **ف** حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندہی ہونیکی اور رسوائی انکیکی اور خواہ بلائی دنیوی ہو مانند حاصل کرنی مال وجاہ اور مانند انکیکی اور خواہ بلای دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکیکی غرضکہ ہر طرحکی مبتلای بلا کو دیکہکر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکہا ہی علماء نی کہ جو کوئی مبتلاء

بیمار کو دیکھی تو جبکی سی اسد جاکو پڑہی تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکھی تو پکار کر پڑہی تا وہ باز رہی اور اگر دیکھی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو ہی دیکھکر چپکی پڑہی ❊ **وعن** عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة وبنى له بيتا في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي شرح السنة من قال في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق اور روایت ہی عمر رضی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک ہے اسکا واسکی لیی ہی پادشاہت اور واسکی لیی ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اوسکی ہاتہہ ہے بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی اللہ واسکی لیی دس لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکہہ درجی اور بناتا ہی واسکی لیی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور شرح السنہ مین بدلے من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کی یعنی بڑی بازار سکی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون وسمین **ف** سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جہوٹی قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ❊ ع ❊ **وعن** معاذ ابن جبل قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم اني اسألك تمام النعمة فقال اي شيء تمام النعمة قال دعوة ارجو بها خيرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل وسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم اني اسألك الصبر فقال سألت الله البلاء فسله العافية رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہی پوری نعمت پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ دعا ہی کہ امید رکہتا ہون ساتہہ اوسکی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پہر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہی صبر پس کہا مانگی تو نی اللہ سی بلا پس مانگ اوس سی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حاصل سری حدیث کا یہہ ہی کہ وہ شخص نعمت دنیا کو پوری نعمت سمجہہ کر دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگ رہا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہی اور نجات پانا دوزخ سی اور مانگی تو نی بلا یعنی ایسی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سبب بلا اور آفتون سی نگاہ رکہی کہ بلا دیر کی چیز ہی مانگنی چاہیی اور اگر بلا نازل ہو صبر کری ❊ ع ❊ ح ❊ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك الا غفر له ما كان في مجلسه ذلك رواه الترمذي والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹھی ایک جگہہ اور بہت ہون اوسمین بیہودہ باتین پہر کہی پہلی اوٹہنی سی پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجہی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی جو کچہہ کہ ہوا اوس مجلس مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لغط سی مراد یہان وہ کلام ہی کہ جس سی گناہ کا ہو اور بعضون نی کہا لغط کی معنی ہین

کلام بیہودہ اور ان مین غالو کفارۃ المجلس کہتی ہین یعنی اس کا کل پڑھنی سی جو اوس مجلس مین گناہ بیہودہ بائین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی بسبب اس
کی پڑھنی سی جہاڑ دیتا ہی ۴ع **وعن** علیؓ انہ اتی بدابۃ لیرکبہا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ
فلما استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا
الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا
رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر
الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہی حضرت علیؓ سی کہ حاضر کیا گیا اونکی پاس جانور تاکہ
سوار ہوں اوسپر جبکہ رکہا اپنا پاؤن رکاب مین یعنی ارادہ کیا پاؤن رکہنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑہ لی اوسکی پیٹہہ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوپر نعمتوں سواری کی
اور سواری اوسکی کی پہر کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطی ہماری اس جانور کو اور نہ تہی ہم واسطی اسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی
کی البتہ پہرنی والی ہین پہر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق مینی ظلم کیا اپنی نفس پر پس بخشش کر واسطی میری پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو
کوئی سوای تیری پہر ہنسی حضرت علیؓ کہا گیا کس واسطی ہنسی تم ای امیر المومنین کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینی پہر ہنسی پس
کہا مینی کس چیز سی ہنسی تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنی بندی سی جب کہتا ہی ای پروردگار میری بخش واسطی میری گناہ
میری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جانتا ہی یہہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوای میری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
تعالی کی راضی ہونی سی ہنسی اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرت کی ہنسی ۵ع **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویقول استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک وفی روایۃ وخواتیم عملک رواہ الترمذی
وابوداود وابن ماجۃ وفی روایتہما لم یذکروا اخر عملک اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رخصت کرتی
کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتی ہاتہہ اوسکا پس نہ چہوڑتی ہاتہہ اوسکی کو یہانتک کہ وہ شخص چہوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ کو یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور
تواضع حضرت کی تہا اور فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امانت تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو
اور ایک روایت مین ہی وخواتیم عملک یعنی بجای آخر عملک کی یہہ لفظ ہی یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالی کی کیی مطلب وہی ہی جو پہلی جملہ کا تہا نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ کی نہین ذکر کیا گیا لفظ وآخر عملک **ف** مراد امانت سی اموال ہین کہ امین ہین کرتا ہی ساتہہ لوگوں کی
لوگونسی اور بعضوں نی کہا مراد امانت سی اہل اور اولاد ہین کہ گہر مین چہوڑ چلا ۶ع **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابوداود
اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتی رخصت کرنی لشکر کا فرماتی سونپا مینی اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری
اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہہ ابو داؤد نی ۷ع **وعن** انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول
اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت

وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہا
آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اوسکی ساتھ میری سفر
میں ہانند توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کری کہ توشہ زاد آخرۃ کا ہی کہا اوسنی زیادہ دعا کرو میری لیے فرمایا اور
بخشے اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجیے میری لیے قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری فرمایا اور آسان کری تیری لیے اور توفیق دی تجکو بھلائی دین و دنیا کی
جہاں ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ
أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ
السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا
لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا ہر ہر جگہہ بلند کی پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نی کہا حضرت نی یا الٰہی لپیٹ اوسکی لیے دوری سفر کی یعنی دور کر
مشقت سفر کی بسبب نزدیک کردینی مسافہ دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی ڈر
اللہ تعالی سی اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور ان چیزونکو کہ زیادہ ہیں حاجت سی اور غفلت کو اور خطرہ ماسوی اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ
وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پہر آتی رات کہتی ای زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی تیری برائی
سی یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہی مثل خسف وغیرہ کی اور برائی او چیز کی کہ تجمیں ہی یعنی پانی کوئی بوٹی ایسی زمین سی پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کری اوس سے
بہی پناہ مانگتا ہوں اور برائی او چیز سی کہ پیدا کی گئی تجمیں یعنی زہریلی جانور اور اور چیزیں ہلاک کرنی والیں اور برائی او چیز کی سی کہ چلتی پہرتی ہیں تجپر یعنی
حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہنچاتی ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ اللہ کی شیر سی اور کالی سانپ سی اور ہر طرحکی سانپ سی اور بچہو سی اور
برائی رہنی والوں شہر کی سی یعنی آدمیونکی برائی سی اور بعضوں نی کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں بستی ہیں اور برائی جننی والی کی سی اور او چیز
کی سی کہ جنا یعنی شر ابلیس کی سی اور اولاد اوسکی سی یا ہر جننی والیکی شر سی اور اولاد اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتی کہتی یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجہی پر بہروسا
ہی مجہی ہر امر میں اور مددگار میرا ساتہہ قوت تیری کی حیلہ کرتا ہوں میں واسطی دفع کرنی مکر کفار کی اور ساتہہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہوں دشمنوں پر اور ساتہہ
مدد تیری کی لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی موسی
سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت اندیشہ کرتی کسی قوم سی یا الٰہی تحقیق ہم کرتی ہیں تجکو مقابل کفار کی یعنی مانگتی ہیں تجسی یہہ کہ دفع کر تو شر انکا ہمسی اور
حائل ہو درمیان ہماری اور درمیان انکی اور پناہ مانگتی ہیں ہم ساتہہ تیری برائی انکی سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف حصن حصین میں لکہا ہی کہ
جو کوئی ڈری دشمن سی یا اور کسی سی پڑہنا لایلاف قریش کا امان ہی ہر برائی سی یہہ عمل مجرب ہی وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ
اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ
طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ نکلتی اپنی گہر سی کہتی نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر یا الہی تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کرین یا گمراہ ہووین ہم یعنی قصداً گناہ کرین یا ظلم کرین ہم یا ظلم کیی جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوی ہم پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابو داود و ابن ماجہ کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ نی نہین نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر سی کبہی مگر کہ اوٹہائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پہر کہا یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن یعنی کوئی گمراہ کردی مجہی یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہل کرون مین یا جہل کیا جاوی مجہپر وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطٰنُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ اٰخَرُ كَيْفَ
لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطٰنُ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی کوئی شخص اپنی گہر سی پہر کہی نکلتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی بہروسا کیا مینی اللہ پر نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی کہا جاتا ہی وسکی لیی اوسوقت یعنی ندا کرتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ای بندی اللہ کی راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب چیزونسی پس کنارہ ہوجاتا ہی اوس سی شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اوس شیطان کی تسلی کی لیی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب چیزونسی نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی ترمذی نی لفظ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہی حضرت عمر رض سی کہ وہ نقل کرتی ہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہاری کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا یہہ کہنی اوس حال سی جسوقت کہ نکلی گہر سی بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ
وَدِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ یہہ روایت کتاب الاذکار
امام نووی کی مین ہی۔ اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نکلی اپنی گہر سی طرف نماز کی پس کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ
مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ
اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اوسپر بذات خود اور استغفار کرتی ہین وسکی لیی ستر ہزار فرشتی **ف** راہ راست دکہایا گیا یعنی تونی جو نام خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لا حول پڑہی یعنی اپنی کو ناچیز جانا راہ راست پائی تونی اصلی کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یاد خدا مین ہی اور اپنی کام سپرد اوسکی کری **طبیت** کار خود را بخدا باز گذار +
لت نمی بینم از بن بہتر کار وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ
عَلٰى اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ

داخل ہوا اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھہ بھلائی کی ہو ساتھہ نام اللہ کے داخل ہوے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام وعلیک کہے اپنے اہل پر نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف حصن حصین مین بھی یہہ دعا ابو داؤد ہی سے نقل کی گئی ہے اسمین بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابو داؤد مین جو دیکھا اوسمین بھی یہہ جملہ موجود ہے پس مؤلف مشکوٰۃ کا یا کاتب اوسکی اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھہ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ح مؤلف ۔ وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالی واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوکو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کے یعنے طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیقل اللھم انی اسألک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیأخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی المرأۃ والخادم ثم لیأخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ کو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہون تجھسے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوسپر یعنی برے اخلاق وافعال اور جب کہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکی یعنی دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت مین بیچ عورت اور بردہ کی یون آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردہ کی اور دعا کرے ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھہ برکت کی یعنی اوپر کی دعا پڑہے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑہے ۱۲ ع وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شأنی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکے پڑہنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس سونپ مجھکو طرف نفس میرے کی ایک لحظہ یعنی اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہے نہین قدرت رکہتا حاجت روائی کی اور درست کو میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سواے تیرے نقل کی یہہ ابو داؤد نے وعن ابی سعید الخدری قال قال رجل ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقھر الرجال قال ففعلت ذلک فاذھب اللہ ھمی وقضی عنی دینی رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی سعید خدریسی کہ کہا ایک شخص نی کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میری ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکہلاؤنمین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہی تو اوسکو دور کری اللہ فکر تیری اور ادا کری تجسی دین تیرا کہا کہا مینی مقرر بتلائی فرمایا کہہ جسوقت صبح کری تو اور جسوقت کہ شام کری تو یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر وغم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بخیلی سے اور نامردیسی اور پناہ مانگتا ہونمین ساتہہ تیری غالب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اوسکی سی اور غلبی لوگون کیسی کہا اوس شخص نی پس کیا مینی یہہ پس دور کی اللہ نی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری دین میرا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف کہا مینی مقرر بتلائی کہا طیبی نی ظاہر یہہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائی اسلیے کہ ابو سعید نی نہین روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکہا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوی کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ کہا واسطی میرے اوس شخص نی کہ کہا مینی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی الخ اور عاجزی سی یعنے ادای طاعت و عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہون اس سی پناہ ہی اور بخل یہہ ہی کہ ترک کری ادائی زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات الیہ کو اور پہیر دی سائل کو اور ترک کری ضیافت مہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب اوسکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہوا اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکہانے اور بتاوی نہین اور ترک کری درود کو وقت سنی نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردئی سی مراد یہہ ہی کہ وقت جہاد کی کافرونسی ڈر کر مقابلہ نکر سکی اور اسمین داخل ہی نہ جرات کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور دل سی نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کی وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَاءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قُلِ اللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی یہہ کہ آیا اونکی پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت دینی سی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور میری پاس مال نہین ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتہہ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سکہلاؤنمین تجکو وہ کلمات کہ سکہلائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑی کی دین ادا کری اوسکو اللہ تعالی تیری ذمی سی کہہ یا الہی کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کے حرام اپنے سی یعنی رزق حلال پہنچا کہ بسبب اوسکی حرام سی بی پروا ہون اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی اوس شخص سی کہ سوا تیری ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکا لکہو لی کہ جب تجہ اتنی روپیے ادا کری تو اوسوقت تو آزاد ہی اور بدل کتابت اوس مال کو کہتی ہین کہ اوس غلام مکاتب نے اپنی ذمی پر ادا کرنا اوسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اوسیوقت آزاد ہوگا ع وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ فِیْ بَابِ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْکَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تُکُلِّمَ بِخَیْرٍ کَانَ طَابِعًا عَلَیْھِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ تُکُلِّمَ بِشَرٍّ کَانَ کَفَّارَةً لَّہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب بیٹہتے ایک جگہہ یا نماز پڑہتی پڑہتی کتنی کلمی یعنی وقت اوٹہنی کی مجلس سی اور وقت فارغ ہونیکی نماز سی پس پوچہا مینی اونسی یعنی فائدہ اونکا پس فرمایا اگر کلام

کیا جاوی نیک یعنی پہلی ان کلمون کی ہونگی یہہ کلمی پہر اوس پر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہین ہونیکا اور اگر کلام
کیا جاوی برا یعنی پہلی ان کلمونکی کلام گناہ کا کیا جاوی ہونگی یہہ کلمی سبب بخشش اوسکی وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ
تعریف تیری کی نہین کوئی معبود سوای تیری بخشش چاہتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ
هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ
كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے قتادہ سی پہنچا اوسکو یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ دیکہتی ماہ
کو کہتی چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتہہ اوس ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی ای چاند
یہہ ہی تین بار کہتی پہر کہتی سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینی کو اور لایا اس مہینی کو یعنی ماہ گذشتہ اور آئندہ کا نام لیتی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف کہتی یعنی بعد کہتی اللہ اکبر کی یہہ کہتی ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ بروایت دارمی کی مرآیا ہی حدیث ابن عمر کیبیچ اور چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا یہہ معنی
دعا کی ہی یعنی اس چاند مین بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ
هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندی تیری کا اور بیٹا
ہون لونڈی تیری کا اور بیچ قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک و تصرف مین ہون بال پیشانی میری کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی نہین حرکت و قوۃ مگر ساتہہ مدد تیری کی جاری ہے
میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجہسی ساتہہ
وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نام رکہا تو نی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نی وہ اسم کسیکو مخلوق اپنی سی یعنی
انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکی کتاب مین یا اختیار کیا تو نی اوسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوائی تیری یہہ کہ کرے تو قرآن کو بہار
دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنی والا غم میری کا اور دل جانی والا اندیشہ اور غم میری کا نہین کہتا اسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی
غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا
سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم جب چڑہتی یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتی اور جب اوترتی سبحان اللہ کہتی نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتی
ای زندہ ای قایم رکہنی والی یعنی مخلوق کی ساتہہ رحمت تیری کی فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین محفوظ **ف**
اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نی ابن مسعود سی اور روایت کی حاکم اور نسائی نی حضرت علی سی مرفوع اوسکی لفظ یہہ ہین وہ کیا کرو ہو ساجد یا حی
یا قیوم یعنی بار بار کہتی یا حی یا قیوم حالت سجدہ مین ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ

مِنْ شَیْءٍ نَقُوْلُہٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰہُ وُجُوْہَ اَعْدَائِہٖ بِالرِّیْحِ وَھَزَمَ اللّٰہُ بِالرِّیْحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا عرض کیا ہمنی دن خندق کی یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑہیں ہم اوسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہنچی ہیں دل حنجرے گردن کو یعنی نہایت دشواری اور سختی لاحق ہوئی ہی فرمایا ہاں وہ یہہ ہی یا الٰہی ڈہانک عیبہا ہمارے اور امن میں کر ہمکو ڈرہا ہمارے سی کہا ابوسعید نی پس مارے اللہ نی موہنہ دشمنوں اونکی ساتہہ باد کی اور شکست دی اللہ نی ساتہہ باد کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** دن خندق کی کہ اوسکو غزوہ احزاب بہی کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نی ہوا ای تند مسلط کی کہ فرون پر کہ ہانڈیاں اونکی اولٹ دیں اور خیمی اوکہاڑ ڈالی اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر تباہ و برباد کیا ۱۲ ع۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتی بازار میں کہتی آیا میں ساتہہ نام اللہ کی یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی بہلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمیں اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہی یعنی لوگ دیندار مانگتا ہوں میں تجہسی برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ اسمیں ہی یعنی معاملہ فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتہہ تیری اس سی کہ پہنچوں میں اسمیں معاملہ نقصان کی کو نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر میں

بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ

باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنی کی **ف** یعنی اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ اونمیں واقع ہوا ہی پناہ مانگنا اکثر چیزوں سی اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ کلام اللہ پڑہنی کی پہلی افضل اعوذ باللہ پڑہنا ہی یا استعیذ باللہ اکثر کہتی ہیں کہ استعیذ باللہ افضل ہی اسلیی کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار میں اعوذ باللہ ہی وارد ہوا ہی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی مشقت بلا کی سی اور پہنچنی بدبختی کی سی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنوں کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بلا او سحالت کو کہتی ہیں کہ امتحان کیا جاوی اور فتنہ میں ڈالا جاوی آدمی اوسمیں اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کی معنی ہیں مشقت و نہایت پس مراد اس سی مصیبتیں ہیں کہ پہونچیں آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہو اوسکی دفع کرنی سی اور صبر نہ کرسکی اونکی واقع ہونی پر اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق میں اور خوش ہونی دشمنوں کی سی یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں ہمکو نہ پہنچی کہ دشمن خوش ہوں پس یہہ دعا جامع ہی سب مطالب کو ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ تیری اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہونی سی اور سستی سی اور نامردی سی اور بخیلی سی اور بوجہہ دین کی سی اور غلبہ لوگوں کی سی یعنی ظالموں کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ

كما باعدت بين المشرق والمغرب متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری سستی سی یعنی طاعت مین اور بڑہاپی سی یعنی بسبب بڑہاپی کی بیحواس ہونی اور اعضا ناکارہ ہونی سی اور چٹی سی یا قرض سی اور گناہ سی یاالہی
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی و فتنہ قبر کیسی و عذاب قبر کیسی و برائی فتنہ دولت کیسی و برائی فتنہ فقر کیسی و برائی
فتنہ کانی دجال کیسی یاالہی دہو گناہ میری ساتہہ پانی برف و اولی کی یعنی پاک کر مجکو گناہون سی ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کی جیسیکہ پاک کرتی ہین یہہ
چیزین میل سی اور پاک کر دل میرکو یعنی بری اخلاق سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری
کی جیسی کہ دوری رکہی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عذاب آگ کیسی یعنی پناہ مانگتا ہون اس سی کہ ہون دوزخیون
کروہ کنا ہین اسلیی کہ عذاب کافرپی دی جاوینگی اور موحد ادب دی جاوینگی اور پاک کیی جاوینگی ساتہہ آگ کی نہ عذاب اور فتنہ آگ کیسی مراد ہین وہ چیزین کہ
باعث عذاب آگ و قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر سی مراد ہی متحیر ہونا بیچ جواب منکر و نکیر کی اور عذاب قبر سی مراد ہی مارنا لوہی کی گرزون سی اور مراد عذاب ہونا
اوسکو کہ جواب دی سکیگا اور مراد قبر سی برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچہہ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اوسکو
گناہ مین اور فخر کرنا ساتہہ مال و جاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکی مالونمین و نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالی نے
اور ان چیزون سی پناہ مانگی اور اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزون سی امن مین کیا تہا لیکن پناہ مانگی واسطی تعلیم امت کی ۞ ح ۞

وعن زيد بن ارقم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عاجز ہونی سی یعنی نہ قدرت رکہنی سی طاعت پر اور سستی سی یعنی اچہی کامون
کرنا مردلیی اور بخیلی سی اور بڑہاپی سی یعنی ناکارہ ہونی اعضا اور بیحواسی سی بسبب بڑہاپی کی اور عذاب قبر کیسی یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزون
سی اور ڈنک مارنا بچہونکا اور ڈسنا سانپونکا اور مانند انکی یاالہی دی نفس میرکو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہی ان شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین
اوسکو تو ہی کارساز ہی اوسکا اور مالک ہی اوسکا یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری یا تسکین نپاوی ساتہہ
ذکر اللہ کی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچہہ اللہ نی دیا اوس پر قناعت نکری اور اوس دعا سی کہ قبولیت کیجاوی واسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم
نی ف اوس علم سی کہ نہ نفع دی یعنی اوس علم سی کہ نہ عمل کرون اوس پر اور نہ سکہاؤن اوسکو لوگون کو اور نہ درست کری اخلاق و افعال کو یا اوس علم سی کہ نہ
احتیاج ہو طرف اوسکی دین مین یا اوس علم کہ جسکی سیکہنی مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مانگی ایک قسم علم کیسی جیسکہ
پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بری اخلاق سی اور جس علم کی ساتہہ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سی اور ایک قسم ہی قسمون ہوا کیسی ۞ ع

وعن عبد الله بن عمر قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہہ دعاؤن مین سی دعا یاالہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی یعنی مثلا بدل صحت کی بیماری ہو اور
بدل غنا کی محتاجگی وغیرہ ذلک اور ناگہانی عذاب تیری اور سب غصون تیری سی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد نعمت سی ایمان اور اسلام اور نیکیان اور عرفان
ہی ۞ ع ۞

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت

وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی اوس کام
کے کہ کیا میں نے اور برائی اوس کام کی کہ نہیں کیا میں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو بری کام کر چکا ہوں ونکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اوسپر
عذاب ہووے اور بخشش جاوے اور جو کام نہیں کیے میں ونکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی آئندہ کو کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث ناراضمندی تیری کا
ہو یا سبب کہ کسی بری کام کو نیکی عجب کروں بلکہ محض تیری فضل سے جانوں ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ
يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیری فرمان برداری کی میں نے
اور ساتھ تیری ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری کی رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد
تیری کی لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کی نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن و آدمی
مرینگے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری چار چیزوں سے علم سے کہ نہ نفع دے اور
اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے
عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ
مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی آخر
عمر کو کہ تو ہی اور حواس میں فرق آجاوے اور قوۃ طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کی یعنی سینہ میں بری اخلاق اور بری عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے
اور تحمل بلا کا نہو اوسے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کی سے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری محتاجگی سے اور کمی سے
اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے
یعنی دل حرص سے جمع کرنی مال کے ہر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوسمیں صبر نہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کی سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی یا کمی مال
کی اسلیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت اوسکو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لا یموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت
کی کرنی میں اور بعضوں نے کہا کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونے کی ہے کہ اللہ کی نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی
نظر میں بسبب مسکینی کی ۱۲ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے

یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** خلاف سے یعنی مخالفت حق
سے اور بعضوں نے کہا خلاف وعداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کی مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر
کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف وچیز کی کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہنا وکرنا وقت لڑنے کی اور خلاف وعدہ کا
کرنا وغیر ذلک ؛ ع؛ **وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من الجوع فانه بئس
الضجيع واعوذ بك من الخيانة فانها بئست البطانة رواه ابوداود والنسائي وابن ماجة** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق
وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بھوک سے ایسی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کی بدن اور قوی اور
حواس میں اور فتور آتا ہے حضور میں اور عبادت کی کرنی میں پس بھوک بری وہ ہے کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کی لیے بطور اعتدال کی اور بہ واقع حال
کی ہو بری نہیں بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت وسلامتی بدن کی ہے بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہے عام تر خیانت کرنی اللہ ورسول کی اور خیانت کرنی
لوگوں کی مالوں اور بھیدوں میں چنانچہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ آیت یاایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ؛ ع؛ **وعن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من البرص والجذام والجنون ومن
سيئ الاسقام رواه ابوداود والنسائي** اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** بری بیماریوں سے تعمیم بعد تخصیص کی کہتے ہیں یعنی
پہلی خاص سے بیماریوں سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقاء اور دق وغیرہا کی انسے پناہ مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہمیشہ متغیر ہو جاتی ہے اور آدمی آہستہ
سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ رہتی ہیں بخلاف اور بیماریوں کی مانند بخار اور درد سر وغیرہا کی کہ ان میں یہ حال نہیں ہوتا اور رنج کم ہوتا ہے اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک
نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہوں لوگ صاحب اوس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہوں اوس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اون سے اور عاجز ہو سبب
اوس مرض کی کسی کی حقوق سے اور بندوں کی حقوق سے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہیں ہیں یعنی کسی کو نہیں لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ بسبب ان لگانے کی کوڑھی یا جذامی سے چیپ لگ کر یہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں معاذ اللہ ؛ ع **وعن قطبة بن مالك قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء رواه الترمذي**
اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بری خلقوں سے اور بری عملوں سے اور بری خواہشوں
سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** منکر اوسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اوسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کی ہیں حاصل
یہ کہ بری اعمال دل کی جیسے مانند حسد وکینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہوں اور بری عمل سے مراد بری افعال ظاہر کی ہیں اور بری خواہشوں سے مراد بری عقیدے ہیں
ع **وعن شتير بن شكل بن حميد عن ابيه قال قلت يا نبي الله علمني تعويذا اتعوذ به قال قل اللهم اني اعوذ
بك من شر سمعي وشر بصري وشر لساني وشر قلبي وشر منيي رواه ابوداود والترمذي والنسائي**
اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کی سکھا مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھ
اوسکی فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنوں اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سے یعنی بری چیز اوس
سے نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کی سے یعنی کلام بری اور بیفائدہ اوس سے نہ کروں اور برائی دل اپنی کی سے یعنی بری عقیدے اور حسد وکینہ وغیرہ دل میں

نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سی یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوۃ سی کسیکو نہ دیکہون نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
نی **وعن** اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ
اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہی ابوالیسر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تہی دعا مانگتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مکان کی گرنیسی یعنی مجہپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہو جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری گر پڑنیسی بلند جگہہ سی اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنیکی
یعنی وسوسی ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سی بہاگ کر اور پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری اس سی کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچہو اور ما نند انکی کی زہریلی جانورون کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نے
ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزین ان مین ایسی ہین کہ اونسی آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پہر
حضرت نی پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی وقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کر سکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دی ایسلیی اونسی پناہ
مانگی اور بہت بڑہاپی سی یعنی برائی بڑہاپی کی سی کہ حواس قوی مین فرق آجاوی اور کلام بیہودہ کرنی لگون اور عبادت مین فتور آوی اسسی بہی پناہ ہی اور
آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سی ؛ ع **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِیْذُوْا
بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی طرف طبع کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** طمع کی معنی ہین امید رکہنی مال
کی لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین تلوار کی زنگ لگنی کو اور یہان مراد ہی عیب معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی طمع سی کہ پہنچاوی مجکو طرف
اوس حالت کی کہ عیب دار کری مجکو کہ وہ تو ضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہوتا ہی سفلونکی آگی اور ظاہر کرنا سمعہ وریا کا اور رسوائی انکی اور چیزین کہ حاصل
طمع مین ہوتی ہین اوسلیی کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکہی
مال کی کہ شک ہو اوسکی حاصل ہونی میں اور اگر یقین ہو جیسی کسیپر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت اخ کسی سی ہو اوس سی توقع رکہنی کو طمع نہین کہتی ہین ع ؛
ح **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا
فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا طرف چاند کی پس فرمایا اے عائشہ
پناہ پکڑ ساتہہ اللہ کی برائی اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندہیرا کرنی والا جب لی نور ہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** قرآن شریف مین جو
آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اوس سے چاند ہی جبکہ گہہ جاوی پس اس سی پناہ مانگنی کا سبب یہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالی
کیسی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤنکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہہ کہڑی ہوتی تہی ترسان اور نزول
بلا اور مراد ان بلاؤنکی اوترنی سی وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سی ثابت کرتی ہین اسلیی کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہی
کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جیسی چاند باوجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجہسی جاتا رہی اور مانند اسکی اور
اکثر مفسرون نی تفسیر مین شر غاسق اذا وقب کی یہہ بہی کی ہی کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو ؛ ح ؛ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰھًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَۃً سِتًّا فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَیُّھُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَرَھْبَتِکَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِی الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میرے باپ سی کی یعنی پہلی اسلام لانیکی کہ ای حصین کتنی معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکی دن کہا باپ میری نی سات معبودونکو چہہ زمین میں یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام ہونگی بتوں کی اور ایک آسمان میں کہ خالق سبکا ہی فرمایا حضرت نی پس کسکو ان میں سی گنتا ہی واسطی امید و ڈر اپنی کی یعنی کس سی امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نی اوسکو کہ آسمان میں ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھاتا میں تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو یعنی دارین میں کہا عمران نی جب مسلمان ہو حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تہا آپ نی مجہی فرمایا حضرت نی کہہ یا الہی میری دل میں ڈال ہدایت میری اور پناہ دی مجکو برائی نفس میری کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ایک آسمان میں یہہ وسنی بموجب گمان اپنی کی کہا ورنہ اللہ کی لیی ایک مکان مقرر نہیں یا معنی یہہ ہیں کہ وہ جو آسمان میں عبادت کیا جاتا ہی ؛ ع ؛

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اونی باپ سی یعنی شعیب سی اور اونی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ڈری ایک تمہارا نیند میں پس چاہیی کہ کہی پناہ مانگتا ہوں ساتہہ کلموں اللہ کی کہ پوری ہیں غضب اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی بندوں اوسکی سی اور وسوسی شیطانوں کی سی اور اس سی کہ حاضر ہوں شیطان میری پاس پس شیطان ہرگز ضرر پہنچاوینگی نہیں والی ان کلمات کی کو اور تہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سکہلاتی یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سی اور جو کہ نابالغ ہوتا اون میں سی لکہتی ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں پہر لٹکاتی اوسکو گردن اوسکی میں نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور یہہ لفظ ترمذی کی ہیں **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند میں شیطان کی تصرف سی ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلی میں اور بعضی علمانی اسمیں اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہہ ہی کہ لٹکانا منکوں وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الہی لکہکر لٹکاوین تو مضائقہ نہیں ؛ ح ؛

وعن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگی اللہ سی جنت تین باریعنی یوں کہی اللھم انی اسألک الجنۃ یا کہی اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ میں اس مضمون کو کہی کہتی ہی جنت یا الہی داخل کر اسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگی آگ سی تین باریعنی یوں کہی اللھم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہی اس مضمون کو کہتی ہی آگ یا الہی محفوظ رکہہ اسکو آگ سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** تین بار کہی ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں مکرر کر کر ؛ ع ؛

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ

قال اعوذ بوجه الله العظيم الذی لیس شیء اعظم منه وبکلمات الله التامات التی لایجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنی ما علمت منها وما لم اعلم من شر ما خلق وذرا وبرا رواه مالک

روایت ہی قعقاع سی یہہ کہ کعب احبار نی کہا اگر نہ کہتا میں کتنی کلمی البتہ کر ڈالتی مجکو یہود گدہا پس کہا گیا واسطی اونکی کیا ہیں وہ کلمی کہا کعب نی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ ذات اللہ کی کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اوس سی اور ساتھہ کلموں اللہ کی کہ پورے ہیں نہیں تجاوز کرتا اونسی نیک اور نہ بد اور ساتھہ ناموں اللہ کی کہ نیک ہیں جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں ان ناموں سی اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا برائی او چیز کی سی کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** کعب الاحبار یہود یوں میں بڑی دانشمند تہی اور حضرتؐ کی زمانہ میں تہی لیکن حضرتؐ کو دیکہا نہیں حضرت عمرؓ کی زمانہ میں ایمان لائی وہ کہتی ہیں کہ بسبب ایمان لانی کی یہود مجہسی بنہایت بغض رکہتی ہیں اگر میں یہہ نہ پڑہا کرتا تو سحر کر کر مجہی گدہا کر دیتی اور مراد گدہا کرنی سی یہہ ہے کہ مجہی ذلیل اور بیوقوف مسلوب العقل مانند گدہی کی کر دیتی اور مراد کلموں اللہ کی سی تو قرآن ہی پس معنی نہ تجاوز کرینگی اوس سی یہہ ہیں کہ اوسکی ثواب وعذاب وغیرہ سی کوئی خارج نہیں یعنی جس سی وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیز کا قرآن میں کیا ہی بلاشبہہ ہوتا ہی اور یا مراد کلموں اللہ کی سی صفات الہی یا علوم الہی ہیں ونسی بہی کوئی چیز باہر نہیں سبکو محیط یعنی گہیری ہوئی ہیں ۱۲ ح

وعن مسلم بن ابی بکرة قال کان ابی یقول فی دبر الصلوة اللهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فکنت اقولهن فقال ای بنی عمن اخذت هذا قلت عنک قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقولهن فی دبر الصلوة رواه النسائی والترمذی الا انه لم یذکر فی دبر الصلوة وروی احمد لفظ الحدیث وعنده فی دبر کل صلوة

اور روایت ہی مسلم بیٹی ابی بکرہ کی سی کہ کہا تہا باپ میرا کہتا پیچہی نماز کی یعنی فرض نماز کی پیچہی یا ہر نماز کی پیچہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری کفر سی اور فقر سی یعنی فتنہ فقر قلبی کیسی کہ وہ بی صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند انکیکی اور عذاب قبر سی پس تہا میں کہتا یہہ کلمی پس کہا باپ میری نی ای بیٹی میری کس سی سیکہی تو نی یہہ کلمی کہا میں نی آپ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ان کلموں کو پیچہی نماز کی نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نی مگر ترمذی نی نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوة کا اور نقل کی احمد نی لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنی باپ اور بیٹی کی اور نزدیک احمد کی لفظ فی دبر کل صلوة ہی یعنی لفظ کل کا اسمیں زیادہ ہی

وعن ابی سعید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اعوذ بالله من الکفر والدین فقال رجل یا رسول الله اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایة اللهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواه النسائی

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی کفر سی اور دین سی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپؐ نی کفر کو ساتھہ دین کی فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیری کفر سی اور فقر سی کہا ایک شخص نی اور برابر کی جاتی ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی یہہ نسائی نی **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیی فرمایا کہ آدمی بسبب دین کی جہوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہی اور یہہ صفات کافروں اور منافقوں کی سی ہی اور کفر و فقر کو برابر اسلیی کیا کہ بسبب فقر کی آدمی بی صبری کرتا ہی اور ایسی کلام کر بیٹہتا ہی کہ باعث کفر کی ہوتی ہیں ۱۲ ح

باب جامع الدعاء

باب ہی بیچ بیان اون دعاؤں کی کہ جامع ہیں **ف** یعنی ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تہوڑی ہیں اور معانی بہت یا جامع سی مراد یہہ ہی کہ اسمیں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنی والی ہیں مقاصد و مطالب کو ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لی

خطیئتی وجہلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی جدی وہزلی وخطئی
وعمدی وکل ذلک عندی اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت
اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ کہ تحقیق وہ تھی مانگتی یہہ دعا الہی بخش میری لیی خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا ضرور واجب تہا اور میں نہیں جانتا اوسکو
اوسکو بخش دی اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اونکو مجہسی یعنی مجہی اونکا علم نہیں جیسا تجہی ہی یا الہی بخش میری لیی قصد کر
کرنا میرا اور ہنسی سی کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہہ سب ہیں میری پاس یا الہی بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کیی میں نی اور وہ گناہ کہ ہونگی
بعد اسکی یعنی بالفرض اگر ہووینگی اور وہ گناہ کہ چھپکر کیی میں نی اور وہ گناہ کہ آشکارا کیی میں نی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی تو آگی کرنی والا ہی یعنی
جسکو چاہی ساتہہ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی اور تو پیچہی ڈالنی والا ہی اپنی رحمت سی جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یہہ سب ہیں میری پاس یہہ حضرت نی از تواضع اور کسر نفسی اور زاری کی جناب کبریائی میں کہا ورنہ حضرت پاک تہی سب گناہوں سی اور حقیقت میں یہہ
تعلیم ہی امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول اللہم اصلح
لی دینی الذی ہو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیہا معاشی واصلح لی آخرتی التی فیہا معادی واجعل
الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہتی یا الہی درست کر میری لیی دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میری کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سی محفوظ رہتی ہیں دنیا و آخرت کی عذاب سی نجات
پاتا ہی اور درست کر میری لیی دنیا میری کہ اوس میں ہی زندگانی میری اور درست کر میری لیی آخرۃ میری وہ کہ اوس میں ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی
کو سبب زیادتی کا میری لیی ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میری لیی ہر بلا سی نقل کی یہہ مسلم نی ف درستی
دنیا کی ساتہہ حاصل ہونی قوت کی ہوتی ہی وجہ حلال سی کہ اوس سی گذران اچہی طرح ہوتی ہی اور قوۃ ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہی خلل
تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی ساتہہ توفیق ہونی اوس خیر کی ہوتی ہی کہ سبب اوسکی نجات ہو عذاب سی اور پہنچی سعادت اور حسن خاتمہ کو
اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچہی اعتقاد پر اور توبہ کرکر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سی اور باعث حاصل ہونی راحت کے
غیبی میں ۵ ح ع **وعن** عبد اللہ ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللہم انی اسألک الہدی
والتقی والعفاف والغنی رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی یا الہی تحقیق میں
مانگتا ہوں تجہسی ہدایت اور تقوی اور باز رکہنا نفس کا حرام و مکروہ سی اور سوال کرتا ہوں بی پروائی یعنی دلکی اور تونگری کی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن**
علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللہم اہدنی وسددنی واذکر بالہدی ہدایتک الطریق
وبالسداد سداد السہم رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یا الہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدہی
راہ دکہا اور سیدہا کر مجکو یعنی افعال و گفتار میری کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنی ہدایت کی سیدہا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنی راستی کی راستی
تیر کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کی کہ چلتا ہی سیدہی راہ پر اور
جب راستی مانگی تو یہہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجہی مانند راستی تیر کی حاصل یہہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۳ ع **وعن** ابی مالک
الاشجعی عن ابیہ قال کان الرجل اذا اسلم علمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ ثم امرہ ان یدعو بہؤلاء

الکلمات اللّٰھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سی کہ اونہون نے نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہا آدمی جب مسلمان ہوتا سکہلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہر حکم کرتی اوسکو کہ دعا کری ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی بخش واسطی میری اور رحم کر مجہپر یعنی ساتہہ ڈہانکنی عیبون میری کی اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سی رکہہ مجکو اور روزی دی مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نی ۹

عن انس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دی ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچہی اور آخرت مین یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچہی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیی تہی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹہہ کر ساتہہ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرۃ کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کر دعا کری تو دیکہی کیا کچہہ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدعو یقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی کہتی ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی مجکو اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجپر یعنی غالب نکر مجپر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سی خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دی مجکو اور نہ فتح دی مجپر یعنی غالب کر مجہی کفار پر اور نہ غالب کر اونکو مجپر اور مکر کر واسطی میری اور نہ مکر کر میری ضرر پر اور راہ سیدہی دکہا مجکو اور آسان کر سیدہی راہ پر چلنا واسطی میری اور مدد کر میری اوپر کرزیادتی کی مجپر ای رب میری کر مجکو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر کرنی والا یعنی ہر حال مین واسطی اپنی ڈرنی والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی زاری کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی اپنی دشمنون پر دنیا و عقبی مین اور حجت اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدہی راہ دکہا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مکر یعنی دشمنون پر واسطی مدد کرنی میری کی مکر کی معنی ہین فریب اور مراد مکر خدا سی پہنچانا بلا کا ہی دشمنان دین پر اوس جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور رسوائی اکی اور اخلاق بد

وعن ابی بکر قال قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللّٰہ العفو والعافیۃ فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابی بکر سی کہ کہا کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا مانگو اللہ سی بخشش اور عافیت اسلیی کہ کوئی نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار سند کی ف حضرت جانتی تہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت اور حرص مین اسلیی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچاوی اونکو اللہ ان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہین سلامتی ہونی دین

مین عفنہ سی اور بدنمین بری بیماریون او برنج سخت سی ش ع **وعن** انس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال
یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ
والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اسنادا

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہت بہتر ہی فرمایا مانگ رب اپنی سی
عافیت یعنی سلامتی دین مین اور بدن مین اور معافات یعنی عافیت سی رکہی تجکو اللہ لوگونسی اور عافیت سی رکہی اونکو تجسی دنیا اور آخرۃ مین پہر آیا وہ شخص
حضرت پاس دوسری دن پہر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اوسکو مانند اوسکی یعنی جو کہ پہلی دن فرمایا تہا پہر آیا وہ تیسری دن پس فرمایا واسطی
اوسکی مانند اوسکی فرمایا جسوقت دیا جاوی تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرۃ مین پس تحقیق چہٹکارا پایا تونی اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی **وعن** عبد اللہ بن یزید الخطمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یقول فی دعائہ اللہم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللہم ما رزقتنی مما احب
فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللہم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید خطمی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ وہ کہتی تہی دعا اپنی مین یا الہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس
شخص کی کہ نفع دی مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیری یا الہی جو کچہہ کہ دیا تونی مجکو اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب قوۃ میری کا اوس چیز مین
کہ دوست رکہتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی مین تونی قسم مال اور عافیت اور اور نعمتون دنیوی سی اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون اونکو تیری راہ
مین اور خوشنودی تیری مین یا الہی جو کچہہ کہ سمیٹ رکہا ہی تونی مجسی اوس چیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس گردان اوسکو سبب فراغت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی
تو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کی تیری عبادت ہی مین مشغول ہون او
حاصل دونون جملون کا یہہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دی تو توفیق شکر اوسکی کی دی تا اغنیاء شاکرین ہون مین اور اگر نہ دی تو مجکو تو اوس سی فارغ رکہہ
دل میرا کہ اوسمین نہ لگا رہی اور عبادت مین مشغول رہون اور جزع فزع نہ کرون تا فقراء صابرین ہون مین ش ح **وعن** ابن عمر قال قلما
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بہؤلاء الدعوات لاصحابہ اللہم اقسم لنا
من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تہون بہ علینا
مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من
ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا و
لا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتی کسی مجلس سی یہانتک کہ دعا کرتی ساتہہ ان دعاؤن کی واسطی یارون اپنی کی
یعنی سلیمی کہ وہ داخل ہین اسمین یا واسطی تعلیم اونکی یا الہی نصیب کر ہماری خوف اپنا اوس قدر کہ حائل ہووی تو بسبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان
گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اوس قدر کہ پہنچاوی تو ہمکو بسبب اوسکی بہشت اپنی مین یعنی عالی
درجون بہشت کی مین اور نصیب کر یقین سی اوس قدر کہ آسان کری تو بسبب اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتہہ شنوائیون ہماری کی اور بینائیون

ہماری کی اور قوۃ ہماری کی جبتک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر ہیرہ سند یکو وارث ہمارا یعنی باقی رکہہ اوسکو آخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکہہ
اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمونسی بدلہ لیوین ہماری طرفسی تو بدلا لی اور فتح دی ہمکو اوسپر کہ دشمنی رکہی ہمسی یعنی دشمن دین
ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت
علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات
اپنی پر اور زمانی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلا جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کریگا
اور بہروسا کری گا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرۃ کی شدید ہین اور یہان کی مصیبتین ناپایدار اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جاوینگی پس ایسا یقین عطا فرما
اور نہ کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و تدبیر مین لگی رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرۃ ہی کا بہت کہین اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہی بلکہ مستحب ہی ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی
وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز
کی کہ سکہلائی تونی مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو یعنی ایسا علم دی کہ نفع دی مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور آخرۃ
مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف واسطی اللہ کی ہی ہر حال اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی حال دوزخیون کیسی یعنی دنیا مین کفر و
فسق سی بچون اور عقبی مین عذاب سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کی وعن عمر بن
الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند وجہہ دوی کدوی النحل فانزل
علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہم زدنا ولا تنقصنا
واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی
عشر آیات من اقامہن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اونپر وحی سنی جاتی نزدیک منہہ حضرت کی آواز مانند آواز شہد کی مکہی
کی پس اوتاری گئی اونپر وحی ایک دن پس ٹہری ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہی کہ سختی جو بسبب اوترنی وحی کی وارد ہوئی ہی رفع ہو پس دور کی گئی
وہ حالت حضرت سی پہر سامنی ہوی قبلہ کی اور اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون
اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرتکی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتہہ حاجت روائی کی دنیا مین اور بلند کرنی منازل کی عقبی مین اور نہ
ذلیل کر ہمکو یعنی بسبب ہونی چیزون مذکورہ کی اور دی ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرتکی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتہہ رحمت و عنایت اپنی کی اور
نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتہہ لطف و حمایت اپنی کی یا نہ غالب کر دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتہہ دینی صبر اور توفیق
شکر کی اور راضی ہو ہمسی یعنی ساتہہ طاعت تہوڑی کی پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہین مجہپر یعنی ایسی دس آیتین جو شخص کہ برپا رکہی اونکو یعنی عمل کرتا رہی اونپر
داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کی ساتہہ پہر پڑہین حضرت نی یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نی یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے
نی ف آواز مانند آواز مکہی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہنچاتی تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی وہ صحابہ کی سمجہہ مین نہین
آتی تہی جیسی کوئی آواز مکہی کی سنتا ہی اور کچہہ سمجہتا نہین وہ دس آیتین یہہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم

عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی تحقیق
پایا مراد کو وہ مومن کہ اپنی نمازمین عاجزی کرتے ہین یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ
کرنیکی اعراض کرتے ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنی ستر ونکو محفوظ رکہتے ہین یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویون سے یا لونڈیون
سے صحبت کرتے ہین پس وے نہین ملامت کیے گئے ہین پہر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتہہ وغیرہ سے منی گرادے یا متعہ کرے پس وہی تجاوز
کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور بڑہنیوالے ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنی
نمازون پر محافظت کرتے ہین یعنی شرایط و آداب سے ادا کرتے ہین یہہ لوگ وہی ہین میراث جو وارث ہونگے فردوس کی کہ وہ جنتون میں اعلی جنت ہے
وہ اوسمین ہمیشہ رہنیوالے ہین ۱۲ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر
اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ
قال فامرہ ان یتوضا فیحسن الوضوء ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ
انی توجہت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجہہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا
دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکہہ کی خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا کرون میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس
صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کرے پہر اچہا وضو
کرے یعنی ساتہہ سنتون اور آداب کی اور اور روایت مین آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہے اور دعا مانگے ساتہہ اس دعا کی یا الہی تحقیق مین سوال
کرتا ہون تجہی یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری بوسیلہ نبی تیرے کی کہ محمد مین نبی رحمت کی تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتہہ وسیلہ
تمہارے کی اے نبی طرف پروردگار اپنے کی تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کی یہہ ہے یا الہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتہہ دونون آنکہون اوسکی کی اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اوسکی بہشت دیتا ہون ۱۲ح **وعن**
ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللہم انی اسالک حبک وحب
من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واہلی ومن الماء البارد قال
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہی دعاؤن داود
علیہ السلام کی سے یہہ کہ کہتے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکہے تجکو اور وہ عمل کہ پہنچا دے
مجکو دوستی تیری کو یا الہی کر دے دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کے لیے اور مال میرے کے لیے اور اہل میرے کے لیے اور ٹہنڈے پانی سے کہا
راوی نے اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے حضرت داود علیہ السلام کا درحالیکہ حدیث کرتے اونسے کہتے تہے داود بڑے عابد آدمیون مین یعنی
اپنے زمانہ کے آدمیون مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا

بنا عمار بن ياسر صلوة فاوجز فيها فقال له بعض القوم لقد خففت واوجزت الصلوة فقال اما على ذلك لقد دعوت فيها بدعوات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو ابي غير انه كنى عن نفسه فساله عن الدعاء ثم جاء واخبر به القوم اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق احيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا علمت الوفاة خيرا لي اللهم واسئلك خشيتك في الغيب والشهادة واسئلك كلمة الحق في الرضا والغضب واسئلك القصد في الفقر والغنى واسئلك نعيما لا ينفد واسئلك قرة عين لا تنقطع واسئلك الرضا بعد القضاء واسئلك برد العيش بعد الموت واسئلك لذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين رواه النسائي

اور روایت ہی عطا ابن سائب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا نماز پڑہائی ہمکو عمار بن یاسر نی ایک نماز پس کوتاہی کی اوسمین یعنی قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑہین پس کہا اونکو بعضی لوگون نی کہ تحقیق ہلکی پڑہی تمنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نی ای فلانی نہین مجکو مضرت بیچ تخفیف البتہ تحقیق مانگین مینی بیچ اوس نماز مین یعنی اوسکی قعدہ مین یا سجدہ مین کئی دعائین کہ سنا مینی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جبکہ کہڑی ہوی عمار ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص قوم مین سی وہ تہا باپ میرا یعنی عطا راوی نی کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکی کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتہہ گیا عمار کی پس پوچہا اوس شخص نی عمار سی حال اون دعاؤن کا یعنی پس بتاوین اوسنی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتہہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہہ ہی یا الہی بحق جاننی اپنی کی غیب کو اور بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکہہ مجکو جبتک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لیے یعنی جبتک بہلائی برائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہی اور مجکو جبکہ جانی تو مرنیکو بہتر میری لیے یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنی ظاہر و باطن کی مرنا بہتر ہی یا الہی اور مانگتا ہون مین تجہسی ڈر تیرا باطن میں و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجہسی میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج دیہاؤن اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجہسی نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجہسی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجہسی رضا پیچہی قضا کی اور مانگتا ہون مین تجہسی ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجہسی لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہنچاوی اور بیچ فتنہ کی کہ گمراہ کری یا الہی زینت دی ہمکو ساتہہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکہانی والی راہ راست چلنی والی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کی نہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جس چیز سی کہ انسان کامل لذت پاتا ہی یعنی طاعات و عبادات وہ مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کی یہہ یا تو متعلق ہی ساتہہ شوق کی یعنی شوق تیری ملنی کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نہ کری بیچ سلوک میری کی اور استقامت میری کی راہ ادب پر اور رعایت احکام پر سلیے کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمایش گمراہ کرنی والی مین نہ ڈالی اور یا یہہ متعلق ہی ساتہہ لفظ احیینی کے کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکہہ مجکو ساتہہ ان نعمتون مذکورہ کی اسطرح کہ نہ گرفتار ہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کرون اور راہ راست چلنی والی یعنی جیسی اور ونکو اچہی راہ بتاوین آپ بہی اوس پر عمل کرین ایسی نہون کہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت ٭ ح **وعن** ام سلمۃ ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر الصبح اللھم انی اسألک علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا رواہ احمد وابن ماجہ
والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بیچ نماز فجر کے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وعن ابی ہریرۃ قال
دعاء حفظتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک
واحفظ وصیتک رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو یا الہی
کر ان مجھکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہہ ترمذی نے
ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کی ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالی کی یعنی لوگوں جو لوگوں کی حق ادا کریں انکو اور اپنی حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہے
اوس کی محافظت کریں یعنی ادا کریں وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اسألک الصحۃ والعفۃ والامانۃ
وحسن الخلق والرضا بالقدر اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے صحت
یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال و افعال و اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کی اموال میں و تمام حقوق شرعی میں
خیانت نکرنا اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کی وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللھم طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور
رواہما البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام معبد سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الہی پاک کر دل میرا کو نفاق سے اور عمل
میرا کو ریا سے اور زبان میرا کو جھوٹ سے اور آنکھ میرا کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور اوس چیز کو کہ چھپاتی ہیں دل
یعنی خواہشیں و مکر و فسق کہیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباس سے بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلا ایک جماعت
مردوں کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت اونکی آگے گذری بیہودے اپنی شرم سے اوسکو دیکھا جب بیہودے نظر بیچ کی ایک شخص نے ان میں سے آنکھ دو ہانی اونکا
چور سے اوسکو دیکھا ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کنت تدعو اللہ بشیء او تسألہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت
معاقبی بہ فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت
اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ بہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم
اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچے جانور پرندے کی پس فرمایا
اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالی سے ساتھ کسی چیز کی یا یہہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالی سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تھا میں کہتا
یا الہی جو کہ عذاب کرنے والا ہے تو مجھکو ساتھ اوسکی آخرت میں پس جلدی کر اوسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پاکی ہے اللہ کو
نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کی عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اوٹھا سکیگا تو اوسکی عذاب کو یعنی آخرت میں آیا پس کیوں نہ کہا تو نے یا الہی دے ہمکو دنیا میں
بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کیسے کہا راوی حدیث کے یا روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اوس شخص نے اللہ تعالی
سے ساتھ اسکے پس شفا دی اللہ تعالی نے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل
نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان

وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں لائق واسطی
مومن کے یہہ کہ خوار کرے نفس اپنی کو عرض کیا صحابہ نی کس طرح خوار کرتا ہی نفس اپنی کو فرمایا اٹھاوی بلا وہ چیز کہ نہیں طاقت رکھتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلاً ایک شخص حساب نہیں جانتا ہی اور دعوی امور حساب کی
اپنی سر لیوی اس سی منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیی لائی کہ جس چیز کا تحمل نہو اوسکی دعا بہی نہ مانگی جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ہو مولانا

وعن عمر قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي
صالحة اللهم اني اسئلك من صالح ما تؤتي الناس من الاهل والمال والولد غير الضال ولا المضل رواه الترمذي
اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا سکہایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہہ یا الہی گردان باطن میرا بہتر ظاہر میرے سی اور گردان ظاہر میرا شایستہ
یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجہی سی بہتر اوس چیز کی کہ دیتا ہی لوگونکو اہل اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں نقل کی یہہ ترمذی نی +

کتاب المناسک

کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کی ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چھ میں پہر حضرت
نی بسبب مشغول ہونیکی بیچ تعلیم افعال حج کی اور تیاری اسباب سفر حج کی تاخیر کی اور نویں سال میں حضرت ابوبکر کو امیر حاجیوں کا کر کی مکی کو بہیجا تا
لوگونکو حج کروا دیں پہر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لیگیی نوع ف حج فرض ہی عمر میں ایکبار ثابت القرآن سی منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا
باوجود قدرت کی فاسق اور گنہگار ہوتا ہی اور شرطیں حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہے
یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر نہ لڑکی پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو
قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوس پر فرض ہی اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جانی اور آنی کی کفایت کری اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سی وقت
پہرنی تک اور امن راہ ہی غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سی پہونچ جاتی ہیں تو فرض ہی اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتی ہوں بسبب ڈوبنی وغیرہ کی یا لٹ جاتی
ہوں تو فرض نہیں اور کبہی کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اوسکا اعتبار نہیں جیسی اس زمانہ میں حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتی ہیں اور بعضی تباہ ہوتی ہیں پس جان
والونکی لیی وہ شرط پائی جاتی ہی یہہ نہ باز رہیں حج سی اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی لیی اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان مکہ
کی مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہوں تو عورت حج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ
اوسکا اوس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کی ساتہہ کری بغیر اذن خاوند کی بہی اور اگر احرام باندہی لڑکا یا غلام پہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام
پہر حج پورا کری فرض نہیں ادا ہونیکا پہر اگر از سر نو احرام باندہی لڑکا حج فرض کی لیی صحیح ہوگا بخلاف غلام کی کہ اوسکا احرام حج فرض کی لیی اس صورت میں
نہیں درست ہونیکا اور فرض حج کی یہہ ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتی ہیں احرام شرط ہی
اور باقی دونوں رکن اور واجبات حج کی یہہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع
بہی کہتی ہیں آفاقی کی لیی یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروانی اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اوسکی دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوای انکی سنتیں ہیں یا در
اداب ہیں ملتقی الابحر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا ايها الناس قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل اكل عام يا رسول الله فسكت حتى قالها ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت
ولما استطعتم ثم قال ذروني ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا امرتكم
بشيء فأتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شيء فدعوه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ

کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کریں ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اوس شخص نے یہہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جب تک کہ چھوڑوں میں تمکو پس سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہنایت سوال اپنے کے اور اختلاف کرنے اونکے اوپر انبیا اپنے کے یعنی جیسے قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوسمیں سے اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہیں تو حج بھی ایسی ہی یہہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہاً چپکے رہے جواب دیا اور اونہوں نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اوسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تمسے یہہ نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجھسے کہ یہہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑوں میں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہہ کہ جو کچھہ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کے اوسیطرح بجالاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرایع اور پہنچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھہ ہے میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت تمہارے سوال کی نہیں ہے اور اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا و رسول کے بجالاؤ جہاں تک طاقت ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط و ارکان کی ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو شرح

وعنہ قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي العمل افضل قال ايمان بالله ورسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے پوچھا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیثیں مختلف آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسیمیں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ یہہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ میں ہو چکا ہے شرح

وعنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اوسدن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لیے کرے نہ دکہانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کی تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمہ جماع کے اور فسوق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوسمیں نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہوں سے فرمایا اللہ تعالی نے ومن لم يتب فاولئك هم الظالمون حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اوسمیں جماع اور کلام بد نہ کرے اور نہ اور گناہ کی چیزیں کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کر پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہوں سے پیدا ہوا تہا ماں کی پیٹ سے شرح

وعنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہوں کے لیے کہ درمیان اون دونوں کے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہیں اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عمرة

فِی رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی حج کی یعنی ثواب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَعَتْ اِلَیْہِ امْرَاَۃٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملی ایک قافلہ سی روحا مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نی ہم ہین مسلمان پہر پوچہا قافلہ والون نی کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نی لڑکیکو یعنی کجاوی مین سی لڑکیکو ہاتہہ مین اونچا کر کر دکہایا پہر کہا کیا ہی واسطی اسکی حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان اور واسطی تیری ہی ثواب ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** روحا نام ایک جگہہ کا ہی چہتیس کوس پر ہی مدینہ سی اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکی لیی ثواب حج نفل کا ہی اور تجکو بہی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبرگیران اوسکی اور باعث حج کی ہی اور لڑکا اگر لڑکپنی مین حج کری تو حج فرض اوسکی ذمہ سی ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکی شرایط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پہر حج کری اور اسیطرح غلام اگر حج کری تو اوسکی ذمہ سی بہی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکی پہر حج کری اور فقیر اگر حج کری تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہی بعد غنی ہونیکی پہر حج کرنا اوسکو واجب نہین ہو ع ح وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ امْرَاَۃً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِکَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق ایک عورت نی خثعم مین سی کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کی نی کہ اوسکی بندون پر ہی بیچ امر حج کی پایا باپ میرکو بڈہا بڑا نہین ٹہیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اوسکی طرف سی فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال و جواب تہا حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل اوس عورت کی کلام کا یہہ ہی کہ میری باپ پر بڑہاپی مین حج فرض ہوا ہی اس سبب سی کہ وہ بڑہاپی مین مسلمان ہوا ہی اور اوس پاس مال ہی یا مال ہاتہہ لگا ہی اوسکی بڑہاپی مین اور وہ سواری پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سی نیابۃً حج کرلون فرمایا ہان جاننا چاہیی کہ حج کرنا غیر کی طرف سی اگر فرض ہو جائز ہی وقت عجز کی اگر عاجز رہی مرتی دم تک اور امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائز ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور بعضونکی نزدیک جائز ہی وارث کی طرف سی حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کی بہی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہی باوجود قدرت کی مطلق ہو ع ہو ح موافق اول روایت فقہی کی یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نی اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سی سمجہی جاتی ہی کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگی ہی لکہی ہی اور بحسب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی کچہہ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہی اوسکی ہو مؤلف وَعَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّھَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْھَا دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَیْنَ اللّٰہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نی نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری اور وہ مرگئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لایق تر ہی ساتہہ ادا کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اوس شخص کو اپنی بہن سی کچہہ مال ہاتہہ لگا ہوگا ارث مین اور قیاس کیا حضرت نی حق اللہ کو حق العباد پر **مسئلہ** وارث کو درست ہی کہ میت کی طرف سی حج کروا دی یا آپ حج کری بغیر اذن کی بہی اور اور کو اذن شرط ہی ہو درمختار وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَۃٌ اِلَّا وَمَعَھَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِیْ حَاجَّۃً قَالَ اذْھَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خلوت نکری کوئی شخص ساتہہ عورت کی یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا جمع ہون اور نہ سفر کری

عورت اوس حالت مین کہ ہووی ساتہہ اوسکی محرم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ لکہا گیا ہو مین بیچ غزوہ فلانی اور فلانیکی یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی
اور وہان لشکر جاتا ہی او نمین میرا نام بہی لکہا گیا ہی کہ مین بہی اونکی ساتہہ جاؤن اور ارادہ نکلنی کا کیا ہی بیوی میری نی حج کی لیے یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن
اور بیویکو اکیلا حج کی لیے جانی دون یا بیوی کی ساتہہ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتہہ عورت اپنی کی یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہین اور تیری
بیوی کی ساتہہ سوا ای تیری کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا
حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کی یا خاوند کی درست نہین حتی کہ سفر حج مین بہی عورت کی لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکی شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی
عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اوسکی ساتہہ محرم یا خاوند بہی ہو اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کی یا علاقہ دودہ کی یا
سسرال کی بشرطیکہ وہ عاقل بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق م ع ح **وعن** عائشة قالت استأذنت النبي صلى الله عليه وسلم
في الجهاد فقال جهادكن الحج متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ جہاد کرنیکی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی
تمپر جہاد نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر
امرأة مسيرة يوم وليلة الا ومعها ذو محرم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سفر کری کوئی
عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کی مگر ساتہہ اوسکی محرم ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اگر کوئی کہی کہ ہدایہ وغیرہ مین لکہا ہی کہ مباح ہی عورتونکو
نکلنا طرف اوس جگہہ کی کہ کم ہو حد سفر سی کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دن کی راہ پر بہی نہ جاوی اور اور روایت
صحیحین مین یہہ آئی ہی کہ نہ سفر کری عورت دو دن کا مگر کہ اوسکی ساتہہ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم
ہوتا ہی جواب یہہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کری عورت مگر کہ اوسکی ساتہہ محرم ہو اوسکو فقہا نی حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین
دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع
آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آدہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ تمام دن چلی اور جہان ایک دن رات کی
سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلی پس تینون ایک یا دو دن کا سفر بہی برابر تین دن کی ہو جائیگا م ع ح مولانا **وعن** ابن عباس قال
وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل
ولاهل اليمن يلملم فهن لهن ولمن اتى عليهن من غير اهلهن لمن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمهله من اهله وكذاك
وكذاك حتى اهل مكة يهلون منها متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ
کی لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیے جحفہ کو اور نجد والونکی لیے قرن منازل کو اور یمن والونکی لیے یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنی کی ہین اون شہر والونکو
لیے کہ مذکور ہوئی اور اونکی لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکے یعنی مثلا اہل ہندوستان جب اوس پر پہنچین تو یلملم سی احرام باندہین اور اسیطرح اور
شہر والونکا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین سی احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لیے کہ ارادہ کری حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ ہو اندر
رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہر اپنی سی اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذوالحلیفہ
نام ہی ایک جگہہ کا کہ چہہ کوس ہے مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتی ہین زمین بلند کو اور نام ہی شہرون عرب کی کا تہامہ سی عراق
تک اور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہی قریب طایف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکی سی اور یہہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
جو کوئی احرام کی جگہہ سی گذری بغیر ارادہ حج اور عمرہ کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور

مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کی اگرچہ ارادہ حج یا [illegible] ہون نی عمل اس حدیث پر کیا ہی لا تجاوز حد المیقات الا محرما
یہہ حدیث مطلق ہی اس مین قید ارادہ حج و عمرہ کی نہین ہی اور دوسری یہہ کہ احرام واسطی تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہی پس سب مین تاجر اور عمرہ کرنی والا وغیرہ برابر ہین
اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون حرام کی ہین انکو جائز ہی کہ مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کی لیی بغیر احرام کی اسلیی کہ انکو اکثر مکہ مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار
احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم انکا حکم اہل مکہ کا سا ہی ساتہ اس بات مین یعنی جیسی انکو درست ہی کہ اگر کسی کام کی لیی مکہ سی نکلین اور پہر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام
کی چلی آوین ایسی ہی انکو بہی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی جو ان حرام کی جگہون کی اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گہر سی تا حد حرم
ہی اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور جو کہ ان حرام ہی باندہنی کی جگہ ہو نہین رہتی ہین انکا حکم اس سی معلوم ہوا جمہور علما کہتی ہین کہ
حکم انکا حکم اندر والونکا سا ہی یہہ شرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوی مکہ سی اور رہو اندر احرام کی جگہہ کی پس احرام باندہنی کی جگہہ مکہ
سی ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ سی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مکی کی
جگہہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ مین اور مذہب یہی ہی کہ عمرہ کرنی والا نکلی حرام کی لیی طرف حل کی اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا عائشہ رض کو ساتہ
نکلنی کی طرف تنعیم کی کہ حل مین ہی احرام عمرہ کی لیی پس یہہ حدیث مخصوص ہی ساتہ حج کی یعنی یہہ حکم حج کرنی والی مکہ کا ہی کہ وہانسی احرام باندہی اور عمرہ
کرنی والا حل مین آنکر باندہی جیسا کہ حدیث عائشہ رض کبی معلوم ہوا ۔ ع ح

وعن جابر عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال مُهَلُّ اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد قرن ومهل اهل اليمن يلملم رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ ہی اور راہ دوسری
جحفہ اور احرام کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سی اور احرام کی جگہہ نجد والونکی قرن ہی اور احرام کی جگہہ یمن
والونکی یلملم ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہہ احرام راہ دوسری کی واسطی انکی جحفہ ہی یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی
اوس راہ سی آوین تو وہانسی احرام باندہین جاننا چاہیی کہ پہلی دو راہ مین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی
راہ ہی اوسمین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہو گئین مدینہ والونکی پس احرام کہانسی باندہین لکہا ہی علمانی کہ اولی یہہ ہی
کہ جو میقات دور ہی مکہ سی وہانسی احرام باندہی یعنی ذی الحلیفہ سی اور جائز جحفہ سی بہی ہی مولانا

وعن انس قال اعتمر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي كانت مع حجته عمرة من الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہ کہا عمری کیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار سب ذی قعدہ مین تہی مگر وہ عمرہ کہ تہا ساتہ حج انکی کی کہ وہ ذی حجہ کی مہینی
مین تہا اور بیان ان چار عمرونکا یہہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ سی بیچ مہینہ ذیقعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی اگلی برس مین وہ بہی ذیقعدہ مین ہوا اور تیسرا
عمرہ جعرانہ سی اوس جگہہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہہ بہی عمرہ بیچ مہینی ذیقعدہ کی ہوا اور چوتہا عمرہ ساتہ حج انکی کہ ذی حجہ مین تہا نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف حدیبیہ نام ایک گانوکا ہی نو کوس ہی مکہ سی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور کچہہ حل مین اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہہ ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوی مدینہ سی چہٹی سال ہجرت مین پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کی دن ساتہہ قصد عمرہ کی اور چودہ سو آدمی یا کچہہ زیادہ ساتہہ
تہی جب حدیبیہ مین پہونچی تو قریش جمع ہو کر آئی اور حضرت کو مکہ کی آنیسی منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پہر آئی اس
حقیقت مین یہہ عمرہ تو نہوا لیکن بسبب ثواب ملنی عمرہ کی پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سی مشروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرہ کی قضا کو بہی کر

مین داخل ہوئی روز پانچوین ذیقعدہ کی اور ہفتہ کے دن روانہ ہوئی تھی وہانسی یہہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ کو عمرۃ القضا کہتی ہین چنانچہ یہہ نام اسکا حدیثون مین بہی آیا ہی اور
یہہ موید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتی ہین کہ محرم بسبب حصار کی یعنی رکنی کی احرام سی نکل آوی تو اوسپر واجب ہوتی ہی قضا اوسکی اور شافعیہ کی نزدیک اوسکی
قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت نی ادا کیا جعرانہ سی جاکر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ جعرانہ نام ایکموضع
کا ہی کہ نو کوس ہی مکہ سی آٹھوین سال ہجری مین بعد فتح مکہ کی غزوۂ حنین کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہانسی ہاتہہ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رونق افزا
رہی اور وہ غنیمت بانٹی اور ستائیسوین ذیقعدہ کو ایک دن رات کو بعد نماز عشا کی سوار ہوکر مکہ مین تشریف لیگئی اور عمرہ کیا اور اوسی رات پہر آئی اور نماز صبح
کی جعرانہ مین ادا کی اور چوتہا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نی حج کی ساتہہ کیا بعد فرض ہونی حج کی یہہ ذیحجہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چارون عمری کہ حضرت
نی کئی ہین اور حج اسلام سوای ایک کی نہ تہا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتی تہی اور حضرت بہی کرتی تہی لیکن گنتی اونکی علما کو نہین معلوم ہوئی کہ
کئی کئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرہ کا آگی ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونون مین شرط ہی حج مین پہلی اور عمری مین پہلی اور حج فرض بہی ہوتا ہی اور نفل بہی اور عمرہ سنت
ونفل ہی مگر کوئی نذر مانی عمرہ تو واجب ہوجاتا ہی کرنا اوسکا ۱۲ ح ؛ **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا عمری کئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مہینی ذیقعدہ مین حج
کی پہلی دوبار نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حج سی پہلی تین عمری کئی اور اس حدیث مین آیا کہ حج سی پہلی دو عمری
کئی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہہ ہے کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کی حضرت نی عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نی حکم فرمایا کہ تم حلال ہوجاؤ تمکو ثواب عمری کا
ہوچکا گو ظاہر مین افعال عمرہ کی نہ کئی پس جس روایت مین دو عمری آئی ہین حج سی پہلی مراد یہہ ہی کہ ظاہر مین دو ہی عمری ہوئی اور جس روایت مین آیا ہی کہ
تین عمری کئی پہلی حج سی مراد ایک عمرہ معنوی ثواب ہی عمرہ کا اس اعتبار سی تین عمری ہوئی ۱۲ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ
فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً
فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای لوگو تحقیق اللہ نے
فرض کیا تمپر حج پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا حج ہر سال کی ہی حج فرض ای رسول خدا کی فرمایا اگر کہتا مین اس حج کی لیی یعنی واسطی وجوب
ہونی حج کی ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتی تم اوسکو اور نہ طاقت رکہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ
کری ایکبار سی پس نفل ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّ
رَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ** اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور
سواری کا کہ پہنچا دی اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہین فرق اوسپر اس بات مین کہ مری یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد
وراحلہ کا اور وعید اوس عبادت کی ترک کرنی پر اسواسطی ہی کہ اللہ تعالی بابرکت و برتر نی فرمایا اور واسطی اللہ کی واجب ہی لوگونپر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوسپر
کہ طاقت رکہی طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اوسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا

جاتا ہی حدیث مین **ف** مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ مین جانی آنی کی کفایت کری اور اپنی اہل و عیال کو بہی اسقدر دی جاوی کہ جبتک یہہ آوی انکو
کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بکرایہ ہو اور وہ پہر حج نہ کری تو مرتا ہی اِس حالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کی ہوتا ہی یعنی مانند انکی ہوتا ہی
کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کری اور بغیر انکار کی نہ کری تو مانند اونکی ہوتا ہی گناہ مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ از راہ تغلیظ اور تشدید کی فرمایا اور مطلب یہہ
ہی کہ اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نی فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرتا ہی عیاذا باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کی باقی آیت یہہ ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ
غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ یعنی اور جو کوئی کفر کری اور کفران نعمت خدا تعالیٰ کا کری یعنی بسبب بجالانی طاعات کی پس اللہ تعالیٰ بی نیاز ہی عالم کی لوگونسی یعنی طاعت
کرین یا نہ کرین اسکو نفع اور نقصان اوس سی نہین فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہر ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام آیۃ پڑہی ہوگی راوی نی لفظ
سبیلا ہی تک پڑہی ہیلی کہ پورا استدلال ساری ہی آیت سی حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ش ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صرورہ اسلام مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی
ف صرورہ اوسکو کہتی ہین کہ جسنی کبہی حج نکیا ہو یعنی جسنی حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی تو نہین وہ مسلمان کہا طیبی نی کہ دلالت کرتا ہی ظاہر الحدیث کا
اسپر کہ جو استطاعت رکہی حج کی اور حج نہ کری تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سی تغلیظ ہی یا یہہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نی کہا کہ معنی صرورۃ کی
ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہی بلکہ رہبانیت مین ہی حاصل یہہ کہ مسلمانونکو ترک کرنا حج اور نکاح کا نہ چاہی ع ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو ارادہ کری حج کا پس چاہی کہ جلدی کری نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نی **ف** یعنی جو کوئی چاہی حج کرنا اور قادر
ہو اوسکی ادا کرنی پر پس چاہی کہ جلدی کری اور فرصت کو غنیمت جانی ایسی کہ بہت سی آفتین ہین اوسکی تاخیر مین اور بیچ صحیح روایت ہماری مذہب کی اور امام
مالک اور احمد سی یہہ ہی کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانیکا ہو اور قافلہ بہم پہنچی اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کری دوسری
سال تک تاخیر نکری اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پہر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکی ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی
کی نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان ہو فوت ہونی حج کا تو نہ تاخیر کری
پس اگر مرا باوجود فرض ہونی حج کی اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اسکی نزدیک اور ہماری علما نی لکہا ہی کہ اگر حج نکری یہانتک کہ تلف ہو جاوی مال اوسکا تو پہنچتا ہی اوسکو
یہہ کہ قرض لی مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکی ادا پر اور امید ہی یہہ کہ نہ مواخذہ کریگا اوس سی اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکہتا ہوگا کہ جب قادر ہوگا ادا کرونگا ع ح
ح فی المرقاۃ والمناسک در مختار **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا
يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيدِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پی در پی کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سی دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا اور
سونیکا اور روپی کا اور نہین ہی واسطی حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نی حضرت عمر سی لفظ خبث الحدید
تک **ف** پی در پی کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگی آویگا یا مراد یہہ ہی کہ عمرہ کیا ہو تمنی تو پہر حج کرو اور
اگر حج کیا ہو تو پہر عمرہ کرو اور فقر سی مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہوجاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر

کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتی آتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری اور
سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوی اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگی انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہووینگی پس خاص انہین دو شرطونکو بیان کرنا کہ یہہ اصل اور
بڑی شرط ہین اور اس حدیث مین رد ہی امام مالک پر کہ وہ کہتی ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپر بہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنی پر اور تجارہ پر یا کسب پر ع ح * وعنہ
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ
اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب نہ ملنی خوشبو اور تیل کی یعنی تارک الزینت ہو پہر کہڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا
یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب کہتی ہین یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتہہ کہنی لبیک کی اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پہر کہڑا
ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیہ مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو مراد سبیل سی کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور
سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نی بیچ سنن اپنی کی مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر جو اخیر ہی وعن ابی رزین
الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا
الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی یہہ کہ وہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑہا ہی
نہین طاقت رکہتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکی لیے جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی باپ کی طرف
سی اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی * وعن ابن
عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ
لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سی فرمایا پیغمبر خدا نی کون ہی شبرمہ کہا اوسنی بہائی میرا ہی یا
کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سی کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی نقل کی یہہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف
یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض ادا کری اور کی طرف سی حج کرنا اوسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک درست ہی حج
کرنا غیر کی طرف سی گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہہ ہی کہ پہلی آپ حج کر لی پہر اور کی طرف سی کری پس انکی نزدیک یہہ امر استحباب کی لیے ہی یعنی یہہ بات بہتر ہی نہ واجب اور
بہتر جواب یہہ ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی سلیمان نی اسپر عمل نہین کیا م ع ح * وعنہ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جگہہ احرام کی مشرق والونکی لیے عقیق نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والونسی وہ
لوگ مراد ہین کہ گہر اونکی خارج حرم کی جانب مشرق مکہ کی ہین اور وہی عراقی کہلاتی ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دو ہوئین
ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگہونمین سی جس جگہہ پر گذری وہین سی احرام باندہے ع ح مولانا وعن عائشۃ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معین فرمائی عراق والونکی لیی احرام کی جگہہ ذات عرق نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَلَّ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی جو شخص کہ احرام باندہی حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی کی تک بخشی جاتی ہین اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کیی ہو وہ گناہ کہ پیچہی کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لیی بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** او عمرہ مین لفظ او کا تنویع کی لیی ہی اور او وجبت الجنۃ مین شک راوی کا اور جبکہ آدمی بیت المقدس سی آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سی لیتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتہہ فضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سی یہہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ احرام کی جگہہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جانا چاہی کہ تقدیم احرام کی مواقیت سی یعنی احرام کی جگہونسی احرام پہلی باندہنا اور اپنی گہرسی احرام باندہ کر جانا ہماری نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی اور یہہ جب ہے کہ بچ سکی ممنوعات احرام سی اور اگر جانی کہ نہین بچ سکیگا تو میقات سی افضل ہی اور حج کی مہینونسی پہلی احرام باندہنا مکروہ ہی ہماری نزدیک بلکہ اور یہی کہا مالک اور احمد نی اور شافعی سی ایک روایت تو یہہ ہی کہ اوسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت انکی یہہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدل کر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ فَلَا یَتَزَوَّدُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَکَّۃَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ لیتی اور کہتی ہم توکل کرنی والی ہین پس جب آتی مکہ مین مانگتی آدمیونسی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سی ایسلیی کہ بتحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہہ سفر آخرۃ کا توشہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اون لوگون نی توکل کو توشہ خیال کیا تہا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تہا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سی ہی اوسکو توشہ ٹہراؤ اور آیۃ اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اسباب کہا منافی توکل کی نہین ہی بلکہ یہہ افضل ہی کاملین کی نزدیک ہاں جو کوئی ارادہ کری ترک توکل کا یعنی بدون اسباب کی اوسکو بہی کچہہ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کرسکی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی النِّسَاءِ جِہَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَیْہِنَّ جِہَادٌ لَّا قِتَالَ فِیْہِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا کہا مینی یارسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی اوسمین کہ وہ حج وعمرہ ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** حج وعمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گہر کی لوگونکی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَہُوْدِیًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًّا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی کہ نہ ہو تا توشہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم نی یا مرض بند کرنی والی نی پس گیا اور حج نکیا پس چاہیی کہ مری اگر چاہی یہودی ہو کر اور اگر چاہی نصرانی ہو کر نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یا بادشاہ ظالم نی یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سی ڈرتا ہی اپنی جان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سی سفر نہ کر سکی مانع حج کی ہی پس اندہی اور فالج والی وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل ساری حدیث کا یہہ ہی کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بہی مانع نہو اور وہ جو داکی حج نکری تو چاہی یہودی ہو کر مری چاہی نصرانی ہو کر اللہ کو کچہہ پروا اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ ع **وَعَنْ**

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال الحجاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفر لهم رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کے اگر دعا مانگیں ہیں اللہ تعالیٰ سے قبول کرتا ہے دعا ان کی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اس سے بخشتا ہے واسطے ان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وفد الله ثلاثة الغازي والحاج والمعتمر رواه النسائي والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له رواه أحمد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکا ہو پس سلام کر اوس پر اور مصافحہ کر اوس سے اور کہہ اوس سے یہ کہ بخشش چاہے تیری لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر میں اس لیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلے داخل ہونے کی قید اس لیے لگائی کہ وہ جب تک سفر میں تھا ادا خدا میں سے اور ابھی اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا پاک ہے گناہوں سے دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کی حکم میں عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہیں یعنی یہ جب گھر کو آویں تو اونسے بھی پہلے داخل ہونے گھر میں اسیطرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کے کروانی کہ وہ بھی مغفور ہیں ع **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج حاجا أو معتمرا أو غازيا ثم مات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحاج والمعتمر رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا ارادہ حج کے یا عمرہ کے یا جہاد کے پھر مر گیا بیچ راہ اوسکی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ثواب جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** انہیں کی حکم میں ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مر گیا یعنی اوسکے لیے بھی ثواب انہوں کا سا لکھا جاتا ہے ح

باب الاحرام والتلبیۃ

یہ باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے **ف** احرام کو احرام اس لیے کہتے ہیں کہ بہت سی چیزیں احرام باندھنے والے پر حرام کرتی ہیں چنانچہ بیان اونکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ح

الفصل الاول

عن عائشة قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحرامه قبل أن يحرم ولحله قبل أن يطوف بالبيت بطيب فيه مسك كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم متفق عليه روایت ہے عائشہ سے کہا تھی میں خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اونکے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اونکے احرام سے پہلے طواف کرنے کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبو کی کہ ہوتا تھا اوس میں مشک گویا کہ دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبو کی بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں تلے پھرتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے احرام اونکے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اوس میں مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگاوے اور اثر اوسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہیں اس لیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہے نہ پہلے پس مذہب ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اوسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اونکے احرام سے اوسکی یہ ہے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہیں بعد رمی جمرۂ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ مکے کو آتے ہیں اور طواف افاضہ کرتے ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی میں حضرت کی خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کی ع ح

وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل ملبدا یقول لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ھؤلاء الکلمات متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آواز بلند کرتی تہی تلبیہ کیی ہوی کہتی حاضر ہون خدمت تیری مین یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین ہی کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطی تیری ہی اور بادشاہت نہین شریک واسطی تیری نہ زیادہ کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تلبید کیی ہوی تلبید یہہ ہی کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچہہ تا کہ بال ملجاوین اور جمین اور نہ پہیلین اور نہ مین غبار اور جوئون سی محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہی الحمد پر اسلیی مستحب ہے وقف کرنا النعمۃ لک والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہی لبیک کہنی مین ہماری نزدیک تو شرط ہی واسطی صحت احرام کی اور امام مالک نی کہا کہ نہین واجب لیکن اوسکی ترک کرنی مین دم آتا ہی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہی نہین دم آتا اوسکی ترک کرنی مین اور نہ زیادتی کرتی تہی یعنی اکثر اسیقدر کہتی تہی والا اور الفاظ بہی سوای اسکی روایت کیی گئی ہین پہر کمی کرنی ان لفاظ مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کی نزدیک بلند آواز سی لبیک کہنی ۱۲ ع

وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل رجلہ فی الغرز واستوت بہ ناقتہ قائمۃ اھل من عند مسجد ذی الحلیفۃ متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتی پانون اپنا رکابین اور اٹہاتی اونکو اونٹنی درحالیکہ کہڑی ہوتی احرام باندہتی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سی پڑہ کر روانہ ہوی اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑہی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد بیٹہنی کی اونٹ کی پیٹہہ پر اور کہڑی ہونی اوسکی لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کی لبیک کہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نی تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نی دوسری روایت پر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک مستحب یہہ ہی کہ بعد پڑہنی دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کری اور لبیک کہی اسحالمین کہ بیٹہا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اونٹ پر بیٹہہ کر لبیک کہی تو درست ہی لیکن بعد نماز کی افضل ہی اور تطبیق ان روایات مین یون کی گئی ہی کہ حضرت نی مصلے پر لبیک کہی پہر جب اونٹنی پر بیٹہی جب بہی کہا پہر جب بیدا پر پہونچی جب بہی کہی چنانچہ اسلیی علما نی لکہا ہی کہ مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون کی پس جس آدمی نی جہان لبیک کہتی سنا وہ یہہ سمجہا کہ یہین سی لبیک کہنی شروع کی اور سوای اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کمین فی کر دی گیی ہی ۱۲ ع ح

وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرخ بالحج صراخا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحالمین کہ چلاتی تہی ہم ساتہہ حج کی چلانا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بلند آواز سی لبیک کہتی تہی حج کی لیی اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیی کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حال اونکا ہی اور حج کہ موافق اونکی تہی درحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت عنہ ہی کہ اور روایت سی واضح ہوگا پس نہین منافی ہی یہہ روایت روایات آیندہ کی ۱۲ ع

وعن انس قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانھم لیصرخون بھما جمیعا الحج والعمرۃ رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا پیچہی ابو طلحہ کی سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتی تہی ساتہہ دونون کی یعنی حج اور عمرہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قران افضل ہی اور معنی قران کی آگی معلوم ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہی ہمارا اسلیی کہ صحابہ حضرت کی ساتہہ تہی وہ مخالفت حضرت کی کب کرتی یعنی حضرت نی قران کیا ہوگا باتباع حضرت کی صحابہ نی بہی قران کیا ۱۲ ع

وعن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع

کو نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجھکو یہہ کہ امر کروں میں یاروں اپنے کو یہہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہہ حدیث مالک نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہا اہلال کہا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے اس طرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتی ہیں جو چیز داہنی طرف اوسکی اور بائیں طرف اوسکی قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو زمین یہاں سے یعنی داہنی طرف سے اور یہاں سے یعنی بائیں طرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اوسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ اوٹھاتی حضرت کو اونٹنی اور سیدھی ہوتی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیری ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیری ہے اور عمل تیری ہی واسطے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں **ف** یعنی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے تھے نفل یا اور اخلاص سے اونکی نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد اونکے پھر جب اونٹنی حضرت کو سوار کر کے کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور اپنی اور زیادہ اوس سے یہہ بھی لبیک کہتے ع **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اوس سے ساتھ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہہ شافعی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بنسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ مانگے اوس سے آگ سے اور دعا مانگے اپنے لیے جو چاہے اور اسی حالت میں مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرنا اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنی ایکبار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے سیاہی بسبب ترک اوسکی کے ع ❊

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کے میں احرام باندھا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** خبردار کر دیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کر دے لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر وہاں ورنہ یہہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں احرام کی ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا
هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہتی تہی مشرک حاضر
ہین تیری خدمت مین نہین شریک واسطی تیری کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہی تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سی زیادہ نکہو
کہتی تہی مشرک زیادہ اس سی مگر وہ شریک کہ واسطی تیری ہی مالک ہی تو اوسکا اور نہین وہ شریک مالک تیرا کہتی مشرک ان کلمات کو اس حالت مین کہ طواف کرتی
خانہ کعبہ کا نقل کی ہی اسکو مسلم نی ف مشرک بہی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتی اور ہمیشہ تعظیم اسکی کرتی لیکن بسبب شرک کی لبیک اس طرح کہتی لبیک لا شریک لک
الا شریکا ہو لک یعنی شریکوں کی حق تعالی سی کرتی اور بتونکو ستایا کرتی کہ وہ شریک خدا کی ہین لیکن مملوک اوسکی ہین پس جب وہ یہانتک پہنچتی لبیک لا شریک لک تو حضرت
فرماتی کہ بس اسیقدر کہو کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اس سی نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت مین یہہ کہنا اونکا کمال اونکی حمق پر دلالت کرتا ہی کہ مملوک شریک
مالک کا کیونکر ہو سکتا ہی ح

باب قصة حجة الوداع

باب ہی بیچ قصہ حجة الوداع کی ف وداع واو کی زیر سی یعنی رخصت
کرنیکی ہی اور حجة الوداع اوس حج کو کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد فرض ہونی حج کی دسوین سال ہجرت مین کیا یہہ نام اسلیے کہا گیا کہ حضرت نی
وہین لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اونکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اونکو گواہ پکڑا اداء رسالت پر اور احکام کی پہنچانی پر اور یہہ حدیث جابر کی
جامع تر احادیث کی ہی اسمین بہت سی مسئلے فقہ کی ہین اور اگر کوئی تامل کری تو اس سی بہی زیادہ نکل سکتی ہین شرح طیبی

الفصل الاول

مسلم عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي
النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا
ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ
اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ
بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ
الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى
فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری رہی مدینہ مین نو برس کہ حج نہین کیا لیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پہر خبر کی لوگون
مین یعنی ندا کی ندا کرنی والی نی حضرت کی حکم سی دسوین سال مین یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکہتی ہین پس آئی مدینہ مین آدمی بہت پس نکلی
ہم ساتہہ حضرت کی یعنی جبکہ پانچ دن باقی رہی ذیقعدہ کی درمیان ظہر و عصر کی یہانتک کہ جب پہونچی ہم ذو الحلیفہ مین پس جنی اسما بنت عمیس محمد بن ابی بکر
کو پس بہیجا اسما نی یعنی کسیکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرون مین یعنی بیچ مقدمہ احرام کی آیا احرام باندہون یا نہین اور باندہون تو کیونکر باندہون
فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندہ ساتہہ کپڑی کی اور احرام باندہ پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد ذی الحلیفہ مین پہر سوار ہوی قصوا پر کہ نام حضرت کی
اونٹنی کا تہا یہانتک کہ جب ٹہیری ہوئی ساتہہ حضرت کی اونٹنی اونکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتہہ لبیک کہنی کی کہ وہ یہہ ہی حاضر ہون تیری خدمت مین
یا الہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطی تیری حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہی اور
بادشاہت نہین شریک کوئی واسطی تیری کہا جابر نی نہین تہی ہم یعنی پہلی اس سی نیت کرتی مگر حج کی نہ تہی ہم جانتی عمرہ کو یعنی حج کی مہینو مین یہانتک کہ

[illegible] کعبہ کی [illegible]
[illegible] مقام ابراہیم [illegible]
[illegible] خانہ کعبہ کی [illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible]
[illegible]
[illegible] انتقال کی بعد حضرت ابوبکر [illegible] انتقال کی بعد حضرت [illegible]
حضرت ابوبکر کی [illegible] محمد بن ابوبکر پیدا ہوئی اور غسل کر [illegible] یہ حدیث [illegible] غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کی
لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کی لیے ہے نہ طہارت کی لیے اسلیے عورت نفاس والی کو احرام کی لیے تیمم کرنا نہیں [illegible] اور یہی حکم حائض کا ہے
اور احرام باندھنا [illegible] معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علماء کا اور نماز [illegible]
[illegible] سنت احرام کی [illegible] مسجد [illegible]
[illegible] نماز فرض [illegible] تحیۃ المسجد کی [illegible]
[illegible] چنانچہ بیان [illegible]
[illegible]
[illegible] اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھی [illegible] تحیہ طواف ہی [illegible] کعبہ کی طواف کرنے میں سات بار گرد اسکی پھرتے ہیں [illegible] تین بار
[illegible] جیسے پہلوان چلتے ہیں [illegible] جلدی جلدی چلنے کا سبب تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء
کی لیے [illegible] مشرکوں نے کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی تپ نے لاغر و سست کر دیا ہے تب آنحضرت نے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چل کر اظہار قوت کرو پھر
[illegible] علت کی [illegible] حکم باقی رہا [illegible] طواف کی چنانچہ [illegible] اور اضطباع
اسکو کہتے ہیں [illegible] مونڈھے پر ڈال [illegible] اظہار قوت کی لیے تھا اور پھر آگی بڑھی طرف مقام ابراہیم کی یعنی بعد طواف
کرنیکی مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اسپر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر کعبہ کو بنایا تھا اور اسمیں نشان ہیں انکی پاؤں کا اور
معنی مقام ابراہیم کی ہیں جگہ کھڑی ہونی ابراہیم کی اور اب وہ آگی خانہ کعبہ کی ایک حجرہ میں رکھا ہے پس اسکی پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس جگہ
کھڑے ہو کر نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھے خواہ باہر مسجد کی اور یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک بعد طواف
کی اور امام شافعی کی نزدیک سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر اسے معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھی اور قل یا دوسری
میں [illegible] سورہ متاخر کی اور [illegible] سورہ مقدم کی لازم آئی توجیہ اسکی یہ لکھی ہے علماء نے کہ واو مطلق جمع کی لیے ہے یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں پڑھیں تقدیم
و تاخیر کچھ نہیں سمجھی جاتی [illegible] اشکال مذکور نہیں لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ [illegible] یہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کی لیے ہے اور قل یا ایہا الکافرون نفی
شرک کی لیے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان [illegible] اور بعضی روایتوں میں تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی ہے [illegible]

ترجمہ

الی الرکن فاستلمہ ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدأ بما بدأ
اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ وکبرہ وقال لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب

وحمدہ ثم دعا بین ذلک قال مثل ہذا ثلث مرات ثم نزل ومشی الی المروۃ حتی انصبت قدماہ فی بطن الوادی ثم سعی حتی اذا صعدتا مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان اخر طواف علی المروۃ نادی وہو علی المروۃ والناس تحتہ فقال لو انی استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الہدی وجعلتہا عمرۃ فمن کان منکم لیس معہ ہدی فلیحل ولیجعلہا عمرۃ فقام سراقۃ بن مالک بن جعشم فقال یا رسول اللہ العامنا ہذا ام لابد فشبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ واحدۃ فی الاخری وقال دخلت العمرۃ فی الحج مرتین لا بل لابد ابد

پھر پھرے طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو پھر نکلے دروازہ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کی پس جب نزدیک ہوے صفا سے پڑھی یہہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کی دین کی نشانیوں سے ہیں اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہوں میں ساتھہ اوس چیز کی کہ شروع کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسیطرح میں بہی اول صفا پر چڑہتا ہوں اور پھر مروہ پر چڑہونگا پس شروع کیا ساتھہ صفا کی پس چڑہے اوسپر یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوے بیت اللہ کے پھر وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہیں شریک کوئی اوسکا اوسکی لیے ہے بادشاہت اور اوسکی لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کی بول بالے کا جو کیا تہا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنی خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکی کہا مانند اسکی تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی وہ پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف مروہ کی یہانتک کہ پہونچے قدم حضرت کی بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میدان سے پستی میں آئے پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہنے لگے دونوں قدم حضرت کی یعنی نشیب سے بلندی مروہ پر چڑہنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تہا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پہرنا مروہ پر پکارا اور اس حالت میں کہ وہ تہے مروہ پر اور لوگ تہے نیچے پہاڑ کی فرمایا اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے جو پیچھے کو جانا میں نے یعنی نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھہ اور کر ڈالتا میں حجکو عمرہ پس جو تم میں سے کہ نہو ساتھہ اوسکی ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کیسے باہر ہووے اور کر ڈالے حجکو عمرہ پس کہڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہے یہہ حکم یا ہمیشہ کی لیے پس ڈالیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہہ حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کی مہینوں میں ہمیشہ کو ف یہانتک کہ دیکہا خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تہا اور اب عمارت مسجد الحرام کیسے چھپ گیا ہے لیکن حجر اسود یعنی دروازوں حرم کیسے کہ محاذی اوسکی ہے معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تہا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تہی ویسیہی مروہ پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی سات بار کی صفا سے مروہ تک ایکبار اور مروہ سے صفا تک دوسری بار اسیطرح سات بار سعی کی پس ابتدا سعی کی صفا سے ہوئی اور ختم مروہ پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پہرنا مروہ پر الخ اور یہہ سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہے اور اصل اسکی یہہ ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام جب کہ نہیں چہوٹے تہے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہونچیں تو حضرت اسمعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہو گئے دوڑ کر صفا اور مروے پر چڑہ کر انکو دیکہتی تہیں پس یہ اونکی سنت ہے حضرت نے بہی بجا لائی اور اب مٹی بہر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کی وہ پستی باقی نہیں ہے وہاں نشان بنا دیئے ہیں بجا آوری سنت کی لیے وہاں دوڑتے ہیں اور اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی دراز ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھہ نہیں لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھہ عمرہ کی کرے اور بعد ازاں ایام حج میں احرام باندہے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھہ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ادا کرنے حج کی احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تہے احرام باندہے ہوے تہے یہہ بات صحابہ کو گراں گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندہے ہوے ہیں

اور ترک متابعت اونکی کا کرین دوسری اسلیے کہ وہ بیان ہوا ہی وجہ فسخ کی سوای پانچ روز کی نہین ہی ابن شاب نہین کہ احرام سی تحلیل ہو دونون بانچ و بنا اور بعد زمانہ ہوا وسی بات کی چنانچہ یہ عمرہ مین داخل ہوا اور حج کرین دوسری اسلیے کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کی مہینون مین نہایت برا جانتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فسخ حج کا فرمایا کیا کہ وہ حکم الہی مشروع ہی اگر مین پہلی سی جانتا کہ کھلنا احرام کا سبب ہدی نہ ہونا ہوگا تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام سی کھل جاتا اور فسخ حج ساتہ عمرہ کی کرتا مین اونکو جانتا تہا کہ حکم الہی مشروع ہوگا اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اس فسخ حج کی ساتہ عمرہ کی آیا یہ خاص صحابہ ہی کی لیے تہا اوس برس مین یا اورونکو بھی جائز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نی اہل ظاہر سی کہ یہ خاص صحابہ ہی کی لیے نہ تہا بلکہ یہ حکم باقی ہی قیامت تک پس جائز ہی واسطی ہر شخص کی کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اوسکی ساتہ نہین ہی فسخ کرنا احرام حج کا ساتہ عمرہ کی اور حلال ہوجانا ساتہ اعمال عمرہ کی اور کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر علما نی سلف و خلف سی کہ یہ خاص صحابہ ہی کی لیے تہا اوس برس مین تاکہ مخالفت ہوجاوی تحریم کی کہ تہی درمیان اہل جاہلیت احرام جانتی تہی عمرہ کو حج کی مہینون مین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابوحنیفہ اور احمد نی کہ جو کوئی احرام باندھی عمرہ کا اور ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام سی نکل آوی اور جو کوئی احرام باندھی عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ ذبح کیجاوی ہدی اوسکی دن نحر کی اور امام مالک اور امام شافعی رح نی کہا حلال ہوجاوی عمرہ سی بمجرد فارغ ہونیکی اعمال عمرہ سی اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ح ،، ع ،،

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور لائی حضرت علی یمن سی کتنی اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی حضرت علی زمین یمن کے حاکم ہوکر گئی تہی وہانسی کتنی ایک اونٹ حضرت کی لیے لائی پہر فرمایا حضرت نی حضرت علی کو کہ کیا کہا تہا تمنی اوس وقت کہ لازم کیا تہا حج یعنی وقت باندہنی احرام کی کیا کہا تہا اور کیا نیت کی تہی کہا حضرت علی نی کہ کہا تہا مینی

یا الٰہی تحقیق میں احرام باندھتا ہوں ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اوسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے کہ پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہے یعنی ہم
نیت کی تھی تو میں تو احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہوں اور میرے ساتھ ہدی ہے میں احرام سے نہیں نکل سکتا یہانتک فارغ ہوں عمرے اور حج سے پس تم
بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے اونکو حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئے
لوگ سب اور کتروائے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھی انکے ساتھ
ہدی نہ حلال ہوئے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کی پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی اونہوں
نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا میں پس نماز پڑھی منیٰ میں یعنی مسجد خیف
میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پھر ٹھیرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کی تھوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے کہ تھا بنا ہوا بالونکا کہ
کھڑا کیا جاوے حضرت کے لیے اوپر نمرہ میں پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کی اور نہیں گمان کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرت
کھڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ تھے قریش کرتے جاہلیت میں پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات
میں پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا حضرت کے لیے نمرہ میں پس اوترے اوسمیں اور ٹھیرے بیچ اوسکے یہانتک کہ جب ڈھل گیا دوپہر حکم کیا ساتھ لانے قصوے کے کہ نام تھا
حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگوں کے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے
اور مال تمہارے حرام ہیں تمپر یعنی آپسمیں ایک دوسرے کا نہ خون کرے اور نہ مال کسیکا چوری و غارت سے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کی یعنی عرفہ کی بیچ اس
مہینے تمہارے کی یعنی ذیحجہ کی بیچ اس شہر تمہارے کی یعنی مکہ کی یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسیکی مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن میں اور اس مہینے میں اور اس شہر
میں اسیطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمیں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے قدموں میرے کے رکھی گئی ہے اور بے اصل و باطل ہے
یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کسینے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور جو رسمیں جاہلیت کی تھیں موقوف کیں اور خون جاہلیت کے موقوف کیے
یعنی نہ قصاص ہے اونمیں اور نہ دیت اور کفارہ اوسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونوں سے
خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اوسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں
اپنے سودوں میں سے سود عباس بن عبدالمطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق تمنے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ
کی یعنی ساتھ عہد اوسکے کی کہ تمسے کیا ہے یا ساتھ عہد کے کہ تمنے اوس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکے کی اور حلال کیا تمنے اونکی شرمگاہوں کو ساتھ حکم اللہ کے
کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر کسو کو کہ مکروہ جانتے ہو تم اوسکے آنیکو یعنی نہ اذن دیویں گھر میں آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری کے
خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کریں یہ یعنی اذن دیویں آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور اونکا حق تمپر روزی اونکی یعنی کھانا پینا اور اوسکے حکم میں داخل ہے
مکان بھی کا اور کپڑا اونکا موافق دستور اپنے کی اور تحقیق چھوڑی ہے میں تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہونگے بعد چھوڑنے میرے کی اوسکو تم پس اگر بعد چنگل مارو گے
ساتھ اوسکے اور عمل کرو گے اوسپر اگر چنگل مارو گے ساتھ اوسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاوگے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کے پس کیا
جواب دو گے کہا صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے یہ کہ تحقیق پہنچائی تمنے پیغمبری اور ادا کی تمنے امانت اور خیرخواہی کی تمنے پھر اشارہ
کیا حضرت نے ساتھ شہادت کی اونگلی اپنی کے اور اوٹھایا اوسکو طرف آسمان کی اور جھکایا اوسکو طرف لوگوں کی اور کہا تین بار یا الٰہی گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے
بندوں کے اقرار پر کہ اونہوں نے اقرار کیا پہنچانیکا **ف** کتروائے بال منڈانا بالونکا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے
اسلیے کہ تا باقی بال حج میں منڈاویں اور متوجہ ہوئے طرف منی کی آٹھویں تاریخ منا میں جانا اور وہاں اونکو رہنا ہمارے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت

ہی اور نمرہ سا تھہ پیرتون کی اور نمرہ ایک پہاڑ کا نام ہی قریب عرفات کی کہ زمین حرم کی وہان تمام ہوتی ہی اور عرفات حل مین ہی اور زمین گمان کرتی تہی الخ یعنی قریش گمان کرتی تہی کہ حضرت ٹہیرینگی نزدیک مشعر حرام کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسکہ قریش جاہلیت مین کرتی تہی کہ مزدلفہ مین ٹہیرتی تہی اور اوسکو کہتی تہی کہ یہہ موقف حمس کا یعنی جگہہ ٹہیرنی قریش اور اہل حرم اللہ کی ہی اور عرفات مین نہین جاتی تہی بخلاف تمام عرب کی کہ وہ وقوف عرفات مین کرتی تہی پس وہ انہون نی گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ مین ٹہیرینگی پر حضرت وہان نہ ٹہیری اور عرفات مین پہونچی اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبی پڑہی اول مین احکام حج کی بیان کیی اور رغبت دلائی کثرۃ ذکر و دعا کی عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چہوٹا تہا بہ نسبت پہلی کی اور سمین تہوڑی دعا تہی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تہی حضرت کی بیٹی عبد المطلب کی انکا بیٹا تہا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تہا ایاس سکو قبیلہ بنی سعد مین دودہ پلانی کی لیی دیا تہا جن کا نام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوتی تہی بنی ہذیل مین سی کسی نی ایاس کو پتہر مارا وہ مرگیا پس ایاس حضرت کی چچا کی پوتی تہی وسکی خون لینی کا حضرت کو حق تہا حضرت نی معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی ایام جاہلیت مین سود کہاتی تہی اور سود لوگونکی ذمہ بہت تہا وہ بہی حضرت نی معاف فرمایا ح ع ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ

فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پہر اذان دی بلال نی پہر تکبیر کہی پہر پڑہی نماز ظہر کی پہر تکبیر کہی پہر پڑہی نماز عصر کی اور نہ پڑہا درمیان ان دونون کی کچہہ یعنی نہ سنت نہ نفل پہر سوار ہوئی یہانتک کہ آئی میدان عرفات مین ٹہیرنیکی جگہہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتہرونکی اور کیا حبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی آگی اپنی اور سامنی ہوئی قبلہ کی پس ہمیشہ رہی کہڑی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تہوڑی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچہی سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلی یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین پہر نماز پڑہی وہین مغرب اور عشا کی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرونکی اور نہ پڑہی درمیان ان دونونکی کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پہر لیٹ رہی یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پہر پڑہی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطی اونکی فجر ساتہہ اذان اور تکبیر کی پہر سوار ہوئی اونٹنی پر یہانتک کہ آئی مشعر حرام پر پس سامنی کہڑی ہوئی قبلہ کی اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہی کہڑی یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پیچہی سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئی درمیان وادی محسر کی پس حرکت دی سواری کو تہوڑی پہر چلی بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبیری کی یہانتک کہ آئی جمرہ کی پاس کہ نزدیک درخت کی ہی پس پہینکین اوسپر

سات کنکریان مانند کنکریون خذف کی یعنی جو کہ انگلیون میں رکہکر پھینکتے ہین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہی کہ بقدر دانہ باقلا کی تہین تکبیر کہتے تہی ساتھہ ہر
کنکری کی ان کنکریون سی اور حضرت نی کنکریان نالہ کی اندر سی پہر پہری طرف جگہہ قربانی کرنیکی کہ منا مین ہی پس نحر کی حضرت نی تریسٹھہ اونٹ ساتھہ ہاتھہ
اپنی کی پہر دیا باقی حضرت علی کو پس ذبح کئی انہون نی باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نی حضرت علی کو ہدی اپنی کی پہر حکم کیا حضرت نی ساتھ
یعنی ایک ایک ٹکری گوشت کی ہر اونٹ مین سی پہر ڈالی گئی ٹکڑی گوشت کی ایک ہانڈی مین پس پکائی گئی ٹکری پس کہایا دونون صاحبون نی اور پیا شوربا انکی گوشت
مین سی اور پیا دونون نی اوسکی شوربی مین سی پہر سوار ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا پس نماز پڑہی مکی مین
ظہر کی پہر آئی اولاد عبد المطلب کی پاس یعنی اپنی چچا عباس اور اولاد انکی کی پاس کہ پلاتی تہی پانی زمزم کا پس فرمایا کہ کہینچو اے اولاد عبد المطلب کی یعنی پانی زمزم
کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگی لوگ تم پر اوپر پانی پلانی تمہاری کی تو البتہ کہینچتا مین بہی ساتھہ تمہاری یعنی خوف اسکا ہی کہ لوگ مجہی
کہینچتی دیکہکر بسبب اتباع میری کہینچنی لگینگی اور ازدحام کرینگی اور یہہ منصب تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو مین بہی تمہاری ساتھہ کہینچتا پس
دیا اولاد عبد المطلب نی اونکو ڈول پس پیا حضرت نی اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہر پڑہی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کی وقت مین
اسکو جمع تقدیم کہتی ہین عرفات مین وقوف کرنیکی لیی یہہ دونون نمازین تو اگر پڑہ لیتی ہین اور انکی درمیان مین سنت و نوافل نہ پڑہی تاکہ نہ باطل ہو جاوی جمع اسلیی
کہ پی در پی پڑہنا ان نماز و نکا واجب ہی اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہہ تاکید اور بیان غروب کا ہی تا کوئی گمان نکری کہ غروب سی مراد قریب غروب کی
ہی اور یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی میان عرفات اور منا کی وہان رات کو رہنا ہماری نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک واجب
پس حضرت نی وہان پہونچکر نماز پڑہی ساتھہ ایک اذان اور دو تکبیر کی جیسیکہ ظہر و عصر عرفات مین پڑہین تہین اور یہی مذہب تینون اماموں کا ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کی ساتھہ ایک اذان اور ایک تکبیر کی ہی اسلیی کہ عشا یہان اپنی وقت مین ہی پس احتیاج جدی تکبیر کی واسطی یاد دہی اعلام کی نہین اور عصر عرفہ مین اپنی وقت مین
نہین ہوتی ہی پس احتیاج ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سی روایت کیا ہی اور ترمذی نی بہی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک
پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین وقوف یعنی ٹہیرنا انکا واجب ہی ہماری نزدیک اور محسر نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منی کی جب حضرت وہان پہونچی تو سواری کو
حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تہوڑسی دور یعنی بقدر مسافت وادی کی اور سبب جلدی چلنی کا یہہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل
ہوا ہوتا تو وہانسی جلدی گذرتی از راہ عبرت کی پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئی تہی وہانسی جلدی گذری اور بعضون نی کہا کہ وہان نصاری یا مشرکین عرب
ٹہیرا کرتی تہی انکی مخالفت کی لیی جلدی چلتی پس ہر کسیکو مستحب ہی کہ وہانسی جلدی گذری حضرت کی پیروی کی لیی اور پہر چلی بیچ کی راہ جس راہ سی آتی ہوئی
تشریف لیگئی تہی وہ راہ اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق ضب کہتی ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ و نکا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرہ کبری یعنی جمرۃ العقبہ
پر اور یہانتک کہ آئی اوس جمرہ پر کہ نیچی درخت کی ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتی ہین منار کو وہان کئی منارے ہین کہ انپر سنگریزی مارتی
ہین مفصل بیان انکا آگی آویگا انشاء اللہ تعالی اور شریک کیا الخ یعنی حضرت نی اونکو کچہہ اونٹ دیی کہ تا اپنی طرف سی ذبح کرین یا تو باقی اونٹونمین سی لیی اور دو مین سی
اور احادیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کی گوشت مین سی کہانا مستحب ہی اور چلی طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف
رکن کہتی ہین یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کی اور جائز بعد بہی ہی اور نماز پڑہی ظہر کی مکی مین اور ابن عمر کی ایک
روایت آئی ہی کہ حضرت نی نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہہ تطبیق کی دونونمین یہہ ہی کہ حضرت نی مکی مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہون اور اسکو
عبد اللہ بن عمر نی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوی کہ دونون روایتیں جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ
حضرت نی ظہر مکی مین پڑہی اسلیی کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ن ع ح ۶ وعن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سی وہ تہی کہ احرام باندہا ساتھ عمرہ کی فقط اور بعضی ہم مین سی وہ تہی کہ احرام باندہا ساتھ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکہ مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیی کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل آوی ساتھ سر منڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنی احرام باندہا ہی عمرہ کا اور ہدی بہی ساتھ لایا ہی پس چاہیی کہ احرام باندہی حج کا ساتھ عمرہ کی یعنی داخل کری حج کو عمرہ مین پس ہووی قارن پہر نہ نکلی احرام سی یہانتک کہ حلال ہووی دونونسی یعنی تمام کری افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنی ہدی اپنی کی یعنی دن عید کی اور جسنی احرام باندہا ہی حج کا یعنی برابر ہی کہ ہدی ساتھ لایا ہو حج کی ساتھ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنی حج کا ساتھ عمرہ کی وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ نی پس حایض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینی خانہ کعبہ کا یعنی واسطی عمرہ کی اور نہ سعی کی تہی مینی درمیان صفا اور مروہ کی یعنی اسلیی کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کی والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینی مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا مجہکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہولون مین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلون مین احرام عمرہ کی سی اور مباح کرون ان چیزونکو کہ حرام ہو گئین تہین بسبب احرام کی اور احرام باندہون حج کا بعد اسکی اور چہوڑ دون مین عمرہ کو یعنی پہر جب فارغ ہون حج سی تو احرام قضا عمرہ کا کرون پس کیا مینی یہانتک کہ ادا کیا مینی حج اپنا بہیجا ساتھ میری عبدالرحمن بیٹی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجہکو یہہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری اپنی کی تنعیم سی کہا حضرت عائشہ نی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصون نی کہ احرام باندہا تہا ساتھ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کی پہر احرام سی نکل پہر کیا اور طواف پیچہی اسکی کہ پہری منا سی یعنی طرف مکی کی اور یہہ طواف حج کی لیی کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکی نہین کیا انہون نی طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تنعیم نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس مکی سی آگی خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہی اور احرام عمری مین شرط ہی کہ حل سی باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سی باندہی اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسری مین انہون نی ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہماری نزدیک لازم ہی قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمرہ کی لیی جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیی حدیث شریف سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہی اور وہ جبکہ مکہ مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارہ کیا بعد وقوف کی اور دارقطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اسکا حاصل بہی یہی ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروہ مین اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ

من ذي الحليفة وبدأ فأهل بالعمرة ثم أهل بالحج فتمتع الناس مع النبي صلى الله عليه وسلم بالعمرة إلى الحج
فكان من الناس من أهدى ومنهم من لم يهد فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم
أهدى فإنه لا يحل من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم أهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة و
ليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله فطاف
حين قدم مكة واستلم الركن أول شيء ثم خب ثلاثة أطواف ومشى أربعا فركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام
ركعتين ثم سلم فانصرف فأتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة أطواف ثم لم يحل من شيء حرم منه
حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر وأفاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل
مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساق الهدي من الناس متفق عليه اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ
اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین ساتھہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول عمرہ کا احرام باندہا اور پہر حج کا پس لیچلی ساتھہ اپنی ہدی ذی الحلیفہ سی کہ
نام ایک جگہہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا تہا اور شروع کیا پس احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتھہ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتھہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہی بعضی لوگون مین سی یعنی جنہون نی کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی لائی اور بعضی
اون مین سی وہ تہی کہ نہین ہدی لائی پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی مین فرمایا واسطی لوگون کی یعنی عمرہ کرنی والون کی جو کہ تم مین سی ہدی لایا پس
وہ نہ حلال ہووی کسی چیز سی کہ باز رہا ہی اوس سی یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم مین سی ہدی لایا پس طواف کری خانہ
کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کری اور سعی کری صفا اور مروہ مین اور کترولوی بال اور چاہی کہ نکلی احرام سی یعنی احرام عمرہ کی سی یعنی جو چیزین منع نہین احرام مین
وہ اب مباح ہوئین پہر احرام کری ساتھہ حج کی یعنی زمین حرم سی اور ذبح کری ہدی یعنی دن نحر کی بعد رمی جمار کی پہلی سر منڈانیکی کہ واجب ہی ہدی متمتع
کو واسطی شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادائی عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نپاوی ہدی پس چاہی کہ روزہ رکہی تین دن بیچ حج کی یعنی حج کی
مہینون مین بعد احرام کی پہلی دن نحر کی اور افضل یہہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکہی اور سات دن جبکہ پہری طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہو افعال حج سی اگرچہ
مکی مین ہو پہر طواف کیا حضرت نی خانہ کعبہ کا جبکہ آئی مکہ مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلی سب چیزون سی یعنی افعال جو طواف کی ہین اون
مین سی پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کی پہر چلی ہی چلی طواف کرنی مین تین بار اور چار بار چلی اپنی چال یعنی ایک بار جو گرد خانہ کعبہ کی پہرتی ہین اوسکو شوط
کہتی ہین پس سات شوط بطور مذکور کیی اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پہر پڑہی نماز نزدیک مقام ابراہیم کی دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد
خانہ کعبہ کی پہر سلام پہیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب ہی ہماری نزدیک پہر پہری یعنی خانہ کعبہ سی اور آئی صفا پر پہر پہری صفا مروہ مین سات بار
پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنی احرام سی نہ نکلی یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کی یعنی دسوین ذیحجہ کو
پس اب حلال ہوئی ساتھہ حلق کی ہر چیز سوای جماع کی اور چلی یعنی منا سی مکی مین آئی تہی پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز
سی کہ باز رہی تہی اوس سی یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہو گیا اور کیا مانند اوس چیز کی کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص نی کہ لایا تہا ہدی
صحابہ مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ حضرت قارن
تہی تاویل اسکی یہہ ہی کہ مراد تمتع سی تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قرائن موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمری کر ساتھہ حج کی ع ح
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدي

فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ عمرہ ہی کہ فائدہ اوٹہایا ہمنی ساتہہ اسکی پس جو شخص کہ نہو پاس ویکی ہدی پس چاہیی کہ حلال ہوجاوی سب طرحکا حلال ہونا اسلیی کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کی روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف یہان بہی تمتع سی مراد تمتع لغوی ہی یعنی فائدہ اوٹہانا اور باقی شرح اسحدیث کی اوپر ذکر ہوچکی ہی

الفصل الثالث

تیسری فصل

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيْ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عطا سی کہ کہا سنامینی جابر بن عبد اللہ کو زیچ کتنی آدمیونکی کہ شریک تہی میری ساتہہ سنی مین کہا جابر نی کہ احرام باندہا ہمنی یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ساتہہ حج کی خالص یعنی بغیر امیزش عمرہ کی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتہی تاریخ کی کہ گذری تہی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہوجاوین ہم کہا عطا نی فرمایا حضرت نی کہ حلال ہوؤ اور پہنچو عورتونکی پاس یعنی اونسی یہی صحبت کرو کہا عطا نی اور نہ واجب کی حضرت نی صحبت کرنی اونپر ولیکن حلال کردین عورتین اونپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کی لیی تہا اور صحبت کرنیکا اباحت کی لیی پس کہا ہمنی یعنی بطریق تعجب کی جبکہ نہ رہین مگر درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کی مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویونسی پہر حاضر ہوون میدان عرفہ مین اسحالت سی کہ ٹپکاتی ہون عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کی ہوی ہونگی اور اسکو عیب گنتی تہی جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتی تہی حج مین کہا عطا نی کہ اشارہ کیا جابر نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اشارہ کرنی اونکی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کہ ہلاتی تہی اوسکو کہا جابر نی پس کہڑی ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنی کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنی کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بنسبت تمہارے خدا سی اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتہہ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسکہ حلال ہوتی ہو تم اور اگر پہلی سی جانتا مین کام اپنی سی اوس چیز کو کہ پیچہی جانا مینی نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر احرام سی نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا اور مین بہی احرام سی نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پہر حلال ہوئی ہم اور سنا ہمنی اور اطاعت کی ہمنی کہا عطا نی کہ کہا جابر نی پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ ہونی جو ہوکر گئی تہی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتہہ کس چیز کی احرام باندہا تمنی کہا ساتہہ اوس چیز کی کہ احرام باندہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہدی بہیج کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہی اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسکہ مینی کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ یہہ واسطی اس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کا

حج کی ہیں ونہوں نے سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ساتھہ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کی کہی اسلئے کہ حضرت عائشہ کی روایت میں اوپر گذر چکا ہی کہ بعضوں نے نیت عمرہ کا احرام باندہا اور بعضوں نے حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے نیت حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ یا بعض صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھہ نہیں لائی تھی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر کی ہاتھہ کو ساتھہ ہاتھہ کی ہتہلی کی اس طرح سے ملتی جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرنے میں اشارہ ساتھہ اعضا کی کرتے ہیں ۱۲ ح **وعن عائشۃ انہا**

قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ وَھُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ھُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْھَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَحِلُّ کَمَا حَلُّوْا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ انہوں نے کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوتہی تاریخ کہ گذری تہی ذی الحجہ سی یا پانچوین پہر آئی میری پاس اس حالت میں کہ غصی تہی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ داخل کری اوسکو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتھہ ایک امر کی یعنی توڑنی حج کی ساتھہ عمرہ کی پہر وہ تردد کرتی ہیں اور اگر تحقیق میں پہلی سی جانتا کام اپنی سی او جیز کو کہ پیچھی جانی مینی نہ لاتا میں ہدی اپنی ساتھہ یہانتک کہ خرید تا میں اوسکو یعنی مکہ میں یا راہ میں پہر حلال ہوتا جیسی حلال ہوئی لوگ نقل کی یہہ مسلم نے

باب دخول مکۃ والطّواف

باب ہی بیچ بیان داخل ہونے مکی کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اس باب میں ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونی مکی کی کہ کس طرف سی داخل ہووی اور کس طرف سی نکلی اور کس وقت آوی اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیر ذالک اور بک کی معنی ہیں ہلاک اور نقصان کرنیکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلئے کہتی ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و کج روی کری اوس میں ح ۱۲

الفصل الاوّل

فصل پہلی **عن نافع** قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَقْدَمُ مَکَّۃَ اِلَّا بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَغْتَسِلَ وَیُصَلِّیَ فَیَدْخُلَ مَکَّۃَ نَھَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْھَا مَرَّ بِذِیْ طُوًی وَبَاتَ بِھَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر نہ آتی مکی میں مگر کہ رات گذارتی ذی طوی میں یہانتک کہ صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پہر داخل ہوتی مکہ میں دن کو اور جس وقت نکلتی مکی سی گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوس میں صبح تک اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہی کرتی یہہ نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذی طوی نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکی کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ میں آتی تو رات کو ذی طوی میں رہتی استراحت کیلئے پہر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتی تہا ہر امراد نماز سی نماز نفل ہی کہ داخل ہونیکی لئے پڑہتی تہی پہر جب مکی سی پہرتی تو بہی ذی طوی میں رہتی تا اسباب و اصحاب سب اکہٹی ہو جاوین اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہی مکہ میں آنا دن کو تا کعبہ کو دیکہی اور دعا کری ۱۲ ش ح **وعن**

عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَکَّۃَ دَخَلَھَا مِنْ اَعْلَاھَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی حجۃ الوداع میں داخل ہوئی اوس میں بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کی طرف سی نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** بلندی کی طرف سی مراد وہ طرف ذی طوی ہی اور معلا مقبرہ مکہ کا ہی اور وہ ہی ہی اور نشیب دوسری جانب میں ہی ۱۲ ح ان دونوں روایتوں میں منافات نہیں اسلئے کہ نشیب کی طرف سی جو نکل کر مدینہ کو آتی تو ذی طوی پر گذرتی اور وہان رات کو رہتی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتی ۱۲ مولانا **وعن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِہٖ

جانب نشیب
بیت اللہ مکہ
جانب بلند

حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس خبر دی مجکو عائشہ نی کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتہہ اوسکی حضرت نی اوسوقت کہ آئی مکہ مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تہی یا متمتع پہر نہ ہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر نی یعنی بعد حضرت کی پس تہا اول چیز کا کہ شروع کیا ساتہہ اوسکی طواف خانہ کعبہ کا پہر نہ ہوا عمرہ پہر حضرت عمر نی پہر حضرت عثمان نی کیا مانند اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلی گذر چکا ہی کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتی تہی اور طہارۃ شرط ہی صحت طواف کی جمہور کی نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہی اور نہ ہوا عمرہ اوپر کی حدیثونسی معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نی بعد آنیکی مکہ مین عمرہ کیا ولیکن چونکہ ہدی لائی تہی احرام باندہی رہی اور جو نہ لائی تہی وہ احرام سی نکل آئی پس مراد انہوں نی عمر سی یہہ ہی کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کرکر عمرہ نہین کیا اور احرام سی باہر نہین آئی بلکہ احرام پر رہی اسلیے کہ قارن تہی دن نحر کی احرام سی نکلی اور عروہ نی یہہ کلام واسطی رد کرنی اون لوگونکی کیا کہ گمان کرتی تہی کہ حضرت نی حج کو فسخ کرکر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صاحبون نی نرا عمرہ بعد حج کی نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کی ساتہہ ملا ہوا تہا ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتی بیچ حج کی یا عمرہ کی اول آتی ہی جلدی چلتی تین شوط مین اور چلتی اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتی دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کی گرد جو ایکبار پہریں تو اوسکو شوط کہتی ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنی مین تین بار تو حضرت جلدی چلتی تہی اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتی فلا یثب وثبا اور دوڑتی اور آہستہ چلتی نہ تہی اور چار بار اپنی چال ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جلدی کی چلنی مین بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجر اسود سی تا حجر اسود تین پہیرونمین اور چلی موافق چال اپنی کی چار پہیرونمین اور تہی دوڑتی بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتی درمیان صفا اور مروہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعی کرنی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہی ہمارے نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہی درمیان صفا اور مروہ کی اوسکی سرونپر نشان بنا دیی ہین پہچاننی کی لیی وہمین جلدی چلنا سنت ہی سبکی نزدیک وقت سعی کرنیکی ہہ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئی مکہ مین تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلی داہنی ہاتہہ اپنی کیطرف پس جلدی چلی بازو ہلا کر یعنی جیسی کہ پہلوان چلتی ہین تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عربی سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی ابن عمر سی احوال بوسہ دینی حجر اسود کی پس کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی اوسکو اور بوسہ دیتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنونکو کہ جانب یمن کی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعبہ کی چار رکن یعنی چار کونی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہی اور دوسرا اسکی سامنی اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہی لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتی ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے

ہیں اور جس رکن میں حجر اسود ہے اوسکو دوہری فضیلت ہے ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسری یہہ کہ اوسمیں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم ع کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہہ دونوں فضیلت کہتے ہیں شامیوں پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہیں ساتھہ استلام اور استلام کے معنی ہیں لمس کرنا یعنی چھونا یا تو ساتھہ ہاتھہ وغیرہ کے یا ساتھہ بوسہ لینے کے یا ساتھہ دونوں کے پس رکن اسود ازبسکہ افضل ہے اوسکو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھہ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے ہیں اور رکن یمانیکو فقط ہاتھہ ہی سے چھوتے ہیں اور دو رکن شامیوں کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھہ لگاتے ہیں ۱۲ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بوسہ دیتے تہے حجر اسود کو ساتھہ محجن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت آپکی ہوئی یا بسبب کسی عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی شافعی نے کہا اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکہیں حضرت کو اور ایک اشکال یہاں وارد ہوتا ہے کہ یہہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈہے ہلا کر حجۃ الوداع میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع میں جواب یہہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم میں تہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں دن نحر کے کہ اوسکو طواف الرکن بہی کہتے ہیں جو کہ فرض ہے تاکہ لوگ دیکہکر افعال طواف کے سیکہیں اور محجن کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سے حضرت اشارہ کرتے تہے اور اوسکو پہر چومتے تہے ۱۲ ع

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اوسکی ساتھہ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھہ اونکے میں تہی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہہ بخاری نے ف حضرت ازدحام خلائق کے سبب سے اسطرح اشارہ کرتے ہونگے پس ہمارے مذہب میں یہہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھہ لگانے سے تو اشارہ کرے ۱۲ ع

وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تہے خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتے تہے طرف حجر اسود کی ساتھہ لکڑی خمدار سر کے کہ ساتھہ تہی آپکے اور بوسہ دیتے اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت سے بعضی روایتوں میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی میں ہاتھہ لگا کر چومنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطبیق انمیں یوں ہے جاوے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا ہو اور کسی میں ہاتھہ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہے کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہوں اور کسی کے بعد ہاتھہ لگا کر چومتے ہوں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہوں بسبب ازدحام کے ۱۲ مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تہے ہم یعنی لبیک کہتے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں قصد کرتے تہے ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تہا نہ عمرہ پس ذکر کرنا عمرے کا منع نہیں لازم آتا کہ نیت میں بہی تہا پس جبکہ پہونچے ہم سرف میں حائض ہوئی میں پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تہی یعنی بگمان اسکے کہ حیض باز رکہیگا حج سے پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نے ہاں فرمایا پس تحقیق یہہ ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف سرف نام ایک جگہ کا ہی چھ کوس مکہ سے ہی اور مطلب اسکا یہ ہی کہ طواف کرے تو یعنی طواف نہ کرو اور اسیطرح سعی بھی نہ کرے حائضہ اسلیے کہ نہیں درست ہی
سعی مگر بعد طواف کی اور یہان تک کہ پاک ہو وے یعنی حیض سے اور جب پاک ہو تو طواف و سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی ولم اہلل
الا بعمرۃ یعنی نہیں احرام باندہا تہا میں مگر عمرہ کا یا الٹی کچھ نہیں منافی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں ذکر کرتی تہی ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہی
کہ نہیں تہا مقصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کو لیکن تہی قسم قسم کے لوگ کہ وہ قران و تمتع اور افراد میں پس بعضا ہم میں سے افراد کرنے والا تہا اور بعضا تمتع کرنے
والا اور بعضا قران کرنے والا اور میں نے قصد کیا تہا تمتع کا پس عمرہ کیا میں نے پہر جبکہ حاصل ہوا مجھکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا
حضرت نے مجھکو یہہ کہ موقوف کروں اسکو اور کروں میں تمام افعال حج کی سوائی طواف اور سعی کی ۱۲ ع • وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابوبکر
فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط امرہ یؤذن فی الناس الا لا یحج
بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا بہیجا مجھکو ابوبکر نے اس حج میں کہ امیر کیا تہا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس حج کی لوگون پر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی بیچ جماعت کی حکم کیا تہا اوسکو اعلام کرے لوگون میں خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف
کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات میں حج کو نجا سکی حضرت ابوبکر
کو امیر قافلہ حاجیونکا کر کر حج کی لیے بہیجا اور یہہ حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کی پس جب ابوبکر رض وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ انمیں ابوہریرہ بہی تہی دن نحر
کی لوگوں کی طرف بہیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگوں میں کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیے ٹہرا
یہہ بات بموجب اس آیت کی کہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف
کرتی تہی اور کہتی تہی کہ عبادت خدا کی نہ کرینگی ہم اون کپڑون میں کہ جنمیں گناہ کرتی ہین پس اسی منع فرمایا ۱۲ ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن المہاجر المکی قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی والنسائی وابوداؤد روایت ہی مہاجر مکی سے کہا سوال کیے گئی جابر حال اوس شخص کی کہ دیکہی خانہ کعبہ کو اوٹہاوی دونوں ہاتہ اپنی یعنی
یہہ مشروع ہی یا نہیں پس کہا جابر نے کہ تحقیق حج کیا ہمنی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تہی ہم کرتی یہہ یعنی ہاتہ نہ اوٹہاتی تہی وقت دیکہنی خانہ کعبہ کی
دعا کرنی میں نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور ابوداؤد نے ف یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتہ نہ اوٹہاوی کعبہ کا دیکہنے الا دعا کی لیے اور
امام احمد کی نزدیک ہاتہ اوٹہاوے اور دعا کرے طیبی نے ملا علی قاری نے مرقات میں مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتہ اوٹہاوے
پہر میں نے کتابیں کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہی جو دیکہا تو ادنمیں اسکو مکروہ لکہا ہی و بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہی و ہدایہ اور در مختار سے بہی عدم رفع ہی معلوم
ہوتا ہی مؤلف وعن ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف
بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا آئی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی مکہ میں پہر متوجہ ہوئی طرف حجر اسود کی پہر بوسہ دیا اوسکو پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر آئی صفا کی پاس یعنی
بعد نماز طواف کی پس چڑہے اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کی پس اوٹہائی دونوں ہاتہ اپنی پہر شروع کیا ذکر کرتی تہی اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتی تہی جسقدر
چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف اوٹہائی ہاتہ اپنی یعنی دعا کی لیے اور یہہ جو عوام کرتی ہیں کہ ہاتہ اوٹہاتی ہیں ان ساتہ تکبیر کی جیسیکہ نماز
میں اوٹہاتی ہیں کچھ اصل اسکی نہیں ہی ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل
الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلمن الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی

ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بردہ کی اور سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی نہیں رکہتا کوئی قدم اور نہیں اوٹہاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی بسبب اوسکی گناہ اور لکہتا ہی اوسکی لیی بسبب اوسکی نیکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** غلبہ کرنی لوگون پر یعنی لوگونکو پہار جیر کر وہان پہونچنی اتہہ لگانیکی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہوی اور اگر لوگونکو ایذا ہوکر دہکیلا اور وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دور سی ہاتہہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہی اور سات بار اسمین تین احتمال ہین ایک تو یہہ کہ سات شوط کری یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہہ کہ سات طواف کری اور تیسری یہہ کہ سات روز تک طواف کری ہر روز مظہر مولانا **وعن** عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین الرکنین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنونکی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **وعن** صفیۃ بنت شیبۃ قالت اخبرتنی بنت ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار آل ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسعی بین الصفا والمروۃ فرأیتہ یسعی وان مئزرہ لیدور من شدۃ السعی وسمعتہ یقول اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد مع اختلاف اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہہ عورتون قریش کی گہر آل ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہوتی میان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکی جمال باکمال سی اور مستفید ہووین اونکی عمل و برکت سی پس دیکہا مینی اونکو دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اسحال مین کہ تحقیق تہہ بند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پاؤن اونکی بسبب شدت دوڑنیکی اور سنا مینی اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تم پر سعی کرنا نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نی ساتہہ اختلاف کی **ف** لکہا تم پر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم لکہنی کی معنی یہہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی **ع وعن** قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروۃ علی بعیر لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** اونٹ پر اس سی معلوم ہوا کہ سعی حضرت نی سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لیی یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو دم آتا ہی اور نہ مارنا تہا یعنی نہ لوگونکو مارتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی اتہہ سی ہٹاتی تہی لوگونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہی بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سی طعن ہی اون لوگون پر کہ یہہ حرکت کرتی ہین **ع ف وعن** یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنی والی تہی ساتہہ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اضطباع اسکو کہتی ہین کہ چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکال کر بائین کندہی پر ڈالی جیسیکہ نکی اوڑہتی ہین اور سبب اسطرحکی اوڑہنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی ح **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت ثلثا وجعلوا اردیتہم تحت اباطہم ثم
قذفوہا علی عواتقہم الیسری رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ونکی نی عمرہ کیا جعرانہ سی کہ نام ایک
جگہ کا ہی پس رمل کیا بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادرونکو بیچ اپنی بغلونکی پہر ڈالا انکو اپنی بائین مونڈہونپر نقل کی یہہ ابو داؤد نی
ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہی سارے طواف میں بخلاف رمل یعنی جلدی چلنے کی کہ وہ تین شوطون میں ہی اور نہیں مستحب اضطباع
سوای طواف کی اور یہہ جو عوام ابتداء احرام سی اضطباع کرتی ہیں حج میں یا عمرہ میں اسکی کچھ اصل نہیں بلکہ مکروہ ہی حالت نماز میں ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال ما ترکنا استلام ہذین الرکنین الیمانی والحجر فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہما متفق علیہ وفی روایۃ لہما قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہیں چہوڑا ہمنی ہاتہہ لگانا ان دونون کونون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بیچ سختی کی اور نہ بیچ آسانی کی جب سے کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتی تہی ان دونو کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت بخاری و مسلم کی میں یہہ ہی کہ کہا نافع نی دیکہا مینی ابن عمر کو کہ لگاتی تہی حجر اسود کو ہاتہہ اپنا پہر بوسہ دیتی تہی ہاتہہ اپنی کو اور کہا نہین چہوڑا مینی اسکو جب سی کہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو

وعن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت یقرأ بالطور وکتاب مسطور متفق علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مینی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچہی پیچہی لوگونکی اس حال مین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مینی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی طرف پہلو کی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑہتی تہی سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑہی جیسیکہ عادت شریف تہی یا دونون رکعتون مین پڑہی ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز ہی کہ پیادہ طواف کرنا واجب ہی ۱۲ ع

وعن عابس بن ربیعۃ قال رأیت عمر یقبل الحجر ویقول انی لاعلم انک حجر ما تنفع ولا تضر ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک متفق علیہ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکہا مینی حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتی تہی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتہر ہی نہ نفع پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکہا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی اسلیی کہا تا کہ بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب بوسہ دینی اسکی اور مراد حضرت عمر کی یہہ تہی کہ یہہ پتہر بذاتہ کچہہ نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا لانی حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ۱۲ ع

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل بہ سبعون ملکا یعنی الرکن الیمانی فمن قال اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قالوا آمین رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تعین ہین ساتہہ اسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی درگذر کرنا گناہونسی اور عافیت دنیا و آخرت مین سی رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی کہتی ہین فرشتی قبول کر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یہان سی معلوم ہوا کہ اس رکن کی بہی فضیلت ہی گو رکن اسود کی اس سی بہی زیادہ ہو گی اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ یہہ فضیلت اور خاصیت رکن

یمانی ہی کی لیے ہو اور رکن اسود کی لیے فضیلتیں زیادہ اس سے ہوں اور نہیں منافاۃ ہے اسمین اور اوس حدیث مین جو پہلے گذری کہ حضرت درمیان دونون رکنون کی ربنا اتنا پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کی اور شروع کی یہہ دعا چلتے مین تو شک نہیں ہے کہ واقع ہوگی وہ درمیان دونون کی سلیے کہ ٹہیرنا دعا کی لیے طواف مین تو درست ہی نہیں جیسیکہ عوام جاہل کرتے ہین اح م ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کری مگر ساتھہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف کری اور کلام کری اور وہ بیچ اسحالت کی ہے یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہے دریای رحمت مین ساتھہ دونون پاؤن اپنی کی مانند داخل ہونے والے پانیکی ساتھہ پاؤن اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور درود یا رہ لاوے اسکلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کی اور ظاہر معنی بلا تکلف یہہ ہین کہ کلام کری سوای ان کلمات کی مانند اوراذکار کی اور اخبار علما واخیار کی اور اولیا و کرام کی واللہ اعلم ع

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب ہی بیچ بیان ٹہیرنیکی عرفہ مین میدان **ف** عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھہ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب و اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیے رکہا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنیکی جنت سے یا یہہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیل نے تعلیم کری تہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تونے وہ کہتی تہے عرفت یعنی پہچانا مینے اسکو پہچانا مینے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے ارکنون مین سے اح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہہ کہ انہون نے پوچہا انس بن مالک سے اوس حال مین کہ دونون جاتے تہی صبح کی وقت منی سے طرف عرفات کی کسطرح کرتی تہی تم اسدن یعنی عرفہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم مین سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنے والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوسدن حاجیون کی لیے ساتہہ اور اذکار کی ولیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیے لبیک کہنی ہی جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچہے نماز ونکی واجب ہی حاجیون اور غیر حاجیون کی لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک اور واجب ہی ہر فرض پڑہنے والے پر فتوی اسپر ہے ع **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا مینے اس جگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرونمین اور وقوف کیا مینے یعنی ٹہیرا اس جگہہ اور عرفات تمام جگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مینے اس جگہہ اور مزدلفہ تمام جگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نحر کیا مینے اس جگہہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہہ معین کی منا مین کہ جہان حضرت نے نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم و معروف ہی اور اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکر کہا کہ مینے تو یہان نحر کیا ہی لیکن منا مین ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اور اسیطرح عرفات اور اپنی وقوف کی جگہہ کی طرف اشارہ کرکر فرمایا کہ مینے تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین سوای بطن عرنہ کی وقوف

درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین اپنی وقوف کی جگہہ کی طرف کہ قریب مشعر حرام کی ہی اشارہ کرکر فرمایا کہ مین نی تو یہان وقوف
کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی سوائی وادی محسر کی اور اسمین شک نہین کہ حضرت کی جگہہ افضل ہی ٭ ع بح وَعَنْ
عَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ
عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو ازروی آزاد کرنیکی اللہ تعالی اوسمین بندونکو آگ سی دن عرفہ سی یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب
دنونسی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتہہ رحمت و مغفرت کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ
حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہہ لوگ یعنی جو کچہہ یہہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی یہہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ
لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموںسی کہ کہا جاتا تہا اوسکو
یزید بن شیبان کہا ہی ہم بیچ جگہہ ٹہیرنی اپنی کی کہ تہی واسطی ہماری بیچ میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہیرنی امام کیسے
بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرفسی طرف تمہاری فرماتی ہین
حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہیرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی کہ ابراہیم ہین اوپر
سلام نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک
موقف معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہیرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ موقف امام
عبارت اوس سی ہی پس اونہونی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپکی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ یہہ ایسا کی درخواست کرینگی ایک صحابی کی
ہاتہہ کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادی سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبادات سی انتقال نکرو
کہ عرفات تمام موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہہ فرق نہین کہتی پس یہہ بات اونکی تسلی کیلیی کہلا بہیجی تا اسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو ٭ ح وَعَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ
مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی منا
مین جگہہ ذبح کرنیکی ہی اور جو جگہہ ہی مزدلفہ مین جگہہ ٹہیرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ ذبح کرنیکی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی ف یعنی جس راہ
سی مکہ مین جاوین بستی ہے اور جس جگہہ مکہ مین ہدی ذبح کرین روا ہی اسلیی کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی لیکن منی مین عادت ہوئی ہے ذبح کرنیکی
کہ دن نحر کے کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منی مین ہوتی ہین اور ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی ورنہ آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اور ذبح کی جگہہ اور راہ اونکی افضل ہی٭
ح وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰی بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگونکو دن عرفہ کی یعنی عرفات میں اونٹ پر کہڑی ہو کر دونون کابون
نقل کی یہہ ابو داود نی ف اونچی ہونیکی لیی کابون پر کہڑی ہوتا دور و نزدیک سب سنین ٭ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہی باپ سی یعنی شعیب سی اونسی نقل کی اونہی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر
دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین یا ہر جگہہ کہ کرین اور بہتر ان وسچیزکی کہ کہی مینی اور نبیونی پہلی مجسی یہہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک
کوئی اوسکا اوسیکی لیے ہی بادشاہت اور اوسیکی لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبیداللہ سے قول لا شریک لہ تک
وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ کَرِیْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِیَ الشَّیْطٰنُ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ
وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْیَظُ مِنْہُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِمَا یَرٰی مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَۃِ وَتَجَاوُزِ اللّٰہِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا
مَا رُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ قَدْ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰئِکَۃَ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اور روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا گیا شیطان کسیدن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین ہووے سی برابر
دن عرفہ کی یعنی شیطان ہمیشہ بہلائیان دیکہکر آدمیونسی غصہ کہاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنونسی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا اور نہین یہہ
مگر اس سبب سے کہ دیکہتا ہی اوترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کی یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانونکی اور عزت اور شوکت
اسلام کی ہوئی خواری غیرہ شیطانکی مانند خواری غیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر کرتی ہین فرشتونکی صفونکو
یعنی مشرکونکی لڑائیکی لیے نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہہ حدیث ساتہہ لفظ مصابیح کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃَ فَیَقُوْلُ اُنْظُرُوْا
اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ
یُرَھَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃُ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ
مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا طرف آسمان
دنیا کی یعنی قریب ہوتا ساتہہ رحمت و احسان و کرم کی پہر فخر کرتا ہی ساتہہ حاجیونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا دیکہو طرف میرے بندونکی آئی میرے پاس پراگندہ بال گرد آلودہ
چلاتی ہوئی راہ دور سے یعنی ساتہہ لبیک کے گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مینی اونکو پہر کہتی ہین فرشتی اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہی کہ نسبت بگناہ کیا جاتا اور فلانا
شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا مینی اونکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین
اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کے نقل کی یہہ شرح السنہ مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ دِیْنَھَا یَقِفُوْنَ
بِالْمُزْدَلِفَۃِ وَکَانُوْا یُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَکَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَۃَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَیَقِفَ بِھَا ثُمَّ یُفِیْضَ
مِنْھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہ سی کہا قریش اور جو شخص کہ تابع تہی دین قریش کی
ٹہری ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہا قریش نام رکہا جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہرتی تہی حج مین میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نی نبی اپنی کو یہہ کہ آدین
عرفات مین اور ٹہرین وہان پہر پہرین اوسی پس یہی معنی ہین قول اللہ عز وجل کی پہر پہرو اوس جگہہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مزدلفہ حرم مین ہے اور عرفات
حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکے دین کے تہے مزدلفہ مین ٹہرتے واسطے تفاخر اور تفوق کے لوگونپر اور کہتی تہے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اوسکی حرم کے ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلنے کے اور سوای قریش کے اور لوگ
عرفات مین ٹہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین ۱۲ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عباس بن مرداس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مینی بخشا واسطی انکی سوای حقوق بندونکی پس تحقیق مین لونگا واسطی مظلوم کی حق اوسکا ظالم سی کہا حضرت نی ای رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت کیسی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس نہ قبول کئے گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تہی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابوبکر اور عمر نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری تحقیق یہہ ہی وقت کہ نہین تہی تم ہنسی اوسمین یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہی کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتہہ ویل اور ہلاکت کی یعنی کہنی لگا وا ویلا وا ثبورا پس ہنسایا مجکو اوس چیز نی کہ دیکہی مینی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی بیہقی نی کتاب بعث و نشور مین مانند اسکی **ف** ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مغفرۃ عام ہوئی کہ حق اللہ بہی بخشے گئے اور حق بندون کے بہی لیکن یہہ قابل قید لگانی کی ہے کہ آنحضرت کے ساتہہ تہی اوس سال مین اونکی لیے یہہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین ہے کہ جسکا حج مقبول ہو کر فسق و فجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہے اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادای حقوق سی اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجے جنت مین سبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت ونکی پہر داخل کریگا اونکو جنت میں اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس آنحضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہ ہوگا کہ کم ہوجائیگا عذاب اور کم ہوجائیگی مدت اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجے بلند ہونگی جنت مین زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی پس یہہ ہے ایک نوع ہی مغفرت کی یہ مولانا ولی اللہ رح

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

باب ہی بیچ بیان پہرنیکی عرفات و مزدلفہ سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عروہ سی کہ کہا عروہ نی پوچہا گیا اسامہ بن زید کہ کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پہری عرفات سی کہا تہی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت

ہی ابن عباس سی یہہ کہ وہ پہری ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی زجر
شدید یعنی ہانکنا جانوروںکا ساتہہ آواز بلند کی اور مارنا اونٹونکو پس اشارہ کیا ساتہہ کوڑی اپنی کی طرف لوگونکی یعنی تاکہ متوجہ ہوں طرف حضرت کی اور سنیں بات حضرت
کی اور فرمایا ای لوگو لازم ہی تمکو آرام سی چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہیں ہی دوڑانا نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی نیکی فقط دوڑانی ہی میں نہیں ہی بلکہ ساتہہ ادا کرنی
افعال حج کی اور پرہیز کرنی ممنوعات کی حاصل یہہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہی لیکن نہ اسطرح کہ پہونچی طرف مکروہات کی اور مترتب ہو اوسپر گناہ پس منافات
ہوئی الحدیث میں اور پہلی حدیث میں ؛ ع وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اسامہ بن زید تہی پیچہی بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پہر پیچہی بٹہایا فضل کو
مزدلفہ سی منا تک پس دونوں نی کہا ہمیشہ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ پہینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری
تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں کہتی پڑہیں پڑہی ہر ایک دونوں سی ساتہہ تکبیر کی یعنی مغرب کی لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کی لیے
جدی اور نفل نہ پڑہی درمیان ان دونوں کی اور نہ پیچہی ہر ایک کی ان دونوں میں سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ان نمازونکی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو
اس سی نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونونکی نہیں لازم آتی ؛ ع ؛ باب قصۃ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سی گذری اوس میں جو یہہ جملہ ہی لم یسبح بینہما
شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑہ چکی تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت میں بہی یہہ آیا ہی انتہی اور
شیخ عابد سندہی نی بہی بیچ حاشیہ درمختار کی اسمیں اختلاف نقل کرکر لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑہی ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَ
الْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا نہیں دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز
پڑہی ہو کوئی نماز مگر اپنی وقت میں سوای دو نمازونکی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑہی اور پڑہی نماز فجر کی اوسدن یعنی مزدلفہ
میں دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سوای دو نمازونکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت نی عرفات میں جمع کی ہیں کہ عصر ظہر
کی وقت میں پڑہی اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تہا سبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان کرنیکی کچہہ نہیں اور پہلی وقت سی مراد یہہ ہی کہ تاریکی
میں پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی میں پڑہتی تہی یہہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیے کہ پہلی فجر سی پڑہنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالمونکی نزدیک ؛ ع وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا میں اون شخصوں میں تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مزدلفہ کی رات کو بیچ زمری ضعیفوں اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف ضعیفوں سی مراد عورتیں اور لڑکی ہیں اونکو حضرت نی پہلی روانہ کر دیا تہا منا کو اونمیں ابن عباس بہی تہی اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی
پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوی سنت یہی ہی اور حضرت نی اہل کو بیچ دیا تا ایذا نہ پاویں بسبب ازدحام کی یہہ جائز ہی اور اور روایت میں آیا ہی چنانچہ
وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنی آفتاب کی مذہب امام اعظم رح کا بہی یہی ہی اور بعضی روایتوں میں
مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اوسپر امام شافعی اور امام احمد نی عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد آدہی رات کی رمی جمار جائز ہے ؛ ح ؛

وعنه عن الفضل بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا عليكم بالسكينة وهو كاف ناقته حتى دخل محسرا وهو من منى قال عليكم بحصى الخذف الذي يرمى به الجمرة وقال لم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کہ نقل کی فضل بن عباس سی اور تہی فضل سوار پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جبکہ چلی مزدلفہ سی منا کو یہہ کہ حضرت نی فرمایا بیچ شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت کہ پہری اور جلد ہانکین سواریاں اور بار کوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتہہ آہستگی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکی ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہاں تک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹہا لینا کنکریوں کا یعنی اس میدان سی مانند کنکریوں خذف کی کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی مناروں پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرة العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرمایا بیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سی مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار نہ تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی تہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتہہ سوار تہی اور محسر منی میں ہی یعنی وہ ایک جگہہ ہی منی کی قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چہوٹے کنکری یا گہٹلی کہجور کی دونون شہادہ کی اونگلیو مین رکہکر پہینکتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ چہوٹی چہوٹی کنکریاں جنی چنی برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہانسی اوٹہالو اور کنکریاں جس جگہہ سی اوٹہاوین جائز ہی مکروہ کنکریاں کہ مناروں پر ایکدفعہ ماری جاوین پہر اونکو نہ اوٹہاوی اور اگر اونہین سی بہی اوٹہاوی جائز ہی لیکن خلاف اولی اور شمنی نی شرح نقایہ مین لکہا ہی کہ اون کنکریوں سی رمی کرنی کراہت تو کرنی ہی لیکن یہہ فعل برا ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ سات کنکریاں اوٹہاوی کہ واسطی رمی جمرة العقبہ کی آج کام آوینگی یا ستر اوٹہاوی کہ سات تو آج کام اوین اور تریسٹہہ اور دنون کی لیوی کہی ع ح طیبی وعن جابر قال افاض النبي صلى الله عليه وسلم من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة واوضع في وادي محسر وامرهم ان يرموا بمثل حصى الخذف وقال لعلي لا اراكم بعد عامي هذا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اوپر تہی تسکین چلنی پر اور حکم کیا لوگونکو ساتہہ آہستہ چلنی کی اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہہ کہ ماریں ساتہہ مانند کنکریوں خذف کی یعنی جیسی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی یعنی صحابہ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکہونگا تمکو پیچہی اس برس کی ف یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجہسی معلوم کرلو اسی سبب سی اس حج کو حجة الوداع کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کہی احکام اور وداع کیا یارونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہ سال ہجرے تہا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ح ع لم اجد هذا الحديث في الصحيحين الا في جامع الترمذي مع تقديم وتاخير کہا صاحب مشکوة نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث بخاری مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتہہ تقدیم و تاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور اوسمین ہی نہین پس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پہر بہی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کی

الفصل الثاني

فصل دوسری عن محمد بن قيس بن مخرمة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان اهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة حين تكون الشمس كانها عمائم الرجال في وجوههم قبل ان تغرب ومن المزدلفة بعد ان تطلع الشمس حين تكون كانها عمائم الرجال في وجوههم وانا لا ندفع من عرفة حتى تغرب الشمس وندفع من المزدلفة قبل ان تطلع الشمس هدينا مخالف لهدي عبدة الاوثان والشرك رواه روایت ہی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کی تہی پہرتی عرفات سی جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہین مردونکی بیچ چہروں انکی پہلی غروب ہونیکی یعنی چلتی عرفات سی پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور چلتی مزدلفہ سی بعد نکلنی آفتاب کی اوسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہین مردونکی اوپر

جیسے دن ونکلے اور تحقیق ہم نہیں چلیں گی عرفات سی یہانتک کہ غروب ہو آفتاب و چلیں گی ہم مزدلفہ سی پہلی نکلنی آفتاب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنی
والون کی طریقہ کی اور شرک کرنی والونکی طریقہ کی **ف** پگڑیان مردونکی یعنی آدہا آفتاب باہر ہوتا تہا اور آدہا غروب مشابہت پگڑیکی ساتہہ ایسی دی کہ آدہا
گرہ پگڑیکی شکل ہوتا ہی اور اسیطرح مزدلفہ سی بھی وقت چلتی کہ آدہا آفتاب طلوع ہوتا اور آدہا اندر اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوڑی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ
مین لکہا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساقہ بنحوہ لمح ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ
لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آگی بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی منا کو رات مزدلفہ کی مین یعنی عید الضحی کی
شب مین کہ ہم کمسن ایک لڑکی تہی اولاد عبد المطلب کیسی سوار گدہونپر پس شروع کیا حضرت نی کہ مارتی تہی ہماری رانونپر یعنی ازراہ محبت کی وقت رخصت کی اور
فرماتی تہی اے چہوٹی بیٹو میری نہ پہینکنا تم کنکریان مناری یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلی آفتاب نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ دلیل ہے
اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور اور اکثر علما کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد سی جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی
کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتہہ کراہت کی اور بعد طلوع آفتاب کی مستحب ہے ع ح **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی
مزدلفہ سی منا کو رات عید قربانکی پس کنکریان مارین مناری پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلی فجر کی پہر چلین اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور تہا یہہ دن ایسا دن
کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنی اونکی نوبت کا دن تہا نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف سبب جہیجنی اونکی رات سی اور طرف
سبب رمی کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دن مین بخلاف اور بی بیونکی کہ اونہون نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ
اس حدیث کی اوپر جائز ہونی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی ہی اور اوروں نی کہا کہ یہہ رخصت ام سلمہ ہی کو تہی اور اورونکو درست نہین پہلی فجر کی بسبب
حدیث ابن عباس کی اور ممکن ہی کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ**
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لبیک کہی مقیم یا عمرہ کرنی والا یہانتک کہ بوسہ دی حجر اسود کو نقل کی یہہ ابوداؤد
نی یعنی مرفوع اور کہا ابوداؤد نی کہ روایت کی گئی ہی یہہ موقوف ہی ابن عباس پر **ف** مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنی والا ہو عمرہ کرنی والون مین سی اور یا عمرہ کرنی
والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کری پس او ترتیب کی لیی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود یہہ ہی کہ عمری مین موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسی حج
مین موقوف کرتی ہین ساتہہ رمی جمرۃ العقبہ کی ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ**
بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى
اَتٰى جَمْعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہہ کہ اوسنی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
عرفات سی پس نہ لگی پانون حضرت کی زمین کو یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** مقصود یہہ ہی کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیادہ پا
نہین چلی نہ یہہ کہ اصلا زمین پر اوتری ہی نہین اسلیی کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑکی طرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور اسامہ
نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگی ہی یعنی مزدلفہ مین پڑہین گی ح **وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ**
يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ

تهجّر بالصلوٰة يوم عرفة فقال عبد الله بن عمر صدق انهم كانوا يجمعون بين الظهر والعصر في السنة فقلت لسالم أفعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سالم وهل يتبعون في ذلك الا سنته رواه البخاري اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا

ابن شہاب نی خبر دی مجکو سالم بن عبد اللہ بن عمر نی یہہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یعنی مکہ مین آکر پوچہا عبد اللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم تہجیر یعنی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی پڑہین یا جمع یا تہجیر پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس سویری پڑہو یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبد اللہ ابن عمر نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی واسطی ادا کرنی طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نی کہ کہا مینی سالم کو کیا کیا ہی یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین تابع کرتی اسمین یعنی اسطرح نماز پڑہنی مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہہ بخاری نی ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکہہ و بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیی تہی وہ عبد الملک بن مروان کی طرفسی عبد اللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکی مین اور ونکو سولی پر کہینچا بعد ازان عبد الملک نی اوس سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبد اللہ بن عمر کی قوال و افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت ونکی نکرنا پس اوسحالت مین دنی یہہ مسئلہ مذکور بہی پوچہا ع

باب رمی الجمار

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی منارون پر ف جمار اصل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور جمار حج نام اون سنگریزونکا ہی کہ منارون پر ماری جاتی ہین اور تین منارون پر کہ وہ سنگریزی مارتی ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہین جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی اور جمرۂ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۂ عقبہ ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان مارنی واجب ہی مح

الفصل الاول

مصباح

عن جابر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر ويقول لتأخذوا مناسككم فاني لا ادري لعلي لا احج بعد حجتي هذه رواه مسلم روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اپنی کیتحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچہی اس حج اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا شافعی نی کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہہ کہ رمی کرے جمرۂ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی کری جمرۂ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسیکہ رمی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی اسمین افضل یہہ ہی کہ پیادہ کری اسلیی کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی واسطی دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہی ساتہہ عاجزی کی اور جو کچہہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۂ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونون میں رمی کی پیادہ شب ح وعنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة بمثل حصى الخذف رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منار کو ساتہہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چہوٹی کنکریونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سرونسی پکڑ کر یعنی چٹکی مین لیکر پہینکی اور معمول بہی اسطرح ہی ع وعنه قال رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة يوم النحر ضحى واما بعد ذلك فاذا زالت الشمس متفق عليه اور روایت جابر سی کہ کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان منار پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچہی دن نحر کی جسوقت کہ ڈہل گیا دوپہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اگر کنکریان منار پر ڈالی ہی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن ہی برا بخلاف رکہہ دینی کی کہ یہہ کافی ہی نہین اور ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سی زوال کی پہلی تک کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال کی رمی کرتا تہا ابن ہمام نی کہا حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن بہی اگر مکہ کو جاوی تو پہلی ہونی فجر تیرہوین کی چلا جاوی اور اگر بعد ہونی فجر کی جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اوسدن پہلی زوال کی بہی رمی جائز ہی ح وعن

عبد اللہ بن مسعود انہ انتہی الی الجمرۃ الکبری فجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی بسبع حصیات یکبر
مع کل حصاۃ ثم قال ہکذا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی یہہ کہ وہ پہونچی طرف جمرۂ کبری کی
یعنی جمرۃ العقبہ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنی اور منی کو داہنی اپنی اور پہینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی پہر کہا
ابن مسعود نی کہ اسیطرح سی پہینکین کنکریان اوس شخص نی کہ اوتاری گئی اوسپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
پس کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف اور جمرات کو رمی کری تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کہڑا ہووی۔ اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر
کہتی تہی ساتہہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی
مذکور ہین۔ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستجمار تو ورمی الجمار تو والسعی بین
الصفا والمروۃ تو والطواف تو واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتو رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پہینکنا کنکریونکا طاق ہی یعنی سات کنکریان پہینکی اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی طاق ہی یعنی سات
بار اور گرد پہرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ دہونی اگر کی لیوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات
بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات سات کنکریان پہینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی اور طواف
مین سات بار پہرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہمارے نزدیک چار شوط یعنی پہیری فرض ہین اور باقی واجب۔ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ
صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہی قدامہ
بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتی تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹنی صہبا پر نہ تہا اوس جگہہ
مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** صہبا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ سفیدی اوسکی
ساتہہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالونکی سرخ ہون اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہی کہ جیسی امیرونکی آگی نقیب وچوبدار اہتمام کرتی چلتی ہین
حضرت کی آگی معمول نہ تہا۔ح **وعن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا
والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا مناروں کا اور پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ظاہر مین یہہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادۃ ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہہ مقرر ہوئی واسطی
قائم کرنی ذکر اللہ کی یعنی تکبیر سنت ہی ساتہہ ہر کنکری کی اور دعائین کو سنت ہین سعی مین۔ع **وعنہا** قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی
لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا نہ بنادین ہم آپکی لیی عمارت کہ سایہ کری تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ ہی بٹہانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی نقل کی یہہ
ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتہہ سبقت کی ہی نہ ساتہہ مکان بنانیکی یعنی منا ایسی جگہہ ہی کہ کسیکی لیی خصوصیت
اوسمین نہین جو پہلی پہونچی کسی جگہہ منی مین مستحق اوسکا وہی ہی۔ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** نافع قال ان ابن عمر
کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ

(۱۳) **وعن مالک** روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر تہی ٹہیرتی نزدیک دو مناروں پہلی کی ٹہیرنا دراز اللہ اکبر کہتی اور سبحان اللہ کہتی اور الحمد للہ کہتی اور دعا مانگتی اللہ سی یعنی ہاتہہ اوٹہا کر اور نہ ٹہیرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** مراد دو مناروں پہلی سی جمرہ اول اور وسطی ہی ابن ہمام نی جب ونبر یں کر چکتی تو ٹہیر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹہیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑہنی مسنون ہین اور لکہا ہی علما نی کہ بقدر پڑہنی سورۂ بقرہ کی کہڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کہڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کر گئی ہین اور نہین ٹہیرتی تہی یعنی دعا کی لیئی نزدیک جمرہ عقبہ کی نہ دن نحر کی اور نہ اور ایام میں اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل در باب یوم النحر میں آویگا کہ کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم ع ح

باب الہدی

باب ہی بیچ بیان ہدی کی **ف** ہدی ساتہہ زبر ہ کی اور سکون دال کی نام اون چار پایونکا ہی کہ حرم میں ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بہیڑ ہو خواہ گائین بیل بہینس خواہ اونٹ اور عمر وغیرہ جو قربانی مین شرط ہی سو ہی ہین ہی کفایت کرتی ہی بکری اور ماننداسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارہ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانیکی تو نہین کفایت کرتا ان میں مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہی واجب اور تطوع یعنی نفل پہر ہدی واجب کی کئی قسمیں ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہہ ہی کہ بندہ ہدیہ بہیجتا ہی اسکو جناب حق میں اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی سی بسبب اسکی ح مولانا المتقی الاجر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عباس** قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بذي الحليفة ثم دعا بناقته فاشعرها في صفحة سنامها الايمن وسلت الدم عنها وقلدها نعلين ثم ركب راحلته فلما استوت به على البيداء اهل بالحج رواه مسلم روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارہ کی کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچہہ ڈالا خون اوسکا اور ہار ڈالا گلی میں دو جوتیونکا پہر سوار ہوی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصوا تہا پس جبکہ اوٹہایا اونٹنی نی آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہہ حج کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جب حضرت حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہنچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کی لی چلی تہی پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب میں اور خون پونچہکر دو جوتیان اوسکی گلی میں ڈالین واسطی علامت ہدی کی تاکہ لوگ اس نشان سی معلوم کرلیں کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کریں قصاق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہنچا دیویں اور یہہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ جسپر یہہ علامت نہ دیکہتی تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی یہہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم میں یعنی بکری دنبہ بہیڑ میں ترک کری اشعار کو سلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہار ڈالنا مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علما نی تاویل اسکی یہہ کی ہی کہ امام ابو حنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوس وقت میں لوگ بہت زخم کر دیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی ذی الحلیفہ میں پڑہی اور باب صلوۃ السفر میں بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مدینہ میں پڑہی اور عصر ذی الحلیفہ میں پس تطبیق انمین یون ہی چاہی کہ ابن عباس نی حضرت کی ساتہہ نماز ظہر کی مدینہ میں نہ پڑہی ہو گی حضرت کو نفل پڑہتی دیکہکر ذی الحلیفہ میں گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑہتی ہیں اور لبیک کہی ساتہہ حج کی یعنی اور عمرہ کی سلیی کہ صحیحین میں انس سی آیا ہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتی تہی ساتہہ حج اور عمرہ کی پس اوسی نی فقط حج ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی یا یہہ کہ اسنا ہو عمرہ کا ذکر کرنا ح ع مولانا **وعن عائشة** قالت اهدى النبي صلى الله عليه وسلم الى البيت غنما فقلدها متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہدی بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار طرف خانہ کعبہ کی بکریان پہر ہار

ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی آئین امام مالک کا ۱ ع **وعن** جابرٍ قال ذبح رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن عائشۃ بقرۃ یوم النحر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کی طرف سے ایک گائین نحر کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعنہ** قال نحر النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن نسائہ بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا نحر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیونکی طرف سے ایک گائی اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا گیا ہی کہ یہہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نے اونکی اذن سے قربانی کی ہوگی ایسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سے بغیر اذن اوسکی کے روا نہین ذکرہ الطیبی ، اور مشہور ائمہ کی نزدیک یہہ ہی کہ گائین سات تک کیطرف سے قربانی کرنی جائز ہے اور امام مالک کی نزدیک ایک گائین یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والونکی طرف سے کفایت کرتی ہی پس یہہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کی طرف سے کی ہو اور اور ونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کی طرف سے کی ہوگی ۱ ع ح **وعن** عائشۃ قالت فتلت قلائد بدن النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بیدیّ ثمّ قلّدھا واشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیءٌ کان احلّ لہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا بٹی مینی ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتھہ سے پہر ڈالی ونکی گلی مین ور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیی اور ہدی کرکر بہیجا اونکو طرف خانہ کعبہ کی یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر کو امیر حاجیو نکا کرکر بہیجا اور اونکی ساتہہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال کی گیئی اونکی لیی نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نے **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ نے یہہ بات ایسلیے کہی کہ اونہون نے سنا تہا کہ ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوئی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہنچی ہدی حرم مین ور نحر کیجاوی پس یہہ حدیث بیان کرکر قول ابن عباس کا رد کیا ۱ ح ۸ **وعنہا** قالت فتلت قلائدھا من عھنٍ کان عندی ثمّ بعث بھا معَ ابی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا بٹی مینی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونکو ہدی کرکر ساتہہ باپ میری یعنی حضرت ابوبکر کی نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رای رجلًا یسوق بدنۃً فقال ارکبھا فقال انّھا بدنۃ قال ارکبھا فقال انّھا بدنۃ قال ارکبھا ویلک فی الثّانیۃ او الثّالثۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوس نی کہ تحقیق یہہ ہدی ہی یعنی کیونکر سوار ہوؤن اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وائے ہی تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **وعن** ابی الزّبیر قال سمعتُ جابر بن عبد اللّٰہ سُئل عن رکوب الھدی فقال سمعتُ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول ارکبھا بالمعروف اذا الجئتَ الیھا حتّی تجد ظھرًا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گیی سوار ہونی ہدی کیسی پس کہا کہ سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہوا وسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جس وقت کہ مضطر ہووی تو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اختلاف کیا ہی علما نی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضی تو کہتی ہین کہ اگر ضرر نکری تو سوار ہووی اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ۱ ح ۸ ع **وعن** ابن عبّاسٍ قال بعث رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ستّ عشرۃ بدنۃ مع رجلٍ وامّرہ فیھا فقال یا رسول اللّٰہ کیف اصنع بما ابدع علیّ منھا قال انحرھا ثمّ اصبغ نعلیھا فی دمھا ثمّ اجعلھا علی صفحتھا و

لا تأكل منها انت ولا احد من اهل رفقتك رواه مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سولہ اونٹ ساتہہ
ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی کی کو اور مہر کیا اوسکو اونپر یعنی نگہبانی کرتا ہوا لیجاوی اور مکہ مین پہنچکر ذبح کری پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرون مین اوس
اونٹ کو کہ نہ چل سکی اونمین سی یعنی بسبب تہک جانیکی یا دبلاپی کی قریب لمرگ ہو فرمایا ذبح کر اوسکو پہر رنگ دی دونون پاپوشین اوسکی خون اوسکی مین
یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تہین بطریق ہار کی پہر چہاپ دی تو اون پاپوشونسی اوسکی کنارہ کوہان اوسکی اور نہ کہا اوسمین سی تو اور نہ کوئی رفیقون
تیری سی نقل کی یہہ مسلم نی ف چہاپہ دینی کو اسلیی فرمایا کہ تا جانین اوسکو چلنی والی کہ ہدی ہی پس کہاوین اوسمین سی فقیر نہ اغنیا کہ کہانا اوسکا اغنیا پر حرام ہے
اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیی کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کر کر اپنی کہانیکی لیی ذبح نہ کر ڈالین اور اگر کوئی کہی
کہ جب کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یونہین ضائع ہوگا جواب یہہ کہ جنگل کی رہنی والی انکی پیچہی منتفع ہونگی اور کبہی اور قافلہ والی کہ بعد اونکی آتی ہین
وہ فائدہ اوٹہاتی ہین اوس سی ش ع راستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کریں اوسکا تو یہہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اوسکا کہانا اغنیا کو اور قافلہ
والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا عیب فاحش ہو تو اور ہدی قائم
مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپہ دی اور
نہ کہاوی اوس سی وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جاکر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی
مین سی کہانا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکہا ہی کہ یہہ حکم اوس ہدی کا ہی کہ واجب
کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی راستی کی ہدی کو واجب کی ہدی پر قیاس کر کر یہہ لکہا ہی
اور یہہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم مولانا **وعن** جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ
کی اونٹ سات کی طرفسی اور گائین سات کی طرفسی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شریک ہونا سات
کا اونٹ مین اور گائین مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرحکی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بہی ہدی یا قربت مختلفہ
ہو جیسیکہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا تو بہی جائز ہی اور امام
مالک کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع طیبی ش ع **وعن** ابن عمر
انه اتى على رجل قد اناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹہایا تہا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تہا اوسکو کہا ابن عمر نی کہ کہڑا کر تو اوسکو اور پانون
باندہ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نحر کہتی ہین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کہتی ہین چہری
گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کر کر بایان انور رستی سی باندہ کر
اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکہا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ کہڑا کر کر نحر کرنا افضل ہی اور اگر کہڑا نہ کر سکی تو بٹہا
کر کرنا افضل ہی لٹا کر نسی اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پانون کہلی ذبح کری ش ح ع **وعن** علی قال امرني رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان اقوم على بدنه وان اتصدق بلحمها وجلودها واجلتها وان لا اعطي الجزار منها قال
نحن نعطيه من عندنا متفق عليه اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ خبرگیری کرون مین

اونکی اونٹونکی اور یہہ کہ تصدق کرون مین اونکی گوشت اور پوست اور جہولین اور یہہ کہ نہ دون مین قصاب کو اون مین سی یعنی مزدوری اونکی اون مین سی نہ دون فرمایا حضرت نی ہم دینگی اوسکو یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد اونٹونسی وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کی لی گئی تہی مکی مین بیچ حجۃ الوداع کی اور وہ سب سو تہی جیسیکہ اوپر گذرا اور جہول اور مہار اور کہال وغیرہ ہدی کی للہ دیدی قصاب کو اوسکی مزدوری مین نہ دی اور جسانا دیدی تو جائز ہی بالاجماع اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر للہ دیدی تو بہی جائز ہی اور ہدی کا دودہ نہ دوہی بلکہ اوسکی چہاتی پر ٹہنڈا پانی چہڑک دی تا دودہ منقطع ہوجاوی اور اگر دوہی تو للہ دیدی ع ح ملتقی **وعن جابر** قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم نہ کہاتی گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سی پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہاؤ اور توشہ کر رکہو یعنی بعد تین دن کی بہی پس کہایا ہمنی اور توشہ کیا ہمنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابتداء اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نی حکم فرمایا تہا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دنکی جمع نہ کرکر کہا کرو کہانیکی لیی للہ دیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سکو میسر ہوئی اجازت فرمادی کہ اگر بعد تین دن کی بہی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا شمنی نی کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی اور نہین جائز ہی سوای انکی اور ہدایا مین سی کہانا نہلیی کہ وہ کفارات ہین ح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن ابن عباس** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَاْسِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئی سال حدیبیہ کی مین بیچ ہدایا اپنی کی اونٹ کہ تہا ابوجہل کا اوسکی ناک مین ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونی کی تہی غصہ مین ڈالتی تہی بسبب اوسکی مشرکونکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہٹی سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلی تہی کہ مشرکون نی حدیبیہ مین روکا اور مکی مین نہ آنی دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کر لیگئی ذبح کرنیکی لیی او نمین ایک اونٹ ابوجہل کا بہی تہا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تہا اوسکو حضرت اسلیی لیگئی تا مشرک دیکہکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانونکی ہاتہہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سی معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہی ع ح + **وعن ناجية** الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتہہ اوس جانور کی کہ قریب مرنیکی پہنچی جانورون ہدی کی مین سی فرمایا کہ ذبح کرڈال اوسکو پہر رنگ پاپوش اوسکی اوسکی خون مین یعنی جو کہ اوسکی ہار مین ہی اوسکو خون مین رنگ کر اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑدی درمیان لوگونکی اور درمیان اوسکی یعنی منع نکر فقرا کو اوسکی کہانیسی پس کہاوین وہ اوس سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ناجیہ اسلمی سی **ف** کہاوین وہ اوس سی یعنی فقرا سوای ہمراہیونکی جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہی اور ناجیہ اسلمی سی ظاہر یہہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہی اور ذات ایک ہی ہی یعنی کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہی ہی پس بعضون نی اسلمی کہا اور بعضون نی خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکی قبیلہ کی ہین ح **وعن عبد الله بن قرط** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ

بدنۃ قال فلما وجبت جنوبہا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افہمہا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواہ ابو داود
روایت ہی عبد اللہ بن قرط سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ بہت بڑا دن دنونمین نزدیک اللہ کی دن نحر کا ہی پہر دن قر کا کہا ثور نی کہ راوی حدیث
کا ہی اور وہ دن دوسرا ہی یعنی گیارہوین تاریخ کہا راوی نی اور نزدیک کہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پانچ یا چہہ پس شروع کیا اونٹون نے
نزدیک ہونی تہی طرف حضرت کی تا کسکو اونمین سی پہلی ذبح کرین کہا راوی نی پس جب گرین کروٹین جانورونکی زمین پر کہا راوی نی پس بولی
حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجہا مین اوسکو پہر کہا مینی یعنی اوس شخص کو کہ پاس تہا میری کہ کیا فرمایا حضرت نی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ
کر لیجاوی یعنی اس ہدی مین سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وذکر حدیثا ابن عباس وجابر فی باب الاضحیۃ** اور ذکر کی گئین دونون
حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ مین **ف** بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ بزرگ ایام سی دن نحر کا ہی اسلیی کہ عشرہ
افضل ہی اپنی سوا دسی انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ کا ہی پہر بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضی سے معلوم
ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہی انمین تطبیق یون دیجاوی کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتہہ اشہر حرم کی یعنی اشہر حرم مین عشرہ
ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام مہینونمین افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی اور نہین بعید ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ افضلیت
مختلف ہی باعتبار حیثیت کی یعنی رمضان مین روزی کہی جاتی ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہی اس جہت سے
تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس جہت سی وہ افضل ہی اور پہر دن قر کا عید کی دوسری دن کا یہہ
نام اسلیی ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتی ہین اوس دن منا مین بعد رنج اوٹہانیکی ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عرفہ افضل ایام ہی پس
یہان بہی وہی مراد ہی کہ جملہ افضل ایام سی عرفہ ہی اور تا کسکو اونمین پہلی ذبح کرین یعنی واسطی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک
منتظر اسکا تہا کہ مجہی پہلی ذبح کرین اور یہہ معجزہ تہا حضرت کا ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ وفی بیتہ منہ شیء فلما کان
العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا العام الماضی قال کلوا واطعموا وادخروا فان ذلک العام کان بالناس
جہد فاردت ان تعینوا فیہم متفق علیہ روایت ہی سلمہ بن الاکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قربانی کری تم مین سی پس نہ صبح کری
پیچہی تیسری دن کی اسحال مین کہ اوسکی گہر مین ہو کچہہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نی ای رسول خدا کی کرین ہم جیسا کیا تہا پچہلی
سال گذری ہوی مین یعنی نہ رکہین گوشت قربانی بعد تین دنکی فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیی کہ تحقیق اوس سال مین لوگونپر تہی محنت و مشقت
و محتاجگی پس چاہا مینی یعنی ساتہہ منع کرنیکی جمع کرنیسی یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نہ رہی تہی تو رہی اگر رکہو گی اجازت ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **ف** ایکسال قحط شدید ہوا تہا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بہر گیا تہا باہر کی رہنی والونسی اوس سال حضرت نی فرمایا تہا کہ جتنا گوشت لوگون پاس ہو
تقسیم کر دین جمع نہ کر رکہین سال آیندہ مین جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی کہنی کی ع

وعن نبیشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نہیناکم عن لحومہا ان تاکلوہا فوق ثلث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا وادخروا
واتجروا الا وان ہذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ ابو داود اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی ہم منع کرتی تمکو گوشت قربانی یا ہدی کیسی یہہ کہ کہاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سی تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہاری
فقرا کو بہی پہنچی لایا اللہ تعالی وسعت پس کہاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتہہ تصدق کرنیکی خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کی

کہ چار دن ہین دن ہین کہانے اور پینے کی یعنی پس وہ روزہ حرام ہے انمین اور یاد کرنے خدا کی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی یہہ دن بہت یاد کرنے
خدا کی ہین بموجب قول اللہ تعالیٰ کی فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا ؁

باب الحلق

باب ہی بیچ بیان سر منڈانیکی **ف** اسباب مین سر منڈانیکا ذکر ہی اور بال کترواں کا ہی اور مولف نے اکتفا کیا ہی ساتھہ بیان کرنے افضل کی کہ احرام سی نکلنے تو
سر منڈانا افضل ہی بال کتروانی سی اور تفصیل اسکی آگی ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور ثابت نہین ہوا ہی منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای
حج اور عمرہ کی ؁

الفصل الاول

فصل ہی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق رأسہ فی حجۃ الوداع واناس من اصحابہ وقصر بعضہم متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا
سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضی لوگون نے بہی منڈایا صحابیونمین سی اور کتروائی بال بعضی صحابیون نے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** بعضون نے
واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنے فضیلت کی سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائی اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہی کہ حضرت نے عمرۃ القضا
مین بال کتروائی پس دونون چیزین حضرت سی ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہی ؁ وعن ابن عباس قال قال لی معویۃ
انی قصرت من رأس النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ بمشقص متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہا واسطی میری
معاویہ نے کہ تحقیق مینی کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کی ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضون نے کہا کہ
مشقص ہی قینچی کو کہتی ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائی اپنی حج مین بلکہ
سر منڈایا تہا پس یہہ بال کتروانی جو معاویہ نے روایت کی عمرہ مین تہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کی اسلیی کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتی منا
مین ؁ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حجۃ الوداع اللہم ارحم المحلقین قالوا
والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی
یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعا
رحمت کیجیی یا رسول اللہ فرمایا الٰہی رحم کر سر منڈانیوالونپر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانی والی بالونکی لیی بہی دعا رحمت کی کیجیی یا رسول اللہ کہا حضرت نے
اور کتروانی والونپر بہی رحم کر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس سے افضلیت سر منڈانیکی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانیوالیکی لیی دعا کی اور
کتروانیوالونکی لیی کئی بار کی بعد ؁ وعن یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
دعا للمحلقین ثلثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم اور روایت ہی یحیی بن حصین سی کہ نقل کی اپنی دادا سی کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اوسنی
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطی منڈانیوالونکی تین بار اور واسطی کتروانیوالونکی ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
صحیحین کی روایت کہ اسکی اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار سر منڈانیوالونکی لیی دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالونکی لیی اور صحیحین
کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتہی بار مین حضرت نے دعا کی کتروانی والونکی لیی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانی والونکی لیی دعا کی اور
ایکبار کتروانی والونکی لیی خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتہی بار مین علیحدہ انکی لیی دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہی کہ یہہ دعا کئی مجلسونمین
کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانی والونکی لیی اور تیسری بار کتروانی والونکی لیی اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانی والونکی لیی اور چوتہی بار کتروانی والونکی لیی
یا یہہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اوسکی نزدیک روایت کیا ؁ مولانا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی
فاتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ

ثم

ثم دعا ابا طلحة الانصاري فاعطاه اياه ثم ناول الشق الايسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس متفق عليه ۔ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی منا مین پہر آئی جمرۃ العقبہ کی پاس پس مارین کنکریان اوسکو پہر آئی اپنی مکانمین کہ منا مین تہا اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر مونڈنیوالیکو کہ نام اوسکا معمر بن عبد اللہ تہا اور آگی کی سر مونڈنیوالیکی داہنی طرف اپنی سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پہر بلایا حضرت نی ابو طلحہ انصاری کو اور دی بال منڈی ہوی اونکو پہر آگی کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دی بال منڈی ہوی ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ داہنی طرفسی ابتدا کرنی سر منڈانی مین سنت ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانیوالیکی معتبر ہی اور بعضون نی کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی معتبر ہی ۱۲ ع ح

وعن عائشة قالت كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم ويوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندہنی کی یعنی احرام حج کا باندہی یا عمرہ کا یا دونون کا دن نحر کی پہلی طواف کرنی خانہ کعبہ کی یعنی بعد سر منڈانی اور کپڑی پہننی کی ساتہہ خوشبوئی کی کہ اوسمین ہوتا مشک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علما نی کہ اول ہیچ خوشبوئی احرام کی مشک و گلاب ہی اور دن نحر کی احرام سی نکل آتی ہین اور سب چیزین حلال ہو جاتی ہین سوائی عورت کی اور بعد طواف کی عورت بہی حلال ہو جاتی ہی یعنی جماع کرنا اوس سی ۱۲ ح

وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افاض يوم النحر ثم رجع فصلى الظهر بمنى رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مکی مین دن نحر کی یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہری یعنی اوسی روز اور نماز پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نی ف باب حجۃ الوداع مین جابر سی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت نی نماز ظہر کی مکی مین پڑہی اور اس سی معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہی وہانسی دیکہہ لی

الفصل الثاني فصل دوسری

عن علي وعائشة قالا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة رأسها رواه الترمذي روایت ہی حضرت علی اور حضرت عائشہ سی کہ کہا دونون نی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جب احرام سی نکلی تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد ہی اسلیی کہ سر منڈانا عورتکو حرام ہی مانند داڑہی منڈانیکی مرد کو مگر بضرورت جائز ہی عورت کو سر منڈانا ۱۲ ع

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير رواه ابو داود والترمذي والدارمي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی عورتون پر سر منڈانا سوای اسکی نہین کہ عورتون پر ہی کترانا نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی ف یعنی عورتین احرام سی نکلین تو اونپر سر منڈانا واجب نہین بلکہ حرام ہی اور واجب ہی اونپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکی کہ واجب ہی اونپر ایک ان دونون سی اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہماری نزدیک کترانی مین تو واجب یہہ ہی کہ بقدر ایک انگشت کی سری چوتہائی سرکی بالونکی کتروائی اور تمام سرکی کتروانی مستحب ہی اور منڈانی مین چوتہائی سرکا منڈوانا واجب ہی اور ساری سرکا افضل مذہب تو یہہ ہی اور اختیار کیا ہی ابن ہمام نی جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نی کہ واجب ہی منڈانا اور کتروانا ساری سرکا اور دعوی کیا ہی کہ صواب یہی ہی ۱۲ ع درمختار وهذا الباب خال عن الفصل الثالث اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی

باب

بیچ بیان متعلقات پہلی باب کی

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف في حجة الوداع بمنى للناس يسألونه فجاءه رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمي فقال ارم ولا حرج فما سئل النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ
حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیری حجۃ الوداع مین بیچ منا کی واسطی لوگونکی کہ پوچہتی تہی مسائل حضرت سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا مین
پس منڈوا یا مینی سر اپنا پہلی ذبح کرنیکی پس فرمایا کہ ذبح کرلی اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین پس نحر کی مینی پہلی کنکریون
مارنیکی منارہ پر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہ پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سی کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر کہ فرمایا کر اور نہین گناہ
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہہ ہی کہ آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینی پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا پہینک
نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینی خانہ کعبہ کا پہلی پہینکنی کنکریون کی فرمایا اب کنکریان پہینک لی اور نہین گناہ **ف** دن نحر کی
چار چیزین اس ترتیب سی کرنی چاہیین کہ پہلی منا مین پہنچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارہ کا ہی سات کنکریان ماری پہر جانور کہ ساتھ لایا ہو اوسکا ذبح کری
پہر سر منڈاوی پہر مکہ مین جاکر طواف کری خانہ کعبہ کا اس ترتیب سی کرنا ان چیزونکا سنت ہی اکثرونکی نزدیک بموجب اس حدیث کی اور امام شافعی اور امام احمد
بہی انہین مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکی نزدیک اگر کوئی چیز آگی پیچہی ہوجاوی اور کہا ایک جماعت نی کہ یہہ ترتیب واجب ہی اور امام اعظم اور امام
مالک انہین مین ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نہ ہونی حرج سی نہونا گناہ کا ہی بسبب جہل و نسیان کی لیکن دم واجب ہی یعنی انہین سی کوئی چیز آگی پیچہی ہوجاوی تو ایک
بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور طیبی نی کہا کہ روایت کی ابن عباس نی مثل اس حدیث کی اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہہ معنی نہ سمجہی تو کیون دم واجب
کرتی واللہ اعلم ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی جاتی دن نحر کی بیچ منا مین فرماتی
نہین گناہ پس پوچہا آپ سی ایک شخص نی کہا کہ کنکریان پہینکین مینی پیچہی شام ہونیکی پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نزدیک امام موکے
اگر دن نحر کی تاخیر کری کنکریان پہینکنی مین غروب تک تو لازم ہوتا ہی دم اور مراد پیچہی شام سی انکی نزدیک بعد عصر ہی اور بیچ مذہب ہمارے کی اسمین تفصیل ہی
کہ کنکریان پہینکنی کی لیی مابعد طلوع فجر کا دن نحر کی وقت جواز کا ہی ساتہہ اساءت کی یعنی جائز ہی لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہی اور
مابعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہی بغیر اساءت کی اور رات وقت جواز ہی ساتہہ اساءت کی اور اساءت اس صورت مین ہی کہ بلا عذر رات تک تاخیر کری پس اگر
چرواہی اور مانند انکی رات کو کنکریان پہینکین تو انکی حق مین اساءت نہین چنانچہ اس حدیث مین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکی ہوگا اوسکو فرمایا
کہ گناہ نہین اسلیی کہ معذور تہا اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر تاخیر کری رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کری اور اوسپر دم لازم آتا ہی ابوحنیفہ کی نزدیک بخلاف صاحبین
کی پہر وقت مسنون بیچ دو دنونکی کہ بعد دن نحر کی ہین بعد زوال سی غروب ہونی آفتاب تک ہی اور مابعد غروب سی طلوع ہونی فجر تک وقت مکروہ ہی اور جب
طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کی اور صاحبین کی نزدیک باقی ہی اور وقت قضا کا باقی ہی اتفاقا اور جب غروب ہو وی آفتاب
چوتہی دنکا یعنی تیرہوین کا تو فوت ہوتا ہی وقت ادا اور قضا کا سبکی نزدیک ہ ح م ع،

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ
قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق
مینی طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلی سر منڈانیکی فرمایا اوسکو اب سر منڈالی یا کتر ڈالی اور نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا مینی پہلی پہینکنی
کنکریونکی فرمایا پہینک کنکریان اور نہین گناہ نقل کی یہہ ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَاْتُوْنَہٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا نکلا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کرنیکو پس تہی لوگ آتی حضرت کی پاس بعضا کہنی والا کہتا یا رسول اللہ پہرا مین صفا مروہ مین پہلی طواف کرنیکی یا پیچہی کی مینی ایک چیز یا پہلی کی مینی ایک چیز یعنی بیچ افعال یام منا کی پس تہی حضرت فرماتی نہین کچھ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہی کہ آبروریزی کری مسلمانکی اسحال مین کہ وہ شخص ہی ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** پہرا مین صفا مروہ مین یعنی سعی حج کی لیی پیچہی احرام کی در طواف قدوم کی اگر آفاقی تہا یا پیچہی طواف نفل کی اگر مکی تہا پہلی طواف کی یعنی طواف افاضہ کی اور آخر حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کی بسبب ناداستگی کی گناہ نہین ہی گناہ اوسپر ہی کہ از راہ ظلم کی ناحق کسیکی آبروریزی کری یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کری اوس سی وہ نکل گیا کہ دین کی لیی کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہین

بَابُ خُطْبَۃِ یَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّوْدِیْعِ

اب ہی بیچ بیان خطبہ کی دن نحر کی اور پہینکنی کنکریون کی تشریق کی دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کی اور بیچ بیان طواف رخصت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَۃُ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پہر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تہا بیچ دن پیدا کرنی اللہ تعالی کی آسمان وزمین کو یعنی برس بارہ مہینی کا ہوگیا اونمین سی چار مہینی با حرمت ہین تین تو پی درپی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کی ہی اور فرمایا حضرت نی کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی پہر فرمایا کیا نہین ہی ذیحجہ کہا ہمنی ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی بلدہ کہ نام مکہ کی ہی عرض کیا ہمنی مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہی یہہ عرض کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پہر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ وہ نام رکہین گی اوسکا ساتہہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی دن نحر کا عرض کیا ہمنی کہ ہان مقرر ہی فرمایا پس تحقیق خون تمہاری اور مال تمہاری اور آبروئین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونی اسدن تمہاریکی بیچ اس بستی تمہاریکی بیچ اس مہینی تمہاریکی اور البتہ ملوگی پروردگار اپنی سی پس پوچہی گا تمسی عملون تمہارسی خبردار ہو پس نہ پہر جانا میری وفات کی پیچہی گمراہ ہوکر کہ ماری بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہنچا میں نی یعنی احکام الہی عرض کیا ہمنی کہ ہان پہنچا دیا کہا حضرت نی یا الہی تو گواہ رہ یعنی انکی اقرار پر تا روز قیامت کی منکر نہون پس چاہیی کہ پہنچاوی حاضر

فائب اور بعضی سمجھا ہی انی زیادہ یاد رکھتی ہین سنی والمسئی نقل کی یہہ جھا ہے ووقت خطبہ فرمایا آنحضرت مستحب ہی نزدیک شافعیہ کی خطبہ حج اول ایام نحر کی اور ہمارے نزدیک دوسری دن نحر کی چنانچہ ہدایہ بقول صحیحہ مین ہے دوسری دنکا آلی ہی وہ موید مین ہماری مذہب کی پس یہہ خطبہ مذکورہ نصیحت ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسری دن نحر کی واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینی کا برس ہو گیا جیسا کہ ابتدائی پیدائش مین تہا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیۃ تک معنی کلام کی یہہ ہین کہ عرب نی ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تہا اسکو ایک برس بارہ مہینی کا مقرر کیا تہا اور ایک برس تیرہ مہینی کا پس تاخیر کرتی تہی حج کو ہر دو برس مین ایک مہینی سی طرف دوسری مہینی کی کہ بعد اسکی ہوتا پس متبدل ہوتی مہینی انکی اور حلال ٹہیراتی مہینون حرام کو اور حرام ٹہیراتی غیر انکو یعنی پہلی مہینون حرام مین لڑتی نہ تہی اور بہت تعظیم کرتی تہی انکی اور اس حساب سی حرام مہینو کو حلال کر ڈالا تہا یعنی اگرچہ واقع مین مثلا محرم ہوتا اور اسکو وہ اپنی حساب سی محرم نہ جانتی اور لڑتی اور ان مہینونکی غیر کو حرام ٹہیراتی اپنی حساب سی تو جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا انما النسیء زیادۃ فی الکفر الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالی نی اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیأت پر پس جس برس مین کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نی اس برس مین حج اپنی جگہہ پر تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ان الزمان قد استدار کہ جتنی مہینی حکم کیا اللہ تعالی نی یہہ کہ ہو حج اس وقت مین پس یاد رکہو اسکو اور کیا کہ حج اس وقت مین مبدل کیا کرو ایک مہینی سی طرف دوسری مہینی کی اور کہا بیضاوی نی کہ تہی عرب جب آتا مہینا حرام اور انکو اس مین لڑنا منظور ہوتا حلال ٹہیرا لیتی اور ٹہیراتی جگہہ اسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تہی خصوصیت مہینونکی اور اعتبار کیا تہا شمار عدد اونہی پس گویا کہ تہی عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور سنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم یعنی علیحدہ ہی مہینون سی جلد پہلی کی اور چار مہینی با حرمت ہین فرمایا اللہ تعالی نی فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نی کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہی اور تاویل کیا ہی اوسہون نی ظلم کو ساتہہ ارتکاب معاصی کی انمین یعنی نہ کرو انمین کہ بہت برا ہی مانند گناہ کرنیکی حرم مین اور حالت احرام مین اور سوید ہی قول ہوتا ہہہ کہ حضرت نی گہیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سی حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کی اور بعضون نی کہا حرمت انکی اب بہی باقی ہی و رجب مضر تام قبیلہ کا ہی عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتی تہی اسلیے رجب انکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینی وغیرہ کو اسلیے پوچہا کہ لوگونکی نفسونمین حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دنکی قرار پکڑی ہی تاکہ بنا کرین وہ سپر جو کہ منظور تہا بیان کرنا پہر لوگون نی جو کہا جواب مین کہ اللہ و رسول اوسکا خوب جانتا ہی ازراہ ادب کی کہا اور تاکہ معلوم کرین کہ غرض اس سوال سی کیا ہی اور ایک روایت مین کفارا آیا ہی بدل ضلالا کی یعنی مشابہ کافرونکی ہو جانا اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنی لگی ۱۲ ع وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی وبرہ سی کہا پوچہا مینی ابن عمر سی کہ کس وقت پہینکو مین کنکریان منارون پر یعنی کیا روز بارہوین ذی الحجہ کو فرمایا جسوقت پہینکی امام تیرا پس پہینک یعنی پیروی کر رمی مین اوسکی کہ بنسبت تیری زیادہ جانتا ہو وقت رمی کو پس پہر عرض کیا مینی اوپر مسئلہ یعنی چاہی مینی تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تہی ہم انتظار کرتی یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈہلتی دوپہر رمی کرتی ہم یعنی پہینکتی کنکریان نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سالم سی کہ تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ تہی پہینکتی نزدیک کی منارہ پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی پیچہی ہر کنکری کی پہر آگی بڑہتی یہانتک کہ آتی زمین نرم

پہر پہر کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی دیر تک یعنی بقدر پڑہنی سورہ بقرہ کی اور دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی پہر پہینکتی بیچ کی برجی پر سات کنکریان
اللہ اکبر کہتی جب پہینکتی کنکری پہر چلتی بائین طرف یہانتک کہ آتی زمین نرم مین اور کہڑی ہوتی سامنی قبلہ کی پہر دعا مانگتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور
کہڑی رہتی دیر تک پہر پہینکتی مناری عقبہ پر نالیکی اندر سی سات کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی نزدیک ہر کنکری کی اور نہ ٹہیرتی نزدیک اسکی پہر پہرتی اور کہتی
اسیطرح سی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتی تہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ترتیب مذکور ہی رمی کرنی ہماری نزدیک سنت ہی لیکن احتیاط
مقتضی اسکی ہی کہ اسکو ترک نکری اسلیی کہ واجب ہی امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پہر موالات یعنی پی در پی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کی مذہب مین
واجب اور نالی کی اندر سی ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کنکریان پہینکی جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سی تو کافی ہی لیکن یہہ خلاف سنت ہی اور پہلی دو منارو نکی
پاس ٹہیرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسری کی پاس نہین حکمت اسکی کچہہ معلوم نہین اگرچہ بعضون نی کچہہ کچہہ کہا ہی ۱۲ ع ؛ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
اسْتَاذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پروانگی مانگی عباس بیٹی عبد المطلب کی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی انکو منی کی مکی مین راتون
مناکی مین بسبب خدمت سبیل زمزم کی پس اذن دیا حضرت نی اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پانی زمزم کا پینا پیچہی طواف افاضہ کی
مستحب ہی پس اوس مانی مین کتنی ایک حوض بہری رہتی تہی آب زمزم سی کہ کنوئین پر اگر بسبب ازدحام کی کوئی نہ پی سکی تو اون حوضون مین سی پیوی
اور اوسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی تہی اور نائب انکی کئی تہی وہ پلایا کرتی تہی پس جن راتون مین کہ منا مین رہتی ہین وہ مین راتین
چاہی حضرت عباس نی کہ حکم ہووی تو مین مکہ مین ہون واسطی خدمت پانی پلانیکی حضرت نی پروانگی دی اور رات انکو منا مین رہنا راتون معلومہ مین
واجب ہی جمہور علما کی نزدیک اور سنت ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سی بہی یہی ہی اور معتبر رات انکی رہنی مین کثر رات
ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہہ کا ہی کہ قیام رات کا وہان مستحب ہی مانند لیلۃ القدر وغیرہ کی کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہی اور جو کہ
سنت کہتی ہین وہان انکی رہنی کو دلیل اونکی یہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتی رات انکی رہنی کی مکی مین اور کہا بعض علماء ہمارے
نی کہ جائز ہی اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانی مین مانند عباس کی اور اوسکو کہ اور عذر شدید ہو یہہ کہ ترک کری انکو رہنا منا مین مناکی شبون مین انتہی پس اشارہ کیا
طرف اسکی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتہہ عذر کی اور ساتہہ عذر کی دور ہوتی ہی اوس سی ساءۃ یعنی برائی ۱۲ ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی
طرف سبیل کی کی پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نی اپنی بیٹی کو ای فضل جا تو اپنی ماکی پاس اور لی آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے پانی اپنی ماکی
پاس سی یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجکو یعنی اسمین سی پس کہا حضرت عباس نی یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی اسمین فرمایا
پلا مجکو یعنی اسمین سی پس پیا حضرت نی اوس پانی مین سی پہر آئی کوئین زمزم کی پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتی تہی لوگونکو اور محنت کرتی تہی
پلانی مین پہر فرمایا کام کیی جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کی ہو پہر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیی جاؤ گی تم یعنی غالب آوینگی تمپر لوگ پانی کہینچنی
مین بسبب اتباع سنت میری کی اور نہین کہینچنی دینگی تمکو پانی اور یہہ کام تمہاری ہاتہہ سی جاتا رہیگا البتہ اوترتا مین یعنی اونٹنی پر سی کہ حضرت سوار تہی

اوسپر تاکہ لوگ دیکہین اور احکام سیکہین یہانتک کہ رکہتا مین رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈہی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** لوگ ڈالتی ہین ہاتہہ اپنی الخ یعنی گمان یہہ ہی کہ اکثر لوگون کی ہاتہہ ستہری نہین ہوتی اور وہ اسمین ہاتہہ ڈالتی ہین اسلیی آپکی واسطی الگ کہی ہوئی پانی مین سی منگایا ہی حضرت نی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی اسی مین سی پلاؤ پس پیا اوس سی اور موافق اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی پینا بقیہ پانی وضو لوگونکی سی ازراہ تبرک کی اور منقول ہی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تواضع سی ہی یہہ کہ پیوی آدمی جہوٹی بہائی اپنی کیسی اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پرسی اوتری نہین پانی کہینچی اور پینی لیی اور ایک اور روایت مین عطا سی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکی تو کہینچا ڈول یعنی زمزم سی نہ کہینچا ساتہہ انکی کسینی پس پیا پہر ڈالا پانی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہی کہ اول آنحضرت بہیڑ کو دیکہکر نہ اوتری ہونگی پہر دوبارہ تشریف لائی تو جہیڑ دیکہکر پانی کہینچا اور پیا ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کے اور مغرب کے اور عشا کی پہر سورہے تہوڑا سا سونا محصب مین پہر سوار ہوی طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نی **ف** محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ جہان سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بہی کہتی ہین اسلیی اسمین کہا راوی نی کہ حضرت نی نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنی کی منا سی تہا تیرہوین ذیحجہ کو ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچہا مینی انس بن مالک سے کہا مینی خبر دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر کی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نی کہ منا مین کہا عبد العزیز نی یعنی کہا مینی انس سی کہ پس کہان پڑہی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نی کہ پڑہی نماز ابطح مین پہر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتی ہین سردار تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت نے تو اسیطرح کیا ہی اور تو اوسطرح کر کہ جسطرح کرتی ہین امرا تیری مخالفت سے انکے تاکہ باعث فتنہ انگیزی نہ ہو اور یہہ کچہہ امر ضروری ہی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسیکو ابطح بہی کہتی ہین پس تعارض نہین دونو مین مولانا ج ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوتری تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترنا وہین تہا بہت آسان واسطی نکلنی حضرت کی جب نکلی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابطح مین حضرت اسلیی اوتری تہی کہ تا چہوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکی مین جا کر طواف الوداع کرین پہر جب وہاں سی نکل کر مدینہ کو آنی لگین تو آسان ہو نکلنا اور سبکبار ہون اور جانا چاہیی کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنی اوترنا محصب مین سنت ہے یا نہین بعضی کہتی ہین کہ وہ سنن حج سی ہے اور تتمہ افعال حج سی ہے یہہ قول

ابن عمر کا ہی ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنیوالی ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون
نی آپسمین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتہہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین
کرینگی یہانتک کہ محمد کو ہماری سپرد نہین کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیونکو اوس مکان مین کہ
ظاہر کی تہین کافرون نی نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ اونہون نے
فرمایا کہ جملہ سنت سے ہی اوترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتی تہی لوگونکو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اوترنا آنحضرت کا محصب
مین بقصد اسکی تہا کہ دکہاوین مشرکونکو قدرت باریتعالی پس سنت ہے وہان اوترنا اتہی اور بعضون نی کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تہا
کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تہا وہان اوترپڑا او خیمہ آنحضرت کا وہان کہڑا کیا بحسب اتفاق و رائی اپنی کی نہ بحسب امر حضرت کے
اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جانا چاہیی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوتری اگرچہ بطریق
اتفاق کی تہا اوترنا تو اچہا ہی وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفائی راشدین بہی اسپر عمل کرتی تہی اور اگر نہ اوتری تو کچہہ لازم نہین آتا ح

وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتہہ
عمرہ کی پس داخل ہوی مین یعنی مکہ مین اور ادا کیا مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تہا بسبب ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ
حجۃ الوداع کی گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوی مین پہر حکم فرمایا لوگون کو ساتہہ کوچ
کرنیکی پہر نکلی حضرت یعنی ابطح سی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سی یعنی طواف وداع پہر نکلی طرف مدینہ کی کہا مولف
نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتہہ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونون مین سی بلکہ ساتہہ روایت ابوداود کی ساتہہ تہوڑی
اختلاف کے بیچ آخر اوسکی کی ف پہر نکلی طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی نکلی ہون یا بعد نماز کی اور ساتہہ تہوڑسی اختلاف کے یعنی ابوداود کی روایت مین اور
مصابیح کے روایت مین تہوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کے
ابوداود کی واللہ اعلم ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی آدمی پہرتی تہی ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکی لوگ اپنی اپنی ملک کیطرف چلی جاتی تہی خواہ طواف کری
خواہ نکرتی یعنی مقید اسکی نہ تہی کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نکلی ایک تمہارا یعنی
آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتہہ خانہ کعبہ کی یعنی طواف کری مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے
یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس طواف کو طواف وداع بہی کہتی ہین اور طواف الصدر بہی یہہ
طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کری بعد اسکی جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنی کی کری چنانچہ منقول
ہی امام ابوحنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کری کوئی پہر اقامت کری عشا تک تو محبوب تر ہی میری نزدیک یہہ کہ اور طواف کری اور نہین ہے
یہہ طواف اوپر کسی جو میقات کی اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوپر اوسکی نہین ہے کہ جو مکی ہین آرہا اور پہر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالے حج پر ہے

اور نہ عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکی سعی ہی ع ح **وعن عائشۃ قالت**
حاضت صفیۃ لیلۃ النفر فقالت ما ارانی الا حابستکم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقری حلقی اطافت یوم النحر قیل نعم
قال فانفری متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنی کو مگر روکونگی
تمکو یعنی کوچ کرنیسی مدینہ کو اسلیی کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاک کری اوسکو اللہ اور
زخمی کری کیا طواف کیا ہی دن نحر کی یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری ہی اور مسلم نی **ف** رات روز نفر سی
مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرت محصب مین رہی تہی یعنی تیروین کی رات اور رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتہہ روز سابق کی نہ آیندہ کے
پس رات روز نفر کی یعنی تیرہوین کی وہ ہی کہ بعد تیروین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ نی یہہ گمان کیا تہا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کے
ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کی اور حضرت نی جانا کہ اونہون نی طواف الزیارۃ نہین کیا ہی اب ٹہیرنا پڑیگا اسلیی فرمایا کہ ہلاک کری
الخ اور یہہ اصل مین بددعا ہی لیکن یہان ارادہ دعا بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسی کلمات از راہ پیار کی بولتی ہین اور پس چل یعنی مدینہ کو
بغیر طواف وداع کی اسلیی کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کی اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی والا ٹہیرنا پڑتا ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ای یوم ہذا**
قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا فی
بلدکم ہذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ
الا وان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ہذا ابدا ولکن ستکون لہ
طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ
والترمذی وصححہ روایت ہی عمرو بن احوص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حجۃ الوداع مین یعنی دن
نحر کی کہ کونسا دن ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین تمہاری درمیان تمہارے حرام کی گئی
ہین مانند حرمت اسدن تمہارے کی بیچ اس شہر تمہارے کی خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی وبال اوسکا اوسی پر
پڑتا ہی وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکی کرنیسی نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنی باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا
کیا جاوے بیچ اس شہر تمہارے کی یعنی مکی کی ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمان برداری بیچ اون چیزونکی کہ حقیر جانوگی اپنی عملونمین پس خوش ہوگا ساتہہ اوسکی یعنی گناہونکو
کہ حقیر جانوگی اونکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو **ف** دن حج اکبر کا حج اکبر نام ہی مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے واذان
من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نی کہ وہ دن عید کا ہی اسلیی کہ اوسدن حج تمام ہوتا ہے
اور بڑی بڑی افعال حج کی اوسمین ہوتی ہین اور صحیح آیا ہی کہ حضرت کہڑی ہوئی دن نحر کی نزدیک جمرہ کی حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہہ دن
حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیی لائی کہ عمرہ کو حج اصغر کہتی ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تہا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ
جواب مذکور ہوا کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید بعضون نی وہ جواب دیا ہو اور بعضون نی یہہ اور تحقیق خون تمہاری الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر
مین آپسمین خون کرنیکو اور مال لینیکو اور بی آبروئی کرنیکو حرام و برا سمجہتی ہو ایسا ہی ہر جگہہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم
کرنیوالا اپنی بیٹی پر الخ ظاہر تر یہہ ہے کہ نفی ہی یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باپ پر یعنی کوئی کسیکی ظلم کرنیسی ماخوذ نہین ہوتا

ہین موافق ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجہہ اوٹہاتا کوئی بوجہہ اوٹہانیوالا بوجہہ دوسریکا در خاص یہہ دونو
ذکر کیی گئی اسلیئے کہ ترتیب تراقرباکی ہین پس جب یہہ نہین ماخوذ ہوتی ساتہہ فعل اوسکی تو غیر انکی بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگی پس گویا یہہ تاکید ہی پہلا
جملہ کی اور عبادۃ کیا جاوی یعنی فرمان برداری کیا جاوی ہیچ عبادۃ غیر خدا تعالی کی یعنی کوئی شیطان کی بہکانیسی عبادۃ غیر اللہ کی نہین کریگا کی ہین اور مراد یہہ ہے
کہ ظاہر مین نہین کرینگا اسلیئے کہ کبہی جاتی ہین کفار کی مین خفیہ اور عملون اپنی سی یعنی قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکیکی اور حقیر جاننا صغائر کا
مراد یہہ ہے کہ گناہ کرتی ہو اور اونکو حقیر جانتی ہو اون عملون فرمان برداری شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان اونسی اور وہ عمل باعث
فتنہ و فساد کی ہوتی ہین ع ح قولہ لایجنی جان علی نفسہ کو شارحین رح نی بدون لفظ الا کی نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہہ نفی ہی معنی نہی کے
یعنی نہ ظلم کری کوئی ظلم کرنیوالا اپنی نفس پر مراد یہہ ہے کہ کوئی کسیپر ظلم نکری اسلیئے کہ جو کوئی کسیپر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنی نفس پر کرتا ہے
کہ مستحق عذاب کرتا ہی اوسکو پس یہہ لکہکر لکہا ہی کہ ایک روایت مین یہہ جملہ ساتہہ لفظ الا کی آیا ہی یعنی لایجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز
نی جو ابن ماجہ مین دیکہا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب غفر اللہ شرفا کی نسخہ مین بہی لفظ الا کا ہی اسلیئے ترجمہ موافق اوسکی کیا گیا
موئف وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ
الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی رافع بیٹی عمرو مزنی کیسی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو منا مین اوسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کی اوپر خچر کی کہ سری اوسکی بالونکی سرخ تہے
اور اندر سی سفید اور حضرت علی بیان کرتی تہی حضرتکی طرفسی یعنی جو لوگ کہ دور تہی اونکو حضرت علی سمجہاتی تہی جو کچہہ کہ حضرت فرماتی تہی اور
لوگ بعضی کہڑی تہی اور بعضی بیٹہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر
طواف زیارت کو یا تو سبکی لیی یا عورتونکی لیی اسلیئے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کی پہر نماز پڑہی مکی مین یا منا مین کہا طیبی نے
اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کی عید کی آدہی رات کی بعد ہی اور اوروںکی نزدیک بعد طلوع ہونی فجر عید کی ہی اور آخر وقت
اوسکا جب طواف کری جائز ہی انتہی لیکن واجب ہے ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اونسی لازم آویگا اوسپر دم
یعنی جانور ذبح کرنا ؁ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ رَوَاهُ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف
رمل کہتی ہین اسکو کہ جلدی چلی چہاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نی طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیئے کہ طواف
القدوم مین کر چکی تہی ؁ ع مسئلہ طواف الزیارت کری بغیر رمل اور سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلی اس طواف کی اور اگر یہہ دونو
چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کری ؁ در مختار وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمٰى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہ کنکریان ماری ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوی اور بال کتروادی پس حلال ہوئی اوسکی لیی ہر چیز سوائی عورتونکے

یعنی عورتون سی صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوئی یہہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہہ یعنی صاحب مصابیح نے
شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سی یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے
کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطی اوسکی ہر چیز سوائی عورتونکی وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ
اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَ
يَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر دن نحر کی
یعنی عید قربانی کی آخر روز مین اوسوقت کہ نماز ظہر کی پڑہی پہر پہر کر آئی طرف منا کی پہر ٹہہری منا مین راتون دن تشریق کی یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ
کی مارتی تہی کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی منار کو سات سات کنکریان تکبیر کہتی ساتہہ ہر کنکری کی اور ٹہہرتی نزدیک پہلی منار کی اور دوسرے
یعنی وسطی کی اور دراز کرتی ٹہیرنا یعنی اذکار کی لیی اور زاری کرتی یعنی ساتہہ طرح طرح کی دعاون اور عرض حاجات کی اور مارتی تیسری منار کو اور نہ ٹہیرتے
پاس اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی ظہر کی نماز دن نحر کی مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ ٹہیرتی تہی نزدیک
اوسکی یعنی دعا کی لیی نہ یہہ کہ دعا مانگتی تہی پاس اوسکی یا بعد اوسکی یعنی ٹہیر کر دعا مانگتی تہی چلتی ہین کرتی تہی ۞ ع وَعَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ
بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا
يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی البداح بن عاصم بن عدیسی کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی
چرانیوالی اونٹونکی بیچ ترک کرنی شب باشی کی منا مین اور یہہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی یعنی پہلی دن نحر کے
پہر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچہی دن نحر کی پس مارین دونو دنکا مارنا بیچ ایک کی اون دونو مین سی نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور نسائی نی اور کہا
ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف کہا طیبی نے مراد یہہ ہی کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہہ کہ راتکو رہین منا مین تشریق کی راتو مین
اسلیی کہ مشغول ہوتی ہین چرانی مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان مارین دن عید کی جمرۃ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی دوسرے
دن بلکہ مارین تیسری دن دونو دنکا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہی ائمہ کی نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کی یعنی تیسری
دن کی بدلی بہی اگر دوسری دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدلی بہی تیسری دن مارین ۞ ع

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ باب ہے بیچ بیان اون چیزون کی کہ بچی اونسی محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہے
اون چیزون کا کہ حرام ہی کرنا اونکا محرم کو خواہ واجب ہوا اسی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچہہ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو
کرنا اونکا اور صدقہ اسمین یہہ ہے کہ آدہی صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا ایک صاع جو یا کچہہ تہوڑیسی چیز غیر معین ۞ ح ۞ ع ۞ اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ
الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اور روایت ہی عبد اللہ

ابن عمر سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑونکی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فرمایا نہ پہنو کرتی اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ
پہنو پائجامی اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوی پاپوشین پس پہنی موزے اور چاہیی کہ کاٹ ڈالی موزی دونون ٹخنون کی نیچے
سی اور نہ پہنو کپڑونمین سی اوسچیز کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ
کیا بخاری نی ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنی دستانی **ف** مراد سلا ہوا پہننی کرتون اور پائجامونکی
پہننا اونکا ہی اوسطرح پر کہ معمول ہی پہننے کا جیسی کرتی کو گلی مین پہنتی ہین اور پائجامہ کو پاؤنمین پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر ڈالی
مانند چادر کی تو نہین منع اسلیی کہ اس صورت مین یہہ نہین کہین گی کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اس سی یہہ ہی کہ ایسی چیز نہ
اوڑہی کہ سرکو ڈہانپ لی خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچہہ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اوسکو پہننا اور اوڑہنا نہ کہتی ہون مانند کہلنی
کو ندیکی اور اوٹہالینی گٹہڑیکی سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنہ سی اس جگہہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہی کہ پشت پاکی بیچ مین ہوتی ہی
اور امام شافعی کی نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو مین دہونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزی
پہن لی تو آیا واجب آتا ہی اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نی کہ نہین ہی اوسپر کچہہ اور کہا ابو حنیفہ اور علماؤنکی نی کہ اوسپر فدیہ
ہی جیسیکہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوی اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم گہانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کی
اور زعفران اور ورس کی رنگ سی منع اسلیی فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی انمین اور نہ نقاب ڈالی یعنی مونہہ کو برقع اور نقاب سی ڈہانکی
اور مونہہ کو کوئی چیز اسطرح ڈہانکی کہ الگ رہی مونہہ سی تو جائز ہی مرد کو بہی مونہہ ڈہانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا
مالک نی اور احمد نی ایک روایت مین اور خلاف ہی اسمین امام شافعی کا اور ہودج اگر سر کو لگی تو اوسمین بیٹہنا منع ہی اور نہین تو نہین اور اسیطرح
پردہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگی تو منع ہی اونکی نیچی کہڑا ہونا والا نہین ۱۲ ح ع **وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يخطب وهو يقول اذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين واذا لم يجد ازارا لبس سراويل متفق عليه**
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی اور وہ فرماتی تہی کہ جسوقت نہ پاوی محرم پاپوشین تو
پہنی موزی اور جسوقت کہ نہ پاوی تہبند پہنی پائجامہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہنی موزی یعنی ٹخنونکی نیچی سی کاٹ کر جیسا کہ
اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورتمین تہبند نہو اور ازار پہن لی تو نہین ہی اوسپر فدیہ امام شافعی کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ ہی کہ پائجامہ کا
تہبند کر لی اور اگر بغیر پہاڑی پہنی گا تو دم آویگا اوسپر یعنی جانور ذبح کری ۱۲ ع **وعن يعلى بن امية قال كنا عند النبي
صلى الله عليه وسلم بالجعرانة اذ جاءه رجل اعرابي عليه جبة وهو متضمخ بالخلوق فقال يا رسول الله
اني احرمت بالعمرة وهذه علي فقال اما الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع
في عمرتك كما تصنع في حجك متفق عليه** اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جعرانہ مین کہ
ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اوسپر تہا کرتہ اور وہ شخص لتہڑا ہوا تہا خلوق مین کہ ایک قسم خوشبو کی ہی زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق مینی احرام باندہا تہا عمریکا اسحالمین کہ یہہ کرتہ میری بدن پر تہا پس فرمایا خوشبو کہ تجہپر ہی پس دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ
پس اوتار ڈال اوسکو پہر کر عمری اپنی مین یعنی احرام عمریکی مین جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف جعرانہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ ایک منزل ہی مکی سی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی احرام عمریکا وہانسی باندہا تہا اور دہو ڈال

دہونیکا اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردونکو اور تین بار دہونیکا اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چہوٹ جاوی ورنہ واجب تہا دہونا
اصل خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پہر کرتو الخ یعنی پرہیز احرام عمرہ کی ہین اون چیزونسی کہ پرہیز کرتا ہی احرام حج مین اور محرم اگر سلے
بغیر خوشبو کا لگاوی پس اگر زینت کی لیی لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین پہر جاننا چاہیی کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصدا مرتکب
انکا ہوگا تو واجب ہوگا اوسپر فدیہ سب علماکی نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آئیگا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری
اور احمد اور اسحق کی اور واجب ہوگا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک کی ح ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق
کہ نکاح کری محرم اور نہین لائق کہ نکاح کردی محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کری محرم نقل کی یہہ مسلم نی
ف امام شافعی اور جمہور علماکی نزدیک پہلی دونو نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکی نزدیک اپنا
نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کی نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی حالت
احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ
وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین کہ وہ احرام باندہی
ہوئی تہی یعنی عمرة القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اُخْتِ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَھُوَ حَلَالٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ
رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالْاَکْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّہٗ تَزَوَّجَہَا حَلَالًا وَظَھَرَ اَمْرُ تَزْوِیْجِہَا وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِہَا وَھُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ
اور روایت ہی یزید بیٹی اصم بہانجی میمونہ کیسی کہ نقل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اسحالمین
کہ وہ احرام مین نہ تہی نقل کی یہہ مسلم نی کہا شیخ امام محی السنہ رح نی رحمت کری اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی
اسپر ہین کہ حضرت نی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اونکی کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہی پہر ہم بستر ہوئے
ساتہہ اونکی یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکی کی راہ مین ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہونی اونسی سرف مین ہوئی اور
سرف نام ایک جگہہ کا ہی مکی کی راہ مین دس کوس مکہ سی اور عجائب الاتفاقات سی یہہ ہی کہ وفات میمونہ کی بہی سرف ہی مین ہوئی
اور جاننا چاہیی کہ حدیث ابن عباس کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح
میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح اونکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہماری علمانی ترجیح دی ہے
ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیی کہ ابن عباس یزید سی افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباس کی بخاری اور مسلم مین ہی
رہا یہہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہی اپنی نکاح کرنی اور غیر کی نکاح کردینی تاویل کی گئی ہی کہ مراد نہی سی یہہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان
محرم سی اور مناسب حال اونکی نہین اسلیی کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہے
اور یہہ جو حمل کیا ہی شافعیہ نی حدیث ابن عباس کیا اوسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین با این اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حالمین کہ وہ
محرم تہی پس یہہ تکلف ہی ۱۲ ح ۱۲ اور ملا علی قاری رح نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی بخوف درازی کی اور نہ سمجہہ مین آنی عوام
کی اسپر اکتفا کیا وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ایوب سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی دہوتی سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی بلا خلاف محرم کی لیی دہونا سر کا اسطرح کہ نہ توٹی بال او اگر سر خطمی سی دہووی تو اوسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی اسلیی کہ خوشبو کی قسم سی ہی اور اگر سر دہووی صابون یا بیر کی پتون اور مانند انکی سی تو نہین ہی اوسپر کچھہ سبکی نزدیک ؕ ع ؕ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہرے ہوی سینگی کہچوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جائز ہی جمہور علما کی نزدیک سینگی یعنی اگر بال نہ توٹی ؕ ع ؕ

وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق اوس شخص کی کہ جب دکہین آنکہین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ ہو محرم لیپ کری اونکو ساتہہ ایلوی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاج المصادر مین تو تضمید کی معنی لیپ کرنیکی لکہی ہین اور اور علما نی آنکہونکی اندر لگانیکی لکہی ہین بطور سرمہ کی اور طیبی نی کہا کہ تضمید اصل مین کہتی ہین پٹی باندہنی کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بہی کہتی ہین اگرچہ باندہا نجاوی پہر جاننا چاہیی کہ اگر سرمہ لگاوی محرم اسطرح کا کہ اوسمین کچھہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ اوسمین خوشبو نہو تو کچھہ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر پٹی باندہی کسی عضو پر سوائی سر اور موہنہ کی تو نہین لازم آئیگا اوسپر کچھہ لیکن مکروہ ہی اور اگر ڈہانکی گا چوتہائی سر یا موہنہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتہائی سی ڈہانکی گا تو صدقہ دیگا ع

وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین کیسی کہ کہا دیکہا مینی اسامہ اور بلال کو اسحالمین کہ ایک اون سی یعنی بلال پکڑی ہوی تہا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹہائی ہوی تہا کپڑا اپنا سایہ کرتا تہا گرمی آفتاب سی یہانتک کہ ماریں کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سایہ کرتا تہا یعنی ساتہہ کپڑی کی کہ اونچا تہا سر مبارک سی کہ سر کو نہ لگتا تہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹہائی ہوئی تہا مانند تاج کی ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنی پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگی اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد مکروہ رکہتی ہین اسکو ع ح

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوسپر اور وہ تہا حدیبیہ مین پہلی داخل ہونی مکی کی اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا تہا آگ نیچی ہانڈی کی اور جوئین جہڑتی تہین اوسکی موہنہ پر پس فرمایا حضرت نی کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کہلا فرق کی درمیان چہہ مسکینون کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزی رکہہ تین دن یا ذبح کر جانور لایق ذبح کرنیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سی اونکی پاس ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادہ بن صامت یار اونکی تہی ایکروز عبادہ کعب کی پاس آئی دیکہا کہ کعب بت کو پوجکر گہر سی نکلی عبادہ گہر مین گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہر مین آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ مین

آئی اور چاہا کہ عبادہ کو بجا لاوین پہر سوچی اور دلمین کہا کہ اگر اس بت مین کچہہ قدرت ہوتی تو اپنی تئین بچاتا یہہ سوچکر مسلمان ہوئی اللہ تعالے جب ہدایت کرتاہی تو یون کرتاہی اور پہلی داخل ہونی مکی کی یعنی اور رو ہ متوقع تہی کہ مکی مین جاوینگی جبتک ممانعت نہوئی تہی داخل ہونی سی مکی مین بعد ازان مشرکین نی منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہین اور صاع چار سیر کا ہوتاہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہہ کہ آدہا آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزی رکہہ یا جانور ذبح کرا اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیۃ کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله الخ ع

الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابن عمر انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی النساء فی احرامهن عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلك ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا رواه ابو داود روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی تہی عورتونکو بیچ احرام اونکی پہننی دستانونکی سی اور ڈالنی نقاب کے سی یعنی اسطرح کے نقاب سے کہ موہنہ کو لگی اور سے پہننے اوس کپڑے کیسی کہ لگی ہوا وسکو ورس اور زعفران اور چاہیی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑونسی کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داودنی ف بعد اسکی یعنی نکلنی کی احرام سی حضرت شیخ رح نی یہہ معنی لکہین ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہی ہین کہ بعد امر کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑونسی سو پہنی اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتاہی درمیان زعفرانی کپڑی اور کسنبی کی اور ہماری مذہب مین دونو منع معلوم ہوتی ہین خزانۃ الاکمل اور ولوالجی وغیرہا مین لکہا ہی کہ اگر پہنی محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چہپا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم ہوتاہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتاہی پس لائق یہہ ہے کہ حمل کیجاوی یہہ حدیث اوپر کسنبی دہوئی ہوئی کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نی کہ زیور کو کپڑو نمین کہا مجازا

وعن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم محرمات فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابها من راسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه رواه ابو داود ولابن ماجة معناه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتونپر اور ہوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہی ہوئی یعنی اور بسبب احرام کی موہنہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہماری آگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پرسی اوپر موہنہ اپنی کے یعنی اسطرح کہ موہنہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسی کہولدیتین ہم موہنہ اپنا نقل کی یہہ ابو داودنی اور واسطی ابن ماجہ کے معنی اسکی

وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يدهن بالزيت وهو محرم غير المقتت يعني غير المطيب رواه الترمذی

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف مقتت اوس تیل کو کہتی ہین کہ پہول خوشبو کے اوسمین ڈالکر پکایا جاوی تا خوشبودار ہو جاوی یا ملایا جاوی اوسمین تیل خوشبو کا پہر جانا چاہیی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتاہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوی تو اوسپر دم لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہون دونو تیل خالص خوشبو سی بغیر پکائی ہوئی پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پہول گلاب وغیرہ کی ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اوسکے اتفاقا اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا

پس اوسمین بہی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگاویگا تیل زیتون یا تلونکا
تو اوسپر صدقہ آویگا اتفاقا پہر یہہ دم وغیرہ دو نو تیلوںکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری اونکو بطور خوشبو لگانیکی اور اگر استعمال کری
اونکو بطور دواکی تو نہین آئیگا اوسپر کچہہ بالاجماع بخلاف استعمال کرنی مشک اور اور خوشبوئیونکی کہ اونکی استعمال سی ہر نوع دم لازم آتا ہی
خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دواکی عرح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ**
الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی نافع سی یہہ کہ ابن عمرنی پائی سردی پس کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا ای نافع پس ڈالی مینی اونپر بارانی پس فرمایا
ڈالتا ہی تو مجہپر یہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داودنی **ف** ہمارے
مذہب مین یہہ ہی کہ اگر سیی ہوئی کپڑیکو اوسطرح استعمال کری کہ معمول ہی اوسکی استعمال کرنیکا تو منع ہی والا نہین پس بارانی کو
بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمرنی اس سی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق
سیی ہوی کی استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اسلیی منع کیا کہ سر ڈہانک دیا ہوگا ح مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ**
ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بیتی مالک کیسی لیا عبد اللہ کسیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کہچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچون بیچ سر اپنی میں
حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کی راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ کے
اسلیی لفظ مالک کو ساتہہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ ماں تہین عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور
سر مین پچہتی لگانی سی بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچہنی لی کہ وہان بال نہوں تو
جائز ہی بغیر فدیہ کی **مسئلہ** چوتہائی سر سی کم منڈاوی یا پچہنوں وغیرہ کی سبب سے بال چوتہائی سر سی کم کی ٹوٹین تو صدقہ دے
یعنی ایک بہوکی کو کہلاوی یا دو سیر گیہون دی اور چوتہائی سر سی زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچہنی بلا عذر لی اور اوس سے
بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کری اور اگر بسبب عذر کی چوتہائی یا چوتہائی سر سی زیادہ
منڈاوی یا بسبب عارضہ کی پچہنی لی اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزونمین سی ایک چیز کری ذبح کری بکری
یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی گردن پچہنونکی جگہہ سے
بال منڈاوی پچہنونکی لیی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور پچہنونکی جگہہ سی مراد ہے
دونو کنارے گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقا اور اگر ساری سی کم منڈواوی تو صدقہ
مذکورہ آتا ہی اور آپ سی بال ٹوٹین تو کچہہ نہین آتا مناسک ملا علی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت انس سی کہا سینگی کہچوائی یعنی
بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ تہی محرم پشت قدم پر بسبب درد کی کہ تہا اونکی نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نے
ف یہہ پچہنی لینی متصور ہین بغیر ٹوٹنی بالونکی پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بہی تہا ع **وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اوسوقت کہ تہی بغیر
احرام کی اور بنا کیا ساتہہ اونکی یعنی تصرف مین لائی اور وہ تہی بغیر احرام کی اور تہا مین پیغام پہنچانیوالا درمیان حضرت کی اور میمونہ
کی نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی ف اوپر کی حدیث ابن عباس کی گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرت
نی حالت احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیی کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی
ہی اور یہہ دونوں مین سی ایک مین بہی نہین ہی پس نہین پہنچتی ہی یہہ اوسکی درجہ کو ع درشرح حدیث یزید کہ بالا گذشت

بَابُ الْمُحْرِمُ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

باب ہی بیچ بیان محرم کی کہ بچی شکار سی ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکہانی اور کو اور اشارہ کرنا طرف
شکار کی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال مین سی کچہہ بہی کریگا لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادل لوگونکی
بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کی کہ قریب ہی اوس سی اگر موضع شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی ہدی اگر آسکی
اوسمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکی غلہ اور دیوی ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور
اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی کم اس سی ندی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر کی ایک ایک روزہ
پہر اگر بچ رہی کم طعام فقیر سی صدقہ دی اوسکو یا ایک روزہ رکہی بدلی اوسکی اور قصداً شکار کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا برابر ہین اور اگر زخمی کری شکار
کو یا کاٹی عضو اوسکا یا اوکہاڑی بال اوسکی بدلہ دی اوس چیز کا کہ ناقص ہو گئی قیمت اوسکی سی اور اگر اوکہیڑی پر اوسکی یا کاٹی ہاتہہ
پانون اوسکی پس ایسا ہو جاوی کہ بچا نہ سکی اپنی کو بلی وغیرہ سی پس اوسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودہ دوہی اوسکا پس قیمت دی
اوسکی دودہ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑی تو اوسکی قیمت دی اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری
یا کوئی اور محرم شکار کری کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کری اپنی لیی یا محرم کی لیی باذن اوسکی
یا بغیر اذن اوسکی اوسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کی مذہب بعضی صحابہ کا کہ حضرت علی بہی انہین مین ہین اور بعضی تابعین کا
یہہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کہانا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی اور
احمد کا یہہ ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور اوسکی لیی شکار کری ساتہہ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہی اور اگر
غیر محرم شکار کری اپنی لیی اور کچہہ اوسمین سی محرم کی لیی بطریق ہدیہ کی بہیجی حلال ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کا
یہہ ہی کہ حلال ہی کہانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکری اور حکم نکری ساتہہ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اور
اشارہ نکری طرف اوسکی اور مدد نکری شکار کرنی پر وہ یا کوئی محرم اگرچہ اوسکی لیی شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث ابی قتادہ
کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سی ہی حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کی کہ پیدائش ونسل اوسکی جنگل مین ہو پس جائز ہی
محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گہر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنی کبوتر
کی اور ہرن پلی ہوئی کی اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ اوسکو کہاتی ہون یا نکہاتی ہون بحسب اس آیۃ شریفہ
کی احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیۃ تک پہر جنگل کی جانور جو کہائی جاتی ہین حرام ہی شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کہائی
نہین جاتی ہین اونکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع نی دو قسم پر ایک وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعاً اور ابتدا کرتی ہین ساتہہ ایذا کی اکثر مانند
شیر اور چیتی اور بہیڑیی اور مانند انکی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہین آتا اوسپر کچہہ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتی ساتہہ ایذا کی اکثر مانند

جرغ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کرین اوسپر اور نہین آتا اوسپر کچہہ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو یہہ کہ ابتدا کری ساتہہ
مارنیکی اگر ماریگا اونکو ابتداء تو لازم ہوگا اوسپر بدلہ ح ع متفق **الفصل الاول** فصل پہلی عن الصعب بن جثامة انه اهدى
لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرد عليه فلما راى ما في وجهه قال انا لم نرده عليك
الا انا حرم متفق عليه روایت ہی صعب بن جثامہ سی یہہ کہ اونہون نی بطریق تحفہ کی بہیجا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
گورخر اور حضرت تہی ابوا مین یا ودان مین پس پہیر دیا حضرت نی اوسپر پس جبکہ دیکہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی بیچ چہرہ اوسکی کی یعنی ناخوشی اور غم
معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنیکی فرمایا تحقیق ہمنی نہین پہیر دیا اوسکو تمپر مگر اسلیی کہ ہتی ہم احرام باندہی ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ابوا اور ودان نام ہی جگہونکا درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ظاہرا یہہ حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو حرام کہتی ہ
ہین محرم کی لیی اور مذہب ہمارا مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہماری نزدیک مراد
یہہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کرکر بہیجا تہا اوسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیی پہیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بہیجا اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ ران گورخر کی بہیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اوسکا بہیجا ان روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی گوشت اوسکا مراد ہو ش
جواب یہہ کہ اول زندہ گورخر بہیجا ہوگا وہ نہ لیا پہر ران اور گورخر کی کہ اوسکو بعضون نی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نی ٹکڑا اوسکا کہا
بہیجی اور بڑی دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نی
حکم کیا ابوبکر کو کہ بانٹ دو اوسکو ہمراہیونکو اور شافعیہ کہتی ہین کہ پہیر دیا بگمان اسکی کہ میری لیی شکار کیا گیا ہی ع وعن ابي قتادة
انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتخلف مع بعض اصحابه وهم محرمون وهو غير محرم فراوا
حمارا وحشيا قبل ان يراه فلما راوه تركوه حتى راه ابو قتادة فركب فرسا له فسالهم ان يناولوه سوطه فابوا
فتناوله فحمل عليه فعقره ثم اكل فاكلوا فندموا فلما ادركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم سالوه قال هل
معكم منه شيء قالوا معنا رجله فاخذها النبي صلى الله عليه وسلم فاكلها متفق عليه وفي رواية لهما فلما
اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امنكم احد امره ان يحمل عليها او اشار اليها قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ وہ نکلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچہی رہ گئی وہ بعضی اپنی یارونکی
ساتہہ اور یار اونکی محرم ہتی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکہا اونکی یارون نی گورخر پہلی اونکی دیکہتی سی پس جب دیکہا یارون اونکی نی گورخر
کو چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ دیکہا اوسکو ابو قتادہ نی پس سوار ہوی اپنی گہوڑی پر مانگا یارون سی یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس نہ دیا
اونہون نی کوڑا پہر لیا ابو قتادہ نی کوڑا یعنی گہوڑی سی اوترکر پہر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پہر کہایا اور کہایا ساتہہ والون نی پہر پشیمان
ہوی یعنی بگمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہانا درست نہین پس جبکہ ملی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا آپسی یعنی حکم
اوسکا کہ آیا کہانا اوسکا درست تہا یا نہین فرمایا کہ ہی تمہاری پاس اوس مین سی کچہہ کہا اونہون نی ہماری ساتہہ ہی پاؤن اوسکا پس لیا اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت اون دونونکی یہہ ہی کہ پس جب آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم مین سی کسینی حکم کیا تہا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کری گدہی پر یا اشارہ کیا تہا طرف اوسکی کہا اونہون نی
کہ نہین فرمایا پس کہاؤ جو باقی رہا ہو اوسکی گوشت مین سی ف کہایا اوسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین

بیان مذہب

کہا یا اوس سی تطبیق انہین یون دیجاوی کہ اول حضرت نی نہ کہا یا ہوگا بخوف اسکی کہ کسی محرم نی حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پہر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا
نوش فرمایا اور حکم کیا تہا یعنی صریح حکم کیا تہا یا دلالت کی تہی یعنی راہ بتائی تہی اوسکیطرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہہ ہی
کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارہ ہاتہہ سی اور بعضون نی کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارہ حاضر مین اور دلالت
حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہانا
گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارہ اور مدد نکی ہو اور اسمین رد ہی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہانیکو منع کرتی
ہین ح ع وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال خمس لا جناح علی من قتلهن فی الحرم والاحرام
الفارة والغراب والحداة والعقرب والکلب العقور متفق علیه اور روایت ہے ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پانچ جانور ہین نہین
گناہ اوسپر کہ مار ڈالی انکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچہو اور کتا کٹ کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کوے سی
مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سی نکل گیا کوا کہیتی کہانیوالا
کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے اور چونچ اور پاون اوسکی سرخ اور کتی کٹ کہنی کی حکم مین ہین سب جانور درندی حملہ کرنیوالی ح ع
وعن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیة والغراب الابقع
والفارة والکلب العقور والحدیا متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پانچ
جانور موذی مار ڈالی جاوین حل مین بہی اور حرم مین بہی یعنی بغیر احرام کی ہو مارنیوالا یا احرام باندہی ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا
اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حرام ہی مارنا اوس کتی کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسیہی مارنا
اوس کتی کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورونکا کہ مذکور ہوا حصر انہین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورونکا
مانند چیونٹی اور بہڑ اور پسو اور چہچہڑی اور کہٹمل اور مانند انکی اور اگر ماری جون یعنی جوں تو جو چاہی دی ع ح ملتقی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لحم الصید لکم فی الاحرام حلال
ما لم تصیدوه او یصاد لکم رواه ابو داود والترمذی والنسائی اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ گوشت شکار کا واسطی تمہاری بیچ احرام کی حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تمنی شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطی تمہاری نقل کی یہہ ابو داود اور
ترمذی و نسائی نی **ف** یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگی یا تمہاری لیی کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا
کہانا اوسکا دلیل پکڑی ہی سلف نی اس حدیث کی مالک اور شافعی نی اسپر کہ حرام ہی گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والی نی واسطی
احرام والی کی اور ابو حنیفہ نی یہہ معنی لیی ہین کہ اگر بطریق تحفہ کی بہیجا جاوے طرف تمہاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بہیجی تو نہین حرام ہوگا معنی اسکی
یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوی بموجب حکم تمہاری کی تو نہین درست کہانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کری اوسکو غیر محرم احرام
والیکی لیی بغیر امر یا دلالت یا اشارہ اوسکی وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الجراد من صید
البحر رواه ابو داود والترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ٹڈی شکار دریا کی ہے
نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** کہا علما ہماری نی کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیی کہا کہ یہہ مشابہ ہی شکار دریا کی اس بات میں
کہ بغیر ذبح کی درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنی اوسکی تصدق یعنی صدقہ دینی جو چاہی

اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ ذبح شکار جنگل کیسی ہی کہا ابن ہمام نی کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علمانی کہا کہ اس حدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا تذہی کا محرم کو ایسی کہ یہہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی موجب اس قول اللہ تعالی کی واحل
لکم صید البحر ما دمتم حرما ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ
الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مار ڈالی محرم درندی
حملہ کرنیوالی کو نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف حملہ کرنیوالیکو یعنی جو کہ قصد کری مار ڈالنی اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بہیڑیے
اور چیتی وغیرہ کی ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ
فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچہا مینی جابر
بن عبد اللہ سی حال جانور چرخ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مینی کہ کہایا جاوی کہا کہ ہان پہر کہا مینی کہ سنا ہی تمنی اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف شکار ہی وہ یعنی شکار ہی
کہ کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کہانا گوشت چرخ کا نزدیک امام شافعی کی درست ہی بموجب اس حدیث کی اور امام مالک
اور امام اعظم کی نزدیک نہین درست بموجب حدیث کی کہ آگی آتی ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال جانور چرخ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوی بیچ اوسکی
دنبہ یا مینڈہا جسوقت کہ پہنچی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی اگر محرم نی احرام کی حالت مین
چرخ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکی بدلی ایک دنبہ یا مینڈہا دیتا ہی ع وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ
أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ
اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہانی چرخ کیسی فرمایا کیا کہاتا ہی چرخ کو کوئی
یعنی چاہیی کسیکو کہانا اور پوچہا مینی حضرت سی حال کہانی بہیڑیی کا فرمایا کیا کہاتا ہی بہیڑیی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بہلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا نہین اسناد اسکی قوی ف یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور رواۃ
دسی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی نی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور موید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کہانی
ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کیسی کہ درندون مین سی ہو اور یہہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلونکی بیچ تحریم اور اباحت کی
کروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابوحنیفہ کی ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ
قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہ
کہا تہی ہم ساتہہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تہی محرم پس ہبیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتی تہی پس بعضون نی ہم مین سی

کہایا یعنی ایسا ہی کہ جائز ہی محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہوا اور بعضون نی تم مین سی پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہین پس چاہیے جاگی طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کہایا تہا اور اوسکو کہا طلحہ نی پس کہایا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** موافقت کی یعنی ساتہہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچہا کیا یا اسمین سی باقی رہا ہوا کہایا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہی کہ کئی تہی یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو ع

بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

باب بیچ بیان رکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی **ف** رکنی محرم کی ہماری نزدیک جب باز رکہی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکی یا محرم عورۃ کا یا خاوند اوسکا راہ مین مرجاوی تو چاہیے اوسکو یہہ کہ بہیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوسکی طرف سی حرم مین بیچ وقت معین کی اور احرام سی نکلی بعد ذبح ہونی اوسکی بغیر سر منڈانی اور بال کتروانی کی اور قارن ہو تو دو جانور بہیجی اور تینون اماموںکی نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کی ہوتا ہی پس مریض اونکی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو نکلی احرام سی ساتہہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی یعنی احرام باندہی ہوی تہا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ سی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہوا اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوینگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اوس سی وقوف اور بعضون نی کہا کہ چہوڑ دی نماز اور جاوی طرف عرفہ کی رح ۰ ع ملتقی **مسئلہ** در مختار مین لکہا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دی نماز اور جاوی عرفات کو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا روکی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتونسی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہہ بخاری نی **ف** روکی گئی یعنی عمرہ کا احرام باندہ کر نکلی کو چلی تہی مشرکون نی روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سی نکل اٹہی اور روا و جامع نسائہ الخ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکی احرام سی نکلی حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نی اور حضرت تہی احرام باندہی ہوئی عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پہر سر منڈایا پہر فرمایا اپنی اصحاب کو کہڑی ہو پس نحر کرو پہر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی کہ اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلی ذبح ہونی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی سے ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنی کوئی چیز ممنوع احرام کی پہر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نی اور صحابہ نی حدیبیہ مین ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہنچانا ۔۔۔ مین پر

بضرورت وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچھہ حدیبیہ حل ہین ہی اور کچھہ حرم ہین پس شاید کہ ذبح حرم مین کیے ہو اور اگلی سال یعنی ساتوین برس ہجری مین
اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہماری نزدیک قضا اوسکی واجب ہے اور شافعی کی نزدیک اوسپر
قضا نہین اور اگلی سال کے عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہوا سو یہ ہی ہماری مذہب کا ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ
اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمرہ کی لیی پس روکا
کفار قریش نی ورے خانہ کعبہ کی پس ذبح کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروائی بال یاروں
اونکی نی نقل کی یہہ بخاری نے ف یارون اونکی نی یعنی بعضی یارون نی بال کتروائی اور بعضون نی سر منڈائی اور ہدایہ مین
لکھا ہی کہ نہین لازم ہے محصر کو سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو ان دو
سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آویگا اور نہین آویگا اوسپر کچھہ ع وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتھہ
اسکی یعنی ساتھہ نحر کی پہلی سر منڈانی کی نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ
عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت
کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا جاوی ایک تمہارا حج کرنی سے یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن
حج کیسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا اور سعی کری صفا اور مروہ مین پہر حلال
ہووی ہر چیز سی یعنی جو کچھہ احرام مین حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی
اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری نی ف جاننا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہو اگر وہ مفرد ہو تو اوسپر قضا ہی حج
کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اوسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنی سی روکا جاوی راستی مین تو حرم
مین ہدی بہیجی جب تو وہان ذبح ہو تو احرام سی نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر مفرد ہو اور اگر
قارن ہی تو دو عمری کری اور اگر وہان پہنچ کر روکا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا بسبب عذر کی نہ میسر ہوا اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو
طواف اور سعی کری یعنی عمرہ کر کر احرام سی نکل آوی اور سال آیندہ مین قضا حج کی کری پہر ہدی ذبح کری یا روزہ رکہی اگر ہدی
نپاوی اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری واسطی عمرہ
اور سعی کری اوسکی لیی پہر دوسرا طواف کری واسطی فوت ہونی حج کی اور سعی کری اوسکی لیی اور سر منڈاوی یا بال کتروادے
اور باطل ہوگا اوس سی دم قران کا اور اگر ہو کا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا اوس سے دم اوسکا اور اگر
ساتھہ لایا ہو ہدی کری اوسکو جو چاہی اور ان سب فوت کرنیوالون پر نہین ہی جب ہو گا سال قضا مین مگر حج ع ح وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ

وَاللّٰہِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا داخل
ہوی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کی پس فرمایا واسطی اوسکی شاید کہ تو ارادہ رکہتی ہی حج کا یعنے ہمارے ساتہہ
پس ہم بہی چاہتی ہین کہ چلی تو حج کی لیے ہمارے ساتہہ کہا اوسنے ہان ارادہ رکہتی ہون ولیکن قسم ہی اللہ کی نہین پاتی ہین اپنی تئین
مگر بیمار یعنی اپنی مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کی نہین جانتی کہ حج پورا کرسکونگی پس فرمایا واسطی اوسکی کہ حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنی کا احرام سی اوس جگہہ ہوگا کہ روکی تو مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی
جس جگہہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہہ احرام سی باہر نکل آؤنگی مین آور تینون امام جو کہتی ہین کہ
احصار یعنی رکنا بسبب مرض کی نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتی ہین ساتہہ اس حدیث کی کہ اگر بسبب مرض کی مباح ہوتا احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم
کرتی حضرت اوسکو ساتہہ شرط کرنیکی کیونکہ بیفائدہ تہی آور امام اعظم جو کہتی ہین کہ احصار بسبب مرض کی بہی ہوتا ہی وہ دلیل پکڑتی
ہین ساتہہ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگی آتی ہی اور اور دلیل اونکی یہہ ہے کہ ابن عمر منکر تہی شرط کرنیکی اور کہتی کہ کیا نہین کفایت کرتی
تمکو سنت تمہاری نبی کی اور یہہ بہی کہتی کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورۃ کی حق مین یہہ تہا کہ جلدی احرام سی نکل آوی ایسلیے کہ اگر وہ
شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پہنچتی ہدی اپنی جگہہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہین کہ احرام سی باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے
ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کری یعنی اگر شرط کرلی کہ جہانہین رکون وہان احرام سی نکل آؤن تو بمجرد رکنی کی حلال ہوجاتا ہے
بغیر ذبح ہونی ہدی کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّبَدِّلُوا الْهَدْیَ الَّذِیْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اپنی اصحاب کو یہہ بدلین وی جانور کو وہ جانور کہ ذبح کیی تہی سال حدیبیہ کیمین بیچ عمرۃ القضا کی نقل کی ف یعنی
پہلی وقت احصار یعنی رکنی کی کہ جانور ہدی کی ذبح کیی تہی سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلی اونکی ذبح کرین
تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہو ایسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہی مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ جس صورت مین
کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تہا ظاہر ہی اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بہی حرم مین تہا ایسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا
واسطی احتیاط اور حاصل کرنی فضیلت کی تہا اور امر واسطی استحباب کے ہے اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مشکوۃ کیمین سفید کر
چہوڑی ہوی ہی اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہی لفظ ابو داود کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہی فیه قصة وفي سنده محمد
بن اسحق ح ع

وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْمَصَابِیْحِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی یعنی پانون اوسکا یا لنگڑا ہوجاوی پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی
جائز ہی اوسکو کہ ترک کری احرام کو اور پہر آوی اپنی وطن کیطرف اور لازم ہی اوسپر حج اگلی سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے
اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن ہی اور مصابیح
مین کہا بغوی نی کہ یہہ ضعیف ہی ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کوئی مانع سوای احصار دشمن کے تو بہی جائز ہی کہ

کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بہی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہی یعنی سند بغوی کی ضعیف ہی پس اسکی سند ضعیف ہونیسی یہہ نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بہی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنی ترمذیکو اور ضعیف کہنی بغوی کے اور ایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بہی ہی اور تورپشتی نی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے

ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کی وقوف عرفات کا ہی جسنی کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق پایا اوسنی حج دن منی کی تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتی ہین ان تین دنونمین منا مین رہتی ہین اور رمی کرتی ہین پس جو شخص کہ جلدی کری بیچ دو دنکی پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کری پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سے اگر جماع نکیا پہلی وقوف کی اور جسنی وقوف نکیا یعنی نہ تہیرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوسپر یہہ کہ نکل آوی احرام سے ساتہہ افعال عمرہ کی ور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہی رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کری الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارہوین تاریخ پیچہی دوپہر کی مار کر چلا آیا مکی مین پس نہین اوسپر کچہہ گناہ اور ساقط ہوا اوس سی تیرہوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کی اور جو کوئی بارہوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر منا ہی مین تہیرا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ بہی تینون مناروں کو کنکریان ماریں تو اوسپر بہی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونی مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کی اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فرقے تہی بعضی تعجیل کو گناہ جانتی تہی اور بعضی تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین کسیمین گناہ نہین ع ش ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کی محفوظ رکہی اوسکو اللہ تعالی آفات سی **ف** حرم کہتی ہین اوس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکی کی ہی بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بہی اللہ تعالی نی معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی حرام کی ہین اللہ تعالی نی اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جاہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نی یہہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بہیجا تو وہ ڈرتی تہی شیاطین سی کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بہیجا اللہ تعالی نی ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتی کہڑی ہوئی ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کہڑی رہنی فرشتونکی تہی وہ حرم ہوئی اور بعضون نی کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی وقت بنائی کعبہ کے رکہا روشن ہوگئی اوس سی زمین ہر طرف سی پس جتنی زمین روشن ہوی بسبب روشنی حجر اسود کی وہ حرم ہوی اور حدود حرم کی اوپر مناری بنی ہوی ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کی نہین ہین ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ
فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا
يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی دن فتح مکہ کی کہ نہین ہے ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص نیک عمل مین باقی ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ جہاد کی لیی یعنی حکم کری امام جہاد
کی لیی نکلنی کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی حرام کے
لوگونپر ہتک اوسکی اور واجب کے اونپر تعظیم اوسکی اوس دن سی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سی ہی پس وہ
حرام کیا گیا ہی ساتہہ حرمت اللہ تعالی کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اوسمین کسیکے لیی پہلی مجہسی اور نہین
حلال ہوا قتال میری لیی مگر ایک ساعت دن سی یعنی دن فتح مکہ کی پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتہہ حرمت
اللہ کی روز قیامت تک یعنی پہلی نفخہ تک نہ کاٹا جاوی درخت خار دار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بہگایا جاوی شکار
اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس کے ساتہہ شکار کرنی اور وحشت دلانی اور برانگیختہ کرنیکی اور نہ اوٹہایا جاوی لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ
تعریف کری اوسکو یعنی اوسکو جائز ہی اوٹہانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوی گہانس اوسکی پس کہا عباس نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی
اذخر کہ نام ایک گہانس کا ہی اوسکی اجازت دیجیی اسلیی کہ وہ واسطی لہارون اور سنارون اونکیکی ہی یعنی اونکو احتیاج پڑتے
ہی اسکی بیچ گلانی لوہی اور سونی چاندیکی اور واسطی گہرون اونکیکی یعنی گہرونکی چہتونمین کام آتی ہی پس فرمایا مگر اذخر یعنی سکو
اوکہاڑو تو جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہے کہ نہ کاٹا جاوی درخت اوسکا اور نہ اوٹہاوی
کری چیز اوسکی مگر تلاش کرنیوالا **ف** نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کرکر مکی سی مدینہ کو تشریف لائی تو ہجرۃ فرض تہی اوسپر
کہ استطاعت رکہتا تہا پہر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوی ہجرۃ کہ فرض تہی اسلیی کہ مکہ دار الحرب تہا پس نہین حاصل ہوتا بسبب ہجرۃ
کی وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہی اجر بسبب جہاد کی اور اچہی نیت کے اور باقی ہی قیامت تک وہ
ہجرۃ کہ ہوتی ہی واسطی محافظت دین کی اور احکام اسلام کی اور نہ کاٹا جاوی درخت خار دار اوسکا چہ جائی ایسا درخت اور
ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کاٹی گہانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہین اور آپسی اوگا ہوا وسپر لازم ہوتی ہی قیمت اوسکی مگر خشک
گہانس کی کاٹنی مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بہی درست نہین اور چرائی بہی نجاوی گہانس حرم کی مگر اذخر کہ اوسکا
کاٹنا اور چرانا جائز ہی اور کماۃ یعنی کہنبی بہی مستثنے ہی اسلیی کہ نباتات سی نہین ہی اور امام شافعی کی نزدیک جائز ہی چرانا جانور ونکا
حرم کی گہانس مین اور لقطہ اوس چیز کو کہتی ہین کہ پڑی پاوی اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہی کہ تعریف
کری یعنی لوگون کی مجمع مین کہتا پہری کہ کسیکے چیز ہمنی پائی ہی پہر اگر مالک نہ ملی اور یہہ فقیر ہو تو اپنی کام مین لاوی اور اگر
غنی ہو تو بسہ دیدی بعد ازان اگر مالک آجاوی تو اوسکو قیمت اوسکی دیوی اور حرم کی لقطہ مین نہین ہی مگر تعریف جیسا کہ
اسحدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملی پس خرچ نکری اوسکو اور نہ تصدق کری اور نہ مالک ہوتا ہی اور یہہ مذہب شافعی کا ہی اور اکثر
علمانی فرق نہین کیا ہی درمیان لقطہ حرم اور غیر اوسکیکی اور مذہب ہمارا یہی ہی اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ

باب لقطہ کمین آوینگی انشاء اللہ تعالی آور معنی اس حدیث کی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک کی مین نہی تعریف کری جیسی کہ اور
جاہی کرتی ہین اور مخصوص ساتھہ ایام موسم کی نہین ہی حاصل یہہ کہ اسطرح اسلیی فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوی کہ وہان تعریف مخصوص
ایام موسم ہی پر ہی واللہ اعلم ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ
اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین حلال واسطی کسیکی تم مین سی یہہ کہ اوٹہاوی
مکہ مین ہتیار نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ہتیار اوٹہانا مکی مین بدون ضرورۃ کی نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حسن نے کہا کہ مطلق
ہتیار اوٹہانا مکی مین مکروہ ہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلاضرورت ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکی مین دن فتح مکہ کی اور اونکی سر مبارک پر تہا
خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑی ہوئی ہی پردی کعبہ کے فرمایا مار ڈال اوسکو نقل کی یہہ
بخاری نے اور مسلم نے ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنی ہوی مکی مین داخل ہوی اس سی معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکی مین بغیر احرام کی جائز ہی واسطی اوسکو
کہ نہ ارادہ رکہتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہے اور شمنی نی کہا کہ دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سی بغیر احرام کی اور یہہ بہی ہی کہ احرام واسطی تعظیم اوس جگہہ کی ہی پس برابر ہی حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرت
جو بغیر احرام کی داخل ہوی دن فتح مکی کی تو حلال ہو گیا تہا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیساکہ سمجہا جاتا ہی اس حدیث
سی انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مار ڈالا اوسکو کہا طیبی نے کہ مرتد ہو گیا تہا ابن خطل اور مار ڈالا تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور دو لڑکیان
لڑکی گانیوالیان تہی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام میں حکم کیا اوسکی مار ڈالنیکا اس سی مالک اور
اور شافعی رح دلیل پکڑتی ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جنایت دو قسم
کہتی ہین کہ اسکو مار ڈالا سبب مرتد ہونیکی اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کی لیی کیا تو حمل کرینگی اسپر کہ قتل اوسکا بیچ ساعت مباح ہونی حرم
کے ہوا ہو ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکی مین دن فتح مکی کے
بغیر احرام کی اور اوپر تہی پگڑی سیاہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوی ہونگی اور اوسپر عمامہ
باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنی کی تقریر ابہی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیساکہ مذہب حنفی ہے
ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ
يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ
بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنی کعبہ کا پس جسوقت کہ پہنچیگا بیچ میدان ایک زمین کی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی یعنی سب لشکر
سب دہنسائی جاوینگی کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح سی دہنسایا جاویگا ساتہہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی اور اونمین ہونگی بازاری اونکی
اور وہ شخص کہ نہین اونمین سی یعنی کہ ارادہ بیچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شریک اونکی نہین ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اونکی ہونگی فرمایا دہنسائی جاوینگی

ساتھہ اول اپنی کی اور آخر اپنی کی پہر اوٹھائی جاوینگی اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہہ خبر دی ہی حضرت نی آخری
زمانیکی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہنسا ئے
جاوینگی الخ یعنی وہ دہنسائی جاوینگی پس داخل ہونگی وہ بہی یہہ بہی اگرچہ قصد انکا اونکا ساتہیں ہونیکا اسلیے کہ انہون نی بڑہائے
بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکی پہر اوٹہائی جاوینگی سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت
کفر کی رکہتا ہوگا وہ دوزخی ہوگا ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ
الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نی خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چہوٹی اور پتلی کا حبشیونمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مقدر یون ہی کہ خرابے
کعبہ کی حبشی کے ہاتہہ ہوگی اور یہہ جای عبرۃ ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کی ہاتہہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب
ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتہہ وجود اس خانہ مبارک کی ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا گویا کہ مین دیکہتا ہون خراب کرنیوالی کعبہ کیکو ایک شخص ہوگا سیاہ
رنگ پہیلا اوکہاڑیگا خانہ کعبہ کو پتہر پتہر نقل کی یہہ بخاری نی ف افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نزدیک ہوں اوسکی
آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ✝ علے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور کہہ ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اوسمین نقل کی یہہ ابو داؤد
نی ف بند کرنا الخ یعنی خریدی غلہ گرانی مین اس نیت سی کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام
ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرنا ہی حق سی طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
ع مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکہنا قوت آدمیون اور جانورونکی کا نیت مذکورہ سی اوس شہر مین کہ ضرر کری شہر والونکو
ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ
وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مکی کی یعنی جبکہ رخصت ہوئی وہانسی دن فتح مکی کی کیا خوش شہر ہی
تو اور بہت محبوب ہی تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجہمین سی نہ رہتا مین کہین سوای تیری نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف یہہ دلیل ہی جمہور کا اسپر کہ مکہ افضل ہی مدینہ سی اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہی مکہ سے ❊ ❊ ❊

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ
اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عدی بیٹی حمرا کیسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑے ہوے اوپر حزورہ کی پس فرمایا قسم ہی خدا کے
تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہی اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجسی نہ نکلتا مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف حزورہ نام ایک جگہہ کا ہی مکی مین وہان حضرت نی کہڑی رہ کر مکی کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہہ کہ نہ نکلی مکی سی مگر جبکہ نکلا جاوی اوس سی حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی اور اسیلیی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا مکی مین سعادت ہی اور نکلنا اوس سی شقاوت ؛ ع ؛ اس مسئلہ مین جو علمائی اختلاف کیا ہی ملا علی کرح اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سی اسکو ذکر کیا ہی اور در مختار مین لکہا ہی کہ نہین مکروہ ہی مجاورہ مکی اور مدینہ کی یعنی رہنا انمین اوسکی لیی کہ اعتماد رکہتا ہی نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجسی گناہ نہین ہونیکا تو وہان رہی الا نہ رہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخَرْبَۃُ الْجِنَایَۃُ

روایت ہی ابی شریح عدویسی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی عمرو بن سعید کی اسحالین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کی پروانگی دی واسطی میری ای امیر تا بیان کرون مین روبرو تیری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگلی دن فتح مکہ کی سنا اوسکو کانون میری نی اور یاد رکہا اوسکو دل میری نی اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہی اوسکو اللہ نی اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نی پس نہین حلال واسطی اوس شخص کی کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرۃ کی یہہ کہ خونریزی کری اوسمین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی نہو اوسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹی اوسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈی بسبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین پس کہو واسطی اوسکی تحقیق اللہ نی اذن دیا واسطی رسول اپنی کی اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اسکی نہین کہ اذن دیا واسطی میری دین ایکساعت دنمین سی اور ہوگئی تعظیم اوسکی آج کی دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکی مانند تعظیم اوسکیکی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوای ساعت مذکورہ کی اور چاہیی کہ پہنچاوی حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطی ابی شریح کی کیا جواب دیا تجکو عمرو نی کہا ابو شریح نی کہ کہا عمرو نی مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجسی ای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہ گار کو اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کے معنی خربۃ کی قصور کی ہین ف عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کیطرفسی پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکی کی واسطی قتل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی نی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہ گار کو کہ خروج کری خلیفہ پر یعنی اوسکی گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حالانکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ خون کی یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کر حرم مین چلا آوی تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنی والیکو ساتہہ تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد دین مین کری یا اور کوئی قصور کرے جیسکہ مال کسیکا تلف کری یا حق کسیکا ضائع کری اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوی بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہین ہونیکا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن

زبیر گنہگار ہین کہ اطاعت امام سی نکل گیا ہی اگر حرم سی نکل آویگا وان سزا دیسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو ارونگا

ح ۳ ع **وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا فَإِذَا ضَيَّعُوا ذٰلِكَ هَلَكُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتھہ بہلائی کی جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کے یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکیکی حق تعظیم اوسکیکا اور جسوقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کی ہین لکہی جاتی ہین حج غنی کا افضل ہی حج فقیر کیسی اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفل کی کہ اس سی فرمان برداری والدین کے افضل ہی اور بنا امر اکا افضل ہی حج نفل سی اور اختلاف کیا گیا ہی صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہی یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہی افضلیت حج کو اسلیے کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہی اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہی آور نوف جمعہ کو زیادتی ہی ستر حجون پر اور مغفرت کی جاتی ہی اسمین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہی کہ حج سی بڑی گناہ بہی جہڑتی ہین یا نہین بعضون نی تو کہا کہ ہان جہڑتی ہین جیسی حربے مسلمان ہوتا ہی تو اوسکے سب گناہ جہڑتی ہین اور بعضون نی کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جہڑتی ہین اور بندون کی حق ... نہین معاف ہوتی جیسی ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی گناہ معاف ہوتی ہین بندون کی آور کہا قاضی عیاض نی کہ اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ بڑی گناہونکو نہین جہاڑتی ہی اگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہی ساتھہ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کی مگر ہان گناہ دیر کر ادا کرنی قرض کا اور تاخیر کرنی نماز کا اور مانند اسکی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ جہڑنی گناہ کی قائل ہوئی ہین مراد اونکی یہی ہی اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ہو ایذا اوسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کی غلاف اور پر دیکا بنی شیبہ سی بلکہ لیوی تو امام سی لیوی یا اوسکی نائب سے اور جائز ہی اسکو پہننا اونکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی کسیکو قتل کر کر حرم مین آن بیٹہی تو اوسکو قتل نکری جبتک کہ وہان سی باہر نکلی مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کری تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہی اور اگر قتل کری خانہ کعبہ مین تو اوسمین قتل نہ کیا جاوی اور مکروہ ہی استنجا کرنا آب زمزم سی نہ نہانا اور مکہ افضل ہی مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کی یعنی دفن کیے گئی ہین اوسپر وہ مطلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی سے بہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہے اوسکی لیے کہ فراغت رکہتا ہو اور حج پہلی کری یا زیارت سی اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکہتا ہے چاہی حج پہلے کری چاہے زیارت جبتک کہ نہ گذر سے مدینہ پر بہی اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کے زیارت سے ہے کرے بالضرور اور چاہیے کہ نیت کری ساتھہ زیارت حضرت کی زیارت حضرت کے مسجد کی بہی اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت نی کہ نماز اوسمین بہتر ہی ہزار نماز ونسی بیچ غیر اوسکے سوای مسجد حرام کی یعنی اوسمین لاکہہ نماز ونکا ثواب ہوتا ہی اور اسیطرح اور عبادتونکا بہی ثواب ہان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل در مختار مین سے لکہی گئی پہر جاننا چاہیے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکی ایک جا لکہون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کی فائدونمین متفرق لکہی جا چکی ہین مگر ایک جای اکہٹی لکہنی مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کی معتبر کتابونسی بہت اچہی ترتیب سے لکہی ہین اس عاجز کی ہاتہہ لگ گیا اوسکو ہندی زبان مین کر کر ایک فصل مین لکہتا ہون **فصل** جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کری اوسکو چاہیے کہ اول نیت درست کری محض اللہ کی رضامندی اور ادائی فرض کا ارادہ کری کچہہ خیال نام نمود کا نہو و الا سب محنت برباد جاویگی پہر اگر یہہ ہندوستانکا

رہنی والا ہی توجب جہاز مین بیٹھہ کر طرف مکہ معظمہ کی جاتی لگی محاذی یلملم سی احرام باندہی اور باندہنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط
احرام حج کا باندہنا اور اسکو افراد کہتی ہین دوسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہے پہر مکہ معظمہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کیکے حج کی مہینون مین کر
احرام سی نکل آوے پہر احرام باندہ کر حج ادا کری اس قسم کو تمتع کہتی ہین تیسری یہہ کہ احرام عمرہ کا باندہی غیر
مہینون حج کی مین اور افعال عمرہ کی کر کر احرام سی نکل آوی چوتھی یہہ کہ میقات پر یا محاذی اوسکی اکہٹا احرام حج اور عمرہ کا ساتھہ
باندہی پس اس صورت مین مکہ شریفہ مین پہنچ کر افعال عمرہ کیکے بجا لاوی اور احرام سی نہ نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کر کر احرام
سی نکلی اسکو قران کہتی ہین اور یہہ امام اعظم رح کی نزدیک افراد و تمتع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندہنی کا کری تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتہہ پانو
کی اور بال بغلون اور زیر ناف کی دور کری اور لبین لوا وی اور اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈوا وی والا کنگہی کری اور اگر بیوی
یا لونڈی ساتہہ ہو وی تو صحبت کری پہر وضو کری یا نہاوی اور نہانا افضل ہی اور باندہی لنگ اور اوڑہی چادر نئی اور سفید اور یہہ افضل
ہی اور اگر دو نو دہوئی ہوئی ہون یا پہنی ایک کپڑا کہ اوس سی ستر ڈہنک جاوی تو بہی جائز ہی اور خوشبو لگاوی اور پڑہی دو رکعتین پہر
اگر ارادہ قران کا رکہتا ہی تو یون کہی اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کری تو یون کہی اللہم انی ارید العمرۃ فیسرہا لی
وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کری تو یون کہی اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کری تو بہی کافی ہی پہر لبیک
کہی پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کی تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کی یہہ ہین لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک
والملک لا شریک لک ان الفاظ سی کم نہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء
الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سی کہتا رہی خصوصًا بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل
اور وقت سحر کی اور وقت ملنی کی قافلہ سی اور وقت چڑہنی کی بلندی پر اور وقت اوترنی کی بلندی سی جنگل مین غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے
جیسیکہ نماز مین وقت انتقالات کی تکبیر کہتی ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اوترنی چڑہنی کی بلندی و پستی سی لبیک کو ورد زبان کری اور جبکہ
محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیزونسی پرہیز کری سیا ہوا کپڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور انگرکہی اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور
بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکی اور مراد پہننی سی اوسطرح کا پہننا ہی کہ جسطرح عادت ہی اوسکی پہننی کی اگر خلاف عادت
پہنی تو کچہہ مضائقہ نہین مثلا کرتی یا پائجامہ کو بدن پر نہ پہنی اور اگر انکو اوڑہ لی یا بطور لنگ کے باندہی تو کچہہ مضائقہ نہین اور محرم نہ
پہنی کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبو دار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسمبی اور مانند انکیکی لیکن دہویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے
اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکری مانند بوسہ لینی اور ہاتہہ لگانیکی شہوت سی
اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کی نہ کری اور فسق و فجور نکری اور کسی سی جنگ و جدال نکری اور شکار صحرائی وحشی
نکری حتی کہ اشارہ بہی نکری شکار کیطرف اور نہ بتاوی اوسکو اور نہ مدد کری شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچہلی کی درست ہے
اور استعمال خوشبو کا نکری اور ناخن اور بال سر اور داڑہی کی بلکہ تمام بدن کی دور نکری نہ منڈاوی اور نہ کترواوی اور نہ اوکہیڑی اور بال
سر و داڑہی کی خطمی وغیرہ سی نہ دہووی اور جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گہر کی اور کجاوی کی سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا
ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنی سی اور موہنہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈہانکی اور جون نہ ماری اور مارنا کتنی ایک جانورونکا حالت احرام
مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچہو اور چوہا اور چچڑی اور کچہوا اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ

اور ہی اور جھینوٹی اور گرگٹ اور بجر اور پسو اور سہ اور چہر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور ایسا جانور موذی آور فرائض حج کی چار ہین اول احرام دوسرے
وقوف عرفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک ہی ہر تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی کی کرنا بہتر ہی اور ایام
نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم آتا ہی آور چوتہی ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندہی اور بعد ازان وقوف عرفہ کری اور بعد ازان طواف
الزیارت اگر ایک بہی ان مین سی فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی اور
کنکریان مارنی منار و نپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنی والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سے
باندہنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سی اور بعضون نی اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع
کرنا داہنی طرف سی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچہہ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی صفا پر سی
شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد سات
شوط کی دو رکعتین پڑہنین آور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کری پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت کری
اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجاوی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کی کرنی
اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین آور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو
چیزین کہ انکی ترک سی دم لازم آوی وہ بہی واجب ہین اور سوائی انکی سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنی سی خواہ اونٹ ہو
یا گائی یا بکری یا مانند انکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد
وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈانی کی تو انمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائی اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے
کہانا مستحب ہے اور سوائی انکی مین سی اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سی عاجز ہو تو اوسپر دس روزی لازم ہین تین روزی پہلے
دن نحر کی اور افضل یہہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکہی جہان چاہی کہی اور اگر پہلی سر منڈانی کی ہدی پر قادر
ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہے اوسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جسوقت کہ ارادہ مکی مین جانیکا کری تو غسل نہاوی اور یہہ مستحب ہے اور جانب بلندی کی مکہ معظمہ
سی کہ ثنیہ علیا ہی داخل ہووی اور دن کو جانا اسمین بہتر ہی رات کے جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہووی تو اول مسجد الحرام مین جاوی بعد رکہنی اسباب کے
جہان رکہنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونی مسجد الحرام کی لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کی سی کہ اوسکو باب السلام بہی کہتی ہین مسجد مین
جاوی اس حال سی کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہی تو
تکبیر و تہلیل کری اور جب مسجد حرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد غیر مکی کی لیی سنت ہے بجالاوی اسطرح کہ اول
مونہہ حجر اسود کیطرف کرکر تکبیر و تہلیل کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتہہ اوٹہاوی جیسی کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹہاتے
ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کی بوسہ نہ دی سکی تو ہاتہہ لگا کر ہاتہہ کو چومی اور اگر یہہ بہی نکر سکی تو لکڑی کو لگا کر چومی اور
اگر یہہ بہی نکر سکی تو دونو ہتہلیون سی اشارہ کرکر انکو چومی اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کری اور درود پڑہی اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کری اور سات
بار گرد خانہ کعبہ کی پہرے اور طواف بہیات اضطباع کری یعنی چادر داہنی بغل کی نیچی سی نکالکر بائین مونڈہی پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کی طواف کری اور اول
تین پہیرون مین رمل بہی کرے یعنی جلد چلی مونڈہی ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسی بانکی چلتی ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذری اسیطرح کری کہ جو پہلی کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دی اور
تکبیر وغیرہ پڑہی اور طواف کو ختم بہی حجر اسود کے بوسہ دینی پر کری اور رکن یمانی کو کہ سامنی حجر اسود کی ہی بوسہ نہ دی بلکہ ہاتہہ ہی لگاوی بعد ازان دو رکعت

نماز ادا کری کہ حنفیہ کی نزدیک واجب ہی اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پڑہنی اگر بسبب اژدحام کی وہان نہ پڑہ سکی تو مسجد مین جہان چاہی الخ
پڑہی اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کی قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہ زمزم پر جا کر پانی
پیٹ بہر کر پیوی اور پہر مقام ملتزم پر آوی اور حجر اسود کو بوسہ دیوی اور تکبیر و تہلیل اور درود پڑہی اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی درمیان صفا
اور مروہ کی کری اور اگر بعد طواف قدوم کی کری تو بہی جائز ہی پس مسجد الحرام سی باہر نکلکر طرف صفا کی آوی اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی اور
بیت اللہ کی طرف موہنہ کری اور ہاتہہ اوٹہاوی دعا کی لیی اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہی اور جو چاہی دعا کری پہر طرف مروہ کی اوتری اپنی چال اور
جب بطن وادی مین پہنچی تو میل اخضر سی میل دوسری تک جلد چلی اور پہر اپنی چال مروہ پر چڑہی اور سامنی قبلہ کی کہڑا ہو کر جیسی تکبیر وغیرہ صفا پر کہی
تہی مروہ پر بہی کری اسیطرح سات بار آمد و رفت کری شروع صفا سی کری اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف سی سعی
کی پہر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کی لیی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی لیی شرط نہین ہی لیکن اولی ہی اور طواف
کی لیی طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنیکی بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سی فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑہی اور
یہہ بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہی اور طواف نفل جسقدر چاہی کری اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہی وہین بیان
ہوتا ہی احکام حج کا مانند نکلنی کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنی کی منا مین وغیرہ ذالک اوسکو سنی کہ
بہتر ہی اسیطرح روز عرفہ کی عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کی خطبہ مین بیان ہوتے ہین اونکو بہی سنی پہر اگر احرام سی نکل آیا ہو تو آٹہوین ذیحجہ کو احرام
حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوی اور اگر ظہر پڑہ کر آوی تو بہی مضائقہ نہین اور رات کو منا مین رہی اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہ کر
طرف عرفات کی جاوی اور اگر آٹہوین تاریخ منا مین نہ آوی اور دن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بہی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس
جگہہ چاہی اوتری سوائی بطن عرنہ کی وہ وادی نزدیک جبل عرفات کی افضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاوی کہ سنت ہی اور عرفات مین وقوف کری کہ
فرض ہی بدون اوسکی حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنی اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر کی جمع کری اور استغفار اور لبیک اور تہلیل
اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتہہ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑہی اور اپنی حاجت مانگی اور وقت غروب ہونی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ
مین آوی اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اوراد کا بہت پڑہتا رہی اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کی نماز مغرب اور عشا کی جمع کری
اور رات کو وہین رہی کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین مشغول رہی اور بمجرد ہونی فجر کی تاریکی
مین نماز ادا کری اور پہر وقوف کری مزدلفہ مین جہان چاہی سوائی وادی محسر کے بلکہ جب اوس وادی سی گذری تو جلد وہان سی گذری اور بعد فجر کے
وقوف کری روشنی ہونی تک اور بعد روشنی کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہان پہنچکر جمرة العقبہ پر سات سنگریزی ماری اور جب اول
سنگریزہ ماری تو لبیک موقوف کری پہر جانور ذبح کری پہر سر منڈاوی یا بال کترواوی بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارہ کری اگر سعی پہلی کی ہی پس سوقت
حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلی سعی نہین کی ہی تو بعد طواف الزیارت کی سعی کری جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکی مستحب ہے کہ ناخن کتروادی اور
لبین لیوادی اور خط بنوا لیوی اور بعد سر منڈانیکی جو چیزکہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کی حلال
ہووینگی اور بعد طواف الزیارت کی منا مین آنکر انکو ہی پہر ایام منا مین دن کو مکہ مین جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور رات کو منا مین رہی اور دوسری دن نحر کی یعنی گیارہوین کو
تینون جمرات یعنی منارون پر رمی کری پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کی ہی اوسکو جمرۂ اولی اور جمرہ ادنی کہتی ہین اوسپر سات سنگریزی ماری اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اسکی ہی
اوسکو جمرۂ وسطی کہتی ہین اور بعد ازان جمرۂ عقبہ پر سات سات سنگریزی مارے اور وقت مارنی ہر سنگریزی کی تکبیر کہتا رہی اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزی ماری اور

چوتھی دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہی تو اوسپر رمی تینون جمرونکی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سی ساقط ہوئی اور وقت رمی گیارہوین اور
تیرہوین مین بعد زوال کی ہی لیکن تیرہوین کو اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہونی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگرچہ مسنون بعد زوال کی ہی
اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلی زوال سی رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزی چھوٹی ہون بہت بڑی نہون اور پاک ہون اور نزدیک
جمرات سی سنگریزی نہ لیوی بلکہ مزدلفہ سی یا راہ مین سی لیوی اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکی اور وقت رمی کی فاصلہ جمرات سی کم پانچ ہاتھ سی نہو اگر زیادہ
ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی یعنی رمی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی پیادہ پا کری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہین یعنی رمی
جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور نشیب الٰہی مین کہڑی ہو کر طرف بلندی کی رمی کری اور اوسوقت منا داہنی ہاتھہ کیطرف ہو اور کعبہ بائین
ہاتھہ کیطرف اور اگر سنگریزی منارونسی دور پڑین تو درست نہین منارو پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزی داہنی ہاتھہ سی پھینکی اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ
پھینکی اگر ایک ساتھ دفعۃً سبکی سب ڈالدی جائز نہین اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہے کنکر پہینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب مین اگر ایک دو
ساعت ٹھیر کر مکی مین طواف الصدر کی لیی جاوی اگر وہانسی آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھیرنا منظور ہو تو وقت چلنی کی یہہ طواف کری اور یہہ طواف
واجب ہی اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہی اور بعد طواف کی چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بہر کر پیوی کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کر کے
اور وہ پانی موہنہ اور سر اور بدن پر ہی ملی اور پہر طرف بیت اللہ کی آوی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے
اور سینہ اور موہنہ اپنا ملتزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو پکڑ کر گریہ زاری بہت سی کری اور اسوقت بہی ساتھہ تکبیر و تہلیل اور اوراد و اذکار و اشغال
اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سی طلب کری اور موہنہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پہلی پانون مسجد سی باہر نکلی اور جسطرف چاہی
روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اوسکا تمام سال ہی مگر ایام حج مین مکروہ ہی غیر قارن کو اور ایام
حج کی یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہی اور واجب اوسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کی دوسرے
سر منڈانا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکی وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کی یہہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر
کری یا خضاب اپنی سر پر مہندیکا کری یا استعمال زیت کا کری یا پہنی کپڑا سیا ہوا تمام روز اوسطرح کہ عادت ہی اوسکی پہننی کی یا ڈہانکی اپنی سر کو تمام روز
یا منڈاوی سر چوتہائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل یا بال زیرناف کی لی یا گردن کے یا ترشواوی ناخن دونو ہاتہون کی یا دونو پانو کی یا ایک ہاتہہ یا پانو کی یا
طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کری یا طواف فرض بی وضو کری یا عرفات سی پہلی امام سی پہری یا سعی ترک کری یا وقوف مزدلفہ
ترک کری یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خارج حرم سی یا حالت احرام مین بوسہ لیوی بیوی کا یا
چہوئی اوسکو ساتہہ شہوۃ کی یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلا سر منڈاوی
پہلی ذبح سی پس ان سب صورتونمین دم واجب ہوتا ہی اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ سی بال سر کی جماوی یا قارن سر منڈاوی پہلی ذبح سے
پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سی کم یا ڈہانکی سر اپنا یا پہنی کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سی یا منڈاوے
کم چوتھائی سے یا ترشواوی ناخن کم پانچ سی یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف
الصدر بی وضو کری یا ترک کری رمی ایک منارہ کی تینون منارون مین سی بعد دن نحر کی یا غیر اپنی کا سر مونڈی پس ان صورتونمین صدقہ
واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدہا صاع گیہون ہی یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پہنی کپڑا سیا ہوا ساتہہ عذر کی یا بیماری
کی پس ان صورتونمین محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کری تین چیزونمین سی ذبح کری بکری یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون کے دے ہر مسکین کو آدہا صاع

یا مین دیوی رکہی متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا بتاوی شکار کو یا اشارہ کری اوسکیطرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار کی ساتہہ
تشخیص دو عادلون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس سی اگر موضع شکار مین نہو
اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتہہ قیمت اوسکیکی ہدی اگر آسکی اوسمین پس ذبح کری اوسکو حرم مین اگر چاہی خریدی اوسکا غلہ اور دیوے
ہر ہر فقیر کو آدہا صاع اگر گیہون ہوں اگر کہجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دی اور اگر چاہی روزہ رکہی بدلی اناج ہر فقیر
کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصدا کرنیوالا اور بہول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان
ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سے کہاوی تو دم لازم آتا ہی اور سونگہنی خوشبوئی اور پہول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کیسی محرم پر کچہہ
واجب نہین ہوتا اگرچہ یہہ افعال مکروہ ہین اور مارنی جون کیسی قدری طعام تصدق کری مانند ایک مٹہی کی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ اپنی تن
سی یا سر سی یا کپڑی سی پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سی پکڑ کر مارے کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑیکو آفتاب مین ڈالی اس نیت سی کہ جوئین مرجاوین
اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدہا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکی لیے ڈالی اور نیت جوئون کی مرنیکی نہو اور وہ مرین
تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئی مسائل حج کی اب لکہی جاتی ہین دعائین حج کی **فصل** پڑہی وقت احرام کی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سی کہی تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑہی بعد احرام کے اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اللّٰهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ
وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى أَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہی عَلٰى أَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ
تَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَأَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللّٰهُمَّ قَدْ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي
وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي اور پڑہی وقت داخل ہونیکی حرم مین اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي
وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ آمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑہی جبکہ مکہ کو دیکہی اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِي
فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور پڑہی وقت دیکہنی بیت اللہ کے اللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا وَّمَهَابَةً اور پڑہی وقت داخل ہونی مسجد الحرام کے أَعُوْذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيْعَ ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ
حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور پڑہی جبکہ قریب ہو حجر اسود سے
اللّٰهُ أَكْبَرُ اور پڑہی وقت ابتداء طواف کے اللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پڑہی نزدیک دروازی بیت اللہ کے اللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْأَمْنُ
أَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک رکن عراقی کی پڑہی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالْكُفْرِ
وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑہی نزدیک میزاب کی

یعنی پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا اخیر آیت تک
اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کی پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کی اور
قت کرلی پردی کعبہ کے یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ اِلٰھِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عِقَابَكَ
اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِكَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَیْرِكَ
اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ
مُصَلًّی اور پڑھے بعد دو رکعت طواف کے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ
وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا
مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا
وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ سَقَمٍ وَّارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اور پڑھے
جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اور پڑھے
درمیان صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ
مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی
اور تھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کی اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ
وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ

اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْئُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْئُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا اور پڑھی عرفہ کی رات میں دس کلمہ یہ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاۤؤُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِيْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ اور پڑھی جبکہ دیکھی دیوارین مدینہ منورہ کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ اور پڑھی جب دیکھے دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اور پڑھے جب کرے زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْكَ الْغَافِلُوْنَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکھی اوسکو اللہ تعالی **ف** حدیثین بیچ حرام ہونی مدینہ اور گرد اوسکی کی آئی ہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسمین ہماری نزدیک معنی اوسکی حرام ہونیکی یہہ ہین کہ اوسکی تعظیم وتکریم کرنی یہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکی کی پس ہماری نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنی مدینہ اور گرد اوسکی اور شکار کرنا اوسمین اور تینون اماموں کی نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بہی بغیر ضمان کی یعنی کہ انہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا نہین لکہا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سوائی قرآن کی اور اوس چیز کی کہ اس صحیفہ میں ہی کہا حضرت علیؓ نی صحیفہ میں یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ حرام ہی درمیان عیر کی ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کی یا ٹہکانا دی بدعتی کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگونکی نہین قبول کی جاتی اوس سی یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا ایک ہی سعی حاصل کرسکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا پس جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوسپر بہی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیونکی نہین قبول کی جاتی اوس سی فرض اور نفل اور جو شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبوں اپنی کے پس اوسپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت

بخاری اور مسلم کمین یہہ بہی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کری طرف غیر باپ اپنی کی یعنی کہی کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا ہی نہین یا نسبت
کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیی جاتی اوس سی فرض اور نہ نفل ف
او سخبرکی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی آپسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتہہ اور صحیفہ کی یعنی
کتاب کی سوائی قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نی یہہ فرمایا کہ نہین لکہا ہی مینی حضرت سی سوائی قرآن کی اور اوس چیز کی کہ صحیفہ
مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضی احکام لکہی تہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین
رہتا تہا اور اون احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بہی تہا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی
حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کی ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکی ہی جو چیزین کہ حرم کی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بہی حرام ہین اور
حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت
اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نی کہا شفاعت اور بعضون نی کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک
ہی حکم لکہا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کی ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتہہ اوسکی ادنا اونکا یعنی ادنا بہی اختیار
عہد امان دینی کا رکہتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور ونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین لازم ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سی
اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سی اور اپنی پناہ مین لاوی تو نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی
توڑی مسلمانکی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر بہی لعنت ہی الخ آور جو شخص کہ موالات کری یعنی دوستی کری جاننا چاہئی
کہ ولاء دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہہ ہے کہ عادت عرب کے تہی کہ آپسمین دوستی رکہتی تہی اور عہد باندہتی تہی اور قسم کہاتی تہی کہ نیک و بد
مین آپسمین شریک اور ممد و معاون ہین گی آور آپسمین ایک دوسرے کی دوست سی دوستی رکہین گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر
ناحق و باطل پر بہی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی آور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ سی عقد موالات باندہتی تہی آور
دوسرے ولاء عتاقت ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا وارث
اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچہہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک
شخص کی موالی یعنی دوست مذکور رہون تو نہ چاہیئی کہ اور قوم کو موالی ٹہیراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اسلیئی کہ اسمین ایک طرح کی عہد
شکنی اور ایذا دینی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری
اپنی آزادیکو غیر آزاد کرنیوالی اپنی کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کیطرف نسبت کرنیمین اس صورت مین قید بغیر
اذن موالیہ کی بنابر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس
اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ اگر مالک اذن دیدی تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیئی کہ جہوٹہہ لازم آویگا آور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ
حضرت علی نی کچہہ نہین لکہا حضرت سی سوای قرآن کی اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قول سی صریح باطل ہوتا ہے
افترا شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نی وصیت کی تہی ساتہہ خلافت کی اور اسرار کی اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورونکو
نہین بتائین پس یہہ سب دعوی باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکہنا علم کا ع ح وعن سعد قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا وقال المدینۃ خیر لھم

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ
کی یہہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوے شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اونکی یعنی واسطے رہنے والون مومنین اوسکے
دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسے اور کہین واسطے فراغت دنیا کی نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بے رغبتی
سے مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی
اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکی شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کے
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نکاٹا جاوے الخ حمل کیا ہے اسکو علما ہماری نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے یعنی جو کوئی بضرورت چہوڑیگا وہ اسمین
نہین داخل ہے اور اخیر حدیث مین بشارت ہے اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کی اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر
اوپر رہنے کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کے نعمتون اور جگہہ کیکی اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرۃ کی ہے بحسب اس حدیث کے
اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ
اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ
کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نے
وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ
وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ
فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تہی لوگ جس وقت دیکہتے نیا پہل لاتے اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس جس وقت کہ لیتے اوسکو حضرت کہتے یا الہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ گہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہماری بیچ صاع ہمارے کے
اور برکت دے واسطے ہماری بیچ مد ہمارے کے یا الہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون
اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تہی تجہسے واسطے مکے کی یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہے فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسے واسطے
مدینہ کی مانند اوس چیز کی کہ دعا کی ابراہیم نے تجہسے واسطے مکے کی اور مثل اوسکی ساتہہ اوسکی یعنی دو چند اوسکی کہ دعا کی ابراہیم نے پہر کہا ابو
ہریرہ نے بلاتے حضرت بہت چہوٹی لڑکیکو اپنی اہل بیت مین سے پس دیتے اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نے **ف** برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور
ہمیشگی کی پس برکت میوے کی تو ظاہر ہے اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بھی
بڑہائی گئی اور شہر بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا اسلام کے بسنے اور صاع اور مد نام ہے پیمانونکی ہین اونکی برکت سے مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالی کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے لیکن حضرت نے یہہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنے کو
فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کی اور حضرت نیا پہل لڑکیکو اسلیے دیتے تہے کہ وہ خوش ہو جاوے ع ح **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ
لَا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نی بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دو نو طرفوں سنگیکی ساتہہ اسکی کہ نہ خونریزی کیجاوی بیچ اوسکی اور نہ اوٹہایا جاوی اوسمین ہتیار واسطی لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت یعنی پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانورون کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا توربشتی نی کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اوس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتہہ حرم کی اور دلیل سپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطی کہانی جانورونکی اور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکی پتی جہاڑنی کسی حالمین درست نہین اور شکار کرنا مدینہ مین بعضی صحابہ نی حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانورون کی شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہنچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی طریق سی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہی کلامہ ۞ ع ملا علی رحمہ اللہ نی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لی

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلَى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتی اوسکی پس چہین لیی سعد نی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیر دین اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑی اوسکی پس کہا سعد نی پناہ خدا کی یہہ کہ پہیر دون مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سعد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہ شک راوی ہی کہ اون مالکون نی علی غلامہم کہا یا بجائی علی غلامہم کی علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچہہ کہ لیا ہی ہماری غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ مین چہین لیوی کپڑی اوسکی یہہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کی تہا اور کہا طیبی نی کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت اوسکیکی بلکہ یہہ حرام ہی بغیر لازم آنی بدلہ کی اور کہا بعضون نی کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ کی اور بعضون نی کہا کہ حرام ہی نہین انتہی یہہ مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ع ۞

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین ہوئی ابو بکر اور بلال پہر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی اونکو پس فرمایا الہی دوست کر تو طرف ہماری مدینہ کو مانند دوستی ہماری مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع اسکیکی اور مد اسکیکی اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور رکہہ اوسکو جحفہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی حضرت ابو بکر رض سی حالت تپ مین پوچہا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوای موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑونکا وغیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ نی یہہ حال حضرت سی عرض کیا اوسپر حضرت نی دعائی مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہی میان ان اکا اور مدینہ کی اوس زمانہ مین یہود رہتی تہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ مین پہلی ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سی وبا بیماری بہت تہی پس حکم کیا حضرت نی

اوسکو زمین کفار مین جاوی دراس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتہہ امراض موت و ہلاک کی اور خراب ہونی شہرون
اونکیکی ٭ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً
سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے بیچ حدیث خواب دیکہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کی کہ دیکہی مینی ایک عورت کالی پریشان
بال نکلی مدینہ سی یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینی اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا
ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ
يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے
پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح
کیا جاویگا شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین
مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطی اونکی
اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی شہر اسلام مین فتح ہووینگی اور لوک واسطی طلب معیشت امور دنیا کے
اور لذتون فانیہ اونکیکی مدینہ سی مع اہل و عیال اور تابعدارون کی نکل کر وہان جا کر رہین گی اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا
و معاد کے تو وہانسی نہ نکلین ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ
الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر
کہتی ہین اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ برے آدمیونکو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف غالب آتی
سب بستیون پر یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین آتا ہی
اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتونکو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوئی
عمالقہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئی یہود پر پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو
مشرق سی مغرب تک لی لیا اور اوس شہر کا نام پہلی یثرب اور اثرب تہا اوپر وزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام
مدینہ رکہا بسبب تمدن اور اجتماع لوگونکی اوسمین اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہے
ثرب سے بمعنی ہلاک و فساد کی یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی
ایکبار یثرب کہی چاہیے کہ دس بار مدینہ کہی تا تدارک و تلافی اوسکی کری اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کری اور مراد برے آدمیون سی
اہل کفر و شرک ہین کہ وہانسی بسبب قوت اسلام کی نکالی گئی تہی ٭ ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہُ علیہِ وسلم یقولُ اِنَّ اللہَ تعالیٰ سمّی المدینۃَ طابۃَ رواہُ مسلمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالیٰ نی نام رکہا مدینہ کا طابہ نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نی نام اسکا رکہا اور پر زبان حبیب اپنی کی طابہ اور ایک
روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کی کہ پاک ہی نجاستون شرک کیپی اور موافق ہوا اوسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنی والی اوسکی
وعن جابر بن عبد اللہ انّ اعرابیًّا بایع رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فاصاب الاعرابیَّ وعکٌ بالمدینۃِ
فاتی النبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقال یا محمّدُ اَقِلْنی بیعتی فابی رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم ثمّ جاءہُ فقال
ینصع
اَقِلْنی بیعتی فابی ثمّ جاءہُ فقال اَقِلْنی بیعتی فابی فخرج الاعرابیُّ فقال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم
انّما المدینۃُ کالکیرِ تنفی خبثَہا وتنصع طیّبَہا متّفقٌ علیہِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ تحقیق ایک اعرابی نی بیعت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی یعنی ہنسی پر پاس حضرت کی پس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنی رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسی
پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی
پاس اور کہا پہیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پہیر دو مجکو بیعت میری
پس انکار کیا حضرت نی پہر نکل گیا اعرابی مدینہ سی بغیر اذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مدینہ
مانند بہٹی کی ہی دور کرتا ہی میل اپنی کو اور خالص کرتا ہی اچہی اپنی کو یعنی نکال دیتا ہی بری آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو
آدمی پلید سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی انکار کیا بیعت کی پہیر دینی کا اسلیی کہ نہین جائز تہا پہیر دینا بیعت اسلام کا
اور پہیر دینا بیعت اقامت کا ساتہہ حضرت کی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ نکالنا مدینہ کا بری آدمیونکو اور خالص کرنا اچہونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین
تہا یا آخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلی گا تو ہلایا اور جہاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلی گا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور
احتمال یہہ بہی ہی کہ ہر زمانہ مین ہو ۱۲ ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم لا تقومُ الساعۃُ
حتّی تنفی المدینۃُ شرارَہا کما ینفی الکیرُ خبثَ الحدیدِ رواہُ مسلمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنی کو جیسیکہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا نقل کی یہہ مسلم نی وعنہُ قال قال
رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم علی انقابِ المدینۃِ ملائکۃٌ لا یدخلُہا الطاعونُ ولا الدجّالُ متّفقٌ علیہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر راہون یا دروازون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہین نہین داخل ہوگی
اوسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کی وہ بیماری حضرت کی
دعا سی مدینہ مین نہین ہوتی یہہ صریح معجزہ ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نی المسوّی ۱۲ اور حضرت شیخ رح نی طاعون
کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکہا ہی کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنی دجال کی ہوگا ہمیشہ وعن انسٍ قال قال رسولُ اللہِ صلّی
اللہُ علیہِ وسلّم لیس من بلدٍ الّا سیطؤہُ الدجّالُ الّا مکّۃَ والمدینۃَ لیس نقبٌ من انقابِہا الّا علیہِ الملائکۃُ صافّین
یحرسونہا فینزلُ السبخۃَ فترجفُ المدینۃُ باہلِہا ثلٰثَ رجفاتٍ فیخرجُ الیہِ کلُّ کافرٍ ومنافقٍ متّفقٌ علیہِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کے
نہین کوئی راہ راہون مدینہ کیسی یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کیسی مگر کہ اوسپر فرشتی صف باندہی ہوئی نگہبانی کرتی ہین اوسکی پس اوتریگا

وجہ اوس زمین شور میں کہ باہر تہی مدینہ سی پس ہلیگا مدینہ ساتھہ رہنی والون اپنی کی تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا
يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مکر کریگا مدینہ والونسی کوئی مگر کہ گہل جاویگا
جیسا کہ گہلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری دق
اور سل کیسی ہلاک ہوگیا ؁ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ
الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی سفر سی پس دیکہتی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتی اونٹ اپنی کو اور اگر ہوتی دابہ پر یعنی گہوڑی یا
خچر یا مانند اوسکی پر جلد چلاتی اوسکو بسبب محبت مدینہ کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ
لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین
ہم اسکو یا الہی تحقیق ابراہیم نی حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اس جگہہ کو درمیان دونو طرف
سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف تحقیق یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالی نی علم
اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین ہی جیسکے لائق حال انکی ہین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھہ خصوصاً سید انبیا
اور سلطان اولیا سی کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کی ہین اور جسکو خدا دوست رکہتا ہی اوسکو سب چیز دوست رکہتی ہی انتہی کہ
ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکی ہین چنانچہ رونا ستونہ کہجور کا حضرت کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعوی کی اور یہ جو فرمایا کہ حرام کرتا ہون یعنی
بزرگ کرتا ہون پس حرام سی یہہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اوسکی درخت کاٹنی وغیر ذلک درست نہین ؁ح ؁ح
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی احد پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور دوست رکہتی ہین ہم
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ
بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ
فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ
فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ سی کہ کہا دیکہا مینی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تہا بیچ حرم یعنی گرد مدینہ
وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چہین لیے سعد نی کپڑی اوسکی پس آئی مالک اوسکی اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اوسکی
پس کہا سعد نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ٹہیرائی ہی یہہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص کپڑی کسیکو کہ شکار کرتا ہو اوسمین
پس چاہیی کہ چہین لے اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیکن اگر چاہو
دو دیتا ہون تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ

عبید المدینۃ یقطعون من شجر المدینۃ فاخذ متاعہم وقال یعنی لموالیہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینہی ان یقطع من شجر المدینۃ شیء وقد قال من قطع منہ شیئا فلمن اخذہ سلبہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی صالح سی کہ غلام آزاد تہا سعد کا یہہ کہ
تحقیق سعد نی پائی کتنی ایک غلام غلاموں مدینہ کیسی کہ کاٹتی تہی درخت مدینہ کا پس لیا سعد نی اسباب ونکا اور کہا یعنی غلاموں کی مالکوں
کو کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتی تہی یہہ کہ کاٹا جاوی درخت مدینہ کیسی کچہہ اور فرمایا جو کاٹی اوسمین سی کچہہ پس اسباب اوسکا
واسطی اوس شخص کی ہی کہ پکڑی اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف صواب یہہ ہی عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکہنی والوںسی رہ گیا ہی
یا مصنف کو سہو ہوا اسلیی کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی وہ مولی سعد کیسی روایت کی ہے ع وعن
الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صید وج وعضاہہ حرم محرم للہ رواہ ابوداؤد وقال محی السنۃ
وج ذکروا انہا من ناحیۃ الطائف وقال الخطابی انہ بدل انہا اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکی حرام ہین حرام کیی گئی ہین واسطی اللہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور کہا محی السنۃ نی کہ وج ذکر کیا
علماء نی کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف اور کہا خطابی نی لفظ انہ بدل انہا کی ف واسطی اللہ کی یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کی واسطی
دوستون اوسکی کی یعنی غازیونکی اور لاہی علماء نی کہ حرمت وج کی بطریق حمی کی تہی یعنی اوسمین روندرکہی ہوئی تہی غازیونکی گہوڑونکی
اسلیی حرام تہا اوسمین جانا شکار کی لیی اوسمین سی درخت وغیرہ کا کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ حرمت اوسکی بطریق حرم کی تہی اور اگر بطریق حرم کی
تہی تو ایک وقت مخصوص مین تہی پہر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نی کہ نہ شکار کیا جاوی اوسمین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوی لیکن ضمان
یعنی بدلا اوسمین نہین کیا ہی ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت
بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ مری مدینہ مین پس چاہیی کہ مری مدینہ مین پس
تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطی اوس شخص کی کہ مری مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار
سند کی ف اول جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی رہ سکی مدینہ مین یہانتک کہ آوی اوسکو موت پس چاہیی کہ رہی اوسمین یہانتک
کہ مری اوسمین کیونکہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا گناہ بخشواؤنگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اوسکی بلند کرواونگا اور مراد شفاعت
سی خاص شفاعت ہی کہ جیسی وہانکی رہنی والونکی لیی ہوگی ویسی اوروں کی لیی نہین ہونیکی ورنہ الا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکی
لیی ہوگی پس افضل یہہ ہی کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سی معلوم ہو کہ موت قریب پہنچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہی تا اس نعمت عظمی کو
پہنچی کیا خوب دعا ہی حضرت عمر رض کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الہی دولت ہمیشہ زر و بی پر کو بہی نصیب کر
آمین یا ارحم الراحمین ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر قریۃ من قری الاسلام خرابا المدینۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت سی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آخر بستی بستیوں اسلام کیسی خراب ہونی مین مدینہ ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے
ف یعنی قریب قیامت کی سب شہر دہرہ ویران ہونگی اور مدینہ سبکی پیچھی ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت کی برکت سی مدینہ کو حاصل
ہوئی ع وعن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ای ہؤلاء الثلثۃ